

مختلف مکتب فکر کے چار سو غلام کی موجودگی میں ۲۸ ستمبر ۱۹۹۱ء کو  
گورنر ہاؤس لاہور میں وزیر اعلیٰ محمد نواز شریف کو پیش کی جانے والی

# تاریخی دستاویز

پیش کردہ:

ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی  
سرپرست، اعلیٰ سپاہ صحابہ

شیعہ مسلمان یا کافر؟  
فیصلہ آپ کریں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ

عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

یہ کتاب، عقیدہ لا بھریری

([www.aqeedeh.com](http://www.aqeedeh.com))

سے ڈانلوڈ کی گئی ہے۔

مختلف مکاتب فکر کے چار سو علماء کی موجودگی میں ۲۸ ستمبر ۱۹۹۱ء کو  
گورنر ہاؤس لاہور میں وزیر اعظم محمد نواز شریف کو پیش کی جانے والی

# تاریخی دستاویز

پیش کردہ :

ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی

سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ

شیعہ مسلمان یا کافر؟

فیصلہ آپ کریں

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

— نام کتاب —

تاریخی دستاویز

— مؤلف —

ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی

تعداد: 1100

اشاعت اول: 22 فروری 1995ء

اشاعت دوم: نومبر 1995ء

— ناشر —

شعبہ نشر و اشاعت سپاہ صحابہ (پاکستان)

— ملنے کا پتہ —

مرکزی دفتر جامع مسجد حق نواز شہید

جھنگ (پاکستان) فون: 0471-3496

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# انتساب

میں اپنی اس تاریخی پیشکش اور شیعہ کے کفر پر چودہ سو سال میں لگائی جانے والی سب سے کاری ضرب کو اپنے شہید قائد حضرت مولانا حق نواز جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ (یوم شہادت 22 فروری 1990) کے نام منسوب کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس عظیم کاوش پر یقیناً ان کی روح مسرور و ممنون ہوگی کہ ان کی آرزو اور زندگی بھر کے نصب العین کی تکمیل کے لئے یہ سب سے آہنی ضرب ہے۔ جو دنیا کے کفر کے سینے پر عالم اسلام کے مقدمہ کے طور پر لگائی گئی ہے۔

”تاریخی دستاویز“ قائد کی شہادت کے ٹھیک پانچ سال بعد ان کے یوم

شہادت 22 فروری 1995ء کو پیش کی جا رہی ہے۔

ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# اہم اعلان

زیر نظر مجموعہ ————— تاریخی دستاویز

میں شیعہ مذہب کی بنیادی کتابوں اصول کافی وغیرہ اور معتبر تصانیف حق الیقین وغیرہ اور  
ثقفہ مجتہدین ملا باقر مجلسی، نعمت اللہ الجزائری اور عصر حاضر میں شیعہ کے امام خمینی،  
پاکستان ہندوستان اور عرب ممالک کے مؤلفین و مصنفین کی تصانیف کا عکس بمع سرورق  
کتاب درج کیا گیا ہے۔ ————— اب ان ثقفہ کتابوں کی عکسی دستاویز کا انکار کرنا شیعہ  
کے لئے ممکن نہ ہوگا۔ اس کتاب کی اشاعت کے بعد شیعہ کو تقیہ کا حربہ چھوڑ کر جرأت  
کے ساتھ اقبال جرم کرنا چاہئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# چیلنج

زیر نظر مجموعہ (تاریخی دستاویز) میں اگر ایک کتاب بھی جعلی

ہو یا ایک بھی عبارت من گھڑت ہو یا ایک اشاعت بھی غیر حقیقی ہو یا حوالہ مندرجہ اصلی

نہ ہو تو ایک ایک حوالہ پر دس دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ ہماری اس پیشکش کو دنیا

کی کسی بھی عدالت میں چیلنج کیا جاسکتا ہے۔

# فہرست

◆ پیش لفظ

## مقدمہ کتاب

◆ تاریخی دستاویز، دنیا بھر کے شیعوں کے نام عالم اسلام کا مقدمہ اور فتویٰ کفر پر ناقابل تردید براہین کا مجموعہ ہے۔

◆ تاریخی دستاویز کی اشاعت کے موقع پر دو اہم خط پہلا خط، دنیا بھر کے مسلم سربراہوں اور اسلامی حکومت کے نام دو سرا خط، شیعہ کے پیشوا جناب خاندانہ ابی اور دنیا بھر کے شیعہ زعماء کے نام اہم خط

◆ رپورٹ (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کی تشکیل

◆ سپاہ صحابہ اور تحریک جعفریہ پر پابندی کے لئے وزیر اعظم کا اجلاس 28 ستمبر 1991ء کے تاریخ ساز اجلاس کی مکمل کارروائی اور کمیٹی کی مفصل رپورٹ

◆ 2 جولائی 1992ء کا اجلاس مختلف اجلاسوں میں کمیٹی کی منظور کردہ ابتدائی تجاویز اور سفارشات

◆ کمیٹی کی منظور کردہ تجاویز و سفارشات پر جمعی حتمی رپورٹ ضابطہ اخلاق کے چیدہ چیدہ نکات

◆ وزیر اعظم کا حکم (ضمیمہ -I) Annexure-I

◆ وزیر اعظم کی خدمت میں پیش کردہ خلاصے کا انگریزی متن (ضمیمہ -II) Annexure-II

◆ اخبارت کے تراشے شیعہ کا مختصر تعارف

◆ شیعہ مذہب کا مابانی ایران کے بخوی اور سبحانیوں کا گٹھ جوڑ

◆ تاریخ میں شیعت پر اجمالی نظر شیعہ کے کفریہ عقائد

◆ قرآن مجید کے بارے میں شیعہ کا نقطہ نظر امامت کے بارے میں شیعہ کا نقطہ نظر

◆ صحابہ کرام کے بارے میں شیعہ کے کفریہ عقائد شیعہ کے بارے میں پہلے آکابرین اسلام کے فتاویٰ جات

◆ استفتاء، از مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی (انڈیا) تصدیقات علماء پاکستان

◆ علماء سرحد علماء پنجاب علماء بلوچستان علماء سندھ

◆ بنگلہ دیش کے ممتاز مراکز افتاء، دینی مدارس اور اکابر علماء و اصحاب فتویٰ کے فتاویٰ و تصدیقات حضرات علماء برطانیہ کا فتویٰ و تصدیقات

◆ برطانیہ میں مقیم حضرات علماء کرام کی اجماعی توثیق ہندوستان کے بعض دینی اداروں و علماء کرام کے وہ جوابات جو بعد میں موصول ہوئے

◆ اہلسنت والجماعت علماء بریلوی کے تاریخ ساز فتاویٰ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اہم فتویٰ

◆ شیعہ سے امت مسلمہ کا اصل اختلاف کن باتوں پر ہے۔ چند شہادت اور ان کے جوابات

◆ خلاصہ کلام (حرمین شریفین میں شیعہ کا داخلہ روکنا امت مسلمہ کی مشترکہ ذمہ داری ہے!)

13

## 1 شیعہ اور عقیدہ توحید

131 ◆ الاصول من الکافی

132 ◆ اللہ کی طرف بدیعینی جھوٹ کی نسبت کا اقرار

133 ◆ کتاب مستطاب الشافی (جلد دوم) ترجمہ اصول کافی (جلد دوم)

134 ◆ شیعہ کا بناء اسلام میں کلمہ طیبہ کا انکار

136 ◆ کتاب مستطاب الشافی ترجمہ اصول کافی (جلد دوم)

137 ◆ اہل تشیع کے نزدیک ایمان اور کفر کے شرائط! امام باقر نے فرمایا ہماری محبت ایمان ہے ہمارا بغض کفر ہے۔

138 ◆ اہل تشیع کے دین کی تعریف!

139 ◆ کتاب مستطاب الشافی (جلد دوم) ترجمہ اصول کافی (جلد دوم)

140 ◆ اسلام کے بنیادی رکن کا انکار

141 ◆ جلاء العیون (جلد دوم)

142 ◆ آئمہ بطور آلہ

143 ◆ علی رب ہیں (رب علی ہیں قرآن نے جس کو رب کہلا سنا کو نہیں)

144 ◆ اللہ تعالیٰ اور حضرت علیؑ میں فرق

145 ◆ جلاء العیون (جلد دوم)

146 ◆ ولایت علیؑ کے اقرار کے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا ہے۔

147 ◆ (اردو ترجمہ) حیات القلوب (جلد سوم) در بیان امامت

148 ◆ توحید باری تعالیٰ اور انکار

149 ◆ مسیح الصادقین (جلد اول)

150 ◆ متعدد پروردگار کی سنت ہے (استغفر اللہ)

151 ◆ الانوار النعمانیہ

152 ◆ عبداللہ ابن سنانے امامت کے واجب ہونے اور علی کے سچا رب ہونے کا دعویٰ کیا تھا

153 ◆ نہ ہم اس رب کو مانتے ہیں نہ اس رب کے نبی کو مانتے ہیں جس کا خلیفہ ابو بکر ہو۔

154 ◆ چودہ ستارے

155 ◆ شیعت کے چودہ (۱۴) خدا

156 ◆ منتخب بصائر الدرجات

157 ◆ حضرت علیؑ کی خدائی کا اعلان کھلا کفر و شرک

158 ◆ خدائی صفات کے حامل امام

159 ◆ ریاض المصابیح جدید

160 ◆ خود ساختہ کلمہ کا اقرار اور تمام ملائکہ مسلمہ اسلام کی توحید

161 ◆ کتاب مستطاب اصول الشریعہ نے عقائد اشیعہ

162 ◆ علیحدہ کلمہ طیبہ کا اقرار

163 ◆ شیعہ مذہب حق ہے

164 ◆ من گھڑت کلمہ کی تصریح

165 ◆ مسلمانوں سے علیحدہ کلمہ طیبہ کا اظہار، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دلیل ایمان نہیں

166 ◆ محرف کلمہ طیبہ کا اقرار

167 ◆ مسلمانوں کے کلمہ طیبہ کا انکار اور خود ساختہ کلمہ طیبہ کا اعلان

168 ◆ کلمہ طیبہ میں تبدیلی کا اقرار

169 ◆ باطنی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور

170 ◆ علیؑ کی پوجہ سے مدد مانگنا شرک نہیں بلکہ سنت خاتم الانبیاء ہے

171 ◆ ادیان عالم اور فرقہ ہائے اسلام کا تقابلی مطالعہ

172 ◆ شیعہ کے علیحدہ کلمہ کا کھلا ملان



220	حضرت علیؓ کا قرآن، حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ نے رد کر دیا
221	(المجلد الاول) من کتاب البربان فی تفسیر القرآن
222	قرآن بکری کھا گئی
223	الانوار النعمانیہ
224	اصل قرآن آج کے بعد نظر نہیں آئے گا۔ (اہل تشیع کا دعویٰ)
225	القرآن کی تفسیر المستمین کا مقدمہ الموصوف بہ روح حضرت امین
226	تحریف کے تاثرات شیعہ مفسرین کے نام
238	تفسیر فضل الخطاب (جلد اول)
239	تحریف قرآن قاطعین کے نام
240	قرآن مجید مترجم
241	مردن نے قرآن پاک تبدیل کر دیا
242	عقیدہ تحریف قرآن کا اقرار
243	شیخ عقیدہ حضرت ابو بکرؓ کی حیات و کردار
244	قرآن حکیم کے لئے کفریہ کلمات سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی توہین
245	الاحتجاج
246	جاسعین قرآن نے قرآن میں کفر کے ستون کھڑے کر دیئے
247	حق الیقین
248	قرآن کریم میں تبدیلی کا اقرار
249	(اردو ترجمہ) حیات القلوب (جلد سوم)
250	تحریف قرآن کا واضح ثبوت
251	تحریف قرآن کا دل ثبوت
252	من کھڑت سورۃ العصر
253	آیات قرآنی میں تبدیلی
254	ولایت علیؓ کے لئے قرآن مقدس میں تبدیلی
255	قرآن مجید سے "بولایت علیؓ" کے الفاظ نکال دیئے گئے
256	شیعہ عقیدہ ہے کہ اہل تشیع کے نزدیک قرآن پاک سے لفظ آل محمدؐ اور دیگر الفاظ نکال دیئے گئے۔
257	تحریف قرآن کریم کا اقرار
258	فصل الخطاب
259	مبدل سورہ فاتحہ
60	سورہ البقرہ میں تبدیلی
61	سورۃ البقرہ میں من کھڑت الفاظ شامل کر دیئے گئے
62	سورۃ البقرہ میں مقصد برابری کے لئے تبدیلی
63	حلیۃ المستمین
64	قرآن پاک کی معنوی تحریف
65	تذکرۃ الاممہ یا آئمہ معصومین علیہم السلام
56	خدا نے جبرائیلؑ کو علیؓ کی طرف بھیجا وہ غلطی سے محمدؐ کی طرف چلے گئے، خدا نبی اور علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ، حسینؓ میں امتزاج آیا اور علیؓ اللہ ہیں۔
57	اصلی قرآن حضرت علیؓ کے پاس تھا اسے ابو بکرؓ نے قبول نہ کیا۔
58	تحقیق المستمین (اردو ترجمہ) حق الیقین
59	قرآن سے عقیدہ رجعت کا بے بنیاد الزام
70	وسیلہ انبیاء (جلد دوم)
1	علیؓ قرآن سے افضل ہیں
2	کتاب مستطاب اصول الشرحہ فی عقائد الشیعہ (از افادات عالیہ)
3	شیعہ کی طرف سے راویوں کے بارہ میں جھوٹ بولنے کا اقرار

### 3 شیعہ اور عقیدہ رسالت و ختم نبوت و توہین انبیاء

7	الاصول من الکافی
8	احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جھوٹ (تقیہ)

173	شیعہ مذہب حق ہے
174	علیؓ ذی اللہ کے بغیر کلمہ طیبہ قول مردود ہے۔
175	تاریخ اسلام
176	خدا جب راضی ہوتا ہے فارسی میں باتیں کرتا ہے، خدا جب ناراض ہوتا ہے عربی میں باتیں کرتا ہے۔
177	رسالہ، علیؓ ذی اللہ کلمہ اور آذان میں اور مسئلہ بداء
178	خدا کی طرف ہر ایک نسبت اور کذب باری تعالیٰ کا اعلان
179	وسیلہ انبیاء (جلد 3)
180	ایمان اسی کا مکمل ہے جو تین جزو الے کلمے کا اقرار کرتا ہے

### 2 شیعہ اور عقیدہ تحریف القرآن الکریم

183	کتاب الثانی (جلد دوم) ترجمہ اصول کافی (جلد دوم)
184	اصل قرآن میں اٹھارہ ہزار آیات ہیں۔ (عقیدہ الائمة عشرین)
185	کتاب مستطاب الثانی ترجمہ اصول کافی (جلد دوم)
186	قرآن الہی بمقابل قرآن یتیمیت
187	تورات، زبور، انجیل، صحیفہ ابراہیمی اور صحیفہ فاطمیہ قرآن مجید پر نصیحت
188	کتاب مستطاب الثانی ترجمہ اصول کافی (جلد دوم)
189	آئمہ (اوصیاء) کے علاوہ کسی کے پاس قرآن کا پورا علم نہیں
190	تمتہ الاحکام
191	دہلی فی اندر کے جواز کے لئے قرآن مقدس میں رد و بدل
192	قرآن مجید مترجم
193	قرآن میں شراب خور خلفاء راشدین کی خاطر تبدیلی (نمود باللہ)
194	تختہ العوام
195	توہین قرآن کریم
196	مفتاح القرآن
197	شیعہ کے عقیدہ تحریف القرآن کا ثبوت
198	تحریف قرآن کا اقرار
199	تحریف قرآن کے بارہ میں کھلی صراحت
200	ہزار تمہاری، دس ہماری
201	موجودہ قرآن رطب وایس کا مجموعہ ہے۔ جب کہ اصل قرآن میں تو مملکت خدا اور پاکستان تک کا ذکر ہے۔
202	تفسیر فرات الکوئی
203	عقیدہ تحریف قرآن معنوی اعتبار سے قرآن کریم میں تحریف کا عقیدہ
204	آیت قرآنی کا غلط مفہوم
205	شیعہ اور تحریف قرآن
206	تحریف قرآن کی مثالیں
207	تحریف قرآن کی کھلی دلیل
208	اہل تشیع کے نزدیک کھلی اصل قرآن کی تفصیل
209	قرآن کے تین ٹکٹ ہیں، قرآن چار حصوں میں نازل ہوا۔
210	فتوحات شیعہ
211	تحریف قرآن کا اعتراف اور صحابہ کرامؓ پر من کھڑت الزام
212	آل و اصحاب
213	قرآن پاک سے بے شمار آیات نکال دی گئیں
214	ہزار تمہاری، دس ہماری
215	اصل قرآن سدی کے پاس ہے، موجودہ قرآن غیر اصل ہے
216	(اردو ترجمہ) حیات القلوب (جلد سوم)
217	قرآنی آیات میں تبدیلی کا اعلان
218	عقیدہ تحریف القرآن کا اعتراف اور توہین حضرت ابو بکرؓ
219	فصل الخطاب

279	اصول من الکافی
280	بدن آدم علیہ السلام پر کفر کا الزام
281	لاء العیون (جلد دوم)
282	راور آل محمد ﷺ اولاد آدم سے نہیں ہیں
283	حضرت علی تمام انبیاء سے افضل ہیں
284	بیابا اویسا کا صل بیت میں نہیں ہوتا۔ (عقیدہ الاثنی عشری)
285	کتاب حق الیقین
286	ام سہدی کے ہاتھ پر سب سے پہلے محمد بیت کریں گے
287	رد و ترجمہ حیات القلوب (جلد دوم)
288	حضرت علی تمام انبیاء سے افضل ہیں
289	رد و ترجمہ حیات القلوب (جلد سوم)
290	بیابا سے اماموں کا رجب بلند ہے، ختم نبوت کے انکار کا قرار
291	اعدام تفسیر کبیر، منبع الصادقین
292	س تشیع کے نزدیک جو شخص چار مرتبہ بعد (ذنا کرے) وہ رسول کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔
293	مجلد الاول (من کتاب البرہان، فی تفسیر القرآن
294	نرت یونس گو دلایت علی کے انکار کی سزا ملی
295	نہ خود ذات محمد ہیں (العیاذ باللہ من ذالک)
296	مجلد الاول (من کتاب البرہان، فی تفسیر القرآن
297	سورۃ الاحزاب کی توہین (العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ)
298	آن مجید مترجم
299	حضرت ﷺ نے فرمایا حضرت علی اور اولاد علی خاندان کعبہ میں شب باقی کر سکتے ہیں
300	مدامہ تفسیر مرآة الانوار و مشکوٰۃ الاسرار
301	ت علی کا منکر نبوت محمد ﷺ کا منکر ہے
302	آن مجید مترجم
303	حضرت ﷺ کی توہین (العیاذ باللہ)
304	ان المتعد
305	زندہ کے لئے نبی کریم پر متحدہ کاہستان عظیم
306	آن المسن
307	تشیع کی طرف سے رسول اللہ پر اتمام کے سیدنا ابراہیم معاذ اللہ رسول اللہ کے حلال بیٹے نہ
308	مت اسلامی
309	ن بھی آدم کے مقام معنویت تک نہیں پہنچ سکتا چاہے وہ ملک مقرب یا نبی مرسل ہو
310	ادو یک جنتی (امام عینی کی نظر میں)
311	انبیائے کرام جن کو ختم المرسلین جو انسانوں کی اصلاح کے لئے آئے تھے وہ اپنے زمانہ میں
312	باب نہ ہوئے تھے۔
313	قت فقہ حنفیہ در جواب حقیقت فقہ جعفریہ
314	حضرت ﷺ کی توہین (العیاذ باللہ)
315	ردوم) وسیلہ انبیاء
316	یاباک ساری مخلوق سے افضل ہیں
317	ہ مسکے
318	ت علی رسول اکرم ﷺ کے سوا تمام انبیاء مرسلین سے افضل ہیں
319	ت آدم علیہ السلام
320	نبیاء اور مرسلین اور فرشتوں سے افضل ہیں
321	س الفخر فی اذکار الصلوات الطاہرہ
322	کو نبوت امامت کے اقرار سے ملی
323	لعباس علیہ السلام
324	سے بلند حضرت عباس کا رجب ہے۔
325	ب رسول بجواب صحاب رسول
326	س رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار
327	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
328	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
329	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
330	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
331	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
332	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
333	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
334	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
335	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
336	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
337	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
338	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
339	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
340	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
341	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
342	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
343	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
344	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
345	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
346	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
347	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
348	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
349	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
350	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
351	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
352	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
353	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
354	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
355	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
356	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
357	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
358	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
359	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
360	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
361	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
362	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
363	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
364	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
365	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
366	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
367	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
368	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
369	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
370	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
371	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف
372	تفسیر انوار النبیات فی اسرار الصحف

#### 4 شیعہ کی طرف سے اہل بیت اور خاندان نبوت کی توہین

343	الفروع من الکافی
344	زنا بایم کے جواز کے لئے حضرت علی پر الزام
345	کتاب الشافی (جلد دوم) ترجمہ اصول کافی (جلد دوم)
346	حضرت علی کو اہل تشیع کے نزدیک گالی دینا جائز ہے۔
347	شرح صحیح السلاخ
348	حضرت علی اور حضرت عباس مناقب تھے (اہل تشیع کا دعویٰ)
349	جلاء العیون (در زندگانی و مصائب چہارہ معصوم علیہم السلام)
350	حضرت عائشہ اور حفصہ پر حضور ﷺ کو زبردستی کا الزام
351	جلاء العیون
352	حضور ﷺ حضرت علی، حضرت فاطمہ کی توہین
353	حق الیقین
354	حضرت فاطمہ پر حضرت علی کی توہین کا الزام
355	حق الیقین
356	حضرت عائشہ کو زندہ کر کے عذاب دیا جائے گا (العیاذ باللہ)
357	حیات القلوب (جلد دوم)
358	حضرت عائشہ کا فرہ تھیں
359	حضرت عائشہ پر امام سہدی حد جاری کریں گے۔
360	ام المؤمنین حضرت عائشہ کے لئے کفریہ کلمات
361	حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کا فرہ اور منافقہ عورتیں تھیں
362	امات المؤمنین حضرت عائشہ حضرت حفصہ کا فرہ تھیں۔
363	حیات القلوب (جلد دوم)
364	حضرت عائشہ منافقہ تھیں
365	قرآن مجید مترجم
366	حضرت عائشہ کو عائشہ مینہ کی مرکتب تحریر کیا (العیاذ باللہ)
367	حلیۃ المتصین
368	امام غسل کی حالت میں ایک دوسرے کو سلام کرتے تھے
369	تفسیر فرات الکونی
370	قرآنی آیات سے غلط استدلال
371	مجلد الاول (من کتاب البرہان، فی تفسیر القرآن
372	حضرت علی کو پتھر کہا گیا (العیاذ باللہ)

422	امام میں نبی ﷺ سے بڑھ کر صفات موجود ہیں	373	ترجمہ جلد سیزدہم از کتاب بحار الانوار
423	اماموں کی عظمت پر آنسو بہانا تسبیح اور راز کو چھپانا جہاد نبی ﷺ سے	374	امام قاسم سیدہ عائشہؓ کو زندہ کر کے (کوڑے ماریں گے) حد جاری کریں گے (معاذ اللہ)
424	جلعاء العیون (جلد دوم)	375	بحار الانوار (حصہ سوم)
425	چماوہ معصومین ہر چیز پر قادر ہیں تمام انبیاء کرام اور ملائکہ کی توہین	376	قریش کی عورتوں پر حضرت علیؓ کی توہین کا الزام
426	جلعاء العیون (جلد دوم)	377	آثار حیدری
427	امام مہدیؑ نے ماں کے پیٹ میں سورۃ قدر تلاوت کی (عقیدہ الاثناء عشریہ)	378	ولایت علیؓ ابن طالب کا اقرار شرمگانوں سے
428	الاحتجاج	379	تحفہ خفیہ در جواب تحفہ جعفریہ
429	حضرت حسنؑ نے فرمایا خدا کی قسم مجھے ان شیعوں سے معاویہؓ اچھا ہے شیعوں نے میرے قتل کی	380	حضرت عائشہؓ پر من گھڑت الزام (استغفر اللہ)
430	کو شش کی	381	حضرت عائشہؓ کی رزہ خیر توہین (معاذ اللہ)
431	حق الیقین	382	حضرت عائشہؓ پر بے بنیاد الزام (معاذ اللہ)
432	امام مہدیؑ برہنہ حالت میں ظاہر ہو گا۔	383	حضرت عائشہؓ اور حضرت معاویہؓ کی توہین
433	تحقیق التین (اردو ترجمہ) حق الیقین	384	بی بی عائشہؓ کوئی امریکن سیم یا یورپین لڑکی تو نہیں تھی
434	عقیدہ رحمت کا شمار	385	تحفہ خفیہ (در جواب) تحفہ جعفریہ
435	حق الیقین	386	ام المؤمنین حضرت حفصہؓ بدخلق تھیں۔
436	امام مہدیؑ ظہور کے بعد سب سے پہلے سنی علماء کو قتل کریں گے	387	حضرت عائشہؓ کے بارہ میں فحش کفریہ کلمات
437	قرآن مجید مترجم	388	حضرت عائشہؓ کی ناقابل تحریر توہین
438	عقیدہ رحمت کا اقرار	389	شیعہ اور تحریف قرآن
439	ترجمہ جلد سیزدہم از کتاب بحار الانوار	390	قرآن میں وہ سب کچھ ہے جو ہو چکا ہے اور ہے اور آئندہ ہو گا
440	امام قاسم آل محمدؑ شریعت لائیں گے اور نئے احکامات جاری کریں گے	391	الشہید المسموم فی تاریخ حسن المصوم
441	اہل تشیع کی طرف سے اعلان نبوت	392	حضرت حسنؑ کی توہین
442	اہل تشیع کی طرف سے اعلان نبوت	393	حضرت حسنؑ کے بارے میں کفریہ کلمات
443	بصائر الدرجات	394	سیاست راشدہ
444	شیعہ امام مہدیؑ حضرت آدمؑ سے لے کر خود اپنے دور تک کے تمام گناہ، زنا، خیانت،	395	ازواج مطہرات کی توہین
445	خواہشات اور ظلم و جور کا قصاص لیں گے	396	خورشید خاور ترجمہ شہمائے یشاور (حصہ دوم)
446	چودہ ستارے	397	ام المؤمنین صدیقہ کائنات حضرت عائشہؓ کی کرم کی رسالت و نبوت کے بارے میں مشکوک
447	ملائکہ شب قدر اماموں پر نازل ہوتے ہیں	398	تھیں
448	امام مہدیؑ جب ظاہر ہو گا تو سورج مغرب سے نکلے گا۔	399	ناد علی
449	صرف چالیس کامل مومن کے وقت امام مہدیؑ کا ظہور ہو گا	400	حضرت علیؓ کے بارے میں غلو
450	امام مہدیؑ کی حکمرانی اور عقیدہ امامیہ الاثناء عشریہ	401	حضرت علیؓ کی توہین
451	اہل تشیع کا من گھڑت عقیدہ	402	عمدۃ الطالب (جلد اول)
452	امام مہدیؑ کی بیعت تمام ملائکہ جبرائیل اور میکائیل کریں گے۔	403	توہین حضرت علیؓ (العیاذ باللہ)
453	احسن النقال (جلد دوم)	404	حضرت علیؓ پر من گھڑت الزام
454	امام باقرؑ شک میں باتیں کرتے ہیں	405	کتاب سلیم بن قیس کوئی
455	احسن النقال (جلد دوم)	409	آنحضرتؐ، حضرت عائشہؓ، حضرت علیؓ کی توہین
456	عقیدہ امامت اور حضرت علیؓ کی توہین	410	الاصول من الکافی
457	امام باقرؑ کی ران سے پیدا ہوتا ہے	411	امام رسول اللہ ﷺ کے برابر ہیں
458	ذبح عظیم	412	الاصول من الکافی
459	یزید علی اکبر بن حسین کا مومن تھا	413	بحالت تقیہ (جھوٹ) جو امام کے اس پر عمل کریں
460	میدان کربلا میں ذوالجناح نامی کوئی گھوڑا نہ تھا	414	الاصول من الکافی
461	تاریخ اللایمہ مشہور بہ چماوہ مجالس دہندہ	415	امام پروچی نازل ہوتی ہے۔
462	حضرت حسینؑ کے لڑکے کا نام یزید ہے۔	416	ہم اس کی مخلوق میں اللہ کی آنکھ ہیں اور اس کے بندوں میں اول الامر ہیں
463	احسن القوائم فی شرح العقائد	417	امام کی معرفت کے بغیر خدا کی محبت پوری نہیں ہو سکتی۔
464	رجعت برحق ہے اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں، اس کا منکر زمرہ ایمان سے خارج ہے	418	امام کے بغیر دنیا قائم نہیں رہ سکتی
465	تقیہ (جھوٹ) واجب ہے اس کا ترک کرنے والا مذہب امامیہ سے خارج ہے۔ اور مخالفت کی	419	حضرت علیؓ کی نبوت کا اعلان
466	اس نے اللہ رسول اور آنمہ کی۔	420	شب قدر میں امام پر سالانہ احکام نازل ہوتے ہیں
467	عالم الغیب	421	امام اپنی موت کا وقت جانتا ہے اور با اختیار خود مہر مارتا ہے
468	حضرت علیؓ واقعی رسول کا حصہ ہیں اور انہیں علم غیب عطا کیا گیا۔		آنمہ گزشتہ اور آئندہ تمام امور جانتے ہیں اور ان پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں
	کتاب مستطاب تجلیات صد اقت (جواب) آفتاب ہدایت (جلد دوم)		
	ظہور مہدیؑ کے وقت 313 شیعہ مومن ہوں گے (عقیدہ امامیہ الاثناء عشریہ)		
	وسیلہ انبیاء		

## 5 شیعہ اور عقیدہ امامت

409	الاصول من الکافی
410	امام رسول اللہ ﷺ کے برابر ہیں
411	الاصول من الکافی
412	بحالت تقیہ (جھوٹ) جو امام کے اس پر عمل کریں
413	الاصول من الکافی
414	امام پروچی نازل ہوتی ہے۔
415	ہم اس کی مخلوق میں اللہ کی آنکھ ہیں اور اس کے بندوں میں اول الامر ہیں
416	امام کی معرفت کے بغیر خدا کی محبت پوری نہیں ہو سکتی۔
417	امام کے بغیر دنیا قائم نہیں رہ سکتی
418	حضرت علیؓ کی نبوت کا اعلان
419	شب قدر میں امام پر سالانہ احکام نازل ہوتے ہیں
420	امام اپنی موت کا وقت جانتا ہے اور با اختیار خود مہر مارتا ہے
421	آنمہ گزشتہ اور آئندہ تمام امور جانتے ہیں اور ان پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں

516	خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم پر مناعت کا اہرام	469	قون عاصم اور فرعون کو ہلاک کرنے والے اور موسیٰ کو نجات دینے والے علیؑ
517	♦ حق الیقین	470	♦ المجالس الفخریہ از کار العترۃ الطاہرہ
518	حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ اور ان کے ساتھیوں پر قیامت تک لعنت	471	حضرت علیؑ جزائیل کے استاد ہیں
519	♦ تحقیق التین (اردو ترجمہ) حق الیقین	472	لوائح الاحزان (جلد دوم)
520	حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ کو رضی اللہ عنہما سے نکال کر کوڑے مارے جاویں گے	473	معراج علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
521	♦ حق الیقین	474	♦ (۱۰۰۰) ہزار تسماری (۱۰) دس ہماری
522	امام مہدی ابو بکرؓ عمرؓ کو قبر سے نکال کر سزا دیں گے۔	475	ولایت علیؑ کا تہ نبوت سے زیادہ ہے۔
523	حضرت ابو بکرؓ کو فرعون اور عمرؓ کو ہامان سے تشبیہ دی ہے۔	476	♦ مقول حواشی تراجمہ و تفسیر جات
524	نمود، فرعون، ہامان کے ساتھ ابو بکرؓ عمرؓ جہنم میں ہوں گے۔	477	حضرت علیؑ کی معراج کا اعلان
525	♦ حق الیقین	478	♦ خلقت نورانیہ
526	نامی وہ ہے جو ابو بکرؓ عمرؓ کو علیؑ پر مقدم رکھے۔	479	آئمہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کرتے ہیں
527	♦ (اردو ترجمہ) حیات القلوب (جلد اول)	480	♦ خیر البریہ فی تاریخ الشیعہ
528	جلد صحابہ کرام پر کفر و ارتداد کا فتویٰ	481	نبوت ملنے کی شرطوں میں ولایت علیؑ ایک شرط ہے۔
529	♦ (اردو ترجمہ) حیات القلوب (جلد دوم)	482	نبیوں کو نبوت علیؑ ابن طالب کی ولایت کے اقرار سے ملی۔
530	تین صحابہ کرام کے سوا سب کافر تھے۔	483	♦ تحفہ نماز جمعہ فریہ جدید (مع اضافہ) مطابق فتاویٰ
531	♦ حیات القلوب (جلد دوم)	484	امامت بھی نبوت کی طرح منصب الہی ہے، امام کا معصوم ہونا ضروری ہے، امام کا خطا اور
532	حضرت عثمانؓ پر زنا کا الزام	485	نسیان سے محفوظ ہونا واجب ہے، امام کے لئے سارے زمانے پر نوبت رکھنا ضروری ہے۔
533	♦ حیات القلوب (جلد دوم)	486	♦ تحفۃ العوام
534	حضرت عمرؓ کے کفر میں جو شک کرے وہ کافر ہے		امامت نبوت کے مساوی ہے
535	♦ (اردو ترجمہ) حیات القلوب (جلد دوم)		
536	حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کرنے والے منافق تھے۔		
537	♦ عین الحیوۃ		
538	نماز میں ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ و معاویہؓ و عاتشہؓ و حفصہؓ ہندہؓ امام القہم پر لعنت ضروری ہے۔		
539	♦ تذکرۃ الائمہ یا الائمہ معصومین علیہم السلام	489	♦ الاصول من الکافی
540	ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ سمیت چودہ آدمی منافقین میں سے تھے۔	490	حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کے بارے میں بدترین کلمات
541	♦ تذکرۃ الائمہ یا الائمہ معصومین علیہم السلام	491	♦ الاصول من الکافی
542	حضرت عمرؓ فاروقؓ کی توہین	492	خلفائے ثلاثہ اور صحابہ کرام، حضرت علیؑ کی ولایت کے انکار کی وجہ سے کافر ہو گئے۔
543	♦ تذکرۃ الائمہ یا الائمہ معصومین علیہم السلام	493	♦ سرر آمل محمد (ترجمہ) اولین کتاب شیعہ در زمان امیر المومنین
544	حضرت ابو بکرؓ کی سامری سے تشبیہ	494	رسول اللہؐ کے بعد چار کے علاوہ سب مرتد ہو گئے ابو بکرؓ کو سالہ کی مثل عمرؓ سامری کے مشابہ
545	حضرات ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی تکفیر اور لعنت	495	ہے۔
546	خلفائے راشدین کی تکفیر	496	سیدنا ابو بکرؓ وقت مرگ کلمہ نہ پڑھ سکے (نعوذ باللہ)
547	♦ ترجمہ جلد سیزدہم از کتاب بحار الانوار	497	سیدنا ابو بکرؓ صدمت سے جس نے سجد میں سب سے پہلے بیعت کی وہ شیطان تھا۔
548	حضرت ابو بکرؓ کو قبر سے نکالا جائے گا۔	498	♦ جلاء العیون در زندگانی و مصائب چارہ معصوم علیہم السلام
549	ابو بکرؓ عمرؓ کو سالہ اور سامری سے بدتر ہیں (نعوذ باللہ)	499	حضرت عمرؓ کے کفر میں شک کرنا کفر ہے۔
550	حضرات ابو بکرؓ عمرؓ کی لات و عزی سے تشبیہ	500	♦ الانوار النعمانیہ
551	♦ بحار الانوار	501	خلفائے ثلاثہ کی تکفیر
552	حضور ﷺ کی ولایت کے بعد تین آدمیوں کے سوا سب صحابہ مرتد ہو گئے تھے۔	502	♦ الانوار النعمانیہ
553	♦ بصائر الدرع الحقیقہ	503	حضرت علیؑ کی خلافت اولیٰ کے منکرین کافر ہیں
554	شیعہ مذہب کا امام مہدی حضرت ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ کو پرانے درخت پر لٹکانے کا حکم دیں گے۔	504	♦ (الجزء الثالث) الانوار النعمانیہ
555	خلفائے ثلاثہ کی توہین	505	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین
556	♦ شیعہ مذہب کا امام مہدی حضرت ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ کی لاشیں ان کی قبر سے باہر نکالے گا۔	506	♦ حق الیقین
557	♦ قرآن مجید مترجم	507	شیطان (ابلیس) سے بڑھ کر شقی تر ہیں بد بخت ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ (نعوذ باللہ)
558	خلفائے ثلاثہ کی عظمت کا صمد ان تھے	508	جہنم کے سات دروازوں سے ایک دروازہ ابو بکرؓ عمرؓ ہیں
559	ابو بکرؓ اور عمرؓ شیطان کے ایجنٹ تھے	509	امام زین العابدین علی بن حسینؑ پر ابو بکرؓ عمرؓ کی تکفیر کا الزام
560	خلفائے ثلاثہ، منکرے عمرؓ اور ابی بنی سے مراد عثمانؓ ہیں۔	510	فرعون و ہامان سے مراد ابو بکرؓ عمرؓ ہیں
561	♦ قرآن مجید مترجم	511	امام مہدی ابو بکرؓ عمرؓ کو قبر سے نکال کر سزا دیں گے۔
562	حضرت مقدادؓ حضرت سلمانؓ حضرت ابو ذرؓ کے سوا تمام صحابہ مرتد ہو گئے تھے	512	♦ تحقیق التین (اردو ترجمہ) حق الیقین
563	♦ کشف الاسرار	513	خلفائے ثلاثہ پر خلفائے ظالم ہونے کا الزام
564	عمرؓ کفر اور زندہ بقیّت کی اصل ہے (نعوذ باللہ)	514	♦ حق الیقین
565	♦ چراغ مصطفوی اور شرار بوسعی	515	ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ و معاویہؓ بیت ہیں یہ تمام لوگ خلق خدا سے بدترین ہیں۔
			♦ حق الیقین

### 6 شیعہ اور صحابہ کرام و خلفاء راشدین

612	تذریہ الانساب فی شیوخ الاصحاب	566	شیطان کے مذہب کو سب سے پہلے قبول کرنے والا ابو بکرؓ تھا
613	صحابیہ عورتوں کی توہین	567	شیخ حقیقہ حضرت ابو بکرؓ کی حیات و کردار
614	تحفہ حنفیہ (در جواب) تحفہ جعفریہ	568	حضرت ابو بکرؓ صدیق پر منافقت کا الزام
615	لہجہ اور بیوہ تحریر	569	حضرت ابو بکرؓ کو بلا کو اور پختگی سے تشبیہ
616	سنی اپنے سر پرست عمرؓ کی طرح شہوت پرست تھے	570	حضرت ابو بکرؓ کے بارہ میں خود ساختہ سخن طرازی
617	احسن الفوائد شرح العقائد	571	حضرت ابو بکرؓ صدیقؓ کا لیاں دینے والے تھے۔
618	صحابیہ کرامؓ خود جنسی ہیں ان کی اتباع باعث رشد و ہدایت کیسے ممکن ہے۔	572	حضرت عمرؓ ظلم کا الزام
619	خلفاء راشدینؓ کو خود ابرہموت بولنے والا ان ظالموں پر خدا کی لعنت اور آخرت کے منکر تحریر کیا ہے۔	573	مصائب النواصب (در رد نواقض الروافض)
620	بوکھلا اضحیٰ بزیادت	574	حضرت عمرؓ لعنت اور فتویٰ کفر
621	حضرت معاویہؓ پر اپنی بمن سے زنا کا الزام (العیاذ باللہ)	575	زاد المعاد
622	تحفۃ العوام مقبول	576	لیکن شیعہ مذہب میں مشہور ہے کہ ۹ ربیع الاول کو حضرت عمرؓ ملعون اسفل جنم جانیے تھے، شیعوں کو چاہئے کہ اس دن شکرانے کا روزہ رکھیں۔
623	حضرت معاویہؓ پر لعنت کی دعا	577	زاد المعاد
624	زندگانی حضرت زینب سلام اللہ علیہ	578	حضرت عمرؓ حضرت عائشہؓ پر لعنت حضرت معاویہؓ یا کسی رجب کو اصل جنم ہوئے تھے
625	سیدنا معاویہؓ ظالم اور جاہل تھے	579	تذریہ الانساب فی شیوخ الاصحاب
626	عمر بن عباسؓ عاصی تھے	580	حضرت عمر فاروقؓ اپنی بمن کے بلن سے پیدا ہوئے ہیں ان کے والد نے اپنی بیٹی سے منہ کالا کیا تھا۔
627	تحفۃ العوام	581	تذریہ الانساب
628	عاشورہ کی دعاؤں میں حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ پر لعنت کی دعا	582	حضرت عثمانؓ کا پناہ نامہ اور ماں نفاشہ تھی
629	مناظرہ حسینہ	583	تحفہ حنفیہ (در جواب) تحفہ جعفریہ
630	اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دوزخ کے کئے تحریر کیا ہے۔	584	حضرت عثمانؓ پر بمن گھڑت الزام (نور اللیث)
631	خورشید خاور ترجمہ شہمائے پشاور (حصہ دوم)	585	مختلف کتابوں سے خود ساختہ رائے جناب عمرؓ علت الشایع میں جتا تھے۔
632	حضرت امیر معاویہؓ (معاذ اللہ) کافر اور لعین تھے۔	586	جناب عمرؓ ہی کے گستاخ تھے۔
633	تجلیات صداقت (جواب) آفتاب ہدایت (جلد اول)	587	جناب عمرؓ بے وضو نماز پڑھا لیا کرتے تھے۔
634	دعیان خلافت فرعون صفت تھے	588	خود ساختہ الزامات ہی الزامات
635	قول جلی در حل عقد بنت علی	589	اہل تشیع کی طرف سے کذب و افتراء میں حضرت عمرؓ کے لئے قرطاس ایض حضرت عمرؓ بیوہ کلام کرتے تھے۔
636	خاندین دید زانی تھے۔	590	جناب عمرؓ کا موجودہ قرآن پر ایمان نہ تھا۔
637	ضمیمہ جات (ترجمہ) مقبول حواشی	591	جناب عمرؓ کی بیویوں پر آوازیں کساکرتے تھے
638	اس امت کے گوسالہ ابو بکرؓ فرعون عمرؓ سامری عثمانؓ ہیں	592	جناب عمرؓ اپنی بیویوں سے غیر فطری فعل کرتا تھا
639	الغشاء مراد اول (ابو بکرؓ) و المنکر ثانی (عمرؓ) اس لئے دونوں صاحب از روئے صورت و یرت مجسم بے حیائی و بدکاری تھے۔	593	چودہ ستارے
640	فرعون نمرود سامری کے ساتھ ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ جنم کے ایک آگ کے صندوق میں ہوں گے	594	حضرت عثمانؓ ہی تو ہیں اور عقیدہ الاثناء عشری ہے
641	نور ایمان	595	مختصر ترجمہ و تعارف فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب
642	خلفاء ثلاثہ مسلمانوں کے مذہبی راہنما نہیں تھے۔	596	صحابیہ کرامؓ کو جراثیم پیش اور منافقین تحریر کیا گیا ہے۔
643	خلفائے ثلاثہ سے نفرت کرنے والا جنتی ہے۔	597	حقیقت نقد حنفیہ (در جواب) حقیقت نقد جعفریہ
644	نماز میں ہاتھ کھلے رکھنے کا شیوہ اور وضو میں پاؤں پر مسح کرنے کا شیوہ	598	ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ ہی خلافت کا عقیدہ کہ جسے کے عصمت و تامل کی مثل ہے۔
645	خلفاء ثلاثہ ثلاثہ لاج اور اقتدار پرست تھے۔	599	کائنات کا بدترین گستاخ اصحاب رسول ﷺ! نوت لگتا ہے کہ اگر فضیلت پر ثلاثہ (ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ) کا نام لکھ کر مہستی کی جائے تو انزال نہ ہو گا (نور اللیث)
646	اصحاب رسول ﷺ کی کہانی قرآن و حدیث کی زبانی	600	تاریخ اسلام
647	اہل تشیع کی طرف سے سیدنا عمر فاروقؓ کے لئے من گھڑت حسب و نسب (استغفر اللہ)	601	حضرات ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ و طلحہؓ و زبیرؓ منافقوں میں سے ہیں۔
648	قول جلی در حل عقد بنت علی	602	مناظرہ مصر
649	حضرت عمرؓ کے نسب کے بارے میں اتنا ہی گفتگو	603	خلفاء ثلاثہ اور تمام صحابہ کرامؓ ہی تکفیر
650	نور ایمان	604	مناظرہ حسینہ
651	عمرؓ فرعون، ہلمان اور قارون کا دل تھے	605	حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ کی توہین اور حضرت معاویہؓ پر لعنت
652	کتاب لا جواب، کیا نامی مسلمان ہیں؟ (در جواب) کیا شیعیہ مسلمان ہیں؟	606	نقوحات شیعیہ
653	حضرت عمر فاروقؓ علت مغیوبی کے مرضی مریض تھے (العیاذ باللہ)	607	خلفائے ثلاثہ پر غضب خلافت کا الزام
654	ابو بکرؓ جاہل تھے بے شک وہ ظالم اور اجمل تھا (معاذ اللہ)	608	خلفاء ثلاثہ پر اور حضرت معاویہؓ پر بے جا الزامات
655	شواہد انصافین، لرغم انوائف الکاذبین	609	خلفاء ثلاثہ کی تکفیر
656	سیدنا ابی بکر صدیقؓ کی خلافت کا انکار	610	مصائب النواصب (در رد نواقض الروافض)
657	حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضور کے بعد بدعات کیں	611	حضرت ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ کی عنہ کی تکفیر اور نفاق کا الزام

707 عورت کی فرج کو بوسہ دینے میں کوئی حرج نہیں

708 (الجزائری الشافعی) کشف الغت نے معرفتہ الامتہ

709 تمام بائیس (سنی) جنسی ہیں

710 زاد المعاد

711 عورت کے ساتھ غیر فطری فعل جائز ہے

712 الاحتجاج

713 (بانی مذہب شیعہ) عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے

714 تحفہ حنفیہ (در جواب) تحفہ جعفریہ

715 انتہائی کج اور بیہودہ تحریر! اہل تشیع اور تبلیغی جماعت

716 حقیقت فقہ حنفیہ (در جواب) حقیقت فقہ جعفریہ

717 شیعہ کے نزدیک متوسطا امام مالک، صحیح البخاری اور صحیح مسلم جموت کا پلندہ ہیں

718 The Constitution Of The Islamic Republic Of Iran

719 شیعہ اثنا عشری کے علاوہ کوئی سرکاری عمدہ دار نہیں بن سکتا ایرانی آئین

720 وجہ اللہ در بیت اللہ (جلد چار)

721 تو ہیں کعبہ اللہ

722 تحفۃ العوام

723 سنی العقیدہ پر نماز جنازہ میں بد دعائیں

724 عمر میں ایک مرتبہ تعدد (زنا) کرنے والا اہل بیعت سے ہے

725 تفسیر نمونہ

726 نکاح منوط کئی لحاظ سے اسلامی حکم کی طرح ہیں

727 تحفہ نماز جعفریہ جدید (مع اضافہ) مطابق فتاویٰ

728 محرم یعنی ماہ، سن، نبی وغیرہ کے سوائے آگے پیچھے کے مقام کے ایک دوسرے کا باقی بدن دیکھ سکتے ہیں۔

729 عقائد حسد (ترجمہ) رسالہ تعدد

730 زنا نہ رسول مقبول میں تعدد راجح تھا۔ لوگ تعدد سے منکر ہو کر ردناک عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں۔

731 اتنے فضائل کہ جتنے تعدد میں ہیں نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، خیرات غرضیکہ کسی اور عمل میں نہیں۔

732 متعدد برہان سنہ ۱۳۰۵ھ

733 تعدد کرنے والوں کے لئے فرشتوں کی دعاء اور تعدد نہ کرنے والوں کے لئے قیامت تک فرشتوں کی لعنت

734 شیعہ اس وقت تک کامل ایمان نہیں ہو تا جب تک تعدد نہ کرے

735 سو من کی پہلی نشانی یہ ہے کہ عورتوں سے تعدد کرے

736 تعدد عبادت و اطاعت خدا ہے اور اس کا نہ کرنا معصیت ہے

737 اہل تشیع کے نزدیک جو شخص چار مرتبہ (زنا) کرے، وہ رسول اللہ ﷺ کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے (نعموز باللہ من ذالک)

738 اندھیروں کے نقیب ہفت روزہ تکبیر کا جواب، تعدد اور صلاح الدین عینی

739 تعدد صنفی تعلق کی جائز شکل یا جسم فروشی کا روباہ؟

740 رسالہ نوین، عبادت و خود سازی

741 خانہ کعبہ میں شیعہ کو تقیہ کر کے اہل سنت والی نماز پڑھنی چاہئے

742 فرق الشیعہ

743 مرد کا مرد سے نکاح جائز ہے۔ اپنی حقیقی ماں، سن اور بیٹی سے بھی نکاح جائز ہے۔

744 لحد فکریہ

561 سول من الکافی

562 90% جموت میں ہے

563 جزو دین ہے

564 (جموت) اصل دین ہے

565 یہ خداوندی کا نکار۔ جزا اور شراذم کی طرف سے نہیں

566 ع من الکافی

567 نگاہوں کے بارے میں شرمناک وضاحت

568 سے کے بغیر شرمگاہ کی حفاظت

569 ع من الکافی

570 ہوں کے بغیر نکاح جائز ہے

571 بیت الاحکام

572 سلم عورتوں سے تعدد کا جو از

573 عام اجازت

574 کے اڈوں کا اجرا

575 اندھی (جاری) کسی کو ادا ہار دے سکتا ہے۔

576 ت کے ساتھ غیر فطری فعل سے نہ روزہ ٹوٹتا ہے نہ غسل واجب ہوتا ہے۔

577 دو ٹکٹے کے لئے مرد عورت سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

578 جتنی زنا کی عام اجازت کا حکم

579 اجرت میں سہولت

580 اجرت میں مزید سہولت

581 افریں ان کے ساتھ نکاح جائز نہیں

582 فریں ان کے ساتھ نکاح جائز نہیں ان کا بیوہ حرام ہے

583 لا تحفہ الفقہ

584 اسلام میں کوئی تعدد نہیں اس لئے سنی سے نکاح بھی حرام ہے

585 'پھوپھی' خالہ اور بھانجی نکاح میں ایک جگہ جمع ہو سکتی ہیں

586 کی حلت اور حرمت کے بارے میں اہلسنت سے الگ تصریحات

587 ہے گا گوشت حلال ہے

588 میں گواہ کی ضرورت نہیں کیونکہ گواہ خدا ہے

589 لا تحفہ الفقہ

590 ذمت کا بھو تاہر اسلام دشمن کے جھوٹے سے بھی ناپاک تر ہے

591 کے ساتھ استیجاب جائز ہے

592 اس فرعون کا لباس ہے

593 - اذان صحیح ہے لعنت ہو منو ضرہ پر جنہوں نے اذان میں احمد ان علی ابی اللہ کا اضافہ کیا

594 ب مستجاب الشافی کتاب الایمان والکفر (ترجمہ) اصول کافی (جلد چہارم)

595 ل اہمیت! حسد (سنی) سے مراد تقیہ ہے۔ یسنہ (بدی) سے مراد راز افشاں کرنا یعنی تقیہ نہ

596 -

597 -

598 -

599 -

600 -

601 -

602 -

603 -

604 -

605 -

606 -

607 -

608 -

609 -

610 -

611 -

612 -

613 -

614 -

615 -

616 -

617 -

618 -

619 -

620 -

621 -

622 -

623 -

624 -

625 -

626 -

627 -

628 -

629 -

630 -

631 -

632 -

633 -

634 -

635 -

636 -

637 -

638 -

639 -

640 -

641 -

642 -

643 -

644 -

645 -

646 -

647 -

648 -

649 -

650 -

651 -

652 -

653 -

654 -

655 -

656 -

657 -

658 -

659 -

660 -

661 -

662 -

663 -

664 -

665 -

666 -

667 -

668 -

669 -

670 -

671 -

672 -

673 -

674 -

675 -

676 -

677 -

678 -

679 -

680 -

681 -

682 -

683 -

684 -

685 -

686 -

687 -

688 -

689 -

690 -

691 -

692 -

693 -

694 -

695 -

696 -

697 -

698 -

699 -

700 -

701 -

702 -

703 -

704 -

705 -

706 -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## پیش لفظ

### تاریخی دستاویز کی اشاعت

لیجئے، آج ہم آپ کے سامنے ایک ایسی دستاویز اور ایسا تاریخ ساز آئینہ پیش کر رہے ہیں، جس کو تقیہ کی سیاہ چادر کے نیچے نہایت ہوشیاری سے چھپایا گیا تھا۔ جس کی سزاوند ایک طرف تاریخ اسلام کو مسخ کر رہی تھی، دوسری طرف محمدی شریعت کی بنیادوں کو منہدم کر رہی تھی۔ ایک طرف اسلام کے نام پر کفر پھیلا یا جا رہا تھا، دوسری طرف اسلام اسلام کی رٹ لگا کر سبائیت ورافضیت اور شیعیت کو فروغ دیا جا رہا تھا۔

1400 سو سال سے شیعہ نے تقیہ کے باعث اپنے آپ کو بطور مسلمان متعارف کرایا ہے۔ حالانکہ توحید و سنت سے لیکر شرعی احکام تک ہر جگہ شیعہ کے عقائد اسلام سے متصادم ہیں۔ کلمہ طیبہ کی تبدیلی ہو، تحریف قرآن کا عقیدہ ہو، صحابہ کرام کی تکفیر ہو ہر ایک کو پوری امت کے علماء متفقہ طور پر کفر قرار دے چکے ہیں۔ بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث علماء میں کوئی بھی مذکورہ عقائد کو اسلام قرار نہیں دیتا۔ لیکن شیعہ نے یہ عقیدہ اپنا کر ذرائع ابلاغ اور ایرانی انقلاب کے ذریعے اپنے آپ کو امت مسلمہ کے مقابلے میں اسلام کا علمبردار اور داعی شریعت اسلامیہ قرار دیا ہے۔ جبکہ حقائق سے اس دعویٰ کا کوئی تعلق نہیں۔ 6 ستمبر 1985ء، سپاہ صحابہ کے قیام کے بعد سے ملک میں کھلے عام جب شیعہ کا کفر نمایاں ہوا اور امت مسلمہ کے

سامنے علماء کے فتاویٰ جات اور شیعہ کے کفر کی اصلی حقیقت واضح ہوئی تو سوال پیدا ہوا کہ — شیعہ کے اصل عقائد پر مشتمل شیعہ کی بنیادی کتب کہاں ہیں؟ — ان کے اصلی ماخذ کون کون سے ہیں؟ — اس سوال کا جواب دینے کے لئے شیعہ کی اصلی کتب کا عکس پیش کرنا عصر حاضر کی اہم ضرورت تھی۔

تاریخی دستاویز سات (7) درج ذیل ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب کے عنوان کے مطابق اصل کتابوں کے ٹائٹیل اور قابل اعتراض صفحات کا عکس لف ہے۔ ہم نے اپنی طرف سے کسی عبارت کی تشریح اور ترجمہ بھی مناسب نہیں سمجھا۔ تاکہ ثقاہت میں کوئی فرق پیدا نہ ہو۔ عربی اور انگریزی پڑھنے والوں کے لئے صرف سرخیوں کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

زیر نظر کتاب — دنیا بھر کے شیعہ کے تقیہ اور جھوٹ کے تمام دروازے بند کرنے کے لئے کافی ہوگی۔ کیونکہ آج جس شیعہ سے بھی آپ بات کریں کہ آپ صحابہ کرامؓ کو کافر سمجھتے ہیں؟ — یا قرآن کی تحریف کا عقیدہ رکھتے ہیں؟ — تو ان کا جواب ہوتا ہے کہ ہم پر یہ الزام جھوٹا ہے۔ صرف سپاہ صحابہ ہم پر یہ غلط بہتان لگا رہی ہے۔ ہم نے کبھی صحابہ کرامؓ کو برا نہیں کہا، نہ قرآن کی تبدیلی کا عقیدہ رکھتے ہیں، نہ کلمہ طیبہ میں اضافہ کے قائل ہیں۔

تاریخی دستاویز — شیعہ کی دو سو بتیس (232) کتابوں کا عکس آئینہ ہے۔ ایک ایک عنوان پر کئی کئی درجن کتابوں کا حوالہ اور اصلی عبارات درج ہیں۔ ان کے ایک ہی جگہ تحریر ہونے اور ایک ہی جلد میں دو سو بتیس (232) کتابوں کے منظر عام پر آجانے کے بعد یقیناً تقیہ کا حربہ ناکام رہے گا۔ — یا تو انہیں اپنے مذہب ہی کا انکار کرنا پڑے گا — یا وہ اقبال جرم کر کے کھلے طور پر نمایاں ہو جائیں گے۔

ایرانی انقلاب کے بعد شیعہ کے تمام کفریہ لٹریچر کی اشاعت ہی نے چوراہے میں ان کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے — ان کتابوں کی اشاعت کے بعد اب ہم نے صرف آئینہ ہی پیش کیا ہے۔ اس دستاویز پر تنقید کرنے والوں کو صرف یہی کہا جائے گا۔

آئینہ ہم نے دکھایا تو برامان گئے

شیعہ کو چاہئے کہ اس کتاب کی اشاعت پر — چین بہ چین نہ ہوں کہ ان کا اصلی چہرہ انہی کی کتابوں سے

پیش کیا گیا ہے۔



”تاریخی دستاویز“ کی ایک بات بطور خاص ملحوظ رکھی جائے کہ اس کے مقدمہ میں راقم نے مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی کی طرف سے شیعہ کے کفریہ عقائد اور ان پر ہندو پاک، بنگلہ دیش کے چار سو علماء کی طرف سے شیعہ کے خلاف فتویٰ کفر کو من و عن نقل کیا ہے۔ تاکہ کتاب مذکورہ کے مندرجات کی ثقاہت مزید واضح ہو سکے۔

مقدمہ کتاب میں درج ذیل عنوانات شامل ہیں:-

- (1) — عالم اسلام کے سربراہوں کے نام اہم پیغام۔
- (2) — شیعہ کے پیشوا و خاندانہ ای کے نام سپاہ صحابہ کے قائد اور خادم کا اہم خط۔
- (3) — وزیر اعظم نواز شریف کے اجلاس کی کارگزاری اور تاریخی دستاویز کا ابتدائی مسودہ حکومت کے اجلاس میں پیش کرنے کی تفصیل۔
- (4) — فرقہ واریت کے خاتمہ کی حکومتی کمیٹی کی مکمل رپورٹ۔
- (5) — شیعہ کا مختصر تعارف۔
- (6) — شیعہ کے کفریہ عقائد۔
- (7) — شیعہ کے بارے میں چودہ سو (1400) سالہ علماء اور اکابرین اسلام کی رائے۔
- (8) — شیعہ کے کفر پر چار سو (400) علماء کا فتویٰ از مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی۔
- (9) — شیعہ سے مسلمانوں کا اصل اختلاف کن باتوں پر ہے۔
- (10) — چند شبہات اور ان کے جوابات۔



”تاریخی دستاویز“ کی اشاعت کا کام یوں تو ڈھائی سال سے زیادہ عرصہ تک جاری و ساری رہا۔ اس کے لئے جس قدر محنت و کاوش کی گئی ابتداء میں اس کا تصور بھی ہمارے حاشیہ خیال میں نہ تھا۔ فوٹو سٹیٹ اور عکسی اوراق کی ترتیب، ’ترتیب‘، تہذیب، اصلی ماخذوں کا حصول کم از کم پچاس ہزار (50,000) صفحات کی چھان پھنگ۔ ایران، پاکستان اور ہندوستان

کی قدیم کتب کے لئے نمائندوں کا تقرر ————— تاریخی دستاویز کے تمام عکسی صفحات پر اردو کے بعد عربی اور انگریزی کی سرخیوں کی تنصیب بڑا کٹھن اور صبر آزما مرحلہ تھا۔ اس عظیم اور تاریخی مجموعہ میں تقریباً 25 سے زائد حضرات جن میں علماء، مناظر، صاحب قلم، مترجم، ماہرین ترمین و آرائش اور پریس کے اہل کار شامل ہیں۔ قابل ذکر شخصیات میں شیخ ایوب، فضیلہ الشیخ مولانا محمد مکی، فضیلہ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی، مفسر قرآن حضرت مولانا سعید احمد عنایت اللہ، حضرت مولانا سیف الرحمن (مکہ مکرمہ)، حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالباسط (جدہ)، مخدوم مکرم مولانا محمد ضیاء القاسمی، مناظر اسلام مولانا علی شیر حیدری، قازی عطاء الرحمن شہباز، حضرت میاں فضل حق (مکہ مکرمہ)، مولانا محمد اعظم طارق، محمد یوسف مجاہد، شیخ حاکم علی، شیخ اشفاق، ملک محمد اسحاق، ایم آئی صدیقی، جناب غوری، جناب قریشی، جناب طاہر محمود انجینئر، جناب خالد عمران، قاری عبدالغفار سلیم اور برادر امجد اقبال، ان کے علاوہ برطانیہ کے ایک صاحب خیر کے تعاون اور محبت کا اعتراف نہ کرنا مناسب نہیں۔ —————

تاریخی دستاویز کی اشاعت پر خدائے کریم کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔

## ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی

رئیس العام سپاہ صحابہ و مہتمم

جامعہ عمر فاروق الاسلامیہ سمندری فیصل آباد (پاکستان)

24 دسمبر 1994ء



## مقدمہ کتاب

# تاریخی دستاویز

دنیا بھر کے شیعہوں کے نام عالم اسلام کا مقدمہ

اور فتویٰ کفر پر ناقابل تردید براہین کا مجموعہ ہے

”تاریخی دستاویز“ عالم اسلام کی طرف سے شیعہ کے تمام گروہوں، فرقوں اور طبقات، ایران، شام، لبنان، بحرین، قطر، کویت، پاکستان، افغانستان، ایشیائی، افریقی، یورپی اور دنیا کے ہر ہر گوشے میں مقیم شیعہ پر ایسا مقدمہ، دعویٰ اور استغاثہ ہے، جس کا جواب دیئے بغیر انہیں مسلمان کہلانے اور اسلامی کیونٹی میں شمولیت کی دعوت داری کا کوئی حق نہیں۔ مسلمانوں کے کئی مکاتب فکر میں مختلف فروعی اختلاف ہیں اور بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث حنفی غیر حنفی دنیا بھر میں ایک ارب سے زائد مسلمان ہیں، ان میں کئی گروہ اختلافات میں بہت آگے ہیں۔ لیکن کسی گروہ کی طرف سے اختلافات کی وسعت و شدت اور لہجے کی تلخیوں کے باوجود کلمہ طیبہ کی تبدیلی، عقیدہ تحریف قرآن، تکفیر صحابہ، ایسے امام مہدی کے ظہور کا

عقیدہ جس کے ذریعے ام المومنین حضرت عائشہؓ کو زندہ کر کے انہیں کوڑے مارنے اور حضرات شیخین حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو قبروں سے نکال کر انہیں سولی پر چڑھانے کا عقیدہ وضع نہیں کیا گیا، ظاہر ہے جملہ مسلمانوں میں کوئی شخص ان من گھڑت اور بے بنیاد عقائد کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ — ایرانی انقلاب فروری 1979ء کے بعد جناب خمینی کی حکومت کی طرف سے ایسے تمام لٹریچر کی اشاعت اور انہی کفریہ عقائد کے بار بار اظہار کے بعد — اب پوری امت مسلمہ پر یہ بات لازم ہو گئی ہے کہ خمینی کی طرف سے تقیہ کی منسوخی کے اعلان کے بعد — ایسے کفریہ عقائد کے اظہار اور اعتقاد رکھنے والوں کو اسلامی سوسائٹی سے خارج کرنے کا کھلم کھلا اعلان کرے۔ — جب تک اس تاریخ ساز چارج شیٹ کا جواب نہیں دیا جاتا، اس وقت تک ان کے ساتھ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں اور قادیانیوں کا معاملہ کیا جائے۔ — خدا نخواستہ اگر کفر اور اسلام میں تمیز نہ کی گئی تو اسلام کی اصل صورت مسخ ہو کر رہ جائے گی۔ — ”تاریخی دستاویز“ کو ہم براہین و دلائل کا منبع قرار دیتے ہوئے — عالم اسلام کی طرف سے شیعہ کے خلاف ایسے دعوے اور مقدمہ کی حیثیت دے رہے ہیں۔ — جس کا جواب دنیا بھر کے شیعہ پر لازم ہے، یہ جواب دعویٰ ایرانی حکومت اور دنیا بھر کے شیعوں کی طرف سے سامنے آنا ضروری ہے۔ — چودہ سو سال سے امت مسلمہ کے علماء اور مفتیان عظام کی طرف سے جو فتویٰ کفر چلا آ رہا ہے، زیر نظر ”تاریخی دستاویز“ — عالم اسلام کی طرف سے اسی فتویٰ کے مضبوط دلائل اور انکشاف حقائق و براہین کی سب سے مستند کڑی ہے۔

# تاریخی دستاویز کی اشاعت کے موقع پر دو اہم خط

پہلا خط

## دنیا بھر کے مسلم سربراہوں اور اسلامی حکومتوں کے نام

زیر نظر مجموعہ ”تاریخی دستاویز“ اسلام کے نام پر جنم لینے والے شیعہ فرقہ کے خلاف ایسی چارج شیٹ ہے۔ جس کے بعد شیعہ کو مسلمان کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں۔  
جس گروہ کے یہ عقائد ہوں۔

- (1) ..... کلمہ طیبہ کے دو جز (الف) لا الہ الا اللہ (ب) محمد رسول اللہ کی بجائے پانچ اجزاء ہیں۔  
(الف) لا الہ الا اللہ (ب) محمد رسول اللہ (ج) علی ولی اللہ (د) وصی رسول اللہ  
(از کتاب اصول کافی) خلیفہ بلا فصل  
(از شیعہ مذہب حق ہے، ٹائٹیل و صفحہ 324، 325) (از ادیان عالم اور فرقہ بائے اسلام کا تقابلی مطالعہ)
- (2) ..... اصلی قرآن کی سترہ ہزار آیات ہیں اور موجودہ قرآن نامکمل ہے۔  
(از کتاب اصول کافی)
- (3) ..... بارہ (12) اماموں کا رتبہ انبیاء سے بلند ہے۔  
(از کتاب اصول کافی)
- (4) ..... آنحضرت ﷺ کے بعد تین کے علاوہ تمام صحابہ کرام کافر و مرتد ہو گئے تھے۔  
(از حیات القلوب جلد 2، صفحہ 923) (از بحار الانوار جلد ہشتم)

یہ باتیں انکی کتابوں کے عکسی آئینے میں موجود ہوں۔ اس کے بعد ان کو کسی طرح بھی مسلمان کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ اس لئے دنیا بھر کے مسلم حکمرانوں، علماء اسلام، مفتیان عظام اور اسلامی مفکرین سے ہماری گزارش ہے کہ شیعہ چونکہ اپنے عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ کی بنیاد پر کافر و مرتد ہے، اس لئے انہیں مکمل طور پر اسلامی سوسائٹی سے خارج کر دیا جائے، جو شخص مذکورہ عقائد کے حاملین کو بھی مسلمان سمجھنے پر مصر ہے اسے خود اپنے آپ کو کافر تسلیم کر لینا چاہئے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کلمہ طیبہ کے دو زمانے والا بھی مسلمان ہو، پانچ زمانے والا بھی مسلمان ہو۔ تحریف قرآن کا عقیدہ رکھنے والا بھی مسلمان ہو اور عدم تحریف کا متفقہ اسلامی عقیدہ رکھنے والا بھی مسلمان ہو۔ صحابہ کرامؓ کو اسلام کی مقدس شخصیات اور رہبر جماعت قرار دینے والا بھی مسلمان ہو اور انہیں کافر قرار دینے والا بھی مسلمان ہو۔ شیعہ کے عقائد کفریہ چونکہ ان کی کتابوں سے ظاہر ہو چکے ہیں اور دنیا کے تمام شیعہ کی متفقہ اور مسلم کتابوں کا عکسی آئینہ اس دستاویز میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس لئے ایسے عقائد رکھنے والا مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے نزدیک لاریب کافر ہے۔

لزر

ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی

(رئیس العام سپاہ صحابہ)

## دو سراخط

دنیا بھر کے شیعہ کے پیشوا جناب خامنہ ای،

ایرانی حکومت اور دنیا بھر کے شیعہ زعماء کے نام اہم خط

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم،

والسلام علی من اتبع الهدی ۝

آنجناب کو اس وقت دنیا بھر میں شیعہ فرقہ کے نزدیک مرجع تقلید اور نائب امام کی حیثیت حاصل ہے۔ چند ایک کو چھوڑ کر اکثریتی شیعہ آبادی آپ کو مسلمہ پیشوا اور مقتدا تسلیم کرتی ہے۔ اس لئے ہم نے ضروری سمجھا کہ حقیقی اور مسلمہ کتابوں کا عکسی آئینہ پیش کر کے اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے اتمام حجت کر دیا جائے۔

بحیثیت سپاہ صحابہ کے سربراہ میری ذمہ داری ہے کہ میں کسی مد اہنت اور مسامت و مصلحت کی بجائے حقائق کا مکمل آئینہ آپ کے سامنے رکھ دوں۔

آنجناب کی خدمت میں خصوصی طور پر گزارش ہے کہ زیر نظر مجموعہ ”تاریخی دستاویز“ میں شیعہ مذہب کی دو سو بتیس (232) کتابوں کا عکس پیش کیا گیا ہے۔ اس مجموعہ کی جملہ کتب شیعہ مذہب کے ہاں مسلمہ حیثیت کی حامل ہیں۔ جناب محمد بن یعقوب کلینی کی اصول کافی اور محقق طوسی کی تہذیب الاحکام سے لیکر ملا باقر مجلسی کی جلاء العیون، حق الیقین وغیرہ اور جناب خمینی کی حکومتہ الاسلامیہ اور کشف الاسرار سمیت دو سو (200) سے زائد کتابوں کا آئینہ آپ کے سامنے پیش

ہے۔ اس مجموعہ کی جملہ کتب کی روشنی میں عالم اسلام کے تمام مکاتب فکر کے نزدیک ایسے عقائد کا حامل قطعی طور پر مسلمان نہیں ہو سکتا۔

آپ ایک ایسے ملک کے پیشوا اور سربراہ ہیں جو شیعہ اکثریتی آبادی کا ملک ہے۔ اس موقع پر ہم آنجناب سے ضروری وضاحت کے طلبگار ہیں۔

کیا آپ ان کتابوں اور ان میں درج شدہ عقائد و افکار سے متفق ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو آپ کو کسی طرح بھی مسلمان کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں! اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو آپ پر لازم ہے کہ ان تمام کتب سے ایرانی ریڈیو، ٹیلی ویژن پر بیزاری کا اعلان کریں اور اصول اربعہ سمیت تمام کتب کو دریا برد کرنے کا اعلان کریں۔

”تاریخی دستاویز“ کی اشاعت کے بعد اب تقیہ اور مسامحت کے تمام دروازے بند ہو چکے ہیں۔ دجل و فریب اور جھوٹ کے دریچوں پر حقائق اور انکشافات کی روشنی چھاپکی ہے۔ اب یہ نہیں ہو سکتا کہ شیعہ کلمہ طیبہ، تحریف قرآن، عقیدہ امامت اور تکفیر صحابہ کے عقائد کا حامل بھی ہو اور پھر وہ اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلاتا رہے۔

سپاہ صحابہ — آنجناب سے درخواست کرتی ہے کہ اگر آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شیعہ سنی تنازعہ کا خاتمہ چاہتے ہیں — یا اپنے آپ کو اسلامی برادری میں شامل رکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو بہر صورت ”تاریخی دستاویز“ میں شامل تمام شیعہ کتب اور ان میں شامل عقائد سے بیزاری اور برأت کا اعلان کرنا ہو گا۔ راقم کو آپ کی وضاحت کا انتظار رہے گا۔

آپ کے جواب کا منتظر

ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی

رئیس العام سپاہ صحابہ

جامعہ عمر فاروق الاسلامیہ سمندری فیصل آباد (پاکستان)

24 دسمبر 1994ء



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# رپورٹ

(فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

اتحاد بین المسلمین کمیٹی

— مقرر کردہ —

وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

جناب محمد نواز شریف صاحب

— زیر صدارت —

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی

وفاقی وزیر مذہبی امور، حکومت پاکستان

2 جولائی 1992ء ، منعقدہ اسلام آباد (پاکستان)

## اہم نوٹ

ان سفارشات میں ”اتحاد بین المسلمین کمیٹی“ کا جو نام دیا گیا ہے، یہ صریحاً بددیانتی ہے۔ جب اس کمیٹی کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس وقت اس کا نام ”فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی“ تھا۔

————— جب آخری سفارشات ترتیب دی گئیں تو نام تبدیل کر دیا گیا ہے۔ یہ وزارت مذہبی امور کی طرف سے صریحاً کذب بیانی کے مترادف ہے۔ علاوہ ازیں سپاہ صحابہ کا نام جان بوجھ کر سفارشات سے نکالا گیا، حالانکہ پہلے اجلاس کی شق نمبر 3 اور دوسرے اجلاس کی شق نمبر 2 کا فیصلہ سپاہ صحابہ کی طرف سے پیش کردہ ”تاریخی دستاویز“ کی روشنی میں قابل اعتراض لٹریچر کی ضبطی اور مصتفین کو سخت سے سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

سپاہ صحابہ شیعہ سنی تنازعہ کے خاتمہ کی کمیٹی کا نام ”اتحاد بین المسلمین کمیٹی“ رکھنے سے شدید اختلاف رکھتی ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک شیعہ مسلمان نہیں۔ ہم آج بھی فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی کے نام ہی سے اس کمیٹی کا تذکرہ کرتے ہیں۔

ہمارے موقف کی تائید اگلے صفحات میں آنے والے ان دنوں کے اخبارات کے تراشوں سے ہوگی۔

از مؤلف

ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی

## (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

### اتحاد بین المسلمین کمیٹی کی تشکیل

ملک میں اتحاد و یکگت اور بھائی چارے کی فضا قائم کرنے اور فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے، ایک اسلامی فلاحی معاشرے کے قیام کے خواب کی عملی تعبیر اور شریعت اسلامیہ کے عملی نفاذ کیلئے اقدامات تجویز کرنے کے ضمن میں وزارت مذہبی امور نے وزیراعظم پاکستان کے اعلانات کی روشنی میں تعمیل ارشاد کرتے ہوئے وزیراعظم کی خدمت میں ایک خلاصہ نمبر 7 (1) اے ڈی ایس / آر اینڈ آر / 91 مورخہ 14 نومبر 1991ء پیش کیا۔ جس میں درج ذیل تین کمیٹیوں کی تشکیل کے بارے میں تجویز پیش کی گئی:-

(1) — فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی (اتحاد بین المسلمین کمیٹی)

(2) — اسلامی فلاحی ریاست کمیٹی

(3) — نفاذ شریعت ورکنگ گروپ

وزیراعظم نے ان تینوں کمیٹیوں کے قیام کی منظوری دی اور یوں وزارت مذہبی امور میں منجملہ دیگر کمیٹیوں کے جناب مولانا محمد عبدالستار خان نیازی وفاقی وزیر مذہبی امور کی زیر صدارت ایک 30 رکنی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(وزیراعظم کی خدمت میں پیش کردہ خلاصے کا انگریزی متن بر ضمیمہ 2)

### (الف) اراکین کمیٹی:

- |  |  |
|--|--|
| (1) — جناب مولانا محمد عبدالستار خان نیازی | وفاقی وزیر مذہبی امور، حکومت پاکستان، اسلام آباد |
| (2) — جناب سینیٹر مولانا سمیع الحق         | درالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک صوبہ سرحد              |
| (3) — جناب مولانا سید محمد عبدالقادر آزاد  | خطیب بادشاہی مسجد لاہور                          |
| (4) — جناب مولانا عبدالنواب صدیقی          | 636-سی - عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور         |
| (5) — جناب مولانا عبدالرؤف ملک             | 84-اے حبیب اللہ روڈ گڑھی شاہو لاہور              |

- (6) — جناب مولانا عبدالمالک منصورہ ملتان روڈ لاہور
- (7) — جناب علامہ علی غضنفر کراچی 17- لیک روڈ لاہور
- (8) — جناب قاری عبدالحمید قادری 459- صغیر روڈ صدر بازار لاہور کینٹ
- (9) — جناب علامہ ریاض حسین شاہ ڈائریکٹر اتفاق سنٹر ماڈل ٹاؤن لاہور
- (10) — جناب پروفیسر ساجد میر 106- راوی روڈ لاہور
- (11) — جناب مولانا ضیاء القاسمی 14- اے غلام محمد آباد فیصل آباد
- (12) — جناب صاحبزادہ حاجی فضل کریم جامعہ رضویہ فیصل آباد
- (13) — جناب مولانا ضیاء الرحمن فاروقی جامع مسجد محمدی سندری ضلع فیصل آباد
- (14) — جناب مولانا محمد شریف شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مقابل گورنمنٹ کالج بھکر
- (15) — جناب علامہ محمد تقی نقوی مدرسہ فخر العلوم شیعہ میانی ملتان
- (16) — جناب حافظ محمد تقی (دفتر جے یو پی) متصل صدر دو خانہ صدر کراچی
- (17) — جناب مولانا شاہ محمد تراب الحق مین مسجد، کھوڑی گاڑن کراچی
- (18) — جناب علامہ مرزا یوسف حسین 5- ای-3- بی ناظم آباد کراچی
- (19) — جناب مولانا محمد ادریس داہری شاہ پور جنائیاں ضلع نوشہرہ فیروز سندھ
- (20) — جناب پیر سید محمد امیر شاہ قادری 1371- کوچہ آغا پیر جان یکہ توت پشاور
- (21) — جناب مولانا اشرف علی قریشی جامع اشرفیہ پشاور
- (22) — جناب پیر شمس الامین پیر آف مانگی شریف نوشہرہ صوبہ سرحد
- (23) — جناب سید محمد عبدالحکیم بام خیل صوابی صوبہ سرحد
- (24) — جناب مولانا القمان حکیم صدر اہلسنت والجماعت گلگت
- (25) — جناب مولانا محمد بشیر ڈاک خانہ راولو تحصیل استور ضلع دیا میر گلگت
- (26) — جناب مولانا محمد عبداللہ خلیجی ریسانی شریف شلدرہ کوئٹہ
- (27) — جناب مولانا فتح محمد باروزئی جامعہ فیض العلوم نقشبندیہ متصل پاور ہاؤس سی بلوچستان
- (28) — جناب پیر محمد فیض علی فیضی آستانہ فیضیہ، 1056- بی شیلٹ ٹاؤن راولپنڈی
- (29) — جناب علامہ ریاض حسین نقوی مرکز اثنا عشری جی 2/6 اسلام آباد
- (30) — جناب مظہر رفیع سیکرٹری، وزارت مذہبی امور اسلام آباد

## سپاہ صحابہ اور تحریک جعفریہ

### پرپابندی کے لئے وزیر اعظم کا اجلاس

جون 1991ء کو پاکستان میں بڑھتے ہوئے شیعہ سنی اختلافات کے باعث اس وقت کے وزیر اعظم نے فیصلہ کیا کہ اہلسنت کی جماعت ”سپاہ صحابہ“ اور شیعہ کی تنظیم ”تحریک نفاذ فقہ جعفریہ“ پر پابندی لگا دی جائے۔ اس سلسلے میں انہوں نے چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ، چیف و ہوم سیکرٹری صاحبان اور آئی جی حضرات کو اسلام آباد میں طلب کیا۔

اکثریت کی طرف سے پابندی کے فیصلہ کی تائید ہوئی، چند حضرات کی رائے تھی کہ پابندی سے قیادت تو گرفتار ہو جائے گی اور انتہا پسندوں کو کھل کر لاقانونیت پھیلانے کا موقع مل جائے گا۔ اس موقع پر پنجاب کے ایک اعلیٰ افسر نے رائے دی کہ پابندی سے پہلے دونوں جماعتوں کو بلا کر ان سے بات کر لی جائے، ایک دوسرے کے اختلافات کی روشنی میں دونوں جماعتوں کو ایک ضابطہ اخلاق کا پابند بنایا جائے، بعد میں جو بھی خلاف ورزی کرے گا اس کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے۔ مذکورہ اعلیٰ افسر کی تجویز پر پابندی کا فوری فیصلہ تبدیل کر دیا گیا۔ متذکرہ صدر اعلیٰ سطحی اجلاس کی روشنی میں ملک بھر کے تمام مکاتب فکر کا اجلاس 28 ستمبر 1991ء کو طلب کرنے کا فیصلہ ہوا۔ بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث اور شیعہ کے نمائندے طلب کئے گئے۔ 28 ستمبر کے اجلاس میں چار سو (400) علماء و مشائخ اور تمام مذہبی دینی جماعتوں کے سربراہ شریک تھے۔ اجلاس میں تحریک جعفریہ کی طرف سے اس کا سربراہ نہیں آیا بلکہ ان کی طرف سے پانچ (5) نمائندے بھیجے گئے۔ جبکہ سپاہ صحابہ کی طرف سے راقم (ابو رحمان ضیاء الرحمن فاروقی)، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد اعظم طارق اور مولانا عبدالمجید ہزاروی شریک ہوئے۔ ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ حکومت نے مسئلہ کی سنگینی کا احساس کر کے، شیعہ سنی تنازعہ کو ختم کرنے کی سنجیدہ کوشش کا آغاز کیا۔

## 28 ستمبر 1991ء کے تاریخ ساز اجلاس کی مکمل کارروائی

### اور وزیر اعظم کے حکم سے فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی کی تشکیل

#### فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی کی مفصل رپورٹ اور اس کا فیصلہ

حکومت پاکستان ایک عرصہ سے اس بات پر کبیدہ خاطر تھی کہ سپاہ صحابہ آئے دن شیعہ کے کفر اور صحابہ دشمنوں کے خلاف اپنے موقف کو بڑی وضاحت کے ساتھ جلسوں میں بیان کر رہی ہے۔ اس جماعت کے اجتماعات کی مقبولیت اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ ملک کی کوئی بھی جماعت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ قائدین سپاہ صحابہ کے دورے اور دن رات کی محنت و کوشش نے مولانا حق نواز کی شہادت کے بعد صرف دو سال کے عرصہ میں جماعت کو ملک کے ہر گھر اور ہر شہر تک پہنچا دیا۔ حکومتی رپورٹوں کے مطابق یہ جماعت ہر سیاسی اور مذہبی جماعت کے لئے خطرہ بن گئی تھی۔ ادھر ایرانی حکومت کے بار بار احتجاج نے حکومت کو مجبور کر دیا کہ وہ سپاہ صحابہ کی سرگرمیوں کا نوٹس لے۔ کئی ایجنٹوں نے سپاہ صحابہ پر پابندی لگانے کی تجویز پیش کی۔ اس کے لئے چاروں وزراء اعلیٰ کا اجلاس بلایا گیا۔ پابندی کی بجائے وزیر اعظم پاکستان نے 28 ستمبر 1991ء کو گورنر ہاؤس لاہور میں ملک بھر کی تمام مذہبی جماعتوں کا اجلاس طلب کیا۔ اجلاس کا ایجنڈا یہ تھا کہ ملک میں شیعہ سنی تنازعہ کیسے ختم ہو؟ فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا جائے؟ شیعہ کو کفر کیوں کہا جاتا ہے؟ سپاہ صحابہ سے اس بات پر وضاحت طلب کی جائے کہ وہ کھلے عام شیعہ کو کفر کیوں کہتی ہے؟ وزیر اعظم کا یہ اقدام بلاشبہ تاریخی نوعیت کا حامل تھا کہ انہوں نے سپاہ صحابہ پر پابندی لگانے کی بجائے اس کے قائدین کو بلا کر ان کا موقف سننے کا فیصلہ کیا۔

سپاہ صحابہ کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ حکومت کے اعلیٰ سطحی ادارے کی طرف سے بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث، جماعت اسلامی اور شیعہ کے ساتھ خصوصی طور پر سپاہ صحابہ کو طلب کیا گیا۔

سپاہ صحابہ کو جب وزیر اعظم کی طرف سے دعوت نامہ موصول ہوا تو اس میں شمولیت کے سوال پر مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس طلب کیا گیا۔ سپاہ صحابہ کے بارے میں حکومتی اداروں میں ملکی حالات اور شیعہ کے سامنے بیٹھ کر انکی کفریات کو آشکار کرنے کے موضوعات کو مد نظر رکھ کر اسمیں شمولیت کا فیصلہ کیا گیا۔ 28 ستمبر کے اجلاس میں شرکت کے لئے باضابطہ تیاری کی گئی۔ حال ہی میں پاکستان میں کراچی، لاہور اور ایران سے نائے ہونے والی تمام کتابوں کو جامع منظور الاسلامیہ لاہور میں چار روز پہلے جمع کر دیا گیا۔ اس کے لئے سپاہ صحابہ ضلع رحیم یار خان کے صدر ملک محمد خلق نے سب سے نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے شیعہ کی ایک سو گیارہ (111) کتابیں لاہور پہنچادیں۔ قائد سپاہ صحابہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی کے خصوصی حکم پر سپاہ صحابہ کے ایک سینئر ساتھی صدیقی صاحب ملک اسحق اور شاہد صاحب نے حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحب کی نگرانی میں

مذکورہ کتابوں سے قابل اعتراض صفحات کے نوٹس پر مشتمل ایک یادداشت تیار کی۔ یہ یادداشت ابتداء میں دو سو چالیس (240) صفحات پر مشتمل تھی۔ اس طرح 50 نقول تیار کر کے اصل کتابیں اور دستاویزات 28 ستمبر کو گورنر ہاؤس پہنچادی گئیں۔ اجلاس میں سپاہ صحابہ کی طرف سے قائد سپاہ صحابہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد اعظم طارق اور مولانا عبدالمجید ہزاروی نے شرکت کی۔ شیعہ کی طرف سے ساجد نقوی خود تو نہ آئے لیکن ان کے نمائندے افتخار حسین نقوی اور ریاض نقوی نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں جمعیت علماء اسلام کے دونوں گروپ، جماعت اسلامی، جماعت اہلسنت، جمعیت علماء پاکستان، جمعیت اہلحدیث اور ملک کے نامور جید علماء کرام اجلاس میں موجود تھے۔ اجلاس میں خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں فرمایا سپاہ صحابہ اور پوری سنی قوم کا مطالبہ ہے کہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کے گستاخ کو سزائے موت دی جائے۔ اس خطاب کے فوراً بعد ریاض حسین نقوی نے اپنی تقریر میں اس مطالبہ کی تائید کردی لیکن اپنی تقریر میں انہوں نے سپاہ صحابہ پر تشدد اور یزید کی حمایت کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا کوئی شیعہ صحابہ کرام کی گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ثمنی صاحب نے بھی امت کو وحدت کا درس دیا ہے۔ سپاہ صحابہ انڈیا کے ایجنٹوں کے ایماء پر خواہ مخواہ ہم پر صحابہ دشمنی کا الزام لگا رہی ہے۔ اگر ہم صحابہ کے خلاف ہوتے تو ان کے گستاخ کے لئے سزائے موت کی تائید کیوں کرتے۔ ریاض حسین نقوی نے اپنی تقریر میں ایسے شاطرانہ اور مکارانہ انداز میں قیہ کرتے ہوئے گفتگو کی کہ پوری مجلس میں بریلوی، اہلحدیث اور بعض دیوبندی علماء اور حکومت نے اس کے موقف کی تائید کردی۔

کئی آوازیں بلند ہوئیں کہ جب شیعہ بھی صحابہ کے حامی ہیں تو سزائے موت کا مطالبہ اور کافر کافر کا نعرہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس قضیے پورے ماحول کو مکدر کر دیا۔ وزیر اعظم سمیت تمام علماء اور نمائندے شیعہ لیڈر کی تائید کرنے لگے اس طرح سزائے موت کا مطالبہ اور سپاہ صحابہ کا موقف صدمہ ہوتا نظر آیا۔ ریاض نقوی کے خطاب کے بعد وزیر اعظم نے محفل برخواست کرنے کا اعلان کر دیا۔ عین اس موقع پر (راقم) خادم سپاہ صحابہ ضیاء الرحمن فاروقی نے کھڑے ہو کر کہا، ریاض نقوی نے جھوٹ بول کر جس مکاری کا مظاہرہ کیا ہے مجھے اس کے جواب کے لئے وقت دیا جائے۔ میان نواز شریف نے کہا میں تمام علماء کا خطاب سن چکا ہوں، مجھے سب لوگوں کی بات سمجھ میں آگئی ہے، اب ریاض نقوی کی تقریر کے بعد کسی اور تقریر کی ضرورت نہیں۔ اس لئے محفل برخواست کی جاتی ہے خادم سپاہ صحابہ نے زور دیکر کہا شیعہ لیڈر نے غلط بیانی کی انتہا کر دی ہے اس کے جواب کے بغیر یہاں سے کوئی نہیں جاسکتا، آپ کو اس کا جواب سننا پڑے گا۔ تقریباً سات منٹ تک مجمع میں سناٹا رہا۔ خادم سپاہ صحابہ اور وزیر اعظم میں وقت پر ٹکرا ہوتا رہا۔ بالآخر وزیر اعظم نے کہا اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر بتائیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ راقم نے کہا سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یزید کے بارے میں جس موقف کی بات ریاض نقوی نے کی ہے وہ بے بنیاد ہے جب سے سپاہ صحابہ قائم ہوئی ہے اس وقت سے لیکر آج تک سپاہ صحابہ کے کسی ایک چھوٹے سے چھوٹے کارکن نے بھی زبان و قلم سے یزید کی تعریف نہیں کی اگر یہ بات غلط ہو تو ابھی ثبوت پیش کیا جائے۔ یزید کے بارے میں جو موقف امام ابوحنیفہ سے لیکر مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا احمد رضا بریلوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کا ہے، وہی ہمارا ہے، ہم نے کبھی یزید کی وکالت نہیں کی۔ اس پر محفل کے تمام بریلوی علماء داؤد تحسین دینے لگے، انہوں نے کہا کہ ہم بھی پہلے اس غلط فہمی میں تھے کہ سپاہ صحابہ یزید کی وکالت کرتی ہے بعد ازاں راقم نے کہا میرے پاس اس وقت ثمنی صاحب کی کتاب کشف الاسرار ہے اس کے صفحہ

119 پر صاف طور پر خمینی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو کافر لکھا ہے، اس پر پورے ہال میں سناٹا طاری ہو گیا۔ وزیر اعظم مولانا نیازی کی طرف دیکھنے لگے، مولانا عبدالستار خان نیازی نے بلند آواز سے کہا کتاب ہمارے پاس بھیجو، فوراً انہیں کتاب پیش کی گئی اس کے بعد میں نے کما تحفہ جعفریہ نامی یہ کتاب لاہور سے شائع ہوئی جس کو شیعہ عالم غلام حسین نجفی نے لکھا ہے۔ یہ مولف جامعہ المستنصر لاہور کا صدر مدرس ہے۔ آج بھی وہاں موجود ہے۔ کتاب کی عبارت ملاحظہ فرمائیں! خلفاء ثلاثہ کا نام آگے تاسل پر لکھا جائے تو انزال تاخیر سے ہوگا۔ (تحفہ جعفریہ صفحہ 250)

بس پھر کیا تھا پورا مجمع غیض و غضب کا شکار ہو گیا۔ تمام حکمران کانوں کو ہاتھ لگانے لگے، ایک لیڈر نے کہا! یہ کام کسی مسلمان کا نہیں ہو سکتا۔ انڈیا کے ایجنٹوں کا کام ہے۔ خادم سپاہ صحابہ نے کہا میرا چیلنج ہے اگر یہ کتاب غلام حسین نجفی نے نہ لکھی ہو اور لاہور سے نہ چھپی ہو تو ہم اپنا موءتف تبدیل کر لیں گے۔ وفاقی وزیر مولانا عبدالستار خان نیازی نے اعلان کیا کہ اس کافر کو سخت سزا دی جائے گی۔ اب ساری محفل کارنگ تبدیل ہو گیا تھا۔ جب اجلاس برخواست ہوا تو راقم کے پاس بڑے بڑے علماء نے آکر کہا کہ آج ہماری غلط فہمی دور ہو گئی۔ حضرت مولانا تقی عثمانی نے فرمایا ”آپ نے اہلسنت کی وکالت اور صحابہ کرامؓ کی حمایت کا حق ادا کر دیا ہے۔“

اجلاس کے آخر میں راقم فاروقی نے وزیر اعظم کو شیعہ کی ایک سو گیارہ (111) کتابوں کے قابل اعتراض صفحات کے اصل فونو ٹیٹ پر مشتمل دو سو چالیس (240) صفحات کی تاریخی یادداشت پیش کی۔ اس وقت وزیر اعظم نے کہا ان تمام قابل اعتراض کتابوں کی ضبطی اور مصنفین کو سزا دینے کے لئے وزارت مذہبی امور میرے خصوصی حکم سے ایک کمیٹی تشکیل دے گی۔ جس میں ملک کے تمام مکاتب فکر کے تین تین نمائندے شریک کئے جائیں گے۔ چنانچہ اس حکم کے نتیجے پر فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس کا پہلا اجلاس 20 جنوری 1992ء کو منعقد ہوا۔ اجلاس میں سپاہ صحابہ کی طرف سے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی، راقم ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی اور مولانا محمد اعظم طارق نے شرکت کی۔ یہ اجلاس 20 جنوری کو وزارت مذہبی امور کے ہیڈ کوارٹر اسلام آباد میں صبح کو دس بجے حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی کی صدارت میں ہوا۔ مبصرین کا کہنا ہے یہ اجلاس ملکی تاریخ میں اپنی نوعیت کا منفرد مثالی نمائندہ اجتماع تھا۔ اجلاس میں سب سے زیادہ قابل غور بات مجاہد ملت مولانا عبدالستار نیازی کا وہ جذبہ صداقت تھا جس میں صحابہ کرامؓ کی محبت چمکتی تھی۔ انہوں نے بار بار صحابہ کرامؓ کی گستاخی کو جڑ سے اکھاڑنے کا عزم کر رکھا تھا۔ اجلاس میں معمول کے مطابق آراء کا آغاز ہوا، سیکرٹری مذہبی امور جناب مظہر رفیع نے نہایت خوبصورت انداز میں مقاصد پر روشنی ڈالی، اجلاس میں خادم سپاہ صحابہ نے کما فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ جب تک صحابہ کرامؓ کے گستاخ کے لئے سزائے موت مقرر نہ کی جائے اس وقت تک شیعہ سنی تنازعہ کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ راقم فاروقی نے خمینی کا تمام لٹریچر اور شیعہ کی مختلف کتابیں اجلاس میں پیش کیں۔ اس پر ریاض نقوی نے کما کشف الاسرار کا جو نسخہ میرے پاس گھر میں موجود ہے۔ اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے خلاف کوئی بات نہیں۔ میں نے کہا اسی پر میں بات ختم کرتا ہوں اگر خمینی کی کتاب کشف الاسرار کے کسی نسخے میں یہ عبارت نہ دکھاسکا، تو میں اپنے آپ کو جھوٹا اور فسادی تسلیم کر لوں گا۔ یہاں بھی ریاض نقوی جھوٹ بول رہے ہیں۔ اس لئے ابھی وہ نسخہ گھر سے منگوائیں کیونکہ ان کا گھر اسلام آباد میں ہی موجود ہے۔ اس پر نقوی صاحب سکتے میں آگئے۔ اب ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔



مولانا عبدالستار خان نیازی نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ ہر قابل اعتراض کتاب ضبط ہوگی اور ہر پاکستانی مصنف کو سزا دی جائے گی۔ اس کے بعد خلفاء راشدین کے ایام پر خصوصی پروگرام نشر کرنے کا مطالبہ ہوا۔ علماء دیوبند اور سپاہ صحابہ کی طرف سے مولانا محمد عبداللہ اسلام آباد، حضرت مولانا عبدالقادر آزاد، مولانا عبدالرؤف ملک، مولانا محمد ضیاء القاسمی، خادم سپاہ صحابہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی، شیعہ کی طرف سے ریاض نقوی اثنا عشری مرکز اسلام آباد معہ تین نمائندے، بریلوی علماء کی طرف سے حضرت مولانا عبدالستار نیازی دفاتی وزیر مذہبی، حضرت شاہ تراب الحق، صاحبزادہ فضل کریم، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی بھکر، حضرت مولانا عبدالتواب صدیقی، صاحبزادہ مولانا اچھروی، مولانا عبدالمالک (جماعت اسلامی) اجلاس میں کراچی کے علامہ شاہ تراب الحق اور شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی نے کہا آنحضرت ﷺ کی گستاخی پر سزائے موت کا مطالبہ حکومت نے تسلیم کر لیا۔ لہذا اب صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کے گستاخ کو بھی سزا دی جائے۔ اس کے بغیر جھگڑا کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ اجلاس میں پہلی مرتبہ گلگت، اسکرو، آزاد کشمیر کے علاوہ ملک کے تمام حساس علاقوں کے بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث اور جماعت اسلامی کے چالیس نمائندوں نے شرکت کی۔ اختتام کے بعد گیارہ سفارشات تیار کی گئیں ہیں۔ سفارشات کے علاوہ راقم ضیاء الرحمن فاروقی، شیخ الحدیث انکوائری کا حصہ بنا دیا جائے۔ وزارت مذہبی امور کی گیارہ سفارشات تیار کی گئیں ہیں۔ سفارشات کے علاوہ راقم ضیاء الرحمن فاروقی، شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی اور مولانا عبدالتواب صدیقی پر مشتمل ایک تین رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جو ایک ماہ کے اندر اندر تمام قابل اعتراض کتابیں جمع کر کے آئندہ ہونے والے اجلاس میں پیش کرے گی۔

## 2 جولائی 1992ء کا اجلاس

20 جنوری کے اجلاس کے فیصلہ کے بعد راقم فاروقی نے تاریخی دستاویز جو ابتداء میں صرف ایک سو گیارہ (111) کتابوں کے دو سو چالیس (240) صفحات پر مشتمل تھی۔ (اور اب زیر نظر مجموعہ میں ڈیڑھ سال کی کاوش کے بعد دو سو بتیس (232) کتابوں کے چھ سو (600) سے زائد حوالہ جات پر مشتمل سات سو چالیس صفحات کی تیار شدہ تاریخی مواد پر حاوی ہے) اس دستاویز کے مطابق چھ (6) ماہ میں تمام کتابوں کے اصلی نسخے جمع کئے گئے۔ حضرت مولانا محمد شریف آف بھکر (جمعیت علماء پاکستان) اور مولانا عبدالتواب اچھروی (جماعت اہلسنت) کی مشاورت سے ہم نے یہ تمام کتب 2 جولائی 1992ء کے اجلاس میں پیش کیں۔ اس پر پورے اجلاس میں تحیروا استعجاب پیدا ہو گیا۔ پہلی مرتبہ شیعہ لٹریچر کی سزا دیا اور تعفن نے اہلسنت اور حاضرین کے پورے ماحول میں ارتعاش پیدا کر دیا۔ شیعہ لیڈر ریاض حسین نقوی اور وزارت حسین نقوی نے 111 کتابوں کا آئینہ دیکھ کر پھر بینترابلا، تحریک جعفریہ کے دونوں نمائندوں نے کہا ہم اس لٹریچر کو نہیں مانتے، راقم فاروقی نے کہا اسمیں تو اصول کافی جیسی کتابیں بھی ہیں اور ثمنی کا لٹریچر بھی موجود ہے۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ تحریک جعفریہ کی طرف سے تو کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ راقم نے اسی وقت اجلاس میں اعلان کیا تحریک جعفریہ کی شائع شدہ یہ کتاب ”صحیفہ انقلاب“ ثمنی کا آخری وصیت نامہ میرے ہاتھ میں ہے۔ آخری صفحہ پر ”شائع شدہ

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان“ درج ہے۔ اس کے صفحہ 46 پر طینی نے کہا ”آج کی ایرانی قوم اور اس کی کروڑوں کی آبادی حضور ﷺ، حضرت علیؓ اور صحابہ کرامؓ کے دور سے افضل ہے۔“ کتاب پیش ہوتے ہی تحریک جعفریہ کے نمائندوں کی ہوائیاں اڑ گئیں۔ انہوں نے کہا جب ہم نے یہ کتاب شائع کی تھی ہمیں اس عبارت کا علم نہ تھا۔ مولانا عبدالستار نیازی نے فرمایا، تم غلط کہتے ہو، تمہارے بارے میں جو مواد سپاہ صحابہ نے پیش کیا ہے۔ اس سے بات ثابت ہو گئی ہے کہ یہ تمام کتابیں واقعی قابل اعتراض ہیں، واقعی تم صحابہ کرامؓ کی گستاخی کے مرتکب ہو۔ کراچی کے ممتاز بریلوی عالم دین مولانا شاہ تراب الحق نے فرمایا ”آج ہم پر یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ سپاہ صحابہ کا موقف حقائق پر مبنی ہے مولانا فاروقی نے جو کتابیں پیش کی ہیں وہ اصل ہیں، یہ تمام کتابیں جب تک موجود ہیں، شیعہ سنی تنازعہ ختم نہیں ہو سکتا، پہلے ان تمام کتابوں کو ضبط کرو، دریا برد کرو، ورنہ ہم خود سپاہ صحابہ کی تائید کے لئے ہر سطح پر آواز بلند کریں گے۔“

2 جولائی کے اجلاس کی یہ کارگزاری ایک طرف شیعہ کے لئے پیغام اہل کلام دے رہی تھی۔ دوسری طرف حکمران پریشان تھے کہ اب تو سپاہ صحابہ کا مقدمہ ثابت ہو چکا ہے۔ اسی وقت اجلاس کے خاتمہ کا اعلان کرتے ہوئے مولانا عبدالستار خان نیازی صدر اجلاس نے فرمایا ”اب میرا صرف یہ کام ہے کہ میں سپاہ صحابہ کی طرف سے پیش کردہ تمام کتابوں کو ضبط کرا کر دم لوں گا۔ اگر میں کتابیں ضبط نہ کرا سکا تو وزارت مذہبی امور سے استعفیٰ دے دوں گا۔“

مولانا عبدالستار خان نیازی کی طرف سے اخلاص کے ساتھ کتابوں کی ضبطی اور مصنفین کو سزا دینے کی کوشش کی گئی، چنانچہ اوائل 1993ء میں انہوں نے حتی سفارشات جو 20 جنوری اور 2 جولائی 1992ء کے اجلاسوں کی سفارشات کا نچوڑ تھیں۔ وزیر اعظم نواز شریف کی خدمت میں پیش کیں۔ لیکن میاں نواز شریف ————— تمام تردیدوں کے باوجود اپنی ہی قائم کردہ ”فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی“ کی سفارشات کو عملی جامہ نہ پہنا سکے۔ اور اس طرح حکومت کے کروڑوں روپے سے ملک بھر کے علماء و مشائخ کے قائم کردہ اجلاسوں اور سفارشات کو صرف ریکارڈ کا حصہ بنا دیا گیا۔ یہ سفارشات نیازی کمیٹی کے نام سے آج بھی وزیر اعظم سکرٹریٹ پاکستان میں محفوظ ہیں۔

اپریل 1993ء کو نواز شریف صاحب کی حکومت کا خاتمہ ہوا، اس کے بعد انہوں نے کہا ”اگر میں اب بحال ہو گیا تو عمل کرواؤں گا“ بحالی کے بعد راقم نے پھر ایک اجلاس میں نواز شریف صاحب کو کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کے لئے کہا تو انہوں نے پھر وعدہ کیا۔ پھر انہوں نے حکومت چھوڑ دی اور اس طرح شیعہ سنی تنازعے کا اصل حل نکالنے کی بجائے یہ سفارشات حکمرانوں کی عدم دلچسپی، بدتمیزی اور عدم توجہی سے بالائے طاق رکھ دی گئیں۔

انتہائی افسوس کے ساتھ میں آج پھر دہرا رہا ہوں کہ اگر وزیر اعظم نواز شریف صاحب ہماری زیر نظر تاریخی دستاویز کی تمام کتابوں کو اپنی قائم کردہ کمیٹی کی سفارشات کے مطابق ضبط کر لیتے اور مصنفین کے لئے سخت قانون پاس کر لیتے۔ تو آج پاکستان میں شیعہ سنی تنازعہ اس حد تک نہ جاتا کہ روزانہ کسی نہ کسی جگہ لاشیں بکھر رہی ہیں۔ اور فسادات کا یہ سلسلہ دراز ہو رہا ہے۔ ان کتابوں پر پابندی کے بغیر اس تنازعہ کا خاتمہ ناممکن ہے۔ آج بھی ان سفارشات پر عمل کرا کے ہم آنے والے خوفناک حالات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

## مختلف اجلاسوں میں (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

### اتحاد بین المسلمین کمیٹی کی منظور کردہ ابتدائی تجاویز و سفارشات

(الف) (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 20 جنوری 1992ء کی ابتدائی

#### سفارشات:

- (1) — سب سے اول یہ کہ ”زندہ رہو اور زندہ رہنے دو“ کے عالمگیر اصول پر عمل کیا جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے مسلک پر قائم رہے اور کسی دوسرے کے مسلک پر تنقید نہ کرے۔ ہر شخص اپنے مسلک کا ”حسن“ بیان کرے اور دوسرے کے مسلک کی خامیاں تلاش نہ کرے۔ نہ اپنی طرف سے کوئی سخت بات کہے۔ دوسروں کو موقع نہ دے کہ وہ کوئی ناگوار بات کریں۔ خدا صفاغ ماکدر پر عمل کریں۔ دوسروں کی بات کو سننے کے لئے تحمل و برداشت پیدا کریں۔
- (2) — مسلمانوں کے اتحاد کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ اس لئے جملہ علمائے کرام اور دینی رہنماؤں کے اپنے افکار کو اسی نکتے پر مرکوز کرنا چاہئے اور ہر حال میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آل اطہار اور اکابرین ملت کے احترام کا اہتمام کریں۔
- (3) — صحابہ کرام، خلفاء راشدین اور اہل بیت عظام کے خلاف ہر قسم کے لٹریچر اور کتابوں پر فی الفور پابندی لگا کر ان کو فوراً ضبط کیا جائے۔
- (4) — مساجد اور دینی اداروں میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کو محدود کیا جائے اور ماسوائے اذان کسی بھی خطبہ یا تقریر یا بیان کو مسجد یا اس ادارے سے باہر نشر نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف اختلاف کی فضا ابھرتی ہے بلکہ آس پاس رہنے والے بیمار اور طالب علموں کے امن و سکون میں بھی غلیل پیدا ہوتا ہے۔

- (5) — فرقہ وارانہ اختلافی مسائل کا جائزہ لینے اور اتفاق کی فضا پیدا کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی جائے۔ جو اس مقصد کیلئے ٹھوس، مثبت اور قابل عمل تجاویز تیار کرے اور ایک متفقہ ضابطہ اخلاق بھی تیار کیا جائے۔
- (6) — اتحاد بین المسلمین کمیٹیاں صوبائی، ضلعی اور تھانے کی سطح پر بھی قائم کی جائیں جو اپنے اپنے دائرہ کار میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کرنے کیلئے کام کریں اور جو اختلافات پیدا ہوں ان کا سدباب کریں۔
- (7) — فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے کیلئے جو قوانین موجود ہیں ان کے عملی نفاذ کا اہتمام کیا جائے۔ قرارداد مقاصد اور علمائے کرام کے متفقہ 22 نکات پر عمل کو یقینی بنایا جائے۔
- (8) — فرقہ وارانہ فضا پیدا کرنے میں جو اندرون و بیرون ملک سازشیں ہو رہی ہیں ان کا سدباب کیا جائے۔
- (9) — ملک کے تمام صوبوں میں مذہبی امور کی وزارتیں قائم کی جائیں اور ملک کے جملہ اوقاف کو وزارت مذہبی امور سے منسلک کیا جائے۔
- (10) — صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؑ اور اکابرین امت کے دن سرکاری سطح پر تعطیل کی جائے اور ٹی۔وی اور ریڈیو پر خاص طور سے اس سلسلے میں پروگرام نشر کیئے جائیں جن میں تمام مکاتب فکر کی نمائندگی ہو۔
- (11) — ہماری دینی درسگاہیں مسلکی تبلیغ ترک کر کے تعمیر اخلاق کیلئے کام کریں گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں تاریخ اسلامی اور بین الاقوامی روابط کو شامل کیا جائے اور عظمت اسلام، اسباب زوال امت، مغرب کی اخلاقی زبوں حالی، اشاعت اسلامی اور حالات حاضرہ جیسے موضوعات پر معلومات کو بھی نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

(ب) (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 2 جولائی 1992ء کی ابتدائی

### سفارشات:

کمیٹی نے متفقہ طور پر درج ذیل سفارشات منظور کیں:

- (1) — سب سے پہلے ”زندہ رہو اور زندہ رہنے دو“ کے عالمگیر اصول پر عمل کیا جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے مسلک پر قائم رہے اور کسی دوسرے کے مسلک پر تنقید نہ کرے۔ ہر شخص اپنے مسلک کا ”حسن“ بیان کرے اور دوسرے کے مسلک کی خامیاں تلاش نہ کرے۔ نہ کوئی ایسی بات کہے جو دوسروں کو ناگوار گزرے۔ دوسروں کی بات کو سننے کے لئے تحمل اور برداشت پیدا کرے۔

- (2) — قومی سطح پر ایک ہسٹاریکل ریسرچ بورڈ قائم کیا جائے جو سنی اور شیعہ محققین اور علماء پر مشتمل ہو۔ صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کے بارے میں پیش کردہ لٹریچر فوراً مضبوط کیا جائے اور منصفین کو کڑی سے کڑی سزائیں (سزائے موت) دی جائیں۔
- (3) — اتحاد بین المسلمین کمیٹی کا اجلاس مناسب وقفوں کے ساتھ باقاعدگی سے منعقد کیا جائے۔ نیز صوبائی و ضلعی و مقامی سطح پر ایسی اتحاد کمیٹیاں قائم کی جائیں۔ جن کے اجلاس باقاعدگی سے ہو کریں اور یہ کمیٹیاں اپنے اپنے علاقوں میں دورے کر کے عوام سے رابطہ مستحکم کریں اور اتحاد بین المسلمین کی فضا کو اجاگر کریں۔
- (4) — اتحاد بین المسلمین کی فضا کو مستحکم کرنے کیلئے ممتاز علمائے کرام کے تاریخی 22 نکات اور وزیر اعظم کے ایماء پر پچاس علمائے کرام کے مرتب کردہ ضابطہ اخلاق کو مشعل راہ بنایا جائے اور ہر سطح پر ان بنیادی اصولوں پر عمل کرایا جائے۔ وزارت مذہبی امور علمائے کرام کے بائیس نکات اور مذکورہ ضابطہ اخلاق کو شائع کرنے کا اہتمام کرے۔
- (5) — فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے کیلئے جو ملکی قوانین موجود ہیں حکومت ان کے عملی نفاذ کا اہتمام کرے۔
- (6) — کمیٹی کے جملہ ارکان اس بات کا وعدہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر اپنے اپنے علاقوں میں جا کر عاشورہ محرم کے دوران امن و امان کے قیام کا اہتمام کریں گے اور بعد ازاں ان اصولوں پر عمل کریں گے جن سے امن و امان کی فضا مستقل بنیادوں پر قائم ہو۔
- (7) — (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے سابقہ اجلاسوں اور آج کے اجلاس میں منظور کی گئی قراردادوں پر موثر طور پر عمل درآمد کیا جائے تاکہ خاطر خواہ نتائج برآمد ہوں۔
- (8) — ملک کے ممتاز علمائے کرام جو اتحاد بین المسلمین کے داعی ہوں انہیں پاکستان ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر موقع دیا جائے کہ وہ اتحاد اسلامی کے موضوع پر تقاریر کریں اور لوگوں میں ذرائع ابلاغ کی وساطت سے اتحاد و اتفاق کی فضا ہموار ہو۔
- (9) — دیواروں پر، ریل گاڑیوں میں، بسوں میں اور دیگر جگہوں پر فرقہ وارانہ اور دل آزار نعروں اور عبارتوں کی تحریر پر فی الفور پابندی عائد کی جائے اور اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ ایسی عبارات آئندہ تحریر نہ ہوں۔
- (10) — (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے اجلاس کی روداد اور اس کی سفارشات کو باقاعدہ شائع کیا جائے۔

## اتحاد بین المسلمین کمیٹی (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

### کی منظور کردہ تجاویز و سفارشات پر مبنی حتمی رپورٹ

- (1) — سب سے اول یہ کہ ”زندہ رہو اور زندہ رہنے دو“ کے عالمگیر اصول پر عمل کیا جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے مسلک پر قائم رہے اور کسی دوسرے کے مسلک پر تنقید نہ کرے۔ ہر شخص اپنے مسلک کا ”حسن“ بیان کرے اور دوسرے کے مسلک کی خامیاں نہ تلاش کرے۔ نہ اپنی طرف سے کوئی سخت بات کہے۔ دوسروں کو موقع نہ دے کہ وہ کوئی ناگوار بات کریں۔ خدا صفاہ ماکدر پر عمل کریں۔ دوسروں کی بات کو سننے کے لئے تحمل و برداشت پیدا کریں۔
- (2) — مسلمانوں کے اتحاد کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی اطاعت سے عشق ہے۔ اس لیے جملہ علمائے کرام اور دینی رہنماؤں کو اپنے افکار و نظریات کو اسی نکتے پر مرکوز کرنا چاہئے اور ہر حال میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار اور اکابرین ملت کے احترام کا اہتمام کریں۔
- (3) — آئندہ شائع ہونے والے ایسے اختلافی لٹریچر کا سدباب و احتساب کیا جائے۔ صحابہ کرام، خلفاء راشدین اور اہل بیت عظام کے خلاف تمام کتابیں فی الفور ضبط کی جائیں اور مصنفین کو کڑی سے کڑی سزائیں دی جائیں۔
- (4) — مساجد اور دینی اداروں میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کو محدود کیا جائے اور ماسوائے اذان کسی بھی خطبہ یا تقرری یا بیان کی آواز کو مسجد یا اس ادارے سے باہر نشر نہ کیا جائے کیونکہ اس سے نہ صرف اختلاف کی فضا ابھرتی ہے بلکہ آس پاس رہنے والے بیمار اور طالب علموں، عبادت گزاروں اور اوراد و اشغال میں مصروف مسلمانوں کے امن و سکون میں بھی خلل پیدا ہوتا ہے۔
- (5) — فرقہ وارانہ اختلافی مسائل کا جائزہ لینے اور اتفاق و اتحاد کی فضا پیدا کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس مقصد کیلئے ٹھوس مشق، اور قابل عمل تجاویز تیار کرے اور ایک متفقہ اور تمام فرقوں کیلئے قابل قبول ضابطہ اخلاق بھی مرتب کیا جائے۔

## ضابطہ اخلاق مندرجہ ذیل چیدہ چیدہ نکات پر مشتمل ہو:

- (1) — مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق قائم کرنا۔
- (2) — مختلف مکاتب فکر کے درمیان صلح، محبت، رواداری اور افہام و تفہیم کی فضا قائم کرنا اور خلوص نیت سے اس پر عمل کرنا۔
- (3) — دوسرے مسالک کے اکابرین کا احترام کرنا۔
- (4) — علماء، خطباء اور مصنفین کی تقریروں اور تحریروں میں توازن و اعتدال پیدا کرنے کیلئے کوشش کرنا۔
- (5) — ایسے بیانات سے احتراز کرنا جن سے دوسروں کی دل آزاری ہوتی ہو۔
- (6) — قول و فعل میں ہم آہنگی اور مطابقت پیدا کرنے کیلئے مل جل کر کام کرنا۔
- (7) — ذرائع ابلاغ کو استعمال کر کے لوگوں کے درمیان اخوت و بھائی چارے کیلئے سعی کرنا۔
- (8) — مسلمانوں کے مقالات مقدسہ کے احترام اور تحفظ کو یقینی بنانا۔ نیز اقلیتی فرقوں کے تحفظ اور ان کے مقالات مقدسہ کی حفاظت کرنے کے انتظامات کرنا۔
- (9) — نوجوان اور جدید رجحانات رکھنے والے طبقے اور طلباء و طالبات کے مسائل معلوم کر کے ان کے اسلامی نقطہ نظر سے حل کیلئے تحقیقی بنیادوں پر ایسا لٹریچر مرتب کرنا جس سے وہ مستفید ہو سکیں۔
- (10) — وقتاً فوقتاً وزارت مذہبی امور میں تمام مکاتب فکر کے علماء کا مجمع ہو کر اپنی کارکردگی کا جائزہ لینا اور آئندہ کیلئے نئے اقدامات تجویز کرنا۔
- (11) — ایسی مساعی جمیلہ کو عمل میں لانا جس سے عوام الناس میں علماء و مشائخ کا اعتماد بحال ہو۔
- (12) — جذباتی نعروں اور دل آزار خطبوں سے پرہیز کرنا۔
- (13) — جمعۃ المبارک کے خطبوں میں ایسی تقریریں کرنا جن سے مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق میں مدد ملے۔
- (14) — مسلکی تنازعات کو باہمی مشوروں اور افہام و تفہیم کے اصولوں کی روشنی میں طے کرنا۔
- (15) — حکومت کو وقتاً فوقتاً ایسے مشورے دینا جن سے مسلمانوں کے درمیان محبت و یکجہتی پیدا ہو۔
- (16) — پبلک پلیٹ فارم سے اپنے مخالفین کے خلاف طعن و تشنیع سے مکمل اجتناب کرنا۔
- (17) — اسماء المؤمنین، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار، اولیائے امت، تابعین، تبع تابعین اور تمام مسلمانوں کا ادب و احترام کرنا۔
- (18) — دوسروں کے حقوق کی پاسداری اور اپنے فرائض کی بجا آوری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا۔
- (19) — قومی و ملکی معاملات و حالات میں تمام مکاتب فکر کے علماء کا کماحقہ متحد رہنا۔
- (20) — پاکستان کی سالمیت و تحفظ اور اس کی ترقی کیلئے خلوص نیت سے کام کرنا۔

وطن عزیز میں بوجہ فرقہ واریت کشیدگی و افتراق و انتشار کا عنقریب اپنے مضرت رساں سچے گاڑنے میں مصروف عمل ہے، جس سے ملت اسلامیہ کی وحدت و اتحاد کو زبردست خطرہ لاحق ہے اور پاکستان دشمن قوتیں اپنے مذموم مقاصد کے حصول کیلئے وطن عزیز کی سالمیت اور آزادی کو داؤ پر لگانا چاہتی ہیں جبکہ دوسری طرف وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب محمد نواز شریف کی ولولہ انگیز قیادت ملک کو مختلف النوع بحرانوں سے نکال کر حقیقی اسلامی فلاحی مملکت بنا کر اسے اقوام عالم میں ایک ترقی یافتہ ممالک کی صفوں میں کھڑا کرنا چاہتی ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے اور تقاضائے وقت بھی کہ ملک میں امن و سلامتی، صلح و آشتی اور اسلامی رواداری کی فضا پیدا ہو اور ملک بھر سے فرقہ واریت طبقاتی اور گروہی جنگ و جدل کا خاتمہ ہو تاکہ نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک بھی قوم و ملک کا وقار بحال ہو اور ملک ترقی و خوشحالی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکے۔

”یہ ضابطہ اخلاق آپ سب کیلئے ایک رہنما کام دے گا۔“ اس پر عمل کرنا اور دوسروں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دینا آپ کا اور ہم سب کا قومی اور دینی فریضہ ہے۔

(6) — اتحاد بین المسلمین کیٹیاں صوبائی، ضلعی اور تھانے کی سطح پر بھی قائم کی جائیں۔ جو اپنے اپنے دائرہ کار میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کرنے کیلئے کام کریں اور جو اختلافات پیدا ہوں ان کا سدباب کریں۔

(7) — فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے کیلئے جو قوانین موجود ہیں۔ ان کے عملی نفاذ کا اہتمام کیا جائے۔ قرارداد مقاصد اور ملت کے جلیل القدر 33 علمائے کرام کے متفقہ 22 نکات پر عمل کو یقینی بنایا جائے۔

(8) — فرقہ وارانہ فضا پیدا کرنے میں جو اندرون و بیرون ملک سازشیں ہو رہی ہیں ان کا سدباب کیا جائے۔

(9) — ملک کے تمام صوبوں میں مذہبی امور کی وزارتیں قائم کی جائیں اور جملہ اوقاف کو وزارت مذہبی امور سے منسلک کیا جائے۔

(10) — صحابہ کرام، اہل بیت عظام اور اکابرین کے دن سرکاری تعطیل کی جائے اور ٹی۔وی اور ریڈیو پر خاص طور سے اس سلسلے میں پروگرام نشر کیئے جائیں۔ جن میں تمام مکاتب فکر کی ترجمانی ہو۔

(11) — ہماری دینی درسگاہیں مسلک کی مثبت و تعمیری تبلیغ کے ساتھ ساتھ اصلاح اخلاق کیلئے کام کریں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں تاریخ اسلام اور بین الاقوامی روابط کو شامل کیا جائے اور عظمت اسلام، اسباب زوال امت، مغرب کی اخلاقی زبوں حالی اور اشاعت اسلام اور حالات حاضرہ جیسے مضامین کو بھی نصاب کا حصہ بنایا جائے۔



Annexure-I  
IMMEDIATE

Prime Minister's Secretariat (Public)  
Islamabad

No.2875/AS(HH)/91,

November, 3, 1991.

Subject:- SECTARIAN PEACE:

The Prime Minister is quite concerned about the repeated recurrence of sectarian tension/hostilities and the resultant killings and arson at number of known trouble spots in the country. To put an end to the senseless loss of life and property and to maintain sectarian peace and amity, the Prime Minister has been pleased to direct that:-

- I) Ministry of Religious Affairs and Minorities Affairs should set up a Committee of respected and well reputed Ulema representing all sects/regions to advise the Government and to use their goodwill in the community in pre-empting and defusing the sectarian tension wherever it develops.

The Committee may comprise 20/25 members under the Chairmanship of Minister for Religious Affairs and Minorities Affairs himself or his nominee. The members of the Committee should be known for their spirit of mutual tolerance and accommodation.

The Committee should meet at least once a month, discuss/exchange views about any sectarian issues cropping up in any area and devise strategy to settle the dispute by visiting the affected area(s)/place(s) and by meeting the local Ulema of various sects to elicit their cooperation for restoration of sectarian harmony.

The Committee may also associate and apprise senior members of the Administration/Police and public representatives like Senators, MNAs, MPAs to sort out any local differences regarding holding of religious congregations/ceremonies/processions - their timings and routes etc.

The members of the committee may remain personally present to ensure that such occasions pass-off peacefully in the affected area.

- II) All the Provincial Governments may take similar measures to identify their sectarian trouble spots, hot-headed and fire-brand trouble makers and take appropriate action to pre-empt/neutralize them well in time to avoid outbreak of any active hostilities.
- III) Ministries of Interior and Information and Federal Security Agencies like Intelligence Bureau and I.S.I. would coordinate their efforts with the Ministry of Religious Affairs to assist them in effectively tackling the issues.
- IV) The Ministry of Religious Affairs and Minorities Affairs would make a monthly report of the efforts made and results achieved in this regard for information of the Prime Minister.

Further appropriate action may kindly be taken for compliance of the Directive of the Prime Minister please.

Sd/-

(MUHAMMAD NAWAZ MALIK)  
ADDITIONAL SECRETARY(HA)

MR. Mazhar Rafi,  
Secretary, Religious Affairs,  
Islamabad.

Copy to:

1. Mr. Jamshed Burki,  
Secretary Interior,  
Islamabad,
2. Mr. Tanvir Ahmed Khan,  
Secretary Information,  
Islamabad.
3. Maj. Gen. Muhammad Asad Durrani,  
Director General, I.S.I,  
I.S.I. Directorate,  
Islamabad.
4. Brig(Retd) Imtiaz Ahmed,  
Director Intelligence Bureau,  
Islamabad.

Sd/-

(MUHAMMAD NAWAZ MALIK)  
ADDITIONAL SECRETARY(HA)

**Annexure-II**GOVERNMENT OF PAKISTAN  
MINISTRY OF RELIGIOUS AFFAIRS

-----

No. 7(1)ADS/R&amp;R/91

Islamabad, the November 14, 1991.

**SUMMARY FOR PRIME MINISTER**

SUBJECT: **SECTARIAN PEACE-CONSTITUTION OF ITTEHAD BAINAL MUSLIMEEN COMMITTEE, ISLAMIC WELFARE STATE COMMITTEE AND NIFAZ-E-SHARIAT WORKING GROUP.**

In pursuance of Prime Minister's desire (Annex-I) a representative convention of Ulama/Mashaikh belonging to major schools of thought and religio-political parties was held in the Punjab Governor's House, Lahore, on 28th September, 1991. The Prime Minister was pleased to grace the occasion and preside over the meeting. The themes of the convention were:-

- (1) Defusing Sectarianism and creating unity and amity amongst Muslims;
- (2) Requirements of an Islamic Welfare State.

List of the Ulama/Mashaikh who attended the convention is at Annex-II.

2. Ulama belonging to various schools of thought including Brelvi, Deobandi, Ahle Hadith, Shias and Anjuman Sipahe Sahaba etc. spoke on the occasion and it was unanimously resolved to set up a Committee which would work for inter-sectarian harmony. The Prime Minister was pleased to direct the Minister for Religious Affairs to announce its inception as soon as the Committee is finalised. In the meantime, a directive dated 3rd November, 1991 on the subject was received from Prime Minister Secretariat which is annexed-III.

3. Minister for Religious Affairs has accordingly constituted the Ittehad Baina'l Muslimeen Committee (Annex-IV).

4. Prime Minister had also decided to hold a meeting with Ulama and Scholars and to constitute a committee for advising the government on measures for establishing an Islamic Welfare State in the same meeting. Minister for Religious Affairs accordingly constituted a committee on the subject (Annex-V).

5. In his address in the concluding session of National Seerat Conference, held on 22nd September, 1991, at Islamabad, Prime Minister had also announced that a working group for implementation of the provisions of Sharia be formed under Chairmanship of Minister for Religious Affairs. Moreover, the Prime Minister had also declared in the Ulama Mashaikh National Conference, held on 15th August, 1991, at Islamabad, under the auspices of Zia-ul-Haq Shaheed Foundation that Maulana Muhammad Abdus Sattar Khan Niazy will implement the Shariat Act passed by the Government. Similarly, on the eve of foundation laying ceremony of Bab-e-Pakistan on 14th August, 1991, at Lahore, the Prime Minister had declared that Maulana Muhammad Abdus Sattar Khan Niazy, being with them, will ensure enforcement of Shariat in the country.

6. Minister for Religious Affairs accordingly constituted also the Nifaz-e-Shariat Working Group (Annex-VI).

7. The Minister for Religious Affairs called a press conference on 5th November, 1991 and briefed the Journalists about the composition and Terms of Reference of the three committees, namely,

- (i) Ittehad Baina'l Muslimeen Committee.
- (ii) Islamic Welfare State Committee.
- (iii) Nifaz-e-Shariat Working Group.

The names of the members and terms of reference of the Committees are at Annex-IV, V, VI.

8. These Committees would meet once a month regularly as directed. A separate Directorate will have to be established in the Ministry of Religious Affairs for providing Ministerial support to these committees.

9. Since the members of the Committees are from different parts of the country and the meetings will have to be held once every month for which no budgetary provision exists during the current financial year, the Ministry of Finance may be directed to allow sufficient funds for the purpose.

10. The Prime Minister's directive dated November 3, 1991 wherein it has been desired that the Committee should meet atleast once a month and also visit in local area where their presence is necessary to pre-empt/neutralise the defferences and breakup of any law and order situation due to sectarian differences is placed below at Annex-III.

11. The Prime Minister may kindly see for information and approve the proposal made in paras 8, 9 and 10.

12. The Minister for Religious Affairs has seen and authorised the submission of the Summary.

Sd/-

**MAZHAR RAFI**  
**SECRETARY**  
14 NOV 1991

Principal Secretary to Prime Minister

**PRIME MINISTER 'S SECRETARIAT**

13. The Prime Minister has been pleased to approve the proposals in paras 8, 9 and 10 of the Summary.

Sd/-

**MUHAMMAD NAWAZ MALIK**  
**ADDITIONAL SECRETARY (H.A)**

Mr. Mazhar Rafi,  
Secretary,  
Ministry of Religious Affairs.

★★★★  
 باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC پاکستان کے ہر روز نامہ کی زیادہ  
 CERTIFIED

روزنامہ  
 THE DAILY JANG LAHORE \*\*\*  
 جنگ لاہور  
 صفحات 12  
 8160  
 305820  
 305824

جلد 12 اتوار 19 ربیع الاول 1412ھ 29 ستمبر 1991ء 3 اسبج 2048 ب شمارہ 339

SUNDAY, SEPTEMBER 29, 1991



وزیر اعظم محمد نواز شریف کو رہنماؤں نے ناہور میں علامہ کرام سے خطاب کر رہے ہیں مذہبی امور کے وزیر مولانا عبدالستار نیازی ان کے ساتھ کھڑے ہیں

## شان صحابہؓ میں گستاخی کی سزا موت ہوگی، سپاہ صحابہؓ اور فقہ جمعہ جعفریہ میں اتفاق رائے

گورنر ہاؤس میں مذہبی سیاسی جماعتوں کے اجلاس کے دوران فرقہ واریت بھڑکانے والے ہر قسم کے لٹریچر پر بھی پابندی لگانے کی تجویز منظور

دو روزوں کے اجلاس کے دوران طے ہونے والے امور کی خلاف ورزی کی تو پھر ان تنظیموں پر پابندی لگانے پر سنجیدگی سے غور ہوگا

لاہور (حاملہ میر سے) انجمن سپاہ صحابہ اور تحریک فقاہ فقہ شان رسالت میں گستاخی کی سزا موت ہے اس طرح شان صحابہ میں جعفریہ کے دو مہمان اس امر پر اتفاق رائے ہو گیا ہے کہ جس طرح گستاخی کی سزا بھی موت ہوگی یہ اتفاق رائے کزشتہ روز گورنر ہاؤس باقی صفحہ 3 کا کالم 5 پر

### بقیہ: اتفاق رائے

مستند ہونے والے اجلاس میں سامنے آئے۔ اجلاس میں فرقہ واریت کو بھڑکانے والے ہر قسم کے لٹریچر پر پابندی لگانے کے دو اہل تنظیموں کے ذرائع نے "بگنگ" کو طیبہ طیبہ جانا ہے کہ وزیر اعظم نے جنگ کے واقعات کی تحقیقات کیلئے ایک اعلیٰ عدالتی کمیشن قائم کرنے اور فرقہ واریت کے خاتمے کیلئے ایک با اعتبار علماء بورڈ قائم کرنے کی ہدایت بھی کر دی ہے۔ عدالتی کمیشن جنگ میں دو فرقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے قتل کی تحقیقات کرے گا جبکہ علماء بورڈ قابل اعتراض لٹریچر پر پابندی کی سفارش کرنے کے علاوہ ایس لٹریچر تحریر کرنے والے کے خلاف سزا بھی تجویز کرے گا۔ انجمن سپاہ صحابہ کے ذرائع کے مطابق اجلاس میں وزیر اعظم کو 250 صفحات پر مشتمل ایک ایسی دستاویز پیش کی گئی جس میں 110 ایسی کتابوں کے حوالے موجود تھے جن میں شان صحابہ میں گستاخی کی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی نے وزیر اعظم کو "کشف اسرار" اور "تحفہ حنیف" نامی کتابوں سے اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے انجمن سپاہ صحابہ کی سرپرست کو سئل کے نتیجے میں مولانا ضیاء الرحمن نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ شان صحابہ میں گستاخی کرنے والے کی سزا موت ہوگی چاہے جسکی تائید تحریک فقاہ فقہ جعفریہ کے علامہ افتخار حسین نقوی اور علامہ ریاض حسین نقوی تھی۔ تحریک فقاہ فقہ جعفریہ نے اجلاس میں اتحاد بین المسلمین کی ضرورت پر زور دیا اور مطالبہ کیا کہ علامہ عارف حسین کے قتل کی تحقیقات کی جائیں۔ تحریک فقاہ فقہ جعفریہ نے رہبت گردی اور فرقہ واریت کے بڑھتے ہوئے رجحان کو غیر ملکی طاقتوں کی سازش قرار دیا اور یقین دلا یا کہ وہ فرقہ واریت کے خاتمے کیلئے اپنا کردار زبرداری سے ادا کرے گی۔ وزیر اعظم نواز شریف نے اجلاس کے شرکاء کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایک دوسرے کو کافر کہنے سے کلی فضا خراب ہوتی ہے لہذا ایک دوسرے کو کافر کہنے کا رجحان ختم ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ وہ خود جنگ کا دورہ کریں گے اور حالات کا جائزہ لیں گے اعلیٰ سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ پہلی دفعہ فقہ جعفریہ اور سپاہ صحابہ کی اعلیٰ قیادت کو آتے سامنے بٹھا کر بعض امور پر اتفاق رائے کروایا گیا ہے لیکن اگر دونوں طرف سے اجلاس میں طے کئے جانے والے امور کی خلاف ورزی کی گئی تو پھر ان تنظیموں پر پابندی لگانے کے بارے میں سنجیدگی سے غور کیا جائے گا۔

## شہید اسلام علامہ احسان الہی ظہیرؒ کا فتویٰ

عالم اسلام کے نامور مفکر اور ادیب علامہ احسان الہی ظہیر رحمہ اللہ نے ”الشیعہ والقرآن“۔ ”الشیعہ والتشیع“ اور ”الشیعہ و اہل بیت“ جیسی معرکہ الاراء کتابیں تصنیف کر کے شیعہ کے کفر اور غیر اسلامی نظریات کو عالم اسلام میں نمایاں کرنے میں تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ اسی جرم کی پاداش میں قائد اہلسنت حضرت مولانا حق نواز مجتہدی کی شہادت سے ایک سال قبل 23 مارچ 1987ء کو علامہ صاحب موصوف کو شہید کیا گیا۔

علامہ احسان الہی ظہیرؒ نے ”الشیعہ والتشیع“ میں واضح طور پر تحریر کیا ہے:-

”شیعہ مذہب کے عقائد جاننے والا کسی دلیل سے بھی شیعہ کو مسلمان قرار نہیں دے

سکتا۔ شیعہ نے ہندوؤں، سکھوں، یہودیوں اور عیسائیوں کے مقابلے میں اسلام کی توہین ایسے انداز سے

کی ہے جس کے بعد اس گروہ کے کفر میں کوئی شک باقی نہیں رہا۔ میں اہل حدیث اور عالم اسلام کے ہر

مسلمان سے کہوں گا ”یعنی اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جدوجہد جاری رکھیں۔“



## شیعہ کا مختصر تعارف

آنحضرت ﷺ کے واضح ارشادات کے بعد یہودیت کا مستقبل سرزمین عرب میں تاریک ہو گیا۔ ایک طویل عرصہ تک یہودیوں کی ستم کاریوں، عہد نگہنیوں اور تیشہ زنیوں سے اسلام کا سینہ چھلنی ہوتا رہا۔ آنحضرت ﷺ مدنی زندگی میں یہودیت کی جفا کاریوں کا شکار رہے۔ آپ کو مشرکین مکہ کی واضح دشمنی اور کھلے عام عداوت سے وہ دکھ نہ پہنچا جو یہود کی محلاتی سازشوں، من گھڑت قسم کی پھیلائی ہوئی افواہوں اور آئے دن کے بغض و عناد سے آلودہ چالبازیوں سے ذہنی کوفت قلبی صدمہ، پریشانیوں کی ٹیس اٹھانا پڑی۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد فتنوں کا آغاز ہوا۔ کئی قبائل زکوٰۃ سے منحرف ہو گئے۔ یہود کی ایک آبادی جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کی پیروی کا بن گئی۔ اگر نظر غائر سے ان تمام بستیوں اور قبیلوں کا جائزہ لیا جائے تو واضح طور پر ان کے درپردہ یہود کی کارستانی ہی نظر آئے گی۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد قریب تھا کہ گلشن رسالت خزاں آلود ہوتا۔۔۔ مگر ساقی بزم افروز کی سے وحدت اور باد بہاری نے صدیق اکبرؓ ایسا اوالعزم مدبر ورشہ میں چھوڑ دیا تھا جس کی نادرہ روزگار کاوش اور بے مثال استقلال نے اسلام کے جہاز کو کلفتوں، عداوتوں، سازشوں اور ابرسیاہ بن کر اٹھنے والی مخالف ہواؤں کے تھپڑوں سے ساحل مراد پر پہنچا دیا۔ یہودیت دم بخود ہو کر رہ گئی۔ عہد فاروقی میں اسلام کی شوکت و حشمت چار و انگ پھیل چکی تو یہود و مجوس دانت پس کر رہ گئے۔ اسلام کا نیر اقبال اوج ثریا کی بلندی پر پہنچ گیا۔ تو یہود نے دسیسہ کاریوں، زیر زمین سازشوں اور خفیہ سرگرمیوں کے ذریعے اسلام کو زک پہنچانے کا منصوبہ بنایا۔

حضور ﷺ مرض وفات میں فرماتے تھے۔ عائشہؓ میں نے خیبر میں جو کھانا کھلایا تھا میں اس کا اثر برابر محسوس کرتا رہا۔ اسی زہر کے اثر سے میں اپنی رگ کٹتی دیکھتا ہوں۔ (صحیح بخاری)

آنحضرت ﷺ کے مبارک عہد میں حضرت عائشہؓ پر تہمت کے پس پردہ انہی یہودیوں کی سازش کار فرما تھی۔

ایک بدوی سردار کنانہ ربیع نے دھوکے سے حضرت محمود بن مسلم کو شہید کیا۔ (سیرت ابن ہشام صفحہ ۸۵ جلد ۲)

وادئ ام القراء میں حضرت محمد ﷺ کی موجودگی میں ایک تیر سے آپ کے خادم خاص حضرت مدعم شہید ہوئے۔

حضرت عمرؓ کی شہادت کے ایک دن پہلے جیفونہ یہودی اور حضرت عمرؓ کے قاتل فیروز ابو لؤلؤ مجوسی کو ایک ساتھ مدینہ منورہ میں دیکھا

## حضور ﷺ کی آخری وصیت

حضور ﷺ کی آخری وصیتوں میں ایک وصیت یہ تھی۔

اخرجوا اليهود من جزيرة العرب يهود جزيره عرب سے نکال دو۔

آنحضرت ﷺ کے ان واضح اور غیر مبہم ارشادات پر عمل کرنے کا فخر و اعزاز حضرت عمرؓ کو حاصل ہوا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے خیبر،

فدک، وادی قراء وغیرہ سے تمام یہود کو عرب سے شام کی طرف جلاوطن کر دیا۔

## شیعہ مذہب کا بانی

جزیرۃ العرب کے جنوب میں یمن ایک ملک ہے صنعا اس کا مشہور دار الحکومت ہے یہاں یہودیوں کی کثیر آبادی تھی عبداللہ بن سباء

اس خاندان کا ایک فرد تھا نہایت شاطرانہ جوش و خروش اور غیظ و غضب سے لبریز تھا۔ اس کا داغ سازش منصوبہ بندی جوڑ توڑ اور پروپیگنڈے میں اپنی مثال آپ تھا۔

چھوٹے سے قد کا یہ یعنی یہودی اپنی فطرت اور صلاحیت کے بل بوتے پر بڑی سے بڑی مجلس میں باہمی نزاع، اختلاف و اشتقاق،

مدات، و شقاوت پیدا کرنے میں یدِ طولیٰ رکھتا تھا۔ اسلام کے خلاف بڑی بڑی جنگوں سے جب اسلام کو نقصان نہ پہنچایا جاسکا تو یہ شخص فریب کاری

اور فتنہ سالانی کے اسلحہ سے لیس ہو کر از خود مدینہ منورہ چلا آیا۔ اس نے اسلام میں تخریب کا یہ پروگرام مرتب کیا کہ مسلمان بن کر ہی مسلمانوں میں

اختلاف پیدا کر کے اندر ہی اندر اسلام کی جڑیں کھودی جائیں اور اسلام سے یہود نے جو چرکے کھائے ہیں۔ ان کا انتقام لیا جائے۔

## عبداللہ بن سباء کی ابتدائی کارگزاری

ابن سباء کی اسلام دشمن تحریک کے بغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دین اسلام کی بیخ کنی اور مسلمانوں میں تفریق کا بیج

رہنے کے لئے دو محاذ منتخب کئے ایک سیاسی اور دوسرا مذہبی۔ پاکستان کے مشہور مورخ اور سکالر علامہ سید نور الحسن بخاری جنوری 1984ء میں ملتان

بن جن کا انتقال ہوا ہے، نے اپنی بلند پایہ تصنیف ”کشف الحقائق“ میں ابن سباء کے دونوں محاذوں کا تجزیہ درج ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

سیاسی محاذ اس طرح قائم کیا کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کے امراء و عمال

(گورنروں) کے خلاف جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈہ کر کے عوام کے دلوں میں ان کے خلاف نفرت و عداوت کے

جذبات اس حد تک مشتعل کئے کہ انہیں معزول کر دیا جائے..... نظام مملکت کے اس اضمحلال کے بعد اسلامی

سلطنت کمزور ہو جائے گی۔ مسلمانوں میں باہمی انتشار و تفرقہ پیدا ہوگا۔

مذہبی محاذ اس طرح قائم کیا کہ سیدھے سادھے دینِ فطرت کے صاف اور واضح عقیدوں میں تبدیلی پیدا کی جائے۔ توحید و رسالت پر حملہ کیا جائے۔ اسلام کے بنیادی حقائق کو مسخ کر کے عوام کو گمراہ کیا جائے۔ اس طرح مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے۔ اور ان میں اعتقادی تفرقہ ڈال کر فرقہ بندی کا بیج بویا جائے۔ تاکہ یہ علیحدہ علیحدہ فرقوں اور گروہوں میں بٹ جائیں۔

(شفہ الحقائق صفحہ 27)

نامور مؤرخ امام ابن جریر طبریؒ (متوفی 310ھ) کے الفاظ میں ابن سبا کا مختصر تعارف اور اس کی مکارانہ ذہنیت کے چند شاہکار ملاحظہ ہوں۔  
عبداللہ بن سبا صنعاء (یمن) کا رہنے والا ایک یہودی تھا اس کی ماں حبشہ تھی۔ وہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں (بظاہر) اسلام لایا۔ پھر مسلمانوں کے شہروں میں گھوم پھر کر ان کو گمراہ کرنے لگا۔

اس نے اپنی مہم کا آغاز حجاز سے کیا پہلے بصرہ، کوفہ اور پھر شام آیا۔ اہل شام میں سے کوئی شخص بھی ان کے جھانسنے میں نہ آیا۔ بلکہ انہوں نے اسے شام سے نکال دیا۔ پھر وہ مصر آیا۔ یہاں اس نے کافی عمر گزاری وہاں کے لوگوں سے کہنے لگا۔ اس شخص پر تعجب آتا ہے جو کہتا ہے یا گمان رکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ واپس آئیں گے۔ لیکن حضرت محمد ﷺ کے واپس آنے کا انکار کرتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ان الذی فرض علیک القرآن لئو ادک الی معاد پس حضرت محمد ﷺ (حضرت عیسیٰؑ کی نسبت اس دنیا میں دوبارہ آنے کے زیادہ مستحق ہیں۔) اس نے رجعت کا عقیدہ وضع کیا۔ جسے بعض لوگوں نے مان لیا۔ پھر اس نے کما ہزار نبی ہو گزرے ہیں ہر نبی کا وصی (جسے وصیتیں کی جائیں اور خفیہ ہدایات دی جائیں) ہوتا ہے اور حضرت علیؑ (حضرت محمد ﷺ کے وصی ہیں پھر کہنے لگا (حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور (حضرت علیؑ خاتم الاوصیاء ہیں۔ اس کے بعد کہنے لگا۔ جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کو زمانے اور (حضرت علیؑ وصی رسول پر غالب آ کر امت مسلمہ کی زمام کار اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اس سے بڑا ظالم اور کون ہو گا؟

اس کے بعد ان سے کہنے لگا۔ (حضرت علیؑ رسول اللہ ﷺ کے وصی ہیں تم اس معاملے میں اقدام کرو، اور حضرت عثمانؓ کو اس منصب خلافت سے ہٹا دو اور اس مہم کا آغاز اپنے حکام اور گورنروں پر طعن و اعتراضات سے کرو، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر کے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرو پس اس نے (تمام ممالک میں) اپنے داعی اور ایجنٹ پھیلا دیئے۔

(طبری صفحہ 378 جلد 3)

## ایران کے مجوسی اور سبائیوں کا گٹھ جوڑ

ان لوگوں کے دلوں میں کینہ کی پہلی چنگاری اس روز بھڑکی جب نبی کریم ﷺ نے 6 ہجری میں باقی بادشاہوں کو دعوت نامہ ہائے مبارک لکھتے وقت پرویز شاہ ایران کو بھی دعوت نامہ لکھا۔ پرویز نے بغیر پڑھے اسے چاک کر کے اپنے گورنر کو جو یمن کا عامل تھا لکھا کہ محمد ﷺ کو گرفتار کر کے دربار میں پیش کرے۔ مگر جب بازان کے فرستادہ حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپؐ نے فرمایا کہ آج شب تمہارے بادشاہ پرویز کو اس کے بیٹے نے قتل کر دیا ہے اور پرویز کے نامہ چاک کرنے پر آپؐ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ پرویز نے میرا نامہ (رقعہ) مبارک نہیں چاک کیا بلکہ اپنی سلطنت کو چاک کیا ہے۔

مشہور شیعہ مورخ حسین کاظم زاہد کی زبان سے سنئے.....

جس دن سعد بن ابی وقاصؓ نے خلیفہ دوئم کی جانب سے ایران کو فتح کیا..... ایرانی اپنے دلوں کے اندر کینہ و انتقام کا جذبہ پالتے رہے۔ یہاں تک کہ شیعہ فرقہ کی بنیاد پڑ جانے سے پورے طور پر اس کا اظہار کرنے لگے۔ صاحبان واقفیت و اطلاع اس بات کو بخوبی جانتے اور مانتے ہیں کہ شیعیت کی بنیاد ابتداء میں اعتقادی مسائل نظری و نقلی اختلافات کے علاوہ ایک سیاسی مسئلہ پر بھی تھی آگے چل کر اس سیاسی مسئلہ کو یہی مصنف واضح کر کے لکھتا ہے کہ ایرانی ہرگز اس بات کو کبھی نہ بھول سکتے تھے نہ معاف کر سکتے تھے اور نہ قبول کر سکتے تھے۔ کہ مٹی پر ننگے پاؤں پھرنے والے عربوں نے جو جنگل و صحرا کے رہنے والے تھے ان کی مملکت پر تسلط کر لیا ہے۔ ان کے قدیم خزانوں کو لوٹ کر غارت کر دیا ہے اور ہزاروں لوگوں کو قتل کر دیا ہے۔

آگے چل کر یہی مصنف لکھتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے مدائن اور اس کے مفتوح علاقوں کے ہزاروں ایرانی قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ اس طرح تمام قیدی آزاد ہو گئے۔

ایرانیوں کی نفرت کا ایک اور واقعہ بھی اسی حسین کاظم زاہد صاحب کی زبانی سنئے.....

ہرمزان ایرانی کو جو خوزستان کا سابق اور یکے از دو بزرگ زادگان و صاحب افسران تھا معہ ایک اور شخص کے قتل کر دیا۔ کیونکہ ابو لواء (حضرت عمرؓ) کا قاتل اکثر ہرمزان کے پاس جاتا رہتا تھا۔

حضرت عثمانؓ نے سیاست کو عدالت پر ترجیح دے کر خون بہا اپنے پاس سے دے کر عبید اللہ کو آزاد کر دیا۔ حالانکہ حضرت علیؓ نے عبید اللہ کو قصاص میں قتل کرنے کا مشورہ دیا تھا۔

مصنف یہ واقعہ لکھنے کے بعد اس پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے لکھتا ہے اس معاملے نے ایرانیوں کے دلوں میں عمرؓ و عثمانؓ کے خلاف غصہ اور کینہ کو بھڑکایا اور حضرت علیؓ امیر المومنین کے ساتھ ان کی محبت کو اور زیادہ کر دیا۔ ایرانی جو اپنے بادشاہ اور سرپرست سے محروم ہو گئے تھے اس دن سے حضرت علیؓ کو اپنا حامی اور مہربان سمجھنے لگے۔ ان کے اور ان کی اولاد کے حق میں اپنے اخلاص و محبت کا اظہار کرنے لگے۔

حالانکہ یہ سب جھوٹ اور فریب ہے حضرت عثمانؓ نے عبید اللہ کو ہرمزان کے بیٹے تبازان کے حوالے کیا تھا ہرمزان بظاہر مسلمان تھا مگر درپہرہ پکا اسلام دشمن مجوسی تھا اور اس کا بیٹا تبازان پکا مسلمان تھا اور اپنے باپ کی سازش سے بھی واقف تھا۔ اس عبید اللہ کو فتر کہ لہ یعنی اللہ کے واسطے چھوڑ دیا تھا۔

طبری اس واقعہ پر الگ عنوان قائم کر کے تبصرہ کرتا ہے۔ (طبری صفحہ 23 جلد 5)

حضرت عثمانؓ نے اپنے پلے سے کوئی خون بہا نہیں ادا کیا تھا یہ صرف عجمی سازش کی سحر کاری ہے اور لطف یہ کہ بڑے بڑے محققین اور مورخین نے اسے درست تسلیم کر لیا۔ اس طرح لونڈی اور غلام بنانے والا پہلا واقعہ بھی سراسر غلط ہے صرف ابواز کے مقام پر بغاوت ہوئی تو حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بغاوت کچل کر وہاں کے لوگوں کو گرفتار کیا۔ مگر حضرت عمرؓ کے حکم سے سب چھوڑ دیئے گئے۔

مدائن کی فتح کے وقت بھی سب نے جزیہ دینا قبول کیا اور ذی بکر رہنا قبول و منظور کیا اور وہ بدستور اپنی جائیدادوں اور املاک پر قابض رہے صرف جلولا کی جنگ میں مال غنیمت کے علاوہ غلام اور لونڈیاں مسلمان لشکریوں کے ہاتھ میں آئیں ان میں اعلیٰ خاندان کی لڑکیاں بھی تھیں حضرت عمرؓ سیبا الجلوت سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ ایک دفعہ عبداللہ بن سبائے حضرت ابو الدرداء کے سامنے بھی بڑے محتاط انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ تم مجھے یہودی معلوم ہوتے ہو۔

(حقیقت مذہب شیعہ ص 63)

عبادہ بن صامتؓ سے اس قسم کی گفتگو کی تو انہوں نے پکڑ کر دمشق میں حضرت معاویہؓ کے پاس بھیج دیا۔ انہوں نے اس کو شام سے نکال دیا۔

## تاریخ میں شیعیت پر اجمالی نظر

بلاشبہ شیعہ مذہب کا بانی ٹھکنے قد اور کالے رنگ والا یعنی یہودی عبداللہ بن سبائے تھا تاہم اس مذہب کی ابتدائی کارگزاری سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہودی مجوس اور عیسائیت کی اسلام دشمنی اور عنیض و غضب نے شقاوت کی جو آخری شکل اختیار کی اور تین غیر مسلم طاقتوں کی ستم کاریوں سے جو مرکب اور ملغوبہ تیار ہوا اسی کا نام شیعیت یا سبائیت ہے۔ بعض لوگوں نے انہی کو رافضیت کا نام دیا۔

اس وقت دنیا میں تقریباً (70) ستر سے زائد مختلف الجمالی اور مختلف العقائد گروہ اپنے آپ کو سچا شیعہ کہلانے کے مدعی ہیں۔ چنانچہ مشہور مستشرق ہنرلامن اپنی مشہور تالیف (اسلام معتقدات و آئین) میں لکھتا ہے: ”حضرت علیؓ کے جاہ طلب کثیر التعداد احباب نے تھوڑے ہی دنوں میں شیعہ جماعت کو بہت سے ایسے فرقوں میں منقسم کر دیا جو برابر ایک دوسرے پر سب و شتم کرتے تھے یہ لوگ سیاسی فہم و فراست سے عاری، رشک و حسد میں مبتلا اور منصب امامت کے بارے میں آپس ہی میں جو شدت کے ساتھ لڑتے جھگڑتے تھے وہ حکومت کے خلاف حزب مخالف کی صفت رکھتے تھے۔ ان لوگوں کی سازشوں اور ایسے لوگوں کی بغاوتوں کے حالات سے جو ناقص طور سے منظم کی گئیں۔ پہلی دو صدی کے واقعات ان سے بھرے پڑے ہیں۔“

(ترجمہ: سر ڈینس ڈائرکٹر شعبہ السیہ شرقیہ لنڈن یونیورسٹی صفحہ 143)

لندن کی مشہور یوزک کمیٹی نے سلسلہ مذاہب مشرق کی چھٹی کتاب ”مذہب تشیع“ کے نام سے 1933ء میں شائع کی۔ اس کے

مؤلف ڈوائٹ ایم ڈونالڈسن میں یہ صاحب (16) سولہ برس مشہد (ایران) میں رہے موصوف اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 41 پر رقمطراز ہیں۔

”خلافت کے متعلق حضرت علیؓ کے دعاوی کو ان کے دوست محض سیاسی نصب العین نہیں بلکہ

فضاوت کی طرف سے ان کا مقرر کردہ حق تصور کرتے تھے..... حضرت عثمانؓ کے زمانے میں ایک پر جوش

واعظ عبداللہ بن سبائے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی غرض سے ساری مملکت میں سیاحت کی تھی۔“

## شیعہ کے کفریہ عقائد

تلخیص متفقہ فتویٰ (تاریخی فیصلہ صفحہ ۳۸)

### قرآن مجید کے بارے میں شیعہ کا نقطہ نظر

- ..... ۵۰ تحریف اور تغیر و تبدل کے واقع ہونے میں قرآن، تورات و انجیل ہی کی طرح ہے اور منافقین امت پر مسلط ہو کر حاکم بن گئے وہ قرآن میں تحریف کرنے کے بارے میں اسی طریقہ پر چلے جو طریقہ بنی اسرائیل نے اختیار کیا۔ (فصل الخطاب صفحہ 70 بحوالہ بنیات صفحہ 62)
- ..... ۵۱ وہ قرآن جو جبرئیلؑ پر لے کر نازل ہوئے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔ (اصول کافی صفحہ 671 بحوالہ بنیات صفحہ 56)
- ..... ۵۲ اصل قرآن میں بہت سا حصہ ساقط کر دیا گیا ہے۔ (صافی شرح اصول کافی جز ششم صفحہ 75 بحوالہ ایضاً صفحہ 56)
- ..... ۵۳ جو روایات صاف طور پر بتاتی ہیں کہ قرآن میں عبارت، الفاظ اور اعراب کے لحاظ سے تحریف ہوئی ہے ان روایات کے صحیح ہونے اور ان کی تصدیق کرنے پر ہمارے اصحاب کا اتفاق ہے۔ (بحوالہ ایضاً صفحہ 65)
- ..... ۵۴ یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ جو قرآن ہمارے پاس ہے وہ پورے کا پورا اس طرح نہیں ہے جس طرح محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا بلکہ اس میں کچھ حصہ ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے قرآن کے خلاف ہے اور کچھ حصے میں تغیر و تحریف واقع ہوئی ہے اور اس میں سے بہت سی چیزیں نکال دی گئی ہیں۔ (دیباچہ تفسیر صافی بحوالہ احسن الفتاویٰ جلد 1، صفحہ 75)
- ..... ۵۵ قرآن میں سے جو کچھ نکالا گیا ہے یا اس میں تحریف اور رد و بدل کیا گیا ہے اگر میں ان سب کو بیان کروں تو بات بہت لمبی ہو جائے اور وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کے اظہار کی تقیہ اجازت نہیں دیتا۔ (احتجاج طبری مطبوعہ ایران صفحہ 128 بحوالہ ایضاً صفحہ 75)
- ..... ۵۶ قرآن مجید میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کیں۔ (احتجاج طبری صفحہ 25 بحوالہ ایضاً صفحہ 81)

- ..... ۵۰ ..... موجودہ قرآن میں خلاف فصاحت اور قابل نفرت الفاظ موجود ہیں۔  
(طبری صفحہ 30 بحوالہ ایضاً)
- ..... ۵۱ ..... موجودہ قرآن کو اولیاء الدین کے دشمنوں نے جمع کیا۔  
(ایضاً)
- ..... ۵۲ ..... موجودہ قرآن کی ترتیب خدا کی مرضی کے خلاف ہے۔  
(فصل الخطاب صفحہ 30 بحوالہ ایضاً)
- ..... ۵۳ ..... حضرت علی کا نام قرآن میں کئی مقامات سے نکال دیا گیا۔  
(دیباچہ تفسیر صافی بحوالہ ایضاً صفحہ 75)
- ..... ۵۴ ..... آیت و من یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً (پ نمبر 22 س اجزاب، آیت 71) اس طرح نازل ہوئی تھی۔ و من یطع اللہ ورسولہ فی ولایة علی والائمة من بعده فقد فاز فوزاً عظیماً یعنی جس نے حضرت علی اور ان کے بعد کے اماموں کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی پس اس نے بہت بڑی کامیابی پائی۔  
(اصول کافی صفحہ 262 بحوالہ ایضاً صفحہ 79)
- ..... ۵۵ ..... آیت فبدل الذین ظلموا قولاً غیر الذی قیل لهم فانزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السماء بما کانو یفسقون (پ نمبر آیت 51) اس طرح نازل ہوئے تھے۔ فبدل الذین ظلموا ال محمد حقہم قولاً غیر الذی قیل لهم فانزلنا علی الذین ظلموا ال محمد حقہم رجزاً من السماء بما کانو یفسقون یعنی ظالموں نے کہنے کے باوجود آل محمد کے حق کو بدل دیا اور آل محمد کے حق میں ظلم کرنے کی وجہ سے نافرمانوں پر ہم نے آسمانی عذاب نازل کیا۔  
(اصول کافی صفحہ 267 بحوالہ ایضاً صفحہ 71)
- ..... ۵۶ ..... آیت: ولو انہم فعلوا ما یوعظون بہ لکان خیر الہم (پ نمبر 5، س نساء، آیت نمبر 66) یہ اس طرح نازل کی گئی تھی۔ ولو انہم فعلوا ما یوعظون بہ فی علی لکان خیر الہم یعنی اگر یہ لوگ علی کے بارے میں کی گئی نصیحت پر عمل کریں تو ان کے لئے بہتر ہوگا۔  
(اصول کافی صفحہ 268 بحوالہ ایضاً)
- ..... ۵۷ ..... جو دعویٰ کرے کہ اس نے پورا قرآن جس طرح کہ وہ نازل ہوا ہے جمع کر لیا ہے وہ انتہائی درجہ کا جھوٹا ہے۔ پورا قرآن تو صرف حضرت علی اور ان کے بعد اماموں نے جمع کیا ہے۔  
(صافی کتاب الحج بحوالہ بنیات صفحہ 102)
- ..... ۵۸ ..... قرآن جس طرح نازل ہوا تھا اس کو رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق صرف امیر المومنین علیہ السلام نے آپ کی وفات کے بعد چھ مہینے مشغول رہ کر جمع کیا تھا۔ جمع کرنے کے بعد اسے لے کر ان لوگوں کے پاس آئے جو رسول اللہ ﷺ کے بعد خلیفہ بن گئے تھے۔ آپ نے فرمایا! اللہ کی کتاب جس طرح نازل ہوئی ہے، وہ یہ ہے، پس ان سے عمر بن خطاب نے کہا کہ ہم کو تمہارا اور

تمہارے اس قرآن کی ضرورت نہیں تو امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ آج کے دن کے بعد اس کو نہ تم دیکھ سکو گے اور نہ کوئی اور دیکھ سکے گا جب تک کہ میرے بیٹے مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ اس قرآن میں بہت سی زیادات ہیں اور یہ تحریف سے خالی ہے۔۔۔۔۔ جب مہدی ظاہر ہوں گے تو موجودہ قرآن آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا اور وہ اس قرآن کو نکال کر پیش فرمائیں گے، جس کو امیر المؤمنین علیہ السلام نے جمع فرمایا تھا۔

(انوار النعمانیہ، جلد دوم، طبع ایران، از سید نعمت اللہ الموسوی الجزائری صفحہ 357 تا صفحہ 364 بحوالہ بنیات صفحہ 59)

## امامت کے بارے میں شیعہ کا نقطہ نظر

(تاریخی فیصلہ صفحہ ۴۴)

..... نبی کریم کے بعد آل حضرت کے بارہ خلیفے تھے، وہ حضرت علی سے لے کر امام مہدی تک بارہ امام برحق ہیں۔ جس طرح نبی کریم کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنایا ہے اسی طرح..... بارہ اماموں کو خدا نے بنایا ہے۔ یہ بارہ امام نبی کریم کی طرح ہر گناہ سے پاک ہیں۔

(کیا نامی مسلمان ہیں؟ از غلام حسین نجفی صفحہ 253)

..... امامت اللہ عزوجل کی طرف سے متعین شخصوں کے لئے ایک عہد ہے امام کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ اپنے بعد کے لئے نامزد امام کے سوا کسی دوسرے کی طرف امامت منتقل کر دے۔

..... امامت کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے بالا تر ہے۔ (حیاء القلوب از باقر مجلسی جلد سوم طبع ایران صفحہ 201، بحوالہ بنیات صفحہ 78)

..... حق بات یہ ہے کہ کمالات و شرائط اور صفات میں پیغمبر اور امام کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا۔

(حیات القلوب از باقر مجلسی جلد 3، صفحہ 3، بحوالہ ایضاً صفحہ 110)

..... ہمارے مذہب کی ضروریات یعنی بنیادی عقائد میں یہ عقیدہ بھی ہے کہ ہمارے اماموں کا وہ مقام ہے کہ اس تک کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(الحکومت الاسلامیہ از شیعنی طبع ایران صفحہ 52 بحوالہ ایضاً صفحہ 79)

..... ائمہ اطہار سوائے جناب سرور کائنات ﷺ کے دیگر تمام انبیاء اولوالعزم و غیرہم سے افضل و اشرف ہیں۔

(احسن الفوائد فی شرح العقائد شیخ صدوق از محمد حسین مجتہد صفحہ 406 بحوالہ ایضاً)

..... ہمارے ائمہ معصومین کی تعلیمات قرآن کی تعلیمات ہی کے مثل ہیں۔ وہ کسی خاص طبقے اور کسی خاص دور کے لوگوں کے لئے مخصوص نہیں ہیں۔ وہ ہر زمانے اور ہر علاقے کے تمام انسانوں کے لئے ہیں اور قیامت تک ان تعلیمات کو نافذ کرنا اور ان کی اتباع کرنا واجب ہے۔

(الحکومت الاسلامیہ از شیعنی صفحہ 113 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 38)



..... نبی ﷺ کے بعد امیر المؤمنین علیہ السلام امام تھے، ان کے بعد حسن امام تھے، ان کے بعد حسین امام تھے، ان کے بعد..... جو اس کا انکار کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی معرفت کا انکار کیا۔ (اصول کافی صفحہ 106 بحوالہ ایضاً صفحہ 121)

..... علی علیہ السلام کی ولایت کا مسئلہ انبیاء علیہم السلام کے تمام صحیفوں میں لکھا ہوا ہے اور اللہ نے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا جو محمد ﷺ کے نبی ہونے پر اور علی علیہ السلام کے وصی ہونے پر ایمان لانے کا حکم نہ لایا ہو اور اس نے اس کی تبلیغ نہ کی ہو۔ (اصول کافی صفحہ 276 بحوالہ ایضاً صفحہ 122)

..... حضرت علی کو فضیلت کا وہی درجہ اور مقام حاصل ہے جو محمد ﷺ کو حاصل تھا۔ (اصول کافی بحوالہ بنیات صفحہ 109)

..... اللہ نے بندوں پر علی کی اطاعت اسی طرح فرض کی تھی جس طرح محمد کی اطاعت لوگوں پر فرض تھی۔ (رجال کشی صفحہ 265 بحوالہ ایضاً)

..... حضرت علی کی افضلیت بعد النبی کا منکر کافر ہے۔ (تحفہ حنفیہ از غلام حسین عینی صفحہ 17)

..... جب قائم آل محمد (مہدی) ظاہر ہوں گے..... سب سے پہلے ان سے بیعت کرنے والے محمد ہوں گے اور ان کے بعد علی ہوں گے۔ (حق الیقین از باقر مجلسی مطبوعہ ایران صفحہ 139 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 179)

..... جب ہمارے قائم (مہدی) ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہ کو زندہ کریں گے اور اس پر حد جاری کریں گے۔ (ایضاً)

..... اللہ تعالیٰ ازل سے اپنی وحدانیت کے ساتھ منفرد رہا۔ پھر اس نے محمد اور علی اور فاطمہ کو پیدا کیا، پھر یہ لوگ ہزاروں صدیاں ٹھہرے رہے، اس کے بعد اللہ نے دنیا کی تمام چیزوں کو پیدا کیا۔ پھر ان مخلوقات کی تخلیق پر ان کو گواہ بنایا، ان کی اطاعت اور فرماں برداری ان تمام مخلوقات پر فرض کی اور ان مخلوقات کے معاملات ان کے سپرد کر دیئے۔ پس یہ حضرات جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کر دیتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کر دیتے ہیں۔ (اصول کافی صفحہ 278 بحوالہ ایضاً صفحہ 125)

یہاں محمد، علی اور فاطمہ سے مراد یہ تینوں حضرات اور ان کی نسل سے پیدا ہونے والے تمام ائمہ ہیں۔

(الصافی شرح اصول کافی جز سوم حصہ دوم صفحہ 149۔ بحوالہ ایضاً صفحہ 126)

..... امام معصوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و توثیق اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ اللہ اس کو سیدھا رکھتا ہے۔ وہ غلطی، بھول چوک اور لغزش سے محفوظ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ معصومیت کی اس نعمت کے ساتھ اس کو مخصوص رکھتا ہے، تاکہ وہ اس کے بندوں پر اس کی حجت ہو اور اس کی مخلوق پر شاہد ہو۔ (اصول کافی صفحہ 121 بحوالہ ایضاً)

..... امام کی دس خاص نشانیاں ہیں۔ وہ بالکل پاک و صاف پیدا ہوتا ہے، ختم شدہ پیدا ہوتا ہے، پیدا ہو کر زمین پر آتا ہے تو اس طرح آتا ہے کہ دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھے ہوتے اور بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھتا ہے، اس کو کبھی جنابت (یعنی غسل کی ضرورت) نہیں

ہوتی، سونے کی حالت میں صرف اسکی آنکھ سوتی ہے اور دل بیدار رہتا ہے، اسکو کبھی جمائی نہیں آتی، نہ وہ کبھی انگڑائی لیتا ہے، وہ جس طرح آگے کی جانب دیکھتا ہے ایس طرح پیچھے کی جانب سے بھی دیکھتا ہے، اسکے پانخانہ میں مُشک کی سی خوشبو آتی ہے اور زمین کو اللہ کا حکم ہے کہ وہ اس کو چھپالے اور نگل لے اور جب وہ رسول اللہ ﷺ کی زرہ پہنتا ہے تو وہ اسے بالکل فٹ آتی ہے اور جب کوئی دو سرا وہی زرہ پہنتا ہے چاہے وہ لسا ہو ٹھینگا وہ زرہ اسکو ایک باشت بڑی رہتی ہے۔ (اصول کافی صفحہ 246، بحوالہ ایضاً صفحہ 128)

..... (۱) علی کی فضیلت محمد کی فضیلت جیسی ہے اور محمد کو اللہ کی تمام مخلوق پر فضیلت حاصل ہے اور علی کے کسی حکم پر اعتراض کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ اور اس کے رسول پر اعتراض کرنے والا ہے، کسی بڑی یا چھوٹی بات پر ان کا انکار کرنے والا، اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے درجہ پر ہے۔ امیر المومنین اللہ کا وہ دروازہ تھے کہ ان کے سوا کسی اور دروازہ سے اللہ تک نہیں پہنچا جاسکتا، وہ اللہ کا ایسا راستہ تھے جو کوئی اس کے سوا کسی اور راستے پر چلا وہ ہلاک ہو جائے گا اور اسی طرح تمام ائمہ ہدیٰ کے لئے یکے بعد دیگرے فضیلت جاری ہے۔ (اصول کافی کتاب الحج۔ بحوالہ ایضاً صفحہ 133)

..... (۲) مولیٰ علی کا ہر فعل عین اسلام اور عین قرآن ہے اور آل جناب کے مخالفین خواہ عائشہ ہو، معاویہ ہو، مالک (بن انس) ہو اور ابن تیمیہ ہو یہ نواصب ہیں۔ (تحفہ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ 70)

..... آل رسول کی روایات میں نامہی کوکتے اور خنزیر سے زیادہ نجس کہا گیا ہے۔ (ایضاً صفحہ 195)

## صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، کے بارے میں شیعہ کے کفریہ عقائد

(تاریخی فیصلہ صفحہ ۳۸)

..... (۱) رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد سوائے چار افراد علی ابن ابی طالب، مقداد، سلمان اور ابو ذر کے سوا سب مرتد ہو گئے۔ (حیات القلوب از باقر مجلسی صفحہ 267، بحوالہ بیانات صفحہ 106)

..... مرتد سے مراد ایسا کافر ہے جو اسلام لانے کے بعد دوبارہ کافر ہو جائے اور شرعی حکم کے مطابق یہ واجب القتل ہوتا ہے۔ (از مرتب)

..... (۲) جو تم نے ماں کے صحابہ، صحابہ کی رٹ لگائی ہوئی ہے، ان میں بقول تمہارے افضل تو تمہارے تین خلفاء ہیں اور کئی سو سال گزر چکے ہیں آج تک تمہارا بڑے سے بڑا عالم بھی ان بے چاروں کا ایمان تک ثابت نہیں کر سکا۔ (تحفہ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ 55)

..... (۳) اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہمارے برادران اسلام میں جو کچھ نزاع ہے وہ صرف اصحاب ثلاثہ (ابوبکر، عمر، عثمان) کے بارے میں ہے۔ اہل سنت ان کو بعد از نبی تمام اصحاب امت سے افضل جانتے ہیں اور ہم ان کو دولتِ ایمان و ایقان اور اخلاص سے قہی دامن جانتے ہیں۔ (تجلیاتِ صداقت از محمد حسین مجتہد صفحہ 204، بحوالہ بیانات صفحہ 18)

..... ابو بکر و عمر اور ان کے رفقاء دل سے ایمان نہیں لائے تھے، انہوں نے (در طبع ریاست خود را بدین پیغمبر چسپانہ بودند) خود کو حکمرانی کی لالچ میں پیغمبر علیہ السلام کے دین کے ساتھ چپکار رکھا تھا۔  
(کشف الاسرار از ثینی صفحہ 112 بحوالہ بیانات صفحہ 50)

..... شیخین (ابو بکر و عمر) قرآن کے واضح احکام کی مخالفت کیا کرتے تھے۔

(کشف الاسرار از ثینی صفحہ 115 زیر عنوانات "مخالفتائے ابو بکر با نصوص قرآن" اور "مخالفتِ عمر با قرآن خدا") (بحوالہ ایرانی انقلاب از نعمانی صفحہ 61)

..... ابو بکر و عمر یہ دونوں قطعی کافر ہیں ان دونوں پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت۔

(الجامع الکافی، کتاب الروضہ صفحہ 62، بحوالہ بیانات صفحہ 43)

..... جنم میں ایک صندوق ہے جس میں بارہ آدمی بند ہیں۔ چھ پچھلی امتوں کے اور چھ اس امت کے ..... پچھلی امتوں کے چھ آدمی تو یہ ہیں: قاتیل، نمرود، فرعون، صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قاتل، بنی اسرائیل میں سے وہ دو آدمی ہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے دین کو بدل ڈالا اور ان کی امتوں کو گمراہ کیا۔ اور اس امت کے چھ آدمی یہ ہیں۔ دجال، ابو بکر، عمر، ابو عبیدہ بن الجراح، سالم مولیٰ حذیفہ، سعید بن العاص۔ (جلاء العیون باقر مجلسی صفحہ 147، بحوالہ بیانات صفحہ 44)

..... شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے مجھ سے زیادہ بد بخت کوئی مخلوق پیدا نہیں کی ہوگی، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایسی مخلوق بھی پیدا کی ہے جو تجھ سے بھی زیادہ بد بخت ہے۔ تو جنم کے داروغہ کے پاس جانا کہ وہ تجھ کو اس مخلوق کی صورت اور اس کی جگہ دکھلا دے تو میں جنم کے داروغہ کے پاس گیا ..... وہ مجھے جنم کی طرف لے گیا ..... وہ مجھے جس طبقہ میں لے جاتا اس میں سے ایسی آگ نکلتی جو اس سے پہلے سب طبقوں کی آگ سے زیادہ تاریک اور زیادہ گرم ہوتی یہاں تک کہ وہ مجھے جنم کے ساتویں طبقہ میں لے گیا ..... میں نے جنم کے اس ساتویں طبقہ میں دو آدمیوں کو دیکھا کہ ان کی گردنوں میں آگ کی زنجیریں ہیں اور ان کو اوپر کی جانب لٹکا دیا گیا ہے اور ان کے سر پر دو گروہ ہیں اور ان دونوں پر آگ کے گرز مارتے ہیں۔ میں نے کہا یہ دونوں کون ہیں؟ اس نے کہا ..... یہ ابو بکر اور عمر ہیں۔  
(حق الیقین باقر مجلسی صفحہ 509، 510 بحوالہ بیانات صفحہ 46)

..... پس ان دو منافق مردوں (ابو بکر و عمر) اور دو منافق عورتوں (عائشہ و حفصہ) نے باہم اتفاق کر لیا کہ آل حضرت ﷺ کو زہر دے کر شہید کر دیا جائے۔  
(حیات القلوب جلد 2، صفحہ 745 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 222)

..... جو کردار نوح اور لوط نبی کی بیویوں نے ان نبیوں کے خلاف ادا کیا تھا وہی کردار جناب عائشہ بنت ابی بکر اور جناب حفصہ بنت عمر نے اپنے شوہر پیغمبر اسلام کے خلاف ادا کیا۔  
(سہم مسموم از غلام حسین نجفی صفحہ 20)

..... جس طرح نوح اور لوط کی بیویاں طہبات میں داخل نہیں اسی طرح جناب عائشہ اور حفصہ بھی طہبات میں داخل نہیں۔ (ایضاً صفحہ 21)

..... کسی عاقل کیلئے اس بات کی گنجائش نہیں کہ وہ عمر کے کافر ہونے میں شک کرے پس خدا و رسول کی لعنت ہو عمر پر اور اس شخص پر جو اسکو مسلمان سمجھے اور ہر اس شخص پر جو کہ عمر پر لعنت کرنے کے معاملہ میں توقف کرے۔ (جلاء العیون باقر مجلسی صفحہ 45، بحوالہ بیانات صفحہ 45)

..... عائشہ تابعہ ہو کر مری ہے۔ (تحفہ حنفیہ از غلام حسین عجمی صفحہ 41)

آل رسول کی روایات میں نامیسی کو کتے اور خنزیر سے زیادہ نجس کہا گیا ہے۔ (ایضاً صفحہ 115)

..... ہم نے ان (عائشہ) کے ماں ہونے کا انکار کیا ہے مگر اس سے ان کا مومنہ ہونا تو ثابت نہیں ہوتا ماں ہونا اور ہے اور مومنہ ہونا اور۔

(تجلیات صدقات محمد حسین مجتہد صفحہ 478) (بحوالہ بیانات صفحہ 19)

..... ہم ایسے خدا کو پوجتے اور جانتے ہیں کہ جس کے کام عقل کے مطابق ہوں نہ کہ اس خدا کو جو یزید، معاویہ اور عثمان جیسے ظالموں اور بد قماشوں کو حکومت دے دے۔

..... ابن عمر کافر تھا (تحفہ حنفیہ از عجمی صفحہ 41) — انس بن مالک بھی منافقین اشرار اور مخالفین اہل بیت اطہار سے تھا (ایضاً صفحہ 34) — عبد اللہ

بن مسعود کافر مرتد تھا (ایضاً صفحہ 36) — عبد اللہ بن زبیر کافر اور مرتد تھا (ایضاً صفحہ 35) — ابو موسیٰ اشعری منافقین اشرار، ملعونین احمد

مختار اور دشمنان اہل بیت اطہار سے تھا (ایضاً صفحہ 37) — ابو ہریرہ صرف پیٹ بھرنے کی خاطر نبی کریم کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ (ایضاً صفحہ 32)

— ملی کا باپ صحابی، ابو ہریرہ کافر ہو گیا۔ (ایضاً صفحہ 267)

..... ان الذین امنوا ثم كفروا ثم امنوا ثم كفروا ثم ازدادوا كفرا لم يكن الله ليغفر لهم ولا

ليهديهم سبيلاً (پ نمبر 5، سورۃ نساء آیت نمبر 137) (بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہو گئے، پھر ایمان لائے پھر کافر

ہو گئے پھر وہ کفر میں بڑھ گئے، ایسے لوگوں کی نہ تو اللہ بخشش فرمائے گا اور نہ انہیں ہدایت دے گا) قرآن مجید کی یہ آیت ابو بکر، عمر،

عثمان کے بارے میں نازل ہوئی ہے یہ تینوں شروع میں رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے اور جب ان کے سامنے حضرت علی کی ولایت و

امامت کا مسئلہ پیش کیا گیا۔ ..... تو یہ تینوں اس سے منکر ہو کر کافر ہو گئے۔ ..... پھر حضور کے فرمانے سے امیر المومنین کی بیعت کر کے

ایمان لے آئے، رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد امیر المومنین کی بیعت کا انکار کر کے پھر کافر ہو گئے اور پھر کفر میں اتنے بڑھ گئے

کہ انہوں نے ان لوگوں سے بھی بیعت لے لی جو امیر المومنین سے بیعت کر چکے تھے یہاں تک کہ ان میں ایمان کی معمولی ترین مقدار

بھی باقی نہ رہی۔ (اصول کافی صفحہ 265، بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 158)

..... ان الذین ارتدوا علی ادبارہم من بعد ما تبیین لهم الہدی (پ نمبر 26، سورۃ ”محمد“ آیت نمبر 25) جب

ہدایت واضح ہو کر ان کے سامنے آئی تو وہ لوگ کفر کی حالت میں پلٹ کر مرتد ہو گئے) اس آیت میں ابو بکر، عمر اور عثمان مراد ہیں جو امیر

المومنین علی علیہ السلام کی ولایت ترک کر دینے کی وجہ سے مرتد ہو گئے۔ (ایضاً)

..... ⑤ ..... ولكن الله حب اليكم الايمان وزينه في قلوبكم وكره اليكم الكفر والفسوق والعصيان (پ نمبر 26، س حجرات آیت نمبر 7) اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل میں ایمان کی محبت پیدا کر دی اور تمہیں کفر، فسق یعنی بدترین گناہ اور عصیان یعنی نافرمانی سے نفرت دلائی) اس آیت میں ایمان سے امیر المؤمنین علیہ السلام کفر سے اول (ابوبکر) فسق سے ثانی (عمر) اور عصیان سے ثالث (عثمان) مراد ہیں۔  
(اصول کافی صفحہ 269، بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 158)

..... ⑥ ..... صاحب الامر (امام مہدی) مکہ معظمہ کے بعد مدینہ جائیں گے۔ ..... حکم دیں گے کہ دونوں (ابوبکر و عمر) کو ان کی قبروں سے باہر نکالا جائے۔ ..... ان کا کفن اتار کر ان کی لاشوں کو ایک بالکل سوکھے درخت پر لٹکا دیا جائے۔ ..... وہ سوکھا درخت جس پر لاشیں لٹکائی جائیں گی ایک دم سرسبز ہو جائے گا۔ ..... اور جب خبر مشہور ہو گی تو لوگ ..... دیکھنے کے شوق میں دور دور سے مدینہ آجائیں گے۔ ..... ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ جو لوگ ان لوگوں سے محبت و عقیدت رکھتے ہیں وہ الگ کھڑے ہو جائیں۔ ..... اس کے بعد صاحب الامر فرمائیں گے۔ ان دونوں (ابوبکر و عمر) سے بیزاری کا اظہار کرو ورنہ تم پر ابھی خدا کا عذاب آئے گا۔ وہ لوگ جواب دیں گے ہم ان کے بجائے تم سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں اور ان لوگوں سے جو تم پر ایمان لائے اور جنہوں نے تمہارے کہنے سے ان بزرگوں کو قبروں سے نکال کر ان کے ساتھ توہین کا معاملہ کیا۔ ان لوگوں کا جواب سن کر امام مہدی کالی آندھی کو حکم دیں گے کہ ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دے۔ پھر امام مہدی حکم دیں گے کہ ان دونوں کی لاشوں کو درخت سے اتارا جائے پھر ان دونوں کو قدرت الہی سے زندہ کریں گے اور حکم دیں گے کہ تمام مخلوق جمع ہو پھر یہ ہو گا کہ دنیا کا آغاز سے اس کے ختم تک جو بھی ظلم اور جو بھی کفر ہوا ہو گا اس سب کا گناہ ان دونوں پر لازم کیا جائے گا۔ ..... جو بھی خون ناحق کیا گیا ہو گا، کسی عورت کے ساتھ جہاں کہیں بھی زنا کیا گیا ہو گا، جو سود یا حرام مال کھایا گیا ہو گا اور جو ظلم و ستم امام غائب کے ظہور تک دنیا میں کیا گیا ہو گا۔ ان سب کو ان دونوں کے سامنے گنایا جائے گا۔ ..... وہ دونوں اقرار کریں گے کہ اگر پہلے ہی دن خلیفہ برحق یعنی حضرت علی کا حق وہ غصب نہ کرتے تو ان گناہوں میں سے کوئی بھی نہ ہوتا۔ اس کے بعد صاحب الامر حکم دیں گے کہ جو لوگ موجود ہیں وہ ان دونوں سے قصاص لیں اور ان کو سزا دی جائے۔ ..... پھر صاحب الامر حکم دیں گے کہ ان دونوں کو درخت پر لٹکا دیا جائے اور آگ کو حکم دیں گے کہ ان دونوں کو درخت سمیت جلا کر راکھ کر دے اور ہو ا کو حکم دیں گے کہ ان کی راکھ کو دریاؤں پر چھڑک دے۔ ..... اس طریقہ سے دن رات میں ان دونوں کو ہزار بار موت دی جائے گی اور زندہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد خدا جہاں چاہے گا ان کو لے جائے گا اور عذاب دیتا رہے گا۔

(حق الیقین باقر مجلسی صفحہ 145۔ بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 214 تا صفحہ 219)

## شیعہ کے بارے میں

### پہلے اکابرین اسلام کے فتاویٰ جات

..... ① رسول اللہ ﷺ:

”جب تم دیکھو کہ لوگ میرے اصحاب کو بُرا کہ رہے ہیں تو تم فوراً کو اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر پر“۔ (رواہ الترمذی) (بینات صفحہ 155)

..... ② حضرت علی رضی اللہ عنہ:

”اگر میں اپنے شیعوں کو جانچوں تو یہ زبانی دعویٰ کرنے والے اور باتیں بنانے والے نکلیں گے اور اگر ان کا امتحان لوں تو یہ سب مرتد نکلیں گے“۔ (روضہ کلینی صفحہ 107، بحوالہ احسن الفتاویٰ جلد اول صفحہ 84)

..... ③ امام شعی رحمۃ اللہ علیہ (تابعی):

میں تمہیں خواہشات کے غلام اور گمراہ رافضیوں سے اور ان کے شر سے بچنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ مسلمانوں سے نفرت و بغض رکھتے ہیں۔ (منہاج السنہ جلد 1، صفحہ 7، بحوالہ بینات صفحہ 130)

..... ④ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (تابعی):

امام صاحب نے سورۃ فتح کے آخری رکوع کی آیت لیغیظ بہم الکفار کو رافضیوں کے کفر کی قرآنی دلیل قرار دیا اور یہ اصول بیان فرمایا کہ جو صحابہ سے جلے وہ کافر ہے اور اس سلسلہ میں علماء کی کثیر تعداد نے امام صاحب کی تائید کی ہے۔

(الاعتصام جلد 2، صفحہ 126، بحوالہ بینات صفحہ 122، 125، 154)؛ تفسیر ابن کثیر و تفسیر روح المعانی پارہ نمبر 26 سورۃ فتح آخری رکوع

### ..... ۵۰) محدث ابو زرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ:

”جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کو ناقص قرار دے رہا ہے۔ پس تو سمجھ جا کہ یقیناً وہ زندیق ہے۔“  
(الاصابہ فی تیز الصحابہ جلد ۱، صفحہ ۱۰، بحوالہ بیانات صفحہ ۱۵۶)

### ..... ۵۱) ابن حزم اندلسی رحمۃ اللہ علیہ (پانچویں صدی ہجری):

پورا فرقہ امامیہ چاہے اس کے متقدمین ہوں یا متاخرین اس بات کا قائل ہے کہ قرآن بدل ڈالا گیا ہے اور اس میں وہ کچھ بڑھایا گیا ہے جو اس میں نہیں تھا اور اس میں سے بہت کچھ کم بھی کیا گیا ہے۔  
(النخل فی الملل جلد ۳، صفحہ ۱۸۱، بحوالہ ایضاً صفحہ ۸۱)  
ردائف مسلمانوں میں شامل نہیں۔  
(النخل ج ۲، صفحہ ۷۸ بحوالہ ایضاً صفحہ ۸۲)

### ..... ۵۲) قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ (چھٹی صدی ہجری):

”جو شخص ایسی بات کہے کہ جس سے امت گمراہ قرار پائے اور صحابہ کرام کی تکفیر ہو ہم اسے قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے“  
—————  
”اسی طرح ہم اس شخص کو بھی قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے جو قرآن کا یا اس کے کسی ایک حرف کا انکار کرے یا اس میں کوئی تبدیلی کرے یا زیادتی کرے“  
—————  
”اسی طرح ہم غالی شیعوں کو ان کے اس قول کی وجہ سے قطعی کافر قرار دیتے ہیں کہ ان کے اماموں کا درجہ نبیوں سے اونچا ہے۔“  
(کتاب الشفاء، جلد ۲، صفحہ ۲۸۶، ۲۸۱، ۲۹۰، بحوالہ ایضاً صفحہ ۸۲، ۸۳)

### ..... ۵۳) شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (چھٹی صدی ہجری):

”شیعوں کے تمام گروہ اس پر متفق ہیں کہ امام کا تعین اللہ تعالیٰ کے واضح حکم سے ہوتا ہے، وہ معصوم ہوتا ہے۔ حضرت علی تمام صحابہ سے افضل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت علی کو امام و خلیفہ نہ ماننے کی وجہ سے چند ایک کے سوا تمام صحابہ مرتد ہو گئے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ امام کو دنیا اور دین کی تمام چیزوں کا علم ہوتا ہے۔ یودیوں نے تورات میں تحریف کی اسی طرح ردائف بھی اپنے اس دعویٰ کی وجہ سے کہ قرآن میں تبدیلی کی گئی ہے، قرآن مجید میں تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔“  
(غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۵۶ تا ۱۶۲، بحوالہ ایضاً صفحہ ۸۲ تا ۸۵)

### ..... ۵۴) امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ:

ردائفوں کی طرف سے قرآن مجید کا تحریف کا دعویٰ اسلام کو باطل کر دیتا ہے۔  
(تفسیر کبیر بحوالہ ایضاً صفحہ ۱۱۸)

..... علامہ کمال الدین ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ (ساتویں صدی ہجری):

اگر رافضی صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا منکر ہے تو وہ کافر ہے۔ (فتح القدر جلد اول باب الامت بحوالہ ایضاً صفحہ 88)

..... شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (آٹھویں صدی ہجری):

— عصر حاضر کے ان مرتدین سے اللہ کی پناہ! یہ لوگ کھلا اللہ، اس کے رسول ﷺ، اس کی کتاب اور اس کے دین کے دشمن ہیں۔ اسلام سے خارج ہیں۔— یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے عداوت رکھنے والے ہیں اور اسی طرح کے مرتد اور کافر ہیں جیسے وہ مرتدین تھے جن سے صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ کی تھی۔ (منہاج السنہ جلد 2، صفحہ 198 تا 200، بحوالہ ایضاً صفحہ 26)

— اگر کوئی صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کو جائز سمجھ کر کرے تو وہ کافر ہے۔..... صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے والا سزائے موت کا مستحق ہے..... جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں گالی کہے وہ کافر ہے۔..... رافضی کا ذبیحہ حرام ہے۔ حالانکہ اہل کتاب (یہودیوں اور عیسائیوں) کا ذبیحہ جائز ہے اور روافض کا ذبیحہ کھانا اس لئے جائز نہیں کہ شرعی حکم کے لحاظ سے یہ مرتد ہیں۔ (الصارم المسلول صفحہ 575 بحوالہ ایضاً 85 تا 87)

..... فتاویٰ بزازیہ (نویں صدی ہجری):

— ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر کافر ہے، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کو کافر کہنے والے کو کافر کہنا واجب ہے۔ (جلد 6، صفحہ 318، بحوالہ بینات صفحہ 157)

..... علامہ ابو السعود شیخ الاسلام و مفتی اعظم سلطنت عثمانیہ (دسویں صدی ہجری):

شیعوں سے جنگ جہاد اکبر ہے اور ان سے جنگ میں ہمارا جو آدمی مارا جائے گا وہ شہید ہوگا۔ — شیعہ اسلامی فرقوں سے خارج ہیں۔ — ان کا کفر ایک سطح پر نہیں رہتا بلکہ بتدریج بڑھتا رہتا ہے۔ — ہمارے گزشتہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ان پر تلوار اٹھانا جائز ہے اور یہ کہ ان کے کافر ہونے میں جس کو شک ہو وہ خود کفر کا مرتکب قرار دیا جائے گا۔ چنانچہ امام اعظم، امام سفیان ثوری، امام اوزاعی کا مسلک یہ ہے کہ اگر یہ لوگ توبہ کر کے اسلام میں آجائیں تو انہیں قتل نہیں کیا جائے گا اور امید کی جاسکتی ہے کہ دوسرے کافروں کی طرح توبہ کے بعد ان کی بخشش ہو جائے گی لیکن امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام یسٹ بن سعد اور بہت سے ائمہ کبار کا مسلک یہ ہے کہ نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی اور نہ ان کے اسلام لانے کا اعتبار کیا جائے گا بلکہ حد جاری کرتے ہوئے ان کو قتل کر دیا جائے گا۔ (رسائل ابن عبدین شامی طبع سہیل اکیڈمی لاہور جلد 1، صفحہ 369، بحوالہ بینات صفحہ 27)



### ..... علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (گیارہویں صدی ہجری):

یہ لوگ اکثر صحابہ کے کفر کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کے کفر پر سب کا اجماع ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں۔

(تمتہ مظاہر حق۔ بحوالہ ایضاً صفحہ 87)

..... جو شخص شیخین (ابوبکرؓ و عمرؓ) کی خلافت کا انکار کرے تو وہ کافر قرار دیا جائے گا کیونکہ ان دونوں کی خلافت پر صحابہ کا اجماع ہے۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ 198، بحوالہ ایضاً صفحہ 112)

### ..... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (گیارہویں صدی ہجری):

..... صحابہ پر طعن کرنا درحقیقت پیغمبر پر طعن کرنا ہے۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی توقیر نہ کی وہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا ہی کب؟ ..... جو احکام شرعیہ قرآن و احادیث کی راہ سے ہم تک پہنچے ہیں وہ صحابہ کے ذریعے سے ہی تو پہنچے ہیں۔ صحابہ قابل طعن ہوں گے تو انہوں نے جو چیزیں نقل کی ہیں وہ بھی قابل طعن ہوں گی۔ ..... ان میں سے کسی پر طعن و تبرا کرنا دین پر طعن کرنا ہے۔ (مکتوب امام ربانی بنام مرزا فتح اللہ شیرازی بحوالہ ایضاً صفحہ 152)

..... اس میں شک نہیں کہ شیخین "صحابہ" میں سب سے افضل ہیں۔ پس یہ بات ظاہر ہے کہ ان کی تکفیر بلکہ تنقیص بھی کفر، زندیقی اور گمراہی کا موجب ہے۔ (ردِ روانض صفحہ 31، بحوالہ ایضاً صفحہ 12)

### ..... فتاویٰ عالمگیری:

..... رانضی اگر شیخین (صدیقؓ و فاروقؓ) کی شان میں گستاخی کرے اور ان پر لعنت کرے تو وہ کافر ہے۔ ..... روانض دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام وہ ہیں جو شریعت میں مرتدین کے ہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد 2، صفحہ 268، 269، بحوالہ ایضاً صفحہ 88)

### ..... شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (بارہویں صدی ہجری):

..... شیعوں کی اصطلاح میں امام معصوم ہوتا ہے، اس کی اطاعت فرض ہوتی ہے۔ اللہ کی طرف سے مخلوق کی ہدایت کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اس پر باطنی وحی آتی ہے۔ پس درحقیقت وہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اگرچہ زبان سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔ (تفہیمات الیہ صفحہ 244، بحوالہ ایضاً صفحہ 78)

..... اگر کوئی خود کو مسلمان کہتا ہے لیکن بعض ایسی دینی حقیقتوں کی جن کا ثبوت رسول اللہ ﷺ سے قطعی ہے ایسی تشریح و تاویل کرتا ہے جو صحابہ "تابعین اور اجماع امت کے خلاف ہے۔ تو اس کو زندیق کہا جائے گا۔ وہ لوگ زندیق ہیں جو کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ و عمرؓ اہل جنت میں سے نہیں ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ لیکن اس

کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نبی نہ کہا جائے گا۔ لیکن نبوت کی جو حقیقت ہے یعنی کسی انسان کا اللہ کی طرف سے مبعوث ہونا اس کی اطاعت کا فرض ہونا اور اس کا معصوم ہونا، یہ سب ہمارے اماموں کو حاصل ہے۔ تو یہ عقیدہ رکھنے والے زندیق ہیں اور جسور متاخرین حنفیہ و شافعیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ واجب القتل ہیں۔ (مسوئی شرح مؤطا جلد دوم، بحوالہ ایضاً صفحہ 91)

### ..... ۱۰۰ ..... شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (تیرہویں صدی ہجری):

فرقہ امامیہ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت سے منکر ہیں اور کتب فقہ میں مذکور ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت کا جس نے انکار کیا وہ اجماع امت کا منکر ہوا وہ کافر ہو گیا۔ — حنفی مسلک کے مطابق امامیہ شیعہ شرعی حکم کے لحاظ سے مرتد ہیں۔

(فتاویٰ عزیز، بحوالہ بینات صفحہ 158، 163)

### ..... ۱۰۱ ..... قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ:

(مالا بد منہ بحوالہ بینات صفحہ 138)

تیسٹین (ابو بکرؓ، و عمرؓ) کو برا بھلا کہنے سے کافر ہو جاتا ہے۔

— جو شیعہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر سمت لگاتے ہیں وہ مومن نہیں ہیں۔ (تفسیر مظہری اردو جلد 8 صفحہ 306)

### ..... ۱۰۲ ..... در مختار (حنفی مسلک کا فقہی مجموعہ):

تیسٹین میں سے کسی ایک کو برا بھلا کہنے والا یا ان میں سے کسی پر طعن کرنے والا کافر ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔

(در مختار جلد 4، بحوالہ بینات صفحہ 158)

### ..... ۱۰۳ ..... علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ:

جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر سمت لگائے یا ابو بکر صدیقؓ کی صحابیت کا انکار کرے تو اس کے کفر میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔

(رد المحتار جلد 2، صفحہ 294، بحوالہ بینات صفحہ 81)

### ..... ۱۰۴ ..... مولانا عبدالباری فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ:

جو اہل اہواء دعویٰ اسلام کے باوجود ضروریات دین میں سے کسی بات کے منکر ہوں۔ خواہ ان کا انکار کسی رکیک تاویل ہی کی بنیاد پر ہو ان کے کفر میں اور ترکہ کے مستحق نہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں جیسا کہ غالی روافض کا معاملہ ہے جو قطعاً دین کی تکذیب اور اوعاء تحریف قرآن وغیرہ کی وجہ سے خدا اور رسول ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں۔ (بینات صفحہ 117)

### ..... ۱۰۵ ..... مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ:

شیعہ بے ادب ہر چند کلمہ توحید زبان سے کہے لیکن مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اگر ایک آیت قرآن شریف کا کوئی کلمہ گو منکر و مکذب ہو تو وہ کافر ہوتا ہے۔ کلمہ پڑھنے اور قبلہ کی طرف منہ کرنے سے مومن نہیں ہوتا۔ ..... اذیت محبوبہ رسول خدا، اذیت رسول اللہ ہے اور موذی رسول کا کافر ہے۔ ..... ایسے شریروں کی تکفیر و تہنیت ہر مسلمان پر واجب ہے۔ (ہدایت الشیعہ صفحہ 14، بحوالہ بینات صفحہ 138)

..... ﴿۶﴾ مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ (چودھویں صدی ہجری):  
محققین کے نزدیک سنی روافض کافر بنجگ مرتد ہیں۔ لہذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔

(فتاویٰ مظاہر علوم اول صفحہ 213، کتاب الذبائح بحوالہ بیانات صفحہ 126)

..... ﴿۷﴾ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ:

\_\_\_\_\_ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر رضی اللہ عنہما، فاروق اعظم رضی اللہ عنہما، خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخ کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہیں۔

\_\_\_\_\_ یہ حکم فقہی تبرائی رافضیوں کا ہے اگرچہ تبراو انکار خلافت شیخین رضی اللہ عنہما کے سوا ضروریات دین کا انکار نہ کرتے ہوں۔ والا حوط مافیہ قول المتکلمین اتھم ضلال من کلاب النار و کفار دہہ ناخذ (یعنی یہ گمراہ ہیں، جنم کی آگ کے کتے ہیں اور کافر ہیں) اور روافض زمانہ تو ہرگز صرف تبرائی نہیں علی العموم منکران ضروریات دین اور باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کفار مرتدین ہیں۔ یہاں تک کہ علماء کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انہیں کافر نہ جائیں وہ خود کافر ہے۔ \_\_\_\_\_ بہت سے عقائد کفریہ کے علاوہ وہ کفر صریح میں ان کے عالم، جاہل، مرد، عورت، چھوٹے، بڑے سب بالا نفاق گرفتار ہیں!

### کفر اول:

قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں۔ ..... اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت، نقص یا تبدیل، کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اسے متحمل جانے بالا جماع کافر و مرتد ہے۔

### کفر دوم:

ان کا ہر تنفس سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کے بہ اجماع مسلمین کافر بے دین ہے۔

\_\_\_\_\_ بالجملہ ان رافضیوں ہتھالیوں کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ (معاذ اللہ) مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا۔ محض زنا ہوگا اولاد الزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی، نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے، ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پاسکتا۔ ان کے مرد، عورت، عالم، جاہل کسی سے میل جول، سلام کلام سب سخت

کبیرہ اشد حرام جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے سچے مسلمان سنی بنیں۔ (ردالرفضہ بحوالہ بیانات صفحہ 117، 118، 222)

### مولانا محمد انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ:

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ میں سے کسی ایک کی خلافت کا منکر بھی کافر ہے۔

(اکفار الملحدین صفحہ 51 ایضاً صفحہ 156)

### مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنؤی رحمۃ اللہ علیہ:

شیعہ اثنا عشری قطعاً خارج از اسلام ہیں۔ ہمارے علماء سابقین کو چونکہ ان کے مذہب کی حقیقت کا حقہ معلوم نہ تھی بوجہ اس کے کہ یہ لوگ اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں اور کتابیں بھی ان کی نایاب تھیں لہذا بعض محققین نے بنا بر احتیاط ان کی تکفیر نہیں کی تھیں مگر آج ان کی کتابیں نایاب نہیں رہیں اور ان کے مذہب کی حقیقت منکشف ہو گئی۔ اس لئے تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہو گئے ہیں۔ ضروریات دین کا انکار قطعاً کفر ہے۔ اور قرآن شریف ضروریات دین میں سب سے اعلیٰ و ارفع چیز ہے اور شیعہ بلا اختلاف کیا ان کے متقدمین اور کیا متاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ ان کی معتبر کتابوں میں زائد از دو ہزار روایات تحریف قرآن کی موجود ہیں۔ ..... ان کے علماء کا اقرار رہا ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں۔ تحریف قرآن پر صریح الدلائل ہیں۔ ..... شیعوں کا کفر بر بنائے عقیدہ تحریف قرآن عمل تردد نہیں ہے۔ ..... لہذا شیعوں کے ساتھ مناکحت قطعاً ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام ان کا چندہ مسجد میں لینا ناروا ہے۔ ان کا جنازہ پڑھنا یا ان کو جنازہ میں شریک کرنا جائز نہیں ہے۔ ان کی مذہبی تعلیم ان کی کتابوں میں یہ ہے کہ سینوں کے جنازہ میں شریک ہو کر یہ دعاء کرنا چاہئے کہ یا اللہ! اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اس پر عذاب نازل کر۔ (بیانات صفحہ 170، 171)

اس فتویٰ کو مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا عبدالرحمن امر وی، مولانا اعجاز علی، مولانا مفتی محمد حسن شاہ جہان پوری، مولانا قاری محمد طیب، مولانا مفتی محمد شفیع سمیت متعدد اکابر علماء اور اصحاب فتویٰ کی تصدیق اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کی علیحدہ تحریر میں توثیق حاصل ہے۔

### مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ:

اگر کوئی شیعہ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تمت باندھتا ہے یا حضرت صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر ہے یا خلفائے ثلاثہ کو برا بھلا کہتا ہے تو وہ خارج از اسلام ہے۔ (بحوالہ رجسٹر فتاویٰ مدرسہ قاسم العلوم ملتان جلد 5، استفتاء نمبر 1017) (بیانات صفحہ 222)

# استفتاء

از مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی (انڈیا)

## حضرات علماء کرام و مفتیان عالم اسلام و اصحاب فتویٰ

آپ حضرات نے گزشتہ اوراق میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی اور مسلم کتابوں کی وہ عبارات اور ان کے اکابر کے اقوال پر جو شیعہ مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں، ملاحظہ فرمائے۔ جن کے مطالعہ کے بعد اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ اندریں صورت قرآن و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں کہ ایسا گروہ جو

(1) — موجودہ قرآن کو محرف (تبدیل شدہ) اور شراب خور خلفاء کی کتاب کہنے والا

(2) — شیعیان اور تمام صحابہ کرام کو کافر قرار دینے والا

(3) — منصب نبوت سے منصب امامت کو برتر جاننے والا

ہو، مسلمان ہو سکتا ہے یا نہیں.....؟

آپ کے سامنے ان عبارات کے ساتھ ساتھ امت کے متقدین علماء اور اکابرین اسلام کی آراء بھی آچکی ہیں اب آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ان سب چیزوں کے منظر عام پر آجانے کے بعد آپ کے نزدیک شیعہ اثنا عشریہ کی شرعی حیثیت کیا ہے اس گروہ کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے قرآن و سنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

# الجواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیعہ اثنا عشریہ اور حالیہ ایرانی انقلاب کے قائد روح اللہ خمینی کے عقائد کفریہ خیالات باطلہ کے بارے میں حضرت مفکر اسلام مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ کے استفتاء کے جواب میں محدث کبیر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمن الاعظمی دامت برکاتہ اور ہندوپاک کے اکابر علماء و مفتیان کرام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے ہم اس کی مکمل تائید و اتفاق کرتے ہیں۔ استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی و معتبر کتابوں سے ان کے جو مذہبی معتقدات نقل کئے گئے ہیں اور اس دور میں ان کے امام و قائد روح اللہ خمینی کی کتاب ”کشف الاسرار“ و دیگر کتابوں سے خمینی کے جن نظریات و فرمودات کی نشان دہی کی گئی ان عقائد و نظریات کے حامل بلاشبہ کافر و مرتد ہیں۔ لہذا شیعہ اثنا عشریہ اور خمینی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ استفتاء میں ان کے کفریہ عقائد کے ثبوت میں ناقابل تردید کافی حوالہ جات ہیں۔ اس لئے مزید حوالہ جات اور دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ کسی شخص کے ایمان و کفر کا مدار اس کے اعتقادات و نظریات پر ہے۔ جن چیزوں پر ایمان لانا اور یقین کرنا اسلام نے ضروری قرار دیا ہے اور جن اشیاء کو علماء اسلام و حضرات مشکمین نے ضروریات دین کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار موجب کفر ہے لہذا جمیع ضروریات دین پر ایمان لانے سے ایمان کا تحقق ہوتا ہے۔ اس پر ہر زمانہ کے علماء کا اجماع ہے۔ بحر العلوم حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ اپنی بے نظیر تصنیف ”اکفار الملحدین“ میں لکھتے ہیں کہ ”اجماع الامۃ علی تکفیر من خالف الدین المعلوم بالضرورۃ (ص ۶۳) یعنی ضروریات دین کے مخالف و منکر کی تکفیر پوری امت کا اجماع ہے۔ ویسے تو ان کے عقائد باطلہ و خرافات اور وجوہ کفر و ارتداد بے شمار ہیں۔ ان میں چند اسباب کفر درج ذیل ہیں۔

(1) — پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ تمس پارہ قرآن مجید جو ہمارے سامنے موجود ہے۔ بعینہ ہی لوح محفوظ میں ہے۔ از اول تا آخر منزل من اللہ ہے۔ اس میں کسی قسم کی تحریف و تبدیلی نہیں ہوئی۔ پورے قرآن کا انکار جس طرح کفر ہے۔ اسی طرح کسی ایک آیت کا انکار بھی کفر ہے۔ اس پر تمام امت کا اجماع ہے مگر شیعہ اثنا عشریہ اس قرآن پاک کو محرف سمجھتے ہیں اور اس میں تبدیلی و تحریف کے قائل ہیں حالانکہ یہ سراسر کفر ہے۔

(2) — دور صحابہؓ سے آج تک امت کا اجماع ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا۔ لہذا خصوصیات نبوت، وحی، شریعت، عصمت وغیرہ بھی قیامت تک بند ہیں۔ مگر یہ شیعہ لوگ اگرچہ برملا عقیدہ ختم نبوت کے انکار کی جرأت نہیں کرتے مگر درپردہ یہ لوگ اجراء نبوت کے قائل ہیں۔ کیونکہ ان کا عقیدہ امت انکار ختم نبوت کو مستلزم ہے۔ لہذا یہ لوگ درحقیقت تقیہ کی وجہ سے اپنے اماموں کے لئے لفظ نبی کے استعمال کرنے سے تو گریز کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ لوگ اپنے آئمہ کے لئے خصوصیات نبوت ثابت کرتے ہیں۔ یعنی اپنے آئمہ کو منصوص از خدا، معصوم اور ان کے پاس وحی و شریعت آنے کے قائل ہیں۔ نیز ان

کو احکام شریعت کو منسوخ کرنے کا اختیار بھی دیتے ہیں۔ بلکہ روح اللہ ثینی کی تحریر کے مطابق ان کے آئمہ درجہ الوہیت تک پہنچے ہوئے ہیں۔ یہ تو سراسر کفر و شرک ہے۔ روح اللہ ثینی نے اپنی کتاب الحکومة الاسلامیة میں خامہ فرسائی کی ہے۔ کہ فان لامام مقام محمود او درجة سامیة وخلافة تکوینیہ تخضع لولا یتها و سبطرتها جمیع ذرات هذا الکون وان من ضروریات مذهبنا ان لائمتنا مقاما لا یبلغه ملک مقرب ولانبی مرسل الی ان قال وقد ورد عنهم (ع) ان لنا مع الله حالات لا یسعها ملک مقرب ولانبی مرسل ومثل هذه المنزلة موجودة لفاطمة الزهرا علیهم السلام / الخ الحکومت الاسلامیہ (ص ۵۲) اس کے کفر کے ثبوت کے لئے یہ حوالہ ہی کافی ہے۔

(3) — یہ لوگ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت و بر۹ت اور پاک دامنی کی بابت قرآن میں صریح نازل ہونے کے باوجود العیاذ باللہ ان پر تہمت نبوت کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت ہے اور آپ کے گھرانے کے ساتھ تو انتہائی عناد اور گستاخی کا مین ثبوت ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(4) — ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد العیاذ باللہ تین صحابی کے علاوہ تمام صحابہ کرام مرتد ہو گئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت ایک مہمل اور بیکار شئی ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(5) — یہ لوگ خلفاء ثلاثہ کو منافع خان اور محرف قرآن سمجھتے ہیں خلیفہ اول حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت پر تمام صحابہ کرام کا اجماع قائم ہوا تھا۔ بلکہ صاحب نور الانوار کے قول کے مطابق ان کی خلافت پر پوری امت کا اجماع قائم ہو گیا اور اجتماع کے مراتب میں سب سے قوی اجماع صحابہ کرام کا اجماع ہے۔ نیز نور الانوار میں یہ مذکور ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر کافر ہے۔

(6) — نیز یہ لوگ رجعت ارواح کے قائل ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ایسا سراسر فاسد اور باطل عقیدہ ہے اور تمام اکابر علماء امت کا اجماع ہے کہ کوئی شخص مرنے کے بعد اس دنیا میں دوبارہ واپس نہیں آئے گا۔ شیعہ اثنا عشریہ کا مشہور عقیدہ کہ ظہور امام مدنی کے بعد سب سے پہلے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ نیز امام مدنی حضرت شیخ ابو بکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کو سزا دیں گے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر حد جاری کریں گے۔ انکا یہ عقیدہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف توہین بھی ہے اور آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت صدیقہ کی شان میں شدید گستاخی بھی جو یقیناً حضور ﷺ کے لئے باعث ایذا بھی ہے۔

بہر حال مذکورہ بالا کفریہ عقائد کی بنا پر فرقہ اثنا عشریہ اور ان کے قائد روح اللہ ثینی کے کفر و ارتداد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے

(والله اعلم و علمه اتم)

میں کسی شک و شبہ و تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔

از مفتی ولی حسن مفتی اعظم پاکستان

جامع اسلامیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی

## بھارت، بنگلہ دیش اور پاکستان کے

### دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث علماء کے جوابات

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی کی طرف سے شیعہ کے تین اہم کفریہ عقائد پر جس رائے کا اظہار کیا گیا تھا اور جس طرح حضرت مصنف ممدوح نے ان عقائد کی بنیاد پر شیعہ اثنا عشریہ کے کفر پر دلائل بیان فرمائے تھے اور پھر انہی دلائل کی روشنی میں جب استفتاء کیا گیا تو ہندو پاک تمام علماء نے مولانا منظور احمد نعمانی کی رائے کی تصدیق کی ہے۔ حضرت مولانا نعمانی کی رائے کے مطابق شیعہ اثنا عشریہ اپنے عقائد کفریہ کی بنیاد پر کافر مرتد ہیں۔ ————— علماء کے نام اور تصدیقات ملاحظہ ہوں۔

## تصدیقات علماء پاکستان

### علماء سرحد

#### اسیر مالٹا یادگار سلف حضرت مولانا عزیز گل صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اسیر مالٹا حضرت شیخ السند رحمۃ اللہ علیہ کے خادم خاص، اکابر دیوبند کی یادگار حضرت مولانا محمد عزیز گل صاحب جو کچھ عرصہ قبل فوت ہو گئے ہیں کی خدمت اقدس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا اور آپ کو استفتاء اور فتویٰ پڑھ کر سنایا گیا تو اس پر خوشی کا اظہار فرمایا اور بہت دعائیں دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ فتویٰ وقت کا اہم تقاضا اور ضرورت ہے کیونکہ ان کے عقائد اب بالکل واضح ہو گئے ہیں اور مسلمانوں کو کھل کر ایذا پہنچانے کے درپے رہتے ہیں۔ آپ سے دستخط کی درخواست کی گئی تو فرمایا کہ میں اس فتوے کی توثیق کرتا ہوں۔ بیٹائی نہیں رہی جس کی وجہ سے پندرہ سال سے قلم نہیں اٹھایا اور ہاتھ میں رعشہ بھی ہے اسلئے دستخط سے معذور سمجھیں۔ دوبارہ درخواست کی گئی کہ تمبرک کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس پر آپ کے دستخط ہوں تو ازراہ شفقت اس درخواست کو قبول فرمایا اور حضرت نے ہاتھ پکڑوا کر فتوے پر دستخط فرمائے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس سے پہلے شیعوں کے کفر کا فتویٰ مولانا عبدالشکور لکھنوی ”لکھ چکے ہیں جس پر ہمارے تمام اکابر نے دستخط فرمائے تھے۔ اس طرح شیعوں پر کفر کا فتویٰ علمائے دیوبند کا متفقہ مؤقف ہے۔



## حضرت مولانا فقیر محمد صاحب "خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت تھانوی

### قدس سرہ و سرپرست اعلیٰ جامعہ امداد العلوم، پشاور و دیگر علماء و اساتذہ جامعہ

شیعہ بکے کافر ہیں ان کے کفر کو اور ان کی شاعت کو ہمارے حضرت مجدد ملت نور اللہ مرتدہ، بھی اپنے فتویٰ اور ملفوظات میں بار بار بیان فرما چکے ہیں علماء دیوبند نے جب شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا تو اس پر مولانا عبد الماجد دریا بادی کے اشکالات کے ہمارے حضرت قدس سرہ نے جواب دیئے شیعوں کا پورا دین اور مذہب کلمہ سے لے کر نماز جنازہ اور دفن تک ہر چیز اسلام اور مسلمانوں سے مختلف ہے۔ ان کا سب سے بڑا کفر یہ ہے کہ یہ موجودہ قرآن کو محرف مانتے ہیں امامت کے قائل ہیں اور صحابہؓ کو مرتد و منافق سمجھتے ہیں اس لئے یہ کافر ہیں اور میں مفتی صاحب کے فتوے کی تصدیق و توثیق کرتا ہوں جو علماء اور مشائخ شیعوں کے خلاف علمی و عملی کام کر رہے ہیں وہ جملہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی نصرت و مدد فرمائے اور ان کو کامیاب فرمائے۔ میں ہر وقت ان لوگوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔

(حضرت مولانا) فقیر محمد (مدظلہ) سرپرست اعلیٰ جامعہ امداد العلوم، پشاور

ہم اپنے بزرگ اور قابل صد احترام علماء کرام کی تائید کرتے ہوئے روافض اثنا عشریہ کے اسباب کفر پر ان کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

محمد حسن جان شیخ الحدیث جامعہ امداد العلوم، پشاور

روافض کی کتب کے مطالعہ سے ان کی تکفیر خود بخود معلوم ہوتی ہے۔

امان اللہ (استاذ حدیث جامعہ امداد العلوم)

عبد الرحمن (ناظم جامعہ امداد العلوم)

محمود (مدرس جامعہ امداد العلوم)

## حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ و علماء دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور

حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ مفتی اعظم پاکستان فقہ اور فتاویٰ میں ہمارے مقتدا اور امام ہیں اور ہم مقتدی حضرات فتاویٰ میں صرف آپ کی اقتدار کرتے ہیں اس لئے اس فتویٰ کی تصدیق و توثیق کی حضرت مفتی صاحب کے فتوے کے بعد کوئی ضرورت نہیں۔ آپ کا فتویٰ ہم تمام علماء دیوبند اور خدام کے لئے حجت اور دلیل ہے آپ کے حکم کے پیش نظر سعادت کے لئے دستخط کر رہا ہوں ورنہ حضرت مفتی صاحب کے دستخط ہم سب کی طرف سے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ اور حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کے اس جہاد کو قبول فرمائے۔ ان بزرگوں نے اس فتنہ کا بروقت احساس کیا اور اس مرض کو سرطان بننے سے قبل ہی امت

مسئلہ سے کاٹ کر علیحدہ کرنے کی کوشش کی میں ادنیٰ خادم کی حیثیت سے اس جدوجہد اور جہاد میں حضرت مفتی صاحب کا ساتھ دوں گا اللہ تعالیٰ اس سہی کو قبول فرمائے۔

حضرت مولانا عبدالحق مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و رکن قومی اسمبلی پاکستان

میرا مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ کے جواب سے اتفاق ہے بلاتک و شبہ یہ فرقہ مرتد ہے اس سے نکاح حرام اور کالعدم ہے۔

محمد فرید عفی عنہ مفتی و استاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

سمیع الحق نائب مہتمم و استاذ حدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و رکن ایوان بالا پاکستان

عبدالحلیم استاذ دارالعلوم حقانیہ

عبد القیوم حقانی استاذ دارالعلوم حقانیہ

انوار الحق استاذ دارالعلوم حقانیہ

غلام الرحمن استاذ دارالعلوم حقانیہ

### مدرسہ نجم المدارس و علماء کلاچی — ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کا اثنا عشری شیعوں کے بارے میں فتویٰ لفظ بلفظ دیکھا۔ فتویٰ یہی ہے

افسوس کہ اس کے عدم اظہار میں مسرت و خیر ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔

(قاضی عبدالکریم غفرلہ مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی)

قاضی عبداللطیف کلاچی فاضل دارالعلوم دیوبند رکن ایوان بالا پاکستان

قاضی محمد نسیم ناظم مدرسہ نجم المدارس

قاضی عبدالحکیم نائب مہتمم مدرسہ عربیہ نجم المدارس

امان اللہ مدرس نجم المدارس

محمد زمان مدرس نجم المدارس

غلام علی مدرس نجم المدارس

قاضی محمد اکرم مدرس نجم المدارس

محمد ہارون کلاچی، گلاب نور کلاچی، حافظ عبدالواحد کلاچی، عزیز الرحمن کلاچی، عبداللہ کلاچی، حبیب الرحمن کلاچی

### دارالعلوم سرحد پشاور

الحبیب مصیب

عبد اللطیف مفتی دارالعلوم سرحد پشاور

محمد ایوب جان بنوری مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم سرحد

شفیع الدین مدرس دارالعلوم سرحد

عبد اللہ مدرس دارالعلوم سرحد

جلیل الرحمن مدرس دارالعلوم سرحد

سمیع اللہ مدرس دارالعلوم سرحد

احسان الحق مدرس دارالعلوم سرحد

شہاب الدین مدرس دارالعلوم سرحد

## مرکزی دارالقراء — نمک منڈی پشاور

الجواب صحیح:

محمد فیاض مہتمم مرکزی دارالقراء نمک منڈی پشاور

محمد جان شیخ الحدیث مرکزی دارالقراء پشاور

### جامعہ اشرفیہ پشاور

محمد اشرف قریشی — مدیر صدائے اسلام و مہتمم جامعہ اشرفیہ پشاور

### دارالعلوم ہادیہ پشاور

الجواب صحیح

سعید الرحمن ناظم اعلیٰ دارالعلوم ہادیہ پشاور

رحمت ہادی مہتمم دارالعلوم ہادیہ پشاور

### مدرسہ معراج العلوم بنوں

جو استفتاء میرے سامنے آیا اور اس میں فرقہ اثنا عشریہ کے عقائد ہیں کی رو سے یقیناً اس قسم کے عقائد رکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے اس سے مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا ناجائز ہے۔ اس قسم کے عقائد رکھنے والی جماعت جب کہ کافر ہے اور پھر آپ کو یہ مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور عامتہ المسلمین کو گمراہ کرتے ہیں اس تلبیس میں نہ پھنسیں ان سے اظہار برات کر کے ان کے کفر و کفریات عام طور پر مشتہر کریں۔

فضل غنی مفتی مدرسہ معراج العلوم بنوں

ایسے عقائد رکھنے والے کافر ہیں اور ان سے مسلمانوں جیسا معاملہ نہیں ہونا چاہئے۔

صدر الشہید مہتمم مدرسہ معراج العلوم بنوں

اس قسم کے عقائد رکھنے والا جو کہ استفتاء میں مذکور ہیں خواہ وہ فرقہ اثنا عشریہ ہو یا اور ہو وہ کافر ہے۔

روشان مدرس معراج العلوم بنوں

عبدالروف مدرس معراج العلوم بنوں

احمد شاہ مدرس معراج العلوم، مجیب الرحمن مدرس معراج العلوم، سعد اللہ مدرس معراج العلوم۔

### جامعہ مدنیہ تجوید القرآن بنوں

ایسے عقائد والے کافر ہیں۔ حضرت گل مہتمم جامعہ مدنیہ تجوید القرآن و خطیب جامع حق نواز خان بنوں

## جامعہ مدنیہ اسماعیل

صحیح عقائد تک ایسے عقائد رکھنے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں ہیں۔

حافظ سید حبیب شاہ ناظم اعلیٰ جامعہ مدنیہ

عبد الغنی مدرس جامعہ مدنیہ

عبید اللہ مدرس جامعہ مدنیہ

## جامعہ علوم شرعیہ بنوں

مبسملاً و حامداً و مصلياً و مسلماً

المابعد حضرات علماء کرام کے فتاویٰ بارہ شیعہ حضرات خصوصاً اثنا عشریہ نظر سے گزرے تفصیل کا موقع تو نہیں ہے البتہ قرآن پاک۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ان کے عقائد بالکل واضح کفر ہے ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک قطعاً حرام ہے ان کے ساتھ رشتے ناطے نکاح کے حرام ہیں ان کے عقائد سے عوام الناس کو آگاہ کرنا علماء کرام کا فرض ہے لہذا بندہ علماء کرام کے فتوؤں کی من و عن تائید کرتا ہے۔

(فقط) ننگ اسلاف حضرت علی عثمان

مہتمم مدرسہ عربیہ علوم شرعیہ بنوں

## جامعہ حلیمیہ پیرو ضلع بنوں

الجواب صحیح محمد حسن مہتمم جامعہ حلیمیہ

محمد شفیع مدرس جامعہ حلیمیہ

حضرت علی جامعہ حلیمیہ

جان محمد مدرس جامعہ حلیمیہ

محمد انور مدرس جامعہ حلیمیہ

## علماء و خطباء بنوں

الجواب صحیح حاجی محمد جاذب خطیب جامع مسجد واس چوک بنوں

محمد زمان خطیب جامع مسجد حافظ جی عید گاہ لکی روڈ بنوں

غیاث الدین ڈومیل وزیر ضلع بنوں

زرولی شاہ مہتمم مدرسہ عربیہ کنز العلوم بنوں

عبد الغفار تاجہ زئی

عبد الرحمن خطیب جامع مسجد مدنی

غیاث الدین سواتی مندرہ خیل بنوں

عمر خان مہتمم مدرسہ اسلامیہ خزانہ العلوم تاجہ زئی بنوں

قاری نور الرحمن شیری خیل بنوں

محمد طیب کوثر، ناظم اعلیٰ مدرسہ انوار العلوم میراخیل بنوں  
عمر خان خطیب جامع مسجد ننگر خیل بنوں  
شیر محمد خطیب جامع مسجد تجوڑی بنوں

### دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح فضل اللہ مستم دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت  
حمید اللہ جان، ناظم اعلیٰ دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت  
الجواب حق والحق الحق بالاتباع حبیب اللہ مفتی دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت  
تاج محمد مدرس دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت  
محمد کمال مدرس دارالعلوم لکی مروت  
محمد کفایت اللہ // // // اصلاح الدین // //

### جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں

الجواب حق فماذا بعد الحق الا للضلال عزیز الرحمن — مفتی جامعہ العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں  
الجواب صحیح (قاری) فضل الرحمن مستم جامعہ العلوم الاسلامیہ لکی مروت

### جامعہ عثمانیہ مچن خیل لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح — عبد المتین مستم جامعہ عثمانیہ موضع مچن خیل لکی مروت بنوں

### علماء و خطباء لکی مروت

الجواب صحیح — عزیز الرحمن خطیب جامع مسجد قریشاں لکی مروت

نعمت اللہ لکی مروت

حبیب اللہ لکی مروت

### دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن، محلہ پراچگان کوہاٹ

اشاء عشری شیعہ کے بارے میں احقرے سامنے پاکستان کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب دامت برکاتہم اور ہندوستان کے محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی دامت برکاتہم کے تفصیلی جواب و فتاویٰ پیش کئے گئے۔ ہمیں بھی حرف بہ حرف ان کے جواب سے اتفاق ہے اور ہمارے نزدیک بھی اشاء عشری رافضی بلاریب کافر ہیں۔ ان کے ساتھ غیر مسلموں جیسا سلوک کرنا چاہئے — واللہ اعلم بالصواب  
(مولانا) معین الدین خادم دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

## دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

ہم اس فتوے کی حرف بحرف تائید کرتے ہیں۔

قمر الزمان عفی عنہ، دارالعلوم

غلام محمد صادق مدرس

فخر الاسلام کان اللہ لہ، مدرس

گوہر شاہ غفرلہ - مہتمم دارالعلوم،

روح الامین غفرلہ شیخ الحدیث دارالعلوم

معمتد باللہ عفی عنہ، مدرس

(مولانا) ایاز احمد غفرلہ، مدرس

## دارالعلوم اسلامیہ عربیہ تحت بھائی مردان

میں تمہ دل سے مفتی ولی حسن بنوری ٹاؤن کراچی کی طرف سے شائع شدہ فتویٰ کی تصدیق کرتا ہوں۔ واللہ اعلم

(مولانا) محمد امین گل عفی عنہ

شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ عربیہ

## دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی

الجواب صحیح — روح اللہ عفاء اللہ عنہ، مہتمم دارالعلوم نعمانیہ

## علماء کرام و مفتیان عظام ضلع مردان صوبہ سرحد

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى۔ اما بعد فقد طالعنا الفتوى في حق الشيعة الشنيعة وطالعنا بعض الحوالات فهي حقة مطابقة الشريعة الغراء المخالفة عن تلك الفتوى مخالفة عن الحق وماذا بعد الحق الا للضلال

حمد اللہ مہتمم دارالعلوم مظہر العلوم ڈگنی و امیر جمعیت علماء اسلام ضلع مردان

قاضی نور الرحمن سرپرست اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان

سعید اللہ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان

عبد الغنی صدر مدرس دارالعلوم الاسلامیہ انوار العلوم ڈانگ بابا مردان

محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد گجوان روڈ مردان

معین الدین ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ رستم و ناظم جمعیت علماء اسلام ضلع مردان  
حافظ حسین احمد مہتمم دارالعلوم تحفیظ القرآن الکریم پارتی مردان  
پیرزادہ عبد الحکیم ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء اسلام تحصیل مردان مقام گجرات  
احمد عبد الرحمن الصدیق ایم اے مدیر نظارۃ العارف مسجد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما نوشہرہ صدر ضلع پشاور

## دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان

ہم حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی کے استفتاء کے جواب میں حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد مفتی ولی حسن ٹونگی کے فتویٰ کی  
مکمل تائید و توثیق کرتے ہیں۔

سراج الدین نائب مہتمم دارالعلوم نعمانیہ  
عبد الحمید مدرس امیر عباس مدرس

علاء الدین مہتمم دارالعلوم نعمانیہ  
عطاء اللہ شاہ مفتی دارالعلوم نعمانیہ

## علماء و خطباء ڈیرہ اسماعیل خان

الجواب صحیح —	غلام رسول خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری ڈیرہ اسماعیل خان			
	محمد رمضان خطیب جامع مسجد قوۃ الاسلام ڈیرہ اسماعیل خان	//	//	//
	سراج الدین مڑو صدر مدرس دارالعلوم فرقانیہ عثمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان	//	//	//
	مولانا غلام بادشاہ خطیب مدنی مسجد ڈیرہ اسماعیل خان	//	//	//
	مولانا عبدالرشید ڈیرہ اسماعیل خان مولانا فیض اللہ فاضل دیوبند ڈیرہ اسماعیل خان	//	//	//

## علماء پنجاب

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ امیر عالی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

فقیر مندرجہ فتاویٰ سے متفق ہے شیعہ اپنے عقائد کفریہ کی وجہ سے بلاشک کافر ہیں۔

فقیر ابو النخیل خان محمد خانقاہ سراجیہ کنڈیاں شریف

## جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی

قرآن کریم کی تحریف، شیخین کی تکفیر اور مسئلہ امامت (جو عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے) کی بنا پر مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونگی مدظلہ کے فتویٰ کی تائید ہے۔

سعید الرحمن مہتمم جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی

## جامعہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن کے فتویٰ کے بعد شیعہ اثنا عشریہ کے کفر میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہم مفتی صاحب کے فتویٰ کی تائید کرتے ہیں۔

محمد عبداللہ مدیر جامعہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

عبدالتین ناظم جامعہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

محمد شریف، عبدالباسط، عبدالعزیز، عبدالغفور، ظہور احمد

## خطیب بادشاہی مسجد لاہور

الجواب صحیح — عبد القادر آزاد (خطیب بادشاہی مسجد لاہور)

## جامعہ مدنیہ انک شہر

احقر اکابر علماء کرام کے ارشادات سے پورا متفق ہے۔

محمد زاہد الحسنی غفرلہ، مہتمم جامعہ مدنیہ انک شہر

الجواب صحیح — محمد نصیر الحسنی، مدرس جامعہ مدنیہ انک شہر

## جامعہ اشرفیہ لاہور

لقد اصاب من اجاب — محمد عبداللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

الجواب صحیح — محمد مالک کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

الجبیب مصیب — محمد موسیٰ البازعی عفی عنہ، استاذ حدیث و تفسیر جامعہ اشرفیہ لاہور



## انجمن خدام الدین لاہور و علماء لاہور

الجواب صحیح — محمد اجمل قادری امیر انجمن خدام الدین لاہور

الجیب مصیب (قاری) محمد اجمل خان مرکزی ناظم جمعیت علماء اسلام پاکستان و مہتمم مدرسہ عربیہ رحمانیہ لاہور

الجواب صحیح — سید نفیس الحسینی خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبد القادر رائے پوری

اصاب من اجاب واجاد فی الجواب وماذا بعد الحق الا للصلال (ابو محمد قاسمی لاہور)

## جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

الجواب صواب بلا ارباب — ابو الزاہد محمد سرفراز صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم

## دارالعلوم فیصل آباد

الجواب صحیح — مفتی زین العابدین مفتی و مہتمم دارالعلوم فیصل آباد

## دارالعلوم فیض محمدی فیصل آباد

الجواب صحیح — محمد انور کلیم اللہ مہتمم دارالعلوم فیض محمدی

الجواب صحیح — ضیاء الحق مفتی دارالعلوم فیض محمدی و خطیب مرکزی جامع مسجد فیصل آباد

// // محمد عابد مدرس دارالعلوم فیض محمدی

// // محمد الیاس مدرس اشرف المدارس فیصل آباد

## جامعہ اسلامیہ یاب العلوم کھروڑ پکا ضلع ملتان

الجواب صحیح — عبد المجید شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ یاب العلوم کھروڑ پکا

## مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بہکر

الجواب صحیح — محمد عبد اللہ مہتمم مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بہکر

## جامعہ خیر المدارس ملتان کے مفتیان اور علماء کرام کی آراء

شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ مندرجہ ذیل کفریہ عقائد کے قائل ہیں۔

(۱) موجودہ قرآن کریم غیر محفوظ و ناقص ہے۔ اس میں تحریف و کمی بیشی کی گئی ہے (۲) عقیدہ امامت (۳) سوائے تین چار کے باقی تمام صحابہ مرتد و کافر ہیں (۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان اور الزام تراشی جو تکذیب قرآن کو مستلزم ہے۔ واضح رہے کہ شیعوں کے یہ کفریہ عقائد شیعہ مذہب کی انتہائی معتبر اور مستند کتابوں میں درجہ شہرت و تواتر کے ساتھ منقول ہیں اور ان کے مجتہدین بلا تامل ان کفریات کو اپنا عقیدہ قرار دیتے ہیں۔

لہذا شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ جو عقائد بالا کے قائل ہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں مسلمانوں سے ان کا نکاح شادی بیاہ جائز نہیں حرام ہے مسلمانوں کے لئے ان کے جنازے میں شرکت جائز نہیں ان کا زیچہ حلال نہیں۔ (واللہ اعلم)

عبد الستار عفاء اللہ عنہ مفتی خیر المدارس ملتان

اگر کوئی شیعہ کہتا ہے کہ ہمارے یہ عقائد نہیں تو وہ اپنی مذہبی کتابوں سے بے خبر ہے یا تقیہ کرتا ہے کیونکہ تقیہ (بھوٹ) ان کے مذہب میں عبادت ہے اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسے تمام مجتہدین کی تکفیر کرے جو تحریف قرآن وغیرہ عقائد کفریہ کے قائل ہیں۔

نقط

الجواب صحیح — محمد عبداللہ عفاء اللہ عنہ، نائب مفتی خیر المدارس ملتان

ما اجاب به المفتی عبدالستار وامت برکاتم فیہ الکفایہ وعلیہ المعمول بل الحق الذی لامحیص عنہ  
محمد اسحاق غفرلہ مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

## جامعہ قاسم العلوم ملتان

ذکورہ بالا استفتاء اور حضرات مفتیان کرام کے فتاویٰ میں دلائل کے ساتھ واضح کیا گیا ہے کہ شیعہ تحریف قرآن کریم کے قائل ہیں اہل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قائل ہیں صحبت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے منکر ہیں جبرائیل علیہ السلام کے وحی لانے میں غلطی کا قول کرتے ہیں سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جائز اور کار خیر سمجھتے ہیں اور عقیدہ امامت الصلوٰۃ والسلام کے لئے ثابت ہیں۔ الحاصل امور دین میں سے مسائل ضروریہ کے منکر ہیں لہذا یہ عقائد رکھنے والے شیعہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

الجواب صحیح — محمد انور شاہ غفرلہ مفتی و استاذ حدیث جامعہ العلوم ملتان

اصاب من اجاب — منظور احمد نائب مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح — فیض احمد مہتمم جامعہ

## علماء بلوچستان

### مدرسہ مظہر العلوم شاہدہ روہ کوئٹہ و علماء بلوچستان

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ کے فتویٰ کی ہم تائید و توثیق کرتے ہیں۔

انوار الحق خطیب جامع مسجد کوئٹہ

عبد الغفور مہتمم مدرس مظہر العلوم شاہدہ روہ کوئٹہ

آغا محمد مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ لورالائی

عبد المنان ناصر لورالائی بلوچستان

عبد القیوم نائب صدر سواد اعظم اہلسنت بلوچستان

عبد الستار صدر سواد اعظم اہلسنت بلوچستان

مولانا بخش مہتمم مدرسہ عربیہ صدیقیہ مستونگ ضلع قلات و ناظم اعلیٰ سواد اعظم اہلسنت بلوچستان

### مدرسہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن کا فتویٰ وقت کی اہم ضرورت ہے۔

الجواب صحیح — حافظ حسین احمد ناظم مدرس مطلع العلوم کوئٹہ

الجواب صحیح — عبد الواحد مہتمم مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ

## علماء سندھ

### سندھ کی مشہور مذہبی شخصیت حضرت مولانا عبد الکریم صاحب دامت برکاتہم بیر شریف والوں کا فتویٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى — اما بعد

راقم الحروف سے شیعہ کے متعلق فتویٰ طلب کیا گیا۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جو فتویٰ دیا ہے۔ وہ صاحب المذہب اور مدینہ

منورہ کے بڑے عالم اور قرون اولی المشہودۃ بالخیر زمانہ کی شخصیت ہیں میں ان کے فتویٰ کا تابع ہوں۔

فقط — عبد الکریم قریشی، ساکن بیر شریف قبر ضلع لاڑکانہ

نوٹ: — امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا ہے جیسا کہ مقدمہ اور فتاویٰ میں حوالہ کے ساتھ مذکور ہے۔

### مدرسہ اشرفیہ سکھر و علماء سکھر

شیعہ کافر ہیں ہم مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی تصدیق و تائید کرتے ہیں۔

خلیل احمد بندھانی مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر

محفوظ احمد مفتی و مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر

عبدالہادی مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر

الجواب صحیح — محمد سلیم خطیب مسجد اقصیٰ نوال گوٹھ سکھر

الجواب حق — بلار تیب محمد بشیر مبلغ ختم نبوت سکھر

الجواب صحیح — حضرت مولانا حافظ محمود اسعد صاحب ہالہجوری سجادہ نشین خانقاہ ہالہجی شریف سندھ۔

حضرت مولانا غلام محمد صاحب پنہور شیخ الحدیث جامعہ شمس الہدیٰ خیرپور میرس سندھ۔ شیعہ کافر اور زندیق ہیں۔

حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب جامعہ دارالہدیٰ ٹھیرٹی خیرپور میرس سندھ۔

مناظر اسلام حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ صاحب بخاری سکھر سندھ۔ شیعوں سے بڑا اسلام کا دشمن کوئی نہیں۔

الجواب صحیح — محمود اسعد ہالہجوری سجادہ نشین خانقاہ ہالہجی شریف سندھ

غلام محمد۔ شیخ الحدیث جامع شمس الہدیٰ کولاب جھیل خیرپور۔

الجواب صحیح — غلام قادر غفرلہ ٹھیرٹی۔

سید عبداللہ شاہ بخاری — سکھر شیعوں سے بڑا اسلام کا کوئی دشمن نہیں۔

### مدرسہ مدینہ العلوم سکھر

میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹوکی کے فتویٰ کی تائید کرتا ہوں۔

عبدالمجید مہتمم مدرسہ مدینہ العلوم سکھر

### علماء حیدر آباد کی آراء

شیعہ اثناء عشریہ کافر ہیں کیونکہ یہ قرآن کے منکر ہیں صحابہ کرام کو مرتد سمجھتے ہیں، عقیدہ امامت کے اعتبار سے ختم نبوت کے منکر

ہیں ہم سب مفتی اعظم پاکستان ولی حسن ٹوکی کی تصدیق کرتے ہیں۔

عبدالحق مدرس مدرسہ مفتاح العلوم حیدر آباد

عبدالرؤف مہتمم و شیخ الحدیث مدرسہ مفتاح العلوم حیدر آباد

عبدالمتین خطیب جامع مسجد وحدت کالونی حیدر آباد

عبدالسلام صدر سواد اعظم اہلسنت حیدر آباد

## جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

### الجواب بمعلمہم الحق والصواب

اثنا عشری شیعہ فرقہ جو ضروریات دین اور اسلام کے مسائل قطعاً کا منکر ہو مثلاً حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تمسک کا قائل ہو یا قرآن کے بارے میں حضرت جبرائیلؑ کی غلطی کا قائل ہو یا صدیق اکبرؓ کے صحابی ہونے کا منکر ہو (وامثال ذالک) تو یہ بالاتفاق کافر ہیں جن کے بارے میں علماء حق پہلے بھی کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ لہذا ایسے غلط عقائد رکھنے والوں سے سلسلہ مناکحت اور ان کا زیچہ نذر و نیاز کی چیزیں کھانا اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا یا ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اسی طرح ان کو مسلمانوں کا حاکم یا سربراہ بنانا یہ سب ناجائز اور حرام ہیں۔

قال فی الشامیة نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشہؓ وانکر صحبة الصدیقؓ اراعتقد اللوہیة فی علیؓ وان جبرائیلؑ غلط فی الوحی ونحو ذلک من الکفر الصریح (شامی صفحہ ۳۲۱ جلد ۳، فتاویٰ دارالعلوم مفتی شفیع صفحہ ۱۳۴ جلد ۲)

ایضاً یہ وبہذا ظہران الرافضی ان کان ممن یعقد اللوہیة فی علیؓ وان جبریل غلط الوحی او کان ینکر صبحہ الصدیق او یقذف السیدة الصدیقةؓ فہم کافر لمخالفة القواطع المعلوم من الدین بالضرورة الخ شامی (صفحہ ۳۱۴ جلد ۲) وایضاً فیہ وحرم نکاح الوثنیة الخ وکل مذہب یکفر معتقدہ شامی (صفحہ ۳۱۴ جلد ۲) وایضاً فیہ (صفحہ ۲۵۷ جلد ۷) وشرطہاستہ اسلام المیت وطہارتہ الحج درمختار (صفحہ ۲۴۰ جلد ۱) وشرط کون الذابح مسلمان الخ درمختار (صفحہ ۲۰۸ جلد ۵)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب اور مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نے روانض کے کفر کے بارے میں جو کچھ لکھا

ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔

### نظام الدین شامزی رئیس دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی نمبر ۲۵

محمد انور استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی	عنایت اللہ استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
محمد عادل خان نائب مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی	حمید الرحمن استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
محمد یوسف ناظم جامعہ فاروقیہ کراچی	عبید اللہ خالد مدرس جامعہ فاروقیہ کراچی
سعید حسن نائب مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی	محمد زبیب استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
عبد السلام بلوچستانی معین مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی	روزی خان استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی
	محمد طاہر ڈو معین مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی

### جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

فاضل مستفتی نے شیعہ عقائد کو ان کی کتابوں کے حوالوں سے واضح کر دیا ہے ان عقائد کفریہ کی وجہ سے شیعہ اثنا عشریوں کا کفر بالکل

واضح ہے جیسا کہ حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ العالی نے فتویٰ دیا ہے ہم مفتی صاحب کے فتوے کے ایک ایک لفظ کی تائید کرتے ہیں کہ شیعہ بلاریب و شک کافر ہیں ان سے مسلمانوں جیسا برتاؤ کرنا جائز نہیں۔

فقط واللہ اعلم بالصواب کتبہ خالد محمود جامعہ بنوریہ

محمد نعیم مہتمم جامعہ بنوریہ کراچی	عبد الحمید ناظم تعلیمات جامعہ بنوریہ کراچی
محمد اسلم شیخوپوری مدرس جامعہ بنوریہ کراچی	احمد ممتاز مفتی و مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
محمد عمر فاروق مدرس جامعہ بنوریہ کراچی	محمد حسین مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
مشتاق احمد مدرس جامعہ بنوریہ کراچی	فیاض الرحیم فیصل مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
ظفر احمد مدرس جامعہ بنوریہ کراچی	محمد مظہر مدرس جامعہ بنوریہ کراچی

الجواب صحیح — منزل حسین کلپڑیا نائب مدیر ماہنامہ اقرء و انجسٹ کراچی

الجواب صحیح — محمد جمیل خان معاون مدیر ماہنامہ اقرء و انجسٹ کراچی

الجواب صحیح — محمد کفایت اللہ معین ناظم تعلیمات جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

### مدرسہ فرقانیہ طیبہ کراچی

چونکہ روانفص صحابہ کرامؓ کو کافر کہتے ہیں اور اللہ کی کتاب قرآن مجید میں تحریف کے قائل ہیں۔ اس لئے یہ بچے کافر ہیں۔ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔

(لفظ) محمد طیب نقشبندی بقلم خود خادم مدرسہ فرقانیہ طیبہ و خطیب جامع مسجد صابری ٹرسٹ گارڈن کراچی نمبر ۳

الجواب صحیح — زریں شاہ ہاشمی خطیب جامع مسجد یسین لی مارکیٹ کراچی

### جامعہ اسلامیہ درویشہ کراچی

میں مفتی ولی حسن صاحب کے فتویٰ کی حرف بہ حرف تائید کرتا ہوں۔

محمد مہمز اپنے شاہ مہتمم جامعہ اسلامیہ درویشہ سندھی مسلم سوسائٹی کراچی

مجھے مفتی صاحب کے فتویٰ سے اتفاق ہے۔

تاج علی شاہ ناظم جامعہ اسلامیہ درویشہ کراچی

# بنگلہ دیش کے ممتاز مراکز افتاء، دینی مدارس اور

## اکابر علماء و اصحاب فتویٰ کے فتاویٰ و تصدیقات

فتویٰ جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیعہ اثنا عشریہ اور حالیہ ایرانی انقلاب کے قائد روح اللہ خمینی کے عقائد کفریہ خیالات باطلہ کے بارے میں حضرت مفکر اسلام مولا: محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہم کے استفتاء کے جواب میں محدث کبیر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمن الاعظمی دامت برکاتہم اور ہندوپاک کے اکابر علماء و مفتیان کرام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے ہم اس کی مکمل تائید و اتفاق کرتے ہیں۔ استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی و معتبر کتابوں سے ان کے جو مذہبی معتقدات نقل کئے گئے ہیں اور اس دور میں ان کے امام و قائد روح اللہ خمینی کی کتاب ”کشف الاسرار“ و دیگر کتابوں سے خمینی کے جن نظریات و فرمودات کی نشان دہی کی گئی ان عقائد و نظریات کے حامل بلاشبہ کافر و مرتد ہیں۔ لہذا شیعہ اثنا عشریہ اور خمینی یقیناً وائر اسلام سے خارج ہیں۔ استفتاء میں ان کے کفریہ عقائد کے ثبوت میں ناقابل تردید کافی حوالہ جات ہیں۔ اس لئے مزید حوالہ جات اور دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک مسلہ بات ہے کہ کسی شخص کے ایمان و کفر کا مدار اس کے اعتقادات و نظریات پر ہے۔ جن چیزوں پر ایمان لانا اور یقین کرنا اسلام نے ضروری قرار دیا ہے اور جن اشیاء کو علماء اسلام و حضرات متکلمین نے ضروریات دین کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار موجب کفر ہے لہذا جمیع ضروریات دین پر ایمان لانے سے ایمان کا تحقق ہوتا ہے۔ اس پر ہر زمانہ کے علماء کا اجماع ہے۔ بحر العلوم حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری ”اپنی بے نظیر تصنیف ”اکفار الملحدین“ میں لکھتے ہیں کہ ”اجماع الامۃ علی تکفیر من خالف الدین المعلوم بالضرورۃ (ص ۱۲) یعنی ضروریات دین کے مخالف و منکر کی تکفیر پر پوری امت کا اجماع ہے۔ ویسے تو ان

کے عقائد باطلہ و خرافات اور وجوہ کفر و ارتداد بے شمار ہیں۔ ان میں چند اسباب کفر درج ذیل ہیں۔

(1) — پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ تیس پارہ قرآن مجید جو ہمارے ساتھ موجود ہے۔ بعینہ یہی لوح محفوظ میں ہے۔ از اول تا آخر منزل من اللہ ہے۔ اس میں کسی قسم کی تحریف و تبدیلی نہیں ہوئی۔ پورے قرآن کا انکار جس طرح کفر ہے۔ اسی طرح کسی ایک آیت کا انکار بھی کفر ہے۔ اس پر تمام امت کا اجماع ہے مگر شیعہ اثنا عشریہ اس قرآن پاک کو محرف سمجھتے ہیں اور اس میں تبدیلی و تحریف کے قائل ہیں حالانکہ یہ سراسر کفر ہے۔

(2) — دور صحابہؓ سے آج تک امت، اجتماع ہے حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا۔ لہذا خصوصیات نبوت، وحی، شریعت، عصمت وغیرہ بھی قیامت تک بند ہیں۔ مگر یہ شیعہ لوگ اگرچہ بر ملا عقیدہ ختم نبوت کے انکار کی جرأت نہیں کرتے مگر درپردہ یہ لوگ اجراء نبوت کے قائل ہیں۔ کیونکہ ان کا عقیدہ امامت انکار ختم نبوت کو مستلزم ہے۔ لہذا یہ لوگ درحقیقت تقیہ کی وجہ سے اپنے اماموں کے لئے لفظ نبی کے استعمال کرنے سے تو گریز کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ لوگ اپنے آئمہ کے لئے خصوصیات نبوت ثابت کرتے ہیں۔ یعنی اپنے آئمہ کو منصوص از خدا، معصوم اور ان کے پاس وحی و شریعت آنے کے قائل ہیں۔ نیز ان کو احکام شریعت کو منسوخ کرنے کا اختیار بھی دیتے ہیں۔ بلکہ روح اللہ ثمنی کی تحریر کے مطابق ان کے آئمہ درجہ الوہیت تک پہنچے ہوئے ہیں۔ یہ تو سراسر کفر و شرک ہے۔ روح اللہ ثمنی نے اپنی کتاب الحکومة الاسلامیة میں خامہ فرسائی کی ہے۔ کہ فار لامام مقام محمود او درجة سامیة و خلافة تکوینیہ تخضع لولایتها و سيطرتها جمیع ذرات هذا الكون وان من ضروریات مزہبنا ان لائمنا مقاما لا يبلغه ملك مقرب ولانبی مرسل الی ان قال وقد ورد عنهم (ع) ان لنا مع الله حالات لا یسعها ملك مقرب ولانبی مرسل ومثل هذه المنزلة موجودة لفاطمة الزهراء علیهم السلام / الخ الحکومت الاسلامیہ (ص ۵۲) اس کے کفر کے ثبوت کے لئے یہ حوالہ ہی کافی ہے۔

(3) — یہ لوگ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت و برکت اور پاک دامنی کی بابت قرآن میں صریح نازل ہونے کے باوجود العیاذ باللہ ان پر سمت نبوت کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت ہے اور آپ کے گھرانے کے ساتھ تو انتہائی عناد اور گستاخی کا بین ثبوت ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(4) — ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد العیاذ باللہ تین صحابی کے علاوہ تمام صحابہ کرام مرتد ہو گئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت ایک مہمل اور بیکار شئی ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(5) — یہ لوگ خلفاء ثلاثہ کو منافق خائن اور محرف قرآن سمجھتے ہیں خلیفہ اول حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت پر تمام صحابہ کرام کا اجماع قائم ہوا تھا۔ بلکہ صاحب نور الانوار کے قول کے مطابق ان کی خلافت پر پوری امت کا اجماع قائم ہو گیا اور اجماع کے مراتب میں سب سے قوی اجماع صحابہ کرام کا اجماع ہے۔ نیز نور الانوار میں یہ مذکور ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر کافر ہے۔



(6) — نیز یہ لوگ رجعت ارواح کے قائل ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ایسا سراسر فاسد اور باطل عقیدہ ہے اور تمام اکابر علماء امت کا اجماع ہے کہ کوئی شخص مرنے کے بعد اس دنیا میں دوبارہ واپس نہیں آئے گا۔ شیعہ اثناعشریہ کا مشہور عقیدہ کہ ظہور امام مہدی کے بعد سب سے پہلے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ نیز امام مہدی حضرات شیخین ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کو سزا دیں گے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر حد جاری کریں گے۔ انکا یہ عقیدہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف توہین بھی ہے اور آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت صدیقہ کی شان میں شدید گستاخی بھی جو یقیناً حضور ﷺ کے لئے باعث ایزابھی ہے۔

بہر حال مذکورہ بالا کفریہ عقائد کی بنا پر فرقہ اثنا عشریہ اور ان کے قائد روح اللہ ثینی کے کفر و ارتداد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کسی شک و شبہ و تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔

(واللہ اعلم و علمہ اتم)

کتبہ! شمس الدین قاسمی غفرلہ مہتمم جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

و ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام، بنگلہ دیش — ۱۹ رجب المرجب ۱۴۰۸ ہجری

## تصدیقات حضرات اساتذہ جامعہ حسینیہ و دیگر علمائے کرام

ہم مندرجہ ذیل دستخط کنندگان اس فتوے کی تصدیق اور اس کے ساتھ پورے اتفاق کا اظہار کرتے ہیں۔

- |   |   |
|---|---|
| احسان الحق عفی عنہ، شیخ الحدیث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ | محمد مصطفیٰ آزاد استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ       |
| خیر الامام عفی عنہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ       | قاسم کشور گنجی استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ         |
| مستفیض الرحمن محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ             | عبد الخالق غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ       |
| منیر الزمان غفرلہ محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ         | محمد شمس الحق غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ    |
| محمد عمران مظہری استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ         | محمد طیب عفی عنہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ       |
| محمد نعمت اللہ غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ     | محمد عبدالقادر عفی عنہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ |
| محمد کمال الدین استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ          | محمد عبدالمالک استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ         |
| محمد رضا الکریم خان استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ      | محمد عبدالخالق لکشمی استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ   |
| محمد امین اللہ غفرلہ امام عرض آباد جامع مسجد                      | محمد عبدالقدوس محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ          |
| اشرف علی محدث قاسم العلوم مدرسہ کلا                               | عبدالمالک حلیم مہتمم ہائیل دھردہ مدرسہ چانگام                   |
| محمد شفیق الحق غفرلہ مہتمم جامعہ محمودیہ سجانی گھاٹ سلٹ           | محمد عبدالحق غفرلہ خادم دارالعلوم درگاہ پورنام سنج              |

- محمد شفیق الحق غفرلہ شیخ الحدیث و رئیس مظاہر العلوم گلیاڈی و مدرسہ جمعیت علماء اسلام سلت
- محمد عبد الفتاح المدرس المشتبہ بجامعہ قاسم العلوم درگاہ شاہ جلال سلت
- محمد نور اللہ غفرلہ خادم دارالافتاء جامعہ اسلامیہ یونیورسٹی برہمن باڑیہ بنگلہ دیش
- محمد عبد الکریم غفرلہ صدر ادارہ قومیہ سلت
- (دستخط نہیں پڑھے جاسکتے) خادم دارالافتاء مدرسہ معین الاسلام
- محمد منصور الحسن غفرلہ رائے پوری سابق محدث دارالسلام سلت
- محمد ظل الحق محدث و ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مدرسہ ستام سنج
- محمد نور الامین غفرلہ خادم دارالافتاء مدرسہ اسلامیہ تانقی بازار کوتوالی ڈھاکہ
- محمد زکریا اجماعہ الاسلامیہ مومن شاہی
- محمد عبد الحکیم عفی عنہ خادم دارالافتاء مدرسہ اسلامیہ تانقی بازار کوتوالی ڈھاکہ
- (دستخط نہیں پڑھے جاسکتے) مہتمم جامعہ اسلامیہ دارالعلوم قاطعہ ستام سنج مدرسہ نظام المدارس ستام سنج
- محمد اشرف علی غفرلہ مہتمم دارالعلوم مدینہ بشواتھ سلت
- محمد عبد الشکور باگھا پوسٹ باگھا مدرسہ سلت
- نام نہیں پڑھا جاسکا۔
- محمد ظہیر الحق ناظم جمعیت علماء اسلام بنگلہ دیش
- قاضی معتمد باللہ مہتمم و شیخ الحدیث مالی باغ جامعہ ڈھاکہ
- محمد ابو الخیر مالی باغ جامعہ ڈھاکہ
- نام نہیں پڑھا جاسکا۔
- محمد عبد الاحد مالی باغ جامعہ ڈھاکہ
- جعفر احمد غفرلہ خادم مالی باغ جامعہ ڈھاکہ
- نور حسین غفرلہ محدث مالی باغ جامعہ ڈھاکہ
- محمد اشرف علی خان اللہ محدث جامعہ عربیہ قاسم العلوم کلا
- مطبع الرحمن جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ
- محمد عبد الخالق غفرلہ جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ
- ابو سعید جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ
- عبد القدوس غفرلہ جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ
- مفتی محمد وقاص غفرلہ ایم پی (سابق) شیخ الحدیث دارالعلوم کلہا
- عبد الحمید دارالقرآن شمس العلوم مدرسہ مالی باغ چودھری پارہ
- محمد عبد العظیم نظامی مہتمم مدرسہ امدادیہ دارالعلوم سلوک ڈی سکتھن ۱۲ میرپور ڈھاکہ
- محمد زکریا خطیب بیت الامان جامع مسجد دھان منڈی ڈھاکہ
- محمد عبد القادر غفرلہ مدرسہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ
- محمد عبد البشیر محمد اسحق غفرلہ پیر صاحب شاہتی چاند پور
- محمد الدین خان ایڈیٹر ماہنامہ مدینہ ڈھاکہ
- محمد عطاء الرحمن خان مدیر المساعدا للجامعہ الادمیہ کشور سنج بنگلہ دیش
- محمد نور الاسلام مدرسہ مخزن العلوم کھیل گاؤں جوراستہ ڈھاکہ
- محمد عبد القدوس غفرلہ مہتمم جامعہ اسلامیہ عربیہ کتوالی روڈ ڈھاکہ
- محمد سراج الاسلام نائب مدیر الجامعہ اسلامیہ دارالعلوم مدینہ ڈھاکہ
- فضل الرحمن مدیر جامعہ عربیہ فرید آباد ڈھاکہ
- محمد ضیاء المتین قاسمی پیش امام تازا مسجد ارمانی ٹولہ ڈھاکہ بنگلہ دیش
- عبد الرشید سابق شیخ الحدیث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ
- محمد نور الاسلام عفاء اللہ عنہ، استاد الحدیث دارالعلوم الحسینیہ علماء بازار فیضی احمد حسن (بارون) عفاء اللہ عنہ
- محمد فضل الحق غفرلہ استاد مدرسہ دارالقرآن تارا مسجد ڈھاکہ

محمد تاج الاسلام گوہری باہوئل جسی گنج

احقر ابو طیب خادم آئی بازار مدرسہ کرانی گنج ڈھاکہ

برہان الدین مہتمم جامعہ حسینہ میمن سنگھ

حسین احمد نعمانی خطیب شاہی مسجد رانی بازار بھرپور گنج

محمد حسین احمد غفرلہ باہوئل خادم الحدیث دارالعلوم حسینہ ڈھاکہ دکن و مہتمم جامعہ اسلامیہ باہوئل سلت

محمد عمران استاد الحدیث بالجامعہ الحسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبدالعزیز بڑا کڑہ مدرسہ ڈھاکہ

محمد عبدالجلیل مدیر کراچی دارالعلوم مدرسہ نرسنگھری

محمد عبداللہ عقیقہ اللہ عنہ مدرس کراچی دارالعلوم مدرسہ نرسنگھری

محمد شفیق الرحمن امام درگاہ مسجد گلاب باغ

محمد اشرف علی مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

محمد عبدالخالق غفرلہ فرید آباد مدرسہ ڈھاکہ

محمد شمس الدین عقی عنہ

محمد عبدالحق مہتمم مدرسہ اسلامیہ مدینتہ العلوم ماشی کارا—کولہا

محمد ابو احمد مدرس مدرسہ مخزن العلوم کھیل گاؤں ڈھاکہ

محمد عبدالرزاق سلت

شمس الدین میرپور ڈھاکہ

محمد ہارون الرشید مفسر جامعہ عربیہ دارالعلوم کلکتہ سراج گنج

محمد عزیز الرحمن عقیقہ اللہ عنہ

عبدالقادر قدم تلی شام پور ڈھاکہ

عبدالباری رانی پور ڈھاکہ

محمد ہارون الرشید تریبو سراج العلوم مدرسہ تریبو روپ گنج زائن گنج

احقر صفی اللہ غفرلہ معلم آئی بازار مدرسہ کرانی گنج ڈھاکہ

اداد الحق شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مدینہ بشوات سلت

محمد افضل الحق مفتی و محدث عباسیہ عالیہ مدرسہ موکتا گاجہ مومن شاہی

احقر عبدالمومن غفرلہ رئیس الجامعہ المدینتہ بنی گنج حبیب گنج

محمد نور الاسلام غفرلہ سلت

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے)

محمد معظم حسین غفرلہ محدث کراچی دارالعلوم مدرسہ ڈھاکہ

محمد سعید مدرس کراچی دارالعلوم مدرسہ نرسنگھری

محمد یوسف مدرسہ مالی باغ ڈھاکہ

محمد ابوالکلام آزاد مدرسہ الاسلامیہ

محمد زکریا سندھلی استاد الحدیث فرید آباد مدرسہ ڈھاکہ

قاری محمد علی عقیقہ اللہ عنہ

محمد عبدالخالق غفرلہ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے)

محمد عبدالعزیز استاد حدیث مدرسہ دارالعلوم دیو لگرام

محمد اصحب الرحمن ناظم تعلیمات مدرسہ دارالعلوم دیو لگرام سلت

عبدالقادر قاسمی خانقاہ مجددیہ چلاش دھن باڈی نانگانیل

فقیر محمد عبداللطیف ڈھاکہ

حسین احمد غفرلہ جامعہ سعیدیہ حبیب گنج

محمد ابراہیم کمال شام پور ڈھاکہ

عبدالرزاق چودھری علی نگر سلت

عبدالرب نیگی بازار مدرسہ غازی پور ڈھاکہ

- محمد انور حسین تاج محل روڈ محمد پور ڈھاکہ  
 مجیب الرحمن جامعہ اسلامیہ مومن شاہی  
 امداد اللہ جامعہ امدادیہ کشور گنج  
 تنعمیم بن مولانا انور شاہ کشور گنج  
 محمد منظور الاسلام مالی باغ جامعہ ڈھاکہ  
 ڈاکٹر ابو الحسن چڑیاہ مومن شاہی  
 نور الاسلام گورانی سنورا نونگاؤں  
 قاضی محمد عبدالسلام رشیدی، ہسپتال روڈ ہی گنج  
 محمد ہمایوں کبیر مدرسہ محمدیہ عربیہ جاترا باڑی  
 مولانا ابوالہاشم شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ عربیہ ڈھاکہ  
 ذاکر حسین چودھری بارہ مدرسہ ڈھاکہ  
 عبدالاول امام ٹاؤن مسجد ہی گنج  
 رشید احمد مہتمم مدرسہ العلوم اسلامیہ عربیہ مدرسہ بروڈا کلا  
 مشتاق احمد جامعہ دینیہ موتی جیل ڈھاکہ  
 قاسم کملانی عرض آباد مدرسہ میرپور ڈھاکہ  
 محمد اسماعیل مخزن العلوم مدرسہ کھیل گاؤں ڈھاکہ  
 شمس الاسلام ہاٹ ہزاری مدرسہ  
 حبیب اللہ مانگ گنج  
 عتیق الرحمن غفر گاؤں مومن شاہی  
 محمد انیس الحق جامعہ حسینیہ میرپور ڈھاکہ  
 رشید احمد اطہر منزل کشور گنج  
 محمد عبدالستار جامعہ امدادیہ کشور گنج  
 بشیر احمد صدر اشرف العلوم مدرسہ کشور گنج  
 سلطان احمد علماء بازار  
 کمال دیوان کالی گنج  
 محمد اختر الزمان خالد قاضی علاؤ الدین روڈ، ڈھاکہ  
 روح الامین بصرہ پارہاٹ فیروز پور  
 ابوماعذ (محضوم) جامعہ عربیہ امدادیہ فرید آباد  
 جلال الدین مدرسہ محمدیہ جاترا باڑی  
 حسین احمد مدرسہ رائے پورا زیندی  
 عبدالاحد دار القرآن مدرسہ ڈھاکہ  
 محمد اورلیس ہورویا قربانیہ جامع العلوم مدرسہ (بروڈا) کلا  
 محمد لطیف الرحمن ہورویا قربانیہ جامع العلوم مدرسہ بروڈا کلا  
 محمد مصطفیٰ کمال پاشا خان عنفی عنہ  
 محمد عثمان عنفی شوہڈا کیرانی گنج ڈھاکہ  
 عبدالمالک استاد کولی، مدرسہ مین سنگھ  
 عبدالقادر استاد حدیث بالجامعہ العربیہ قاسم العلوم ظفر آباد  
 محمد عبدالکریم خطیب بیت النور جامع مسجد تاج گاؤں  
 احقر نعمت اللہ استاد جامعہ عربیہ ڈھاکہ  
 شیخ الحدیث جامعہ اعزازیہ جسریل اشیش

## ادارة الافتاء والارشاد والبحوث العلميه

### الجامعة الاسلاميه، طيا چٹاگانگ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرقہ شیعہ کی کتب معتبرہ جیسے اصول کافی، تہذیب، استبصار وغیرہ موجودہ انقلاب ایران کے قائد خمینی صاحب کی تصنیف کشف الاسرار، حکومت الاسلامیہ کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ اس فرقہ شیعہ شیعہ کے عقائد کفریہ صرف ان تین میں منحصر نہیں جو استفتاء میں مرقوم ہیں بلکہ ان کے علاوہ بہت سے عقائد کفریہ اور بھی ہیں جن پر نہایت وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے۔ کہ علمائے اسلام و اہل اسلام پر ضروری ہے کہ اس فرقہ شیعہ اور استفتاء میں مذکورہ عقائد رکھنے والوں کی تکفیر کریں۔ لہذا موجودہ شیعہ جس نام کے ساتھ بھی موسوم ہو اس کے کافر مرتد خارج از اسلام ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے البتہ سوچنے کا مقام یہ ہے کہ اہل اسلام میں سے جو اس فرقہ باطلہ کی تکفیر میں تردد کرتے ہیں ان کا حکم کیا ہوگا۔ اس موضوع پر ممتاز فقہاء محدثین کرام کی تحریریں اور دلائل کافی ہیں مزید اکتمال کی خاطر ذیل کی چند عبارات مرقوم ہیں جو ان فتاویٰ میں نہیں آئیں۔

امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، اپنی کتاب العقیدہ الطحاویہ میں رقمطراز ہیں:-

نحب اصحاب رسول اللہ ﷺ ولانفرط فی حب احدہم ولانبتراء من احدمنہم ونبغض من یبغضہم وبغیر الخیر یدکرہم ولانذکرہم الالبغیر وحبہم دین وایمان واحسان وبغضہم کفرو نفاق وطغیان صفحہ ۵۲۸ وفی شرحہا فمن اضل ممن یكون فی قلبہ غل علی خیار المومنین وسادات اولیاء اللہ بعد النیین بل قد فضلہم الیہود والنصارى بخصلة قیل للیہود من خیر اهل منکم قالوا اصحاب موسی وقیل للنصارى من خیر ملتکم قالوا اصحاب عیسی وقیل للرافضة من شر اهل ملتکم قالوا اصحاب محمد الخ صفحہ ۳۲-۵۳۱۔

شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ، اپنی کتاب ”الرد علی الرافضہ“ میں رقمطراز ہیں:-

من اعتقد عدم صحة حفظه (القرآن) من الاسقاط واعتقد ماليس منه انه  
منه فقد كفرويلزم من هذارفع الوثوق بالقرآن كله وهو يورى الى هدم  
الدين (صفحہ ۱۳) دفيه (صفحہ ۱۷) والايات والاحاديث ناصة على افضيلة  
الصحابه واستقامتهم على الدين ومن اعتقد ما يخالف كتاب الله  
وسنة رسوله فقد كفر ما اشنع مذهب قوم يعتقدون ارتداد ميں اختاره  
الله لصحة نبيه ونصرة دينه۔ (والله اعلم وعلمه اتم)

حاصل یہ کہ جو شیعہ کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر و فاسق اور گمراہ ہیں۔

(کتبہ) محمد شمس الدین عفی عنہ،

نائب مفتی جامعہ اسلامیہ پٹیہ ۱۳-۱۳۰۸/۶

الجواب صحیح — مفتی عبدالرحمن رئیس دار افتاء الزکریہ بنگلہ دیش

و مفتی الجامعہ الاسلامیہ، پٹیہ (مہر)

محمد یونس رئیس الجامعہ الاسلامیہ (مہر)

الجیب مصیب — احقر محمد اسحق عفی عنہ، استاد حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ

نعم بالجواب العبد احمد غفرلہ شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ

نور الاسلام غفرلہ استاد حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ

احقر عبد السنان غفرلہ استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ

نذیر الاسلام غفرلہ استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے) استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ

محمد انور غفرلہ استاد ادب عربی جامعہ اسلامیہ پٹیہ

محمد ابو طاہر قاسمی استاد الادب العربی جامعہ اسلامیہ پٹیہ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے)

العبد محمد اسحق غفرلہ استاد حدیث و فقہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ

محمد عبد الحلیم بخاری استاد حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ

رفیق احمد غفرلہ استاد تفسیر و حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ

(دستخط نہیں پڑھے جاسکے) استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ

محمد لقمان غفرلہ استاد الفنون جامعہ اسلامیہ پٹیہ

محمد نور الحق غفرلہ راموی استاد درجہ الادب العربی جامعہ اسلامیہ پٹیہ  
 احقر عبد اللہ استاد درجہ حفظ جامعہ اسلامیہ پٹیہ  
 العبد مظفر احمد غفرلہ استاد تفسیر و فقہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ  
 احقر عبد الغنی غفرلہ خادم القرآن والتجوید جامعہ اسلامیہ پٹیہ

احقر عبد المعجود غفرلہ استاذ القرآن والتجوید جامعہ اسلامیہ پٹیہ  
 کبیر احمد استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹیہ  
 انوار العظیم غفرلہ استاد حدیث جامعہ اسلامیہ پٹیہ  
 سید سراج الاسلام استاد جامعہ اسلامیہ پٹیہ  
 بندہ محمد موسیٰ غفرلہ استاذ القرآن والتجوید جامعہ اسلامیہ پٹیہ

## الجامعۃ الاسلامیۃ العیسیٰ نانوپور چٹاگانگ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اما بعد سو جب خود اثنا عشری شیعوں کے قلم سے ان کے عقائد کفریہ فحشیہ کراہتہ ظاہر ہو گئے جیسے

(۱) سوائے چار حضرات کے ارتداد کل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

(۲) عقیدہ تحریف قرآن

(۳) کائنات کے ذرے ذرے پر آئمہ معصومین کی تکوینی حکومت قائم ہے۔

(۴) قذف سید ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

(۵) انکار خلافت خلفاء ثلاثہ خصوصاً خلافت شیخین رضی اللہ عنہم اور ان کی شان میں عقیدہ ارتداد وغیرہ وغیرہ یہ عقائد تو ایسے مسلک ہیں جو صرف ضروریات دین کے انکار کے ضامن نہیں بلکہ انکار نبوت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ والہ اصحابہ اجمعین کی کفالت کا بار بردار بھی بن گئے ہیں جن میں کسی طرح گنجائش تاویل نہیں ہے لہذا اس سلسلہ میں اس فرقہ باطلہ کے حق میں نقل عبارت فتاویٰ عالمگیریہ کفایت کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ تفریعات و تہمید لکھ دینا مناسب سمجھتا ہے۔

عبارتہ و هو لاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین

یعنی یہ فرقہ رافضی شیعہ خارج عن الاسلام ہیں اور ان کے احکام مرتدوں کے احکام ہیں۔

(۱) سو جب وہ خارج عن الاسلام اور مرتد ہیں ساتھ ساتھ تجربہ شاہد ہے کہ وہ ہر صحیح عقائد کی اسلامی ایٹم کو دنیا سے بے نشان کر کے اپنا مذہبی و سیاسی اقتدار جمانے کے لئے علی الدوام کوشاں ہیں اور ہزار ہا صحیح عقائد والوں کو قتل اور بے عزت کیا ہے اور اب بھی کرتے ہیں اور آئندہ کے لئے بھی اسی سازش میں انکا مذہبی و ضدی جوش اہل رہا ہے بنا بریں اگر وہ کسی حکومت اسلامیہ کے باشندے ہوں تو حکومت کی جانب سے وہ قابل قتل بلکہ واجب القتل ہیں۔

(۲) وہ امامت صغریٰ و کبریٰ کسی کے لائق نہیں ہیں۔

(۳) ان کے پیچھے نماز واجب الاعادہ ہے۔

(۴) ان کی حکومت کی جڑ اکھاڑ دینے کے لئے انفرادی و اجتماعی تحریک و کوشش کرنا اہل اسلام کا خصوصاً ہر اہل حکومت اسلامیہ کا فریضہ ہے۔

(۵) زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا کے لئے ان کو اجازت نہ دینا بلکہ ان کو اس سے روکنے کے لئے ہر امکانی کوشش کرنا حکومت سعودیہ پر خصوصاً اور ہر حکومت اسلامیہ پر عموماً لازم ہے

لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من رای منکم منکر افلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلك اضعف الایمان۔

امید ہے کہ علماء دین و مفتیان کرام کے فتاویٰ کا یہ مجموعہ مختلف زبانوں میں طبع ہو کر اہل اسلام کے ہر حلقہ میں پہنچ جاوے بالاخر اس سلسلہ میں علماء کرام کے متفق الآراء فیصلہ کو ایکجا اور اشاعت کرنے کے لئے اتنی عالمگیری کد و کوشش گوارہ کرنے والے حضرات کے لئے عموماً اور اس کے محرک اول مجاہد ملت حضرت مولانا منظور احمد نعمانی صاحب عمت فیوضہم کے لئے خصوصاً ہم تہ دل سے شکر گزار ہیں۔ فجزاہم اللہ عنا وعن جمیع المسلمین خیر الجزاء و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

کاتب الحروف، سعید احمد غفرلہ

مفتی جامعہ عبیدیہ ۱۱-۶/۱۳۰۸ھ

اشاعرہ شیعوں کے بارے میں جناب مفتی صاحب مدظلہ کی پیش کردہ رائے گرامی کے ساتھ ہم متفق ہیں۔

سلطان احمد غفرلہ

۱۱/۶/۸۵ رئیس الجامعہ

احقر محمد ہارون غفرلہ، شیخ الحدیث جامعہ

احقر محمد شمس الدین غفرلہ، نائب ناظم تعلیمات جامعہ

احقر ضمیر الدین غفرلہ معین مہتمم جامعہ

احقر محمد سلمان غفرلہ نائب مہتمم صاحب جامعہ

بندہ محمد نسیم عفی عنہ، نائب مفتی جامعہ ۱۱/۶/۱۳۰۸ھ



## الجامعۃ العربیۃ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امام بعد! شیعہ اثنا عشریہ کے جو عقائد ان کے لٹریچر سے معلوم ہوتے ہیں منجملہ (۱) قرآن کریم کو محرف ماننا (۲) شرعی احکام کی تحلیل و تحریم میں کسی کو مختار ماننا (۳) شیخین کی تکفیر کرنا، بلاشبہ یہ عقائد سراسر کفر ہیں۔

ان عقائد کی بنیاد پر یہ لوگ یقیناً کافر اور مرتد ہیں۔ فقط واللہ اعلم و علمہ احکم

(کتبہ) ابوسعید ۱۹۸۸ / ۲۱ / ۲ (مردار الافاء جامعہ عربیہ امداد العلوم)

شیعہ اثنا عشریہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ فضل الرحمن مہتمم جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

## مجمع البحوث الاسلامیۃ العلمیۃ بنگلہ دیش

الجواب باسمہ تعالیٰ! صورت مسئلہ میں شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں فاضل مستفتی حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد نعمانی دامت برکاتہم نے شیعوں کے جن بنیادی عقائد کفریہ کو ان کی مستند کتابوں سے حوالہ کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔ ان میں ہر عقیدہ ایسا ہے کہ ان کے کفر اور ارتداد کے لئے کافی ہے جبکہ شیعوں کے مذکورہ بالا عقائد باطلہ کے علاوہ بے شمار کفریات ایسے ہیں کہ ان کو دیکھ کر اور پڑھ کر کوئی ایماندار آدمی انہیں مسلمان نہیں کہہ سکتا نہ انہیں مسلمان سمجھ سکتا ہے۔

تحریف قرآن کا عقیدہ مسئلہ اہمیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ کہ العیاذ باللہ تمام صحابہ تین کے علاوہ مرتد ہو گئے تھے..... یہ امور ایسے ہیں کہ جن کو شیعوں نے اپنے دین کے بنیادی عقائد کی حیثیت دی ہے اور یہ سب امور پوری امت مسلمہ کے نزدیک اسلام سے انکار بلکہ سراسر کفر الحاد اور زندقہ ہے۔

واضح رہے کہ روافض اور شیعوں کی تکفیر کا فیصلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ زمانہ قدیم سے فقہاء اور محدثین کرام نے ان کے عقائد کفریہ کی بنا پر انہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

امام دارالہجرت امام مالک "ابن حزم اندلسی، امام شاطبی، شیخ عبدالقادر جیلانی "حنبلی" شیخ الاسلام ابن تیمیہ "حنبلی، مجدد الف ثانی "حنفی، شاہ ولی اللہ دہلوی، شاہ عبدالعزیز حنفی، قاضی عیاض مالکی "ملا علی، قاری حنفی، بحر العلوم حنفی اور اصحاب فتاویٰ میں سے صاحب فتح القدیر ابن ہمام، سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں دو سو علماء اور مفتیان کرام کا مرتب کردہ فتاویٰ عالمگیری کا فیصلہ اور علامہ ابن عابدین شامی کے فتویٰ کے بعد روافض کی تکفیر میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا ہے جبکہ اب سے تقریباً پچاس سال قبل امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک اجتماعی فتویٰ ترتیب دے کر شائع کیا تھا جس میں اس وقت دارالعلوم دیوبند کے تمام مدرسین اور مفتیان کرام کے علاوہ بہت سے علماء کرام کے دستخط تھے خاص کر مولانا مفتی مسعود صاحب مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم دارالعلوم کورنگی کراچی مولانا رسول رسول خان صاحب حضرت مولانا اصغر حسین صاحب دیوبندی مولانا محمد انور چاند پوری مولانا ابراہیم بلیادی "مولانا خلیل احمد مراد آبادی مولانا سید حسین احمد مدنی مفتی مہدی حسن

شاہجہان پوری، حضرت مولانا عبدالرحمن امروہی، مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ صاحب وغیرہ اکابر علماء دیوبند اور بہت سے علماء اہل حدیث کے دستخط ثبت ہیں اور جماعت بریلوی کے بانی مولانا احمد رضا خان نے روشیہ پر ایک مبسوط فتویٰ تحریر کر کے رد المرئعہ کے نام شائع کیا ہے۔

ان اکابر کے فتاویٰ کے بعد بھی اگر شیعوں کی تکفیر میں کسی کوشبہ ہے تو اس پر بڑی حسرت کی بات ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے سینہ کو حق بات کے سمجھنے سے تنگ کر دیا ہے اور تاحال گمراہی میں چھوڑ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

اس لئے ہمارا ادارہ ”مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش“ کے اراکین نے متفقہ طور پر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمن اعظمی (ہندوستان) کے جواب اور حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی دلی حسن خان ٹوکی۔ جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن پاکستان کے جواب سے اتفاق کیا اور ان کے فتویٰ کی توثیق کر دی۔ اور یہ فیصلہ دیا ہے کہ شیعہ اثنا عشری جن کے عقائد مذکورہ بالا کفریات کے علاوہ دوسرے بے شمار کفریات اور زندقہ پر مشتمل ہیں۔ وہ کافر طہ اور زندیق ہیں جب تک وہ ان کفریات سے توبہ نہیں کرتے ان سے کسی قسم کا اسلامی رشتہ تعلقات جائز نہیں ہے ان سے مناکحت جائز نہیں ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنا جائز نہیں۔ ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں شیعہ مسلمانوں کا وارث نہ ہوگا۔

نقطہ واللہ اعلم

(کتبہ) محمد انعام الحق چانگامی ۸/۵/۱۳۰۸ھ

## تصدیقات اراکین مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش

مفتی عبدالسلام صاحب چانگامی، مشیر خاص مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش، — مفتی بشیر احمد صاحب کملائی، — مفتی جسیم الدین صاحب چانگامی، — مفتی محمود الحسن صاحب چانگامی، — مفتی شہید اللہ کنوی، — محمد حفظ الرحمن کملائی، — محمد بذل الرحمن بریسالی، — محمد عبدالحی بریسالی تاج الاسلام کشور گنجی، — شہاب الدین فیروز پوری، — محمد رستم کھنوی، — فیض اللہ چاند پوری، — محمد شہید اللہ گوپال گنجی، — محمد عبدالرشید گوپال گنجی، — مولانا شمس الرحمن مومن شاہی، — محمد بلال الدین کملائی، — محمد عبدالقادر شریعت پوری، — عبدالحکیم، نترکونا، — محمد ابو موسیٰ کشور گنجی، — محمد حسن چانگامی، — محمد عبدالغفار فرید پوری، — محمد یونس علی فرید پوری، — شہید الاسلام فرید پوری، — ابوالبشر شریعت پوری، — کفایت اللہ سندھی، — محمد اسحاق ڈاکوی، — محمد مسعود الرحمن فرید پوری، — ابو جعفر فرید پوری، — روح الامین فرید پوری، — شفیق الرحمن بہروی، — نور اللہ ہاتوی، — محمد ابراہیم حس مطلوب کملائی، — عزیز الحق سلہٹی، — سعید الرحمن رنگپوری، — عبداللہ ڈاکوی، — محمود الحسن مومن سنگھ، — مجتبیٰ چانگامی، — ایوب چانگامی، — محب اللہ چانگامی۔

## جامع العلوم چانگام، بنگلہ دیش

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

المابعد اللہ تعالیٰ پوری امت محمدیہ ناجیہ کی طرف سے حضرت العلام مولانا منظور احمد نعمانی دامت برکاتہم کو جزائے خیر بخشے کہ اس پیرسالی میں انہوں نے انتھک محنت سے فرقہ اثنا عشریہ بالخصوص امام خمینی کے متعلق مکہ حقہ نقاب کشائی فرمائی۔  
شیعہ فرقہ اثنا عشریہ کے کفر کے متعلق جو وجوہ حضرت مستفتی دامت برکاتہم نے پیش کی ہیں ان کی روشنی میں ہم سب اس فرقہ ضالہ و مفید کے متعلق کفر کے فتویٰ پر متفق ہیں۔

جو تفصیل حضرت مستفتی مدظلہم اور اکابر مفتیان کرام نے پیش کی اس پر مزید کچھ تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔

(نقظ) احقر اظہار الاسلام عفاء اللہ عنہ، خادم دارالافتاء و مستم مدرسہ جامع العلوم (مہر) شہر چانگام بنگلہ دیش ۲۸/۶/۱۴۰۸ھ

من اجاب اصاب محمد عاصم عفاء اللہ عنہ، مدرس جامع العلوم شہر چانگام

قد اصاب من اجاب احقر عبد المالک قطبی عفی عنہ، مدرس مدرسہ جامع العلوم الاٹلان بازار شہر چانگام

احقر رفیق الدین عفاء اللہ عنہ، مدرس مدرسہ جامع العلوم شہر چانگام

قد اصاب الجیب رفیق احمد عفی عنہ، مدرس جامع العلوم لائٹن بازار چانگام

## مولانا عبید الحق صاحب سابق رئیس الاساتذہ مدرسہ عالیہ ڈھاکہ

ہمارے بزرگ محترم حضرت مولانا منظور احمد نعمانی مدظلہ العالی نے اپنے استفتاء میں فرقہ شیعہ اثنا عشریہ اور آیت اللہ خمینی کے خلاف اسلام جن عقائد آراء کو مستند حوالوں سے پیش کیا ہے اس کے بعد اس فرقہ کے بارے میں مزید اور تحقیقات کی ضرورت اور تردد کی گنجائش نہیں۔

بنابریں بندہ بھی حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی اور دارالعلوم دیوبند اور مفتی ولی حسن کی طرف سے دیئے ہوئے جوابات سے بشرح صدر پوری طرح متفق ہے کہ موجودہ ایرانی شیعہ فرقہ اثنا عشریہ خارج از اسلام ہے اس فرقہ کے ساتھ، قادیانی اور فرقہ بہائیہ کی طرح غیر مسلم کا سا معاملہ رکھنا چاہئے۔

احقر عبید الحق غفرلہ (خطیب جامع مسجد بیت المکرم ڈھاکہ) یکم رجب المرجب ۱۴۰۸ھ مطابق ۲۰ فروری ۱۹۸۸ء

## تصدیقات اساتذہ کرام جامعہ اسلامیہ عربیہ ڈھاکہ

محمد علی عفاء اللہ عنہ، - محمد نور الامین غفرلہ، - محمد عبد الرشید غفرلہ، - محمد عبد القدوس، - محمد عبد المتین، - ذلیل احمد غفرلہ،

## الجامعہ الاسلامیہ عزیزالعلوم بابونگر، چٹاگانگ

یہودی لیڈر یا چیلا عبد اللہ بن سبا کی بنا کردہ پارٹی یا جماعت ”فرقہ شیعہ“ کے حالیہ رہبر روح اللہ ثمنی (علیہ ماعلیہ) نے اپنی رسوائے زمانہ تصانیف میں صحابہ کرام بالخصوص حضرات شیخین (ابوبکر صدیق عمر فاروق) رضی اللہ عنہما کی شان میں وہ دلخراش گستاخیاں کیں جن سے پورے عالم اسلام کی روح تڑپ اٹھتی ہے۔ چنانچہ (۱) اپنی فارسی تصنیف ”کشف الاسرار“ (ص ۴۳۳) میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر قرآن کے صریح احکام کی مخالفت کا الزام لگایا ہے اس سے بڑھ کر گالی و گستاخی اور کیا ہو سکتی ہے؟ (۲) اور کتاب مذکور (ص ۱۵۰) میں حضرت عمرؓ کو صاف الفاظ میں کافر اور زندیق کہا ہے (۳) نیز کتاب مذکور اور اپنی عربی تصنیف ”الحکومة الاسلامیة“ کے متعدد صفحات میں ایسی باتیں لکھیں جن سے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی خلافت کا سراسر انکار ہوتا ہے۔

ثمنی صاحب کے مذکورہ بالا عقائد کی بنا پر ان کے اور ان جیسوں کے بارے میں علمائے اسلام اور جماعت مسلمین کے دو ٹوک فیصلے سنئے۔  
 (۱) علامہ محقق ابن الہمام ارقام فرماتے ہیں:

”اور اگر کوئی شخص ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، یا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر ہے تو وہ کافر ہے“ (فتح القدر، صفحہ ۲۳۸، جلد ۱)

(۲) فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ:

”رانضی اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ، و عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرے اور ان پر لعنت کرے تو وہ کافر ہے۔“ (عالمگیری جلد ۲، صفحہ ۲۶۸-۲۶۹)

(۳) شیخ الاسلام ابن تیمیہ ارقام فرماتے ہیں:

”محمد بن یوسف القزلبی سے دریافت کیا گیا ایسے آدمی کے بارے میں جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں گالی گلوچ بکے، تو انہوں نے فرمایا!

کہ وہ کافر ہے۔ پوچھا گیا کہ ایسے آدمی کی نماز جنازہ پڑھی جائے؟ آپ نے فرمایا! ”نہیں“۔ (الصارم المسلول صفحہ ۵۷۰)

(۴) نیز ابن تیمیہ نے مختلف اسانید سے لکھا ہے کہ:

”حضرت علیؓ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ پر سب و شتم کرنے والوں کو مشرک کہا اور انہیں قتل کر دینے کا حکم کیا ہے“ (کتاب مذکور صفحہ ۵۸۳)

ان نقول ليجر تصریحات وغیرہ کی بنا پر ثمنی صاحب دائرہ اسلام سے بالکل خلع اور کافر ہیں اگر انتقال کرے تو مسلمانوں کو ان کی نماز

جنازہ نہیں پڑھنی چاہئے۔ ہمارے مخدوم حضرت علامہ مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم نے اس سلسلہ میں جو عالمانہ فاضلانہ تحقیقات فرمائی ہیں وہ

موجبو حق اور حقیقت کے موافق و مطابق ہیں۔ وما بعد ذلك الا الضلال

کتبہ محمد جنید بابونگری (مردار الاقاء) خادم حدیث نبوی، جامعہ بابونگر چٹاگانگ ۱۰/۶/۵۸

شیعیت در حقیقت یہودیت کا دو سرا رخ ہے جو تقیہ جیسا بد نما داغ کے سہارے مسلمانوں میں گھس پڑا، اور مسلمانوں کی ایک جماعت

کو ضروریات دین کا منکر بنا کے کافر یہودیوں کی جماعت بھاری کر دی تو یہ ایک کافر جماعت ہے جو ضروریات دین کے ایک بڑے حصے سے منکر ہو گئی

خصوصاً فرقہ اثنا عشریہ امامیہ جس کی سرکردگی اس وقت ایک شاطر دین ثمنی کے ہاتھ ہے جس کے کفر میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

تحریف قرآن کا عقیدہ جو مسلمانوں کے ہاں صریح عقیدہ کفر ہے وہ انکے ہاں مذہب مسلمات میں سے ہے مسئلہ امامت کے پردے میں

انکار ختم نبوت کا عقیدہ جو مسلمانوں کے ایک جانناہ فتنہ کفر ہے وہ ان کے ہاں دینی ضروریات میں سے ہے حضرت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب وشم اور لعن وطمع جو اسلام میں اہل اسلام کے لئے قطعاً موجب کفر ہے وہ ان کا مذہبی وظیفہ ہے — وغیرہ وغیرہ لہذا ان کے کفر میں شک گنجائش نہیں ہے محقق علام حضرت مولانا نعمانی دامت برکاتہم نے اس سلسلے میں جو کچھ تحقیقات تحریر فرمائی ہیں ذرہ ذرہ صحیح اور بالکل عین حق — مطابق ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہاں میں سرخرو فرمائیں۔ (آمین ثم آمین)

(کتبہ) محمود حسن عفاء اللہ تعالیٰ عنہ ، ۱)

خادم دارالافتاء بالجامعہ الاسلامیہ عزیز العلوم بابونگر بنگلادیش ۸ / ۸ / ۱۳۰۸ھ فرقہ شیعہ اثنا عشریہ امامیہ کے عقائد کفریہ کی بنا پر کا ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ تعجب ہے اس نام نہاد اسلامی جماعت پر جو اس فرقہ کے عالی امام خمینی کو امام المسلمین کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ — ہذا الماعندی واللہ اعلم بالصواب

محمد اسحاق غفرلہ ، شیخ الحدیث جامعہ ، بابونگر

احقر محمد حبیب اللہ غفرلہ ، محدث جامعہ اسلامیہ عزیز العلوم بابونگر  
محمد عبدالباری ناظم دارالافتاء جامعہ بابونگر

احقر محمد حبیب اللہ غفرلہ ، مہتمم جامعہ اسلامیہ عزیز العلوم بابونگر  
احقر محمد یونس غفرلہ ، ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ عزیز العلوم بابونگر

ایک زمانہ میں شیعہ اور فرقہ اثنا عشریہ امامیہ کے درمیان میں فرق سمجھا جاتا تھا لہذا فتاویٰ بھی امتیازی حیثیت سے دیا جاتا تھا غالباً بعد زمانہ اور بعض دوسری وجوہات سے فی الحال وہی فرقہ اثنا عشریہ امامیہ ہی فرقہ شیعہ کی حیثیت سے موجود ہے بنا بریں خارج از اسلام کافتویٰ اور حکم شیعوں پر ہی ہو گا اگر اختلاف قیاس کہیں کہیں کوئی شیعہ اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو تو وہ شیعہ اس فتویٰ کفر کی زد سے خارج ہی رہے گا۔

نقطہ ننگ اکابر ، محمد عبدالرحمن غفرلہ ، شیخ الحدیث جامعہ بابونگر

## دارالعلوم معین الاسلام ، ہاٹ ہزاروی ، چٹاگانگ

الحمد لله الاھله والصلوة لاهلھا ، بعد الحمد والصلوة موجودہ دور حد درجہ ابتلاء اور آزمائش کا دور ہے فرق باطلہ کی روز بروز ترقی ہوتی رہی۔ اور علماء حق کی جانب سے قلمی اور لسانی جہاد بھی چلتا رہا۔ یوں تو اہل قبلہ کی تکفیر میں علماء حق انتہا درجہ کی احتیاط سے کام لیتے ہیں لیکن اسکے باوجود بھی اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اہل قبلہ میں سے جو فرقہ بھی ضروریات دین کا منکر ہو وہ قطعی کافر ہے خواہ وہ اپنے اسلام اور ایمان کا کتنے ہی زور و شور سے دعویٰ کرتا رہے۔ خمینی اور فرقہ اثنا عشریہ امامیہ کے عقائد کے بارے میں فاضل محترم رئیس التحریر محافظ دین متین علامہ محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم نے جس تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور ان کی مستند کتابوں سے جس کثرت سے حوالہ پیش کیے کفر ہونے میں شک نہیں ہو سکتا۔ تفصیل اگر دیکھتی ہو تو ماہنامہ بینات کراچی خصوصی اشاعت خمینی اور اثنا عشریہ کے بارے میں علماء کرام کا متفقہ فیصلہ اور فاضل محترم علامہ منظور نعمانی صاحب کی ”ایرانی انقلاب“ ضرور مطالعہ فرمائیں۔

احمد شفیع غفرلہ ، خادم دارالعلوم معین الاسلام ہاٹ ہزاروی

ذیل میں بنگلہ دیش کے جن حضرات اہل علم کے اسمائے گرامی پیش کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوکی مفتی اعظم پاکستان کے اس فتوے پر اپنے تصدیقی دستخط ثبت فرمائے تھے۔ جو الفرقان کی خصوصی اشاعت بابت ماہ دسمبر میں شائع ہو چکا ہے۔ ان حضرات کے اسمائے گرامی اور ان کے دستخطوں کی فوٹوکاپی مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب جامعہ اسلامیہ کراچی کے توسط سے ادارہ الفرقان کو موصول ہوئی تھی۔ مفتی صاحب موصوف کے شکر یہ کے ساتھ ان حضرات کے اسمائے گرامی پیش کئے جا رہے ہیں۔

حضرت مولانا عبد المنان صاحب شیخ الحدیث استاذ جامعہ عربیہ فرید آباد ڈھاکہ	حضرت مولانا عبد المنان صاحب شیخ الحدیث مدرسہ عالیہ فیضی نواکھالی
مولانا عطاء اللہ صاحب استاذ جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ	حضرت مولانا فضل الحق صاحب شیخ الحدیث درمیں الہامیہ القرآنیہ العربیہ لاہور ڈھاکہ
مولانا قاری ابوریحان صاحب // // //	مولانا محب اللہ صاحب استاذ جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ
مولانا غلام مصطفیٰ صاحب // // //	مولانا غلام مصطفیٰ صاحب // // //
مولانا محمد عمر صاحب دارالعلوم خادم العلوم گوہر ڈانگا گویال گنج	مولانا موسیٰ صاحب // // //
مولانا عبد الرزاق صاحب سیکرٹری جماعت خادم الاسلام بنگلہ دیش	حضرت مولانا عبد المتین صاحب مہتمم مدرسہ امدادیہ عربیہ
	شیخ برچ نورسندی خلیفہ حضرت حافظ جی حضور مدظلہ،
حضرت مولانا عبد الحمی صاحب شیخ الحدیث مدرسہ نوریہ اشرف آباد (کرگی ج) ڈھاکہ	حضرت مولانا حمید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ نوریہ اشرف آباد (کرگی ج) ڈھاکہ
مولانا عظیم الدین صاحب محدث مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ	امیر شریعت حضرت مولانا قاری احمد اللہ صاحب اشرف آباد
مولانا فاروق احمد صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ	مولانا محب اللہ صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ
مولانا اسماعیل صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ	مولانا صدیق الرحمن صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ
مولانا شمس الرحمن صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ	مولانا ابو طاہر صاحب مصباح استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ
مولانا بشیر احمد صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ	مولانا محبوب الرحمن صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ
مولانا محمد عبد الجبار صاحب معین ناظم وفاق المدارس العربیہ بنگلہ دیش	مولانا اشرف علی صاحب استاذ مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ
	مولانا عبد الباری صاحب خادم جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ بنگلہ دیش

## اساتذہ کرام جامعہ فرید آباد

مولانا عبد القدوس صاحب محدث

مولانا محمد سخاوت حسین استاذ جامعہ

مولانا فضل الرحمن صاحب مہتمم جامعہ

مولانا عبد السمیع صاحب استاذ جامعہ

مولانا محمد روح الدین استاذ جامعہ

## اساتذہ کرام جامعہ مدنیہ اسلامیہ قاضی بازار سلہٹ

حضرت مولانا محمد حبیب الرحمن صاحب، استاذ الحدیث و رئیس الجامعہ

مولانا محمد نظام الدین صاحب، استاذ الحدیث و ناظم تعلیمات

مولانا محمد اسحاق صاحب شیخ الحدیث

## اساتذہ کرام جامعہ قاسم العلوم درگاہ شاہ جلال سلامت

حافظ مولانا اکبر علی رئیس الجامعہ

مولانا ابو الکلام زکریا صاحب خادم دارالافتاء

مولانا محمد عطاء الرحمن صاحب استاذ حدیث

مولانا محب الحق مفتی جامعہ قاسم العلوم

مولانا محمد ناظر حسین صاحب استاذ حدیث

## جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مدنیہ جاترا باری ڈھاکہ

مولانا سراج الاسلام صاحب نائب مہتمم

مولانا صلاح الدین صاحب مدظلہ

مولانا عبد الجبید صاحب استاذ جامعہ

مولانا عبد الحق صاحب (حقانی) استاذ جامعہ

مولانا عبد المنان صاحب استاذ جامعہ

مولانا ضیاء الاسلام سابق مدرس لال باغ جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ

مولانا محمد یعقوب استاذ مدرسہ دارالعلوم موتی جمیل ڈھاکہ

مولانا انوار الحق استاذ مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

مولانا قاری منظور الہی صاحب استاذ مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

مولانا محمود حسن مہتمم جامعہ اسلامیہ جاترا باری

مولانا بدایت اللہ صاحب مدظلہ شیخ الجامعہ

مولانا حافظ رفیق احمد صاحب ناظم تعلیمات

مولانا عبد الحق صاحب استاذ جامعہ

مولانا انوار الحق صاحب استاذ جامعہ

مولانا محمد ادریس صاحب استاذ جامعہ

مولانا محمد اسحاق مہتمم مدرسہ دارالعلوم موتی جمیل ڈھاکہ

مولانا محمد کلیم اللہ مہتمم مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

مولانا محمد فیض اللہ استاذ مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

## اساتذہ کرام جامعہ محمدیہ عربیہ محمد پورہ ڈھاکہ بنگلہ دیش - ۱۳۰۷

جناب حضرت مولانا حفیظ الرحمن استاذ الحدیث

جناب حضرت مولانا علی اصغر صاحب استاذ الحدیث

جناب حضرت مولانا مفتی منصور الحق صاحب دامت برکاتہم

جناب حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب محدث جامعہ

## بنگلہ دیش کے متفرق مقامات کے علماء کرام

مولانا محمد عبدالکریم صدر آزاد دینی دارہ، سلٹ  
 مولانا محمد یونس علی دارالعلوم حسینیہ ڈھاکہ  
 مولانا محمد شفیق الحق مہتمم جامعہ محمودیہ سلٹ  
 سیف اللہ اختر، امیر حرکت الجہاد الاسلامی

مولانا حبیب اللہ مصباح  
 مولانا محمد عبدالحق مہتمم دارالعلوم درگاہ پور سلٹ  
 مولانا محمد عبد الشہید مدرسہ دارالسنہ کلمو کافن  
 مولانا محمد عبد الاول مہتمم جامعہ محمودیہ سلٹ

## حضرات علماء برطانیہ کا فتویٰ و تصدیقات

بسم اللہ الرحمن الرحیم ◯ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ◯

مولانا یعقوب اسماعیل قاسمی ڈیوبری

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ العالی نے اپنے استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کی متقدمین و متاخرین، نیز موجودہ دور کے ان کے امام روح اللہ شہینی کی کتابوں سے ان کے مندرجہ ذیل تین عقیدے نقل فرمائے ہیں۔

(1) — شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ ہے کہ حضرات شیخین ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما (نعوذ باللہ) کافر، منافق اور یحیون ہیں۔ ہم مسلمانوں کا عقیدہ حضرات شیخین کے بارے میں یہ ہے کہ ان دونوں کا مومن صادق اور جنتی ہونا قرآن کریم اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اس لئے ان کو کافر کہنا اور مومن و مسلم نہ سمجھنا قرآن کریم کی اور ایک ایسی دینی حقیقت کی تکذیب کرنا ہے جو رسول اللہ ﷺ سے قطعیت سے ثابت ہے۔

(2) — شیعہ اثنا عشریہ کا موجودہ قرآن کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ وہ محرف ہے اور اس میں حضرات خلفاء ثلاثہ (رضی اللہ عنہم) نے تحریف اور ردو بدل کر دیا ہے اور یہ وہ اصلی قرآن کریم نہیں ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا اصلی قرآن کریم تو امام غائب اپنے ساتھ لے کر غار میں روپوش ہو گئے ہیں جو آخری زمانہ میں اس کو لے کر باہر نکلیں گے۔ (نعوذ باللہ)

تمام مسلمانوں کا قرآنی آیت کریمہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون ہم ہی نے قرآن کو نازل کیا ہے؟ اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں کے تحت بالاتفاق یہ عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن کریم ہی وہ اصل کتاب اللہ ہے جو اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی تھی اور اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا نہ ہی کسی حرف یا زبر زیر میں تحریف



ہوتی ہے اس لئے موجودہ قرآن کریم کے بارے میں تحریف اور تغیر و تبدل کا عقیدہ رکھنا قرآن کی تکذیب اور کفرین ہے۔

(3) — شیعہ اثنا عشریہ کے بنیادی عقیدوں میں ایک عقیدہ امامت کا ہے جو ان کی کتابوں میں واضح طور پر تفصیل سے مذکور ہے۔ بلکہ عقیدہ امامت اس فرقہ کی مذہبی اساس و بنیاد ہے اس عقیدہ امامت کے بارے میں جو تفصیلات شیعوں کی مستند کتابوں میں ہیں جو استفتاء میں پیش کردی گئی ہیں ان کی بنیاد پر یہ عقیدہ بلاشبہ امت مسلمہ کے مسلمہ عقیدہ ختم نبوت کی نفی کرتا ہے جو ضروریات دین میں سے ہے اور اس کا انکار بلاشبہ موجب کفر ہے۔

فرقہ اثنا عشریہ کے یہ تینوں عقیدے ان کے متقدمین و متاخرین کی کتابوں سے ثابت ہیں کتابوں کی عبارتیں استفتاء میں درج کردی گئی ہیں۔

الغرض مذکورہ بالا تینوں عقیدوں کی وجہ سے شیعہ اثنا عشریہ کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کوئی شک شبہ نہیں۔

والله اعلم و علمہ اتم و احکم

احقر خادم العلماء یعقوب اسماعیل قاسمی غفرلہ (ڈیوڑری۔ یو۔ کے)

### تصدیق و تائید فرمانے والے حضرات علماء کرام شہر باتلی (Batley)

مولانا ابراہیم غفرلہ نوسار کا — مولانا عبدالرؤف لاجپوری — مولانا ایوب ہاشمی عفی عنہ کھولوڈیہ — مولانا محمد شعیب عفی عنہ — مولانا ابراہیم احمد کولیا — مولانا محمد یوسف غفرلہ دیوان — مولانا عبدالحی سیدات غفرلہ — مولانا ہاشم ابراہیم راوت غفرلہ۔

### حضرات علماء کرام شہر بولٹن (Bolton)

مولانا قاری یعقوب ابراہیم قاسمی (خطیب طیبہ مسجد بولٹن) — مولانا اسماعیل حافظ علی (مدرس دارالعلوم بری) — مولانا فیض علی شاہ عفی عنہ (سابق استاذ دارالعلوم دیوبند) — مولانا عمر جی محمد (مدرس دارالعلوم بری) — مولانا عبدالحق غفرلہ کبولوی (وطنی نسبت) — مولانا موسیٰ محمد کتھاروی (وطنی نسبت)۔

### حضرات علماء کرام شہر پریسٹن (Preston)

مولانا اسماعیل غفرلہ بھڑکودروی (وطنی نسبت) — مولانا یعقوب شیخ دیولوی غفرلہ — مولانا اسماعیل کتھاروی — مولانا ابراہیم اچھودی غفرلہ — مولانا ابراہیم محمد پٹیل۔

### حضرات علماء کرام شہر گلوستر (Gloucester)

مولانا محمد یوسف لولات عفی عنہ — مولانا ابراہیم یوسف قاضی غفرلہ — مولانا موسیٰ ابراہیم کھولوڈیہ عفی عنہ —  
 مولانا اسماعیل سورتی غفرلہ — مولانا عبدالصمد کھروڈوی غفرلہ — مولانا عبدالصمد ندوی غفرلہ مولانا آدم بانسروڈ۔

### حضرات علماء کرام شہر کاؤنٹری (Coventry)

مولانا احمد علی عفی عنہ کاؤنٹری — مولانا غلام رسول ہتھوڑوی غفرلہ کاؤنٹری — مولانا محمد اسماعیل غفرلہ کاؤنٹری —  
 مولانا سلیمان بن احمد دارچھیہ غفرلہ کاؤنٹری — مولانا یوسف سیدات غفرلہ دیولوی — مولانا مقصود احمد عبدالقادر غفرلہ۔

### حضرات علماء کرام شہر نی ٹن (Noneton)

نحمدہ، ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد ایرانی انقلاب، یعنی اور شیعہ اثنا عشریہ فرقہ کے متعلق قدیم اور  
 جدید اکابرین و بزرگان دین کی تحریرات اور فتاویٰ ہم نے بغور دیکھے اور اس سے ہم اتفاق کا اظہار کرتے ہیں۔  
 مولانا بندہ احمد میاں بن یوسف منگیر (خیرگامی) غفرلہ، مولانا ایوب محمد غفرلہ،  
 مولانا اسماعیل محمد جوگواڑی، مولانا عباس محمد عطاء اللہ عنہ،  
 مولانا اسماعیل یوسف و انیا غفرلہ،

### حضرات علماء کرام شہر بلیک برن (Blackburn)

مولانا غلام محمد راوت عفی عنہ — مولانا ہارون راوت غفرلہ — مولانا معین الدین حیدر آبادی عفی عنہ —  
 مولانا شبیر احمد لونت غفرلہ — مولانا ولی اللہ آدم غفرلہ — مولانا عبدالصمد مولانا اسماعیل غفرلہ — مولانا محمد فاروق مفتاحی  
 غفرلہ — مولانا یعقوب اسماعیل کاوی غفرلہ — مولانا اسماعیل احمد واڑی غفرلہ — مولانا احمد سعید بن سیدات فلاحی —  
 مولانا محمد اسماعیل یوسف پٹیل عفی عنہ — مولانا عبدالحمید غفرلہ — مولانا عبدالجلیل قاسمی غفرلہ — مولانا علی بھائی ماییت  
 غفرلہ — مولانا غلام رسول مظاہری عفی عنہ،

### حضرات علماء کرام شہر ڈیوزبری (Dewsbury)

مولانا عبدالرشید ربانی غفرلہ ناظم اعلیٰ جمعیت علماء برطانیہ ڈیوزبری (انگلینڈ) — مولانا سید عبدالاحد قادری غفرلہ،

## حضرات علماء کرام شہر گلاسگو (Glasgow)

مندرجہ بالا شیعی عقیدے بلاشبہ موجب کفر ہیں۔

مولانا مقبول احمد غفرلہ خطیب مرکزی جامع مسجد گلاسگو  
مولانا محمد اسلم لاہوری عفی عنہ، مسجد النور گلاسگو

## حضرات علماء کرام شہر لسٹر (Leicester)

مولانا محمد عبدالکریم ہارٹنگ ٹن روڈ لسٹر — مولانا احمد علی صوفی — مولانا محمد یوسف سورتی غفرلہ امام مسجد  
فلاح — مولانا محمد یعقوب پانڈور — مولانا غلام محمد عفاء اللہ عنہ — مولانا محمد فقیر کنگوئی — مولانا غلام محمد عالی پوری —  
مولانا محمد یعقوب قاری — مولانا یوسف اسماعیل عفی عنہ — مولانا عبدالغنی کاجھوی — مولانا محمد عمران غفرلہ — مولانا  
آدم لونت غفرلہ خطیب جامع مسجد۔

میں حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی مدظلہ کے فتوے کی تائید کرتا ہوں۔ اقبال احمد الاعظمی لسٹر

(یہ مولانا اقبال احمد الاعظمی دارالافتاء ریاض کے مبعوث ہیں۔)

## حضرات علماء کرام شہر بریڈ فورڈ (Bradfoed)

مذکورہ بالاتین عقیدے رکھنے والے یقیناً کافر ہیں۔

مولانا محمد شمیر الدین غفرلہ — مولانا عبدالغنی عفی عنہ — مولانا لطف الرحمن خطیب جامع مسجد بریڈ فورڈ — مولانا  
عبدالرحمن حسن غفرلہ — مولانا احمد پانڈور غفرلہ — مولانا اسماعیل بسم اللہ عفی عنہ — مولانا حسن محمد مشگاری۔

## حضرات علماء کرام شہر برٹل (Bristol)

مولانا عبدالرحمن عقیق عنہ — مولانا محمد سلیمان لاجپوری غفرلہ — مولانا الیاس عبداللہ غفرلہ،

## حضرات علماء کرام شہر ولسال (Walsall)

مذکورہ بالا عقائد کا جو بھی معتقد ہو اور کسی بھی فرقہ سے اس کا تعلق ہو اس کے کفر میں شک و شبہ نہیں ہے۔

مولانا عبدالاول غفرلہ — مولانا غلام محمد بارڈولی عفی عنہ — مولانا محمد بھولا غفرلہ — مولانا ضمیر الدین بنگلہ دیشی  
— مولانا محمد عثمان سورتی — مولانا عبدالحق گورا — مولانا محمد حسن پردھانوی غفرلہ صدر مرکزی جمعیت علماء برطانیہ،

## فتویٰ علمائے مانچسٹر (Manchester)

اگر کوئی شخص حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو کافر سمجھے، قرآن مجید کو محرف سمجھے اور عقیدہ ختم نبوت کی نفی کرنے والا عقیدہ امامت رکھے چاہے ہو اپنے آپ کو مسلمان کہلائے وہ شخص یقیناً کافر ہے۔

(کتبہ) حبیب الرحمن غفرلہ امام مدینہ مسجد مانچسٹر

## فتویٰ جناب مولانا صہیب حسن صاحب (مبعوث دارالافتاء ریاض، لندن)

شیعہ اثنا عشریہ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے بعد آئمہ کے معصوم ہونے کا عقیدہ اور بیشتر صحابہ کرام بشمول عشرہ مبشرہ کے حق میں مذموم ہرزہ سرائی بلکہ ارتداد کا عقیدہ رکھنا انہیں دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

صہیب حسن (لندن) ۲۱ / رمضان ۱۴۰۸ھ

## فتویٰ جناب مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

### خطیب مرکزی جامع مسجد ولور ہمپٹن (انگلینڈ)

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي ولا نبوة بعده  
مجھے محقق العصر عارف باللہ ترجمان اہل السنۃ والجماعۃ حضرت اقدس مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ کی تحقیق پر مکمل اعتماد ہے بنا برائیں ایسے لوگوں (روافض و شیعہ) کہ جو تحریف قرآن کے قائل ہوں یا حضرات شیعین یعنی افضل البشر بعد الانبیاء حضرت صدیق اکبر اور افضل الصحابہ و انقہ الامت بعد الصدیق حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر لعن طعن تکفیر یا تفسیق کریں اور آئمہ کرام کو معصوم عن الخطاء صاحب وحی اور تحریم و تحلیل میں مختار سمجھتے ہوں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ اتنا کچھ جاننے کے بعد بھی اگر کوئی ایسے لوگوں کو مسلمان کہے لایعنی دعوت تویل و توجیہ سے ان کی تکفیر میں تامل و توقف کرے اسے لحد و زندیق سمجھتا ہوں نماز ابعد الحق الا الضلال۔

حضرت الطام مولانا نعمانی مدظلہم کو حق تعالیٰ شانہ پوری امت کی طرف سے اپنی شایان شان جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس عظیم خدمت کو سرانجام دے کر امت مسلمہ پر حقیقت کما حقہ واضح فرمادی۔

محمد ابراہیم سیالکوٹی عفی عنہ، (فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور)

# برطانیہ میں مقیم حضرات علمائے کرام کی اجتماعی توثیق

برطانیہ میں مقیم علماء کی ایک تنظیم حزب العلماء یو کے، کی دعوت پر ۲ اپریل ۱۹۸۸ء کو برطانیہ کے علماء کرام کا ایک اہم اجلاس وہاں کے ممتاز عالم دین مولانا موسیٰ کراڑی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں علماء کی کئی نمائندہ تنظیموں کی طرف سے سو سے زیادہ علماء کرام نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں خمینی اور اثنا عشریہ کی تکفیر کے مسئلہ پر بھی غور کیا گیا اور اس سلسلہ میں ایک تجویز منفقہ طور پر منظور کی گئی۔ حزب العلماء (یو کے) کے سیکرٹری مولانا یعقوب مفتاحی صاحب نے مذکورہ تجویز اور ممتاز شرکاء اجلاس کے اسماء گرامی کی فہرست الفرقان کے اس خصوصی شمارہ میں اشاعت کے لئے ارسال فرمائی ہے۔ ذیل میں وہ تجویز بعینہ مولانا یعقوب مفتاحی صاحب کے شکریہ کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔

برطانیہ کے علماء کرام کا یہ نمائندہ اجلاس اس کی تصدیق کرتا ہے حقیقت میں اثنا عشری شیعوں کے خلاف اسلام عقائد مثلاً ختم نبوت کا انکار اور تحریف قرآن کے قائل ہونے کی وجہ سے بلاشبہ یہ لوگ کافر و مرتد ہیں۔

مخائب :- حزب العلماء یو کے، جمعیت علماء برطانیہ، مرکزی جمعیت علماء یو کے۔

احقر یعقوب مفتاحی، سیکرٹری حزب العلماء یو کے۔

21, PALM STREET, BLACKBURN (LANG'S) U.K.

## اجلاس میں شریک ہونے والے علماء کرام کے اسماء گرامی

حضرت مولانا اسماعیل کتھاروی صدر حزب العلماء	حضرت مولانا اسماعیل کتھاروی صدر حزب العلماء
حضرت مولانا عبد الرشید ربانی سیکرٹری جمعیت علماء	حضرت مولانا عبد الرشید ربانی سیکرٹری جمعیت علماء
حضرت مولانا محمد حسن صدر مرکزی جمعیت علماء	حضرت مولانا محمد حسن صدر مرکزی جمعیت علماء
حضرت مولانا لطف الرحمن نائب صدر مرکزی جمعیت علماء	حضرت مولانا لطف الرحمن نائب صدر مرکزی جمعیت علماء
حضرت مولانا عبد اللہ خزانشی حزب العلماء	حضرت مولانا عبد اللہ خزانشی حزب العلماء
حضرت مولانا موسیٰ کراڑی سرپرست حزب العلماء	حضرت مولانا موسیٰ کراڑی سرپرست حزب العلماء
حضرت مولانا قاری سلیمان خطیب مسجد انیس الاسلام	حضرت مولانا قاری سلیمان خطیب مسجد انیس الاسلام
حضرت مولانا اسماعیل اکوبت خطیب مسجد قوت الاسلام	حضرت مولانا اسماعیل اکوبت خطیب مسجد قوت الاسلام
حضرت مولانا مفتی عبد الصمد مدرس دارالعلوم بری	حضرت مولانا مفتی عبد الصمد مدرس دارالعلوم بری
حضرت مولانا قاری نور محمد خطیب جامع مسجد بریڈ فورڈ	حضرت مولانا قاری نور محمد خطیب جامع مسجد بریڈ فورڈ
حضرت مولانا یعقوب خطیب مہیہ مسجد	حضرت مولانا یعقوب خطیب مہیہ مسجد
حضرت مولانا یعقوب مفتاحی سیکرٹری حزب العلماء	حضرت مولانا یعقوب مفتاحی سیکرٹری حزب العلماء
حضرت مولانا احمد پاندور صدر جمعیت علماء	حضرت مولانا احمد پاندور صدر جمعیت علماء
حضرت مولانا فضل حق نائب سیکرٹری مرکزی جمعیت علماء	حضرت مولانا فضل حق نائب سیکرٹری مرکزی جمعیت علماء
حضرت مولانا فتح محمد لہر، خزانشی جمعیت علماء	حضرت مولانا فتح محمد لہر، خزانشی جمعیت علماء
حضرت مولانا ولی اللہ ناظم نشر و اشاعت حزب العلماء	حضرت مولانا ولی اللہ ناظم نشر و اشاعت حزب العلماء
حضرت مولانا اسماعیل حاجی ناظم شرعی پنجایت حزب العلماء	حضرت مولانا اسماعیل حاجی ناظم شرعی پنجایت حزب العلماء
حضرت مولانا مفتی محمد مصطفیٰ خطیب مسجد لندن	حضرت مولانا مفتی محمد مصطفیٰ خطیب مسجد لندن
حضرت مولانا قاری حنیف خطیب مسجد توحید الاسلام	حضرت مولانا قاری حنیف خطیب مسجد توحید الاسلام
حضرت مولانا قاری اسماعیل مدرس دارالعلوم بری	حضرت مولانا قاری اسماعیل مدرس دارالعلوم بری
حضرت مولانا ابراہیم خطیب مسجد میر سٹن	حضرت مولانا ابراہیم خطیب مسجد میر سٹن
حضرت مولانا یعقوب خطیب زکریا مسجد	حضرت مولانا یعقوب خطیب زکریا مسجد

- حضرت مولانا ولی اللہ خطیب مکی مسجد  
 حضرت مولانا عبد الرزاق خطیب جامع مسجد برتلی  
 حضرت مولانا عبید الرحمن کیمل پوری خطیب مسجد  
 حضرت مولانا محمد ازہر شیفیلڈ  
 حضرت مولانا یعقوب آچھودی صدر مدرس  
 حضرت مولانا اسماعیل بھوتا خطیب مسجد لندن  
 حضرت مولانا عثمان خلیفہ صاحب  
 حضرت مولانا محمد اقبال صاحب  
 حضرت مولانا قاری عبد الجلیل منی پور خطیب مسجد  
 حضرت مولانا احمد علی مانیک پوری خطیب جامع مسجد  
 حضرت مولانا حافظ ابراہیم صوفی  
 حضرت مولانا یعقوب بخش صاحب  
 حضرت مولانا یوسف کرماؤی صاحب  
 حضرت مولانا ہاشم یعقوب صاحب  
 حضرت مولانا ولی اللہ آدم صاحب  
 مولانا امداد اللہ قاسمی  
 مولانا محمد خورشید  
 حاجی محمد بیین گل  
 حضرت مولانا یعقوب متادار صاحب  
 حضرت مولانا عبد اللہ احمد صاحب  
 حضرت مولانا یعقوب آدم صاحب  
 حضرت مولانا منصور احمد صاحب  
 حضرت مولانا محمد کوٹھی خطیب مسجد لنگاسٹر  
 حضرت مولانا محمد موسیٰ بری  
 حضرت مولانا یوسف صاحب  
 حضرت مولانا عبد الحق ڈیسائی یرسٹن  
 حضرت مولانا سلمان خطیب مسجد ہنرنگٹن  
 حضرت مولانا فاروق خطیب مسجد برمنگھم  
 حضرت مولانا محمد اسلم زاہد خطیب مسجد  
 حضرت مولانا حافظ احمد خطیب مسجد  
 حضرت مولانا عبد الرشید کاوی خطیب مسجد لندن  
 حضرت مولانا موسیٰ علی نائب مہتمم بچوں کا گھر آمود  
 حضرت مولانا محبوب کرماؤی خطیب مسجد چورلی  
 حضرت مولانا محمد نعیم صاحب خطیب مسجد  
 حضرت مولانا احمد سیدات صاحب  
 حضرت مولانا صالح سیدات صاحب  
 حضرت مولانا یعقوب من من صاحب  
 حضرت مولانا یعقوب قلموی صاحب  
 حضرت مولانا عمر منوری صاحب  
 حضرت مولانا داؤد مقہاجی صاحب  
 حضرت مولانا قاری عبد الرشید ٹیلر صاحب  
 مولانا امداد الحسن نعمانی  
 مولانا فاروق احمد صدام مسجد  
 قاری محمد طیب عباسی لندن  
 حضرت مولانا داؤد کتھاروی صاحب  
 حضرت مولانا حسن صاحب خطیب مسجد  
 حضرت مولانا محمد امین صاحب خطیب مسجد لیڈز  
 حضرت ابراہیم گھیبی صاحب  
 حضرت مولانا محمد ابراہیم خطیب مسجد لنگاسٹر  
 حضرت مولانا فضل الحق خطیب مسجد مانچسٹر  
 حضرت مولانا اسماعیل صاحب دولور ہسٹن  
 حضرت مولانا فاروق ڈیسائی یرسٹن

- حضرت مولانا فاروق ڈیسانی بولٹن  
 حضرت عبد الحمید صالح صاحب  
 حضرت مولانا مفتی عنایت مفتاحی بلیک برن  
 حضرت مولانا علی محمد صاحب بر منگھم  
 حضرت مولانا رفیع الدین صاحب  
 حضرت مولانا موسیٰ کتھاروی صاحب  
 حضرت مولانا بلال صاحب لندن  
 حضرت مولانا یوسف باری والا  
 حضرت مولانا زبیر احمد صاحب  
 حضرت مولانا اکرم صاحب  
 حضرت مولانا عبد الاحد صاحب  
 حضرت مولانا ابراہیم جوگواری صاحب  
 حضرت مولانا ابراہیم بھیات صاحب بر منگھم  
 حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب  
 حضرت مولانا داؤد لسباد بولٹن  
 حضرت مولانا قاری عبد الغفور صاحب  
 حضرت مولانا حافظ ہاشم صاحب  
 حضرت مولانا ایوب کھڑووی صاحب  
 حضرت مولانا یعقوب ہر تھنج صاحب  
 حضرت مولانا رفیق احمد لشر  
 حضرت مولانا شیر صاحب لندن  
 حضرت مولانا عثمان سلیمان صاحب  
 حضرت مولانا مسعود احمد صاحب خطیب مسجد  
 حضرت مولانا سمیر الدین بہاری  
 حضرت مولانا ابراہیم بوبات صاحب  
 حضرت مولانا یوسف جھنگاریا صاحب  
 حضرت مولانا قاری آدم کتھاروی صاحب  
 حضرت مولانا اسد اللہ طارق

## ہندوستان کے بعض دینی اداروں و علماء کرام کے

### وہ جو ابات جو بعد میں موصول ہوئے

جامعہ اسلامیہ عربیہ مسجد ترجمہ والی بھوپال

مع تصدیقات اساتذہ جامعہ و دیگر علماء بھوپال

شہر بھوپال کے ہم خدامان علم دین خصوصاً جامعہ اسلامیہ عربیہ مسجد ترجمہ والی کے اساتذہ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ کے اس سوال پر جو شمینی فرقہ اثنا عشریہ کے متعلق ہے جس کا جواب حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی مدظلہ العالی امیر شریعت ہند نے دیا ہے حرف

بہ حرف تائید کرتے ہیں اور ان حضرات کی جرات و ہمت کی داد دیتے ہیں جنہوں نے ہمت اور عزیمت کے ساتھ یہ فیصلہ دیا ہے اور ان اسلام دشمنوں کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔ جن سے ہمیشہ اسلام کو نقصان پہنچا ہے اور اب یہ فرقہ باطلہ کلمہ حق اریبہ الباطل کے ساتھ میدان میں آکر حرمین شریفین کو میدان جنگ بنا رہا ہے۔ جس کے متعلق خدا کا فرمان ہے من دخلہ کان امنا وہاں حائین ثمینی اللہ اکبر ثمینی رہبر کانعرہ لگا کر بجائے عبادت اور حج کے شور کرتے ہیں اور نعرہ بازی کرتے ہیں جو غیر مسلموں (مشرکین) کے لئے قرآن نے کہا ہے وما کان صلاتہم عند البیت الامکاء و تصدیۃ یہ مشرکین کی عبادت کے طریقہ کی تائید کرتے ہیں۔ خدا نے تو مسلمانوں کو خاموش رہ کر اور عجز و انکساری کے ساتھ عبادت کا حکم دیا۔ کما قال تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعاً و خیفۃ اسلامی طریقہ کو چھوڑ کر مشرکین کے طریقہ کو اختیار کرتے ہیں بلاشبکہ یہ اسلام کے محارج ہیں ایسے لوگوں کو توجہ اور مسجد نبوی کی زیارت سے روکا جائے اللہم حفظنا من شرور تہم۔

واللہ علم بالصواب

الحیب محمد عبدالرزاق عقی عنہ، مفتی اعظم و امیر شریعت مدنیہ پریش و ناظم جامعہ اسلامیہ عربیہ بھوپال

عبداللطیف نائب قاضی دارالقضاء بھوپال

محمد علی غفرلہ نائب مفتی بھوپال و استاذ حدیث و فقہ

سید عابد و جدی قاضی دارالقضاء بھوپال

احمد سعید مجددی غفرلہ، خانقاہ مجددیہ بھوپال

دارالعلوم تاج المساجد بھوپال

الجواب صحیح والحبیب صحیح — سید محمد فاضل

الجواب صحیح — محمد ابراہیم (نائب صدر الدرسین جامعہ اسلامیہ عربیہ)

الجواب صحیح — قاسمی مدرس جامعہ دامام و خطیب جامع مسجد بھوپال

الجواب صحیح — محمد الیاس قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — محمد اسحاق قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — حضرت مولانا محمد ممدی حسن مدرس جامعہ

الجواب صحیح — عبدالحفیظ جامعہ مدرس جامعہ

الجواب صحیح — عبدالبارط مفتاحی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — فضل الرحمن قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — رشید الدین قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — رحیم اللہ قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — ابوالکلام قاسمی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — شمس الدین آفریدی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — محمد مصطفیٰ ہاشمی القاسمی مفتی جامعہ

الجواب صحیح — محمد ایوب مظاہری مدرس جامعہ

الجواب صحیح — (نام نہیں پڑھا جا سکا) نائب ناظم جامعہ

الجواب صحیح — محمد نعمان ندوی استاذ حدیث دارالعلوم تاج المساجد و رکن شوری دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

الجواب صحیح — محمد شرافت علی ندوی استاذ // // // //

الجواب صحیح — ڈاکٹر حمید اللہ ندوی // // // //

الجواب صحیح — محمد اسحاق خان، قاضی عکبر شریعہ سلیہ شاہجان پور، ایم۔ پی

الجواب صحیح — عبدالوحید قاسمی غفرلہ



## دارالعلوم اسلامیہ ماٹلی والا بھروج گجرات

باسمہ الکریم

حامداً ومصلياً :- فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کے سلسلہ میں الفرقان کی خصوصی اشاعت (شمارہ ۱۰ / ۱۲ / اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۷ء) میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ کا استفتاء اور محدث کبیر محقق عصر حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب دامت برکاتہم کا مدلل و مفصل جواب از اول تا آخر ہم لوگوں نے بغور پڑھا اور ہندوپاک کے منصفان کرام اور علماء امت کی تائیدات و تصدیقات بھی پڑھیں۔

محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب دامت برکاتہم اور دیگر منصفان کرام اور علماء امت نے اپنے اپنے جوابات میں قرآن و احادیث اور اجماع امت سے اس فرقہ باطلہ کے متعلق جو فیصلے صادر فرمائے ہیں ہم سب اس کی مکمل تائید و تصدیق کرتے ہیں اور اس فرقہ کو اس کے عقائد کی روشنی میں دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سعید احمد دیولوی خادم دارالافتاء دارالعلوم ماٹلی والا بھروج (۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ)

الجواب صحیح — یعقوب احمد دستوی عفی عنہ، مہتمم دارالعلوم ماٹلی والا بھروج

فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کو میں ان کے کفریہ عقائد کی بنا پر کافر سمجھتا ہوں اور ان کی تکفیر کو اپنے لئے باعث اجر سمجھتا ہوں۔

محمد ابوالحسن علی غفرلہ (شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ عربیہ عید گاہ روڈ بھروج گجرات) — عبدالحمنان استاذ

حدیث، — علی حق آدم دستوی استاذ حدیث، — اقبال ٹنکاروی استاذ فقہ عربی محمد صالح عفی عنہ استاذ ادب دارالعلوم، —

نذیر احمد دیولوی غفرلہ استاذ تفسیر، — یعقوب عبداللہ کراڈی غفرلہ استاذ عربی، — رشید احمد غفرلہ استاذ عربی ادب ابراہیم

خانپوری استاذ عربی۔

## تصدیق جناب مولانا منہاج الحق قاسمی و حضرات اساتذہ جامعہ حیات العلوم مراد آباد

حامداً ومصلياً و مسلماً — اما بعد

شیعی مذہب اور اثنا عشری دین جو درحقیقت اب تک ”عقیدہ کتمان“ کے غلیظ پردوں میں چھپ کر یہودی طور طریقوں اور

مناقضاتہ خصائل کے باوجود اسلام کا لباس زیب تن کر کے خود اسلام کی بیخ کنی کے لئے خفیہ اور یہودیانہ سازشوں میں مشغول رہا ہے۔ — اللہ تعالیٰ

اپنی شان کے مطابق کماحقہ اجر جزیل عطا فرمائے حضرت مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم کو جنہوں نے امت کے مرحومین میں اصحاب دعوت

و عزیمت کے اسوہ حسنہ کو اختیار فرما کر شیعیت سے متعلق کتاب ”ایرانی انقلاب“ امام خمینی اور شیعیت تصنیف فرمائی نیز خمینی اور اثنا عشریہ کے

بارے میں نہایت جامع اور مفصل استفتاء مرتب فرما کر اصل شیعوں کے ”عقیدہ کتمان“ کے غلیظ پردوں کو چاک کر دیا ہے۔ اور مزید برآں جلیل

علامتہ العصر حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی دامت برکاتہم کے تحقیقی و تفصیلی جواب استفتاء اور دیگر علماء کرام کے تفصیلی اور تصدیقی جوابات سے

اب یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں اور واضح ہو گئی ہے کہ بلا شک و شبہ اثنا عشریہ عقائد کے ماننے والے کافر و مرتد ہیں۔

والله اعلم وعلم اتم (کتبہ) بندہ معراج الحق قاسمی سنبھلی عفاء اللہ عنہ،

احقر بھی تحریر بلا سے اتفاق کرتا ہے۔

احقر۔ الطاف الرحمن خادم دارالافتا جامعہ حیات العلوم  
احقر۔ محمد شفیع غفرلہ مدرس جامعہ حیات العلوم مراد آباد  
احقر بھی تحریر مندرجہ بالا کی توثیق کرتا ہے۔ بندہ محمد زکوٰۃ قلم حیات نقشبندی حیات العلوم

## دارالعلوم جامع الہدیٰ مراد آباد

حامداً ومصلياً ومسلماً اما بعد حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نعمانی کے لمبوس و مفصل استفتاء اور محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی اور مفتی اعظم حضرت مولانا محمود حسن صاحب گنگوہی کے مہربن و بصیرت افروز اور حق و حقیقت بینی جوبات اور دیگر علماء کرام و مفتیان عظام کی تائیدات کا بغور مطالعہ کیا شیعوں کے فرقہ اثنا عشریہ کے عقائد خبیثہ سے پوری واقفیت اور قرآن و سنت کے دلائل کی روشنی میں ہم ان سب فتاویٰ کی تائید کرتے ہیں۔

نسیم احمد غازی مظاہری صدر مدرس دارالعلوم جامع الہدیٰ مراد آباد

الجواب صحیح۔ محمد علم قاسمی غفرلہ، مہتمم جامع الہدیٰ مراد آباد  
الجواب صحیح۔ محمد عبد الرحمن، نقشبندی، مجددی۔  
الجواب صحیح۔ عبد الرؤف قاسمی مفتی دارالعلوم جامع الہدیٰ  
الجواب صحیح۔ محمد و سیم استاذ دارالعلوم جامع الہدیٰ  
الجواب صحیح۔ محمد خالد استاذ دارالعلوم جامع الہدیٰ

## مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور سہارنپور

فرقہ اثنا عشریہ تحریف قرآن کا قائل ہے باشتناء چند تمام صحابہ کرام خصوصاً حضرات سیدنا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کافر اور مرتد مانتا ہے بارہ حضرات کو امام معصوم مانتا ہے۔ اور امام معصومین کا درجہ ان کے یہاں نبی سے بڑھ کر ہے۔

اس لئے اسلاف و اکابر امت نے ہمیشہ اس فرقے کی تکفیر کی ہے امام دارالرحمہ سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے آیت لیغیظ بہم الکفار سے اس فرقے کی تکفیر کو قول مستنبط کیا ہے (کما فی التفسیر لابن کثیر) وغیرہ۔ بندہ حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی مدظلہ العالی کے جواب کی حرف بحرف تائید کرتا ہے اور اثنا عشریہ شیعہ کو کافر قرار دیتا ہے۔

فقط احقر عبد العزیز (مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور، ضلع سہارنپور)

الجواب صحیح

ظہور احمد مظاہری غفرلہ مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

محمد عباس مظاہری خادم، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

محمد احمد غفرلہ مظاہری مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رجیمی رائے پور  
محمد ایوب قاسمی مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رجیمی رائے پور  
سید عبدالرحیم مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رجیمی رائے پور

محمد طاہر مظاہری مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رجیمی رائے پور  
محمد غانم عبدالاحد مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رجیمی رائے پور  
سید مہدی حسن غفرلہ مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رجیمی رائے پور  
ریاض احمد مظاہری مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رجیمی رائے پور

## اہلسنت والجماعت علماء بریلی کے تاریخ ساز فتاویٰ

جو شخص شیعہ کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

- ❖ غوث وقت حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ
- ❖ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
- ❖ حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ
- ❖ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کافتویٰ
- ❖ دارالعلوم غوثیہ لاہور کافتویٰ
- ❖ جامعہ نظامیہ رضویہ کافتویٰ

شیعوں کے بارے میں غوث وقت

سید پیر مہر علی شاہ صاحب ”گولڑہ شریف کافتویٰ“

حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے فرمایا۔

”جس شخص یا فرقہ میں یہ (شیعوں والے) اوصاف ہوں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ایسے شخص یا گمراہ فرقہ سے حسب اقتضا  
الحب لله والبغض لله خلط لوط ہونا اور رسم و راہ رکھنا منع ہے ”شیشین“ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو

کئے والا ”جمہور المسلمین“ کے نزدیک کافر ہے ایسے اشخاص سے برتاؤ کرنا اور اتحاد رکھنا بالکل ممنوع ہے۔

(آفتاب ہدایت صفحہ ۱۰۵، ناشر مینی مسجد، چکوال)

## اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اہم فتویٰ

بالجملہ ان رافضیوں، تبرائیوں (شیعوں) کے باب میں حکم قطعی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے، ان کے ساتھ مناکحت (نکاح) نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے، معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الہی ہے اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں سے ہو، جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا۔ محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی، اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔

رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے، ماں بیٹی کا ترکہ بھی نہیں پاسکتا، سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے مذہب رافضی کے ترکے میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں، ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول، سلام کلام سب سخت کبیہہ اشد حرام ہے۔ جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو گوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے مسلمان بنیں۔ وباللہ التوفیق واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلیہ جل مجدہ، اتم

کتبہ عبدہ المرتب: احمد رضا بریلوی (رد الرافضہ، صفحہ ۲۳، ناشر: مرکزی مجلس رضا، پوسٹ بکس نمبر ۲۲۰۶-لاہور)

## اعلیٰ حضرت کی تصانیف رد شیعیت میں

اعلیٰ حضرت نے رد شیعیت میں ”رد الرافضہ“ کے علاوہ متعدد رسائل لکھے ہیں۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

- (1)..... الادلة الطاعنة (روافض کی اذان میں کلمہ خلیفہ بلائصل کا شدید رد)
  - (2)..... اعالی الافادہ فی تعزیرۃ الہند و بیان الشہادۃ (۱۳۲۱ھ) (تعزیر داری اور شہادت نامہ کا حکم)
  - (3)..... جزاء اللہ عدوہ بابابہ ختم النبوة (۱۳۱۷ھ) (مرزائیوں کی طرح روافض کا بھی رد)
  - (4)..... المعۃ الشمعہ، شیعۃ الشفعہ (۱۳۱۲ھ) (تفضیل و تفسیق سے متعلق سات سوالوں کا جواب)
  - (5)..... شرح المطالب فی مبحث ابی طالب، (۱۳۱۶ھ) (ایک سو کتب تفسیر و عقائد وغیرہ سے ایمان نہ لانا ثابت کیا)
- ان کے علاوہ رسائل اور تصانیف جو سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں لکھے ہیں وہ شیعہ و روافض کی تردید ہیں۔

## حضرات خواجہ قمرالدین سیالویؒ کا فرمان (بحوالہ مذہب شیعہ مع ضمیمہ)

حضرت خواجہ قمرالدین سیالویؒ کا یہ فرمان بہت ہی مشہور ہے کہ ”اگر اوپر بتے ہوئے پانی سے سونر پانی پی لے تو اس سے پینا جائز ہے اور اگر شیعہ وہاں سے پانی پی لے تو پینا جائز نہیں کیونکہ وہ نجس اور دشمن صحابہ ہیں۔“

## سیال شریف کا تازہ فتویٰ

شیعیت اسلام کے خلاف بدترین سازش ہے اور یہود و مجوس وغیرہ کی اسلام سے بدلہ لینے کی مذموم کوشش جس کو صرف اسلام کا لیبل لگا کر پیش کیا گیا ہے۔ جو کہ درحقیقت یہودی اور مجوسی نظریات اور اعمال و اخلاق کا ایک چرہ ہے اور مجنون مرکب، اسے اسلام، قرآن و اہل بیت سے قطعاً کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ اہل اسلام اور عالم اسلام کو اس مذموم اور ناپاک سازش اور فریب کاری سے محفوظ فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

(شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی، خادم دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف، ۲ صفر ۱۴۰۹ھ)

## دارالعلوم حزب الاحناف لاہور پاکستان کا فتویٰ

الجواب: جس فرقہ کے لوگوں کے یہ عقائد ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو منافق مانے اور قرآن کریم کو غیر صحیح سمجھے اور متعہ کو جو باجماع امت حرام ہے۔ اس کو جائز سمجھے۔ ایسے فرقہ کو ضرور بالضرور غیر مسلم اقلیت ٹھہرانا ضروری ہے۔ ان کو مسلمان ماننا غلطی ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(احقر العباد مولوی محمد رمضان، مفتی دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور)

## دارالعلوم غوشیہ لاہور کا فتویٰ

الجواب: جن لوگوں کے ایسے عقائد ہیں جیسے استفتاء میں لکھے گئے ہیں وہ بلاشک و شبہ دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم قرار پاتے ہیں۔ ان کا غیر مسلم قرار پانا ان کے زندیق و ملحد ہونے کی صورت میں ہو گا۔ ملحد و زندیق وہی لوگ ہیں جو ضروریات دین کا نام لیں لیکن ضروریات دین کے منکر ہوں جیسے مرزائی قادیانی اور دوسرے بدین جو اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ یا شریعت مطہرہ پر ایمان بھی ظاہر کرتے ہیں مگر ان کی شان میں کھلی تنقیص بھی کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ درحقیقت اسلام سے خارج ہیں۔ ان کا حکم یہ ہے کہ علمائے دین کے ذریعے حکومت ان پر حق واضح کرے تاکہ حجت تمام ہو اگر باز آجائیں تو انہی کا فائدہ، ورنہ ان کا خاتمہ کرنا بھی حکومت اسلامیہ کا فریضہ ہے۔ اقلیت قرار دینے کا کوئی معنی نہیں بنتا۔“

(نقطہ) مفتی غلام سرور قادری (ممبر مرکزی زکوٰۃ کونسل اسلام آباد، دارالعلوم غوشیہ، لاہور)

## جامعہ نظامیہ رضویہ کافتویٰ (الجواب هو الموفق للصواب)

جو شخص یا گروہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عفت و عصمت میں طعن کرتا ہے وہ سورہ نور کی آیات کا منکر ہے جن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت بیان کی گئی ہے اور قرآن کا منکر کافر ہے اور جو شخص موجودہ قرآن کو کلام اللہ نہیں مانتا وہ قرآن کریم کی آیت کریمہ: ”انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون“ کا منکر ہوتا ہے اور معصوم صرف انبیاء اور ملائکہ ہیں اور خلافت اسی طرح حق ہے جس ترتیب پر خلفاء اربعہ کی خلافت ہوئی ہے اور خلفاء اربعہ میں فضیلت بھی اسی ترتیب پر ہے۔ عقائد نفسی میں ہے:

و افضل البشر بعد نبینا ابوبکر الصدیق ثم عمر الفاروق ثم عثمان  
ذو النورین ثم علی المرتضیٰ و خلافتهم علی هذا الترتیب ایضاً رضی  
الله تعالیٰ عنہم۔

ترجمہ: حضرت ابوبکر و عمرو عثمان رضی اللہ عنہم کو غاصب کہنا غلط اور گمراہی ہے کیونکہ انہوں نے خلافت خود حاصل نہیں کی بلکہ ان کو مہاجرین اور انصار نے متفقہ طور پر خلیفہ منتخب کیا تھا۔ حضرت علیؑ نے بھی ان سے بیعت سرعام کی تھی۔ صحابہؓ کو برا کہنا اور گمراہ قرار دینے والا خود کو لعنت کا مستحق قرار دینا ہے۔

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

قال رسول الله ﷺ اذا رايتم الذين يسبون اصحابي فقولوا لعنته الله  
على شرکم۔

مسلم و بخاری کی متفقہ علیہ روایت ہے:

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال، قال النبی ﷺ لا تسبوا اصحابی فلوان  
احدکم انفق مثل احد ذہباً ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ یا نصفہ  
پس استفتاء میں مذکورہ غلط اور گمراہ کن نظریات رکھنے والا شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ ایسے شخص یا گروہ سے  
مسلمانوں کو تعلق رکھنا، ان کے جلسوں اور جلوسوں میں شامل ہونا ناجائز اور حرام ہے بحکم قرآن

”فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین“

”مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے لوگوں کو اپنے معاشرے سے خارج کر دیں اور ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔“

فقط، واللہ اعلم بالصواب

عبداللطیف مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ، لاہور

(ماخوذ: ”بمیان البیان“ مرتبہ قاضی عبدالرزاق، خطیب مرکزی جامع مسجد گلگت)

## شیعہ سے امت مسلمہ کا

### اصل اختلاف کن باتوں پر ہے

سپاہ صحابہ کے تمام کارکنوں اور عام مسلمانوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ شیعہ سے مسلمانوں کا اصل اختلاف مروجہ مسائل پر نہیں، تعزیر، متعہ، تقیہ، تکفیر صحابہ وغیرہ اختلاف کی اصل اساس نہیں بلکہ شیعہ سے امت مسلمہ کا اختلاف مسئلہ امامت پر ہے اس کے مقابلے میں مسلمانوں کو نظریہ خلافت کو فروغ دینا چاہئے شیعہ کتب سے ثابت ہے کہ نبوت کے بعد اسلام میں نظریہ امامت کو فروغ دیا گیا ہے اس سے آگے بڑھ کر یہ کہ امامت کا رتبہ بھی نبوت سے آگے مانا گیا ہے جیسا کہ اصول کافی کی عبارت حسب ذیل ہے۔

”رتبہ امامت برتر از نبوت است“ (اصول کافی جلد 1)

جبکہ دنیا بھر کا مسلمان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اسلام نے نبوت کے بعد امامت کی بجائے خلافت کو فروغ دیا ظاہر ہے کہ امامت کا معنی آگے ہونا اور خلافت کا مفہوم پیچھے ہونا ہے تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن و حدیث کے واضح ارشادات کے مطابق اسلام نے صحابہ کرامؓ کے ذریعے نبوت کے بعد خلافت کو فروغ دیا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

وعد اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصلحت لیست خلفنہم فی الارض

وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے عمل کئے کہ ضروری بالضرور ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا۔

شیعہ کے عقیدہ امامت کا تصور یہ ہے کہ امامت ایک ایسا منصب ہے جو نبوت کی طرح عطیہ الہی ہے امام کا انتخاب براہ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ امام انبیاء کی طرح معصوم عن الخطاء مفترض الطاعہ اور مامور من اللہ ہوتا ہے جبکہ مسلمانوں کے نزدیک یہ تمام صفات صرف انبیاء کا خاصہ ہیں امامت کا یہ مفہوم قرآن و حدیث اور دنیائے عرب کی کسی لغت میں پایا نہیں جاتا امامت کے اسی من گھڑت عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے شیعہ نے کتنی ٹھوکریں کھائی ہیں اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس بے بنیاد نظریہ کو سہارا دینے کے لئے عقیدہ بد ا گھڑا گیا پھر جب سوال ہوا کہ اسلام میں امامت اگر اتنا اہم منصب تھا تو قرآن عظیم میں کہیں بھی اس کا ذکر کیوں نہ کیا گیا چنانچہ اسی سوال کا جواب نہ

پاکر عقیدہ تحریف قرآن ایجاد ہوا کہ یہ کتاب خود نامکمل ہے اگر یہ خدا کا اصلی اور مکمل قرآن ہوتا تو اس میں بارہ ماموں کا بھی ذکر ہوتا، اصلی قرآن غار میں امام مدنی کے پاس ہے جیسا کہ اصول کافی کی عبارت سے ظاہر ہے؟

اسی خود ساختہ عقیدہ امامت کے اثبات کے لئے اسلام کی ساری تصویر تبدیل کر دی گئی جب یہ سوال ہوا کہ عقیدہ امامت اگر واقعی اتنا اہم تھا تو صحابہ کرامؓ خلفاء راشدین کی پوری جماعت اگر دس لاکھ احادیث رسول آپؐ سے روایت کی جاسکتی ہیں تو امامت کے بارے میں کوئی لفظ ان سے منقول نہیں اس پر کہا گیا کہ چار صحابہ کرامؓ کے علاوہ باقی تمام صحابہ کرامؓ تو مرتد ہو گئے تھے۔ جیسا کہ اصول کافی کی عبارات اس پر شاہد ہیں؟ گویا کہ امامت کے اثبات کے لئے شیعہ اور ان کے اساطین کو کتنے پاز پیلنے پڑے ہیں یہ ایک الگ کہانی ہے۔

اندریں صورت یہ بات واضح ہو گئی کہ شیعہ کا عقیدہ امامت اس کے مذہب کی اساس ہے ۱۲ اماموں کا تصور اور اثنا عشری فرقہ اسی عقیدہ امامت کے تصور سے عبارت ہے شیعہ مذہب کی پوری عمارت اس عقیدہ پر کھڑی کی گئی ہے کہ یہ عقیدہ شیعہ سے مسلمانوں کے اختلاف کی بنیاد ہے آپ حیران ہوں گے کہ قرآن و حدیث کے پورے ذخیرے میں کوئی صحیح روایت اس عقیدہ کی تائید نہیں کرتی۔

شیعہ کے عقائد کی تمام جزئیات امامت کے اسی عقیدہ کے گرد گھوم رہی ہیں۔ سپاہ صحابہ کے کارکن پر لازم ہے کہ وہ جس دشمن کے خلاف برسرِ پیکار ہے اس سے اصل اختلاف کو اچھی طرح سمجھ کر آگے بڑھے صرف چند عبارتوں ہی پر اختلاف کو آخری شکل نہ دے بلکہ اسے جاننا چاہئے کہ تقیہ، متعہ، تعزیر کے مسائل اصل میں امامت کے جعلی عقیدہ کے فروغ کے لئے گھڑے گئے ہیں۔ شیعہ کا عقیدہ امامت مسلمانوں سے الگ ایک من گھڑت اور دیو مالائی کہانی کا ثمرہ ہے جس کا قرآن و حدیث میں کوئی تصور نہیں۔

بعض روایات کا غلط مفہوم بیان کرنے اور قرآنی آیات کی غلط اور بے بنیاد تشریحات سے عقائد کی عمارت کھڑی نہیں کی جاسکتی۔ ہمارے کارکنوں پر لازم ہے کہ عقیدہ خلافت کو فروغ دیکر اسلام کی اس سچی تصویر کو عام کریں، یہی وجہ ہے کہ امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ نے خلافت راشدہ کے بارے میں فرمایا

”خلافت راشدہ ہی اصل دین ہے“



## چند شبہات اور ان کے جوابات

جب سے سپاہ صحابہ نے شیعہ کے کفریہ عقائد کے باعث علی الاعلان شیعہ کے کفر کو واضح کرنا شروع کیا اور صدیوں سے اس کفر پر پڑی ہوئی تقیہ کی سیاہ چادر کو تار تار کیا تو دفعہ دنیا بھر کے کئی دانشوروں، علماء اور اسلامی سکالروں کی طرف سے اسے نہایت تعجب اور حیرت کی نگاہوں سے دیکھا گیا۔

دنیا بھر کے ایشیائی، افریقی اور یورپین مسلمانوں کا ایک گروہ جو شیعہ کے عقائد سے یکسر نا آشنا ہے۔ انہوں نے سپاہ صحابہ کے نصب العین کو تشدد اور انتہا پسندی سے تعبیر کیا۔ پاکستان کی حد تک تو جملہ اسلامی زعماء کے سامنے کافی حد تک شیعہ کے عقائد آشکار ہو چکے ہیں۔ لیکن دنیا کے دوسرے ملکوں میں پاکستانی تارکین وطن کے علاوہ وہاں کے مقامی مسلمانوں کو شیعہ عقائد سے متعارف کرانا از حد ضروری ہے۔

زیر نظر کتاب تاریخی دستاویز جس کی سرخیوں کا ترجمہ تین زبانوں میں شائع کیا جا رہا ہے اور شیعہ کی اصلی کتابوں کے عکسی صفحات کو من و عن طباعت کے زیور سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔ مجھے امید ہے اس کی اشاعت سے لاعلمی کا یہ غبار چھٹ جائے گا۔

تاہم مختلف حلقوں کی طرف سے ایک سوال کیا جاتا ہے۔ کہ شیعہ 1400 سال سے ایک اسلامی فرقہ کے طور پر معروف ہے ان کے کفر کا مطالبہ پہلے کیوں نہیں کیا گیا۔ تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ شیعہ دنیا کا ایسا مذہب ہے جس میں تقیہ (جھوٹ) جیسا پھکنڈہ پورے مذہب کو چھپانے اور اپنے عقائد کو پوشیدہ رکھ کر خود کو اسلامی برادری میں شامل رکھنے میں بہت معاون رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کفریہ عقائد رکھنے کے باوجود شیعہ ہر دور میں مسلمان حکمرانوں، مسلمان لیڈروں، مسلمان مصنفین، مسلمان اہل قلم اور مسلمان علماء میں شامل رہا ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت امام مالکؒ سے لیکر مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ تک ہر دور میں جس عالم اور اسلامی شخصیت سے اس کا مقابلہ ہوا یا کسی بھی دور کے اسلامی مفکر سے شیعہ کا واسطہ پڑا اس عالم اور شیخ نے شیعہ کو کافر قرار دیا۔

حضرت امام مالکؒ، حضرت امام ابو حنیفہؒ، حضرت امام احمد بن حنبلؒ، حضرت امام ابن تیمیہؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی تصریحات اسی مقدمہ کتاب میں موجود ہیں۔ اب جبکہ اثنا عشری کے پیشوا جناب ثینی نے تقیہ سے منہ باہر نکال کر اپنے مذہب کا کھلم کھلا اظہار کرنا شروع کیا تو کفر کی سزا سے سارے عالم میں تعفن پھیل گیا۔ اس لئے یہ بات جان لینی چاہئے کہ شیعہ کبھی بھی مسلمان نہیں رہا۔ تقیہ کے بل بوتے پر اگر شیعہ نے کسی سوسائٹی، ماحول، علاقہ، شہر یا ملک کو فریب دیا تو اس سے اس کے کفریہ عقائد کو اسلامی قرار نہیں دیا جاسکتا۔

اس شبہ کے جواب کو ہم شیخ الاسلام امام ابن تیمہؒ کی اس تصریح پر ختم کرتے ہیں۔

”روافض ہمیشہ یہود و نصاریٰ، تاتاری اور مشرکین کے ساتھ رہے ہیں۔ تاتاری کفار کے اسلامی ملکوں میں راہ پانے میں سب سے زیادہ شیعہ کا دخل تھا۔ شام میں عیسائیوں کی انہوں نے پوری پوری مدد کی یہاں تک کہ مسلمانوں کے بچوں کو ان کے ہاتھوں غلاموں کی طرح فروخت کر دیا تھا۔ عیسائیوں کے بیت المقدس پر قبضہ میں بھی ان کا بڑا حصہ تھا۔۔۔۔۔۔ ان کے عقائد کفریہ کی بنا پر کافروں اور منافقوں کے زمرہ میں ان کی شمولیت لازم ہے۔ جو شخص بھی ان حالات کا مشاہدہ اور ان کے عقائد کا مطالعہ کر چکا ہے۔ وہ انہیں مسلمانوں سے بالکل الگ سمجھتا ہے۔۔۔۔۔۔ ان کی تمام تر کوشش یہی رہی ہیں کہ اسلام کو مندم کر کے اس کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے اور اسلام کے ساتھ ان کے معاملہ کی تاریخ بالکل سیاہ ہے۔“

(منہاج السنہ صفحہ ۱۱۰ ج ۳)

## دوسرا شبہ:

دوسرا شبہ یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ اسلامی عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جائے حالانکہ شیعہ بھی خانہ کعبہ کو قبلہ مانتے ہیں اور اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

## وضاحت:

اہل قبلہ کی اصطلاح استعمال کرنے والے متکلمین و فقہاء کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نہ تو ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کرتے ہیں اور نہ ہی ان میں سے کسی کے قطعی مفہوم میں تبدیلی کرتے ہیں۔ (احسن الفتاویٰ جلد اول صفحہ 70)

اہل قبلہ کے اس اصطلاحی مفہوم کی رو سے شیعہ کا کفر واضح ہے اور اگر اہل قبلہ کے معنی ”بیت اللہ“ کو قبلہ ماننے والے لئے جائیں تو پھر نہ قادیانیوں کو کافر قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ بھی کعبہ شریف ہی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور نہ ہی ابو جہل، ابولہب، امیہ بن خلف وغیرہ مخالفین اسلام کو کافر کہا جاسکتا ہے کیونکہ یہ سب خانہ کعبہ کو قبلہ مانتے تھے اور اسی کا طواف کرتے تھے۔ حالانکہ ایمان اور عقل سلیم رکھنے والا کوئی شخص بھی ان کے کفر کا انکار نہیں کر سکتا۔

## تیسرا شبہ:

شیعہ خود کو مسلمان کہتے ہیں اور اسلام کی نسبت پسند کرنے والوں کو اس نسبت سے خارج کرنا ایک غیر مناسب فعل ہے جبکہ اسلام ایسا دین ہے جو تنگ دائرہ کی بجائے وسعت حلقہ کا تقاضا رکھتا ہے۔

## وضاحت:

رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام کا دعویٰ نہ رکھنے والے کافروں سے پہلے اسلام کا دعویٰ رکھنے کے باوجود ختم نبوت اور زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں کے خلاف جہاد کیا اور اپنے اس عمل سے قیامت تک کے لئے راہنمائی فرمادی کہ جو شخص دین کی بنیادی حقیقتوں میں سے کسی حقیقت کا انکار کرے وہ دعویٰ اسلام کے باوجود کافر مرتد اور واجب القتل ہے۔ چنانچہ ان کے عقیدے سے آگاہ

ہوتے ہی ہمارا فرض ہے کہ بلا تاخیر اس کے کفر و ارتداد کو بے نقاب کرنے کے لئے کوشاں ہو جانا چاہئے اب جبکہ شیعوں کے عقائد منظر عام پر آچکے ہیں ان سے آگاہ ہونے والے ہر مسلمان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان کے کفر و ارتداد کے اعلان و اظہار میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے تاکہ مسلمان ان کے دجل و فریب سے بچ جائیں کیونکہ بقول مولانا مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ، العالی

”شیعہ کا کفر دوسرے کفار سے بھی زیادہ خطرناک ہے اس لئے کہ یہ بطور تقیہ مسلمانوں میں گھس کر ان کی دنیاوی و آخرت دونوں برباد کرنے کی تگ و دو میں ہر وقت مصروف کار رہتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی ہو رہے ہیں۔“ (بینات صفحہ 165)

کما جاتا ہے کہ شیعہ، قادیانیوں سے بھی بدتر کافر ہیں حال آنکہ قادیانی اسلامی عقائد میں سے ایک بنیادی عقیدے ختم نبوت کے منکر ہیں اور شیعہ تو ختم نبوت کے قائل ہیں۔

### چوتھا شبہ:

**وضاحت:** شیعہ یقیناً قادیانیوں سے بڑھ کر کافر ہیں کیونکہ قادیانی رسول اللہ ﷺ کے لئے خاتم النبیین کے الفاظ مانتے ہیں مگر اس کی حقیقت بدل دیتے ہیں یعنی اس کے قطعی مفہوم میں تبدیلی کر دیتے ہیں۔ اسی طرح شیعہ بھی ختم نبوت کے صرف الفاظ کے قائل ہیں اور ان کا عقیدہ امامت ختم نبوت کی حقیقت کا صاف انکار ہے! دوسرے یہ کہ قادیانی قرآن مجید کو اصل حالت میں مانتے ہیں مگر اس کے معانی میں تحریف کرتے ہیں جبکہ شیعہ قرآن مجید کی محفویت ہی کے منکر ہیں نیز صرف معنوی ہی نہیں بلکہ لفظی اور معنوی دونوں قسم کی تحریفوں کے مرتکب ہیں۔ تیسرے یہ کہ قادیانی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس طرح مخالفت نہیں کرتے جب کہ شیعہ صحابہ کرام کی مخالفت تو درکنار ان کے ایمان ہی کے منکر ہیں حتیٰ کہ ان کے ایمان و صداقت کی جو خبر قرآن مجید اور احادیث متواترہ میں موجود ہے اس کے بھی قطعی انکاری ہیں۔ چوتھے یہ کہ قادیانیوں کی اذان، نماز اور دیگر فقہی مسائل تقریباً تقریباً وہی ہیں جو مسلمانوں کے ہیں جبکہ کلمہ سے لے کر تدفین تک کے ہر مسئلہ میں شیعہ، مسلمانوں سے الگ ہیں۔

**پانچواں شبہ:** اگر شیعہ کفر میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں تو پھر اس سے پہلے ان کے کفر کا اعلان و اظہار اس شدت سے کیوں نہیں کیا گیا۔

**وضاحت:** مسلمانوں کو اپنے بارے میں غلط فہمی اور دھوکہ میں رکھنے کے لئے اپنے کفریہ عقائد کو چھپانا شیعوں کے دین کا حصہ ہے، جسے وہ تقیہ کہتے ہیں ان کے مذہب میں تقیہ کی کتنی اہمیت ہے اس کا انداز ان کی ان روایات سے کیا جاسکتا ہے:-

① — دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ میں ہیں جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔ (اصول کافی صفحہ 482، بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 229)

② — ”جو شخص تقیہ نہیں کرتا اس میں ایمان ہی نہیں“ (اصول کافی صفحہ 484، بحوالہ ایضاً صفحہ 230)

③ — ”تقیہ واجب ہے اور اس کا ترک کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ حضرت القائم (امام مہدی) کا ظہور نہیں ہو جاتا پس جو کوئی

ان کے ظہور سے پہلے اسے چھوڑے گا وہ اللہ کے دین سے اور امامیہ کے دین سے نکل جائے گا اور اپنے اس عمل سے اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور ائمہ معصومین کی مخالفت کرے گا۔  
(احسن الفوائد شرح اعتقادیہ صفحہ 472 بحوالہ بیانات صفحہ 71)

شیعہ گروہ کی شروع ہی سے کوشش رہی کہ اپنے عقائد پر پردہ ڈالتے ہوئے مسلمانوں میں شامل رہیں مگر جن علماء پر ان کے کفریہ عقائد یا کوئی ایک کفریہ عقیدہ بھی قطعی طور پر ظاہر ہو گیا تو انہوں نے نہ صرف ان کے کفر کا برملا اعلان کیا بلکہ دیگر علماء کو بھی اس اظہار کی نصیحت کی: مثلاً امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ ”ردروانقض“ کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں:-

”چونکہ شیعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برائی سے یاد کرتے ہیں اور ان کو برا بھلا کہنے کی گستاخی کرتے ہیں اس لئے علماء اسلام کے لئے واجب و لازم ہے کہ شیعوں کی تردید کریں اور ان کے مفساد کو ظاہر کریں۔“  
(بیانات صفحہ 35)

اور جن علماء کو ان کے کسی ایک کفریہ عقیدہ سے بھی قطعی آگاہی حاصل نہ ہو سکی۔ انہوں نے انہیں تو کافر قرار نہ دیا۔ البتہ وہ اصول و قواعد بیان کر دیئے جن کی روشنی میں شیعہ عقائد سے آگاہ ہونے والا فرد کسی تذبذب کے بغیر یا سانی شیعہ کے کفر کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیعہ گروہ جتنا پرانا ہے اس کے کفر کے فیصلہ کا سلسلہ بھی اتنا ہی پرانا ہے۔

**چھٹا شبہ:** شیعہ کے کفر کا فتویٰ اگر اسلاف نے دیا ہے تو بھی وہ محدود ہے اور اگر اب بھی ان کے خلاف کفر کے فتویٰ کو محدود اور انفرادی رہنے دیا جائے تو کیا حرج ہے؟

**وضاحت:** البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلاف کے ہاں شیعوں کو کافر قرار دینے کی مثالیں موجود ہیں مگر ان کے فیصلہ میں اجتماعیت، کثرت و وسعت اور وہ زور و شور موجود نہیں جس کی ضرورت اب محسوس کی جا رہی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جس زور و شور سے شیعوں نے اپنے عقائد اور تشخص کا اظہار ایرانی انقلاب کے بعد کیا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا، دوسرے یہ کہ ان کی کتابوں کی اشاعت اور دیگر ذرائع سے ان کے عقائد کی آگاہی کی جو سہولیات اب ہیں اس سے پہلے کبھی نہیں تھیں، تیسرے یہ کہ جدید ذرائع ابلاغ کی وجہ سے ان کے کفر کے اعلان و اظہار کے جتنے مواقع اب میسر ہیں اسلاف کو ہ صل نہیں تھے اور قاعدہ یہ ہے کہ جس طرح یہ ضروری ہے کہ علماء کرام جب تک کسی کے بارے میں کفر کی قطعی وجوہات سے مکمل و مستند معلومات کے ذریعے آگاہ نہ ہوں اس کے بارے میں کفر کا فتویٰ نہ دیں۔ اسی طرح ان پر یہ بھی فرض ہے کہ کسی کے کفریہ عقائد کے قطعی طور پر سامنے آجانے کے بعد دوسرے مسلمانوں کو اس سے بچانے کے لئے اس کے کفر کا برملا اعلان و اظہار کر دیں۔

یعنی کے آنے کے بعد شیعہ اثنا عشریہ نے اسے امام غائب کا نمائندہ قرار دے کر بین الاقوامی طور پر جس شد و مد کے ساتھ خود کو اسلام کا حقیقی نمائندہ بنا کر پیش کیا ہے اور اتحاد بین المسلمین کے دلفریب نعرے سے صاف دل و خوش گمان مسلمانوں کو دھوکے میں رکھنے کی کوشش کی

ہے اس کا تقاضا ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں میں ان کے کفر و ارتداد کی بھرپور اشاعت کی جائے تاکہ:-

①۔ عام مسلمان ان کے دہل و فریب اور گمراہ کن نظریات سے بچ جائیں۔

②۔ مسلمان اہل علم و دانش میں یہ احساس و ادراک پیدا ہو جائے کہ شیعیت مسلمانوں کے لئے اخروی اور دنیاوی ہر دو لحاظ سے عظیم فتنہ ہے جسے ایک طاقت ور حکومت کی سرپرستی ہی نہیں بلکہ اس کے بھرپور وسائل بھی حاصل ہیں نیز یہ کہ یود و نصاریٰ کو اسلام دشمنی میں جتنی ضرورت شیعوں کی ہے شیعوں کو بھی اتنی ہی ضرورت یود و نصاریٰ کی ہے۔ کیونکہ یود و نصاریٰ حرمین شریفین کے تقدس کو (عیاذ باللہ) پامال کرنے کی پرانی حسرت رکھتے ہیں جبکہ شیعہ بھی امام غائب کے، غار سے نکل کر مکہ مکرمہ اور پھر مدینہ منورہ میں آنے اور شیعین کے مبارک جسموں کو قبروں سے نکال کر بے حرمتی کرنے کے فرضی افسانہ کو اس وقت تک حقیقت بنا کر پیش نہیں کر سکتے جب تک کہ حرمین شریفین پر ان کا قبضہ نہ ہو۔

③۔ غیر مسلم معترضین بر اسلام کو یہ معلوم ہو جائے کہ شیعہ اہل اسلام میں سے نہیں تاکہ وہ شیعوں کے غیر اسلامی، غیر انسانی اور غیر اخلاقی عقائد و نظریات کو اسلام سے منسوب کر کے اسلام کو اپنے اعتراضات کا نشانہ نہ بنا سکیں۔

④۔ وہ غیر مسلم جو دین حق کے متلاشی ہونے کی وجہ سے اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ غلط فہمی کی وجہ سے شیعوں کو مسلمان سمجھتے ہوئے۔ ان میں شامل ہو کر جنم کے ساتویں طبقے کا ایندھن نہ بن جائیں اور قیامت کے دن گمراہ ہونے والے یہ انسان اہل اسلام پر حجت قائم کرنے والے نہ ہو جائیں اور یہ بات یقینی ہے کہ شیعوں کے کفر کی اشاعت میں سستی کرنے والوں اور مسلمانوں کی حیثیت سے شیعہ کے ساتھ منعقدہ تقریبات میں شرکت کرنے والوں کے پاس قیامت کے دن اللہ کے حضور اس حجت کے جواب میں کوئی عذر مسوع نہیں ہوگا اور انہیں اس وقت اس حقیقت کا لا حاصل پچھتاوا ہوگا کہ وہ لاشعوری طور پر شیعوں کے مسلمان ہونے کی تصدیق کرتے رہے اور ان کے مذموم عزم کا آلہ کار بنتے رہے۔

جو شیعہ ان کفریہ عقائد کا انکار کرتے ہیں اور خاص طور پر قرآن مجید کو اہل سنت کی طرح ہر تحریف سے محفوظ اصل قرآن سمجھتے ہیں انہیں کافر کیسے قرار دیا جاسکتا ہے۔

ساتواں شبہ:

**وضاحت:** قرآن مجید کے بارے میں تحریف کا کفریہ عقیدہ ہی ان کے کفر و ارتداد کا واحد سبب نہیں بلکہ ان کا ہر عقیدہ ہی نہیں ہر عقیدہ کا جز انہیں کافر قرار دینے کے لئے کافی ہے۔

اگر بالفرض اسی عقیدے ہی کو سامنے رکھا جائے تب بھی کسی شیعہ کا تحریف قرآن کے عقیدے کا انکار محض تقیہ ہے کیونکہ ان کے مذہب کی بنیادی کتاب اصول کافی میں یہ عقیدہ پوری تفصیل سے موجود ہے اور یہ کتاب ان کے عقیدے کے مطابق ان کے امام غائب کے سامنے غار میں پیش کی گئی اور انہوں نے یہ کہا کہ یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لئے پوری طرح کافی ہے اس لئے اس کا نام کافی رکھا گیا اور ان کے امام غائب

کایہ قول ان کی اس کتاب کے سرورق پر چھپا ہوا ہے اب اگر کوئی شیعہ تحریف قرآن یا کسی اور کفریہ عقیدہ کا انکار کرتا ہے جو اصول کافی میں موجود ہے تو اس کا یہ انکار اپنے بنیادی عقیدے یعنی عقیدہ امامت کا انکار ہے اور امامت کے انکار پر وہ شیعہ رہ ہی نہیں سکتا۔

اصول کافی کے علاوہ تحریف قرآن اور دیگر کفریہ عقیدے باقر مجلسی کی کتابوں جلاء العیون، حق الیقین، حیات القلوب وغیرہ میں موجود ہیں اور شیعوں کو دینی معلومات کے لئے ان کتابوں کے مطالعہ کی نصیحت شیخین نے بھی اپنی کتاب کشف الاسرار میں کی ہے۔

(کشف الاسرار صفحہ 121۔ بحوالہ بینات صفحہ 44)

نوری طبری کی تین سو اٹھانوے (398) صفحات کی کتاب فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ خالصتاً تحریف قرآن کے اثبات میں لکھی گئی ہے اور اس کتاب کے مصنف نوری طبری کو شیعہ دنیا میں عظمت و تقدس کا یہ مقام حاصل ہے کہ اسے انہوں نے نجف اشرف میں ”مشہد مرتضوی“ کی عمارت میں دفن کیا ہے جو ان کے نزدیک روئے زمین کا مقدس ترین مقام ہے۔

اب اگر کوئی شیعہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ شیعوں کے مذکورہ کفریہ عقائد سے انکار تقیہ کی وجہ سے نہیں کر رہا تو پھر اسے چاہئے کہ ان عقائد کے حامل مصنفین و مجتہدین کو اپنا اکابر اور دینی رہنما تسلیم کرنے کی بجائے انہیں علانیہ کافر قرار دے اور ان کی ان کتابوں کو احترام و ادب سے رکھنے کی بجائے علی الاعلان جلاؤ لے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو یقیناً وہ بھی یہی عقائد رکھتا ہے اور بلاشک و شبہ کافر ہے۔

**آٹھواں شبہ:** اگر شیعہ عقیدہ امامت کی وجہ سے کافر ہیں تو حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی بھی تو امامت کے قائل ہیں۔

### وضاحت:

ا: شیعہ صرف اپنے عقیدہ امامت ہی کی وجہ سے کافر نہیں بلکہ ان کے وجوہات کفر متعدد ہیں بلکہ ان کے عقائد مجموعہ کفریات ہیں۔

ب: شیعوں کا کسی کو امام کہنا یا ماننا کفر نہیں بلکہ امامت کے جس تصور اور مفہوم کو انہوں نے اختیار کر رکھا ہے وہ کفر ہے اور دیگر کفریہ عقائد کا بنیادی سبب ہے: مثلاً: خلافت شیخین رضی اللہ عنہما کا انکار، اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کا انکار قرآن مجید میں تحریف وغیرہ یہ تمام کفریہ عقیدے ان کے اسی عقیدہ امامت کے منطقی نتائج ہیں۔

ج: شیعوں کے عقیدہ کے مطابق ان کا امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد ہوتا ہے، معصوم ہوتا ہے، کمالات و صفات نبوت کا حامل ہوتا ہے۔ اس کا قول و فعل شرعی حکم کا درجہ رکھتا ہے، وہ اپنے منصب کی وجہ سے ذاتی طور پر اطاعت کئے جانے کا حق رکھتا ہے، اس کی اطاعت انبیاء کی اطاعت کئے جانے کا حق رکھتی ہے، اس کی اطاعت انبیاء کی اطاعت کی طرح فرض ہوتی ہے۔ جبکہ مقلدین اپنے امام کے بارے میں ان میں سے کوئی تصور نہیں رکھتے۔ ان کا امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد نہیں ہوتا، معصوم نہیں۔ اس کا کوئی قول یا فعل شریعت کا درجہ نہیں رکھتا اور نہ ہی اس نے شریعت میں اپنا کوئی ذاتی قول داخل کیا ہے۔ اس کی اطاعت نہ فرض ہے نہ ہی مقصود بالذات ہے۔ بلکہ ذاتی پسند و ناپسند کی خواہشات غلامی اور لاعلمی و کم علمی کی گمراہی سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ یعنی اہل سنت کے

نزدیک کسی علم کا امام وہ فرد ہوتا ہے جو اس علم میں وسیع معلومات اور مکمل مہارت رکھتا ہے اس لئے ان کے نزدیک فقہ کے امام سے مراد وہ دیانت دار اور صاحب تقویٰ فرد ہے جو فقہ یعنی دین کی سمجھ رکھتا ہے، قرآن و حدیث کا وسیع علم رکھتا ہے اور قرآن و حدیث و آثار صحابہ سے شرعی احکام اخذ کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے ایسے شخص کی تقلید کا مطلب صرف اور صرف یہ ہے کہ مقلد اپنے امام کے کسی قول کو قرآن و حدیث حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقابلہ میں قبول نہیں کرتا بلکہ وہ اسے اس اعتماد کی وجہ سے قابل عمل سمجھتا ہے کہ یہ میرے امام کی ذاتی رائے نہیں بلکہ شریعت کا وہ حکم ہے جو میرے امام نے دیانت و امانت اور خدا خونی سے کام لیتے ہوئے اپنی علمی پختگی، اجتہادی صلاحیت اور کمال محنت سے قرآن و حدیث سے اخذ کر کے بیان کیا ہے اور مقلد واضح شرعی احکام میں قرآن و حدیث پر نہیں بلکہ اپنے علم پر اپنے امام کے علم کو ترجیح دیتا ہے۔ اختلافی مسائل میں حدیث و آثار صحابہ پر نہیں بلکہ اپنی تحقیق پر اپنے امام کی تحقیق کو ترجیح دیتا ہے اور غیر واضح احکام میں اس کے اجتہاد کو دوسرے مجتہدین کے اجتہاد پر ترجیح دیتا ہے، چار اماموں میں تقلید کو اس لئے محدود سمجھتا ہے کہ قرآن و حدیث سے ماخوذ شرعی اصول و احکام کا مکمل مجموعہ ان چار کے علاوہ کسی اور فقہی امام کا موجود نہیں نیز یہ کہ ایسے تمام اختلافی مسائل جن کی ہر صورت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کے مطابق جائز قرار پاتی ہے ان چار فقہی مجموعوں کے اندر موجود ہے اور کوئی شرعی مسئلہ جو جواز کا درجہ رکھتا ہے ان کے اندر موجود ہے اور کوئی شرعی مسئلہ جو جواز کا درجہ رکھتا ہے ان سے باہر نہیں۔ اور پھر مقلد فقہ کے ان چاروں مجموعوں میں سے کسی ایک مجموعہ کا خود کو صرف اس لئے پابند کر لیتا ہے کہ وہ ایک مسئلہ کی اختلافی صورتوں میں سے کسی ایک صورت کو اختیار کرنے کے لئے اپنی ذاتی پسند و ناپسند کا تابع ہو کر اپنی نفسانی خواہشات کا غلام نہ بن جائے کیونکہ قرآن و حدیث کے واضح احکام کے مطابق شریعت میں خواہشات کی غلامی حرام اور کھلی ہوئی گمراہی ہے۔ پاک ذہند میں رہنے والے مقلدین امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید اس لئے بہتر سمجھتے ہیں کہ اس خطہ میں فقہ حنفی کے علماء کی عظیم اکثریت موجود ہے اور اس وجہ سے دینی مسائل میں جو رہنمائی آسانی کے ساتھ فقہ حنفی سے حاصل ہو سکتی ہے وہ یہاں دیگر ائمہ کرام کے مقلد علماء کی جماعت کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے فقہی مجموعوں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔

جب یہودی، عیسائی اور ہندو وغیرہ دوسرے کافروں کے خلاف کافر ہونے کا نعرہ نہیں لگتا تو پھر شیعوں کے خلاف یہ نعرہ کیوں لگایا جاتا ہے۔ کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ پہلے نہیں لگتا تھا۔

## نواں شبہ:

**وضاحت:** دوسرے کافر مسلمان ہونے کا دعویٰ نہیں رکھتے ان کا غیر مسلم ہونا مسلمانوں میں اور خود ان سمیت تمام غیر مسلموں میں معروف و مسلم ہے۔ جبکہ شیعہ مسلمان ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں اور مسلم و غیر مسلم دنیا میں ان کے مسلمان ہونے کی غلط فہمی بھی موجود ہے اس لئے جب تک مسلم و غیر مسلم دونوں پر ان کا کفر و ارتداد واضح نہیں ہو جاتا اس وقت تک ان کے کافر ہونے کا اعلان اور اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اور شخصیت کی ملکیت پر دعویٰ نہیں رکھتا تو صاحب ملکیت اس کے غیر مالک ہونے کے اعلان کی ضرورت محسوس نہیں کرتا مگر جب غیر حقیقی مالک ملکیت کا غلط دعویٰ کرتا ہے تو پھر حقیقی صاحب ملکیت کے لئے

ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اس وقت تک جھوٹے مدعی کے خلاف پر زور احتجاج اور غیر معمولی حفاظتی اقدامات کرے جب تک کہ جھوٹے دعویٰ کو باطل تسلیم نہیں کر لیا جاتا اور حقیقی مالک کو جھوٹے مدعی کی بے جا مداخلت سے نجات نہیں مل جاتی۔

**دسواں شبہ:** خمینی نے اقتدار میں آکر جس شدت کے ساتھ اپنے آپ کو اسلام کا علمبردار کہا، اس کے جواب میں ہمارے پاس کوئی حکومت نہ تھی۔ ہم اس کفر کو اسلام کے دعوے سے روکنے کیلئے یہ نعرہ لگا کر امت مسلمہ سے کفر کو علیحدہ کیا ہے۔ کیا نعروں سے بھی کوئی مسئلہ حل ہوا ہے۔

### وضاحت:

ا: فرد کی سطح سے بین الاقوامی سطح تک یہ حقیقت واضح ہو جائے کہ شیعیت مسلمانوں کا حصہ نہیں ہے بلکہ کفر و ارتداد کی ایک مستقل شاخ ہے۔

ب: پاکستان آئینی طور پر ایک سنی اسٹیٹ بن جائے کیونکہ یہ اسلامی ملک ہے اور اسلامی عقائد کے امین اور دین اسلام کی حقیقی روح صرف اور صرف اہلسنت ہیں۔ دوسرے یہ کہ اس ملک کی عظیم ترین اکثریت سنی ہے اور جمہوری اصول و روایات کے مطابق بھی اسے سنی اسٹیٹ قرار دیا جانا ضروری ہے۔

ج: شیعہ کے خلاف کفر کا نعرہ ایک احتجاج ہے تاکہ قادیانیوں کی طرح ان کو بھی غیر مسلم تسلیم کیا جائے۔ شیعہ کے عقائد کے مطابق ان کا کفر واضح ہو چکا ہے۔ لیکن پاکستان کے قانون میں ان کو کافر قرار دلوانا ہماری اہم ترجیحات میں شامل ہے اس لئے ہم اپنے نمائندوں کو پارلیمنٹ میں بھیجتے ہیں اور وہاں ہم نے جو ناموس صحابہ ”بل پیش کیا ہے وہ شیعہ کے کفر کو منوانے کی پہلی کڑی ہے۔



# خلاصہ کلام

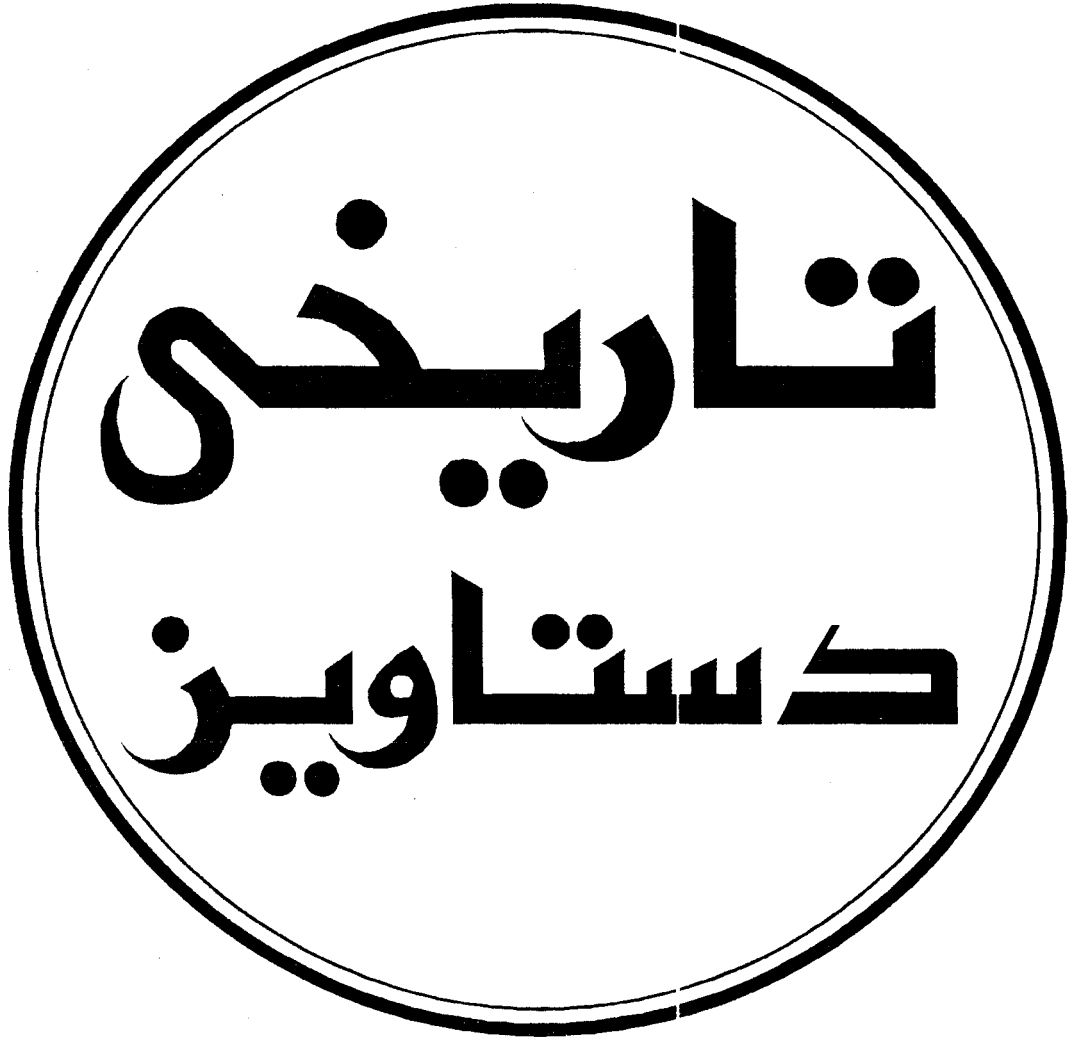
حرمین شریفین میں شیعہ کا داخلہ روکنا امت مسلمہ کی مشترکہ ذمہ داری ہے!

قارئین نے تاریخی دستاویز کے مقدمہ میں جن عنوانات کا مطالعہ کیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ شیعہ کائنات کا بدترین اور غلیظ کافر ہے۔ اس کے لئے ہم نے مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی کی طرف سے چار سو (۴۰۰) علماء کے دستخطوں سے شیعہ پر فتویٰ کفر کو من و عن نقل کیا ہے۔ گزشتہ دور کے علماء کے فتاویٰ جات کے بعد تاریخی دستاویز کی اشاعت کے ساتھ ہی ————— دنیا بھر کے ہر مسلمان پر خواہ وہ کسی بھی سوسائٹی میں رہتا ہو، مسلمانوں کے کسی مکتب فکر سے متعلق ہو، قہماء کے کسی طبقے سے ان کا رشتہ ہو لازم ہے کہ وہ زیر نظر تاریخی دستاویز کو سامنے رکھ کر اپنے اپنے شہر ملک اور مسلک کے اکابرین کی تصدیق تحریری طور پر اس دستاویز کے ساتھ لف کر کے ہمیں روانہ کریں تاکہ 58 ملکوں کے مفتیان، علماء اور مشائخ آئمہ حرمین کی آراء سامنے آجانے کے بعد تاریخی دستاویز کے حوالے سے عالم اسلام کے متفقہ فتاویٰ جات کا ایک دیوان ترتیب دیا جاسکے۔ بعد ازاں انہی فتاویٰ جات کی روشنی میں سعودی حکومت سے درخواست کی جائے کہ عیسائیوں، یہودیوں اور اب قادیانیوں کی طرح شیعہ کا داخلہ بھی ان کے غیر مسلم ہونے کی وجہ سے حرمین شریفین میں روک دے۔

ابوریحان ضیاء الرحمن ناروتی

رئیس العام سپاہ صحابہ

24 دسمبر 1994ء



شیعہ کتب کا آئینہ

# تاریخی دستاویز

پہلا باب

شیعہ اور عقیدہ توحید  
و توہین باری تعالیٰ

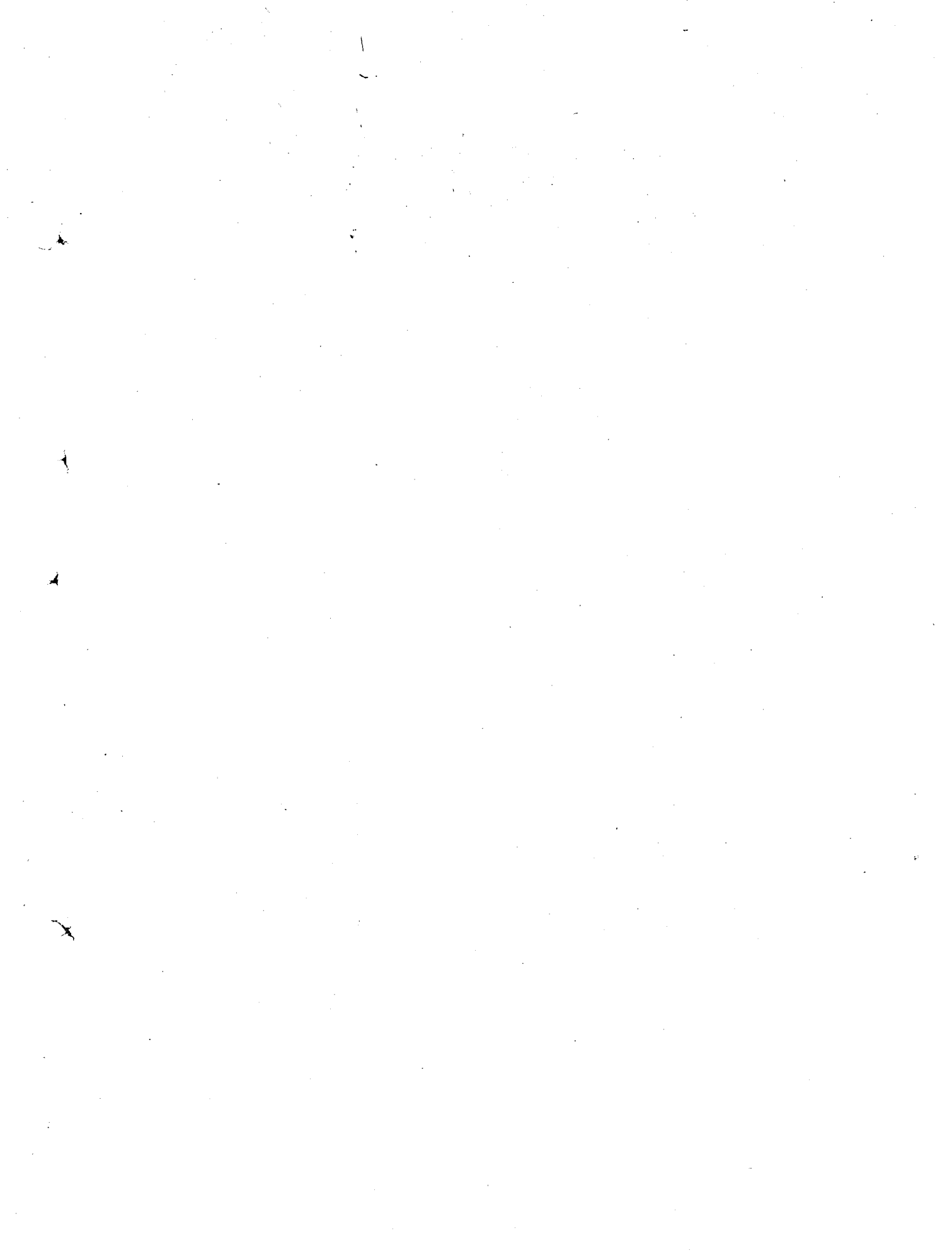
الباب الاول

الشیعة و عقيدة التوحيد

Chapter I

The Shias and the faith of  
oneness of Allah Almighty

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی  
سترہ (17) کتابوں کے تیس (30) حوالہ جات ہیں۔



الأصول

من

الكافي

تأليف

تفاز الامام الابي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق

الكلي في السرائر

المنو في سنة ٣٢٨ ٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه على ابي بكر نقاري

هضن بمشرفه

الشيخ محمد الاخواني

الناشر

دار الكتب الاسلاميه

مرضى آخوذي

تهران - بازار سلطاني

تلفن ٢٠٤١٠

الطبعة الفالفة

١٣٨٨

الجزء الاول

## اللہ کی طرف بدایع جھوٹ کی نسبت کا اقرار

## بنسبۃ البلاء (الکذب) الی اللہ

## BIDA (GOD TELLS A LIE) A SHI'ATE DOCTRINE

الاصول من الکان جلد اول تألیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الیکنی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

-۱۴۸-

کتاب التوحید

ج ۱

- ۹- محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن سعید ، عن الحسن بن محبوب ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ما بدأ الله في شيء إلا كان في علمه قبل أن يبدو له .
- ۱۰- عنه ، عن أحمد ، عن الحسن بن علي بن فضال ، عن داود بن فرقد ، عن عمرو بن عثمان الجهني ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن الله لم يبد له من جهل .
- ۱۱- علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن منصور بن حازم . قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام هل يكون اليوم شيء لم يكن في علم الله بالأمس ؟ قال : لا ، من قال هذا فأخزاه الله ، قلت : رأيت ما كان وما هو كائن إلى يوم القيامة أليس في علم الله ؟ قال : بلى قبل أن يخلق الخلق .
- ۱۲- علي بن محمد ، عن يونس ، عن مالك الجهني قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : لو علم الناس ما في القول بالبلاء من الأجر ما فتروا عن الكلام فيه .
- ۱۳- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن بعض أصحابنا ، عن محمد بن عمرو الكوفي أخي يحيى ، عن مرزبان بن حكيم قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : ما تنبأ نبي قط ، حتى يقر الله بخمس خصال : بالبلاء ، والمشيمة والسجود والعبودية والطاعة .
- ۱۴- وبهذا الإسناد ، عن أحمد بن محمد ، عن جعفر بن محمد ، عن يونس ، عن جهم ابن أبي جهمة ، عن حماد بن محمد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إن الله عز وجل أخبر محمداً عليه السلام بما كان منذ كانت الدنيا ، وبما يكون إلى انقضاء الدنيا ، وأخبره بالمحتوم من ذلك واستثنى عليه فيما سواه .
- ۱۵- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الريان بن الصلت قال : سمعت الرضا عليه السلام يقول : ما بعث الله نبياً قط إلا بتحريم الخمر وأن يقر الله بالبلاء .
- ۱۶- الحسن بن محمد ، عن معلى بن محمد قال : سئل العالم عليه السلام كيف علم الله ؟ قال : علم وشاء ، وأراد وقدّر وقضى وأمنى ؛ فأمنى ما قضى ، وقضى ما قدر ، وقدّر ما أراد ، فبعلمه كانت المشيئة ، وبمشيئته كانت الإرادة ، وبإرادته كان التقدير ، وبتقديره كان القضاء ، وبقضائه كان الإمضاء ؛ والعلم متقدم على المشيئة ، والمشية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب مستطاب

الشافی

جلد دوم

ترجمہ

اصول کافی

جلد دوم

ترجمہ

ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

تیسیم بک پونا ظم آباد ۲ کراچی

## شیعہ کا بناء اسلام میں کلمہ طیبہ کا انکار انکار اہل تشیعہ للكلمة الطيبة من بناء الاسلام

REFUSAL OF KALIMAH TAYYABA BY SHI'ITE

ماؤں: جبرائیل بن محمد بن عبد الوہاب

۳۳

کتاب الایمان والکفر

عن ابن جعفر قال بنی الاسلام علی خمس الولاية  
حسب ذلک زکوة وصوم وشہر رمضان والحج  
وعن ابن جعفر قال بنی الاسلام علی خمس الصلوة  
ومسئمة والصدوم والحج والولاية ولم یزاد بشئ  
مانورذ بالولاية یذیور الغنیر

فریاد: امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر  
کئے۔ ولایت نماز زکوة روزہ رمضان کا اور حج۔  
امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ  
چیزوں پر ہے۔ نماز۔ زکوة۔ روزہ۔ حج اور ولایت اور کسی کان  
میں سے اس طرح اعلان نہیں کیا گیا جس طرح ولایت کا اعلان  
روزِ غدیر کیا گیا تھا۔

ارعن غیبی بن السمری قال قالت لابی عبد الله  
عنه عما سئیت علیه دعاء الاسلام اذ انا اخذت  
ها ذی ثعلب ولدیض فی جهل ما جهلت بعلمه فقال  
نهاده ان لا الہ الا الله وان محمدا رسول الله  
والانوار ارجع جاء به من عند الله وحقی فی الاموال  
من انکاة والولاية التي امر الله عز وجل بها والایة  
ال محمد فان رسول الله قال من مات ولم یعرف  
امامه مات میتة جاهلیة قال الله عز وجل  
احیوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان  
عنی ته صار من بعد یحسن ثم من بعد لا حسین  
ثم من بعد لا علی بن الحسین ثم من بعد محمد  
بن علی ثم هکذا یكون الاموان الا من لا تصح الا  
بانه ومن مات ولم یعرف امامه مات میتة جاهلیة  
وادرج ما یکن احدکم الی معرفته اذ بلغت نفسه  
هنا قال هروی بیده الی صدره یقول جئت لقتل  
سنت علی امر حسن۔

اوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کہ  
اسلامی مشنوں کی بنیاد کس چیز پر ہے تاکہ ان کو آخر کے میرا عمل پاک  
ہو جائے اور اس کے بعد جہالت مجھے نقصان نہ دے۔ فرمایا گواہی دینا  
اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور  
ان تمام باتوں کا اقرار کرنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے  
مال میں زکاة کو حق سمجھا اور وہ ولایت جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔  
ولایت آل محمد ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص مر گیا اور  
اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا۔ تو وہ کفر کی موت مرا۔ اور خدا نے  
فرمایا ہے اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور  
ان اولی الامر کی۔ جو تم میں سے ہوں۔ وہ علی ہیں پھر حسن پھر حسین  
پھر علی بن حسین پھر محمد بن علی پھر اسی طرح یہ امر جاری رہے گا۔  
رو سے زمین کی اصلاح نہیں ہو سکتی گویا امام سے۔ جو شخص مر گیا اور  
امام کو نہ پہچانا۔ وہ کفر کی موت مرا۔ تم میں سے ہر ایک معرفت امام  
کا اس وقت زیادہ محتاج ہو گا۔ جب اس کا دم میرا بکن پہنچے گا۔  
روقت مرگ اور اشارہ کیا اپنے صدر کی طرف اور کہے گا اس وقت  
معلوم ہوا کہ میں اچھے عقیدہ پر تھا۔

بعض روایات میں ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

ابراہیم بن محمد باقر علیہ السلام سے کہا یا بن رسول اللہ  
آپ جانتے ہیں جو جنت مجھے آپ سے ہے اور آپ کے دشمنوں سے  
بیر قطع تعلق ہے اور خود میرے لئے کے ساتھ آپ سے محبت ہے فرمایا  
ہاں ایسے نہ کہا جس ایک مسئلہ دریافت کرتا ہوں۔ مجھے جو  
میں اللہ جاہلوں چلنے کی طاقت کم رکھتا ہوں اس لئے آ

۱۰ عن ابن الجارود قلت لابی جعفر یابن رسول الله  
عنه و ذی لکم و انقطاعی الیکم و موالاتی ایاکم قال  
فوالله انما قال قلت ثانی اسئلك مسئلة تجیبنی فیها  
نور ما عرف البصر قبل المثنی ولا استطیع زیارتکم کل  
حین قال مات حاجتک قلت اخباری بدیک الذی



مثالی ترجمہ رسول ہادی جلد دوم

۳۱

کتاب الایمان والکفر

کے بعد اس کا ذکر کیا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ زکوٰۃ گنہوں کو دور کرتی ہے میں نے کہا۔ اس کے بعد کون افضل ہے۔ فرمایا حج خدا نے فرمایا ہے خدا کے لئے ان لوگوں پر خدا نے کعبہ کا حج فرض کیا کیونکہ حج وہاں پہنچنے کی قدرت رکھتے ہیں۔

اور میں نے انکار کیا تو اللہ نے فرمایا کہ جو لوگوں سے بے پردہ ہے۔ اللہ جل جلالہ نے فرمایا کہ ایک حج منسوب ہے جس میں نافرمانوں سے خدا کو کعبہ کا طواف کرے۔ اور سات سات بار گھر سے اور دو رکعت اپنے طریقہ سے پھاڑے۔ تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور آخرت میں تم کو عزت اور روزیہ مطہر فرمائے میں نے کہا حج کے بعد کون افضل ہے۔ فرمایا روزہ۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ روزہ میرے آتش دوزخ سے پھر فرمایا افضل اشیا وہ ہے۔ کہ جب وہ تم سے فوت ہو جائے تو اس کے ساتھ چارہ کاڑھو کہ اس کو بخلا یا جائے اور بیٹہ ادا کیا جائے۔ نماز۔ زکوٰۃ حج اور ولایت ایسی عبادتیں ہیں کہ کوئی شے ان کی قائم مقام نہیں ہوتی۔ اور بغیر ادا کئے چارہ کا نہیں لیکن روزہ اگر فوت ہو جائے۔ یا نقد ہو، یا ماہ رمضان میں سفر ہو۔ تو ہر روزے قضا ہو جائیں۔ تو دوسرے وقت ان کو ادا کیا جاسکتا ہے۔ اور اس گناہ کا بدلہ صدقہ سے ہو جائے گا۔ اور قضا بخلا یا نہ ہو گی۔ لیکن ان چاروں کے لئے ایسا نہیں۔ پھر فرمایا۔ امر الکی حرجی یا بھندی اس کی نبی اور باعث رضا حرجن طاعت و نام ہے اس کی عزت کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسول کی اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے روگردانی کی۔ تو کرے ہاسے رسول: ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ گاہ ہو اگر کوئی شخص قائم الیل اور سائے انہما ہو۔ اور اپنا تمام مال رادہ خدا میں دے دے اور تمام حرج کرے۔ لیکن ولایت ولی اللہ کو نہیں چھوڑتا ہو۔ اور اس کے اعمال اس کی جہان میں نہ ہوں۔ تو اللہ کے نزدیک نہ اس کا کوئی ثواب ہے۔ اور نہ وہ اہل ایمان سے ہے۔ پھر فرمایا جو لوگوں میں نیکو کار ہیں۔ اللہ ان کو اپنی رحمت سے داخل جنت کرے گا۔ راوی نے نام جو جہاد و قیام لیلہ اسلام سے کہا مجھے اسلام کے وہ ستون بتائے جن میں کسی چیز کی گنجائش نہیں۔ اور اگر ان میں سے کوئی چیز کم ہو

ذاتی اثر نہا ہوا بداعی بالصلوٰۃ قبلہا وقال رسول اللہ ان صلاۃ تذهب الذنوب قلت والذی یلینہا فی الفضل قال الحج قال اللہ عز وجل ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً۔

روان کفران اللہ عنی عن العالمین وقال رسول اللہ لحجۃ وہ ولت خیر من عشرين صلاۃ نافلۃ ومن طاف بہذا البیت طوافاً احدى فیہ السبعۃ واحسن رکبۃ غفر اللہ لہ وقال فی یوم عرفہ ویوم مزدلفہ ما قال قلت فماذا یذبح قال انصرم قلت وما بال الصور صارا اخر ذلک جریع قال قال رسول اللہ الصور حجنۃ من النار قال قلت ان افضل الاشیا ما اذا انت قاتک لوتکن منذ توبۃ دون ان یرجع الیہ لتودیہ بعینہم از الصلوٰۃ والترہۃ الحج والولایۃ لیس یقع شی مکانہا دون ان یرزان الصور اذا نزلت او قصرت او سافرت فیہ ویدیۃ معانہ ایضاً غیرہا وجزیت ذلک الذنب بصدقہ وادبہ عیبک و لیس من تلك الاچیۃ شی میزیک منیرہ قال ثم قال ذرۃ الامر ویسناہ و

قال قلت لانی عبد اللہ الخیر فی بد عالم الاسلام لایم احد التقصیر عن معرفۃ شی سہما الذی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب مستطاب

الثانی

کتاب الحجّت

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقت الاسلام مآثر فہار مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی میلہ الزممت

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ایدہ اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ منظرہ اعلیٰ نقوی الامردہوی

ہالی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوستدکتب

ناشر

شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲۰ کراچی ۱۵

سنہ ۱۹۸۸

اہل تشیع کے نزدیک ایمان اور کفر کے شرائط!  
 امام باقر نے فرمایا ہماری محبت ایمان ہے ہمارا بغض کفر ہے  
 شروط الايمان والكفر عند الشيعة الاثنا عشرية  
 قال ابو جعفر حبنا ايمان وبغضنا كفر .

PRINCIPLES OF FAITH PERTAINING TO IMAN AND KUFR. OUR  
 OBEDIENCE IS IMAN AND OUR DISOBEDIENCE IS INFIDILITY. SAID  
 IMAM BAQIR.

اشانی

۴۱

کتاب محبت

وہ اطاعت میں ہمارے غلام ہیں اور امر دین میں ہمارے سوا ہیں لوگوں کو چاہیے کہ وہ یہ بات غائب لوگوں تک پہنچادیں

۱۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَالِيحِ بْنِ السَّيِّدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ نَيْبِرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : نَحْنُ الَّذِينَ فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَنَا ، لَا يَسْمَعُ النَّاسُ إِلَّا مَعْرِفَتَنَا وَلَا يُعْتَدُّ النَّاسُ بِحُبِّائِنَا . مَنْ عَرَفَنَا كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ أَنْكَرَنَا كَانَ كَافِرًا وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنَا وَكَمْ يُنْكِرُنَا كَانَ مَنَافًا حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْهُدَى الَّتِي افْتَرَعَنَ اللَّهُ عَلَيْكَ مِنْ طَاعَتِنَا الْوَالِيَةِ فَإِنْ يَمُتْ عَلَى ضَلَالَتِهِ يُعْتَلِّقُ اللَّهُ بِمَا يَشَاءُ .

۱۱- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم وہ ہیں جن پر اللہ نے اپنی اطاعت فرض کی ہے لوگوں کو دین ہماری معرفت کے چارہ نہیں اور ہم سے جاہل رہنا قبول نہ ہوگا جس نے ہم کو پہچانا وہ مومن ہے اور جس نے انکار کیا وہ کافر ہے اور جس نے ہم کو نہ پہچانا لیکن انکار نہ کیا وہ گمراہ ہے جب تک اس ہدایت کی طرف نہ لوٹے جس کو اللہ نے ہماری اطاعت واجب کی صورت میں فرض کی ہے پس اگر وہ اسی گمراہی کی حالت میں مر گیا تو اللہ جو سزا چاہے گا اسے دے گا۔

۱۲- عَلِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ أَفْضَلِ مَا يَنْتَقِرُ بِهِ الْإِبْنَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . قَالَ : أَفْضَلُ مَا يَنْتَقِرُ بِهِ الْإِبْنَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ وَطَاعَةُ أَوْلِي الْأَمْرِ . قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : حُبُّنَا إِيْمَانٌ وَبُغْضُنَا كُفْرٌ .

۱۲- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ بندہ کے لئے تقرب الی اللہ کا بہترین ذریعہ کیا ہے فرمایا خداوند عالم کی اطاعت اس کے رسول کی اطاعت اور اول الامر کی اطاعت۔ فرمایا امام محمد باقر نے ہماری محبت ایمان ہے اور ہمارا بغض کفر۔

۱۳- مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ نَسَائِكَ بْنِ أَبِي دُؤَبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَيْبَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَعْرِضْ عَلَيَّ دِينِي الَّذِي أَدْرَأَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ ، قَالَ : فَقَالَ : مَا جَاءَ بِوَيْمِنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنْ عَلَيْنَا كَانَ إِيْمَانًا لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنْ نَحْنُ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالْأَفْرَاقُ مَا جَاءَ بِوَيْمِنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنْ عَلَيْنَا كَانَ إِيْمَانًا فَطَاعَتُهُ نَمَّ كَانَ بِعَدُوِّ الْحَسَنِ إِيْمَانًا فَطَاعَتُهُ ، ثُمَّ كَانَ بِعَدُوِّ الْحَسَنِ إِيْمَانًا فَطَاعَتُهُ اللَّهُ .

## اہل تشیع کے دین کی تعریف!

علیؑ اور ان کے بعد حسنؑ حسینؑ امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی یہی اللہ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے

تعريف الدين عند الاثنا عشرية: على ثم الحسن والحسين

وعلى ائمة فرض الله طاعتهم. هذا دين الله ودين ملائكة.

DEFINITION OF ISLAM BY SHI'ATE "ALI" HAZRAT "HASSAN" AND HAZRAT HUSSAIN ARE IMAMS AND GOD HAS MADE THEIR OBEDIENCE OBLIGATORY)

اشان ۴۲

لطاغته، ثم كان بعده علي بن الحسين إماماً فرض الله طاعته. حتى انتهى الأمر إليه. ثم قلت: أنت يرحمك الله. قال: فقال: هذا دين الله ودين ملائكته.

۱۳- میر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں اپنا عقیدہ جس پر خدا بدلدے گا آپ کے سامنے پیش کروں۔ فرمایا: بیان کرو۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ وعدہ لا شرک ہے اور محمد اس کے بعد رسول ہیں اور امتداد ان تمام باتوں کا جو خدا کی طرف سے لے کر آئے اور یہ کہ علی امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے اس کے بعد حسن امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے ان کے بعد حسین اور ان کے بعد علی بن حسین اور ان کے بعد آپ امام ہیں اور ان سب کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے حضرت نے فرمایا: یہی اللہ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے۔

۱۴- علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن محبوب، عن هشام بن سالم، عن أبي حفرة عن أبي إسحاق، عن بعض أصحاب أمير المؤمنين ع قال: قال أمير المؤمنين ع: اعلموا أن صفة العالم وأتباعه دين يثاب الله به وطاعته مكتبة للحسنات ومغاث للسيئات وذخيرة للمؤمنين ورفقة فيهم في حياتهم وجمعيل بعد مماتهم.

۱۳- امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جان لو صحت عالم اور اس کی پیروی وہ دین ہے جس کی جزا اللہ دے گا اور اس کی اطاعت سے نیکیاں حاصل ہوں گی اور بدیاں محو ہوں گی اور ذخیرہ حسنات ہے مومنین کے لئے اور ان کے درجات کی بلندی ہے ان کی زندگی میں اور رحمت خدا ہے بعد ان کے مرنے کے۔

۱۵- محمد بن إسماعيل، عن الثعلبي بن شاذان، عن صفوان بن يحيى، عن منصور بن حازم قال: قلت لأبي عبد الله ع: إن الله أجزل وأكرم من أن يُعرف بخلقه، بل الخلق يُعرفون بالله، قال: صدقت، قلت: إن من عرف أن له رباً فقد يتبعي له أن يعرف أن لذلك الرب رضاء وسخطاً، وأنه لا يعرف رضاءاً وسخطاً إلا بوحى أو رسول، فمن لم يأتيه الوحي فبنتهي له أن يظلم الرسل فإذا التقيهم عرف أنهم الحجة وأن لهم الطاعة المفترضة، فقلت للثالث: أليس تعلمون أن رسول الله ﷺ كان هو الحجة من الله على خلقه؟ قالوا: بلى، قلت: وتعين متى يتبعون من كان الحجة؟ قالوا: القرآن فنظرت في القرآن فإذا هو يخاطب به المرء جئاً والقدرى والترديبى الذى لا يؤمن به حتى يقلب الرجال يخضوعاً له، فمرفت أن القرآن لا يكون حجة إلا بيقين، فقا قال فيمن شي كان حقاً، فقلت لهم: من قيم القرآن؟ قالوا: ابن مسعود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# کتاب مستطاب الشافی

جلد دوم

ترجمہ

## اصول کافی

جلد دوم

ترجمہ

ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قلم

تیسیم بک پبلسنگ ہاؤس کراچی

مشہور آفسٹ پریس کراچی

# اسلام کے بنیادی رکن کا انکار الانکار رکن الاسلام الاساسی

DENIAL OF THE FUNDAMENTAL PRINCIPLE OF ISLAM.

شانی ترجمہ رسول کافی جلد دوم

۳۰

کتاب الایمان والکفر

منہاج: بخلافه حلال الی یوم القیامہ و حرامہ حرام الی یوم القیامہ فہو لاء اولو العزم من الیسل علیہم السلام ان کی شریعت و سنت نبی پس حلال محرمی قیامت تک کے لئے حلال ہے اور حرام محرمی قیامت تک کے لئے حرام ہے پس یہ میں اولو العزم رسول

## باب ۱۲

### دعایم اسلام

- ۱- عن ابی جعفر قال نبی الاسلام علی خمس علی الصلوٰۃ والزکاۃ والصوم والحج والولایۃ ولم یناد بشئی کما نودی بالولایۃ۔
  - ۲- عن عجلان ابی صالح قال قلت لابی عبد اللہ اذ تقی علی خرد الایمان فقال شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ والاقتراب ما جاء بہ من عند اللہ و صلوة الخمس واداء الزکوٰۃ و صوم شہر رمضان و حج البیت وولایۃ ولینا و وعد اؤۃ عدونا و والد خول مع الصادقین۔
  - ۳- عن الصادق علیہ السلام قال انا اول الاسلام ثلاثہ الصلوٰۃ والزکاۃ والولایۃ لا تصح واحده منہن الا بضا جنتہا۔
  - ۴- عن ابی جعفر قال نبی الاسلام علی خمس علی الصلوٰۃ والزکوٰۃ والصوم والحج والولایۃ ولم یناد بشئی کما نودی بالولایۃ ناخذ الناس بابع و ترکوا ہذہ یعنی الولایۃ۔
  - ۵- عن ابی جعفر قال نبی الاسلام علی خمسہ اشیاء علی الصلوٰۃ والزکوٰۃ والحج والصوم والولایۃ قال زرارة فقلت وای شی من ذلک افضل فقال الولایۃ افضل لانہا مفتاحہن والیالی ہوالذیل علیہن قلت احر الذی یبلی ذلک فی افضل فقال الصلوٰۃ ان رسول اللہ تال الصلوٰۃ عمود دینکم قال قلت ثم الذی یلیہا فی افضل قال الزکوٰۃ
- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام اس شان سے کسی چیز کے ساتھ نہیں بنا رہا گیا جتنا ولایت سے ساتھ۔
- راوی کہتا ہے: میں نے ابو عبد اللہ سے کہا مجھے حد دو دیا ان آگاہ کیجئے۔ فرمایا اگر ہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور حضرت جو کچھ خدا کی طرف سے لائے اس کا اقرار ہو جیسا کہ نماز اور زکوٰۃ دینا اور ماہ رمضان کا روزہ اور بیت اللہ کا حج کرنا اور سب کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے عداوت رکھنا اور صادقین کے ساتھ رہنا۔
- فرمایا صادق آل محمد نے اسلام کے بنیادی پتھر تین ہیں نماز اور ولایت ان میں سے کوئی بغیر اپنے دس کے معنی نہیں۔
- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام کی سب سے نمایاں چیز ولایت ہوگی نے چار کو لیا اور ولایت کو چھوڑ دیا۔
- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ولایت زراہ نے پوچھا ان میں افضل کون ہے فرمایا۔ ولایت اس لئے کہ وہ ان سب کی گنجی ہے اور والی ان سب چیزوں کی طرف ہدایت کرنے والا ہے میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا۔ نماز۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز تمہارا دین کا ستون ہے میں نے کہا اس کے بعد فرمایا زکوٰۃ خدا نے فرمایا

أَمْ يَرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمْ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

# جلال العمون

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین علامہ محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی  
ایرانی اعلیٰ اللہ مقامہا و مترجمہ علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلیٰ اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المسلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابو البیان  
مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کٹر بھر بلوی خطیب شیعہ ملتان

ملنے کا پتہ

حمایت اہلبیت وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

# آئمہ بطور الہ

ائمة ام آلهة

## IMAMS AS GOD

جلد العیون جلد دوم از ملا باقر مجلسی شیعہ جنرل بک انجمنی انصاف پریس لاہور۔

۸۵

سریاں حقیقت محمدیہ است در ذراند موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذرات مصلیاں موجود  
و حاضر است پس مصلی را باید کہ ازین معنی آگاہ باشد و ازین شہود عاقل نہ شوذنا انوار قرب و  
اسرار معرفت منور و قائم گردا و شاهد اللہ تعالیٰ کتاب الصلوٰۃ بعض معارفین نے کہا ہے کہ تشہد  
میں یہ خطاب اس لئے ہے کہ حقیقت محمدیہ موجودات کے ذرہ ذرہ میں اور ممکنات کے ہر فرد  
میں سرایت کئے ہے پس حضور علیہ السلام نمازیوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہیں نمازی کو یہ بھی  
کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور اس شہود سے منافل نہ ہو تا کہ قربت کے نور اور معرفت کے  
بہدوں سے واقف ہو جائے غرض کہ سنی اور شیعہ علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ محمد وآل محمد علیہم  
السلام ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور یہ ان ہی کی صفت ہے کہ خدا کی صفت ہے کیونکہ خداوند  
کریم وہ ذات ہے لا یجوزی عنینہ ذمات ولا یقتیل عنینہ مکان خدا پر نہ زمانہ نہ کہرتلہ  
کیونکہ زمانہ سفلی اجسام پر زمین میں رہ کر گزرتا ہے ان کی عملیں ہوتی ہیں جیسے چاند سورج آسمان  
و غیرہ ہذا خدا کو ہر جگہ حاضر ناظر کہنا ہے یعنی ہے یہ صفت محمد وآل محمد علیہم السلام کی ہے اور ان  
میں یہ صفت بالذات نہیں بلکہ بعبطائے الہی ہے اور اس کو ماننا عین ایمان ہے مولائے کائنات کا  
ایک وقت میں چالیس ہجرت حاضر ہونا حیات رسالت میں ثابت ہے جناب مولائے امیر المؤمنین  
نے فرمایا ہے مومن۔ اتفاق کا فریضہ کہ کوئی آدمی نہیں ہر تاجب تک میں اس کے سر ہانے  
جا کر حکم نہ دوں ایک وقت میں روئے زمین پر کتنی تجلید واقع ہو رہی ہیں ہر جگہ علی موجود ہے اور  
جب نیکریں قبر میں آتے ہیں تو سر ہانے مولائی کرسی لگتی ہے فرشتے تیرا رب کون ہے کون  
کون ہے دین کیا ہے قبلہ کیا ہے اور امام کیا ہے کتاب کیا ہے ان تمام سوالوں کے جواب  
کے بعد جب میت بت دیتی ہے اللہ میرا رب ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا نبی ہے اور  
اسلام میرا دین ہے قرآن میری کتاب ہے اور کعبہ میرا قبلہ ہے جناب علی میرا پہلا امام ہے  
اور امام حسن سے لیکر امام مہدی علیہ السلام تک نام بتا دیتا ہے اس وقت فرشتے پوچھتے  
ہیں۔ مَا تَعْتَلِقُ فِي هَذَا النَّجْلِ۔ صحیح بخاری باب المیت اور شکوٰۃ باب المیت کیا کہتا ہے تو  
اس مرد کے بارے میں، یعنی پانچوں سوالوں کے جواب دینے پر نجات ہی نجات ہے اس  
پر کہ یہ کرسی پر بیٹھے والا کون ہے صاحب عرفان مومن فوراً بتا دے گا یہ میرا مولا علی ہے  
ایک وقت میں کتنی قبریں بنتی ہیں روئے زمین پر اور ہر جگہ مولا قبر میں تشریف لاتے ہیں امام  
زمین العابدین نے فرمایا جہاں اور جب مجلس امام حسین علیہ السلام پھا ہوتی ہے چہار وہ



# رب علی ہیں

(رب علی ہیں قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علی ہیں)

علی هو الرب! حيث ذكر في القرآن الرب فالمراد به صاحب الكوثر "علی"

ALI IS GOD

(SHIA BELIEF)

جلد العیون جلد دوم از ملا باقر مجلسی شیعہ جنرل بک انجینی انصاف پریس لاہور۔

۶۶

ہر ایک نبی نے مصائب میں پیکار ہے رب کو اب قرآن میں دیکھتے رب سے، کون مراد ہے رسول  
معلیٰ اتی میں ارشاد باری تعالیٰ ہو رہا ہے۔ **وَسَيُنْفِخُ نَفْحَهُمْ فِي سَمْعِهِمْ لِيَسْمَعُوا كَمَا سَمِعُوا يَوْمَ يُنَادُوا لِلرَّبِّ حِينَ هُمْ فِي السَّمَاءِ**  
میں روز قیامت جماعت مؤمنین کو جب قیامت کی گرمی سے اُن کا برا حال، ہو رہا ہوگا زبان  
شہادت پیاس سے سوکھ کر مانند چوب خشک ہو رہی ہوگی آواز نکلسے نہ نکلتی ہوگی اس  
وقت ان کا رب اُن کو پاک خوشبودار ٹھنڈا پانی پلانے کا عالم اسلام کا اتفاق ہے وہ ٹھنڈے  
اور میٹھے پانی کا چشمہ حوض کوثر ہے اور جناب ابو بکر روایت کرتے ہیں فرمودہ رسول (ص) ساقی جو  
علی مرتضیٰ بودمدارج النبوة جناب خاتم النبیین نے ارشاد فرمایا ہے کہ ساقی حوض کوثر مولا  
علیہ السلام ہیں یعنی قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علی ہے ایسا نے تالیف فرمائی توحید کی  
موجودگی اور اللہ کی جب آفات آئیں تو پیکار ہے رب (علی) کو اب بھی مصائب میں پیکار  
اپنے اپنے حالات کے تحت علی کو منت ایسا اور قرآن پاک ہے اور رب انا معنی ہے شکر کا  
پرورش کنندہ نگہبان۔

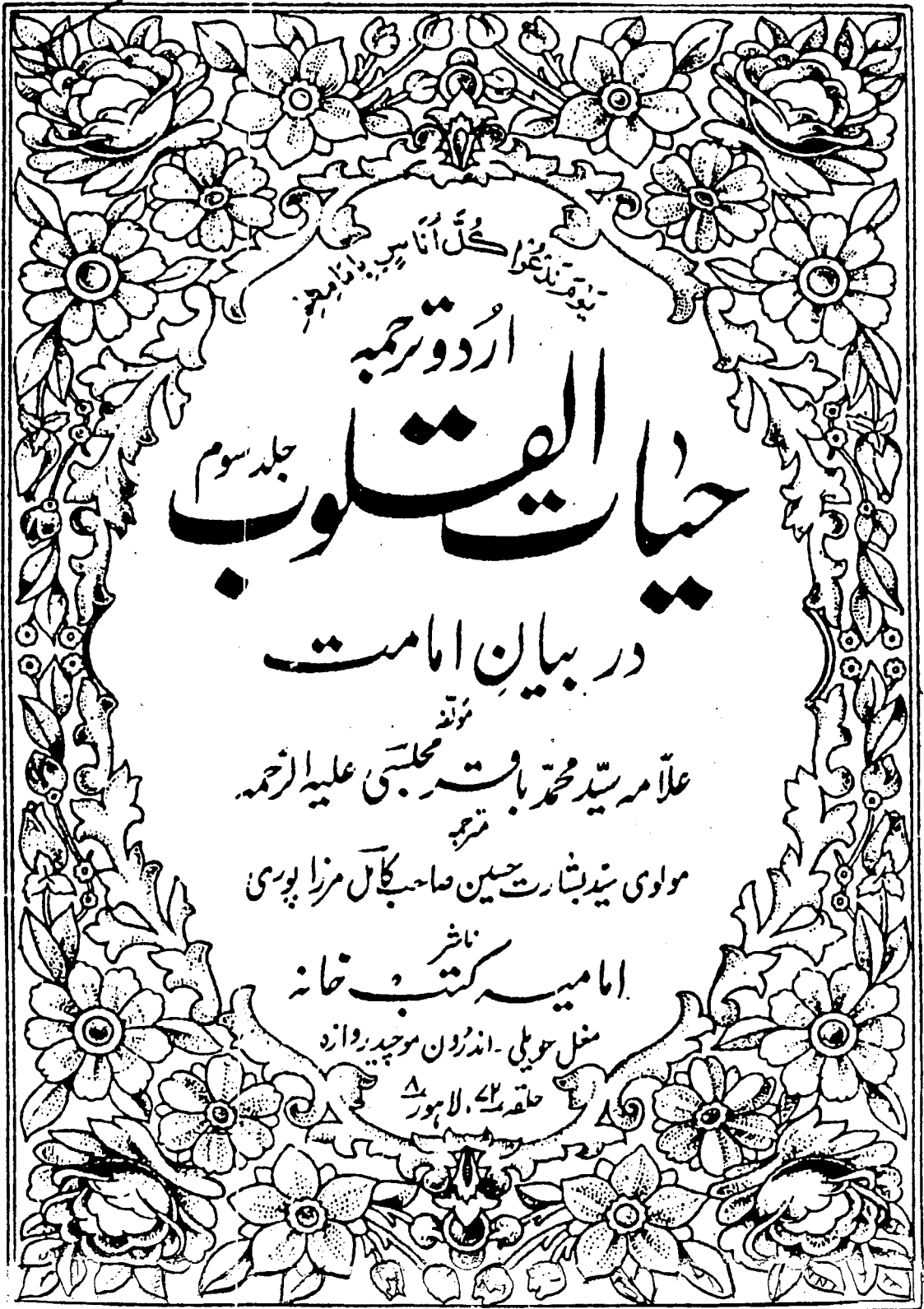
محمد و آل محمد علیہم السلام عالین ہیں اور خلق عالین  
**ظاہری پیدائش سے قبل وجود**

زمانہ میں بہتری کے ساتھ ان عالین کا وجود رہا ہے۔ لفظ رب بتلئے یہ موجود تھے جناب عبد اللہ  
اور جناب ابو طالب کے گھر سرزمین مکہ میں تو یہ لوگ بشر میں آتے ہیں۔ رسول کے متعلق ہے  
تو تو کہ کما خلقتم الا فلا۔ اسے عجیب اگر تو نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا۔ یعنی  
خلقتم افلاک سے قبل وجود محمدی تھا اور جناب سرکار رسالت فرماتے ہیں انا کما خلقتم  
تین؟ تخریج واحد میں اور علی ایک نور سے ہیں لہذا نور محمدی تھا تو نور علی ابھی تھا جب یہ  
دونوں تھے تو نور فاطمہ بھی تھا دیگر ائمہ بھی تھے۔ تو کیا یہ صرت ایسا کی ہر روز کرتے رہنے  
یا تمام مخلوق کی تمام مخلوق کی جس نے پکارا اس اور جس نے ہمیں پکارا اس کی بھی جناب  
فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا وجود اور مدد کرنا وجود لباس بشریہ محمدیہ و علویہ اور فاطمیہ سے  
دو ہزار سال پہلے امریکہ جس کو دنیا میں کوئی جانتا بھی نہ تھا ادھر کی دنیا صرف اپنے کو دنیا  
سمجھتی اور کہتی تھی تو سرزمین امریکہ میں ایک لا بہرہ دل بگوی رہا کرتی تھی اُنک اس کے پہلے  
اپنی حاجات سے کہ جلتے اور اس سے دعا کرتے چنانچہ ہر طرح کی مصیبت میں لوگ آتے  
تھے کہ اولاد کے لئے بھی پہلے تو اس راہب نے صاف اُنکار کر دیا کہ وہ اولاد دینے کی اہل

## ولایت علی کے اقرار کے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا ہے لا یكون مسلماً من لم یقر بولاية علی رضی اللہ عنہ

IT IS OBLIGATORY TO ACCEPT ALI'S WILAYA FOR A MUSLIM.

من سزا عمر انہما یجبون ویعدون ہذا العین علیاً۔ ائمہ و فقہاء برآۃ اللہ انہم حضرت علیؑ نے فرمایا کہ صحابہ نے رسول پاکؐ سے عرض کیا: یا نبی فرمائیے کہیں ہر ایک کو اللہ لا الہ الا اللہ کہنے والا مومن ہے۔ فرمایا: ہماری خداوت یہ ہو۔ نہ نصاریٰ کے ساتھ ملحق کر دیتی سب تو تحقیق تم لوگ ہرگز جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ مجھ سے جنت نہ کرو گے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہو اور اہل سنت سے بغض وہ کاذب ہے۔ وہی تفسیر الامام ائمہ لدن یلیوں مسلمانوں نے کہا: ان محمد المرسل اللہ ناعترف بہم ولہم یجترت علیا وصیہم و خلیفہم وخیر اصحابہ وقال ان تمام الاسلام بالاعتقاد بولاية علیا ولا ینفع الاقرار بالنبوت مع جحد امامت علی تمام الامم الاقر من بالتوحید من جحد بالنبوت و تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام: امام حسن عسکری نے فرمایا: کہ جناب محمد مصطفیٰ کی رسالت کے اقرار سے اور صرف لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ کہنے سے انسان مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جب تک علی کے وصی، خلیفہ اور افضل امت ہونے کا اقرار نہ کرے۔ تکمیل اسلام اقرار الایات علی سے ہی ہے اور انکار امامت علی سے کہ امت مسلمہ نبوت محمدؐ کا کوئی فائدہ نہیں ہیں طرح منکر نہایت کو اقرار توحید کوئی فائدہ نہیں سکتی۔ ترمذی جلد دوم صفحہ ۱۰۱ میں علیؑ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: توحید کے لئے مسلمان ہونے کے لئے توحید۔ نبوت کے اقرار کے ساتھ ساتھ نبوت اہل بیت رسول کا اقرار کرنا بھی واجب تھا۔ جو ان تینوں شرائط میں سے کسی ایک سے پھر جانے نبوت و محبت اہل بیت کا اقرار ہی۔ توحید کا انکار ہی۔ توحید نبوت کا اقرار ہی محبت اہل بیت کا انکار ہی۔ وہ نہ اثر رسول کا ایمان سے خارج بلکہ قیامت تک دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے ان تینوں کا اقرار لازم ہے اور ان تینوں کے مجموعہ کا نام ہے کلمہ طیبہ۔ لہذا جنہوں نے نیابت رسولؐ کی اور رسول پاکؐ کے دست مبارک پر بیعت کر کے ان تینوں کلمات کا اقرار کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور ان تین کلمات پر وفات پائی وہ ہیں صحابی رسولؐ۔ ان کی توہین کرنے والا: ان کو قتل کرنے والا۔ ان کو بے گھر کرنے والا۔ ان کو سب کرنے والا۔ ان کو گالیاں دینے والا اسلام سے خارج ہے۔ کیونکہ یہ صحابہ رسولؐ کی بیعت کے شرائط کے مازک تھے۔ ہمارے زمانے کے چار چارہ ولیوں کی طاقت جو دینیت سمیت کہ ایک مقام پر آسائے لیکن پھر ہمیں یہ مقام صحابہ کے ہاں کے ہم پلہ بھی نہیں ہو سکتا۔ رسالت مآب کا ارشاد ہے: عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ



## توحید باری تعالیٰ اور انکار

## الکفر بتوحید اللہ تعالیٰ

## DENIAL OF TAWHEED.

۲۳۳ فصل ۱۲۔ ایمان وغیرہ اور بیعت کے روایت کی روایتیں

ترجمہ حیات القلوب بدوسوم باب

کی ہے کہ خدا نے لوگوں کو روز الست اپنی معرفت پر پیدا کیا ہے اور توحید لا الہ الا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور علیٰ امیر المؤمنین علیؑ پر یہاں تک داخل توحید ہے اور اگر امامت امیر المؤمنین کا اقرار نہیں کیا ہے خدا کی وحدانیت کا اس کا اقرار درست نہیں ہے اور وہ مشرک ہے۔

ایضاً بلند منبر حضرت صادق علیہ السلام سے خداوند عالم کے اس ارشاد  
 اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا اَدُوْا کُفْرًا  
 لِّمَنْ یَّکُوْنُ اللّٰهُ لِبَعْضِهِمْ لَهْجًا وَّلَا یَهْدِیْهِمْ سَبِيْلًا کی تفسیر میں روایت ہے یعنی جو لوگ  
 ایمان لائے پھر کافر ہو گئے، پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر ان کا کفر زیادہ ہوا تو  
 ممکن نہیں کہ خدا ان کو بخشے، اور نہ ان کی راہ خیر و نجات کی جانب ہدایت فرمائے گا۔  
 حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اول و دوم و سوم کے سنی میں نازل ہوئی ہے جو ابتدا میں  
 زبانی ایمان لائے پھر کافر ہو گئے یعنی اپنے کفر کو ظاہر کیا جس وقت کہ پیغمبر نے اپنے  
 ان پر ولایت امیر المؤمنین پیش کیا اور فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاکَ فَطَعْنِ مَوْلَاکَ یعنی جس کا  
 میں مولا اور حاکم ہوں اُس کے علی مولا اور پیشوا ہیں۔ پھر جب حضرت نے ان کو بیعت  
 کرنے کے لئے فرمایا تو مجبوراً زبان سے اقرار کیا اور بیعت بھی کی۔ اس کے بعد  
 جبکہ پیغمبر نے رحلت فرمائی تو بیعت سے مکر گئے اور کفر میں ترقی حاصل کی اور ان لوگوں  
 پر جنھوں نے غدیر خم میں امیر المؤمنین سے بیعت کی تھی سختی کی کہ فلاں کی بیعت کریں، یا  
 امیر المؤمنین پر بیعت کے لئے سختی کی لہذا اس گروہ کے لئے قطعی خیر و نیکی اور ایمان کا  
 کو حصہ باقی نہیں رہا اور اس آیت اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَعْلٰی اَدْبَارِهِمْ عِزِّ جَبْرٰتٍ  
 مَا تَبٰیحُنَّ لَکُمُ الْفٰحِشٰتُ الْاَلٰی الشَّیْطٰنِ سَوَّلَ لَکُمُ الْکُفْرَ وَاَمْلٰی لَکُمُ الرَّسُوْلُ مُحَمَّدٌ اٰیۃ ۲۵  
 کی تفسیر میں فرمایا کہ بیشک جو لوگ دین سے برگشتہ ہو گئے اپنے پیچھے لوٹ گئے یعنی اسی  
 حالت کفر پر جس پر کہتے تھے اس کے بعد جبکہ ہدایت ان پر ظاہر ہو چکی تھی شیطان نے ان  
 کے لئے ضلالت کو زینت دی اور ان کی آرزو میں دراز کر دیں۔ حضرت نے فرمایا کہ  
 وہ اول و دوم و سوم ہیں۔ امیر المؤمنین کی ولایت اختیار کر کے ایمان سے برگشتہ ہو گئے  
 ایضاً انہی حضرت نے اس ارشاد رب العزت وَاَمِّنْ یُّرِذُّ فِیْهِ بِالْاَعَادِیْ یُظَلَمُوْ  
 نَ ذٰلِکَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْدٍ رِّدِیْ سُوْرَةُ الْحَجَّ اٰیۃ ۲۵ کی تفسیر میں فرمایا یعنی جو شخص امر حرام کا

جلد اول

از دستاویزات تفسیر کبیر

# مَنْهَجُ الصَّائِقِينَ

فی الزام المخالفین

از تصنیفات عارف ربانی

ملا فتح اللہ گاشانی

بامقدمہ و پاورٹی و تصحیح کامل آقای حاج میرزا ابوالحسن شعرانی

باکشف الایات صحیح

بسر ماہیہ

## کتابفروشی اسلامیہ

تہران خیابان بوذرجمہری تلفن ۲۱۹۶۶

حق چاپ با این حواشی محفوظ است

چاپ است اسلامیہ

## متعہ پروردگار کی سنت ہے (استغفر اللہ) المتعہ من سنت اللہ (استغفر اللہ)

HUTTA IS THE PRACTICE OF GOD.

(۴۹۴)

سورة النساء - ۴

(ج ۲)

کردہ و ہر کہ مخالفت آن کند مخالفت من کردہ و ہر کہ مخالفت خدا کردہ و ہر کہ مخالفت خدا کردہ از اہن دوزخ باشد۔ و بدانید کہ متعہ امریست کہ حقتعالیٰ مرابآن مخصوص ساخته بجهت شرف من بر غیر من از انبیای سابق ہر کہ یکبار در مدت عمر خود متعہ کند از اہل بہشت باشد و ہر گاہ متمتع و متمتعہ باہم بنشینند فرشتہ برایشان نازل گردد و حراست ایشان کند تا آنکہ از آن مجلس برخیزند و اگر باہم سخن کنند سخن ایشان ذکر و تسبیح باشد و چون دست یکدیگر را بدست گیر نہر گناہی کہ کردہ باشند از انگشتان ایشان ساقط شود و چون یکدیگر را بوسہ نہند حقتعالیٰ بہر بوسہ حاجی و عمرہ برای ایشان بنویسد و چون خلوت کنند بہر لذتی و شہوتی حسنہ برای ایشان بنویسند مانند کوهہای برافراشتہ، بعد از آن فرمود کہ جبیرئیل مرا گفت یا رسول اللہ ﷺ حقتعالیٰ میباید کہ چون متمتع و متمتعہ بر خیزند و بغسل کردن مشغول شوند در حالیکہ عالم باشند بآنکہ من پروردگار ایشانم و این متعہ سنت من است بر پیغمبر من و من باملائکہ خود گویم ای فرشتگان من نظر کنید باین دو بندہ من کہ بر خاستہ اند و بغسل کردن مشغولند و میدانند کہ من پروردگار ایشانم گواہ شوید بر آنکہ من آمرزیدم ایشان را، و آب برہیچ موئی از بدن ایشان نگذرد مگر کہ حقتعالیٰ بہر موئی دہ حسنہ برای ایشان بنویسد و دہ سیئہ محو کند و دہ درجہ رفع نماید۔ پس امیر المؤمنین علیہ السلام بر خاست و گفت «انا مصدقک» من تصدیق کنندہ ام ترا یا رسول اللہ ﷺ چیست جزای کسیکہ در این باب سعی کند؟ فرمود «لہ اجر ہما» مرا اورا باشد اجر متمتع و متمتعہ۔ گفت یا رسول اللہ اجر ایشان چہ چیز است؟ فرمود چون بغسل مشغول شوند بہر قطرہ آب کہ از بدن ایشان ساقط شود حقتعالیٰ فرشتہ بیافریند کہ تسبیح و تقدیس او سبحانہ کند و ثواب آن از برای غاسل ذخیرہ باشد تا روز قیامت، ای علیٰ ہر کہ این سنت را سہل فرما گیرد و احیای آن نکند از شیعہ من نباشد و من از او ری باشم۔ و نیز در روایت آمدہ کہ رسول خدای صلی اللہ علیہ وسلم روزی با اصحاب نشستہ بود و از ہر جانب سخنی میگذاشت و از جملہ سخن متعہ در میان آمد آنحضرت فرمود ای مردمان ہیچ میدانید کہ متعہ را چہ فضیلت و ثواب است؟ گفتند نہ یا رسول اللہ! فرمود جبیرئیل اکنون بر من نازل شد و گفت ای محمد حق ترا سلام می رساند و بتحیت و اکرام مینوازد و - می فرماید کہ امت خود را بمنعہ کردن امر کن کہ آن از سنن صالحان است ہر کہ روز قیامت بمن رسد و متعہ نکرده باشد حسنات او بقدر ثواب متعہ ناقص باشد، ای محمد درہمی کہ مؤمن صرف متعہ کند نزد خدای افضل از ہزار درہم است کہ در غیر آن انفاق نماید، ای محمد در بہشت جمعی از حورالعین ہستند کہ حقتعالیٰ ایشان را از برای اہل متعہ آفریدہ ای محمد چون مؤمنی مؤمنہ داعقہ متعہ کند از جای خود بر نخیزد تا کہ حق تعالیٰ او را بیمارزد و مومنہ را

# الأنوار النعمانیة

تألیف

العلامة الجليل محمد المير السيد نعمان الموسوي الجزائري

المؤلف سنة ١١١٢

بنفقده

الحاج محمد باقر كاشي حقیقت الحاج سيد بهار بی ماہند

سوز الجمل الجامع

شارع تربیت

ایران

تبریز

مطبعة «شركت چاپ»

(بانی مذہب شیعہ)

عبد اللہ ابن سبأ نے امامت کے واجب ہونے اور علی کے سچا رب ہونے اور وہ اپنے کا دعویٰ کیا تھا

اول من اظهر القول بوجوب امامة على عبد الله بن سبأ وان عليا هو الاله حقا

ABDULLAH - ABIN - SABAH MAINTAINED THE INDISPENSABILITY  
OF IMAMAT AND CLAIMED THAT ALI WAS THE TRUE LORD.

الانوار العثمانية جلد دوم تأليف نعت الله الموسوي الجزائري المتوفى ١١٣٣ هـ (طبع ايران)

ج ٢

نور في بيان الفرق وادبائها

-٢٢٤-

وخالفه لامن قام به وحل فيه ؛ ولا يرى الله في الآخرة، والمبد خالق لفعله ؛ ومرتكب  
الكبيرة لا مؤمن ولا كافر، وازا مات بلا توبة يخلد في النار، ولا كرامات للأولياء، ويجب  
على الله رعاية ما هو الأصلاح ؛ والأولياء معصومون، وشارك ابو علي في هذا كله ابا هاشم ثم  
إنفرد عنه بأن الله تعالى عالم بذاته بلا ايجاب صفة هي علم ولا حالة توجب العالمية، وكونه  
تعالى سميماً بصيراً معناه انه حتى لا آفة به ويجوز الإيلام للموض

ومنهم البيهشمية انفرد ابو هاشم عن ابيه بإمكان إستحقاق الذم والعقاب بالامعية  
مع كونه مخالفاً للإجماع والحكمة ؛ وبأنه لا توبة عن كبيرة مع الإصرار على غيرها عالماً  
بقبحه ؛ ويلزمه ان لا يصلح إسلام الكافر مع أدنى ذنب أصرت عليه ؛ ولا توبة مع عدم القدرة  
فلا يصح توبة الكاذب عن كذبه بعد ما صار أخرس ؛ ولا توبة الزاني عن زناه بعد ما جب ،  
ولا يتعلق علم واحد بمعلومين على التفصيل ؛ والله أحوال لا معلومة ؛ ولا مجهولة ولا قديمة  
ولا عائدة، قال الأمدى هذا تناقض اذ لا معنى لكون الشئ حادثاً الا انه ليس قديماً ولا  
لكونه مجهولاً الا انه ليس معلوماً

الفرقة الثانية من الفرق الاسلامية الشيعة، وهم الذين شابعوا علياً عليه السلام وقالوا  
انه الإمام بعد رسول الله عليه السلام بالنسبة، اما جليلاً واما خفياً ؛ واعتقدوا ان الإمامة  
لا تخرج عنه وعن اولاده ؛ فان خرجت فاما بظلم يكون من غيرهم، واما بيعة منه او من  
اولاده، وهم اثنان وعشرون فرقة صوامم ثلاث فرق، غلاة، وزيدية، وإمامية، أما  
الغلاة فثمانية عشر

السبائية قال عبد الله بن سبأ لعلي عليه السلام أنت الإله حقا ففاه علي عليه السلام الى  
المدائن، وقيل انه كان يهودياً فأسلم، وكان في اليهودية يقول في يوشع بن نون وفي  
موسى مثل ما قال في علي، وقيل انه أول من أظهر القول بوجوب امامة علي، ومنه  
نشبت أصناف الغلاة؛ وقال ابن سبأ ان علياً عليه السلام لم يموت ولم يقتل؛ وانما قتل ابن  
ملجم شيطاناً تصور بصورة علي وعلي عليه السلام في السحاب؛ والرعد صوته، والبرق ضوئه؛  
وانه ينزل بعد هذا الى الأرض ويملاها عدلاً؛ وهؤلاء يقولون عند سماع الرعد عليك السلام



نہ ہم اس رب کو مانتے ہیں نہ اس رب کے نبی کو مانتے ہیں جس کا خلیفہ ابوبکر ہو  
ان الرب الذی خلیفۃ نبیہ ابوبکر لیس ربنا ولا ذلک النبی نبینا

WE NEITHER ACCEPT THAT GOD NOR PROPHET  
WHOSE SUCCESSOR IS ABU-BAKR رضی اللہ عنہ.

الانوار الثمانيه جلد دوم تالیف نعمت اللہ الموسوی الجرازی المتوفی ۱۱۱۳ھ (طبع ایران)

-۲۷۸-

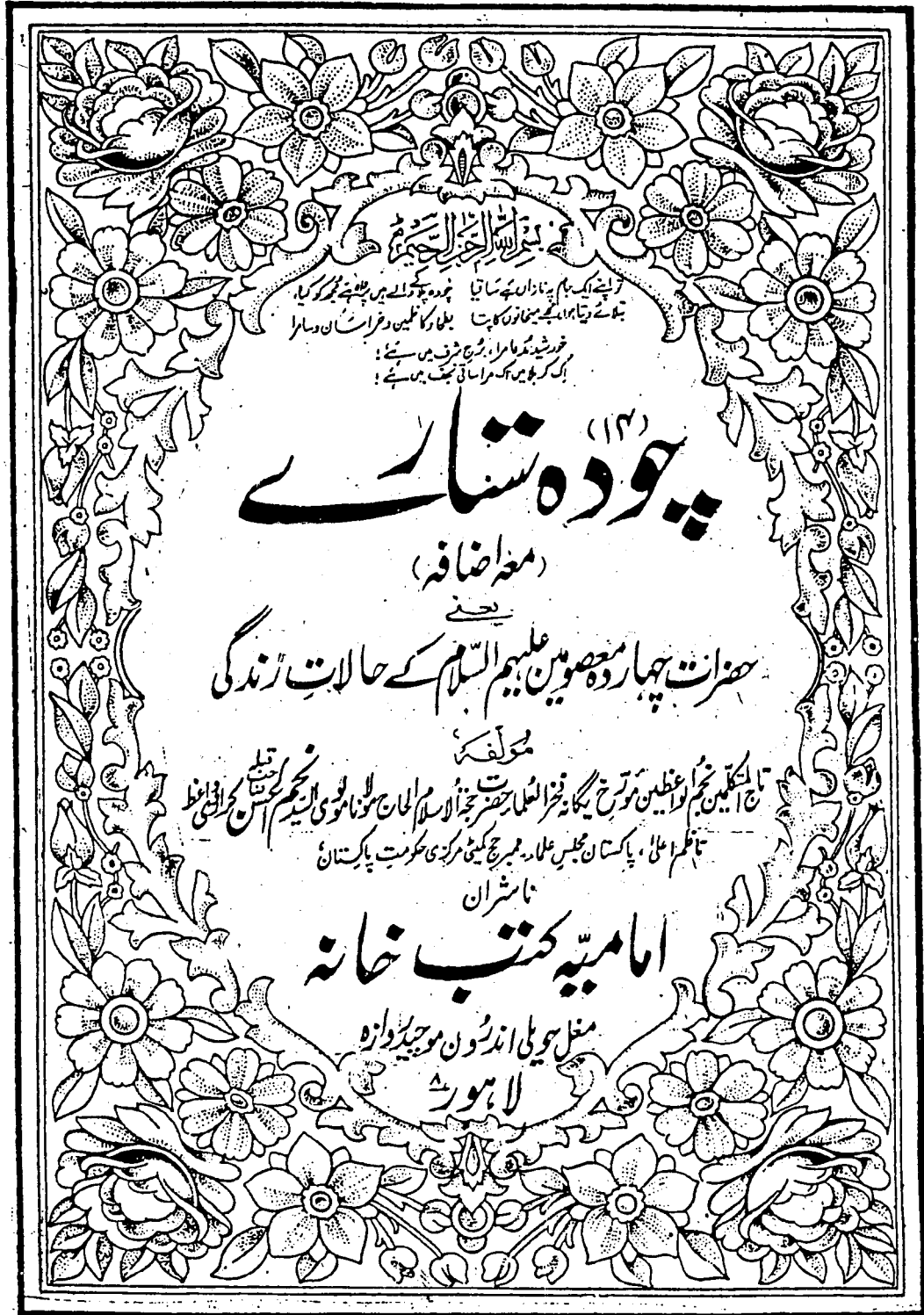
نور فی حقیقۃ دین الامامیۃ

۲۷

الصفات ذاتیۃ واعترض شیخهم فخر الدین الرازی علیہم بأنه (بان خ) قال ان النصارى  
كفروا لانهم قالوا ان القدماء ثلثة والاشاعرة اثبتوا قدماء نسمة  
اقول فالاشاعرة لم يعرفوا ربهم بوجه صحيح بل عرفوه بوجه غير صحيح فلا فرق  
بين معرفتهم هذه وبين معرفة باقى الكفار لانه ما من قوم ولا ملة الا وهم يدينون بالله  
سبحانه وبسنتونه ؛ والله الخالق سوى شر زمة شاذة وهم الدهرية القائلون وما يهلكنا الا  
الدهر ؛ واسوء الناس حالا المشركون اهل عبادة الأوثان ومع هذا فهم انما يعبدون  
الأصنام لتقربهم الى الله سبحانه زلفى كما حكاه عنهم فى محكم الكتاب بطريق الحصر  
فتكون الأصنام وسائل لهم الى ربهم ، فقد عرفوا الله سبحانه بهذا الباطل وهو كون الاصنام  
مقربة اليه وكذلك اليهود حيث قالوا عزيز ابن الله ، والنصارى حيث قالوا المسيح بن  
الله ، فهما قد عرفاه سبحانه بأنه ربّ ذؤولد فقد عرفاه بهذا العنوان ؛ وكذلك من قال  
بالجسم والصورة والتخطيط ؛ وذلك لما عرفت فى أوّل الكتاب من أنّ الكلال قد طلبوا  
معرفته وخاضوا بحجار وحدانيته ، وكانت مضايق وعرة وسبلا مظلمة ، فمن كان له دليل عارف  
عرف الله سبحانه ، ومن كان دليله أعمى مثله خاض معه بحار الظلمات ؛ ومازاده كثرة السير  
الا بعداً ، فالاشاعرة ومتابعوهم أسوء حالا فى باب معرفة الصانع من المشركين والنصارى ،  
وذلك ان من قال بالولد او الشريك لم يقل انه تعالى محتاج اليهما فى ايجاد افعالهم وابدان  
محكماتهم ؛ فمعرفتهم له سبحانه على هذا الوجه الباطل من جملة الأسباب التى أوردت  
خلودهم فى النار مع إخوتهم من الكفار ، وأغادتهم الكلمة الإسلامية حغن الداء والأموال  
فى الدنيا ؛ فقد تباينا وانفصلنا عنهم فى باب الربوبية ؛ فربنا من نقرّ بالقدم الأزل وربهم  
من كان شركاؤه فى القدم ثمانية

ووجه آخر لهذا لأعلم الا اننى ائبته فى بعض الأخبار بحاصله اننا لم نجتمع  
معهم على إله ولا على نبي ولا على امام ، وذلك انهم يقولوا ان ربهم هو الذى كان محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
نبيہ خلیفۃ عبدہ ابوبکر ؛ ونحن لا نقول بهذا الرب ولا بذلك النبی ؛ بل نقول ان الرب  
الذی خلیفۃ نبیہ ابوبکر لیس ربنا ولا ذلک النبی نبینا ووجه آخر لكنہ جواب عن

جو اسحق بنی ہاشمیان محفوظ ہیں



## شیعت کے (۱۴) چودہ خدا

اربعۃ عشر (۱۴) آلهة للشیعة الاثنا عشریة ۱۱

FOURTEEN SELF CREATED GODS OF SHI'ITE.

چودہ ستارے (بندہ اضافہ) از سید نجم الحسن، مہرج کینی مرکزی حکومت پاکستان طبع امیہ کتب خانہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

ہوتے نہ گرازل میں چودہ ستارے ہادی  
ہر مٹی خراب ہوتی آدم سے ہر سنا کی

چودہ ستارے سے مراد حضرات چہارہ معصومین علیہم السلام ہیں جن میں سرخیل ابراہیمؑ، یونسؑ، عیسیٰؑ، حضرت محمد مصطفیٰؐ، ابراہیمؑ، آدمؑ، نوحؑ، موسیٰؑ، زکریاؑ، یحییٰؑ، عیسیٰؑ، ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسمعیلؑ اور بارہ امام علیہم السلام شامل ہیں۔ یہ وہ ذوات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں۔ یہ جب عالم نور میں تھے، انھوں نے ملائکہ کو تسبیح و تہجد کا سبق دیا جبیریل کو علم معرفت سے بہرہ ور کیا، آدم و حوا جو گھر سے ہوتے آسمانوں کی طرح بے وقعت ہو چکے تھے انھیں شرف آسمانیت میں توبہ

کے ذریعہ سے عروج و فروغ بخشا، اور جب عالم ظہور میں آئے تو عقول انسانی کو علم و معرفت کی جلا دے کر چمکایا مگر انہوں کو نہ سبزی کا جادہ مستقیم بتایا۔ جنت میں جانے کا راستہ دکھایا۔

ان کی مدح سمرانی کے لیے زبان قدرت ناطق۔ ان کے دنیا جت حالات کے لیے اور اقی قرآن

شاہد۔ انسان کی کیا مجال کہ ان کے کشف حالات کے لیے قلم اٹھاسکے۔ حالات و اوصاف ان کے لکھے

جاسکتے ہیں جن کی کوئی معلوم اور حقیقت آشکار ہو، اور جن کو دنیا میں آزاد زندگی بسر کرنے کا موقع ملا ہو

یہ وہ ذوات ہیں جن کے سمجھنے سے عقل انسانی قاصر اور فہم انسانی معذور ہے۔ میں نے اس کتاب میں جو کچھ

لکھا ہے دعائے توفیق اور کتب کی مدد سے لکھا ہے مجھے ہرگز اس کا دعویٰ نہیں کریں ان حضرات کے

حالات کا ایک شمارہ بھی لکھ رکھا ہوں۔ بہر حال احباب کی خواہش تھی کہ میں ان کے حالات قلم بند کروں۔

اس لیے قلم اٹھایا اور کچھ نہ کچھ لکھ دیا۔ ع

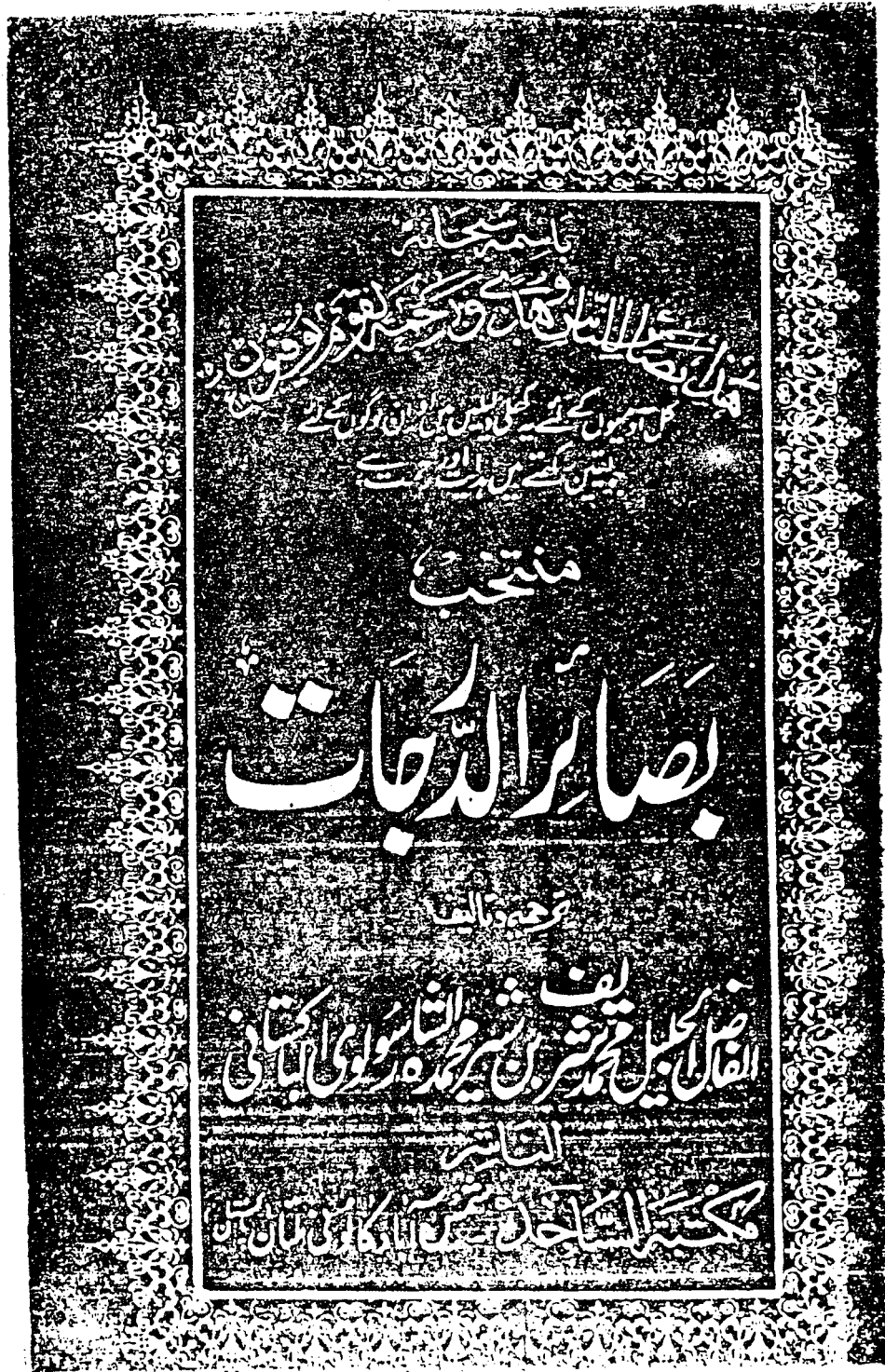
مگر قلم اول آفت زبے عز و شرف

میں نے اس کی پوری سعی کی ہے کہ واقعات صحیح الفاظ و عبارت موجز و مختصر اور حالات درست

لکھے جائیں۔ تاریخ ولادت و شہادت کی صحت پر بھی پوری توجہ صرف کی جائے اور میں نے اس کی سعی

بلخ میں بھی دریغ نہیں کیا کہ صحیح تاریخ منظر عام پر آجائے۔ میں نے اپنی بساط کے مطابق اس کی بھی کوشش

کی ہے کہ جو واقعات بعض معاصرین نے غیر مناسب لکھ دیئے ہیں وہ بھی صاف ہو جائیں اور اعتراض



## حضرت علیؑ کی خدائی کا اعلان کھلا کفر و شرک

الاعراب لوهية على كرم الله وجهه (كفر و شرک واضح)

A DECLARATION OF ALI'S DIVINE ATTRIBUTES.

بصائر الدرجات از فاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد شاہ رسولی الباکستانی

۲۲

کئی بار حمد کروں گا۔ کئی بار انعام ہوں گا جو  
 مجیب عزیز سلطنتوں کا مالک ہوں گا میں سے  
 کا قرن ہوں میں اللہ کا بند ہوں رسول اللہ کا  
 بھائی ہوں میں امین اللہ ہوں اللہ کا خزانہ  
 اس کے راز کی صندوق اس کا پرہ چہرہ  
 صراط اور میزان ہوں میں اللہ کی طرف نما  
 کرنے والا ہوں۔ میں اللہ کا وہ حکم ہوں جس  
 سے الگ لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں میں اللہ کے  
 اسمائے حسنہ ہوں اور اس کے بعد اسماں ہوں اور  
 اس کے آیات کبریٰ ہوں میں جنت اور دوزخ  
 کا مالک ہوں بہشتی کو بہشت اور جہنمی کو جہنم  
 میں تمہاروں کا جنتیوں کی شادی میں کروں گا  
 جسمیوں کو عذاب میں دوں گا میری طرف تمام  
 خلق لوٹ کر آئے گی میں وہ ایاب ہوں جس کے  
 پس موت کے بعد ہر چیز آئے گی میں تمام مخلوق  
 سے حساب ہوں گا میں صاحب صفات ہوں عرف  
 پر میں اذان دوں گا میں سورج کو نکالتا ہوں میں  
 دابۃ الارض ہوں میں جہنم کی تقسیم کرنے والا ہوں  
 جنت کا خزانہ ہوں صاحب عرف ہوں میں  
 المؤمنین منتفق کا سردار ہوں سابقین کی آیت ہوں  
 بے نوائے کی زبان ہوں تمام الوصیوں ہوں انبیاء  
 کا وارث ہوں رب العالمین کا خلیفہ ہوں اپنے رب کا  
 واسطہ منتفق ہوں زمینوں اور آسمانوں اور ان کے

الْعَجَبِيَّاتِ وَاَنَا تَرْتِنُ مِنْ حَيْثُ نِيدُ وَاَنَا  
 عَبْدُ اللَّهِ وَ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ وَأَنَا  
 أَمِينُ اللَّهِ وَ خَازِنُهُ وَ عَيْتَبُهُ سِرُّهُ وَ جَوَابُهُ  
 وَ وَجْهُهُ وَ صِرَاطُهُ وَ مِيزَانُهُ وَاَنَا الْحَاشِرُ  
 إِلَى اللَّهِ فَأَنَا كَلِمَةُ اللَّهِ الَّتِي  
 يَجْمَعُ بِهَا الْمُتَّقِينَ وَ يُفَرِّقُ بِهَا الْمُجْتَنِمِ  
 وَأَنَا أَسْمَاءُ اللَّهِ الَّتِي كُنْتُ بِهَا مِثْلُهُ الْعَلِيَّ  
 وَ آيَاتُهُ الْكَرِيمِ وَاَنَا صَاحِبُ الْجَنَّةِ  
 وَأَنَا رَأْسُكُمْ أَقْلُ الْجَنَّةِ الْحَبَّةِ كَمَا سَلَّمَ  
 أَهْلُ النَّارِ أَسْرَارِي تَزِدُّ بِمِزَانِ الْجَنَّةِ  
 وَ إِلَى عَذَابِ أَهْلِ النَّارِ وَ إِلَى آيَابِ الْخَلْقِ  
 جَمِيعاً وَاَنَا آيَابُ الْبَيْتِ يَوْمَ آيِهِ كُلِّ  
 شَيْءٍ لَبَدَّةِ الْفَضَائِلِ إِلَى حُجَابِ الْخَلْقِ جَمِيعاً  
 وَاَنَا صَاحِبُ الْهَمَاتِ وَاَنَا الْمُوَدَّدُ  
 عَلَى الْأَعْرَافِ وَاَنَا بَارِدُ الشَّمْسِ وَاَنَا  
 دَابَّةُ الْأَرْضِ وَاَنَا قَيْمُ السَّارِ وَاَنَا خَازِنُ  
 الْجَنَانِ وَ صَاحِبُ الْأَعْرَافِ وَاَنَا أَمِيرُ  
 الْمُسْلِمِينَ وَ يُعْتَبَرُ الْمُتَّقِينَ وَ آيَةُ  
 النَّكَالِينَ وَ لِسَانُ السَّاطِقِينَ وَ حَاسِمُ  
 الْفَوَاصِقِينَ وَ وَارِثُ الْبَيْتِ وَ خَلِيفَةُ رَبِّ  
 النَّارِ بَيْنَ وَ صَاطِرُ رَبِّي الْمُسْتَقِيمِ وَ نِظَامُ  
 وَ الْحَجَّةُ عَلَى أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِينَ  
 وَ مَا يَنْبَغُ مَا بَيْنَهُمَا أَنَا أَحْمَدُ اللَّهِ بِكَلِمَتِكَ

## خدائی صفات کے حامل امام

### الائمة يتمتعون با لصفات الالهية

#### POSSESSION OF DIVINE ATTRIBUTES BY IMAM.

بصار الدرجات از فاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد شاہ رسولی الباکستانی

۲۲

در بیان جو کچھ ہے ان کے لئے بخت ہوں میں تیری  
 بعد ایش کے وقت سے تم بگھت مند ہوں میں  
 جزا کے روز کا گواہ ہوں میں وہ ہوں جو ظلم دنیا  
 بلا یا، قضا یا فصل الخطاب اور اناب کا  
 عالم ہوں میں انبیا کی آیات کو یاد کیا ہوا ہے  
 میں محاد میسم کا مالک ہوں میں وہ ہوں جس کے  
 بادل، رعد و بجلی، تاریکی اور دشمنیاں  
 ہر ایں، پہاڑ، سمندر سے اسوز اور چاند  
 تابع کرے مجھے ہیں میں وہ ہوں جسے محاد اثر  
 اصحاب اس ادبیت ساری قوموں کو ہلاک کیا  
 ہے میں ہوں جسے بڑے بڑے جاہلوں کی ذلیل  
 کیا ہے میں صاحب بن ہوں فرعون کو میں نے  
 ہلاک کیا اس کی قوم نے نجات دی اس سے کا  
 قرن ہوں میں نادر امت ہوں میں ہادی ہوں  
 میں ہوں جسے ہر چیز کو ایک ایک کے گن  
 ہے، اللہ کے اس علم کے ساتھ جو مجھے اہیت  
 کیا گیا ہے اور اس راز کے ذریعے جس کو اللہ نے  
 تم کو دکھا گیا اور اس اور کو نبی نے مجھے دکھا گیا میں وہ  
 ہوں جسے میرے رب نے اپنا نام علم اور فہم عطا کیا  
 ہے لوگو! جو کچھ جاہلوں سے ہے پہلے مجھے پہنچ  
 سوائے اللہ میں نہیں گواہ بنا ہوں اور ان پر تیری  
 درجہ ہوں میں نہیں ہے کوئی طاقت اور قوت کو اللہ

فِي ابْتَدَاءِ خَلْقِكُمْ وَأَنَا الشَّاهِدُ يَوْمَ  
 الدِّينِ أَنَا الَّذِي عَلَّمْتُ عِلْمَ الْمَنِيَّاتِ  
 وَالْبَلَايَا وَالْقَضَا وَنَحْلَ الْخَطَابِ وَ  
 الْأَنْبَابِ وَاسْتَحْفَظْتُ آيَاتِ الْبَنِيْنَ  
 الْمُنْتَحِفِينَ الْمُنْتَحِفِينَ وَأَنَا صَاحِبُ  
 الْعَصَا وَالْمَيْمِ وَأَنَا الَّذِي سَخَّرْتُ لِي  
 السَّحَابَ وَالرَّعْدَ وَالْبَرْقَ وَالنُّطْمَ وَالْأَنْوَارَ  
 وَالرَّبَامَ وَالْجِبَالَ وَالْبِحَارَ وَالْجُومَ وَالشَّمْسَ  
 وَالْقَمَرَ وَأَنَا الَّذِي أَهْلَكَ عَادًا وَثَمُودًا وَجَاءَ  
 الْبَرِيَّ وَفَرَّوْنَا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا وَأَنَا  
 الَّذِي ذَلَّلْتُ الْجَبَابِرَةَ وَأَنَا صَاحِبُ  
 مَدْيَنَ وَمَعْلِكَ وَمَعِينِ وَمُنِيَّ مَطْلِي (ع)  
 وَأَنَا الْقَرْنُ الْجَدِيدُ وَأَنَا نَارُ الْإِلَهِيَّةِ  
 وَأَنَا الْهَادِي وَأَنَا الَّذِي أَحْصَيْتُ كُلَّ  
 شَيْءٍ عَدَدًا وَعَلَّمَ اللَّهُ الَّذِي أَوْعَيْنِيهِ  
 وَبِعَرِّ الَّذِي أَسْرَهُ إِلَيَّ مُحَمَّدٌ أَصْلَى مِنِّي  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَآسَرَةُ النَّبِيِّ (ع) إِلَيَّ دَنَا  
 الَّذِي أَخْلَبَنِي رَبِّي اسْمَهُ وَكَلَّمْتَهُ وَ  
 عَلَّمْتَهُ وَفَهَّمْتَهُ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ إِنَّا نُرِي  
 قَبْلَ أَنْ تَقْعُدَ رَبِّي اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ  
 اشْهَدُ بِكَ عَيْنِيَمْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا  
 بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَلِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مُتَعَبِينَ  
 أَسْرَهُ اللَّهُ عَلِيمٌ مَا هَدَى سَمَامَ تَسْرِيهِمْ أَشْهَدُ كَيْفَ فِي أَوْاسِ كَامِرِ كِي تَبَاحُ كَرْتِي

# ریاض المصاب

مصنف  
عمدۃ الذاکرین عالیجناب  
مولانا سید ریاض الحسن صاحب

پاشدان  
امامیہ کتب خانہ مغل سولہ

اندرون موچید رازہ حلقہ ۲، لاہور

خود ساختہ کلمہ کا اقرار اور تمام ملائکہ علم السلام کی توہین

## الاقرار بکلمة مختلفه واهانة جميع الملائكة

AN ACCEPTANCE OF SELF CREATED KALIMAH AND INSULT OF AN ANGELS.

ریاض المسائب جدید از سید ریاض الحسن امامیہ کتب خانہ لاہور

۷۸

کھڑے گل لشکر کو شکست دی۔ اب لوگ سمجھے کہ یہ ابن عباسؓ نہیں ہیں، بلکہ خود علیؓ ابن ابی طالب ہیں اور شاید اسی استقلال کو دیکھ کر رسولؐ نے ہمیشہ علمداری کا عہدہ انھیں کے سپرد کیا۔ اس لیے کہ علمداری کی قوت پر فوج کی قوت موقوف ہے۔ اگر علمدار سے کسی وقت سُستی ظاہر ہو تو فوج لڑ نہیں سکتی۔ یہی وجہ تھی کہ ہر غزوہ میں علم ان ہی جناب کے ہاتھ میں ہوتا تھا، لطف یہ ہے کہ قیامت کے دن بھی اس خدمت کو سلب نہیں کیا، علمداری کے عہدے کے واسطے انھیں کا انتخاب ہوگا، شان اس علم کی یہ ہوگی کہ طول میں ہزار سال کی راہ تک بلند اور قبضہ اس کا تقریباً ہوگا، اور وسط کا حصہ زمر و سبز کا ستان باقوت شہ رخ کی تین پھر برے ہوں گے، ایک نور کا دنیا کے مشرقی حصے کو گھیرے ہوتے۔ دوسرا مغرب میں تیسرا خانہ کعبہ کو اپنے سائے میں لیے ہوتے اور اس پھر برے پر تین سطریں قلم قدرت سے لکھی ہوں گی۔ پہلے میں بسم اللہ الرحمن الرحیم، دوسرے میں الحمد للہ رب العالمین اور تیسرے میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔ ملائکہ کو حکم ہوگا کہ اس علم کو اٹھائیں۔ جب کوئی ملک نہ اٹھاسکے گا تو وہ ان قدرت سے آواز آئے گی۔ آئن آمد اللہ الغالب۔ کہاں ہیں شیر خدا علیؓ ابن ابی طالبؓ اس ندا کو سن کر وہ جناب جمع محشر سے اٹھیں گے اور اس علم کو جسے ملائکہ نہ اٹھاسکتے ہوں گے، مثل گلدستے کے لیے ہوتے پھر اس پر تاج کی طرح لہراتا ہوا، صراط پر سے عبور کریں گے۔ کوئی نبی مُرسل اور ملک



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْاَوْلَادِ الْعَلِيِّينَ يَا اَنَا مِنْ اَقْبَعِي وَرَسِيحِي الْاَوْلَادِ جَمْعًا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ  
 وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِي جَنْبِ الْاَوْلَادِ الْعَلِيِّينَ وَوَدَّوْنِ الْاَوْلَادِ الْعَلِيِّينَ فَاسْتَبَدَّ بِهِمْ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِي جَنْبِ الْاَوْلَادِ الْعَلِيِّينَ  
 وَوَدَّوْنِ الْاَوْلَادِ الْعَلِيِّينَ فَاسْتَبَدَّ بِهِمْ  
 كِتَاب مُسْتَطَابٌ

# اصول الشريعة عقائد شيعية

از افاداتِ عاليه

صدر المحكمة العليا، نجلہ بن محمد بن اسماعیل، سرکار علامہ ابن حنبلہ، صاحب فہرہ بغدادی، صاحب کتب خانہ بغدادی، صاحب کتب خانہ نجف، صاحب کتب خانہ قم، صاحب کتب خانہ تبریز، صاحب کتب خانہ مشهد، صاحب کتب خانہ ہمدان، صاحب کتب خانہ اصفہان، صاحب کتب خانہ شیراز، صاحب کتب خانہ کربلا، صاحب کتب خانہ مدینہ، صاحب کتب خانہ بیروت، صاحب کتب خانہ قاہرہ، صاحب کتب خانہ حلب، صاحب کتب خانہ دمشق، صاحب کتب خانہ بغداد، صاحب کتب خانہ تبریز، صاحب کتب خانہ قم، صاحب کتب خانہ اصفہان، صاحب کتب خانہ شیراز، صاحب کتب خانہ کربلا، صاحب کتب خانہ مدینہ، صاحب کتب خانہ بیروت، صاحب کتب خانہ قاہرہ، صاحب کتب خانہ حلب، صاحب کتب خانہ دمشق، صاحب کتب خانہ بغداد

صدر مؤتمر علماء شیعہ پاکستان

ناشر

مکتبۃ السنطین، کوٹ فرید نہر گوڑھا

قیمت روپے ۲۰

## علیحدہ کلمہ طیبہ کا اقرار

## الاقرار بکلمة غير الكلمة الطيبة .

## AN ACCEPTANCE OF SEPERATE KALIMAH.

اصول الشریعہ فی عقائد اشیعہ از شیخ محمد حسین بجنہ العصر صدر موتر علماء شیعہ پاکستان

۴۲۲

دارین اور مخالفت کو موجب بلاکت کو نہیں جانتے ہیں۔ اور ان کے درمقابلین کو اس منصب جلیل کا نااہل اور مقام الہییت کا غاصب سمجھتے ہیں۔ مگر یہ فرقہ دیگر تمام غیر امتیاعشری فرقوں کی طرح ائمہ طاہرین کی خلافت و امامت کا منکر ہے۔ وہ ان معصوم و مقدس بیٹیوں سے روحانی رشتہ توڑ کر آل رسول کے مخالفین سے اپنا رشتہ جوڑتا ہے۔ اور اپنی لوگوں کو اپنا دینی رد و بوی ادا ہی و راہنما اور ان حضرت کے خلفاء اور نسل کے پیشوا ماناتا ہے۔ اور یہ ارمغانِ راجہ بیان کا مصداق ہے مسئلہ امامت کے تمام مباحث کو بالتفصیل دیکھنے کے خواہشمند ہمارے کتاب "اثبات الامارت" کی طرف رجوع فرمائیں۔

اہم نہ صرف یہ کہ ائمہ اہل بیت کو تمام امت محمدیہ سے اشرف و افضل جانتے ہیں بلکہ سرکار خاتم الانبیاء کے سوا باقی عام مخلوق تو درکنار دوسرے انبیاء و مرسلین اور

## نواں فرق عقیدہ افضلیت

بلکہ مقررین نے بھی ان ذوات مقدسہ کو افضل و اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ اس مطلب کے ثبوت کے لئے ہماری کتاب احسن العوائد کے اوراق شاہد ہیں۔ مگر فرقہ دہریہ دیگر مہمور اہل سنت کی طرح اپنے شیخیوں کو ائمہ طاہرین سے افضل سمجھتا ہے اور اس نظریہ کے مخالف کو نہ صرف مخطا بلکہ شرعی تعزیر کا سزاوار قرار دیتا ہے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ الدہلوی اپنی کتاب ازالۃ التعماد ص ۱۱۱ مقدمہ اول میں لکھتے ہیں: "ہر کہ مرتضیٰ را تفصیل دہر شیخیوں مبتدع است و سنی تعزیر" یعنی جو شخص حضرت مرتضیٰ (علیہ السلام) کو شیخیوں و ابوبکر و عمر پر تفضیلت دیتا ہے وہ بدعتی ہے اور تعزیر کا مستحق ہے۔ مگر بایں جو ہمارے کرم فریادوں کی نظر میں شاہ ولی اللہ مسلمان عالم دین اور ان کے متفقین و اہل ذمہ مسلمین مگر ائمہ طاہرین پر تعزیر مستحق مرتبت دیگر تمام کائنات سے افضل ماننے والے قابلِ گردن زدنی اور بے دین ہیں۔ والی اللہ الماشقلی و هو خیر المحاکمین۔

یہ بات بھی محتاج بیان نہیں ہے کہ ہمارا کلمہ شہادت، توحید و رسالت اور شہادت

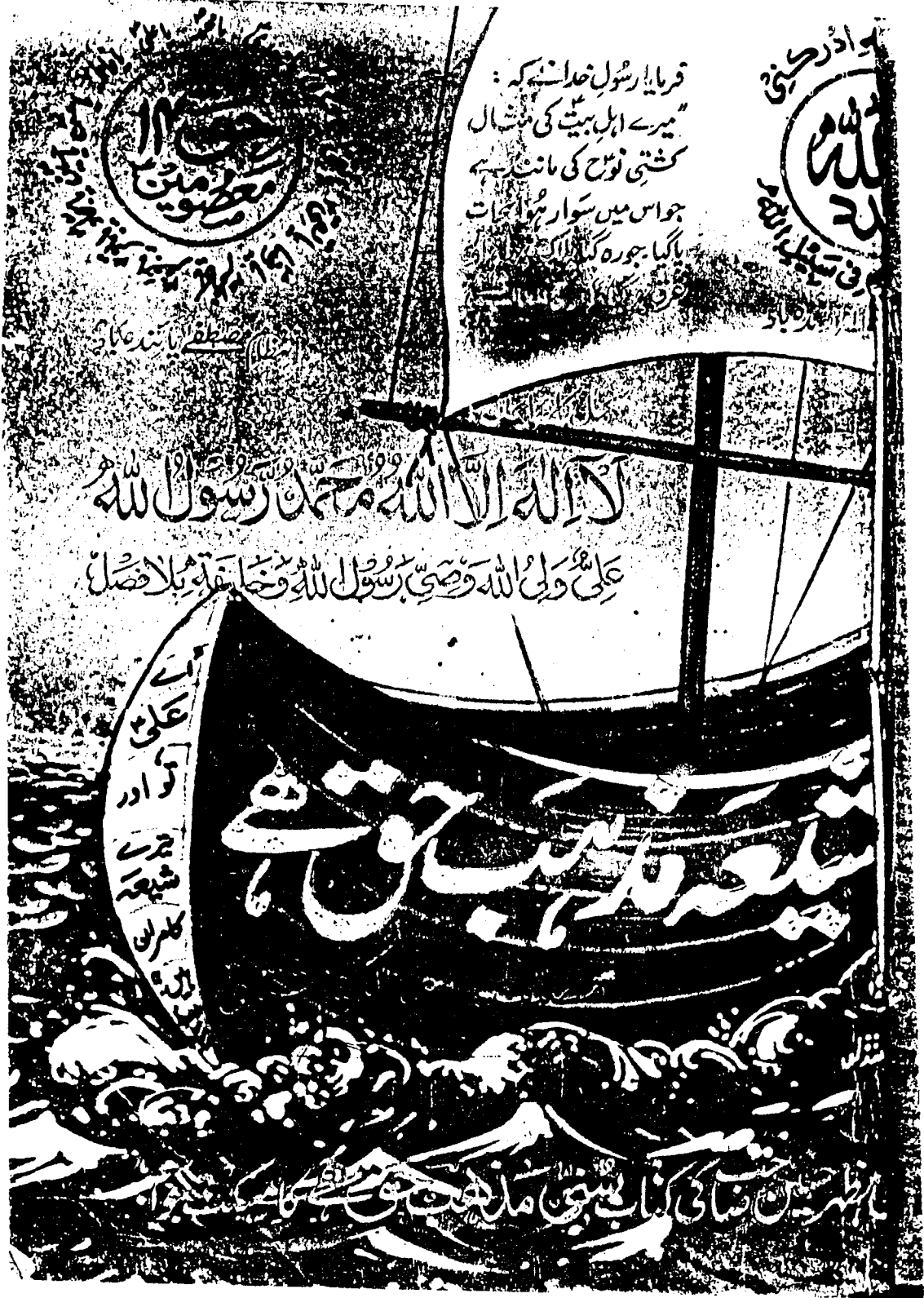
## دسواں فرق کلمہ ولایت

ولایت سے مرکب ہے (یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) وہ شہادت ولایت کو جائز و جزو کلمہ نہیں سمجھتے بلکہ ہم کلمہ طیبہ کے اس حصہ کو اسلام کا جزو مکمل و متمم جانتے ہیں۔ جیسا کہ آیت لکھاں دین والہوم الملت کم ویکم ولاتین کے شان نزول سے واضح و عیاں ہے۔ دیشی کلمہ کے ثبوت کے لئے کتاب مودۃ القرنی ص ۱۱۱ مودۃ ششم ملاحظہ ہو۔

اہم فردی دین میں صحت و قبولیت اعمال کے لئے تین باتوں میں سے کسی ایک بات کو تکلف کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ (۱) توحید مجتہد ہو (۲) کسی جامع الشرائط مجتہد

## گیارہواں فرق تقلید شخصی

کا مقلد ہو۔ (۳) یا پھر محتاط ہو اور در حواقع احتیاط کو کچھ کراس پڑھ کر دیکھے۔ مگر فرقہ دہریہ تقلید شخصی کے سخت مخالف ہے اس لئے اسے غیر مقلد گردہ کہا جاتا ہے۔ اور اس نے تقلید شخصی کی رو میں بڑی بڑی تہذیب کتب تالیف کی ہیں بطور مثال شاہ محمد حسین محدث دہلوی کی کتاب "معیار الحق" دیکھی جاسکتی ہے۔



## من گھرت کلمہ کی تصریح

### التصريح بالكلمة المخترعة

#### EXPLANATION OF SELF CREATED KALIMAA

شیعہ مذہب حق ہے (حق ۱۳ معصومین) مصنف عبد الکریم مشتاق

۳۲۵

توحید و رسالت کے ساتھ امتداد و ولایت کو ضروری سمجھا اور کہا  
 لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ  
 خلیفتہ بلا فصل ۱

میں نے یہ بھی سمجھا لیا  
**سُنَّیْ خَلْفَاءِ كَاغْلِبِي عَارِضِي تَحْمَا**  
 ان کی مادی حکومتوں سے وابستہ ہے ورنہ دعویٰ حکومت میں ان کو  
 کوئی منصب حاصل نہیں ان کو عارضی طور پر غلبہ حاصل رہا۔ اور تھوڑے  
 ہی عرصہ بعد یہ تسلط اور غلبہ دوسروں کے ہاتھ آ گیا۔ مگر شیعہ خلیفوں  
 کی شان یہ ہے کہ ان کو حکومت عارضی کے بغیر ہی وہ سلطانی غیب  
 ہے کہ آج تک دنیا میں ان کا سکے جاری ہے۔ کمر و ٹوں دلوں پر ان کی  
 حکمرانی ہے۔ پس میں نے عارضی غلبہ پر داعی غلبہ کو فوقیت دی۔

میں نے صحیح بخاری  
**میں مغضوب علیہم کی راہ ترک کر دی**  
 النساء العالمین کی ناراضگی یعنی خلفاء کے خلاف اس شدت محسوس  
 کی کہ سیدہ نے ان سے تادم و فات کلام کرنا مناسب سمجھا۔ پھر مجھے  
 رسول کی حدیث بھی بخاری میں ملی کہ جس نے فاطمہ کو ناراض کیا اس نے  
 مجھے ناراض کیا میں یہ بھی جان بوجھتا کہ رسول کی ناراضگی خدا کے غضب کا سبب  
 ہے لہذا مجھے ہودی "مغضوب علیہم" کے زمرے میں نظر آئے جبکہ  
 ہر روز نماز میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہوئے میں دعا کرتا تھا کہ  
 خلا مجھے سید بھی بلکہ ہر قائم کہ جو ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تیرا  
 انعام ہوا کہ ان کی راہ میں تیرا غضب ہو اور جو گمراہ ہوئے کلام ابالی  
 کے اس دعا پر اقتباس کی لائحہ لکھنے کے لئے میں نے ضروری سمجھا

مسلمانوں سے علیحدہ کلمہ طیبہ کا اظہار  
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دلیل ایمان نہیں  
اظہار کلمہ غیر کلمۃ المسلمین .

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لیس بدلیل ایمان .

SEPERATE KALIMAH TAYYABA (SELF MADE) INSTEAD OF  
ORIGINAL ISLAMIC KALIMA TAYYABA.

شیعہ مذہب حق ہے (حق ۱۳ معصومین) مصنف عبد الکریم مشتاق

۳۲۴

مرزا سہرت نے اپنی کتاب ستہارت میں صاف اعلان کیا کہ  
"علی سے جو محبت رکھنا ضروری دین و جزو ایمان کہا جاتا ہے یہ  
بالکل غلط ہے جوئی لوگ جو ان کو ہادی اسلام اور پیغمبر اے  
اولیائے کرام کہتے ہیں یہ ان کا دھوکہ ہے ۔

(کتاب مذکورہ صفحہ ۱۳۹-۱۴۰)

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب علی المرتضیٰ علیہ  
السلام کو "ایمان گل" اور غیر البربرین کے القابات سے نوازا ہے اور  
ان کی سنت کی پیروی کے چھوٹے دعویدار ان کے لفظ کو شرط  
ایمان کہیں اور ان سے دشمنی کو اہل تسنن کی شرط قرار دیں ۔ میرے  
ضمیر نے "ایمان گل" کو پسند کیا اور اہل تسنن کو چھوڑ دے یہ  
شدید دباؤ والا ۔ لہذا بے اختیار ایمان پر ایمان سے آیا ۔ اور اتفاق  
کے بہت کو توڑ کر اعلان کر دیا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ  
علی ولی اللہ صلی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل "

صحتی کلمہ پر اعتبار نہیں ہے

میں نے خدا کی عطا کردہ  
عقلی صلاحیتوں کو کام  
میں لائے ہوئے بغور منظر کر لیا کہ جب مسلمانوں کا کلمہ "لا الہ الا اللہ  
اکا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھتے ہیں تو دلیل ایمان نہیں بلکہ اس کے  
اقرار پر بھی خدا نے صحابہ کو منافق قرار دے دیا اور دور حاضر  
میں احمدی اس کلمہ کوئی کے باوجود کافر ہیں لہذا سمجھ لیا کہ اس کلمے  
کا کوئی اعتبار نہیں کلمہ حق وہی ہے جو قبول و مقبول ہو۔ لہذا  
قرآن میں "الکلمہ طیبہ" میرے لئے رہنا بنا کہ کلمہ جمع ہے اور تین  
سے کم پر جمع کا اطلاق نہیں لہذا طیب کلمات تین ہوں گے پس

## محرف کلمہ طیبہ کا اقرار

الاقرار بكلمة الشهادتين المحرفة .

AN ACCEPTANCE OF CHANGED KALIMAH TAYYABA.

شیعہ مذہب حق ہے (حق ۱۳ معصومین) مصنف عبد الکریم مشتاق

۳۱۱

### علیٰ و فی اللہ تحریر اور تقریر اثابت ہے

پس نبی اکابر سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم نام تحریر اور تقریر اثابت ہے کہ توحید و رسالت کے ساتھ علیؑ کی امامت خلافت اور وصایت کا اقتدار کیا جائے تو اس تیسرے عہد کو کلمہ میں شامل کرنا عین اطاعت خدا و رسول ہے اور اس کی مخالفت بلا حجت ہے یہی وجہ ہے کہ اس ولایت کو مسلم و منافق میں کسوتی بنا لیا گیا اور تہذیبی شریعت اور دیگر کتب صحاح کی روایات کے مطابق منافق و مسلم کی پہچان بغض علیؑ سے کی جاتی تھی۔

چھ ائمہ غرہ و انصاف کہیں تو معلوم ہو جائے گا کہ موجودہ کی پہچان اور الہ اللہ سے ہوتی ہے۔ مسلم کی پہچان محمد رسول اللہ سے ہوتی ہے اور منافق میں کیمیز علیؑ و فی اللہ سے ہوتی ہے۔

پس سید عقیل حیدر دام اقبالہ نے جو دلیل بیان کی ہے دل کو لگتی ہے کہ ائمہ ثلاثہ علویہ، کے بعد منافقت کا قلع مٹاؤ خود ہو جاتا ہے لہذا کوئی عفر ولایت یہ سونچ بھی نہیں سکتا کہ حضور کے بعد کوئی دوسرا نبی آئے گا۔ بلکہ وہ سلسلہ امامت کو سلسلہ ہدایت سمجھتا ہے مگر جو منکر ولایت ہوتے ہیں کبھی وہ ربے الفاظ میں لپچاتے ہیں کہ ائمہ سے بعد کوئی نبی ہوتا تو ہوتا ہے مگر کچھ سال بعد لا الہ الا اللہ محمد رسول، کہے والے نفس خالی نہیں کی پرواہ کے بغیر غلام احمد جیسے سستی عالم کی نبوت فاسقہ پر ایمان لاکر

مسلمانوں کے کلمہ طیبہ کا انکار اور خود ساختہ کلمہ طیبہ کا اعلان

انکار الکلمة الطيبة و اعلان كلمة الشيعية المخترعة

**DENIAL OF ISLAMIC KALIMAH TAYYABA AND DECLARATION  
OF SELF MADE KALIMAH.**

بلاغ اعلم باشریعیہ اعلم ائیدی خوشاب ۱۳۷

مِنْ نَفْسِهِ قَالُوا بَلَى قَالَ اللَّهُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاَهُ فَعَلَى مَوْلَاَهُ - فرمایا  
جن کا میں مولا ہوں کرتا تھا اس کا حید کر کر مولا ہے -  
جب علی کا ہاتھ بڑکے سے کُنْتُ مَوْلَاَهُ کہا تو ادا قدرت ائی میرے محبوب!  
ایسے نہیں کچھ ہاتھوں سے بھی کر کے دکھا۔ مسند الوطیاسی سے پڑھا ہوں، ص ۲۳  
سے پڑھا ہوں، حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے تبرکات کا مندرجہ کیا کھول  
کر اس سے ایک پگڑی نکالی عن علی عَمَّ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ مَوْلَا عَلِيٍّ  
فرماتے ہیں کہ غدیر خم پر رسول خدا میرے سر پر پگڑی کے بیچ آپ باندھ رہے تھے  
جب آخری بیچ باندھ رہے تھے تو عرش اعظم سے آواز آئی اَيُّ يَوْمٍ اَكْمَلْتُ لَكُمْ  
دِينَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ بَضَيْتُ لَكُمْ الْاِسْلَامَ مَدِيْنَةً  
کہ میں نے آج دین مکمل کر دیا اور نعمت پوری کر دی لا تَزُدُّكُمْ مِنْهُ شَيْئًا  
اِنَّ اللَّهَ دِينَ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ مَعِيَ دِيْنٌ هُوَ مَكْرَمٌ كَمَلْتُ بِنَبِيِّكُمْ  
جب علی دینی اللہ آجملے ورنہ کامل نہیں ہوتا۔

کہتے ہیں مولا کے معنی وہ نہیں ہیں جو تم کہتے ہو، میں کہتا ہوں جیکر اکیسا  
ہتہ کر لو کہ حضور کس معنی میں مولا ہیں جن معنی میں حضور مولا ہوئے اسی معنی میں علی بھی مولا  
ہوں گے۔ بخاری شریف ص۔ پہلی جلد - صفحہ نمبر ۳۲۳

حضرت ابو ہریرہ راوی - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ  
اِلَّا وَاَنَا اَوْلَىٰ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَقْرَبُ وَاِنْ شِئْتُمْ اَلْتَّبِيْ اَوْفَىٰ  
يَا مُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَاَيُّكُمْ مُؤْمِنٌ مَا تَ وَتَرَكَ مَا لَا فَايُّكُمْ  
عَصَبْتُهُ مَنْ كَانُوا وَ مِنْ تَرَكَ دِيْنًا اَوْ ضِيَاعًا فَلَسَ بِنِيِّ قَانَا مَوْلَاَهُ -  
جب کوئی آدمی فوت ہو جانا، لوگ آتے کہ یا رسول اللہ! آپ اس کا جنازہ

## کلمہ طیبہ میں تبدیلی کا اقرار

## الاقرار بالتحریف فی الکلمة الطيبة

## AN ACCEPTANCE OF ALTERATION IN THE KALIMAH TAYYABA.

میخ اعظم ناشر میخ اعظم اکیڈمی خوشاب

جناب امیر کاندھ بھینا اور جبرئیل کا خبر دینا ۵۷

جہالتِ مُدّرحان تھے۔ فرمایا: اے لے جا اور اپنے بل کے ساتھ اسے بھی رکھ دے۔ تیز مال اور زیادہ ہو جائے گا۔ پھر فرمایا کہ فاطمہ کے بارے میں مجھے کوئی دخل نہیں ہے، وہ خدا کی کنیزِ خاص ہے اس کا اختیار اسی کے دستِ قدرت میں ہے جسے چاہے دے۔ بہرِ کفایت یہ عقد جناب فاطمہ کا علی بن ابی طالب کے ساتھ ہوا۔ اولاً آسمان پر حکمِ خدا سے پہلی یا چھٹی ذی الحجہ کو سہ ہجری میں زمین پر واقع ہوا۔

محمود فرشتہ کا آنا  
منقول ہے کہ رسولِ خدا بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک فرشتہ آیا جس کے چوہیں مڑتے تھے۔ حضرت نے فرمایا اے امی جبرئیل میں نے کسے اس ہدیت سے تم کو نہیں دکھایا تھا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! میں جبرئیل نہیں ہوں میرا نام محمود ہے۔ مجھے خداوندِ عالم نے بھیجا ہے کہ آپ کو اُس کا پیام پہنچاؤں وہ یہ ہے کہ آپ ایک لور کو دوسرے لور کے ساتھ ترویج کریں۔ پوچھا کس کس کے ساتھ کہا اور شاہِ خدا ہے کہ ہم نے تو آسمان پر علی کا عقد فاطمہ کے ساتھ کر دیا ہے اب آپ بھی زمین پر دونوں کا عقد کر دیجئے فرمایا مسحاً وطحاہ لبر حہم مجھے منظور ہے۔ جب وہ فرشتہ یہ پیام پہنچا کے چلا تو آپ نے دیکھا کہ اُس کے دونوں شانوں کے درمیان لکھا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَلَيْكُمْ تِلْكَ بِرَسُولِ اللَّهِ لِكَمَا سَمِعْتُمْ شَانُوں کے درمیان لکھا ہوا ہے؛ اُس نے کہا جو پہلے بریں قبل آدم کے۔

عقد جناب امیرہ سلام علیہا

رسول اللہ نے جناب امیر کو بلا بھیجا۔ جب آئے فرمایا اے علی! مجھے خدا کی جانب سے حکم ہوا ہے کہ تمہارا عقد فاطمہ کے ساتھ کر دوں۔ اے علی! مہر کے لئے تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی یا رسول اللہ! آپ سے پرشیدہ نہیں ہے۔ ایک اسپ ایک شتر آب کش اور ایک تولدا اور ایک زرہ ہے۔ فرمایا اسپ و میخ جہاد کے لئے تمہارے واسطے ضروری ہے اور شتر آب بخش کی بھی ہمشیر حاجت ہے مگر زرہ کی تمہارے ایسے شجاع کے لئے ضرورت نہیں ہے۔ بغیر زرہ کے بھی تم دشمنوں پر غالب رہو گے۔ اسے بے جا بیچ کے قیمت لے آؤ کہ جیز فاطمہ کو اسان کی جہالتے۔

جناب امیر کاندھ بھینا اور جبرئیل کا خبر دینا  
جب جناب امیر زرہ لے کر بانار کی طرف چلے راہ میں ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اُس

۳۲۵۱۰ ج ۱۰





علیؑ سے مدد مانگنا شرک نہیں بلکہ سنت خاتم الانبیاء ہے  
 الا ستعانة بعلی لیس بشرک بل ہی سنة خاتم الانبیاء

TO ASK FOR HELP FROM ALI (RA) IS NOT A  
 POLYTHEISM  
 BUT A WAY OF THE HOLY PROPHET (SAW).

ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور جلد دوم از عبد الکریم مشتاق

۴۱

برادر و دکھانے کا کھڑے کرنا تو "ص" ہر جگہ لکھا گیا ہے۔ حضرت کے لفظ  
 کو لکھنا ہمزوری نہیں ہوتا حضرت جی! اور "صلی اللہ علیہ وسلم"  
 کا جملہ ہمارے نزدیک ادھورا ہے۔ ہم ادھورا درود و شہید و قلم  
 کے ناراضگی رسولؐ کو لینا پسند نہیں کرتے۔ کیونکہ حضورؐ کا ارشاد  
 ہے کہ تجھ پر دم کٹا درود نہ بھیجا کرو پھر یہ کہ درود کا حکم اس وقت  
 ہے جب آپؐ کا نام ناجی لیا جائے۔ تاہم اگر سرکار کے اسم کے نامی کے  
 بعد ہم نے "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" یعنی میں کسی جگہ سہواً لکھا ہے تو  
 ہم اس بھول کے لئے توبہ کرتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کے  
 اس کی معافی مانگتے ہیں۔ برادر عزیز! اگر خدائی عہد یادروں  
 کے اقتدار و اختیار کو مان لینا، اللہ کے اقتدارِ اعلیٰ سے اس کی  
 عمدلاً معطلی ہے تو یہ انداز نہ فکر اور روش فہم انتہائی کوٹھیا ہیں۔  
 خدائے قدوس کی بادشاہت، عظمت اور جلالت کا حقیقی  
 اعتراف یہی ہے کہ اس کے مقرر کردہ اہل کاروں کی ہدایات کے  
 مطابق اس کے قوانین کی اطاعت کی جائے۔ نہ کہ اس کے مقرر کردہ  
 عمال سے بغاوت کر کے براہ راست حاکم اعلیٰ کی اطاعت کا زبانی  
 دعوئی کیا جائے۔

مفوضہ کے بارے میں جو اشارہ ہ فاضل مجیب نے کیا ہے  
 اسقرنے ایسی کتاب "شیعہ مذہب حق ہے" میں اس کا جواب  
 دے دیا ہے۔ باقی دشمن جٹے یا مڑے میں تو یا علی مدد! کہہ کر  
 رزق، اولاد، صحت، نفع حاجت برآمد ہی مولانا مشکل کشا سے  
 چاہوں گا۔ میں اسے شرک نہیں سمجھتا، علیؑ سے مدد مانگنا میرے  
 میرے نزدیک سنت انبیاء، ماسبق ہی نہیں سنت خاتم الانبیاء ہے

# ادمانِ عالم اور فرقہ ہائے اسلام



مصنف سید علی حیدر تقوی

بی۔ اے

## شیعہ کے علیحدہ کلمہ کا کھلا اعلان

### اعلان صریح لکلمۃ الشیعۃ غیر الکلمۃ الطیبۃ .

#### DECLARATION OF SEPERATE KALIMAH TAYYABA OF SHIA RELIGION.

ادیان عالم اور فرقہ ہائے اسلام کا تقابلی مطالعہ از سید علی حیدر نقوی

بہر حال کلمہ عقائد کا زبانی اظہار ہے اور دین کی حقیقت کا تحقیقی عقیدے سے ہے ورنہ کلمہ تو تادیانی بھی پڑھتے ہیں لیکن ان کو غیر مسلم قرار دیدیا گیا کیونکہ دل سے ان کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ محمد رسول اللہ آخری نبی ہیں چنانچہ ایک صحیح اور سچے مسلمان کے لیے تین شرطیں ہیں۔

۱- عقیدے کا زبان سے اقرار کیا جائے۔

۲- عقیدے کے اصولوں کو دل سے مانا جائے۔

۳- عقیدے کے مطابق عمل اختیار کیا جائے۔

### شیعہ اور سنی کلمہ میں فرق

#### سنی کلمہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ  
رَسُولُ اللَّهِ

#### شیعہ کلمہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ  
عَلَىٰ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نوٹ: شیعہ کلمہ میں خدا کی کیمالی اور محمد مصطفیٰ کی رسالت کی گواہی دینے کے بعد یہ بھی گواہی شامل ہے کہ امام المتقین علی المرتضیٰ خدا کے ولی ہیں اور رسول خدا کے وصی یا نائب بلا شرکت غیرے علیہم رسول ہیں (کیونکہ شیعہ عقیدے میں نبوت کی خلافت یا امامت مسلمہ شریعی یا روحانی عہدہ ہے اور حکومت نہیں) اس طرح اس کلمہ میں رسول کے بعد حضرت علی کے مقام کا افسرار اور اعتراف بتوا ہے۔ اہلسنت کے امام فقہ شافعی فرماتے ہیں (بحوالہ تاریخ المذہبات)

علی جہ جہ - قسیم النار والجنة  
وصی مصطفیٰ الحقا - امام الانس والجنہ



2- علی ولی اللہ کے بغیر کلمہ طیبہ قول مردود ہے

الكلمة الطيبة قول مردود بغير (الكفر الواضح) على ولي الله

KALIMAH TAYYABA WITHOUT ALI WALI ULLAH IS FALSE.

## رسول کے رو بہ کلمہ پر پہنچا بھی دلیل ایمان نہیں

لہذا ایمان یا اسلام کے لئے محض لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

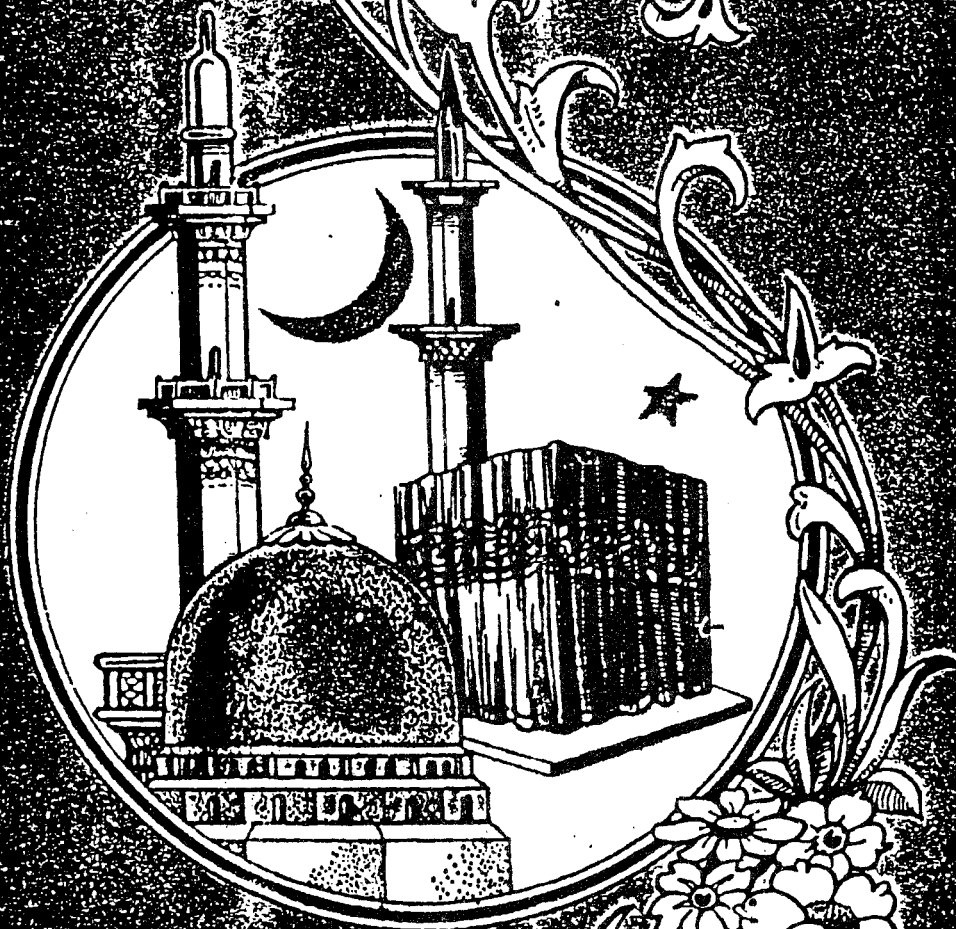
۲۸۴

کہہ دینا ہرگز کافی نہیں ہے۔ سورہ منافقون میں خداوند ذوالجلال والا کریم نے اس کلمے کا اقرار کھنوا رہے وہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مسلمان ہوئے دلیل نہیں مانا پس شیعہ نے توحید و رسالت کے ساتھ جبر و ولایت علیؑ کے اقرار کو شرط ایمان قرار دیا ہے تو وہ اس لحاظ سے مقید نہیں ہے۔ کہ کلمہ مسترد و مقبول ہو جاتا ہے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ قول مردود ہونے سے قطعی طور پر محفوظ رہتا ہے ہرگز یہ حدیث نہیں کہتا کہ یہ کلمہ دلیل ایمان نہیں۔ امیر المؤمنین کی ولایت و خلافت کا اقرار اس لئے ضروری ہے۔ یہ حکم کتاب و سنت سے بلائین و اصحیح سے ثابت ہے۔ میں یمنض انبات اپنی کتاب "علی ولی اللہ"، میں پیش کر چکا ہوں اقرار ولایت علیؑ کو قرب اہلسنت سے مدلل طریقہ پر جہد و ایمان ثابت کر چکا ہوں۔ اگر کلمہ ایمان لانے کی دلیل ہے تو میں قاضی صاحب کے اقرار ہی کی اساس پر دوڑوں

## دولت فیصلہ

فیصلہ پیش خدمت کرتا ہوں۔ قاضی جی نے ابھی تیرہ بحث کتاب کے صفحہ ۱۶ پر لکھا ہے کہ "ان (علیؑ) کی محبت کو ہم جہد و ایمان تسلیم کرتے ہیں، یعنی جب تک "ولایت علیؑ" تسلیم نہ کی جائے ایمان کا جہد و ایثار سے جدا رہتا ہے اور ولایت علیؑ کے بغیر ایمان ناقص رہتا ہے اگر "ولایت علیؑ" فی الواقع اہل سنت سے نزدیک ایمان کا جہد ہے تو پھر جب تک اقرار کلمہ ایمان میں اس جہد کو شامل نہ کیا جائے گا ایمان اپنے جہد سے جوہرہ کہہ کر باطل نہیں بلکہ دھوڑا رہے گا۔ واضح ہے کہ اگر اہلسنت "ولایت" کا مطلب محبت ہی لیتے ہیں۔ پس اگر ہم جہد بڑھنے کا مقصد اظہار ایمان ہے تو پھر ضروری ہے کہ کلمہ ایمان لایا جائے

# تاریخ اسلام



مؤلف: علامہ محمد بشیر انصاری

ناشر: شیعہ خبرل بک ایجنسی انصاف پریس ملوے وڈ-لاہور

خدا جب راضی ہوتا ہے فارسی میں باتیں کرتا ہے خدا جب ناراض ہوتا ہے تو عربی میں باتیں کرتا ہے

اذا كان الله راضياً يتكلم باللغة الفارسية

و اذا كان غاضباً يتكلم باللغة العربية.

WHEN GOD BECOMES HAPPY HE TALKS IN PERSIAN  
WHEN HE BECOMES ANNOYED TALKS IN ARABIC.

۱۶۲

الذات صفحہ ۳۹۷ تفسیر درمثور جلد ۶ صفحہ ۲۱۵ و صبح بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۲۴ و جواہر البیان جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۰ و باب التواہل جلد ۱ صفحہ ۲۵۷ و مستدرک حبل علی صفحہ ۱۴۷ میں مرقوم ہے کہ سب سورہ ہمزائل کی آیت حضرت اس آیت پر پہنچے و آخرین صائمین ہیں اور دوسرے وہ لوگ جو عیب کے علاوہ ہیں ان عیب کو مٹانے کے دریا تھیا کہ بارسول اللہ وہ قوم ہوئے علاوہ اس دین کو قبول کرے گی اور سب جلدی ہو جائے گی وہ کونسی قوم ہے تو آپ نے حضرت سلمان فارسی کے کا نڈھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ یہ اور ہے کہ قوم فارسی یعنی ایرانی ہیں اور فرمایا کہ اگر ایمان زمین سے اٹھ کر تارہ تریا میں چلا جاتا تو بھی یہ قوم ہاں سے لے آتی۔

ان آیات اور احادیث متفق علیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلمان فارسی کی قوم کے لئے آنحضرت نے بار بار پیش گوئی فرمائی ہے اور دین و ایمان و علوم کے لئے دور ہو جانے کی صورت میں ایرانی قوم کی پیروی کے واپس لے آنے کی قابلیت و صلاحیت کا حامل قرار دیا ہے۔

## فارسی زبان کی شان

بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ خدا جب رحمت اور مہربانی کی باتیں کرتا ہے تو فارسی زبان میں کرتا ہے اور جب نالامنی اور عذاب کی باتیں کرتا ہے تو عربی زبان میں کرتا ہے۔ جیسا کہ تفسیر روح البیان جلد سوم صفحہ ۲۸۰ ملاحظہ فرمائیے۔

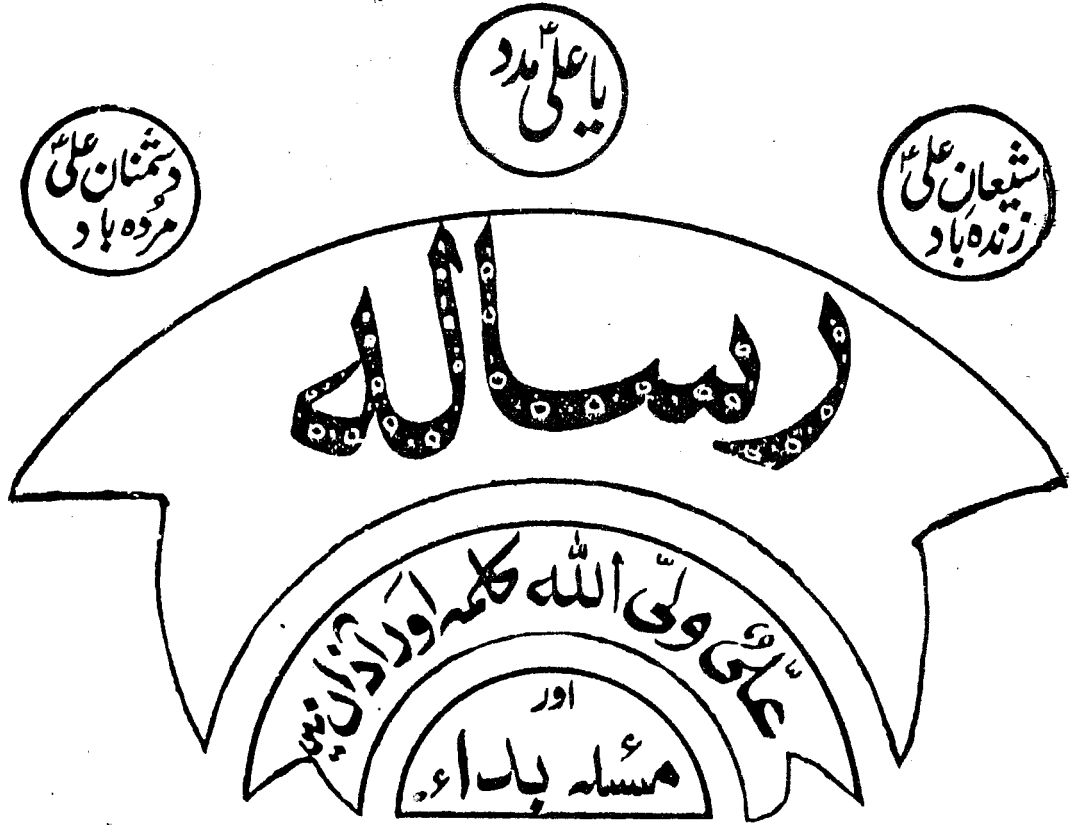
## انصار مدینہ

وہ چار صحابہ کرام کو ملک تب سے مدینہ میں آباد کیا تھا کہ آنحضرت کی تشریف آوری کا انتظار کریں جن کا ذکر افضل میں جلد دوم میں آئے گا ان صحابہ کی اولاد مدینہ میں آباد ہوئی اور یہ آنحضرت کی نصرت و مدد کے انتظار میں ایک ہزار سال سے آنجھیں نگائے رہے۔ ان ہی میں سے ابویوب انصاری صحابی رسول ہیں اور ان کے دادا انصار کی بیٹی بی بی سلمیٰ سے جناب رسالت مآب کے دادا ہاشم کا نکاح ہوا جس سے شیبہ المومنی پیدا ہوئے۔ ابویوب انصاری آنحضرت کے نانیالی رشتہ دار ہیں۔ اولادی رشتہ کی وجہ سے آنحضرت کو عزیز بہت پسند تھا کیونکہ اس ناندی نے حضور کی نصرت کے انتظار میں ایک ہزار سال گزارا ہے اور پھر اپنے اولاد نصرت کو پورا کر دکھایا۔ وَكَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ۔

عربی تصدیق

محمد بشیر





اس رسالہ میں کلمہ اور آذان اور مسئلہ بدار میں اہلسنت کی  
کی طرف سے شیعوں پر کئے گئے اعتراضات کا  
قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دیا گیا ہے

از قلم تحقیقت رقم

شیرپاکستان خدام مذہب عالی شاہ مرداں

وکیل آل محمد علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

خدا کی طرف بدا کی نسبت اور کذب باری تعالیٰ کا اعلان  
نسبة البدا الى الله و اعلان كذب الله سبحانه .

GOD TELLS A LIE (ACCORDING TO SHIATE BELIEF OF BIDA.)

رسالہ علی ولی اللہ کلمہ اور اذان میں سلا بدا ۷۹ تالیف شیر پاکستان غلام حسین نجفی لاہور

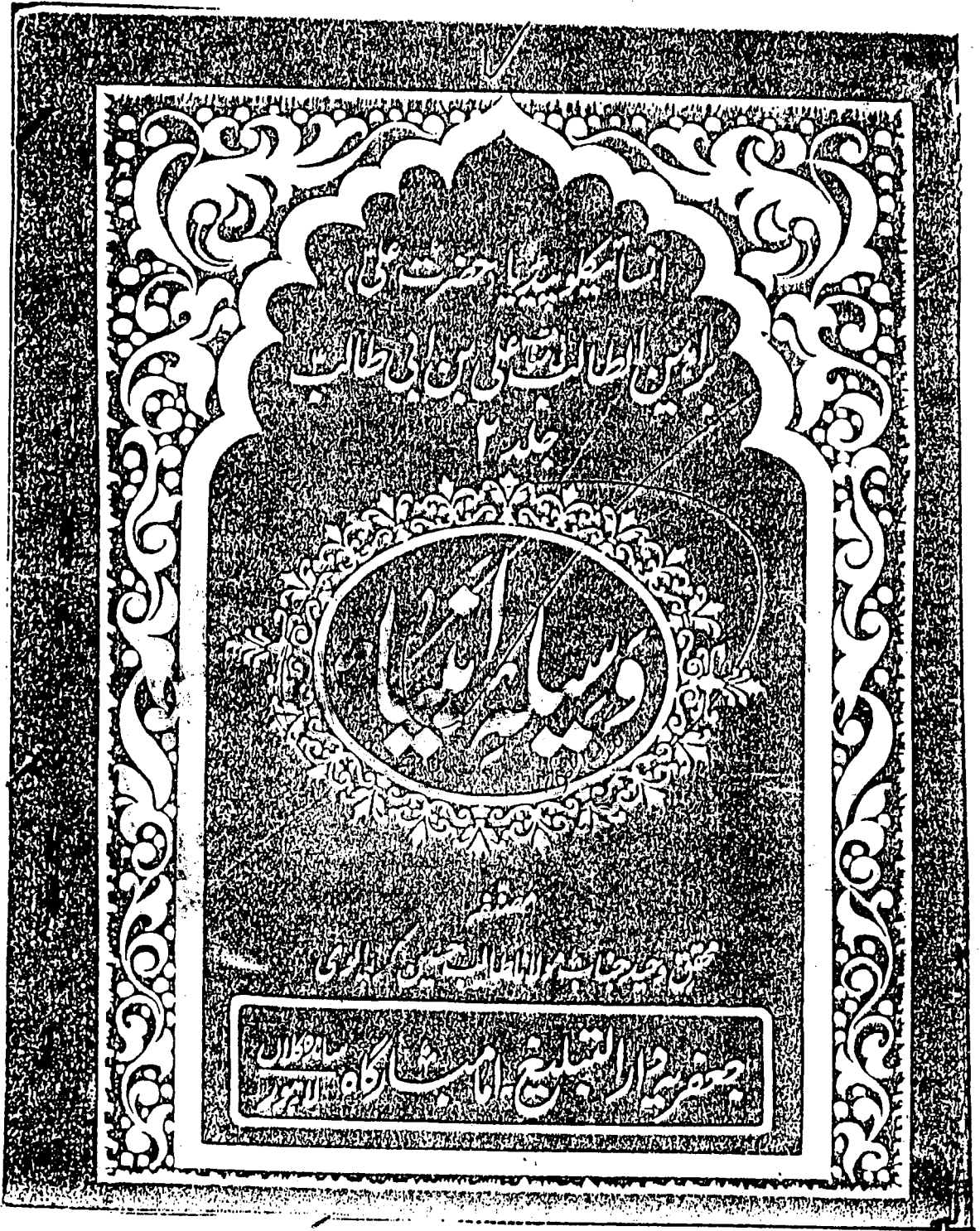
تفسیر مظہری | ذہب عن قومہ مغاضبا لوبہ اذکشف عن قومہ  
کی عبارت | العذاب بعد ما وعدہم و کہ ان یکون بین قومہ

جز بوا علیہ الخلف فیما وعدہم الخ  
جب یونس رب تعالیٰ سے غیب تک ہو کر قوم کو چھوڑ کر چلے گئے  
جب انکو معلوم ہوا کہ قوم سے عذاب نکل گیا ہے اور سب را وعدہ غلط ہو گیا  
ہے، اور اس قوم میں رہنا یونس نبی نے ناپسند کیا کہ جس نے انکی وعدہ  
خلافی کا تجربہ کر لیا۔

## منکرین نے بدا مولانا صاحبان کو دعوت فکر

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے ہم نے تین  
عہد آیات قرآنی صحت بدار کے لئے پیش کی ہیں اور قسم اہل سنت ملاؤ کو  
دیانت اور انصاف کی رو سے دعوت فکر دیا ہے کہ وہ ان آیات کے بارے  
تعمیق فرمادیں، جس مطلب کو یہ آیات قرآنی روشن کرتی ہیں ہم شیعہ مذہب  
دلے اسی مطلب کو بدار کہتے ہیں، اور کچھ ملاؤں جو اولاد حلالہ ہیں انہوں  
نے اپنی طرف سے کچھ جھوٹے الزامات بنا کر ہمارے خلاف ہزارہ سررائی کا ہے  
ہم ان نبوا میر کے حتموں پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ انکی غلط بیانی سے نہ ہی  
ہمارا کوئی نقصان ہو سکتا ہے، اور نہ ہی ابو بکر اور عمر کی جھوٹی خلافت کی  
ہستی ہوئی چوں کہ کتب پر لکھی گئی ہے۔

ہم قوم معاویہ خلیل کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ گراچی سے  
لے کر درہ خیبر تک اگر کوئی دیوبندی مولانا ہمارے ساتھ اس مسئلہ  
میں تبادلہ خیالات کرنا چاہتا ہے تو ہم ہر وقت حاضر ہیں



## ایمان اسی کا مکمل ہے جو تین جز والے کلمے کا اقرار کرتا ہے لا یثبت الايمان الا لمن یقر بالكلمة ذات اجزاء الثلاثة

A FAITH ON THREE PARTS OF THE KALIMAH TAYYABA MEANS  
COMPLETION OF "EEMAN"

وسیلہ انبیاء جلد دوم از طالب حسین کراچی جعفریہ دار التلیخ سائبر لاہور

۱۶۹

اپنی کتاب کا علم نہیں رکھتا تھا کس قدر جہالت کی دلیل ہے۔  
آیات اور روایات متشاق سے واضح ہو گیا کہ حضور اکرم ﷺ سب نبیوں کے سرور اور ان کی  
کتاب کے عالم ہیں۔ اگر تور کے ایک حصے کو یہ کمال حاصل ہے کہ وہ انبیاء سابقہ کی کتب و صحائف  
کا عالم ہے تو اس تور کے دوسرے حصے کا ضرور یہ اعلان ہونا چاہیے کہ اگر میرے لئے مسند بچھا  
دی جائے اور میں اس پر بیٹھ جاؤں تو میں تورات والوں کے لئے ان کی تورات کے مطابق اور انجیل والوں  
کے لئے ان کی انجیل کے مطابق اور زبور والوں کے لئے ان کی زبور کے مطابق اور قرآن والوں کے لئے  
ان کے قرآن کے مطابق فیصلہ کروں (مناقب خوارزمی ص ۵۵، منقول خوارزمی ص ۴۲)۔ الفاضل ص ۲،  
شرح مقاصد ص ۲۲، جلد ۲، مطالب النور ص ۲۶، ینابیع ص ۵۵ سطر آخر، کوب درمی ص ۲۱ مودۃ القربی  
ص ۱۲ سطر ۳)

**لتنصیہ**۔ اس جملے میں تمام انبیاء علیہم السلام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
نصرت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اب یہ بات طے ہے کہ حضور اکرم کے ظاہری زمانے میں کوئی بھی نبی نہیں تھا  
سب آپ سے پہلے تشریف لائے اور اپنے فریضے کی ادائیگی کرتے ہوئے واپس تشریف لے گئے۔ اب  
یہ بات دو حال سے خالی نہیں یا تو نعوذ باللہ خدا نے سچ نہیں فرمایا یا وہ وقت تلاش کیا جائے جس وقت  
یہ انبیاء آئے یا آئیں گے اور حضرت محمد مصطفیٰ کی نصرت کریں گے۔ واقعی یہ مشکل مقام ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم  
رسول اللہ کے در پر جائیں اور ان کے تور کے شرکاء آئمہ علیہم السلام سے دریافت کریں اور جب ان سے  
پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ واقعی انبیاء نے حضور اکرم کا ظاہری زمانہ نہیں پایا۔ لہذا قیامت سے پہلے یہ  
سارے جی دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے اور حضور اکرم کے وحی کی امانت کے خدا کے وعدے  
کو پورا کریں گے۔

**اقرار تم**۔ اس جملے سے واضح ہوا کہ انبیاء کرام نے خدا کی توحید، حضور اکرم کی نبوت اور حضرت  
علی کی ولایت کا اقرار کیا۔ لہذا ماننا پڑے گا کہ اگر انبیاء یہ تینوں اقرار نہ کرتے تو وہ نبی بنتے نہ رسول توجب  
ان تین اجزاء کے اقرار کے بغیر انبیاء کی نبوت نہیں رہ سکتی تو ہمارا ایمان کیسے رہے گا۔ لہذا ایمان اسی کا مکمل  
ہو گا جو کلمے میں ان تینوں اجزاء کا اقرار کرتا ہو گا۔

یوم متشاق خدی توحید، حضرت محمد مصطفیٰ کی نبوت اور حضرت علی کی ولایت کا اقرار انبیاء نے اقرار  
کیا لہذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ خدا کے ساتھ ساتھ اس وقت حضور اکرم اور حضرت علی علیہما السلام موجود تھے۔  
ان روایات سے واضح ہوا کہ تمام انبیاء نے حضرت علی کی ولایت کا اقرار کیا لہذا حضرت علی ان سے

## تاریخی دستاویز

### دوسرا باب

# شیعہ اور عقیدہ تحریف القرآن الکریم

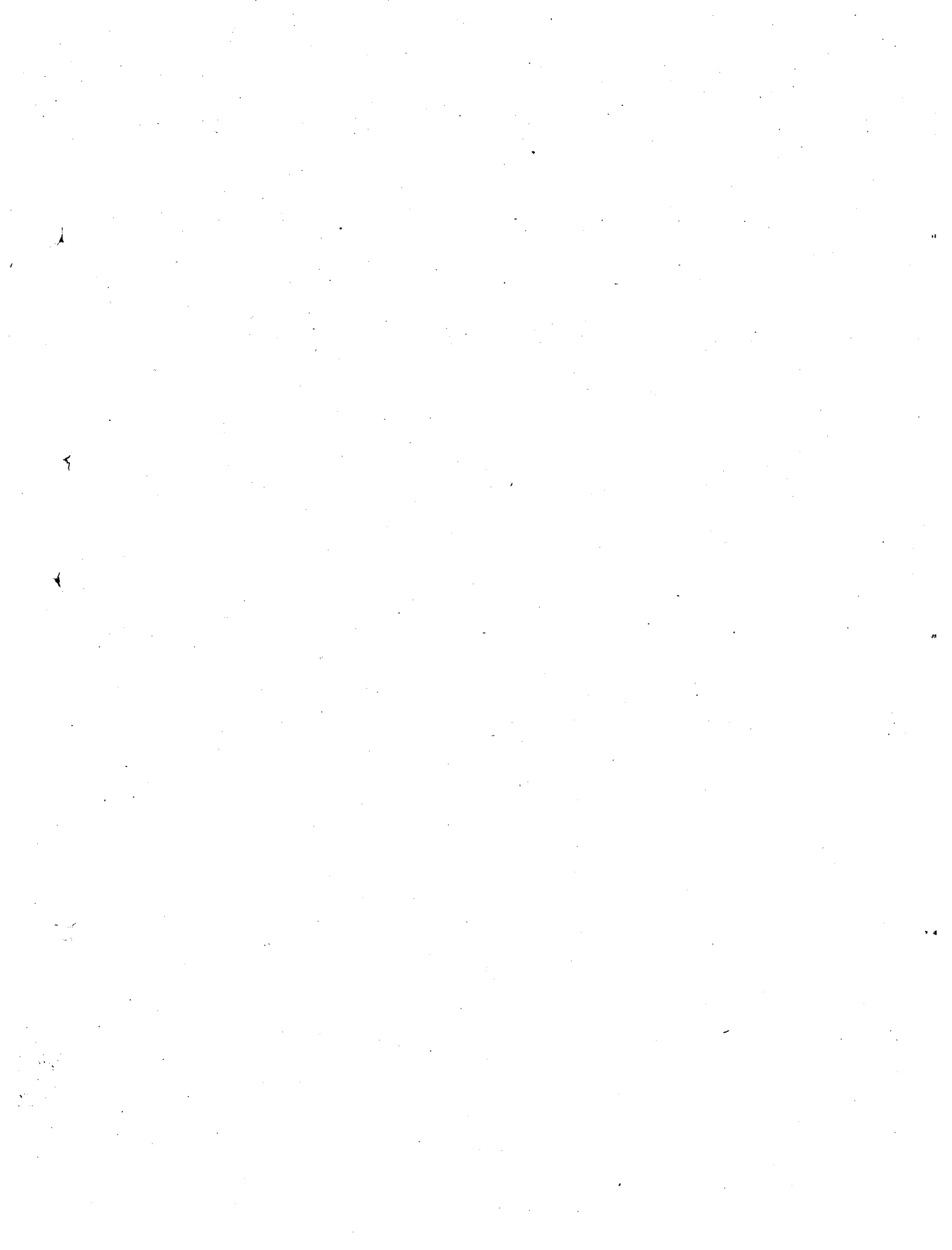
### الباب الثانی

## الشیعة و عقيدة تحريف القرآن الكريم

### Chapter II

## The Shias and the belief of the perversion of the Holy Quraan

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی  
تیس (30) کتابوں کے انچاس (49) حوالہ جات ہیں۔



# کتاب الشافی

جلد دوم

ترجمہ

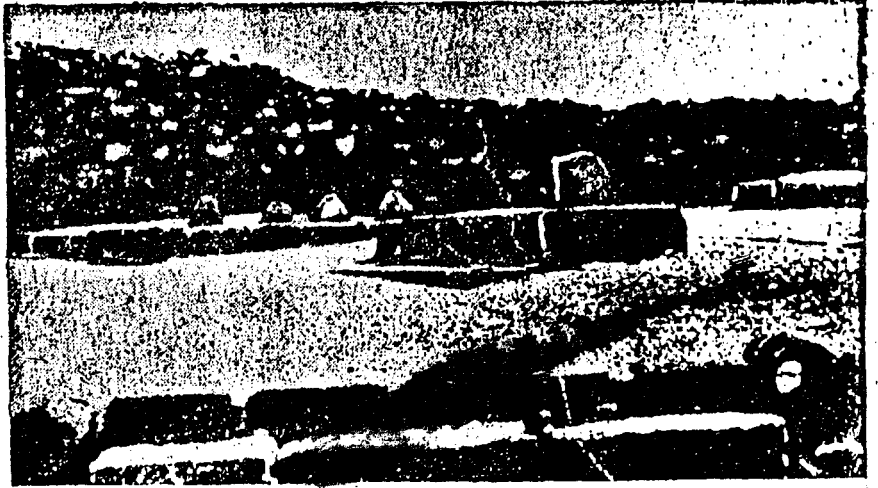
أصول کافی جلد دوم



روضہ مبارک حضرت امام محمد باقر  
حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام

ماضی  
جنت البقیع

حال



حضرت ادیب اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

امر دہوی

## اصل قرآن میں سترہ ہزار آیات ہیں۔ عقیدہ الاثنا عشریہ

القافی توبہ بحہ اصول کافی جلد دوم

۶۱۶

فضل القرآن

لم یشتہر بذلک فقال سبحان الله ذلک من الشیطان  
 ما بهذا اعتزنا ما هو الدین والرفقة والد معة  
 والوجل۔

☆ عبد اللہ بن الحکم نے جابر سے اور انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

## باب ۱۱

## قرآن کتنی دیر بڑھے اور کتنی مدت میں ختم کرے

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا میں قرآن  
 کو ایک رات میں پڑھتا ہوں۔ فرمایا مجھے پر سندنہیں کہ تم قرآن کو  
 ایک ماہ سے کم میں پڑھو۔

راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت  
 میں بیٹھا کہ ابو بصیر نے کہا میں ماہ رمضان میں ایک رات کو ایک قرآن  
 ختم کرتا ہوں۔ فرمایا یہ درست نہیں انہوں نے کہا تو پھر دو رات میں  
 ختم کروں۔ فرمایا نہیں انہوں نے کہا تو تیس رات میں فرمایا ہاں لو  
 اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ پڑھو پھر فرمایا اسے ابو محمد ماہ رمضان کا  
 پیر حق ہے اور اس کی وہ حرمت ہے جس کے مثل کوئی عظمت نہیں  
 باقی زمینوں کے لئے حضرت رسول خدا کے اصحاب قرآن کو پڑھتے  
 ایک مہینہ یا کچھ کم ہیں قرآن کو سرعت سے نہ پڑھنا چاہئے۔ بلکہ  
 سے پڑھا جائے۔ اور جب ایسی آیت پڑھو جس میں ذکر جنت ہو  
 رک جاؤ۔ اور عذاب جہنم سے پناہ مانگو۔

راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کتنے دن  
 میں قرآن کو ختم کر دوں فرمایا پانچ دن یا سات دن میں میرے پاس  
 قرآن کا ایک ایسا نسخہ ہے جو چودہ اجزا پر تقسیم کیا گیا ہے تاکہ

ہر ماہ میں دو بار ختم ہو۔ (صاحب الصافی نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے کہ حضرت کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ قرآن میں چھ ہزار آیتیں  
 آیتیں ہیں۔ اور ہم اہل بیت کے قرآن میں ماہ ہزار آیتیں ہیں۔ ہمارا قرآن چودہ اجزا میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہم چودہ دن میں سے ہر روز  
 ہزار دو سو چار آیتیں پڑھ کر چودہ دن میں ختم کر دیں۔

۱۔ قلت لابی عبد الله عليه السلام اقرء القرآن  
 في ليلة قال لا يعجبني ان تقرأه في اقل من  
 شهر۔

۲۔ عن علي بن ابي حمزة قال دخلت على ابي  
 عبد الله فقال له ابو بصير جعلت فداك اقرء  
 القرآن في شهر رمضان في ليلة فقال لا نال ففى  
 ليلتين قال لا قال ففى ثلاث قال ها انا اشار  
 بيده ثم قال يا ابا محمد ان لومضان حقنا  
 وحرمة الا يشهد شى من الشهور وكان اصحاب  
 محمد يقروا احدى ايام القرآن في شهر او  
 اقل ان القرآن لا يقروا هذ رمة ولكن يترتل  
 ترتيلا واذا مرت باية فيها ذكر الجنة فقف  
 عندها وتعوذ بالله من النار۔

۳۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال قلت له  
 في كذا اقرء القرآن فقال اقرء اخمسا او اسبعا اما  
 ان عندى مصحفاً مجزئى اربعة عشر جزءاً۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب مستطاب

السنائی

کتاب الحُجَّت

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقت الاسلام علامہ فہار مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مفسر قرآن جامعہ ادریس اعظم مولانا السید ظفر حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامردہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مسنف دو مستد کتب

ناشر

شمیم بک ڈپو۔ ناظم آبادیہ کراچی ۱۵

۱۹۸۸  
سنہ

## قرآن الہی بمقابل قرآن شیعہ

## قرآن اللہ و فی مقابله قرآن الشیعة

THE COMPARISON BETWEEN THE HOLY QURAN AND SHIA QURAN.  
(WHICH WAS COMPILED BY HAZRAT ALI AND WILL BE BROUGHT BY  
IMAM GHAIB NEAR QIYAMAH)

ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ و مصحف و علمہا السلام  
فِیہ ذِکر الصَّحِیْفَةِ وَالْجَفْرِ وَالْبَحْرِ وَالْجَاوِیَةِ وَمُصْحَفِ فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ

اشانی

۱۲۳

کتاب البحت

پاس جامعہ ہے لوگ کیا جانیں جامعہ کیلئے ہے۔ فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے ستر ہاتھ لیا رسول اللہ کے ہاتھ سے، اور رسول اللہ نے اس کو اپنے دہن دبا لگا سے بیان فرمایا اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں تمام علم و حرام کا ذکر ہے اور ہر اس شے کا جس کی امتیاز لوگوں کو ہوتی ہے بیان لگا کر لکھے سے قرآن کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے اوپر رکھا اور فرمایا اسے ابو محمد ہے اجازت ہے میرے ہاتھ میں آپ پر فدا ہوں میں آپ کا ہوں جو چاہے مجھے حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں سے چوکی لے کر فرمایا اس کی دیت کا بھی ذکر ہے یہ آپ نے فرما دیا ہے میں نے کہا واللہ علم ہے حضرت نے فرمایا صرت اتنا ہی نہیں ہے پھر حضور ہی دیر حراموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس جفر میں ہے لوگ کیا جانیں جفر کیلئے ہے میں نے پوچھا حضور کیا ہے فرمایا وہ ایک طرف ہے آدم کی حدت سے میں اور میرا ابا نبی کے علم کا ذکر اور ان تمام علماء کے علم کا جو جنس امر سبیل میں ہو چکے ہیں میں نے کہا جس علم تو نہیں ہے فرمایا صرت ہی نہیں ہے پھر حضور ہی دیر حراموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس صحیفہ فاطمہ میں ہے لوگ کیا جانیں کہ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا ہمارے اس قرآن سے (بمعانی تفصیل و توضیح احکام) وہ مصحف میں گنا زیادہ ہے۔ تمہارے قرآن میں ایک حرف ہے یعنی اے مال ہے میں نے کہا واللہ علم یہ ہے۔ فرمایا صرت ہی نہیں، پھر فراموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس علم ماکان تا کیوں ہے قیامت تک کے واقعات کا۔ میں نے کہا واللہ اس کو علم کہتے ہیں فرمایا ان اسکے علاوہ میں نے پوچھا وہ کیلئے ہے فرمایا جو عادت رات اور دن ہی ہوتے ہیں اور جو ایک لہر دوسرے کے بعد آتا ہے دوسری شے کے بعد دیکھیں ہوتی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی ہمیں اس کا بھی علم ہے

پھر حضرت نے فرمایا اسے ابو محمد ہے

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : تَنْظَرُ الرَّثَاذِقَةُ فِي سَنَةِ ثَمَانَ وَعَشْرِينَ وَجَانَّةً وَذَلِكَ أَنَّهُ تَنَزَّلَتْ فِي مُصْحَفِ فَاطِمَةَ (ع) ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ؟ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا قَبَضَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ (ع) مِنْ وَفَايَتِي مِنَ الْعُزْنِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَرْسَلَ اللَّهُ إِلَيْهَا مَلَكًا يُسَلِّي غَمَّهَا وَيُحَدِّثُهَا ، فَسَكَتَ ذَلِكَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ : إِذَا أَحْسَسْتَ بِذَلِكَ وَسَمِعْتَ الصَّوْتِ قَوْلِي لِي ، فَأَعْلَمْتُ بِذَلِكَ فَجَمَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَكْتُبُ كُلَّمَا سَمِعَ حَتَّى أَتَيْتُ مِنْ ذَلِكَ مُصْحَفًا قَالَ : ثُمَّ قَالَ : أَمَا إِنَّهُ أَيْسَ فَيْسَ تَمِيٍّ مِنَ الْحَلَالِ وَالنَّحْرَامِ وَلَكِنْ فَيْسَ عِلْمٌ مَا يَكُونُ .

۲۔ راوی کہتے ہیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے تھے کہ ۱۲۸ھ میں فلاسفہ و بعد میں عباس نے ظاہر ہوں گے جو منکر اسلام و توحید ہوں گے یہ میں نے مصحف فاطمہ میں دیکھا ہے میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے۔ فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تو کیا قرآن فاطمہ پر جو جو علم اُتتا وہ ہوا ایسا کہ جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خدا نے ان کے پاس

## تورات، زبور، انجیل، صحف ابراہیمی اور مصحف فاطمہؑ کی قرآن مجید پر فضیلت تفضیل التوراة و الانجیل و الزبور و مصحف ابراہیم و مصحف فاطمہ علی القرآن عند الشیعة .

SUPERIORITY OF DIVINE BOOKS HOLY TEXTS AND MUSHAF - E  
FAITMA OVER HOLY QURAN (THE LAST AND COMPLETE DIVINE  
BOOK WHICH WAS REVEALED ON PROPHET MUHAMMAD (SAW))

الثانی ترجمہ اصول الکافی جلد دوم ترجمہ مفسر قرآن سید ظفر حسن نقوی ناشر رحیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ کراچی ۱۸، طبع ۱۹۸۸ء

۱۲۳

کتاب البحت

۲

اس غم میں تسلی دینے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے کلام کیا۔ حضرت فاطمہؑ نے یہ واقعہ امیر المؤمنین علیہ السلام سے بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا: اب جب یہ فرشتہ آئے اور تم اس کی آواز سنو تو مجھے بتانا۔ چنانچہ جب یہ فرشتہ آیا تو حضرت فاطمہؑ نے یہ آگاہ کیا۔ امیر المؤمنین علیہ السلام فرشتے کی تمام باتوں کو لکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ باتیں اس مصحف میں لکھی گئیں پھر فرمایا اس میں طلال و حرام کا ذکر نہیں بلکہ آئندہ ہونے والے واقعات کا ذکر ہے۔

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْخُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْمَلَأَقِ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عِنْدِي الْجَمْرَ الْأَبْيَضَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَيُّ شَيْءٍ فِيهِ ؟ قَالَ : زَبُورُ دَاوُدَ وَ تَوْرَاةُ مُوسَى وَ انْجِيلُ عِيسَى وَ مِصْحَفُ إِبْرَاهِيمَ وَ الْحَلَالُ وَ الْحَرَامُ ؛ وَ مِصْحَفُ فَاطِمَةَ ، مَا أَرَمَ أَنْ فِيهِ قُرْآنٌ وَ فِيهِ مَا يَخْتِاجُ النَّاسُ إِلَيْنَا وَ لَا نَخْتِاجُ إِلَيْهِ أَحَدٍ حَتَّى فِيهِ الْجَلْدَةُ وَ نِصْفُ الْجَلْدَةِ وَ رُبْعُ الْجَلْدَةِ وَ أَرْضُ الْحَدِيثِ ؛ وَ عِنْدِي الْجَمْرُ الْأَحْمَرُ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ أَيُّ شَيْءٍ فِي الْجَمْرِ الْأَخْمَرِ ؟ قَالَ : السِّلَاحُ وَ ذَلِكَ إِنَّمَا يَفْتَحُ لِلدَّمِ يَفْتَحُ مَاجِبَ السَّيْفِ لِلْقَتْلِ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ : أَمَلَحَكَ اللَّهُ يُعَرِّفُ هَذَا بِنُورِ الْحَسَنِ ؟ فَقَالَ : إِي وَ اللَّهِ كَمَا يُعَرِّفُونَ اللَّيْلَ أَنَّهُ لَيْلٌ وَ النَّهَارَ أَنَّهُ نَهَارٌ وَ لَكَيْتُمْ يَحْمِلُهُمُ الْجَسَدُ وَ مَلَكُ الدُّنْيَا عَلَى الْيَهُودِ وَ الْأَنْتَكَارِ وَ لَوْ طَلَبُوا الْحَقَّ بِالْحَقِّ لَكُنَّ خَيْرًا أَلَمْ .

۳- راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس صندوق سفید ہے۔ میں نے پوچھا۔ اس میں کیسے فرمایا زبور داؤد، توریت موسیٰ، انجیل عیسیٰ، صحف ابراہیم، حلال و حرام اور مصحف فاطمہ ہے۔ نہیں گمان کرتا میں کہ اس میں کتاب ہے اس میں ہر وہ چیز ہے کہ جس سے لوگ ہماری طرف متوجہ ہوں ہم کسی کی طرف متوجہ نہیں اس میں رسوا کے لئے، ایک کوڑے، نصف کوڑے اور ریل کوڑے تک کا ذکر ہے اور خراش کی دیت کا بھی اور میرے پاس صندوق سرخ بھی ہے میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا اس میں ہتھیار ہیں وہ خونریزی کیلئے گھرا جائیگا کہوئے گا اس کو صاحب نفاق (مراد قائم آل محمد) عبداللہ بن یسوف نے کہا۔ اللہ آپ کی نحرانی کرے۔ اولاد امام حسن اس کو جانتی ہے فرمایا اسی طرح میرے پاس دات کو جانتے ہیں کہ وہ دات ہے اور دات کو جانتے ہیں کہ دات ہے لیکن مسلمان پر سوار ہے اور طلب دنیا نے ان کو انکار پر آمادہ کر دیا ہے اگر حق کو سچائی کے ساتھ طلب کرتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ : قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ فِي الْجَمْرِ الَّذِي يَذْكُرُونَ لَنَا يَسُوقُهُمْ ، لِأَنَّهُمْ لَا يَقُولُونَ الْحَقَّ وَ الْحَقُّ فِيهِ ، فَلْيَخْرِجُوا قَضَايَا عَلِيِّ بْنِ قُرَيْبَةَ ، إِنَّ كَانُوا صَادِقِينَ وَسَيَاوَهُمْ عَنِ الْخَالِئِ وَ النَّسَاتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب مستطاب

الثانی

کتاب الحجت

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقفی الاسلام علامہ فہرہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن جالیناب ادیب انعم مولانا السید ظفر حسین صاحب قلم مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

ہالی و منتعم جامعہ امامیہ کراچی

مسنف دوستدکتاب

ناشر

شمیم بک ڈپو۔ ناظم آباد ۲۔ کراچی ۱۵

سنہ ۱۹۸۸ء

ائمہ (اوصیاء) کے علاوہ کسی کے پاس نہ پورا قرآن ہے نہ قرآن کا پورا علم  
انہ لم یجمع القرآن الا الائمة وانہم یعلمون علمہ کلہ

**NO ONE POSSESS COMPLETE KNOWLEDGE  
OF HOLY QURAN EXCEPT IMMAMS.**

الاصول من الکافی جلد اول تألیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الیقلبی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران  
۲۲۸- کتاب الحجۃ ج ۱

فقلت کما کان یقول فی سجودہ ، ثم اندفع فیہ بالسریانیۃ فلا والله (۱) ما رأینا قسماً  
ولاجانبلیقاً أفصح لهجة منه به (۲) ثم فسره لنا بالعربیۃ ، فقال : کان یقول فی سجودہ :  
«أتراک معذّبی وقد أظلمات لك هو اجری» (۳) ، أتراک معذّبی وقد عفرت لك فی التراب  
وجہی ، أتراک معذّبی وقد اجتنبت لك المعاصی ، أتراک معذّبی وقد أسهرت لك لیلی ،  
قال : فأوحى الله إلیه أن ارفع رأسك فأنني غير معذّبك ، قال : فقال : إن قلت :  
لا أعذّبك ثم عذّبتني ماذا ؟ أأنت عبدك وأنت ربّي؟ [ قال ] : فأوحى الله إلیه أن ارفع  
رأسك ، فأنني غير معذّبك ، إنني إذا وعدت وعداً وفيت به .

### ﴿ باب ﴾

﴿ انہ لم یجمع القرآن کلہ الا الائمة علیہم السلام والہم ﴾  
﴿ یعلمون علمہ کلہ ﴾

۱- محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن عمرو بن أبي المقدم  
عن جابر قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام یقول : ما ادّعی أحدٌ من الناس أنه جمع القرآن  
كله كما أنزل إلا کذاب ، وما جمعه وحفظه كما نزل له الله تعالى إلا علي بن أبي طالب  
عليه السلام والأئمة من بعده عليهم السلام .

۲- محمد بن الحسن ، عن محمد بن الحسن ، عن محمد بن سنان ، عن عماد بن مروان  
عن المنخل (۴) ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام أنه قال : ما يستطيع أحدٌ أن يدّعی  
أنّ عنده جميع القرآن كلّه ظاهره وباطنه غير الأوصیاء (۵) .

(۱) اندفع فیہ ای شرع . « فلا والله » فی بعض النسخ [ فواش ] .

(۲) القس بالفتح رئیس النضاری فی العلم کانتیس . والجانبلیق یكون فوقه و یطلق علی  
قاضیہم . ( فی ) .

(۳) المهاجرة : نصف النهار حیث یستکن الناس فی بیوتهم کأنهم قد تمأجروا شدۃ الحر . ( فی )

(۴) المنخل یضم الهم وفتح النون وتشدید المعجمة المفتوحة وربما یقره منخل یسکن النون  
وتعنیف الغاء . ( آت )

(۵) قوله علیہ السلام ان عنده القرآن کلہ الخ « الجسلة وإن كانت ظاهرة فی انظ القرآن  
و مشورة بتوقع التعریف فیہ لکن تہییدھا بقوله : ظاهره و باطنه یفید أن الراد هو العلم بجمیع  
القرآن من حیث ممانیہ الظاهرة علی الفہم المادی و ممانیہ المستیطنۃ علی الفہم المادی وكذا قوله  
فی الروایة السابقة : « وما جمعه وحفظه الخ » حیث قد الجمع بالحفظ فانہم ( الطباطبائی ) .

# ہدایۃ الاحکام

فی شرح المفنعة للشیخ المفید رضوان اللہ علیہ

تألیف

شیخ الطائفة ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی

المؤتلف ۴۶۰ھ

الجزء السابع

حققه وعلق علیہ سیدنا الحجة  
السید حسن الموسوی الخراسانی

مفید مشرف

الشیخ علی الآخوندی

الناشر

دار الکتب الاسلامیة

تهران - بازار سلطانی

تلفن ۲۰۴۱۰

الطبعة الثالثة

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة

في التصحيح

الشیخ محمد الآخوندی

وطی فی الدبر کے جواز کے لئے قرآن مقدس کے مفہوم میں رد و بدل

التحریف المعنوی فی القرآن لجواز وطی فی الدبر (نعوذ باللہ)

AN ALTERATION IN THE HOLY QURAN FOR THE  
JUSTIFICATION OF SODOMY

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تألیف ابی جعفر محمد بن الحسن اللوی المتوفی ۳۲۰ھ (طبع ایران)

ج ۷ فی السنۃ فی عقود النکاح وزفاف النساء وآداب الخلوۃ والجماع ۴۱۵

علی بن یقطين وموسى بن عبد الملك عن رجل قال: سألت ابا الحسن الرضا عليه السلام عن اتيان الرجل المرأة من خلفها فقال: احلتها آية من كتاب الله عز وجل قول لوط: ﴿هؤلاء بناتي هن اطهر لكم﴾ (۱) وقد علم انهم لا يريدون الفرج.

﴿ ۱۶۶۰ ﴾ ۳۲ - وعنه عن ميمون بن خالد قال: قال ابو الحسن عليه السلام: أي شيء يقولون في اتيان النساء في اعجازهن؟ قلت: انه بلغني ان اهل المدينة لا يرون به بأساً فقال: ان اليهود كانت تقول إذا اتى الرجل المرأة في خلفها لم يحرج الولد احوال فأنزل الله عز وجل: ﴿نساؤكم حرث لكم فاتوا حرثكم انى شئتم﴾ من خلف أو قدام خلافاً لقول اليهود ولم يمن في ادبارهن.

﴿ ۱۶۶۱ ﴾ ۳۳ - وعنه عن ابن فضال عن الحسن بن الجهم عن حماد ابن عثمان قال: سألت ابا عبد الله عليه السلام او اخبرني من سأله عن رجل يأتي المرأة في ذلك الموضع وفي البيت جماعة فقال لي: ورفع صوته قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من كان مملوكاً ما لا يطيق فليبيعه ثم نظر في وجوه اهل البيت ثم اصغى إلي فقال: لا بأس به. ﴿ ۱۶۶۲ ﴾ ۳۴ - وعنه عن معاوية بن حكيم عن أحمد بن محمد عن حماد ابن عثمان عن عبد الله بن ابي يعفور قال: سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل يأتي المرأة في دبرها قال: لا بأس به.

﴿ ۱۶۶۳ ﴾ ۳۵ - وعنه عن علي بن الحكم قال: سمعت صفوان يقول: قلت لرضا عليه السلام: ان رجلاً من مواليك أمرني ان أسألك عن مسألة فهايك واستحي منك أن يسألك قال: ما هي قال: قلت الرجل يأتي امرأته في دبرها؟ قال:

• (۱) - ورة: هود الآية: ۸۷

- ۱۶۶۰ - الاشجار ج ۳ ص ۲۴۴

- ۱۶۶۱ - ۱۶۶۲ - ۱۶۶۳ - الاشجار ج ۳ ص ۲۴۳ وانرج الناك الكبير لي

الكلبي ج ۲ ص ۶۹

بما فتیہ  
 لہذا ابیان للناس وهدی عنک عنک  
 انزل القرآن کریمہ وکتاب مکتوب  
 یاصبر

# راہِ حیرت

لکمستراک اللمطہرون

احمد شہ کہ ترجمہ با محاورہ حکمی مہمان اہلبیت کو مدت آرزو تھی منہ فہم  
 تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفاد اذ دقیقہ شناس موزق آئی مشکلم و  
 مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صنادیلوی علی اللہ مقام  
 بحسن استہام و سخی الاکلام حاجی آغا شہار احمد صنادیلوی  
 و مشہدی دہلوی۔

میرزا  
 افغانی بلالکر پوہتر چند ستر کرشن نگر  
 لاہور و پشور



## قرآن میں شراب خور خلفاء راشدین کی خاطر تبدیلی (نعوذ باللہ)

یٰٰنٰی سُنْبُلِيْهَ۔ لفظی معنی ہیں کہ اناج کو اسکی بال میں رہنے دینا۔ تفسیر صفائی میں ہے کہ یہ ایک نصیحت تھی جسکو تفسیر سے کوئی تعلق نہ رہا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی اس نصیحت سے نہ صرف اہل مصر نے فائدہ اٹھا یا بلکہ تمام اہل عالم کو ایسا فائدہ معلوم ہوا جس کا اٹھانے ہیں۔ جس غلہ کو زیادہ زمانہ تک رکھنا منظور ہوا اسکے محفوظ رکھنے کی اس سے زیادہ اچھی کوئی صورت نہیں کہ اس کو اسکی بال میں رکھا جائے۔ اس نصیحت کی قدر و قیمت تجرہ کاروں سے پوچھئے۔

۱۲۰ \* \* \*  
 ۱۲۱ یَعِصُوْنَ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ تفسیر قرآنی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کے سامنے ایک شخص نے یہ آیت یوں تلاوت کی تَحْرِیْ اٰتٰی مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامُرٌ فَاذْبَحَ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ یعنی یَعْصِرُوْنَ کو معروف پڑھا (جیسا کہ آپ موجودہ قرآن شریف میں دیکھتے ہیں) حضرت نے فرمایا۔ وائے ہو تجھ مردہ کیا تو بیٹے یا پھر تجھ کو بیٹے اس شخص نے عرض کی یا امیر المؤمنین میرے بیٹے کو پھر پھوں؟ فرمایا خدا کے لوہے نازل فرمائی ہے۔ تَحْرِیْ اٰتٰی مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامُرٌ فَاذْبَحَ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ یعنی یَعْصِرُوْنَ کو بھول پڑھا جس کا معنی میں یہ فرمایا کہ انکو بادلوں سے پانی بکشت دیا جائیگا اور دلیں اس امر پر خدا کا یہ قول لائے وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً فَسَجَّاهَا (اور ہم نے بلبلیوں سے موسلا دھا۔ پانی انازل کیا) قول مترجم۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب قرآن میں ظاہر اعراب رکھائے گئے ہیں تو شراب خوار خلفاء کی خاطر یَعْصِرُوْنَ کو یَعْصِرُوْنَ سے بدکر معنی کو زبرد زبرد کیا گیا ہے یا بھول کو معروف سے بدکر لوگوں کیلئے۔ انکے کزوت کی معرفت

۱۲۶ یوسف ۱۲۹

اَلَسْبَعِ سُنْبُلِيْهَ خَضِرًا وَاٰخِرُ بَسْتٍ  
 ت دلی تپتی گائیں کھا گئیں اور سات ہری بھری بالوں کو سات سوکھی بالیں لپٹے  
 اَرْجِعْ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ  
 لوگوں کے پاس پلٹ کے جاؤں تو وہ بھی جان لیں کہ تم پر بتلایا والے ایسے ہو ہیں  
 سَبْعُونَ سَبْعَ سِتِيْنَ دَايَا فَمَا خَصَدْتُمْ  
 کہ تم سات برس تک کھاتا رکھتی کرتے رہو گے پس جیسے تم اس کھیتی کو کاڑ  
 فِيْ سُنْبُلِيْهَ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ  
 ن تھوڑے سے غلہ کے جو تمہارے کھانے میں آئے باقی سب کو بالوں بھدیں  
 نِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعَ سِتِيْنَ اَدْوَا  
 اس کے بعد سات برس سختی کے آئیں گے جن میں سوائے اس تھوڑے  
 لَنْ مَّا قَدْ مَتَمَّ لَمْ نِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا  
 حج وغیرہ کے لئے رکھتے ہو اور جو کچھ جمع کیا ہوگا سب کھا  
 وَنَاكِلِيْنَ نِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامُرٌ  
 پھر اس کے بعد ایک ایسا برس آئیگا کہ جس میں لوگ  
 اَتَى النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ وَقَالَ  
 یہ ہو جائیں گے اور جس میں وہ پھوڑیں گے۔ بادشاہ نے  
 سَبْعُونَ سَبْعَ سِتِيْنَ اَدْوَا  
 حکم دیا کہ تفسیر کر نیوالے کو میرے پاس لاؤ جب شاہی قاصد

۶  
 ۱۲

ماتزل ۳

پنے امام کے حکم سے مجبور ہیں کہ جو تفسیر لوگ کر دیں تم اسکو اسی کے حال پر رہنے دو اور تفسیر کر نیوالے کا عذاب نہ کرواں جہاں کو اصل حال سے مطلع کر دو۔ قرآن مجید کو اسکی اصلی حالت پر لانا جناب صاحب العصر علیہ السلام کا حق ہے اور انہی کے وقت میں

ارتعلا پڑھا جائیگا ۱۲ \* \*

إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

لمنتہ الثارکہ یہ نسخہ لا جواب و صحیفہ انتخاب جامع مسائل  
حرام و حلال حاوی و ظائف و اعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

# حُفَّةُ الْعَوَامِ

صوب قندھار سکر شریعت دار سید العلماء الاعلام سید الفقہاء العظام  
مجتہد العصر جناب مولانا مفتی سید احمد علی صاحب قندھار غلام  
العالی ابن حضرت حجۃ الاسلام آیت اللہ فی الانام مجتہد العصر الزمان  
جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قندھار علی مقامہ

حسب فرمایش

ملک سراج الدین نینڈسنز و پبلشر کشمیری بازار لاہور پاکستان

## توہین قرآن کریم

## اھانة القرآن الکریم .

## INSULT OF HOLY QURAN.

صفحہ العوم عدد دوم

باب ساتواں بیانیہیں تولد فرزند و طلب اولاد وغیرہ میں ۲۹۳

## باب ساتواں بیانیہیں تولد فرزند و طلب اولاد وغیرہ کے

ہر گاہ اولاد نہ ہوتی ہو سورہ آل عمران زعفران دگلا جسے لکھ کر عورت باندھے جسے  
 رہے گا سورہ بقرہ کی سورہ کے آٹھ تناسل پر دم کرے اور زجر سے نزدیکی  
 لے لے اٹھنے لے فرزند عطا کرے گا جو عورت سات دن روزہ رکھے اور وقت افطار  
 ایں مرتبہ المصنوع پانی پر پڑھ کر پئے فرزند نیک صورت کے حاملہ ہوگی بیچ الدعوات  
 میں دارو ہے ہر گاہ چاہے بیٹی نہ ہو بیٹا ہو پس جب حمل کے چار مہینے گزر جائیں وہ  
 قبیلہ ہو کر شکم پر عورت حاملہ کے ہاتھ رکھے اور کہے اللہم خذنی من ذریعۃ رحمۃ  
 پس جب بیٹا پیدا ہونا نام اس کا محمد رکھے ہر گاہ سورہ بینہ لکھ کر پانی سے دھو کر حاملہ  
 پئے تو حمل اس کا سلامت رہے گا ہر آفت اور گرنے سے ہر گاہ کسی عورت کا حمل گہرتا  
 ہو پس شہادت کی انگلی اس کے پیٹ پھرانے اور انیس بار اَلْمُبْدِیُّ کہے اور جس  
 کار کی ابتداء میں اگر چھین بارہی اسم مبارک کہے تو جلد باسانی ہوگا ہر گاہ یہ آیت  
 پرست آہو پر لکھ کر حاملہ باندھے اجائے حمل سے چالیس دن پاس اس کے ہے  
 پر کھول رکھے اور پھر ذہب مہینہ کے شروع سے باندھ لے سب آفات سے نہ  
 زردہ محفوظ رہے گا و ایوب اذ نادى رَبِّہ انى مسئى الضرو وانت ارحم الراحمین  
 فاستجبنا له فکشفنا ما به من ضرر و اتبناہ اھلہ و مشاھم و معہم  
 رحمة من عندنا و ذکری للعالمین اگر عورت حاملہ ہر گاہ سورہ زاریا  
 یاد اقد یا انشقاق لکھ کر اپنے پاس رکھے وضع حمل باسانی ہوگا اگر عورت کے  
 فرزند نہ ہوتا ہو بیشک زعفران لکھ کر بازو کے راست پر عورت باندھ  
 لے حکم خدا حمل رہے گا علی علی علی علی علی علی علی علی علی علی علی علی علی علی علی علی  
 ان ان ان الا الا الا اھیا اھیا اھیا یا ربم یا ربم یا ربم یا ربم یا ربم یا ربم  
 بقدرتک یا قنم یا جبار بظمتک یا عظیم بعتک یا  
 مٹان مجملک یا حلیم بلاءک یا صلیم بکفرتک یا غفار برحمتک  
 یا رحمہ الراحمین بحق کذالہ اذ انک محمد رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ و آلہ الطاہرین یہ شکل لکھ کر ان است میں حاملہ کے باندھیں باسانی

بیانیہیں تولد فرزند و طلب اولاد وغیرہ میں  
 بیانیہیں تولد فرزند و طلب اولاد وغیرہ میں  
 بیانیہیں تولد فرزند و طلب اولاد وغیرہ میں  
 بیانیہیں تولد فرزند و طلب اولاد وغیرہ میں  
 بیانیہیں تولد فرزند و طلب اولاد وغیرہ میں  
 بیانیہیں تولد فرزند و طلب اولاد وغیرہ میں  
 بیانیہیں تولد فرزند و طلب اولاد وغیرہ میں  
 بیانیہیں تولد فرزند و طلب اولاد وغیرہ میں  
 بیانیہیں تولد فرزند و طلب اولاد وغیرہ میں  
 بیانیہیں تولد فرزند و طلب اولاد وغیرہ میں

# مِفْتَاحُ الْقُرْآنِ

المعروف بها

## دیباچہ مقبول ترجمہ

بملازمہ علامہ عالیہ صاحبہ مولیٰ القاریہ نے ان کی افتخار و عمدۃ العلماء و شہداء اور حضرت مولانا  
مفتی محمد رفیع دہلوی کی تفسیر کتبہ صحیحہ میں اس کی تفسیر لکھی ہے اور مولانا

مرتبہ ہو گیا اور ترجمہ کیا

عالیجناب فضائل کتب مبسوط فیوض ربانیہ دیکھ کر اس روز قاری کلمتہ شیخ و مناقب  
قرآن شکر و شاکر لانا انی حضرت مولانا مولانا سید محمد تقی صاحب مقبول ترجمہ  
میں صاحب قلم (دہلوی) آج کل کے اعلیٰ مقام پر

محمد سعید صاحب

مفتی محمد رفیع دہلوی کی مقبول ترجمہ اور مولانا سید محمد تقی صاحب مقبول ترجمہ

## شیعہ کے عقیدہ تحریف القرآن کا ثبوت ثبوت عقیدة الشيعة في تحريف القرآن .

### A PROOF OF SHIA'S BELIEF IN TAMPREING WITH OR ALTERATION IN THE QURAN

مفتاح القرآن المعروف بہ دیباچہ ترجمہ مقبول احمد دہلوی از مولوی سید کلب حسین لکھنؤ طبع کرشن گھر لاہور۔

دیباچہ چودہویں باب

تو ہمارے یہاں ہوں گے میری بیوی اور قبول فرمائی۔  
اس پر میں نے عرض کی کہ ہاں! وہ میرے ساتھ نکاح سے بعد کون ہوں گے؟ فرمایا تو یہی  
جن کو خدا نے تمہارے لئے اپنی ذات سے اور جو میرے (مکرم) خاص اطاعت میں بلا دیا۔ بیشہ۔ چنانچہ ارشاد فرمایا  
أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن كُنْتُمْ تَحِبُّونَ لِي ذَلِكُمْ فَاتَّبِعُونِي أَتَّبِعْكُمْ وَأَغْفِرْ لِمَن يَتَّبِعْكُمْ وَالَّذِينَ كَفَرُوا  
كرو۔ اور اُس رسول اور ان ایمان لائے ان اطاعت کرو جو تم ہی میں سے ہیں۔  
اس پر میں نے عرض کیا کہ آنحضرتؐ کون؟ فرمایا وہ۔ یہاں سے اوصاف میں جن کا سلسلہ اس وقت  
تک رہیگا جب تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہو جائیں۔ وہ سب کے سب ہدایت کرنے والے اور  
ہدایت یافتہ ہوں گے۔ جو شخص ان کو پیوستہ کرے گا ان کا کوئی نقصان نہ کرے گا اس لئے کہ وہ قرآن کے  
ساتھ رہیں گے اور قرآن ان کے ساتھ رہے گا۔ نہ قرآن ان کو چھوڑے گا اور نہ وہ قرآن کو چھوڑیں گے  
اپنی جگہ سے اور میری امت کی نصرت کی جائے گی اور انہی کے ذریعہ سے ان کو بارگاہِ معیشت پر لایا کرے گی۔  
اور انہی کی وجہ سے ان سے طرح طرح کی بلائیں دفع ہوتی رہیں گی اور انہی کے سبب سے ان کی دعاؤں  
قبول کی جائیں گی۔ اس پر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! تجھے ان سب کے نام تو بتا دیجئے؟ اس پر  
فرمایا کہ تو ان میں سے تم ہو چکے ہو میرا بیٹا اور یہ فرماتے ہوئے اپنا دست اقدس جناب امام حسن علیہ السلام  
کے سر مبارک پر رکھا پھر میرا بیٹا۔ اور یہ فرماتے ہوئے اپنا دست مبارک جناب امام حسین علیہ السلام  
کے سر مبارک پر رکھا پھر اس کا بیٹا ہو گا جس کا نام علی ہو گا اور ترتیب سے کہ وہ ٹھہرے ہی زمانہ عیادت میں  
پیدا ہو جائے تو اس سے یہ اسلام کہہ دینا۔ پھر آنحضرتؐ نے اپنی اولاد کے سلسلے کو بارہ تک بتا دیا  
علیم بن نسیب ہالی کہتے ہیں کہ اس پر میں نے عرض کی کہ مولا میرے ماں باپ آپ پر فرمایا ہو جائیں گے  
یعنی ان کے نام سنا دیجئے۔ اس وقت جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے ایک ایک بزرگ کا نام لیا  
پھر فرمایا کہ اسے خاندانِ ہلال کے شخص سمجھو کہ تمہاری امت کے لئے جہاد میں سے جو کچھ ہو زمین کو علی و انصاف سے  
درج مشہور فرمادو گا جس طرح کہ وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی۔ خدا کی قسم میں ان سب لوگوں کو پہچانتا ہوں  
جو رکن و مقام کے مابین اس سے بیعت کریں گے اور میں ان کے باپ اور دادا کے نام بھی جانتا ہوں  
اور ان کے قبیلوں کو بھی پہچانتا ہوں۔

کافی میں باسناد خود جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ نام آدمیوں میں سے جو شخص  
بھی اس کا دعویٰ ہو کہ میں نے تمام قرآن مجید کو جس شان سے وہ نازل ہوا تھا اسی طرح جمع کر لیا ہے وہ بیعت  
ہی بڑا محبوب ہے حالانکہ جس شان سے اللہ تعالیٰ نے اُس کو نازل فرمایا اس شان سے صرف علی ابن ابی طالب  
طالب نے اُس کو جمع بھی فرمایا اور حفظ بھی کیا۔

نیز باسناد خود جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سوائے اوصیائے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی شخص یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کہ تمام قرآن مجید اُس کے پاس ہے یعنی اُس کا حافظ

## تحریف قرآن کا اقرار

## الاقرار بالتحریف فی القرآن .

## AN ACCEPTANCE OF TAMPERING THE HOLY QURAN.

مفتاح القرآن المعروف بہ دیباچہ ترجمہ مقبول احمد دہلوی از مولوی سید کلب حسین لکھنؤ طبع کرشن مگر لاہور۔

دیباچہ مقبول ترجمہ

اُس انداز سے پڑھیں جیسی کہ ہم کہ آپ حضرت سے پڑھی ہیں تو آپ ہم اس میں نہ تیار ہوتے ہیں فرمایا نہیں تم لوگ تو اسی طرح پڑھو جیسے تم کو تعلیم دی جائے۔ کہو کہ وہ تو آئینہ اُسے گا۔ جو تم کو (یعنی) تعلیم دے گا۔  
 قول صاحب تفسیر صفائی اس حدیث میں آئینہ آئیو لے سے مراد جناب صاحب الامر علیہ السلام ہیں۔  
 صاحب کتاب کافی باسناد خود سالم ابن سلمہ سے روایت کرتے ہیں اُن کا بیان ہے کہ میری موجودگی میں لکھتے تھے  
 نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے حضور میں قرآن مجید کے کہ الفاظ اس انداز سے پڑھے جس انداز سے  
 عام لوگ نہیں پڑھتے تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اُس قرأت سے باز رہو اور اسی قرأت سے پڑھو جس طرح کہ  
 عام لوگ پڑھتے ہیں۔ جب تک کہ قائم آل محمد کا زمانہ نہ آجائے اس تک کہ جب ابن حضرت کا زمانہ آجائے گا تو کتاب  
 خدا اپنی حد پر (یعنی میں نشان سے نازل ہوئی تھی اسی طرح) پڑھی جائے گی اور وہ اُس صحف کو جاری فرمائیں گے  
 جیسے خود جناب علی مرتضیٰ نے اپنے دست مبارک سے لکھا تھا۔ نیز ان حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جناب امیر المؤمنین  
 اُس کی کتابت سے فارغ ہوئے تھے تو اُس سے لوگوں کے سامنے لائے گئے اور ان سے یہ ارشاد فرمایا  
 کہ یہ کتاب خدا اسی ترتیب کے مطابق ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ اور اپنے رسول جناب محمد مصطفیٰ  
 صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی۔ اور میں نے ان حضرت کے ارشاد کے اور ان اُس کو ان دونوں دینیوں کے  
 ماہین جمع کر دیا ہے تو ان لوگوں نے یہ جواب دیا کہ ہمارے پاس جو صحف ہے اس میں بھی سارا قرآن موجود  
 ہے ہمیں آپ کے جمع کئے ہوئے قرآن کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ آگاہ رہو کہ آج کے بعد  
 سے تم اس کو کبھی نہ دیکھو گے۔ میرے ذمہ اتنی ہی بات تھی کہ جب میں اس کو جمع کر چکیں تو تم کو اطلاع  
 دے دوں۔ تاکہ تمہارا جی چاہے تو اُس کو پڑھ کر اس سے نفع حاصل کرو (اور نہ جی چاہے تو نہ ہی) اسی کتاب  
 میں صاحب کتاب نے بہ اسناد خود پڑھی۔ سے روایت کی ہے وہ ذکر کرتے ہیں کہ جناب امام رضا علیہ السلام  
 نے مجھ ایک صحیفہ عنایت فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ اس میں لفظ نہ ڈالو۔ مگر میں نے اُس کو کھولا اور اُس میں سورۃ  
 کہ لَوَيْكُنَ النَّجْمُ نَجْمًا وَاَوْ كَرُيْحًا وَاَوْ نَارًا وَاَوْ حَرًّا وَاَوْ نَارًا وَاَوْ حَرًّا کے نام محمدان کے باپوں کے نام کے  
 لکھے پائے حضرت نے کسی شخص کو میرے پاس بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ وہ صحف ہمارے پاس واپس بھیج دو۔  
 تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ حضرت فرماتے ہیں کہ اگر کتاب خدا کے معنی اور  
 مطالب میں پڑھایا اور گھٹایا نہ گیا ہوتا تو ہمارا حق کسی صاحب عقل پر پوشیدہ نہ رہتا اور جب ہمارا قائم  
 ظاہر ہو کر گفتگو کرے گا تو قرآن مجید اس کی ہر بات کی تصدیق کر دے گا۔ نیز اسی تفسیر میں جناب امام  
 جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر قرآن مجید اسی ترتیب سے پڑھا جاتا جس  
 ترتیب سے کہ وہ نازل ہوا تھا تو تم ہمارے نام ہی اس میں پائیے۔ نیز اسی تفسیر میں انہی حضرت سے روایت  
 ہے کہ قرآن مجید میں جو گزر گیا وہ بھی اور جواب ہر ماہیے وہ بھی ہے اور جو آئینہ ہونے والا ہے وہ بھی ہے۔  
 اس میں آدمیوں کے نام ہی موجود تھے جو گزر گئے۔ اور اُس میں ایک ایک اسم سے اتنی مختلف صورتیں

# تحریف قرآن کے بارہ میں کھلی صراحت

## صراحة بينة عن عقيدة التحريف .

### AN EXPLANATION OF TAMPERING THE HOLY QURAN IN DETAIL.

مفتاح القرآن المعروف بہ دنیچہ ترجمہ مقبول احمد دہلوی از مولوی سید کلب حسین لکھنؤ طبع کرشن نگر لاہور۔

وہاچہ مقبول ترجمہ

۱۲۱

فرق نہ کر سکے۔ کئی گونہ دنی سے آگاہ نہ رہا۔ نشان نزول کے اسباب سے ناواقف ہو کر قرآن مجید میں جو اتنا بہم ہیں وہ خواہ کچھ بانی ہوں یا علیحدہ علیہ ان سے واقفیت نہ رکھتا ہو۔ کتاب خدا میں علم تقضا و قدر و تقدیم و تاخیر میں بین و عمیق و ظاہر و باطن ابتداء و انتہا و اول و ہوا و بطلان و وصل و مشقتا و مستشا منہ جو جو ہیں ان سے کچھ دکاؤ نہ رکھتا ہو۔ آگے پچھلے کی آیتوں کو نہ جانتا ہو اس صفت سے واقف نہ ہو جو پہلے والی چیز کی بیان ہو چکی ہے اور اس کی دلیل اس کے بعد والی سے معلوم ہوتی ہے۔ سو کد کد کد منہ سے بے خبر ہو۔ مفصل فریبت رخصت فرائض و احکام کے وقوع و اجرام و عیال کے ان کی و ہر سے ٹھہرا گئے ہو گئے کچھ نہ کچھ سمجھتا ہو نہ اس سے واقف ہو کہ کس مقام کے الفاظ کا کس جگہ کے الفاظ سے تعلق ہے۔ کیا ان کے معنی ما قبل پر موقوف ہوتے ہیں یا مابعد پر۔ فرض جو ان چیزوں سے بے خبر ہو وہ نہ قرآن مجید کا عالم نہ سمجھتا ہے اور نہ اس کا اہل اور جو شخص بے خبر دلیل واضح کے ان قسموں کی معرفت کا مدعی ہو وہ جھوٹا مدعی ہے۔ اسی لئے اور اللہ کے رسول پر پیمانہ بانڈھنے والا قرار پائے گا اس کا ٹھکانا جہنم ہو گا اور وہی سستی بڑی بازگشت ہے۔

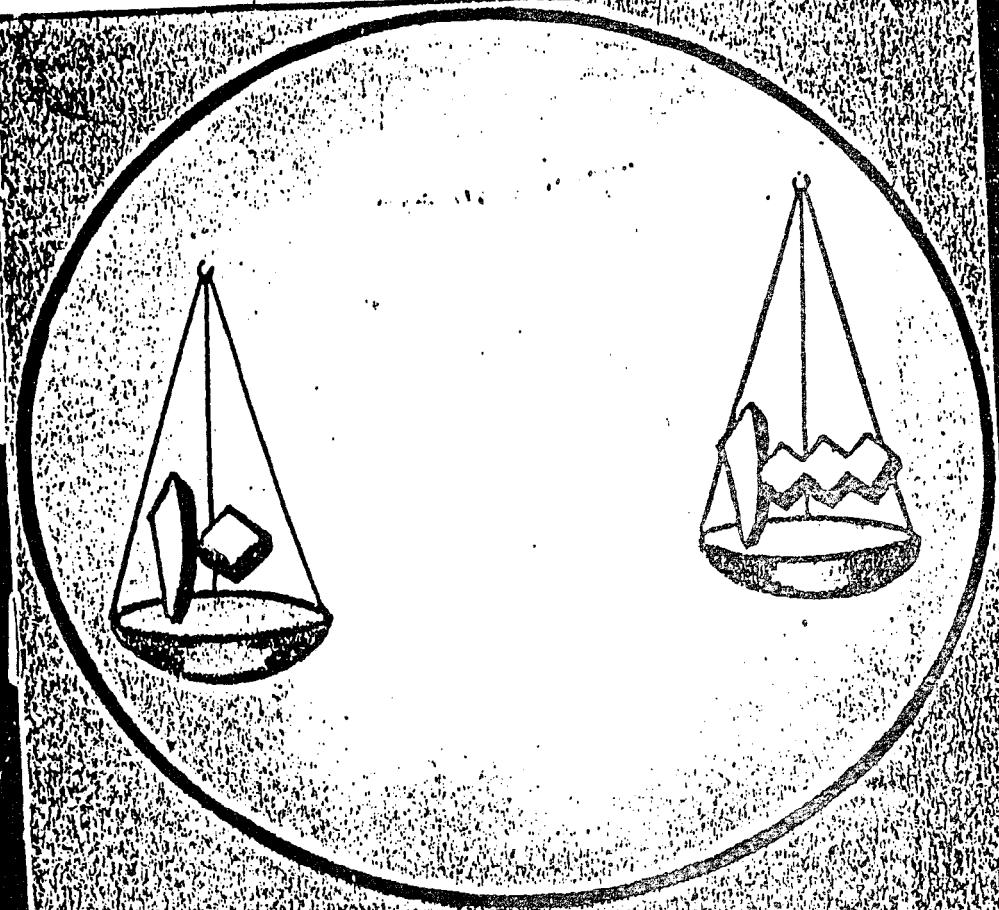
## چھٹا مقدمہ

قرآن مجید کے صحیح ہونے کا بیان اور اس میں معنوی تحریف ہونے کا ذکر اور یہ کہ اس میں کوئی کمی بیشی ہوئی ہے یا کچھ نہیں۔  
 علی ابن ابیہیم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے تفسیر میں باستاند خود جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ حضرت فرماتے ہیں کہ جناب رسالتاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے فرمایا تھا کہ یا علی قرآن مجید سب کا سب میرے لیتر کے پیچھے صحیفوں میں تحریر اور کافزات میں موجود ہے۔ تم اس سب کو لیکر جمع کر لینا۔ پھر اس کو اس طرح ضائع نہ ہوئے دینا جیسے یہودیوں نے توریت کو ضائع کر دیا تھا۔ پس علی فرمایا تعذیر ارشاد ہرگز نہ ہو گئے اور اس کو ایک زرد کپڑے میں جمع کر لیا۔ پھر اس پر چھڑکا کر اپنے گھر لے گئے اور یہ اہل بارگاہ کر دیا کہ جب تک میں اس کو (مطابق منشاء خدا و رسول) جمع نہ کروں گا اس وقت تک رطبانہ اور ٹھوس کا۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تک جناب امیر علیہ السلام نے پورا قرآن مجید جمع نہ کر لیا۔ اگر کوئی شخص حضرت کی خدمت میں آتا۔ تو آپ بغیر چادر اور ٹھوس اور مٹائی اس سے بٹنے کے لئے آجاتے کافی میں صحابہ ابن سلیمان نے یہ روایت بھی صحابی کے جناب امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ صحابی ذکر کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی ہیں آپ پر قربان ہو جاؤں ہم قرآن مجید کی کچھ آیتیں اس انداز سے سنئے ہیں جیسے ہمارے پاس نہیں ہیں اور ہم ایسے اچھا بھی نہیں جانتے کہ ہم اس کو

ذکاء الاذهان بواب جلاء الاذهان

# ہزار ہتھاری دس ہتھاری



تالیف: مولانا محمد رفیع صاحب

مکتبہ المدینہ، لاہور



موجودہ قرآن رطب و یابس کا مجموعہ ہے  
 جب کہ اصل قرآن میں تو مملکت خداداد پاکستان تک کا ذکر ہے  
 القرآن الذی عند الناس مجموعة رطب و یابس ، مع ان  
 والقرآن الاصلی یشتمل حتی علی المملكة الاسلامیة الباکستانیة ایضاً  
 PAKISTAN IS MENTIONED IN THE ORIGINAL HOLY QURAN.  
 PRESENT QURAN IS MEANINGLESS.

مرکز تسماری دس ہماری (ذکاء الاذعان بجواب جلاء اذعان) ۵۵۲ مصنف عبدالکریم مشتق رحمت اللہ تک ایجنسی کراچی

موجود ہے وہ اسی قرآن کی آیات ہیں مگر اس کی ترتیب نزولی نہیں ہے اور  
 اس میں حضور م کی تعلیم کردہ تفسیر و تشریحات نہیں ہیں۔ جب ہم موجودہ قرآن پڑھیں  
 کو خدا کا کلام تسلیم کرتے ہیں تو پھر ہمارے ایمان کے بارے میں شبہ کیوں؟  
 ایمان کا ناقص تو آپ کے مذہب میں پایا جاتا ہے جو صرف موجودہ کتاب کو ہی  
 کافی سمجھتے ہیں۔ اور اس کے اس حصہ پر ایمان نہیں رکھتے ہیں جو ظاہر نہ ہوا۔  
 حالانکہ اقرار کرتے ہیں کہ اس کا بیشتر حصہ جانا رہا ہے مگر اس جانے والے  
 حصہ کو خدا کا کلام تسلیم نہیں کرتے بلکہ تکذیب کر کے غیر سالم قرآن پر ایمان  
 رکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان تو ظاہر پر بھی ہے اور غائب پر بھی۔ لہذا ہم۔ الم ایمان  
 ہیں۔ جب آپ ظاہر پر ایمان رکھتے ہیں اور غیب کے منکر ہیں۔ اس لئے آپ  
 ناقص الایمان ہیں جب آپ یہ دعوے کرتے ہیں کہ آپ کا پوسے قرآن پر ایمان  
 ہے تو اس سے مراد موجودہ قرآن ہوتا ہے۔ جب کہ دعوے قرآن ہے کہ اس  
 میں ہر خشک تہ کا بیان موجود ہے جب کہ آپ کے اعتقاد کردہ مکمل قرآن میں دو چیز  
 پاکستان کا ذکر نہیں مل پاتا مگر ہم میں پوسے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اس میں تو کچھ  
 گزر چکا اور کچھ گزرنے والا ہے ہر امر کا بیان موجود ہے۔ اور وہ مکمل قرآن  
 اس دنیا میں حفاظت کی حفاظت میں موجود ہے جسے کہ غیر ظاہر لوگ نہیں کر سکتے  
 یہ قرآن فیصلہ ہے آپ کے قرآن کی حفاظت کا یہ حال ہے اسے ہر پاک دنیا پاک  
 جس حالت میں چاہے چھو سکتا ہے اس کے نسخوں میں اغلاط و سہویات کا امکان  
 ہے۔ اس میں آپ موجودہ مملکت خداداد پاکستان تک کا ذکر نہیں دکھلا سکتے ہیں  
 جب کہ ہمارا دعوے ہے جو قرآن مجید کا نسخہ ہمارے امام کی حفاظت میں محفوظ  
 ہے اس میں ہر وہ بات موجود ہے جو چوچکی یا ہونے والی ہے۔ پس ہمارا ایمان  
 مکمل ہے اور آپ کا ناقص ہے کیونکہ آپ جزوی کلام کو ملتے ہیں اور بقیہ کلام کا  
 انکار کرتے ہیں جبکہ ہم جزوی دینی کلام کے مستند ہیں۔

اعتراض ۴۵۵۔ انصافی ص ۱۱۱ میں ہے  
 انہم اذین تواتر ان کتاب انہوں نے قرآن مجید میں وہ چیز

# تفسیر فرات الکوفی

## تألیف

فرات بن ابراهیم بن فرات الکوفی  
احد علماء الحدیث  
فی القرن الثالث

• التفسیر القیم الذی طالما تشوقت لرؤیتہ  
نفوس العلماء ضم (علی صفر حجمہ)  
ما لم تضمه التفاسیر الکبیرة مطابق تمام  
المطابقة للاحادیث و اخبار النبی والائمة  
علیہم الصلوة والسلام •

طبع فی المطبعة الحیدریة بالنجف الاشراف

## عقیدہ تحریف قرآن معنوی اعتبار سے قرآن کریم میں تحریف کا عقیدہ

## عقیدہ تحریف القرآن الکریم المعنوی

## DOCTRINE OF TAMPERING HOLY QURAN.

تفسیر فرات الکوفی جلد سوئم تألیف فرات بن ابراہیم الکوفی المتوفی قرن ثالث (طبع نجف)

۲۶

والسلا من اسماعیل والفترة الهادية من مجده به شرف شريفهم وبه استوجب الفضل على قومهم فاهل بيت محمد (ص) فينا كالمسما للرفوعة والارض للبسوطة والجبال للصبوة والكعبة المستورة والشمس للشرق والشمع للساير والنجوم الهادية والشجرة الزيتونة اضاء زيتهار بورك في زبدها «ع» وان منهم وصي آدم في علمه ومعدن العلم بتأويله وقائد الفر المحجلين محمد «ص» والصدیق الاكبر علي بن ابی طالب «ع» الايتها الامة للتخيرة بعد نبيا «ص» اما والله لو قدمتم من قدم الله ورسوله واخرتم من اخر الله ورسوله ما عال ولي الله ولا طلس سهم من فوايض الله ولا تنازع هذه الامة في شيء بعد نبيا «ص» الا وعلم ذلك عند اهل بيت نبيكم فذوقوا وبال ما كسبتم (وسيعلم الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون)

« فرات » قال حدثني احمد بن يحيى معنضا عن الشعبي قال لما نزلت (قل تعالوا نلع ابناءنا وابنائكم ونسائنا ونسائكم وانفسنا وانفسكم) اخذ رسول الله (ص) يتكاه على علي والحسن والحسين وتبعهم فاطمة قال فقال هؤلاء ابناءنا وهذه نسائنا وهذا انفسنا فقال رجل لشريك يا ابا عبد الله (ان الذين يكتمون ما انزلنا من البينات والهدى) الى آخر الآية قال بلنهم كل شيء حتى الخفافس في ججرها ثم غضب شريك واستشاط وقال يا معاذي فقال له لرجل يقال له ابن المقعد يا ابا عبد الله الله لم يفتك فقال انت ارفع انما ارادني تركت ذكر علي

( فرات ) قال حدثني الحسين بن محمد بن مصعب معنضا عن ابن عباس (رض) قال كان علي يقول في حبة النبي (ص) ان الله يقول في كتابه (ان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم) والله لا نقلب على اعقابنا بعداذ هذا ان الله والله لان مات او قتل لا قاتلن على ما قاتل عليه ومن اولي بهنن وانا اخوه ووارثه وابن عمه عليه السلام (من سورة النساء) بسم الله الرحمن الرحيم

( قال فرات ) بن ابراهيم الكوفي معنضا عن زيد بن الحسن الانطاطي قال سمعت محمدا بن الحسن وهو بخطبنا بالمدينة يقول « اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم » قال الامر بالمعروف والنهي عن المنكر

« فرات » قال حدثني سعيد بن حسن بن مالك معنضا عن ابی مریم الانصاري قال كنا عند حمير بن محمد (ع) فسأله ابلان بن تغلب عن قول الله « اعبدوا الله ولا

## آیت قرآنی کا غلط مفہوم

## المفاهیم الخاطئة للآیات القرآنیة

## A WRONG MEANINGS OF QURANIC VERSES.

تفسیر فرات الکوفی جلد سوئم تألیف فرات بن ابراہیم الکوفی المتوفی قرن ثالث (طبع نجف)

۳۸

« فرات » قال حدثني الحسين مفعنا عن جعفر عن ابيه في قول الله « اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي » قال نزلت في علي « ع » خاصة دون الناس  
 « فرات » قال حدثني اسماعيل بن ابراهيم مفعنا عن محمد بن كعب القرظي قال كان النبي « ص » يتحارسه اصحابه فانزل الله « يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله يعصمك من الناس » فترك الحرس حين اخبره الله انه يعصمه من الناس

« فرات » قال حدثنا الحسين بن الحكم مفعنا عن عبد الله بن عطاء قال كنت جالسا مع ابي جعفر « ع » قال اوحى الله الى رسول الله « ص » قل للناس من كنت مولاه فعلي مولاه فابلق بذلك وخاف الناس فاوحى الله اليه يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله يعصمك من الناس » فاخذ بيد علي « ع » يوم غدير خم فقال من كنت مولاه فعلي مولاه

« فرات » قال حدثني الحسين بن الحكم مفعنا عن ابن عباس « يا ايها الناس اذكروا نعمة الله عليكم الى قوله فليتوكل المؤمنون » نزلت في رسول الله وعلي وزيره حين اتاهم يستعينهم في القبلتين

« فرات » قال حدثنا الحسين مفعنا عن ابي جعفر « ع » ان رسول الله « ص » كان ذات يوم في مسجد فمر مسكين فقال له رسول الله « ص » لعل تصدق عليك بشيء قال نعم صررت برجل راكع فاعطاني خاتمه فاشار بيده فاذا هو علي « ع » فنزلت هذه الآية « انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلوة ويؤتون الزكوة وهم راكعون » فقال رسول الله « ص » هو وليكم بعدي

« فرات » قال حدثنا الحسين مفعنا عن ابن عباس في قوله « انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا » نزلت في علي خاصة. وفي قوله يقول الله ورسوله والذين آمنوا علي بن ابي طالب وفي قوله يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك نزل في علي امر رسول الله « ص » ان يبلغ فيه فاخذ رسول الله « ص » بيد علي « ع » فقال من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وفي قوله يا ايها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم الآية فنزلت في علي واصحابه منهم عثمان بن مظعون وصهار بن ياسر وسلمان حرروا على انفسهم الشهوات وهموا بالاخصاء

## شیعہ

اور

## تحریف قرآن

تالیف

مجتہد الاسلام و المسلمین آقا علی میلانی علیہ

ترجمہ: محمد افضل حیدری

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

۱۔ گنگا رام بلڈنگ، شاہراہ امتداد عظیم، لاہور

## تحریف قرآن کی مثالیں

## امثلة التحريف في القرآن الكريم .

## EXAMPLES OF TAMPERING HOLY QURAN

شیعہ اور تحریف قرآن از آقای علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر مصباح ٹرسٹ لاہور

۶۵

۱۲۔ امام جعفر الصادقؑ سے منقول ہے :  
خداوند قدوس نے قرآن میں سات افراد کے نام نازل کیے تھے قریش نے پھر نام حذف کر دیے اور ایک ابولہب کا نام چھوڑ دیا۔ لے

۱۳۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے علیؑ سے سنا آپ فرما رہے تھے :  
میں عمیوں کے ساتھ ان کے خیمہ میں مسجد کو نہ میں تھا۔ وہ لوگوں کو قرآن کی تعلیم ایسے جیسے نازل رہے تھے جیسے وہ نازل کیا گیا تھا۔ تو میں نے عرض کی کہ اسے امیر المؤمنین کیا ایسے نہیں جیسے نازل کیا گیا تھا ؛ تو آپ نے فرمایا نہیں۔ اس سے ستر قریش اور ان کے آباؤ اجداد کے نام مٹا دیے گئے اور ابولہب کا نام اس لیے نہ مٹایا گیا تاکہ اس سے رسول خدا کو تکلیف پہنچانی جا سکے کیونکہ وہ آپ کا چچا تھا۔ لے

۱۴۔ ابولصیر امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی :  
من یطعم الله ورسوله — فی ولایة علی والاشیة من بعدہ —  
فقد فاز فوزاً عظیماً لے

۱۵۔ جناب منقل امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا :  
جناب جبرائیلؑ پیغمبر اسلام پر یہ آیت یوں لے کر نازل ہوئے :  
یا ایہا الذین امنوا انما نزلنا۔ فی علی۔ نوراً مبیناً لے

۱۶۔ عبد اللہ بن سنان امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت ولقد عہدنا لآدم من قبل کلمات نفی یوں نازل ہوئی تھی کہ ولقد عہدنا لآدم من قبل کلمات۔ فی محمد، وعلی وفاطمة والحسن والحسین والائمة من ذریتهم۔ فنی۔ لے

لے ربنا انکشی ص ۲۴۲ بحار الانوار جلد ۹۲ ص ۵۴

لے الغیبة للنوہانی ص ۲۱۸

لے اصول کافی جلد ۱ ص ۲۴۲

لے اصول کافی جلد ۱ ص ۲۴۲۔ لے اصول کافی جلد ۱ ص ۲۴۲

## تحریف قرآن کی کھلی دلیل

### الدلیل الواضح علی تحریف القرآن الکریم

### PROOF OF TAMPERING THE HOLY QURAN.

شیعہ اور تحریف قرآن از آقای علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر معراج ٹرسٹ لاہور

۶۴

۸۔ امام جعفر الصادقؑ سے مروی ہے؛  
قرآن کو اگر نازل شدہ انداز میں پڑھا جاتا تو اس میں کئی نام بھی لکھے جاتے لے۔  
۹۔ بزنطی کہتا ہے امام ابو الحسنؑ نے میری طرف ایک مصحف بھیجا اور کہا؛  
اس کو مست دیکھنا۔ جو نبی میں نے اس کو کھولا اور آیت (لہدیکن الذین کفروا) پڑھی  
تو اس کے بعد قریش کے ستر افراد کے نام ان کے آباء و اجداد کے ناموں کے ساتھ مرقوم تھے۔  
پھر بزنطی کہتا ہے کہ امام نے میری طرف آدمی بھیجا اور کہا کہ مصحف لے کر میرے  
پاس آؤ۔

۱۰۔ امام محمد باقرؑ سے مروی ہے؛  
جب رسولؐ جناب ختمی المرتبت حضرت محمد مصطفیٰؐ پر آیت یوں لے کر نازل ہوئے کہ۔  
ان کن تخری فی ربیب مسانزلنا علی عبدنا۔ فی علی فأتوا بسورة من مثله۔  
قرجہ؛ جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر علیؑ کے ہارسے میں نازل کیا ہے اگر اس میں  
نہیں شک ہے تو اس کی مثل کوئی سورہ لاؤ۔

۱۱۔ عبد اللہ بن سنان امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں؛  
آپ نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں سورہ اتزاب کو زیادہ تلاوت کرے گا روز قیامت محمد  
مصطفیٰؐ اور ان کی ازواج کے جوار میں ہوگا۔ اور پھر فرمایا کہ سورہ اتزاب میں قریش کے مردوزن کے  
نقائص بیان کیے گئے ہیں۔ اسے ابن سنان، سورہ اتزاب نے عربوں میں قریش کی عورتوں کو  
رُسوا کر دیا۔ یہ سورہ اتزاب سورہ بقرہ سے بھی طویل تھی لیکن اس کو کم کر دیا گیا اور اس میں تحریف  
کردی گئی۔

۱۔ تفسیر عیاشی جلد ۱ ص ۳

۲۔ اصول کافی جلد ۲ ص ۴۱۱ بحار الانوار جلد ۲ ص ۹۳

۳۔ اصول کافی جلد ۱ ص ۵۱۱

۴۔ ثواب الاعمال ص ۱ بحار الانوار جلد ۲ ص ۹۳

## اہل تشیع کے نزدیک مکمل واصل قرآن کی تفصیل تفصیل القرآن الاصلی والکامل عند الشیعۃ

A REAL AND COMPLETE TRANSLATION OF THE HOLY QURAAAN BY  
SHIATE.

شیعہ اور تحریف قرآن از آقا علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر معراج نرسٹ لاہور

۶۱

ظاہر تحریف پر دلالت کرتی ہیں موجود ہیں۔ بلکہ بعض بزرگان نے تحریف والی روایات کو بہت زیادہ قرار دیا لہذا تحریف کے قائل علماء اور انہی روایات سے استدلال کرنے والے بزرگان ان کو صحیح سمجھتے ہوئے ان کے ظواہر پر عمل کرتے ہیں۔

- (۱) پس مندری ہے کہ پہلے ان روایات کو مع الفصوص ذکر کیا جائے۔
- (۲) پھر دیکھیں کہ وہ تحریف پر کسی حد تک دلالت کرتی ہیں نیز کس طرح ان کا جواب دیا جاسکتا ہے
- (۳) اور آخر میں ان روایان احادیث اور علماء کا تذکرہ کیا جائے جنہوں نے وقوع تحریف کے بارے میں تصریح فرمائی ہے۔

وہم ترین احادیث جن پر تحریف کے قائل حضرات اعتماد کرتے ہیں

مندرجہ ذیل ہیں

- ۱۔ جابر کہتے ہیں کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے سنا وہ فرما ہے تھے؛  
لوگوں میں سے کتاب شخص کے علاوہ کوئی بھی رد دعویٰ نہیں کر سکتا کہ جیسے قرآن نازل ہوا تھا  
ویسے ہی اس نے اُسے جمع کیا ہے ہاں علی ابن ابی طالب اہل ان کی اولاد ظاہرہ کے علاوہ کسی نے  
اُس کو جیسے نازل ہوا تھا ویسے ہی حفظ و جمع نہیں کیا۔ اے
- ۲۔ جابر کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر نے فرمایا؛  
اوصیاء کے علاوہ کوئی شخص رد دعویٰ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا کہ پورا قرآن ظاہرہ و باطن اُس  
کے پاس ہے۔ اے

- ۳۔ سالم بن سنان کہتے ہیں؛  
میں سُن رہا تھا ایک شخص نے امام جعفر الصادق کے پاس قرآن کے چند حرف اُس طریق سے

اے اصول کوئی جلد ۱ صفحہ ۱۶۸ متعارفے بصائر الدرجات کے ص ۳۱ پر بھی ذکر کیا ہے۔  
اے اصول کوئی جلد ۱ صفحہ ۱۶۸ متعارفے بصائر الدرجات کے ص ۳۱ پر بھی ذکر  
کیا ہے۔



## قرآن کے تین ٹکٹ ہیں - قرآن چار حصوں میں نازل ہوا القرآن ثلاثة اثلاث ونزل القرآن في اربعة اجزاء .

**QURAN WAS ASCENDED IN FOUR PARTS, WHEREAS PRESENT  
QURAN IS CONSISTS OF THREE PARTS.**

شیعہ اور تحریف قرآن از آقا علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر معراج ٹرسٹ لاہور

۶۲

ہدیت کے تنازعات کے جس طریقہ پر عام لوگ تلاوت کرتے تھے تو امام نے فرمایا۔  
خاموشی ہو جاؤ اور اس طرح قرئت نہ کرو بلکہ اُس طرح قرئت کرو جس طرح عام لوگ قرئت  
کرتے ہیں یہاں تک کہ امام زمانہ (عج) ظہور فرمائیں۔ اور جب تمام آل محمد قیام کریں گے تو قرآن کو اپنی حد  
کے مطابق پڑھیں گے اور وہ مصحف نکالیں گے جسے علی ابن ابی طالب نے لکھا تھا۔ پھر امام حضرت  
نے فرمایا کہ جب حضرت علیؑ کی کتاب کو جمع کر کے لکھ چکے تو لوگوں سے کہا کہ یہ کتاب اللہ ویسے ہے  
جیسے پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰؐ پر نازل ہوئی اور اس کو میں نے دو گتوں (مجلد) کی صورت میں جمع کیا  
ہے۔ مادرجب لوگوں نے یہ جواب دیا کہ ہمارے پاس مصحف ہے اور تمام قرآن اُس میں سے ہیں  
آپ کے جمع کردہ قرآن کی ضرورت نہیں تو حضرت علیؑ نے فرمایا کہ خدا کی قسم آج کے بعد اس کو نہ دیکھو گے  
ابتدا یہ یاد رکھنا کہ نئے جمع کرنے کے بعد تم لوگوں کو اطلاع کیا جاتا تھا کہ اسے پڑھو۔ لے

۴۔ مفسر امام محمد باقر سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

اگر قرآن میں ہی دریا دن نہ ہوتی تو کسی صاحب عقل پر جارا حق معنی نہ ہوتا۔ اور جب ہمارے  
تمام (حضرت امام مہدی عج) ظہور کریں گے اور اس کو پڑھیں گے تو قرآن اُن کی تصدیق کرے گا۔  
۵۔ اصبح بن نباتہ کہتے ہیں کہ میں نے سننرت علیؑ کو یہ کہتے سنا:

قرآن کے تین ٹکٹ ہیں۔

(۱) ایک ٹکٹ ہمارے دشمنوں کے ہاتھ سے ہے

(۲) دوسرا ٹکٹ سنن اور شائیں ہیں۔

(۳) تیسرا ٹکٹ فرشتوں و انجیلوں میں ہے۔

امام جعفر الصادقؑ فرماتے ہیں کہ قرآن چار حصوں میں نازل ہوا۔

(۱) ایک حصے میں ملال کا ذکر۔

۱۔ اصول کافی جلد ۲ ص ۲۶۳

۲۔ تفسیر الویاضی جلد ۱ ص ۳۱

۳۔ اصول کافی جلد ۲ ص ۲۶۳

بجای آیت طہ آیت ۱۷۱ تا ۱۷۳ اور آیت نور آیت ۲۱ تا ۲۴

# قرآن مجید



انرا افادات  
حضرت مولانا محمد اسماعیل  
قدس سرہ



مؤلف و مرتب:  
مولانا اسماعیل  
ناصر حسین نجفی

پبلشرز مولانا محمد اسماعیل  
ناشر مولانا اسماعیل  
221 B/5 سیدنا گلی لاہور  
پتہ: مولانا محمد اسماعیل (دوسرا باب)

## تحریف قرآن کا اعتراف اور صحابہ کرام پر من گھڑت الزام

## الاعتراف بتحريف القرآن والاتهامات المخترعة على الصحابة

QURAN IS ALTERED CORRUPTED AND IN PERVERTED  
FORM. (SHIA BELIEF).

نوحات شیعہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل ناشر مبلغ اعظم اکیڈمی R5-22 سیٹلٹ ٹاؤن خوشاب .

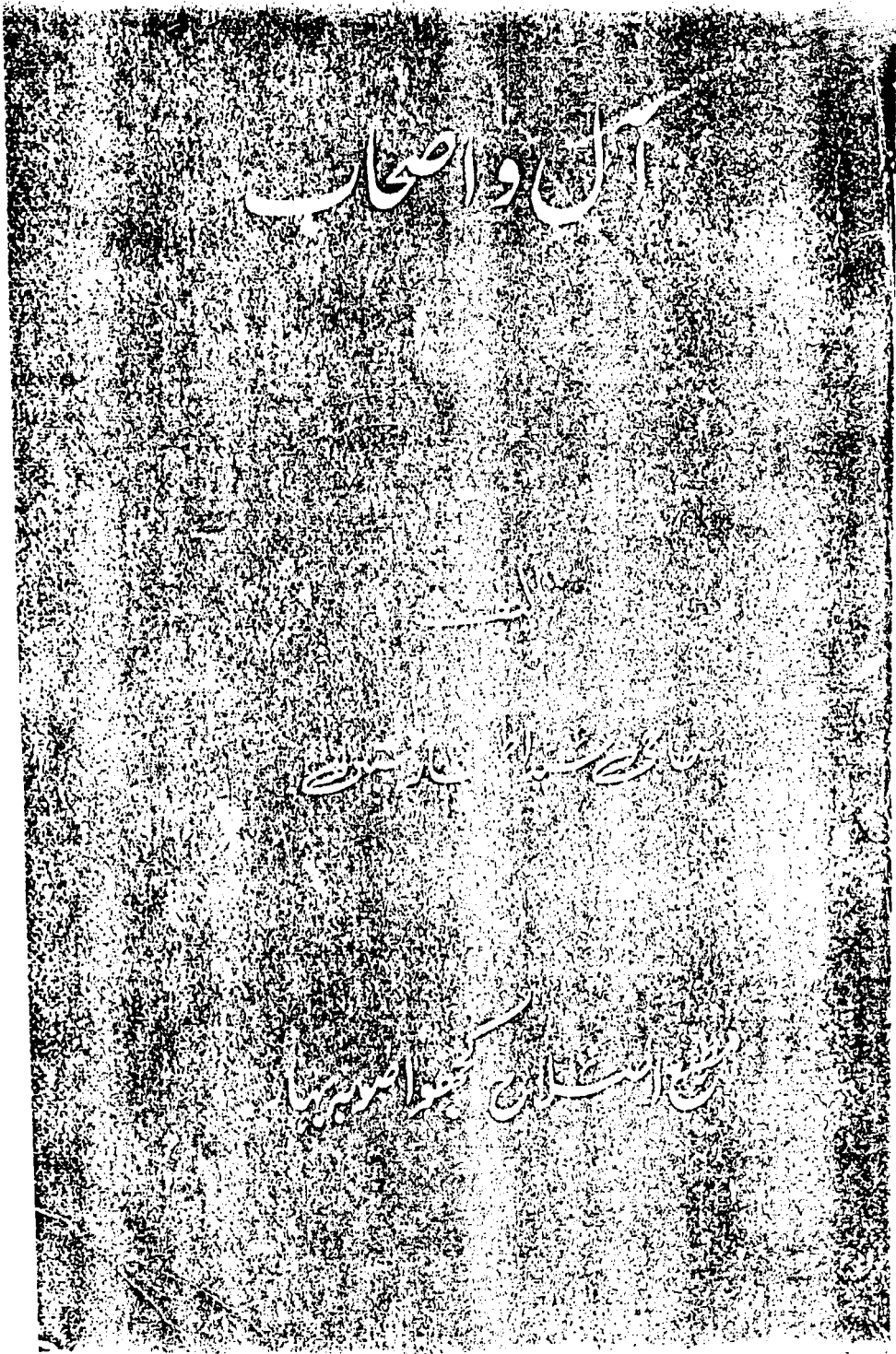
۱۲۹

لئے غلط ہیں کہ ان کو صحیح ماننے سے قرآن سے اعتماد اٹھ جاتا ہے اور ہذا القرآن والعمل بہ، متواتر اور حالانکہ قرآن کریم اور اس پر آئمہ طاہرین کا عمل کرنا تو اتنے سے ثابت ہے۔ لہذا ان کا تواتر معزی عند الجلسی بھی غلط ثابت ہوا۔ باقی رہا آپ کا تفسیر نوحہ اللہ میرے ان علیاً مولیٰ المؤمنین کے نوٹ کو تفسیری کہنا۔ سو غلط ہے کیونکہ وہاں لفظ تفسیر نہیں۔ بلکہ لفظ قرأت موجود ہے اور تفسیر قرأت میں داخل نہیں۔ بلکہ وہاں تو صاف لکھا ہے کہ کتنا نفراذ علیٰ عہد رسول اللہ یعنی ہم حضور رسالت آت کے زمانہ میں اس طرح اس آیت کو پڑھتے تھے۔ رہا :-

اصول کو حنی کی نسبت آپ کا کہنا کہ عبارت کو کاٹ کر پیش کیا گیا ہے۔ یہ غلط ہے آپ بھی صحیح عبارت پیش کر دیجئے اور جواب دیجئے تاکہ عوام کو حق و باطل میں تیز کر سکیں آسانی ہو اور اگر آپ کے پاس اصول کو حنی نہیں تو ہم سے سنئے :-

ان کل آیة تخالف قول اصحابنا فانها تخمّل علی النسخ۔ اب فرمائیے کہ میں کونسا لفظ ہے جس کو کاٹا گیا ہے۔ اسکا ساں مطلب یہ ہوا کہ ہر وہ آیت جو ہمارے صحابہ کے قول کے خلاف ہر نسخہ صحیحی جائیگی جس ن نشان شارح نے صاف لکھی ہے کہ :-  
بقوله تعالیٰ ولرسوله ولذی القربی فی الایة ثبوت سهم ذوی القربی فی الغیمة او نحن نقول تنسیخ ذالک باجماع الصحابة یعنی ولرسوله ولذی القربی کی آیت میں ذوی القربی کے حصے کا ثبوت فی الغیمة قرآن میں تو موجود ہے مگر ہم (اہل سنت) کہتے ہیں کہ یہ آیت نسخ ہو گئی ہے صحابہ کے اجماع سے۔  
سبحان اللہ! آپ کے صحابہ میں کتنی حالت ہے کہ مل کر قرآن آیات کو بھی منسوخ کر سکتے ہیں۔

نوٹ اذ مؤلف :- اہی وہ مل کر کہا نہ کر سکتے تھے سب کچھ کر سکتے تھے۔ مل کر اجماع سے قرآن کی آیات کو منسوخ کر سکتے تھے۔ مل کر اجماع سے صحیحہ خارج سلام اللہ علیہا کو حق پر سے محروم کر سکتے تھے اور مل کر اجماع سے ہی بنت رسول کریم کے دروازے پر لڑکے پاؤں لاکر دھکیاں دے سکتے تھے۔ بلکہ سچ پوچھو تو نوحہ رسول کے قتل کے منسوب بھی تو اجماع ہی کے فیصلہ ہو رہے ہیں آئے۔



قرآن پاک سے بے شمار آیات نکال دی گئیں

قد اخرجت آیات كثيرة من القرآن الکریم .

NUMEROUS QURANIC VERSES WERE TAKEN OUT FROM THE HOLY QURA'AN.

آل و اصحاب از حاجی سید الطہار حسین صوبہ بہار

آل و اصحاب

۱۳

ذکر خیر کر سکیں۔ اسی مضمون کی حدیث مسند احمد بن حنبل مطبوعہ مصر جلد ۲۳  
دیگر میں بھی ہے۔  
پس جب حضرت ابو بکر کی صاحبزادی کی یہ حالت ہو تو اون کے قرآن کے  
مجموعہ میں حضرت علیؑ اور اون کی اولاد کا نام کیوں کر لیا جاسکتا ہے۔  
الجماعی جیب اہل غرض نے قرآن میں آیتوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دیا  
منافقین کے نام جو صاحب اختیار ہو گئے تھے یا اون کے جو گے اور  
قبیلہ کے تھے انکو نکال ڈالا اور حضرت علیؑ کا نام جہاں تھا یا آل رسولؐ  
کا جہاں ذکر تھا انکو نکال ڈالا۔ یا اعراب بدل کر گول مول کر دیا تو اون کے  
منافقین کا دعویٰ کہ کسی آیت سے نہ حضرت علیؑ اور نہ اون کی اولاد کا پتہ چلتا ہے۔  
نہک برجاحت یا نشیدن کا مضمون ہے۔ اس پر اہل غرض دو اعتراض کر سکتے  
ہیں کہ اگر یہ سب صحیح ہے اور جامعین قرآن نے منافقین وغیرہ کا نام نکال  
ڈالا تو پھر ازدواج نبیؐ کی مذمت کیوں کر قرآن میں باقی رہ گئی خصوصاً حضرت  
عائشہ اور حفصہ کی مذمت کو سورہ تحریم میں سے کیوں کسی نے نہ نکال ڈالا۔  
اور پھر جب انسان میں یہ سب قدرت تھی اور انھوں نے قرآن کے ساتھ  
وہ ترکیبیں کیں جو اور واضح کی گئی ہیں تو خدا کا وعدہ کہ انالہ لھا نفظون کیا ہوا۔  
اعتراض اول کا جواب کہ ازدواج نبیؐ کا ذکر خیر قرآن پاک میں کیوں نہ ہو  
کیا ہے کہ اول مجموعہ جو قرآن کا خلافت حضرت ابو بکر میں بنایا گیا تھا غالباً  
اوس میں سے جیسے اور منافقین قریش اور مدوین بنی ہاشم کا نام نکالا گیا  
اوسی طرح ازدواج کے متعلق کی آیتیں بھی نکال دی گئیں۔ اور یہ قرآن اور  
دوسرے قرآن جو دوسرا اصحاب نے جمع کیا تھا وہ خلافت سیوم تک اپنے  
اپنے حال پر چلے آئے۔ لیکن جب حضرت عثمان کا زمانہ آیا تو انکو اور بھی

ذکار الاذہان بجوابے حیلہ الاذہان

# ہزار تمہاری دین ہماری

مصنف

عبد الکریم مشتاق ادیب فاضل

شائع کراہے۔

رحمت اللہ علیک ایجنسی (ناشرین و تاجران کتب)

بمبئی بازار، نزد خوبہ مسجد و بڑا ایام یاڑہ، کراچی ۲

اصل قرآن مہدی کے پاس ہے ، موجودہ قرآن غیر اصل ہے  
القرآن الاصلی عند المہدی ،

والقرآن الذی عند الناس لیس بأصلی .

THE PRESENT QURA'AN IS ABRIDGED WHERE AS THE ORIGINAL  
QURA'AN IS KEPT BY IMAM MEHDI.

مرزا تھماری دس ہماری (ذکاء الاذعان بجواب جلاء ازحان) مصنف عبد الکریم مشتاق رحمت اللہ تک انجمنی کراچی

۵۵۳

ہوا یا جس کا رخ ہوا اسے بھی اللہ کا کلام مانتے ہیں جب کہ تم صرف موجود کو مانتے حاضر  
کو تسلیم کرتے ہو۔ اور عیب کے منکر بنتے ہو۔ قرآن تمہارا سالم ہوا یا ہمارا۔؟  
○ اعتراض ۲۴۲: تفسیر صفائی ص ۱۵۱ میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت  
علیؓ سے کہا کہ کیا اصلی قرآن کے ظہور کا وقت بھی معلوم ہے۔ حضرت  
علیؓ نے فرمایا۔

نم اذ اقام القائم من وحی ینظہر  
ہاں جب میری اولاد میں سے امام  
مہدی اٹھیں گے تو اُس قرآن  
کو ظاہر کریں گے۔

تفسیر صفائی ص ۱۵۱ سطر ۳۳  
معلوم ہوا کہ حضرت مہدی و الاقرآن اور ہے اور موجود قرآن  
اور ہے بس جس پر تمہارا ایمان ہے وہ موجود نہیں اور جو موجود ہے  
اس پر آپ حضرات کا ایمان نہیں تفصیلی جواب عنایت فرمایا۔

جواب ۲۴۲: بلاشبہ چونکہ قرآن امام مہدی علیہ السلام کے پاس

ہے وہ پورا ہے اس میں تمام منسوخ آیات اور موجودہ آیات اسی ترتیب سے

موجود ہیں جس طرح وحی کی گئیں اور تمام تفسیری نوٹ اور وضاحتیں اس نسخہ میں ہیں

اس میں حصہ ص ۱ کی بیان کردہ مکمل تشریح موجود ہے اس میں ماضی حال اور مستقبل

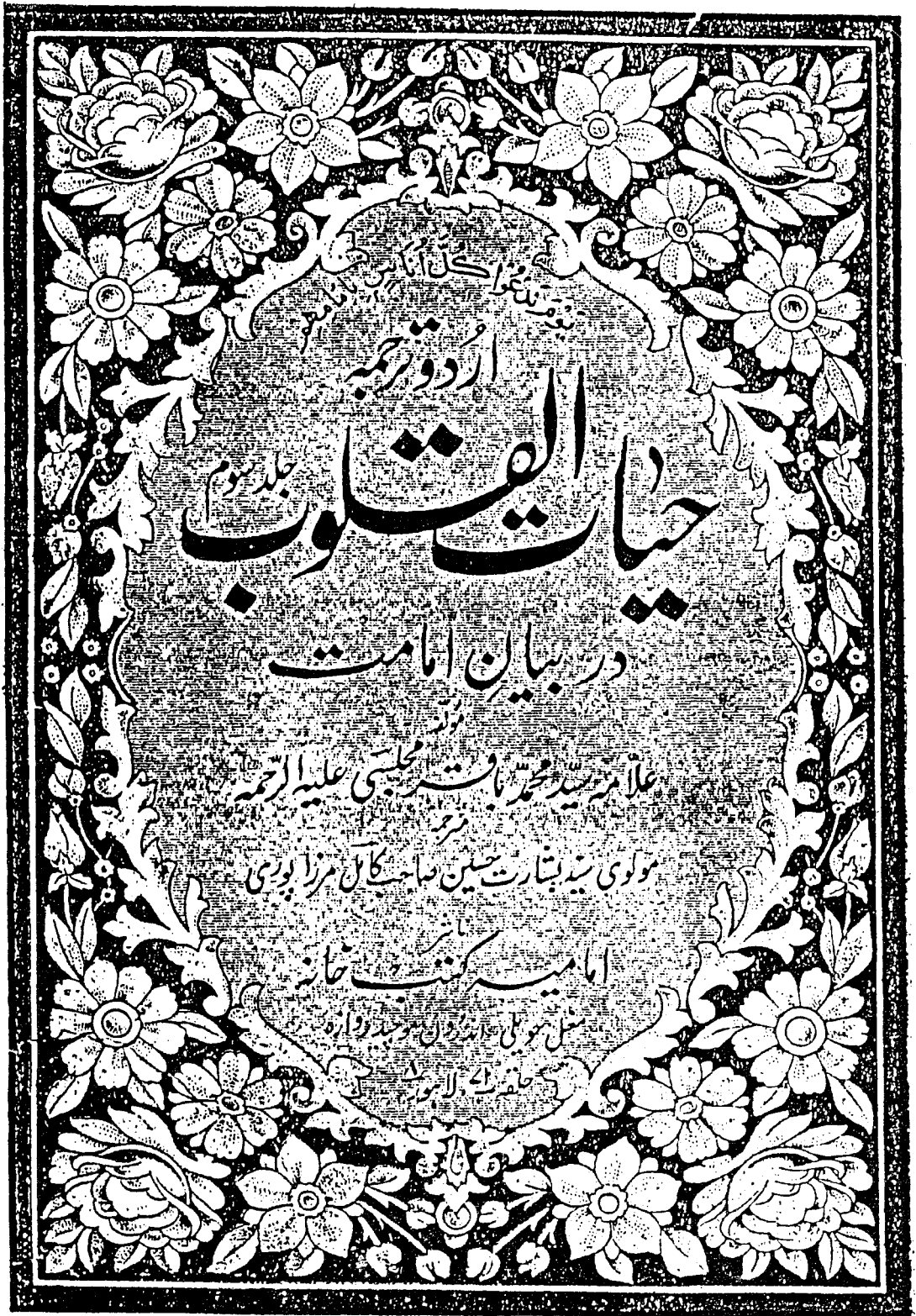
کا تمام باتیں موجود ہیں۔ اور وہ جامع نسخہ ہے کہ جس میں ہر خشک تر کا بیان جمع

ہو ہے۔ اور آپ حضرات کا اس بظاہر ترتیب نزولی قرآن پر ایمان نہیں بلکہ

صرف اس قرآن موجود پر ایمان ہے جس کا آپ ہی کے بقول کثیر حصہ جا تا رہا ہے

یعنی آپ کا ایمان غیر سالم قرآن پر ہے اور ہمارا مکمل و سالم قرآن پر ایمان ہے

جو اہمیت ۳ سے جدا نہیں ہوا۔ اسی لئے زمانہ عدلیہ میں یہ قرآن ظاہر ہوگا۔  
اور باطل کو مٹائے گا۔ اور خدا کی ضمانت کو ثابت کرے گا کہ اس میں ہر  
خشک تر کا بیان ہے اور اسے کوئی غیر ظاہر مس بھی نہیں کر سکتا ہے مگر صرف  
مطہرین اسے چھو سکتے ہیں۔ جب امام اس قرآن کو ظاہر کریں گے تو دنیا سے  
باطل بھاگ اُٹھے گا۔ اور حق کا غلبہ آجائے گا۔ قرآن مجید جو اس وقت





## قرآنی آیات میں تبدیلی کا اعلان

## الدعاء بالتبديل في الايات القرآنية

## A DECLARATION OF CHANGING QURANIC VERSES.

حیات القلوب جلد سوم از محمد باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب

۱۲۰

فصل بندوں میں دراصل ابراہیم میں برگزیدہ ہیں

علی بن ابراہیم نے تفسیر میں بیان کیا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے: **وَالْاٰیٰتِ الْاٰنۡبِیَآءِ وَآلِ اِبْرٰہِیْمَ وَآلِ عِمْرٰنَ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلٰی الْعٰلَمِیْنَ** آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن سے خارج کر دیا ہے۔

شیخ طوسی نے مجالس میں بسند مستبر ابراہیم بن عبد الصمد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صادقؑ کو اس آیت کو اس طرح پڑھتے ہوئے سنا کہ **اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَاٰلَ اِبْرٰہِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ وَاٰلَ مُحَمَّدٍ عَلٰی الْعٰلَمِیْنَ** میں آل محمد کو قرآن سے نکال دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ کتاب تاویل الایات میں امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ داسے ہوان لوگوں پر کہ جب آل ابراہیم و آل عمران کو یاد کرتے ہیں خوش ہوتے ہیں اور جب آل محمد کو یاد کرتے ہیں تو ان کے قلوب مگر ہو جاتے ہیں اسی خدا کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے۔ اگر ان میں سے کسی نے ستر پیغمبروں کے مثل عمل کیا ہو گا تو خدا اس کے عمل کو قبول نہ کرے گا اگر اس کے نام عمل میں میری اور علی بن ابیطالب کی محبت ولایت نہ ہو۔

ایضا۔ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں حضرت امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا ابا الحسن مجھ کو اس وصیت سے آگاہ فرمائیے جو آپ کو حضرت رسولؐ نے فرمائی ہے جناب امیر نے فرمایا کہ بیشک خدا نے تمہارے لئے دین حق کو انتخاب کیا اور تمہارے لئے اس کو پسند فرمایا اور تم پر اپنی نعمت تمام کی کیونکہ تم اس کے سب سے زیادہ مستحق اور اہل تھے اور بیشک خدا نے اپنے پیغمبرؐ کو وحی کی کہ وہ مجھ سے وصیت فرمائیں تو حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اے علی میری وصیت یاد رکھو میرے امان کی رعایت کرنا۔ میرے عہد کو وفا کرنا میرے دشمن کو پورا کرنا میری سنت کو زندہ رکھنا۔ لوگوں کو میرے دین کی طرف دعوت دینا کیونکہ خداوند تمہارے لئے مجھ کو برگزیدہ کیا اور پسند کیا تو مجھے اپنے بھائی موسیٰ کی دعا یاد آگئی اور میں نے دعا کی کہ خدا دنا میرے واسطے میرے اہل سے ایک نیر قرار دے جس طرح جناب موسیٰ کے سے ہارون کو وزیر قرار دیا تھا تو خدا نے مجھے وحی فرمائی کہ علیؑ کو میں نے تمہارا دنا براور مددگار اور تمہارے بعد تمہارا خلیفہ

## عقیدہ تحریف القرآن کا اعتراف اور توہین حضرت ابو بکر

## الاعتراف بعقيدة التحريف في القرآن و اهانة ابي بكر

AN ACCEPTANCE OF THE BELIEF OF TAMPERING  
THE HOLY QURAN. INSULT OF HAZRAT ABU BAKR  
(RA)

حیات القلوب جلد دوم از باقر مجلسی مطبع نو کشور

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم ۸۳۲ انجمن سوال باب ترجمہ الوداع اور اس سفر کے تمام حالات

میں تھا اسے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑتا ہوں۔ جب تک اس سے متک رہو گے اور ان سے ہاتھ نہ  
 اٹھاؤ گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے وہ دونوں خدا کی کتاب اور میری محنت سے جو میرے اہلیت میں اور یہ  
 دونوں تمہارے درمیان میرے خلیفہ میں اور یہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک میرے  
 پاس حوض کوثر پر نہ پہنچیں پھر وہاں تم سے پوچھوں گا کہ تم نے ان کی رعایت کی یا نہیں؟ اس روز  
 چند اشخاص کو میرے حوض سے دُور کریں گے اور دُور کریں گے جس طرح لوگ اونٹوں کو پانی پلاتے وقت  
 اجنبی اونٹوں کو حوض سے جھکا دیتے ہیں۔ اُس وقت ان میں سے کچھ لوگ کہیں گے کہ میں نکلاں اور میں  
 نکلاں ہوں۔ تو میں ان کے جواب میں کہوں گا کہ میں تم کو جاننا اور پہچاننا ہوں۔ تمہارے ناموں سے واقف  
 ہوں۔ لیکن میرے بعد تم مُردہ ہو گئے اور دن سے بجلی گئے تھے لہذا تمہارے لئے خدا کی رحمت سے دُوری  
 اور ذاب اللہی سے نزدیکی ہو۔ یہ فرما کر حضرت منبر سے نیچے آئے اور اپنے حجرہ مقدسہ میں واپس تشریف  
 لے گئے اور ابو بکر مابین میں پریشانہ دُختے اور باہر نکلتے نہ تھے یہاں تک کہ جناب رسولِ خدا نے صلوات  
 اور انصار نے مستحق اہلیت رسالت سے انکار اور ان کے حق کو جو خدا نے ان کے لئے مقرر فرمایا تھا غیب  
 کرنے کے ارادہ کے سلسلہ میں کیا جو کچھ کیا اور یہی سبب ہوا کہ دُوسرے منافقین نے خلافت غیب کمر  
 فرض رسولِ خدا کے ایک خلیفہ کے ساتھ یہ برتاؤ کیا اور دُوسرے کے ساتھ جو کتابِ خدا تھی تحریف کی اور  
 تیز و تہل کیا اور جس طرح جابا الٹ پلٹ کر دیا۔ اس روایت کے راوی انصاری سے خذیفہ نے کہا ہے  
 انصاری اس امر عظیم میں جو میں نے تم سے بیان کیا عبرت و نصیحت ہے اُس شخص کے لئے جس کی خذیفہ نے  
 کرنا چاہیے۔ انصاری نے کہا مجھے اُس دُوسری جماعت کے لوگوں کے نام بتائیے جو صحیفہ کی تحریر میں شریک  
 متفق تھے اور اُس پر اپنی گواہیاں ثبت کی تھیں۔ خذیفہ نے کہا وہ اہل بیتان، عکرمہ بن ابی جہل، صفوان بن  
 امیہ بن خلف، سعید بن العاص، خالد بن ولید، عیاش بن ابی ریحہ، بشر بن سعید، اسمٰئل بن عمر، حکم بن ترمذ  
 صہیب بن سنان، ابو اور اسلمی، یسع بن اسود، بدری اور کُھ اور زُک تھے جن کی تعداد اور نام بخوبی لگ گیا  
 ہوں۔ پھر اُس جوان انصاری نے کہا اے خذیفہ! اصحاب رسول میں اس گروہ کی کیسی قدر و منزلت تھی کہ  
 ان کے سبب سے تمام صحابہ دین سے پھر گئے۔ خذیفہ نے کہا یہ لوگ قبیلوں کے سردار اور ان کے بزرگ تھے  
 اور اس بیعت کے ہر فرد کی تابع عظیم مخلوق تھی کہ لوگ ان کی باتیں سنتے اور اطاعت کرتے تھے اور  
 ان کے غیبت دلوں کی ہڑایتوں میں ابو بکر کی محبت جاگزیں تھی جس طرح بنی اسرائیل کے دلوں میں پھرے  
 اور سامری کی محبت جگمگاتے ہوئے تھی جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے: **وَأَشَدُّ كِبْرًا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلُ**  
**يَكْفُرُ بِهِمْ رَأْيُ سَوْرَةَ بَدْرٍ** ان کی بے ایمانی کی وجہ سے پھرے کی محبت ان کے دلوں میں گھول کر پلا  
 دی گئی۔ یہ بیشک کہ بنی اسرائیل نے ہاروں کو چھوڑ دیا اور ان کو گمراہ بنا دیا۔ پھر اُس سعادت مند جوان  
 انصاری نے کہا کہ خداوند عالمین کی قسم کھاتا ہوں کہ میں ہمیشہ ان کو دشمن رکھوں گا اور ان سے اور  
 ان کے کاموں سے خدا کے نزدیک بیزاری کا اظہار کرتا رہوں گا اور ہمیشہ حضرت امیر المؤمنین کی خدمت  
 میں رہوں گا تاکہ جلد بھوک شہادت نصیب ہو انشاء اللہ پھر وہ خذیفہ سے رخصت ہوا اور جناب امیر کی خدمت میں

مختصر ترجمہ و تعارف

# فصل الخطاب

فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب

للعلامة المرزا حسين بن محمد تقي النورى الطبرسى الشيعى الامامى

محمد الفاروقى النعمانى — رفيق دار المؤلفين كراتشى

ناشر مركزية حزب الاسلام لاہور

## حضرت علی کا قرآن حضرت ابو بکر اور عمرؓ نے رد کر دیا جحنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما من قرآن علی کرم اللہ تعالیٰ

وجہ

SHIEKHEEN (RA) REFUSED TO ACCEPT THAT QURAN  
WHICH WAS COMPILED BY HAZRAT ALI (RA)

مقدمہ

۶۴

خطاب

کے سامنے رکھ دی جائیں تو کس میں قدرت ہے کہ انہیں اصل سلسلے کے مطابق مرتب کر دے۔  
پھر صحابہ تو ہر وقت رسولؐ کی خدمت میں موجود نہیں رہتے تھے ان میں سے بہت  
سے حضرات بعد ہجرت اسلام لائے تھے اور قرآن اس کے پہلے سے نازل ہو رہا تھا۔ ان میں زیادہ تر  
تجارت پیشہ اور کاروباری لوگ تھے ان میں سے اکثر بس نماز میں پڑھنے بھر کے لیے جتنے قرآن کی  
ضرورت تھی وہ یاد کر لیتے تھے۔ پورا قرآن ہر ایک آدمی کہاں یاد کر سکتا تھا چہ جائیکہ اس کے  
آیات کی پوری ترتیب اور شان نزول۔ اس کے لیے ایسی ہستی کی ضرورت تھی جسے خاص طور پر خدا  
رسولؐ کی طرف سے علم قرآن عطا ہوا ہو جو آیات کی ترتیب اور شان و کیفیت نزول سے پوسے  
طور مطلع ہو۔ یہ ذات حضرت علی بن ابیطالبؓ کی تھی جو خالق کی جانب سے اس فریضہ کو انجام دینے  
کے ذمہ دار تھے اور رسولؐ نے انہی کو تمام دینی امانتوں کا محافظ بنا یا تھا چنانچہ پیغمبر خدا کی زندگی میں  
سب امتیں کے سپرد تھیں اور وہ قرآن کا کنوٹی ذخیرہ بھی تمام و کمال انہی کے پاس تھا اور رسالت  
مآبؐ نے آپ کے لیے اعلان فرمادیا تھا کہ عَلِيُّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ۔ علیؓ قرآن کے ساتھ  
ہیں اور قرآن علیؓ کے ساتھ ہے۔ اور اس سلسلے کا نام لے کر جس کی پہلی کڑی آپ تھے قرآن کے ساتھ  
مرکز تہمت قرار دیا تھا اس طرح کہ اِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ التَّقْلِيْبِ بِعَتَابِ اللَّهِ وَعِبْرَتِي  
اَهْدِيْتِي يَوْمَ رَفَاتِي كَيْ يَدْرَجَ اَقْتِدَارُ اِبْنِ مَرْكُزٍ بِاَقْتِدَارِ اَبِي بَكْرٍ اَقْتِدَارِ اَبِي بَكْرٍ  
مصالح اس کے متقاضی نہ تھے کہ قرآن کے ساتھ علی بن ابیطالبؓ کا نام ہر مسلمان کے ذہن پر  
نقش ہو۔ لہذا باوجودیکہ حضرت علی بن ابیطالبؓ نے سب سے مقدم ہی کام سمجھا اور اسے اس  
سرگرمی سے انجام دیا کہ قسم کھاتی کہ رد اپنے دوش پر نہ ڈالوں گا اس کا مطلب یہ ہے کہ گھر سے  
باہر نکل کر کہیں آؤں جاؤں گا نہیں جب تک قرآن کو کتابی صورت سے اس کی تنزیلی ترتیب  
کے مطابق جمع نہ کر دوں۔ چنانچہ چند ہی روز میں آپ نے اس کام کو انجام دے دیا، مگر جب اسے  
آپ نے ارباب اقتدار کے سامنے پیش کیا تو وہاں سے اسے رد کر دیا گیا اور کہا، ہمیں اس  
کی ضرورت نہیں ہے۔

آپ خاموشی کے ساتھ اپنے اس جمع کردہ صحف کو واپس لائے اور اپنے ذخیرہ خاص

میں محفوظ کر دیا۔

المجلد الاول

# من كتاب البرهان في تفسير القرآن

لؤاذه

العلامة الثقة الثبت المحدث الخبير والناقد البصير  
السيد هاشم بن السيد سليمان بن سيد اسماعيل بن سيد عبد الجواد الحسيني  
البحراني التوبلي الكتاكاني المتوفى في سنة ١١٠٧ او ١١٠٩ رضوان الله عليه

الطبعة الثانية

طبع على نفقة الصالح الوفي المخلص الصفي

خلام احاديث الائمة المعصومين

الحاج ابو الفاسم بن محمد تقى

المشتتهر بالسالك وفقه الله لمرضاته آمين

و نائب ولي نعمه محمد محمود بن محمد الموسوي الزندي

بمساعدة الثقة الصالح الشيخ نجيب الله بن كريم الله النفرشي البازرجماني

تم ان درء بابخانه آفاناب، بطبع رسيد

## قرآن بکری کھا گئی

## اکٹھ الشاہ قرانا

## QURAN WAS EATEN BY GOAT.

فی بیان وقوع بعض التنبیحات فی القرآن

-۳۸-

صلحہ فتمحوا فضائح التقوم فونب عمرو قال یا علی اردده فلا حاجة لنا فيه فاخذہ علیؑ فانصرفتم احضر زید بن ثابت وكان قارباً للقرآن فقال ان علیاً جاتنا بالقرآن و فيه فضائح المهاجرین و الانصار و قدارنا ان تؤلف لنا القرآن و تسقط عنه ما كان فيه فضيحة و هنك للمهاجرین و الانصار فاجابه زید الى ذلك ثم قال فان انا فرغت من القرآن علی ما سألتم و اظهر علی القرآن الذى الفه اليس قد بطل كل ما علمتم؟ قال عمر فما العيلة؟ فقلید بانتم اعلم بالعيلة فقال عمر ما العيلة دون ان تقتله و نستريح منه فدبروا فی قتله علی يد خالد بن الولید ولم یقدروا علی ذلك فلما استخلف عمر سئل علیاًؑ ان تدفع الیهم القرآن لیحرقوه فیما بینهم فقال یا ابا الحسن ان كنت جئت به الی ابی بکر فأت به الیناحتی نجتمع علیه فقالؑ هیبات لیس الی ذلك سئل انما جئت به الی ابی بکر لنقوم المحجة علیکم و لا تهلوا یوم القيمة انا كنا من هذا غافلین و اقولوا ما جئنا به ان القرآن الذى عندی لایسه الا المظہرون و الاوسیاء من ولدی، فقال عمر فهل وقت لاظهاره معلوم؟ قال علیؑ نعم اذا قام القائم من ولدی یظهره و یعمل الناس علیه فیجرى السنه به صلوات الله علیه .

و فی الكتاب المذكور عن کاتب مسلم عن عبداللہ بن جعفر بن ایطالب انه قل کلاماً طویلاً جرى بینہ و بین معوية فی محضر جماعة منهم الحسن بن علی علیهما السلام الی ان قال فقال الحسنؑ ان عمر ارسل الی ابی انی ارید ان اجمع القرآن و اکتبه فی مصحف فابث الی بما کتبت من القرآن فاتاه و قل تضرب و انہ عتی قبل ان یصل الیک، قال ولم؟ قال لان الله تعالى قال لا یسه الا المظہرون قال ایمنی ولم یسک ولا اسماک فغضب عمرو قال ان ابن ایطالب یحسب ان احداً لیس عنده علم غیره، من کل ینقر، شیئاً من القرآن فلیأتنی به فاذا جاء رجل و قرء، شیئاً و قرء، معه رجل آخر فیہ کتبه و الا لم یکتبه ثم قال الحسن و قد قالوا اضاع منه قرآن کثیر بل کذبوا بالله بل هو مجموع محفوظ عند اهله ثم قالؑ نعم ان عمر امر قضائه و ولاته، ان اجتهدوا بأرائکم و اقتصوا بما ترون انه الحق فما یزال هو و ولاته قد وقفوا فی عظیمه فیخرجهم منها ابی لیحتج بما علیهم فنجتمع القضاة عند خلیفتهم و قد حکموا فی شیئ واحد بقضایا مختلفة فاجازها لهم لان الله تعالى لم یؤتہ الحکمة و فصل الخطاب الخیر .

و فی کتاب المذكور ایضاً فی جملة احتجاج علیؑ علی جماعة من المهاجرین و الانصار ان طلحة قال له فی جملة مسائله عن یا ابا الحسن شیئ ارید ان اسئلك عنه رأیتك خرجت بثوب معتوم، فقلت ایها الناس انی لم ازل مشتتلاً برسول الله ﷺ، یسله و تکفیه و دفنه ثم اشتفت بکتاب الله حتى جمعته فهذا کتاب الله عندی مجموعاً لم یسقط منه حرف واحد ولم ار ذلك الذى کتبت و الفت و قد رأیت عمراً یبث الیک ان ابث به الی فایبت ان تفعل فدعی عمر بالناس فاذا شهد رجلان علی آیه کتبتها و ان لم یشهد علیها غیر رجل واحد، رجعا فلم یکتب عمر، فقال عمر و انا اسمع انه قد قل یوم الیمامة قوم کانوا یقرؤن قرآناً لا یقرأ غیرهم فقد ذهب و قد جاءت شاة الی صحیفة و کتاب یکتبون فاکتبا و ذهب ما فیها و الکاتب یؤمذ عثمان و سمعت عمر و اسماک الذین الفوا ما کتبا علی عهد عمر و علی عهد عثمان یقولون ان الاحزاب كانت تعدل سورة البقرة و ان النور برف و مائة آیه و الحجر تسعون و مائة آیه فما هذا و ما یمتک برحمتک الله ان تخرج کتاب الله الی الناس و قد عهد عثمان حین اخذ ما الف عمر فجمع له الکتاب و جعل الناس علی قرأته واحدة فمزق مصحف ابی بکر و ابی سعید و احرقهما بالنار فقال له علیؑ یا طلحة ان کل آیه انزلها الله علی محمد ﷺ عندی باملاء رسول الله ﷺ و خط یدی و تأویل کل آیه انزلها الله علی محمد و کل حلال و حرام اوحداً و حکم او شیئ یمتاج الیه الامة الی یوم القيمة فهو عندی مکذوب باملاء رسول الله و خط یدی حتى ارض الخدش، قال طلحة کل شیئ من صغیراً و کبیراً و خاص او عام کان او یکون الی یوم القيمة فهو عندک مکذوب؟ قال نعم و سر ذلك ان رسول الله ﷺ اسر الی نسی مرته مفتاح الف باب من العلم یفتح کل باب الف باب ولو ان الامة منذ قبض رسول الله ﷺ اتبعونی و اطاعونی لا ناروا من فوقهم و من تحت ارجلهم و ساق الحديث الی ان قال ثم قال طلحة لا اربک یا ابا الحسن اجبتنی عما سئلتک عنه من امر القرآن الا نظاره للناس فقال یا طلحة عمداً کففت عن جوابک فاخبرنی عما کتب عمر و عثمان

# الأنوار النعمانية

لمؤلفه

العالم العامل والكاamil الباذل صدر الحماة ورئيس العلماء

السيد نعمه الله بحري

طاب ثراه وجعل الجنة مثواه

المؤلف سنة ١١١٢

الجزء الثاني

منشورات

مؤسسة الأعلی للطبوعات

بيروت - لبنان

ص ٧١٢٠

اصل قرآن آج کے بعد ظہور مہدی تک نظر نہیں آئے گا۔ (اہل تشیع کا دعویٰ)  
لا یرى القرآن الاصلی بعد الیوم حتی یرظهر (المہدی العاء اهل التشیع)

THE ORIGINAL QURAN IS CONCEALED AND WILL BE  
REVEALED BY IMAM MAHDI.

ج ۲

نور فی الصلوٰۃ

-۳۶۰-

بہا فی الصلوٰۃ ، و کیف حکمنا بأنّ الکلّ قد نزل بہ الروح ، فانّ هذا القول منہم  
رجوع عن التواتر

الخامس انہ قد استفاض فی الأخبار أنّ القرآن کما أنزل لم يؤفہ الا امیر المؤمنین  
ؑ بوصیۃ من النبی ﷺ ، فبقی بعد موته ستۃ أشهر مشتغلا بجمعه ، فلما جمعه  
کما أنزل انی بہ الی المتخلفین بعد رسول اللہ ﷺ ؛ فقال لهم هذا کتاب اللہ کما أنزل  
فقال له عمر بن الخطاب لاحاجۃ بنا الیک ولالی قرآنک ؛ عندنا قرآن کتبہ عثمان فقال  
لہم علیّؑ ان تزورہ بعد هذا الیوم ولا یراہ أحد حتی یرظر ولدی المہدیؑ فی  
ذلك القرآن زیادات کثیرہ وهو خال من التحریف ؛ وذلك أنّ عثمان قد کان من کتاب  
الوحی لمصلحۃ رآها ﷺ وهی ان لا یکذوبہ فی أمر القرآن بأن یقولوا انہ مفتری او  
انہ لم ینزل بہ الروح الامین ، کما قالہ أسلافہم ، بل قالوہم ایضا ، و كذلك جعل

التنزیل علی ان النفس بعد النزول الی الارض فیکون القرآن قد سمی قرآنہ النبی  
ص علی الناس وکتبہ وظهر بینہم وقام بہ الاعجاز وقسم اخفاء ولم یظهر علیہ احد  
سوی امیر المؤمنین علیہ السلام ثم منہ الی باقی الائمة الطاہرین ع وهو الآن محفوظ عند  
صاحب الزمان جعلت فداء اھ

وهذه کلمات قیمۃ صادرة عن شخصیۃ عظیمة بارزة فی العالم الاسلامی ونبئی عن  
علم متدفق وعقل کامل ورأی وزین ولذا کان صاحبہا ریسال للسلام ومن اکبر اساطین الدین  
کما یرعب عنہ الشیخ الاعظم الانصاری قدس سرہ فی تصانیفہ کما فی الرسائل والسکائب  
(بعض الاساطین) وهکذا یکون المرجع الدینی الاکبر اذا اجتمع فیہ العقل والعلم والعمل  
ویظهر من آخر کلامہ ان ما نزل من القرآن بطریق الاعجاز وما هو المعجز الباقی الی  
آخر الدهر هو ما قرأہ النبی ص علی الناس وهو ما بین الدفتین ولم ینقص منه شیء . فلو  
اردنا ایراد کلمات علمائنا الامامیۃ ونقل اقوالہم فی هذا المقام لطال الکلام بل یحتاج ذلك  
الی تألیف مستقل ولاحتیاج لنا الی نقل الافوال باکثر من ذلك فانه غیر خفی علی القاری  
التعبیر ان علماء الامامیۃ قدیماً وحديثاً ذهبوا الی القول بدم النقصان فی القرآن الکریم  
الا شر ذمۃ قلبیۃ من الاخباریین ومن اغتر بکلامہم من غیرہم وصرح بما ذکرناه جمع  
من مشایخنا واساتذتنا الاکابر کشیخنا الامام کاشف الغطاء (رہ) فی کتابہ اصل الشیعة



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ

القرآن المبین مع تفسیر المتبتین

کا  
مقدمہ  
الموسوم بہ

رُوحُ الْقُرْآنِ

مصنفہ و مؤلفہ

فاجالمتکلمین بحج اعظمن مؤرخ یگانہ محقق مانہ جن صاحب علم و اجابہ مولانا موسیٰ الشیخ محمد حسن خاں صاحب قبلہ کراچی

و اعظم مدرسہ الوداعین کھنوا نام اعلیٰ شیعہ مجلس علماء پاکستان

مطبوعہ انصاف پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

## تحریف کے قائلین شیعہ مفسرین کے نام

### اسماء المسفرین الشعة القائلین بالتحریف القرآن-

NAMES OF SHIA SCHOLARS WHO BELIEVES THAT THE HOLY QURAN IS INTERPOLATED AND PERVERTED..

۶۱

تحریف کے قائلین شیعہ مفسرین کے نام اور قرآنی غلط تاویل کرنے والے

- ۱- بیثم شمار
- ۲- ۶۰ مجری میں بقول شیعہ ابن زیاد کے کہنے پر قتل ہوا۔
- ۳- یحییٰ بن یسار
- ۴- یہ حجاج کے حکم پر قتل ہوئے۔
- ۵- ابو صالح میزان البصری
- ۶- کتاب الشیعہ و فنون ان کا انتقال دوسری صدی میں ہوا۔
- ۷- جابر بن برید جعفی
- ۸- اس نے تفسیر ۳۸ میں انتقال ہوا۔
- ۹- عطیہ کوئی
- ۱۰- پانچ جلدوں میں تفسیر لکھی۔
- ۱۱- رداسی محمد حسن ابن ابی سادہ
- ۱۲- معانی القرآن
- ۱۳- ایمان ابن سعلب
- ۱۴- غریب القرآن لکھی۔
- ۱۵- محمد ابن سائب بن بشر کلبی
- ۱۶- انہوں نے تفسیر لکھی۔
- ۱۷- ابو بصیر یحییٰ بن قاسم اسدی
- ۱۸- ان کی کتاب علم تفسیر کے نام سے مشہور ہوئی وقار نمبر ۱۵۰
- ۱۹- محمد بن علی ابی شیعہ علی
- ۲۰- اس نے بھی اپنے علم کے نوہر دکھائے۔
- ۲۱- منخل ابن جمیل اسدی کوئی
- ۲۲- تفسیر قرآن لکھی۔
- ۲۳- مطی بن محمد بصری
- ۲۴- کتاب الایمان کتاب الدلائل کتاب الکفر کتاب سیرۃ القائم لکھی۔

- ۱۳- مشام بن سالم کوفی  
اس نے قرآن کی تاویلات تبدیل کیں۔
- ۱۴- حمزہ بن حبیب زیارت کوفی  
قرائت کی کتاب لکھی تھا۔ لقرآن لکھی
- ۱۵- علی بن ابی حمزہ بطنانی  
یہ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔
- ۱۶- عبداللہ ابن عبد الرحمن الامم سعی البصری  
انہوں نے ناخ و المنسوخ کتاب لکھی۔
- ۱۷- جابر بن صبان  
کتاب تفسیر لکھی۔
- ۱۸- عیسیٰ بن داود التجار کوفی  
کتاب تفسیر لکھی۔
- ۱۹- کسالی علی بن حمزہ  
معانی القرآن لکھی۔
- ۲۰- یونس بن عبد الرحمن  
اس نے شیعہ مذہب پہ بے شمار کتابیں لکھی ہیں۔ وفات ۲۰۸
- ۲۱- حسن ابن محبوب ابو علی مراد  
کتاب تفسیر لکھی۔
- ۲۲- محمد بن خالد برفی  
کتاب تسریل و تعبیر لکھی۔
- ۲۳- حسن بن علی فضال  
کتاب النسخ و المنسوخ لکھی۔
- ۲۴- دارم ابن قیسہ قمی
- ۲۵- ابو عبداللہ محمد بن عمرو اقدی

اس نے منجھ التوارخ لکھی۔

۲۶۔ صائب کلبی

تفسیر القرآن لکھی ہے۔

۲۷۔ حسن بن سعد حماد کوفی

کتاب تفسیر

۲۸۔ حسین بن سعید بن حماد

کتاب تفسیر قرآن

۲۹۔ علی بن اسباط کوفی

کتاب تفسیر قرآن

۳۰۔ علی بن فریار الاحوزی

کتاب تفسیر قرآن چالیس کتابیں لکھی ہیں حرف القرآن

۳۱۔ عبد اللہ ابن صلت ابو طالب قمی

تفسیر القرآن

۳۲۔ ابو العباس مبرو محمد بن یزید ازری

کتاب اعراب القرآن۔ الحروف فی معانی القرآن و الموقوف معانیہ

۳۳۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ اشعری قمی

کتاب الناح و المسوخ

۳۴۔ محمد بن ادرسہ ابو جعفر قمی

کتاب کا نام نہیں ہے۔

۳۵۔ علی بن حسن بن علی بن فضال

یہ تیس کتابوں کے مصنف ہیں۔

۳۶۔ حسن بن خالد بصری۔

حسن عسکری کے افادات لکھے۔

۳۷۔ محمد بن ابی القاسم ابن عبید اللہ ابن عمران

کتاب تفسیر

۶۳

- ۳۸- سعد ابن عبداللہ ابن ابی خلف اشعری قمی  
ناخ القرآن و منسوخ و محکمہ و متشابہ تحریر کی ہیں۔
- ۳۹- احمد بن صبیح ابو عبداللہ اسدی کوفی  
اس نے نجاشی اور مجوسی کی تحریروں کے مطابق نوارد تصنیف کی
- ۴۰- عیاشی محمد بن مسعود بن محمد بن عیاش  
سلمی سمرقندی۔ اس کی تفسیر عیاشی مشہور ہے۔
- ۴۱- علی بن ابراہیم قمی  
کتاب ناخ المنسوخ کلینی ابن بابویہ اس کے شاعر تھے۔
- ۴۲- قرات بن ابراہیم کوفی  
تفسیر قرآن
- ۴۳- محمد بن علی شلمانی  
کتاب نعم القرآن
- ۴۴- ابن حجام محمد بن عباس بن علی ابن مردان  
ابن ماہبار ابو عبداللہ بزاز۔ کتابیں تاویل ماہزل فی الجہا تاویل ماہزل فی شمیم تفسیر  
کبیر
- ۴۵- علی ابن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی  
شیخ صدوق محمد بن بابویہ کے والد۔ کتاب التفسیر
- ۴۶- ابو بکر صولی محمد بن یحییٰ  
کتاب شامل فی علم القرآن
- ۴۷- نعمانی محمد بن ابراہیم بن جعفر  
کتاب غیبیت تفسیر نعمانی
- ۴۸- حسن بن وسی نو بختی  
متشابہ القرآن
- ۴۹- مقید محمد بن محمد نعمان بغدادی  
کتاب البیان فی تالیف القرآن فاسلواہل ذکر دلائل القرآن کتاب البیان عن غلط

## تہرب فی القرآن

- ۵۰- سید رقی محمد بن الطین موسوی  
نہج البلاغہ کی تالیف کی حقائق تسریل مجازات القرآن
- ۵۱- محمد بن احمد وزیر عمیدی  
تثابہ القرآن انتزاعات القرآن
- ۵۲- سید المرتضیٰ علی بن یسین الموسوی  
تفسیر سورۃ الحمد تفسیر سورۃ بقرۃ
- ۵۳- محمد بن حسن الحوسی  
تفسیر ایتسان فی علوم القرآن
- ۵۴- علامہ کراہکی ابو الفتح محمد بن علی بن عثمان بن علی-  
الراشد الملتخب من غرار القوائد کنز لقوائد
- ۵۵- اسماعیل ابن علی بن حسین سلمان  
دس جلدوں میں تفسیر لکھی البیان فی تفسیر القرآن
- ۵۶- سید ضیاء الدین ابو رضا فصل اللہ  
ابن علی حسنی راوندی- علم تفسیر میں ایک کتاب الکافی
- ۵۷- شیخ جمال الدین ابو لفتح رانزی  
ان کی تفسیر روض الجنان و روح الجنان
- ۵۸- ابو علی فضل ابن حسین بن فضل الجری  
تفسیر مجمع البیان- جوامع الجامع الکاف من تفسیر الکشاف
- ۵۹- سعد بن تبتہ اللہ بن حسن  
کتاب نقد القرآن لکھی-
- ۶۰- محمد بن ادریس مجلی صلی  
مصنف سرائر
- ۶۱- محمد بن حسین نیشاپوری  
کتاب التوہید فی معانی التفسیر

۶۲۔ شیخ رشید الدین محمد بن علی ابن شموی  
کتاب المناقب۔ کتاب الاتساب و التذلل علی مذہب آل رسول کتاب تشابہ

القرآن

۶۳۔ علامہ حسن بن یوسف ابن مطر ملی  
نوح الایمان فی تفسیر القرآن کتاب التمجید

۶۴۔ قطب الدین محمد بن محمد رازی  
تفسیر کشاف پر حاشیہ لکھا ہے۔

۶۵۔ مقداد بن عبد اللہ سوری صلی اسدی۔  
کنز العرقان فی تفسیر القرآن

۶۶۔ جمال الدین احمد ابن عبد اللہ ابن سعید المتوج المعروف ابن متوج بحرانی  
ایک مطول التہایہ فی تفسیر الخمس مایہ

۶۷۔ بہاء الدین علی ابن غیاث الدین بن عبد الکریم بن عبد الحمید حسینی  
اس نے تفسیر کشاف پر آٹھ سو اعتراض کئے تیسرا اعتراف صاحب کشاف  
لکھی۔

۶۸۔ شاہ وکس طاہر شاہ

حیدر آباد میں شیعہ کو مضبوط کیا بیضاوی شریف پر حاشیہ لکھا۔

۶۹۔ ابو نعیم عبد الرزاق کاشانی

کتاب التاویلات لکھی

۷۰۔ علی بن حسن زواری

ترجمت الخواص اور قرآن کا فارسی میں ترجمہ کیا۔

۷۱۔ ملا فتح اللہ کاشانی

تفسیر منج النماذقین اور خلاص المنج

۷۲۔ بلا احمد بن محمد مقدس اردبیلی

زیدۃ البیان

۷۳۔ ملا خلیل قروبی

- روح اصول کافی
- ۷۳- سید حسن خلخالی
- تفسیر بیعاوی پر حاشیہ لکھا
- ۷۵- قاضی نور اللہ شوستری
- احقاق الحق و مجالس المؤمنین وغیرہ
- ۷۶- مرزا محمد استرآبادی
- مصنف رجال کبیر
- ۷۷- محمد بن زین العابدین حسین استرآبادی
- ترجمت الخواص
- ۷۸- احمد بن زین الدین علوی
- لطائف نبوی
- ۷۹- معز الدین اور ستانی ابن ظہر الدیر
- ۸۰- میر میراں حسینی
- سورۃ هل آتی کی تفسیر کی
- ۸۱- شیخ بہاؤ الدین عالمی
- عروۃ الوثقی۔ عین الہیوۃ تفسیر بیعاوی پر حاشیہ
- ۸۲- تاج الدین حسن بن محمد اصفہانی
- بحر موج
- ۸۳- صدر الدین شیرازی
- اصول کافی کی شرح لکھی۔
- ۸۴- ملاں محسن کاشانی
- تفسیر صافی تفسیر اصمتی بتویر المذایب
- ۸۵- فخر الدین طریحی
- غواص القرآن۔ نزہت المناظر و سرور
- ۸۶- حسین ابن شہاب الدین قاندار



- ۸۷- ابن حسین عالمی کرکی  
تفسیر بیضاوی پر حاشیہ لکھا۔
- ۸۸- شرف الدین علی حسین استرآبادی  
تأویل الایات لکھی۔
- ۸۹- سید ہاشم بحرینی  
مدینہ الحار لکھی۔
- ۹۰- شیخ جوار بغدادی بن سعد اللہ  
مسائل الاقمام لکھی۔
- ۹۱- شیخ عبد علی بن جمعہ عروسی  
نور الثقلین چار جلدوں میں ہے۔
- ۹۲- شیخ عبد علی ابن رحمہ جو تیری  
تفسیر بیضاوی پر حاشیہ لکھا ہے۔
- ۹۳- شیخ عبد القاهر بن عبد بن رجب  
مسائل المرام فی مسلک الاقمام منتخب التفسیر بھی لکھی۔
- ۹۴- فرح اللہ بن محمد بن ذرویش بن محمد بن حسین بن حماد ابن اکبر حویزی  
تذکرۃ الحيوان
- ۹۵- محمد حسین بن محمد قتی  
اعیان شیعہ
- ۹۶- شیخ علی بن شیخ حسین کرطائی  
انوار الهدایہ
- ۹۷- نعمت اللہ الجزائرئی  
انوار نعمانیہ قرآن کے متعلق العتور و لرحان
- ۹۸- امیر ابراہیم بن معصوم قزوینی  
تحصیل الاطمینان فی شرح زیة البیان
- ۹۹- شیخ سلیمان ابن عبد اللہ ماخوری بحرینی

تفسیر البرہان پانچ جلدوں میں لکھی۔

۱۰۰۔ بہاؤ الدین محمد بن محمد باقر حسین مختاری تائینائی

بسیط تفسیر لکھی۔

۱۰۱۔ محمد حیدر موسوی عالمی

تفسیر آیات الاحکام

۱۰۲۔ ملا ابوالحسن شریف ختونی عالمی

مواۃ الانوار اور کثیر القوائد

۱۰۳۔ ملا محمد اسماعیل قانونی

زیدۃ البیان

۱۰۴۔ شیخ محمد رضا ابن محمد امین ہمدانی

کتاب اعیان شیعہ الا انظم فی تفسیر القرآن

۱۰۵۔ دلدار علی کھنوی میں شیعہ کا پہلا جمعہ

اسی نے پڑھایا اور قرآن پاک کا ترجمہ دو جلدوں میں شائع کیا۔

۱۰۶۔ دلدار علی نصیر آبادی

توضیح مجید

۱۰۷۔ مفتی محمد قلی نیشاپوری کشوری

تقریب الاحکام

۱۰۸۔ عبداللہ شیر کاظمی

جوہر ثمین فی تفسیر القرآن المسین

۱۰۹۔ محمد تقی ابن العلماء

ینایع الانوار تین جلد

۱۱۰۔ محمد بن سلیمان تنکانی

قصص العلماء

۱۱۱۔ ملا محمد تقی ہاڑی

مشکلات القرآن

- ۱۱۲۔ سید مہدی  
آیات الاصول
- ۱۱۳۔ علی محمد  
احسن القصص انوار الانظار
- ۱۱۴۔ عمار علی  
عمدۃ البیان
- ۱۱۵۔ محمد حسین اصغرنانی نجفی  
حداۃ المسترشدین
- ۱۱۶۔ ابو القاسم تقی لاہوری  
لوامع التریل
- ۱۱۷۔ علی مازنی  
لومع التریل ۲۷ جلدوں میں
- ۱۱۸۔ محمد علی قائم الدین  
ازہا التریل
- ۱۱۹۔ احمد حسین امرودی  
برق منشور
- ۱۲۰۔ سید محمد ہارون زنگی پوری  
توحید القرآن امامتہ القرآن علوم القرآن لکھیں
- ۱۲۱۔ محمد حسین بن محمد خلیل شیرازی  
تفسیر بیصادی تفسیر کشاف پر حاشیہ لکھا ہے۔
- ۱۲۲۔ شیخ اصغر علی  
البرہان کی طرح اس نے بھی تفسیر بالماثور لکھی۔
- ۱۲۳۔ مرزا ابراہیم ابن ملا شیرازی  
شرح لمحہ اور تفسیر عروۃ لوتقی
- ۱۲۴۔ ابراہیم بن محمد بن سعید تقنی

۱۱

- یہ خطرناک شیعہ ہے اس نے کتاب الغارات کتاب المغازی کتاب السیفہ مقتل عثمان کتاب لشوری کتاب الجمل کتاب العینین مقتل علی مقتل حسین۔ اخبار الخزاز۔ کتاب نذک کتاب الاماتہ کتاب تاریخ جامعہ کبیر فقہ اصمغان میں داخل ہوئے ۱۰۸۳
- ۱۳۵۔ ابو الحسن علی بن موسی بن جعفر بن طاؤس حسنی ملی کتاب اقبال لوف شرح نوح البلاغہ مع الدعوات مصباح الزائر ربیع شیعہ طرائف۔ خرج الموم سعد السعور۔ امان الاخطار۔ فتح لایواب دروع الواتیعہ اسباب انزول عمل المیمہ لکھیں۔
- ۱۳۶۔ ابو خلیفہ مغربی لقمان بن عبد اللہ بن محمد بن منصور مالکی امامی دعاء الاسلام۔ اختلاف اصول المذہب کتاب اخبار رد الہ اربع۔ کتاب المناقب والثالب کتاب الاقتصار۔ اساس التاویل
- ۱۳۷۔ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن عبد اللہ ابن حسین جوہری بغدادی الاشتمال علی معرفتہ الرجال اخبار جابر جعفری
- ۱۳۸۔ علامہ محمد تقی مجلسی ابن مقصود علی رد سب المتعین۔ شرح من الامحزہ لفقہ شرح صحیفہ کاملہ۔ صدقہ المتعین
- ۱۳۹۔ ناصر الحق ابو محمد حسن بن علی کتاب الاماتہ۔ کتاب الفرق کتاب موالید لائمہ کتاب تفسیر کبیر۔
- ۱۴۰۔ ملاں جعفر استرآبادی طہرانی انیس الواطین۔ انیس التراحدین شفاء الصدور شرح زیارت عاشورہ مدائن العلوم۔ مصباح الہدی۔ فلک المشمون مشاکل القرآن۔ ۱۳۶۳ میں داخل ہوا۔
- ۱۴۱۔ جلال الدین بن طریحی شرح نواد صدیہ۔ شرح فخریہ۔ شرح مباد الاصول
- ۱۴۲۔ زبیرک حسین ابن مومن حسین امروہی مظفر تامہ۔ رضیہ رقیہ۔ معین القراء ذخیرۃ الحامدین۔ ثمرہ الکاشفہ
- ۱۴۳۔ علی بن خلف بن مطلب بن حیدر نور المیسن دیوان اشعار۔ ذخیرۃ النقال۔ نکت البیان تفسیر القرآن

۷۲

- ۱۳۳- ابو محمد علی بن محمد بن علی بن یونس عالمی  
نجد الفلاح- زیدة البیان- مجمع البیان
- ۱۳۵- محسن بن حسین بن احمد نیشاپوری  
اعجاز القرآن
- ۱۳۶- مفتی محمد عباس شوشتری  
تفسیر دواح القرآن- منابر الاسلام شمع المجالس
- ۱۳۷- یعقوب کلینی  
کافی شیعہ مشہور کتاب ہے۔
- ۱۳۸- باقر مجلسی  
بحار الانوار- مرآة العقول- صیة القلوب حق الیقین- جلاء لعیون :  
المستقین- عین الحیات اور زاد المعاد میں داخل جنم ہوا۔
- ۱۳۹- مقبول احمد دہلوی  
ترجمہ مقبول مشہور ہے۔
- ۱۴۰- عبد الجلیل مارہروی  
ترجمہ فرمان علی مشہور ہے۔
- ۱۴۱- رضی رنگی پوری  
تفسیر رضی
- ۱۴۲- امداد حسین کاظمی  
فتہ تفسیر بالرأے تصنیف کی ہے۔

ان ایک سو بتالیس شیعہ نام نہاد مفسروں نے قرآن کریم کے ترجمہ کو اپنے ذہنوں کے مطابق ڈھال کر اسلام کے نام پر دھوکہ دیا ہے۔ قرآن جیسی بچی جھوٹ اور دجل فریب کی بھیٹ، چڑھانے کی پوری کوشش کی ترجمہ بدلا معاہدات آیات کو ناخ منہوخ کے جھیلے میں ڈال دیا سورتوں کے نزول میں تفرقہ ڈالاحوذہ کو بدل دیا انسانیت کو پریشان کیا گیا قرآنی آیات میں شکوک پیدا کئے گئے اور



# تفسیر نمل الخطاب

جلد اول

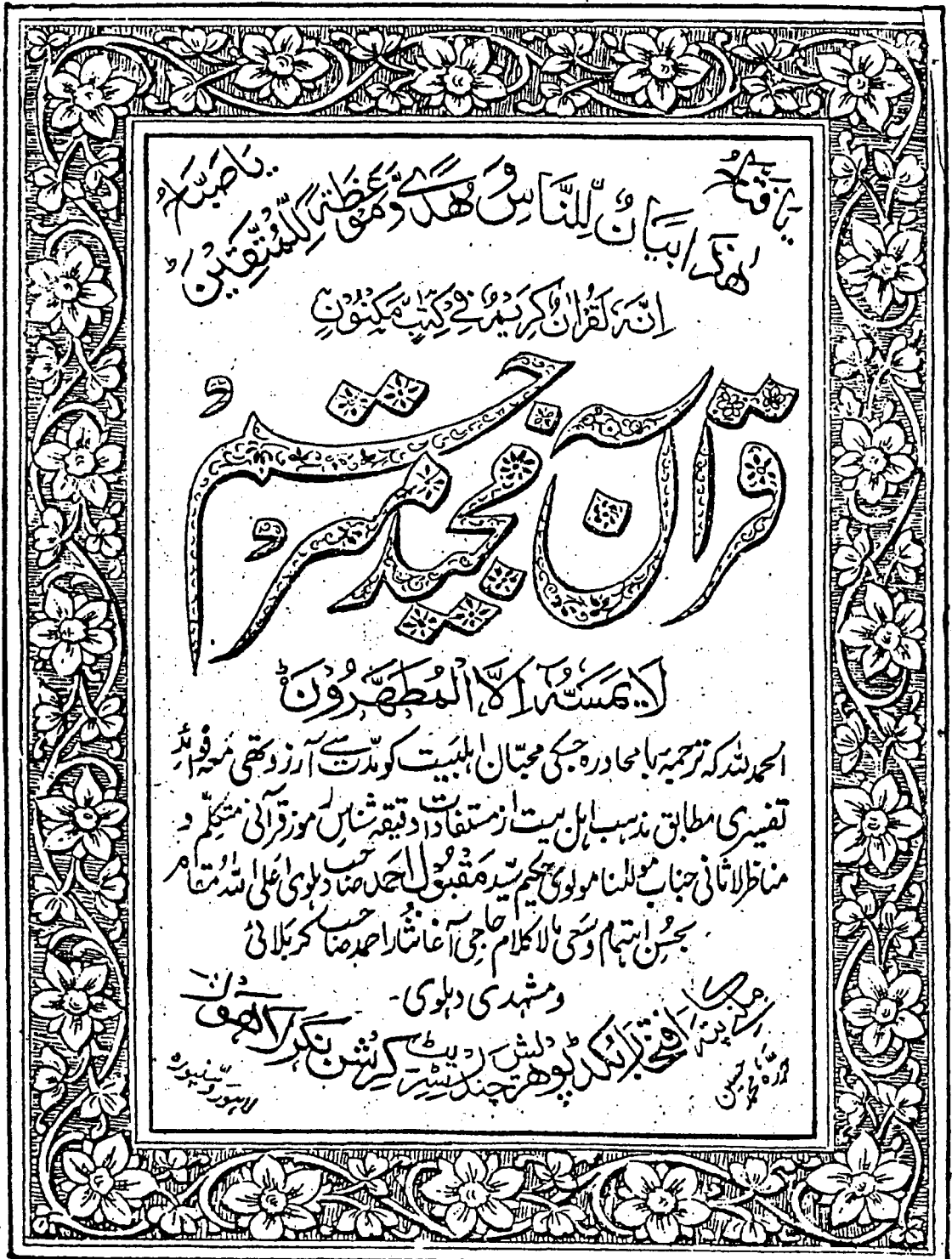
مصنف  
الحاج شیخ الاسلام ڈاکٹر ابوالحسن علی نقی نقوی (متوفی ۱۹۷۰ء)

## تحریف قرآن قائلین کے نام اسماء القائلین بتحریف القرآن

### قائلین تحریف قرآن کے نام

- شیعہ ملاً — حسین نوری — نے فصل الخطاب میں ان شیعہ علماء اور مجتہدین کی ایک بڑی فہرست پیش کی ہے جو تحریف قرآن کے قائل ہیں مگر اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے صرف چند نام پیش کئے جاتے ہیں۔
- ۱۔ شیخ الجلیل علی بن ابراہیم قمی - المتوفی بعد ۳۰۰ ہجری
  - ۲۔ ثقہ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی المتوفی ۳۲۹ ہجری
  - ۳۔ الثقہ الجلیل محمد بن الحسن الصفار المتوفی ۲۹۰ ہجری
  - ۴۔ ثقہ محمد بن ابراہیم النعمانی شاگرد کلینی
  - ۵۔ الثقہ الجلیل سعد بن عبداللہ قمی المتوفی ۳۰۱ ہجری
  - ۶۔ السید علی بن احمد الکوفی المتوفی ۳۵۲ ہجری
  - ۷۔ شیخ الجلیل محمد بن مسعود العیاشی قرن ثالث
  - ۸۔ شیخ فرات بن ابراہیم الکوفی " "
  - ۹۔ الثقہ ثقہ محمد بن العباس المامیہار (یہ تلکبری المتوفی ۳۸۵ ہجری کا استاد ہے)
  - ۱۰۔ شیخ مشکئین ابوسلم اسماعیل نوہجت (بفتح النون وسکون الواو)
  - ۱۱۔ شیخ الجلیل ابواسحاق ابراہیم بن نوہجت ۱
  - ۱۲۔ رئیس الطائفہ ابوالقاسم حسین بن لوح سفیر ثالث المتوفی ۳۲۶ ہجری
  - ۱۳۔ العالم الفاضل المتکلم حاجب بن لیث بن سراج
  - ۱۴۔ ثقہ الجلیل الاقدم فضل بن شاذان (توفی فی ایام حسن عسکری)
  - ۱۵۔ شیخ الجلیل محمد بن حسن الشیبانی
  - ۱۶۔ شیخ الثقہ احمد بن محمد بن خالد برقی المتوفی ۲۷۲ ہجری
  - ۱۷۔ شیخ محمد بن خالد برقی (من اصحاب علی رضا)
  - ۱۸۔ شیخ الثقہ علی بن حسن بن فضال (من اصحاب حسن عسکری)
  - ۱۹۔ شیخ محمد بن حسن صیرفی (من اصحاب جعفر صادق)
  - ۲۰۔ شیخ احمد بن محمد بن سیار
  - ۲۱۔ شیخ حسن بن سلیمان جلی (معاصر ابن فہر جلی المتوفی ۸۴۱ ہجری)

(حقوق ترجمہ و تالیف محفوظ ہیں)



یا قلوبنا  
 لہذا ابیان للناس لہذا  
 انہ لقران کریم و کتب مکینون  
 یا صبرہ

# قرآن مجید

لا ھست الا المظہرون

احمد شہد کہ ترجمہ با محاورہ جسکی مجال اہلیت کو مدت آرزو تھی منہ اند  
 تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفاد اذقیقہ شائس موز قرانی مشکلم و  
 مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلیٰ اللہ مقام  
 بجزین استہام و سنی بالاکلام حاجی آغا شاد احمد صاحب کربلائی  
 و مشہدی دہلوی

عبد السلام  
 پورہ پور  
 پورہ پور  
 پورہ پور

تعداد ۱۰۰۰

استقلال پریس لہور

بار پنجم



# مرتدین نے قرآن پاک تبدیل کر دیا

## تظير المرتدون في القرآن الكريم .

### RENEGADES CHANGED THE ORIGINAL HOLY QURA'AN.

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول دہلوی افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور بار ہجرت استقلال پریس لاہور

<p>لہ ذلک بأنفسہم کہ منہ اسکا آئندہ نہ تفسیر تھی جس حساب امام محمد باقر سے منقول ہو کہ جبریل امین نے جناب رسد فرمایا کہ آیتوں میں سہی ذلک بأنفسہم کہ منہ اسکا اللہ فی علی محمد بنی نے نام لیا دیا جس سے کہ تفسیر تھیں گے جو اسے سایا فرمایا ہے تاکہ خدا لعلہ ۱۱۔ لہ قہنظہم کہ منہ اسکا عاقبتہ الی بن من قبلہ ہند تفسیر تھی جس سے کہ اسکا مطلب ہو کہ آیا آیتوں نے کر شہ آیتوں کے ساتھ پر فور نہیں کیا جنکو خدا تعالیٰ نے ہوا کیا اور مذاب دیا۔ ۱۲۔ لہ بل کفر بنی انشا لہما تفسیر تھی جس سے کہ اسکا مطلب یہ ہو کہ جو لوگ لازم ہو گئے اور علی کے بارے میں جو کچھ اللہ نے نازل کیا تھا اس کو مستغنی رہے تو ان کو ہلاکت و مذاب ایسا دیا جائیگا جیسا کہ پہلی آیتوں کو دیا ہوگا۔ ۱۳۔ لہ منوال الذین استوا۔ تفسیر تھی جس سے کہ ان ذین استوا سے تو وہ لوگ مراد ہیں۔ جو ہاہست جناب امیر المومنین پر قائم رہے اور تفسیر حیاتی میں ہو کہ متولی کے معنی ہیں انکے دشمنوں کے برعکس ان کی نصرت کرنوالا۔ ۱۴۔ وان الکفر بنی لا متولی لعلہ تفسیر مسانی میں ہو کہ اسکا مطلب یہ ہو کہ انکے مذاب کا وضع کرنوالا کوئی نہ ہوگا۔ آیت خدا تعالیٰ کے اس جملہ کے خلاف نہیں ہے کہ <b>رَدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمْ الْحَقِّ</b> (دیکھو صفوہ ۲۶ سطر ۵) اس کے کہ وہیں متولی کے معنی ہاگے ہیں لا اور یہاں بلا و بیع کرنوالے کے) ۱۲۔</p>	<p>حکم ۲۰ ۱۰۱ محدث ۲۰</p>	<p>الذین کفروا نعتنا لہم واصل اعمالہم ذلک جو لوگ کفر ہو گئے ہیں انکے لئے ناکت ہے اور انکے اعمال باطل کر دیگا۔ یہ اس لئے کہ بأنہم کہ ہوا اما انزل للہ فأحبط أعمالہم ۱۰۱ قلستہ لیسیر انہ لئے جو کچھ انکا اس سے انہوں نے فرست لیا اس سے ہی انکے اعمال اکارت کرنے کیادہ فوالارض فی نظرنا کیف کان عاقبتہ الذین من قبلہم لوگ زمین میں نہیں چلے ہوتے کہ دیکھ لیتے کہ جو لوگ آئے پہلے تھے انکا نام کیا ہوا دعوا للہ علیہم ولکن فی انما لہن ذلک ان اللہ مولا انہ لئے انکو پاک کر دیا اور انہوں نے اپنے معنی سے ہی انکا نام ہے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے لوگوں کا الذین امنوا وان الکفر بنی لا متولی لہم ۱۱۱ لان اللہ یدخل مرکز جو ایمان لائے اور لا ذوں کا مدعا رکوتہ ہی نہیں یعنی انہوں نے لوگوں کو الذین امنوا و عملوا الصالحات جنبت بجزی من تحتہا جو ایمان لائے آئے انہوں نے نیک عمل کئے ایسی جنہوں میں داخل کرنا جس کے پیچھے الانفسہم والذین کفروا یجتعون دیا کلون کما ناکل الانعام تیار ہی ہیں اور جو لوگ کافر ہو گئے وہ (دنیائیں) اسی طرح نفع اٹھا لینگے جیسے جو پائے وانکم مشوی لہم ۱۳ وکانین من قریبہم شہادۃ قواہ من پر نیک لیتے ہیں اور (آفرت میں) آتش (مدفع) انکا مٹکا نا ہوگا اور کتنی ہی بستیاں تمہاری فویترک الی آخر جنک اھلکمہم فلانا صیر لہم ۱۴ اقمین اسراہتی سے جس نے انکو نکال باہر کیا قوت میں بست زیادہ تھیں جسے انکو پاک کر دیا پھر انکا منزل</p>
---	-----------------------------------	---



# شیخ سقیفہ

حضرت ابو بکر کی حیات و کردار

علی اکبر شاہ



( سرورِ حق! اُس عہد کے عام انسان کی حالتِ زار )

قرآن حکیم کیلئے کفریہ کلمات سیدنا ابو ابرہ صدیق رضی اللہ عنہ کی توہین  
اور قرآن کریم میں عقیدہ تحریف کا اقرار

الكلمات الكفرية حول القرآن الكريم ، واهانة سيدنا ابي بكر بصديق .  
والاعتراف بعقيدة التحريف في القرآن الكريم .

UN ISLAMIC VIEWS ABOUT HOLY QURAN AND REVILE OF HAZRAT  
ABU BAKR رضی اللہ عنہ

شیخ سفینہ از علی اکبر شاہ کراچی

(۱۳۸)

کر لیا ہوا اور ہمارے سامنے ایک ایسا قرآن آیا کہ جس سے عام قاری فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔  
اسے قرآن نہیں کے لئے ان مفسرین کی کتابوں کی طرہ دیکھنا پڑتا ہے کہ چونکہ قرآن کے  
بہت بعد دنیا میں تشریف لائے، حالانکہ قرآن جیسی کتاب کو قرآن سے آسان بنا کر  
پیش کرنا چاہیئے تھا مگر زید سے یہ نہ ہو سکا۔ ان میں تو بس اتنی ہی قابلیت تھی کہ آیات قرآنی  
کو تلاش کریں اور تصدیق کے بعد انہیں جمع کرتے جائیں اور خود خلیفہ کو بھی اس بات کا شوق  
نہیں تھا کہ اسلام کی بہتری کے لئے ایسا قرآن مرتب ہونا چاہیے کہ آنے والی سلیس قرآن کو  
ابھی طرح سمجھ سکیں اور اس کی تفسیر و تاویل میں غلطی نہ کریں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ انہیں اسلام  
سے اتنی دلچسپی ہی نہ تھی کہ وہ اس انداز سے سوچتے اور اگر سوچتے بھی تو یہ کام زید بن ثناء  
یا اور کسی صحابی کے بس کا تھا (یعنی علی ابن ابی طالب علیہ السلام)  
اس سے یہ کام نہیں لیا جاسکتا تھا اس میں بڑی مصلحتیں تھیں مگر جناب علی بن ابی طالب نے  
یہ کام بذات خود کیا کیونکہ ان کے دل کو لگی تھی۔ انہیں رسول اللہ نے کل ایمان کہا تھا اور  
کہا تھا کہ علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔ رسول اللہ کے اس دنیا سے  
رخصت ہوتے ہی علی بن ابی طالب قرآن کی ترتیب اور تفسیر کے کام میں لگ گئے اور جب  
یہ قرآن مکمل ہو گیا تو اسے خلیفہ اول کے پاس لائے مگر خلیفہ نے اسے قبول نہ کیا۔ آپ خاموش  
گردن جھکائے واپس چلے آئے مگر آنا کہتے آئے کہ اب تم اسے قیامت تک نہ دیکھ سکو گے  
انہوں نے جناب ابوبکر کی مصلحتوں کے سبب دنیا اس علمی ترخانے سے محروم ہو گئی۔ جناب علی رضی  
لہ عنہ مرتب کردہ قرآن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا متن موجودہ قرآن کے متن سے مختلف  
نہیں تھا اور فرق یہ تھا کہ جناب علی مرتضیٰ نے قرآن کو تزیل کے مطابق مرتب کیا تھا اور  
تفسیری نوٹس تحریر فرمائے تھے لہذا ان کا مرتب کیا ہوا قرآن ان خامیوں سے پاک تھا کہ جن  
کا تذکرہ ہم موجودہ قرآن کے حوالے سے کر چکے ہیں۔

مصنف علی کے بارے میں مفسرین کی رائے :-

جلال الدین سیوطی الاتقان جلد ۱ ص ۶۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ جناب علی ابن ابی طا

# الاحیاء

تألیف  
أبي منصور أحمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي  
من علماء القرن السادس

تعليقات وملاحظات  
السيد محمد باقر الموسوي الخراساني

الجزء الأول

تاریخی دستاویز

## جامعین قرآن نے قرآن میں کفر کے ستون کھڑے کر دیے

### اقام جامعین القرآن دعائم الکفر فی کتاب اللہ

THE MAIN COMPILERS OF THE QURA'AN INTERPOLATED, CHANGED, CORRUPTED AND PERVERTED THE HOLY QURAN.

الاحتجاج ابهری جلد اول تألیف ابی منصور احمد بن علی ابی طالب اللوسی المتوفی قرن سادس (طبع نجف)

احتجاجه (ع) فی آی متشابہة ..... ۲۵۷

وعند ذلك يؤيده الله بجنود لم تروها، ويظهر دين نبيه (ص) - على يديه - على الدين كله ولو كره المشركون .

— وأما ما ذكرته من الخطاب الدال على تهجين النبي (ص)، والارزاء به، والتأنيب له، مع ما أظهره الله تعالى في كتابه من تفضيله إياه على سائر أنبيائه فإن الله عز وجل جعل لكل نبي عدواً من المشركين، كما قال في كتابه وبحسب جلاله منزلة نبينا (ص) عند ربه، كذلك عظم محنته لعدوه الذي عاد منه في شفاوته ونفاقه كل أذى ومشقة لدفع نبوته وتكذيبه إياه وسعيه في مكارمه وقصده لتفض كل ما أبرمه، واجتهاده ومن ماله على كفره وعناده ونفاقه والحاده في إبطال دعواه وتغيير ملكه ومخالفته سته، ولم ير شيئاً أبلغ في تمام كيدته من تفيرهم عن موالاته وصيه، وإيجاشهم منه وصددهم عنه وإغرائهم بعداوته، والقصد لتغيير الكتاب الذي جاء به، وإسقاط ما فيه من فضل ذري الفضل وكفر ذري الكفر منه وعن واقفه على ظلمه، وبغيه وشركه.

ولقد علم الله ذلك منهم فقال: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَلْحَدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفُونَ عَلَيْنَا﴾ وقال: ﴿يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ﴾ ولقد أحضروا الكتاب كماً مشتملاً على التأويل والتنزيل، والمحكم والمتشابہ والناسخ والمنسوخ لم يسقط منه: حرف الف ولا لام، فلما وقفوا على ما بينه الله من: أسماء أهل الحق والباطل، وأن ذلك إن ظهر نقص ما عهده قالوا: لا حاجة لنا فيه، نحن مستغنون عنه بما عندنا وكذلك قال: ﴿فَبَدَّلُوا وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمناً قليلاً فَبُئْسَ مَا يَشْتَرُونَ﴾.

دفعهم الاضطراب برور المسائل عليهم عما لا يعلمون تأويله إلى جمعه وتأليفه وتضمينه من تلقائهم ما يقيمون به دعائم كفرهم، فصرخ مناديبهم: من كان عنده شيء من القرآن فليأتنا به، ووكلوا تأليفه ونظمه إلى بعض من وافقهم على معاداة أولياء الله، فألفه على اختيارهم، وما يدل للمتأمل له على اختلال تمييزهم وافتراءهم وتركوها منه ما قدروا أنه لهم وهو عليهم وزادوا فيه ما ظهر تناكره وتنافره، وعلم الله أن ذلك يظهر وبين، فقال: ﴿ذَلِكَ مِبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ﴾ وانكشف لأهل الاستبصار عوارهم وافتراؤهم.

والذي بدا في الكتاب من الارزاء على النبي (ص) من فرقة الملحدين ولذلك قال: ﴿ويقولون منكرأ من القول وزوراً﴾ ويذكر جل ذكره لنبيه (ص) ما يجده عدوه في كتابه من بعده بقوله: ﴿وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبي إلا إذا تمنى ألقى الشيطان في أمنيه فيسوخ الله ما يلقي الشيطان ثم يحكم الله آياته﴾ يعني: أنه ما من نبي تمنى مفارقة ما يعانیه من نفاق قومه وعقوقهم والانتقال عنهم إلى دار الإقامة، إلا ألقى الشيطان المعرض لعداوته عند فقدته في الكتاب الذي أنزل عليه: ذمه والقدح فيه والطعن عليه، فيسوخ الله ذلك من قلوب المؤمنين فلا تقبله، ولا تصغي إليه غير قلوب المنافقين والجاهلین، ويحكم الله آياته: بأن يجمي أولياءه من الضلال والعدوان، ومشايخه أهل الكفر والطفيزان، الذين لم يرض الله أن يجعلهم كالأنعام حتى قال: ﴿بل هم أضل سبيلاً﴾.

فانهم هذا واعلمه، واعمل به، واعلم أنك ما قد تركت مما يجب عليك السؤال عنه أكثر مما

# حق یا ایقین

از تالیفات

عالم ربّانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

بوس : محمد حسن علمی

## قرآن کریم میں تبدیلی کا اقرار الاقرار بتحریف القرآن

AN ACCEPTANCE OF ALTERING THE HOLY QURAN .

در البیان رجعت

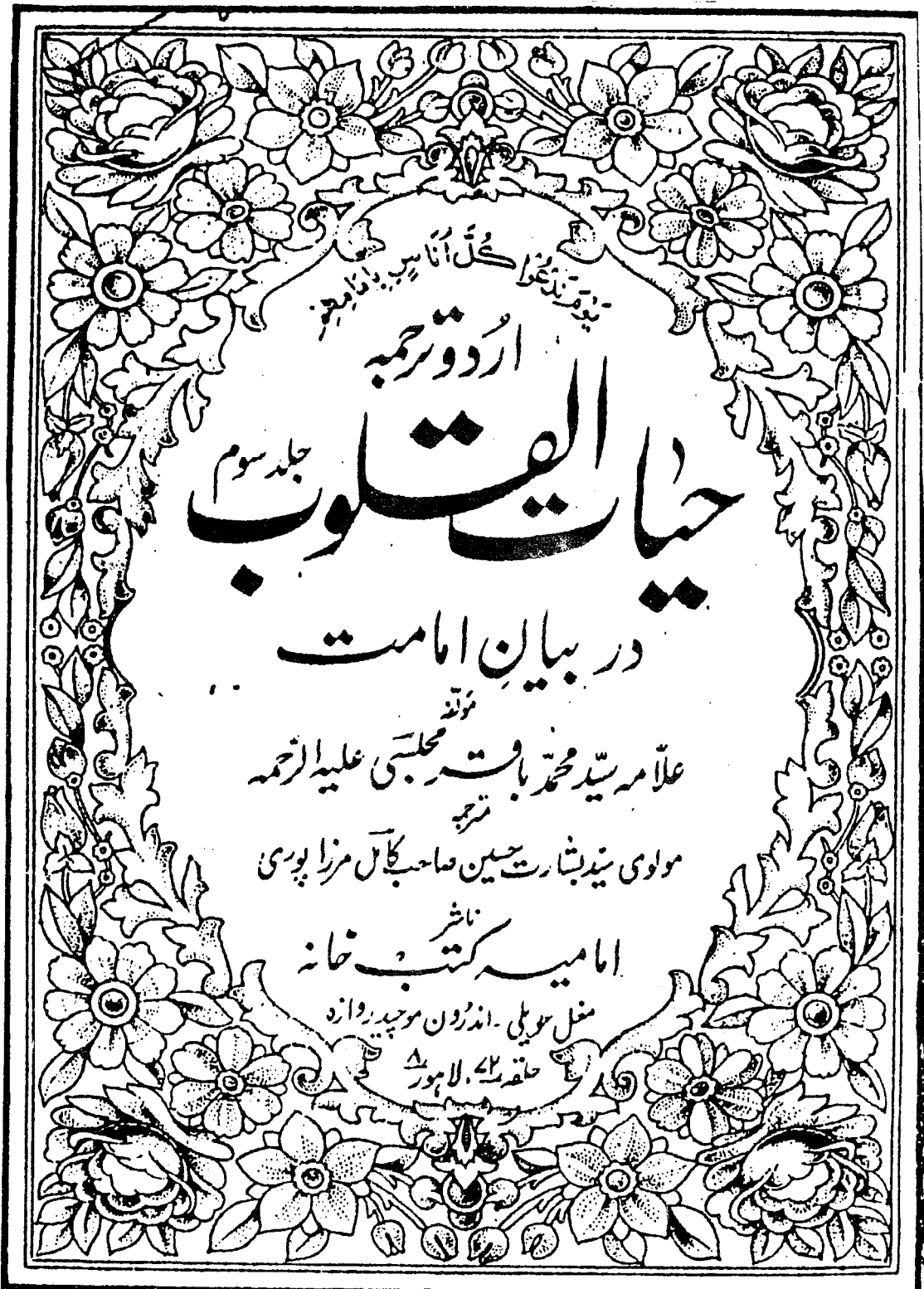
۳۷۲

بیابانہا پس چون نزدیک بغروب آفتاب شود شیطان ندا کند کہ پروردگار شما دروادی بایں ظاهر شده است و او عثمان بن غنیسه است از فرزندان یزید بن معاویہ با او بیعت کنید تا ہدایت بیاید و مخالفت نکنید کہ گمراہ می شوید پس ملائکہ و جن و نقباء ہمہ او را تکذیب کنند و دانند کہ او شیطان است و گویند کہ شنیدیم اما باور نمی کنیم پس ہر صاحب شکمی و منافقی و کافری کہ باشد بندای آخرازم برود .

و در تمام آن روز حضرت صاحب ہشت بکہبہ دادہ گوید کہ ہر کہ خواهد نظر کند بہ آدم و شیث و نوح و سام و ابراہیم و اسمعیل و موسی و یوشع و عیسی و شمعون پس نظر کند بمن کہ علم و کمال ہمہ با من است و ہر کہ خواهد نظر کند بمحمد و علی و حسن و حسین (ع) و ائمہ از ذریہ حسین (ع) پس نظر کند بمن و آنچه خواهد از من سئوال کند کہ علم ہمہ نزد من است آنچه آنها مصلحت ندانستند و خبر ندادند من خبر می دهم و ہر کہ کتب آسمانی و صحف پیغمبر را میخواند بیاید و از من بشنود پس ابتداء کند و صحف آدم و شیث را بخواند امت آدم و شیث گویند کہ اینست واللہ صحف آدم و شیث کہ هیچ تغییر نیافتہ است و خواند بر ما از آن صحف آنچه نمی دانستیم پس بخواند صحف نوح و صحف ابراہیم و توریہ موسی و انجیل عیسی و زبور داود را پس علمای آن ملت ہا ہمہ شہادت دہند کہ این است آن کتاب ہا بندہ وی کہ از آسمان نازل شدہ بود و تغییر نیافتہ است و آنچه از ما فوت شدہ بود و بمارسیدہ بود ہمہ را بر ما خواند پس بخواند قرآن را بنحوی کہ حق تعالی بر حضرت رسول (ص) نازل ساختہ می آنکہ تغییر و تبدیل یافتہ باشد چنانچہ در قرآنہای دیگر شد پس در این حال شخصی

بیاید بخدمت آن حضرت کہ رویش بجانب ہشت گشتہ باشد و بگوید کہ ای سید من منم بشر و امر کرد مرا ملکی از ملائکہ کہ بخدمت تو بیایم و ترا بشارت دهم بہلاک شدن لشکر سفیانی پس حضرت فرماید کہ قصہ خود را و برادرت را برای مردم نقل کن بشر گوید من و برادرم در میان لشکر بودیم و خراب کردیم دنیا را از دمشق تا بغداد و کوفہ را خراب کردیم و مدینہ را خراب کردیم و منبر را درہم شکستیم و استرہای ما در میان مسجد مدینہ سرگین ادا ساختند پس بیرون آمدیم و مجموع لشکرہای ما سیصد ہزار کس بودند و متوجہ شدیم کہ کعبہ را خراب کنیم و اہلش را بقتل رسانیم پس بصرای پیدا رسیدیم کہ در حوالی مدینہ طیبہ است آخز شب فرود آمدیم پس صدائی از آسمان آمد کہ ای پیدا ہلاک کردان این گروہ ستمکارا برا





## تحریف قرآن کا واضح ثبوت

## الاعتراف بتحریف القرآن

## PROOF OF TAMPERING THE HOLY QURAN

ترجمہ جیات القلوب جلد سوم باب ۳۸۹ فصل ۳-۱۱۱۱ کی منظومت۔ متن آیتیں

وصی کے حق کو غصب کرینگے اس وقت خدا نے اس آیت کو ان حضرت کی تسلی کے لئے نازل کیا اور ان کو وحی کی کہ اسے محمدؐ میں نے حکم دیا اور انہوں نے میری اطاعت نہ کی لہذا تم رنج نہ کرنا جبکہ وہ لوگ تمہارے وصی کے حق میں تمہاری اطاعت نہ کریں۔

پھٹی آیت :- **إِنَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَأَطَمْنَا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيُغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيُهْدِيَهُمْ طَرِيقًا إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ قَامُوا خَيْرًا لَكُمْ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا**

رپ س سار آیت ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲ یعنی جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ظلم کیا تو خدا ان کو کبھی معاف نہ کرے گا اور نہ جہنم کی راہ کے سوا کوئی اور راہ دکھائے گا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ امر خدا پر آسان ہے۔ اسے انسانو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی جانب سے سچا رسول آیا ہے تو تم اس پر ایمان لاؤ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم نے کفر اختیار کیا تو دیکھ پڑا نہیں جو کچھ آسمان وزمین میں ہے سب بیشک خدا ہی کا اور خدا بڑا جلننے والا اور حکمت والا ہے۔ تھیں نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ آیت اس طرح نازل ہوئی **إِنَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَأَطَمْنَا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيُغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيُهْدِيَهُمْ طَرِيقًا إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ قَامُوا خَيْرًا لَكُمْ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا** یعنی تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے رسول حق و راستی کے ساتھ ولایت علیؑ کے بارے میں آیا ہے۔ لہذا ولایت علیؑ پر ایمان لاؤ تو تمہارے واسطے بہتر ہے اور اگر ولایت علیؑ سے کفر اختیار کرو گے تو خدا سے نیاز ہے تم سے کیونکہ آسمان وزمین کی تمام چیزیں اسی کی ہیں۔

ساتویں آیت : **وَنَزَّلْنَا مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ لِكُلِّ سَاحِلَةٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَ لَا يُزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا** آیت سورہ بن اسرائیل (۱۷) یعنی ہم قرآن سے وہ نازل کرتے ہیں جو مومن کے لئے شفا و رحمت ہے۔ لیکن ظالموں کے لئے اس سے نقصان ہی میں اضافہ ہوتا ہے۔

ابن مہیار نے کئی سندوں کے ساتھ حضرت باقر و صادق علیہما السلام سے روایت

## تحریف قرآن کا مدلل ثبوت

### البرهان القاطع علی تحریف القرآن

LOGICAL PROOF OF TAMPERING THE HOLY QURAN.

ترجمہ حیات القرب جلد سوم باب ۳۸۵ فصل ۲۳۔ اندک مغلوبیت سے متعلق آیتیں۔

اور آپ کے اصحاب مراد ہیں ویلعلین الکاذبین سے مراد آپ کے دشمن ہیں جو اپنے دعوے ایمان میں جھوٹے تھے۔

دوسری آیت: وَقِيلَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ قَدْ نَسِيَ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ تَا لَلظَّالِمِينَ تَا مَا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا رِطَسْ كَهْفِ آيَتِ (۲۱)

اے رسول کہدو کہ حق تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے لہذا جو چاہے ایمان لائے اور جو شخص چاہے کفر اختیار کرے بیشک ہم نے ظالموں کے لئے آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے جن کے پردے چاروں طرف سے گھیر لیں گے۔ یکتبی اور علی ابن ابراہیم

اور عیاشی نے بسند ہائے معتبر حضرت باقر و صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ حق سے مراد ولایت علی بن ابی طالب ہے اور ظالمین سے مراد آل محمد علیہم السلام پر ظلم کرنے والے ہیں۔ اور آیت اس طرح نازل ہوئی ہے اِنَا عَتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ اَلْ

عَذَابَ حَقِّهِمْ نَا اِیْنِیْ ہَمْ نَہْ اُنْ ظَلَمْ کَرْنِے وَاوَلُوں کَے لَے جَضُوں نَے اَلْ مُحَمَّدِ کَا حَقِّ غَضَبْ کِیَا ہِے جِہَنَّمْ کِیْ اَگْ تِیَارْ کَرْ کِیْ ہِے۔ اِبْنِ مَہْیَارْ نَے حَضْرَتْ صَادِقْ سَے رِوَایَتْ کِیْ ہِے کَہْ آيَتْ اِسْ طَرَحْ نَازِلْ ہُوئی ہِے قِيلَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فِي ذَاكَ يَتَّقِي عَلِيَّ بَہَاں

مَلِكْ کَرْنَا اَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ اَلْ عَذَابَ حَقِّهِمْ نَا اِیْنِیْ اِسْ کَے مَعْنِیْ وَہِیْ ہِے جُو گُذْرِ چُکے

تیسری آیت: اذِیْنِ یُقَاتِلُوْنَ یَا نَهْمُ ظَلِمُوْا وَاذِیْنِ اَللّٰهُ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدْ یُرِیْ اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ یَغْیُرْ حَقِّ اَلْاَنْفِ

یَقُوْلُوْنَ اَرَبْنَا اللّٰهُ رِیْطَا سُوْرَہْ حُجَّ آيَتِ (۳۹) یعنی ان کو کافروں سے جہاد کی اجازت دی گئی جن سے کفار لڑتے ہیں اس لئے کہ ہم سے کفر کرنے والوں نے ان پر ظلم کیا ہے بیشک

خدا ان کی مدد کرنے پر قادر ہے جو ناحق اپنے گھروں سے نکالے گئے اور سوائے اس کے ان کا قصور نہیں تھا کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا پروردگار خدا ہے۔ علی بن ابراہیم

نے کہا ہے کہ یہ آیتیں امیر المؤمنین و جعفر طیار و حمزہ کی شان میں نازل ہوئی ہیں اس کے بعد امام حسین کے بارے میں جاری ہے وَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ حِجْرٌ

دِیْعِیْرِ حَقِّ اِمَامِ حُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامْ کِیْ شَانِ مِیْنِ نَازِلْ ہُوئی ہِے کَہْ یَزِیْدِ پَلِیْدِیْنِے لُوگوں کُو بھِیجا کہ ان حضرت کو پکار کر شام لے جائیں تو اس کے خوف سے حضرت مدینہ سے کوفہ کی

## من گھڑت سوره العصر

## سوره العصر المخترة

## FALSE INTERPRETATION OF SURAH AL ASR.

۳۷۸ فصل ۴۰ آیات: رفیعہ ولایت اور نیکے توبہ کے حق میں

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب

## بیا بیسویں فصل

اس بیان میں کہ آیات صبر و مہربانہ و یسر و عسر ائمہ علیہم السلام اور ان کے شیعوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔

پہلی آیت، وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ۔ یعنی عصر کی قسم کہ یقیناً انسان گھائے میں ہے کمال الدین میں روایت ہے کہ عصر سے مراد زمانہ خروج صاحب الامر علیہ السلام ہے جیسا کہ اس کے بعد ذکر کیا جائے گا بعضوں نے کہا ہے کہ عصر سے مراد دنیا کا آخری دن ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ عصر سے مراد جناب رسول خدا ہیں إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءٌ لَّان لَّوْكَانَ لَكُمْ جُورًا أَوْ بَرًا أَلَمْ تَكُونُوا أَتَقُونَ ۚ وَاللَّعْنَةُ عَلَى الْكٰفِرِينَ اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرتے ہیں۔ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ حضرت صادقؑ اس سورہ کو اس طرح پڑھتے تھے وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِنَّهُ فِئْتِي مِنَ الْآلِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَتَمُّوْا بِالْتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا ذٰلِ الْبَصِيْرِ یعنی عصر کی قسم کہ آدمی بیشک گھائے میں ہے اور یقیناً وہ آخر عمر تک نقصان میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور پرہیزگاری اختیار کی اور صبر و شکیبائی اختیار کتاب احتجاج میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے جناب رسول خدا نے خطبہ غدیر میں ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم سورہ عصر امیر المؤمنین کی شان میں ہے اور کمال الدین میں حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ عصر سے مراد زمانہ خروج حضرت قائم علیہ السلام ہے۔ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ہمارے دشمن مراد ہیں جو گھائے میں ہیں إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وہ لوگ جو آیتوں پر ایمان لائے ہیں و عملوا الصالحات اور برا دران مومن کے درمیان اپنے مال میں برابر ہی قائم رکھی ہے و تَوَّاصُوا بِالْحَقِّ یعنی انہوں نے آپس میں ایک دوسرے کو امامت برحق یعنی ولایت ائمہ طاہرین کی وصیت کی۔ و تَوَّاصُوا بِالصَّبْرِ۔ علی بن ابراہیم اور ابن مہیار اور دوسرے مفسرین نے سند ہائے معتبر انہی حضرت سے روایت کی ہے کہ خداوند عالم نے اپنی مخلوق میں سے اپنے برگزیدہ بندوں کو مستثنیٰ فرمایا ہے۔ یعنی تمام انسان گھائے میں ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ولایت امیر المؤمنین پر ایمان لائے اور خدا کے فرائض کو عمل میں لائے اور اپنے فرزندوں اور باقی ماندہ لوگوں کی ولایت ائمہ کی وصیت کی اور صبر کیا ان نیکوں پر جو دین حق اختیار کرنے

## آیات قرآنی میں تبدیلی تحریف الایات القرآنیہ

CHANGE IN QURANIC VERSES.

ترجمہ حیات الطوب جلد سوم باب

۲۷۰

فصل ۱۶- وہ حدیثیں جنہیں جس نے اسے مراد اہلبیت علیہم السلام سے

روایت کی ہے آپ نے ان آیات کی تفسیر میں فرمایا کہ قَامَا مَن آعْطَىٰ یعنی جو خمس آل محمد اور اس کے ذائقے اور شبیباطین یعنی خلفائے جور اور ائمہ باطل کی دوستی و محبت سے پرہیز کرے اور صَدَقَاتِ بِالْحُسْنَىٰ اور ائمہ حق کی ولایت و امامت کی تصدیق کرنے والا ہو فَسَيُتَبِّرُوا بِاللَّيْسُرِ جی تو ایسا شخص جس نیک کام کا ارادہ کرے گا اس کو خدا کے فضل سے میسر ہو جائے گا۔ وَآقَامَتِ بَعْلًا وَاشْتَعْنَىٰ اور جو شخص بھل اختیار کرے گا اور راہِ خدا میں مال صرف نہ کرے گا اور اس کے سبب اپنے کو دوستانِ خدا سے جو ائمہ حق ہیں مستغنی ہو جائے گا اور حصولِ علم کے لئے ان کی جانب رجوع نہ ہو گا وَكَذَّابَ بِالْحُسْنَىٰ اور ائمہ حق کی امامت کی تکذیب کرے گا فَسَيُتَبِّرُوا بِاللَّعْسُرِ جی تو ایسا شخص جس برائی کا ارادہ کرے گا۔ وہ قرآن اس پر عمل کر ڈالے گا وَيَسْتَبِجِبْنَهَا الْآتَقَىٰ اور وہ شخص جہنم کی آگ سے جلد سے جلد دور کر دیا جائے گا جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ پرہیزگار سے مراد جناب رسول خدا ہیں اور جو شخص تمام اقوال و افعال میں آپ کی فرمانبرداری کرے أَلَيْسَ بِيَوْمِئِذٍ مَّا لَكَ يَتَذَكَّرُ لِيَعْلَمَ جی یعنی جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ دینا ہے یا اپنے تزکیہ نفس کے لئے خرچ کرتا ہے لوگوں کو دکھانے سنانے کے لئے نہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اس سے مراد امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں جنہوں نے رکوع میں زکوٰۃ دی وَ مَا يَخْتَدِ عَيْنُهُمْ كَا مِنْ نِعْمَةٍ يُجْزَىٰ یعنی کسی شخص کی کوئی نعمت اور چیز خدا کے پاس نہیں جس کا بدلہ اس کو دیا جائے حضرت نے فرمایا کہ اس سے مراد رسول خدا ہیں جن پر کسی کا کوئی احسان نہیں جس کا عوض اس کو دیا جائے بلکہ ان کا احسان تمام خلق پر ہمیشہ جاری ہے

فراٹ بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے كَذَّابَ بِالْحُسْنَىٰ کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ جو شخص ولایتِ علی کی تکذیب کرے فَسَيُتَبِّرُوا بِاللَّعْسُرِ جی تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے وَ مَا يَخْتَدِ عَيْنُهُمْ كَا مِنْ نِعْمَةٍ إِذَا تَرَدَّتْ بَيْنِي حَبِيبٌ وَهُوَ مَرٌّ جی تو اس کا مال کچھ فائدہ نہ دے گا آخر وہ جہنم میں گرے گا۔ امام نے فرمایا کہ اس کے مرنے کے بعد اس کا عمل اس کو کوئی فائدہ نہ پہنچائے گا وَإِنْ عَلَيْنَا لَأَعْلَمُ جی حضرت نے فرمایا کہ فرات اہلبیت میں اس طرح ہے وَإِنْ عَلَيْنَا لَأَعْلَمُ جی یعنی علی اور ان کی ولایت ہدایت ہے۔ فَتَأْتِي شَرًّا مَّا تَأْتِي شَرًّا جی یعنی جہنم کو آتش جہنم کے شعلوں سے

## ولایت علی کے لئے قرآن مقدس میں تبدیلی تحریف القرآن المقدس لاثبات ولایة علی رضی اللہ عنہ

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۱۱

۲۳۴

سنہ ۱۱- ایمان وغیرہ اور اہلبیت کے ولایت کی روایتیں

ارادہ کرنے کے لئے کہ ظلم و ستم کے ساتھ حق سے روگردانی کرے اس کو ہم دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گئے۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت فلاں فلاں اور ابو عبیدہ کے بارے میں نازل ہوئی جو اس عہد نامہ کے کاتب تھے جس وقت کہ کعبہ میں داخل ہو کر اپنے کفر پر اور جو کچھ امیر المؤمنین کی شان میں نازل ہوا تھا اس کے انکار پر عہد و پیمانہ کیا تھا۔ کعبہ کے اندر تلخ ہو گئے اس ظلم کے سبب سے جو جناب رسول خدا اور ان کے ولی علی بن ابیطالب پر کیا تھا تو پھر ستمگاروں کا گروہ رحمت خدا سے دور ہو گیا۔

ایضاً حضرت صادق سے قول حق تعالیٰ اِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُّخْتَلَفٍ يُؤُوكَ عَتَاوِ مِنْ اٰذِنِكَ كِي تَفْسِرَ فِي رِوَايَتٍ سَبَّحَ كِه بِيَك تَم اِنِّهٖ فِي مِخْتَلَفٍ هُوَ حَضْرَتِ نِي فرمایا کہ ان کی گفتگو ولایت حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں تھی۔ وہ شخص جنت سے پھیر دیا جاتا ہے جو علی کی ولایت سے پھرتا ہے۔

ایضاً۔ کلینی اور ابن مہیار نے حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی فَابِي اَكْتَرِ النَّاسِ بِوَاكِ يَتَعَدٰوِي اِلَّا كَفَرًا اِيْنِي اَنْكَارَ كِيَا اَكْرَ لوگوں نے ولایت علی سے اور فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی سَبَّحَ كِه بِيَك تَم اِنِّهٖ فِي مِخْتَلَفٍ هُوَ حَضْرَتِ نِي

يَلْقٰ اِيْمٰنِيْنَ اِنْ كَحْتَدِ نَا سَرَا اِحَا طَهٗ بِهٖ سَرَادِقُهَا اِيْنِي (اسے رسول کہہ دو کہ حق اور قول درست ولایت علی کے بارے میں تمہارے پروردگار کی جانب سے ہے تو جو شخص چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کافر ہو جائے۔ اور ہم نے آل محمد کے ظالموں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے جس کے پروں نے ان کا احوالہ کر لیا ہے۔

کتاب تاویل الاحادیث میں اس خطبہ عوامی جو علمائے نامہ سے بتے روایت کی ہے کہ اس نے ابن عباس سے روایت کی ہے ایک جماعت کے لوگوں نے رسول اللہ سے پوچھا کہ یہ آیت کس کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ وَ عَدَا اِنَّهٗ اَلْبَيْنِ اَمْنُوَا وَاَعِدَلَا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُنَّ مَعْفِرَةٌ وَاَجْرًا عَظِيْمًا اِيْنِي خدائے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ ان لوگوں سے کیا ہے جو ایمان لائے اور اچھے اعمال بجالائے حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے روز ایک علم نور سفید درست کیا جائے گا اور منادی ندا دے گا کہ مومنوں کا سردار اٹھے اور اس کے ساتھ وہ لوگ بھی اٹھیں جو محمد کے مبعوث

## قرآن مجید سے ”بولایتہ علی“ کے الفاظ نکال دیئے گئے قد اخرجت من القرآن الفاظ بولایتہ علی

THE WORDS "IMAMT OF ALI" HEAVE BEEN SUPPRESSED  
FROM THE HOLY QURAN.

ترجمہ حیات الطوب جلد سوم باب ۱۹۳ فصل: آیت نور کی تفسیر اہلبیت کے ساتھ

کے مانند جو آفتاب کے نور کو اپنے منہ سے پھونک کر بجھانا چاہے اور خدا اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اگرچہ کفار ناپسند کریں۔

کلیبی وغیرہ نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے اس آیت کی تفسیر ان حضرت سے دریافت کی حضرت نے فرمایا کہ لوگوں نے جاپا کہ ولایت امیرالمومنین کو اپنی باتوں سے مٹاویں اور خدا امامت کو کامل کرتا ہے جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا ہے۔

الَّذِينَ آمَنُوا يَا اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَالنُّورِ الَّذِينَ آمَنُوا لَنَا. اس جگہ نور سے مراد امامت۔ لوگوں نے اس کے بعد کی آیت هُوَ الَّذِي أَسْأَلُكَ يَا لَهْدَى وَ دِينَ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ آیت و سورہ مذکور کی تفسیر دریافت کی حضرت نے فرمایا کہ وہ خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ان کے وصی علی بن ابی طالب کی ولایت کے لئے حکم دیا کہ ولایت دین حق ہے تاکہ اس کو حضرت قائم آل محمد کے سبب تمام دینوں پر غالب کر دے جیسا کہ فرمایا ہے کہ خدا اپنے نور کو ولایت قائم آل محمد کے ساتھ پورا کرے گا۔ وَتُكْرَمُ الْحَكَامَةُ وَنُورُ بُولَايَةِ عَلِيٍّ. مرشد کہ کفار ولایت علی کو پسند نہ کریں۔ لوگوں نے پوچھا کیا آیت اس طرح نازل ہوئی ہے فرمایا ہاں۔ علی بن ابراہیم نے وَاللَّهِ مُتَيَقِّنُونَ مَا فِيهَا میں روایت کی ہے کہ خدا اپنے نور کو قائم آل محمد کے ذریعہ سے کامل کرے گا جب وہ ظاہر ہوں گے تو خدا اپنے دین کو تمام دینوں پر غالب کرے گا یہاں تک کہ خدا کے سوا کسی مقام پر غیر خدا کی عبادت نہ ہوگی جیسا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ وہ قائم آل محمد زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسے کہ وہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

الکمال الدین میں حضرت صادق سے روایت کی ہے زمین کبھی ایسے حجت خدا سے خالی نہیں رہتی جو دانا ہوتا ہے اور وہ زمین پر امور حق سے اس چیز کو زندہ اور قائم کرتا ہے جس کو لوگ ضائع اور برباد کر دیتے ہیں۔ پھر اس آیت یُرِيدُونَ لِيُطْفَؤُوا نُورَ اللَّهِ کی آخر تک تلاوت کی۔

محمودین العیاش نے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر نے اسی آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تم لوگ دین حق اور ولایت اہلبیت سے دست بردار ہو جاؤ تو خدا

شیعہ عقیدہ ہے کہ اہل تشیع کے نزدیک قرآن پاک سے لفظ آل محمد اور دیگر الفاظ نکال دے گئے  
يعقدون اهل التشيع انه قد اخرج من القرآن للكلمات آل محمد وغير

ذالك

"AA LAY MUHAMMAD" AND MANY OTHER WORDS HAVE  
BEEN SUPPRESSED FROM THE HOLY QURAN(SHI'ITE  
BELIEF"

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۱۲۳ فہم بنی دہلہ والی ابراہیم میں برگزیدہ تمہیں

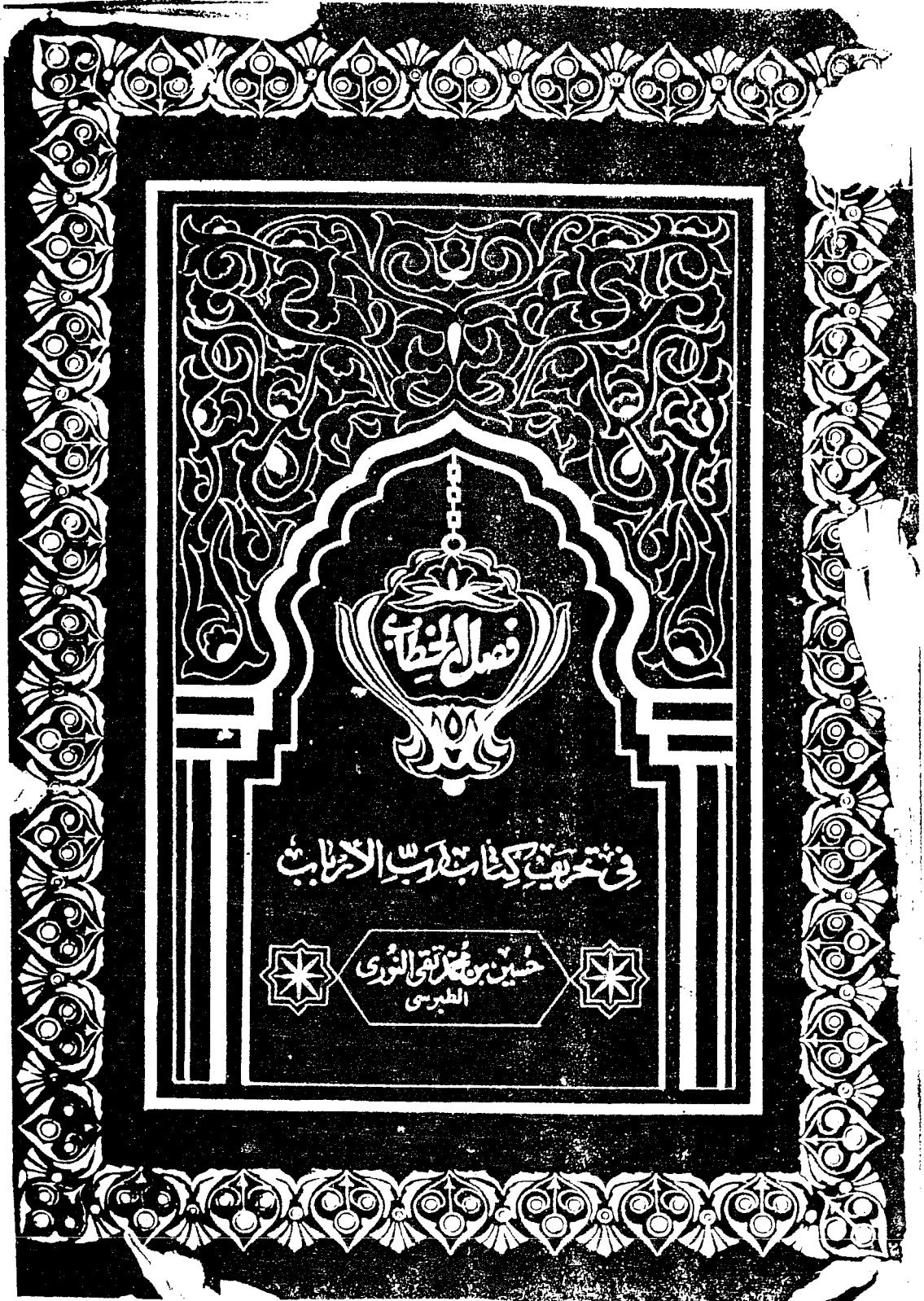
علی بن ابراہیم نے تفسیر میں بیان کیا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے والی ابراہیم والی عبدان والی محمد علی العالمین آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن سے خارج کر دیا ہے۔

شیخ طوسی نے مجالس میں بسند مستبر ابراہیم بن عبد الصمد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صادق کو اس آیت کو اس طرح پڑھتے ہوئے سنا ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحاً والی ابراہیم والی عمران والی محمد علی العالمین لیکن آل محمد کو قرآن سے نکال دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ کتاب تاول الایات میں امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ دانتے ہوان لوگوں پر کہ جب آل ابراہیم والی عمران کو یاد کرتے ہیں خوش ہوتے ہیں اور جب آل محمد کو یاد کرتے ہیں تو ان کے قلوب مگر ہو جاتے ہیں اسی خدا کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے۔ اگر ان میں سے کسی نے ستر پیڑوں کے مثل عمل کیا ہوگا تو خدا اس کے عمل کو قبول نہ کرے گا اگر اس کے نام عمل میں میری اور علی بن ابیطالب کی محبت و ولایت نہ ہو۔

ایضا ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں حضرت امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا ابا الحسن مجھ کو اس وصیت سے آگاہ فرمائیے جو آپ کو حضرت رسول نے فرمائی ہے جناب امیر نے فرمایا کہ بیشک خدا نے تمہارے لئے دین حق کو انتخاب کیا اور تمہارے لئے اس کو پسند فرمایا اور تم پر اپنی نعمت تمام کی کیونکہ تم اس کے سب سے زیادہ مستحق اور اہل تھے اور بیشک خدا نے اپنے پیغمبر کو وحی کی کہ وہ مجھ سے وصیت فرمائیں تو حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اے علی میری وصیت یاد رکھو میرے امان کی رعایت کرنا۔ میرے عہد کو وفا کرنا میرے وعدوں کو اور اگر میری سنت کو زندہ رکھنا اور لوگوں کو میرے دین کی طرف دعوت دینا کیونکہ خداوند تمہارے لئے مجھ کو برگزیدہ کیا اور پسند کیا تو مجھے اپنے بھائی موسیٰ کی دعا یاد آگئی اور میں نے دعا کی کہ خداوند میرے واسطے میرے اہل سے ایک نیک فرار دے جس طرح جناب موسیٰ کے لئے ہارون کو وزیر قرار دیا تھا تو خدا نے مجھے دی فرمائی کہ علی کو میں نے تمہارا وزیر اور مددگار اور تمہارے بعد تمہارا خلیفہ







فصل الخطاب

فی شرح کتابت رب الامم

حسین بن محمد تقی النوری  
الطبرسی

مبدل سورہ فاتحہ

سورہ الفاتحة المغيرة

CHANGED SURAH AL HAMD.

۲۵۳

الخصم وشفق علی انانہم الان قال ومن ذلك ما استطرفته من كتاب السجدة واسمه ابو عبد الله  
 مؤسس الرضا عليه السلام في قوله صاحب موسى الخ نظر لا يخفى على الناظر مما يؤيد الاعتماد على روثا  
 خصوص كتابه لمر انه وان فلنا بفتنا مذهبه كثره رواية الشيخ الجليل محمد بن العباس بن ماجة عنه  
 كتابه هذا في نفسه بنو وسطا حمد القاسم عد وجو حدث فيه في غير ما نقلوه حتى على ما عرفت <sup>بعض</sup>  
 نفي فيهم ومطابقة اكثر روايات العباسي لما فيه بل لا يبعد اخذ هذا الا انه لم يصل اليه من هذا  
 الودعة في نفسه كتحريف بعض النسخ بل ما فردي في هذا الكتاب دليل لا تكاره فيه فلا بأس بخرجه <sup>هنا</sup>  
 على كل حال فنقول مستدرا من الرواية عن النبي صلى الله عليه وسلم **الفاتحة** اعلى من ابراهيم الفخر في نفسه عن  
 ابي عن حماد عن حريز بن ابي عبد الله عليه السلام انه قال **هذا الصراط المستقيم صراط من اعنت عليهم**  
**الفضو عليهم** وغيره الصالحين **الخبر** الطبرسي في مجمع البحار صراط من اعنت عليهم عمر بن الخطاب  
 عباده من الزبير وذكر ذلك عن اهل البيت عليهم السلام **الحج** احمد بن محمد السجدي في كتاب الفرائض عن محمد  
 خالد بن علي النعمان عن ابي بن فرقد ومعلم بن خنيس انهما سمعا ابا عبد الله عليه السلام يقول صراط من  
 اعنت عليهم **د** وعن محمد بن الحسين عن ابي عبد الله الطائي عن زاذان عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام قال سمعته  
 يقول صراط من اعنت عليهم هو وعن حماد بن حريز عن فضيل بن ابي جعفر عليه السلام انه كان يقر صراط من اعنت  
 عليهم غير المفضو عليهم **غير الصالحين** وعلی بن ابراهيم بن ابي عمير عن ابن ابي عمير عن ابي عبد الله عليه السلام  
 قوله **تم** غير المفضو عليهم **غير الصالحين** قال المفضو عليهم التصيب الصالحين لشكك الذين لا  
 يربون امام عليهم السلام العباسي في نفسه عن محمد بن مسلم قال سئل ابا عبد الله عليه السلام عن قول  
**تم** ولقد انيناك سبعا من الشافي بالفرائض العظم فقال فاتحة الكتاب اكثر العرش فيها بنم الله اكبر  
 لولم يزل يقول واذا ذكرت ربك في القرآن وحده ولوا على الجبارم نفورا والحمد لله رب العالمين  
**تم** من تنكره الله حسن الثواب حال يوم الدين قال جبير بن ابي عمير قال ما انا مسلم فط الا صدق الله واهل  
**تم** انك عبدا خلاصا للعبادة اياك لتسعين افضل ما طلبت العباد خوارجهم اهدنا الصراط المستقيم  
**تم** الانباء وم الذين انعم الله عليهم غير المفضو عليهم **غير الصالحين** النصارى وعن رجل عن ابن  
 ابي عمير قوله **تم** غير المفضو عليهم **غير الصالحين** وهكذا ترك قال المفضو عليهم فلان وفلان <sup>وقال</sup>  
**تم** الصالحين لشكك الذين لا يعرفون الامام محمد صراط الطبرسي في غير الصالحين عمر بن الخطاب







# حِلْيَةُ الْمُتَّقِينَ

از تالیفات

عالمِ رَبَّانِي

## مُحَمَّدٌ مَوْلَا الْمُحِبِّينَ

در محاسن آداب و محامد اخلاق و دستورات شرع مطهر نبوی

بانضمام دو کتاب مجمع المعارف و حسنیہ

با تصحیح کامل

چاپ افست

حق چاپ و نقل از این نسخه عکسی محفوظ و مخصوص است به

## کتابفروشی اسلامیہ

خیابان پانزده خرداد شرقی تلفن - ۵۲۱۹۶۶

چاپ افست اسلامیہ

## قرآن پاک کی معنوی تحریف

## النحریف المعنوی فی القرآن الکریم

## FALSE INTERPRETATION OF THE HOLY QURAN.

ملیۃ المتین تالیف عالم ربانی علامہ محمد باقر مجلسی طبع (ایران)

۶

اللہ (وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل) الی آخر الایۃ علیا و اباد جانتے، ثم قال رسول اللہ (ص) ایہا الناس انکم رغبتم بانفسکم عنی ووازرنی علی وولسانی فمن اطاعنی فقد اطاعنی ومن عصانی فقد عصانی وقرقی فی الدنیا والاخرۃ، قال وقال حدیثہ لیس ینبئ لاحد بہ مثل ویشک فیمن لم یشک باللہ انہ افضل ممن اشک بہ ومن لم ینہزم عن رسول اللہ (ص) افضل ممن انہزم وان السابق الی الایمان باللہ ورسولہ افضل وهو علی بن ابی طالب ؑ

( فرات ) قال حدثنی الحسن بن سعید مضمنا عن حدیثہ البیان عن رسول اللہ (ص)

• نزلہ فرات قال حدثنی الحسن بن علی بن بزیع مضمنا عن ابی رجا المطاردی قال لما

باع الناس ابا بکر دخل ابوذر السجد فقال ایہا الناس ان اللہ اصطفی آدم ونوحا وآل

ابراہیم وآل عمران علی العالمین ذریۃ بعضها من بعض واللہ صبیح علیم ) فاهل بیت

نبیکم هم الال من آل ابراہیم والصفوة والسلاۃ من اسماعیل والمترۃ الہادیۃ من

محمد فمحمد ( ص ) شرف شریفہم فاستوجبوا حقہم ونالوا الفضیلۃ من ربہم کالسما

المنیۃ والارض اللدجیۃ والجلال النصوبۃ والکعبۃ المستورۃ والشمس الضاحبۃ والنجوم

الہادیۃ والشجرۃ الزیتونۃ اضاء زیتہا وبورک ما حولہا فمحمد (ص) وصی آدم ووارث

علمہ وامام المتین وقائد الفر المحجلین وتاویل القرآن العظیم وعلی بن ابی طالب (ع)

السدیق الاکبر والفاروق الاعظم ووصی محمد ( ص ) ووارث علمہ واخوہ فبابکم

ابتہا الامۃ التحیرۃ بعد نبیہا لوقدمتم من قدم اللہ وخلقتم الولاية لمن خلفہا الی

( ص ) لما عل ولی اللہ ولا اختلاف اتان فی حکم ولا سطرہم من فرائض اللہ ولا

تبارعت هذه الامۃ فی فیہ من امر دینہا الا وجدتم علم ذلك عند اهل بیت نبیکم

نزل اللہ تعالیٰ بقول فی کتابہ المیزبۃ الذین آتیہم الکتاب بتلوٰتہ حق تملوٰتہ

فذوقوا وبال ما فرطتم وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ؑ

( فرات ) قال حدثنی محمد بن عبس بن زکریا الدهقان • معنا عن عیید بن وایل قال رأیت

اباذر بالموسم وقد اقبل بوجهہ علی الناس وهو یقول یا ایہا الناس من عرفنی فقد عرفنی

ومن لم یعرفنی فانا جندب البیان ابوذر الغفاری سمعت رسول اللہ ( ص ) یقول کما قال اللہ

تعالیٰ ان اللہ اصطفی آدم ونوحا وآل ابراہیم وآل عمران علی العالمین ذریۃ بعضها

من بعض واللہ صبیح علیم فمحمد ؑ ؑ من نوح والال من ابراہیم والصفوة



تذکرۃ الائمہ «ع»

یا

ائمہ معصومین علیہم السلام

تالیف :

عالم بزرگوار محمد باقر مجلسی «رض»

خدا نے جبرائیل کو علیؑ کی طرف بھیجا وہ غلطی محمدؐ کی طرف چلے گئے  
 خدا نبی اور علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ میں اتر آیا اور علیؑ اللہ ہیں  
 وان الله قد نزل في محمد و علي فاطمه والحسن والحسين وان عليا الله  
 HAZRAT GABRAIEL (AS) BY MISTAKEN VISITED  
 MUHAMMAD(SAW) INSTEAD OF ALI (RA).  
 A GOD HAS DESCENDED IN PUNJTAN PAK AND ALI IS GOD.

تذکرہ الائمہ یا ائمہ معصومین تالیف محمد باقر مجلسی ایران

ملا محمد باقر مجلسی

۶۳

فارسی ابودر غفاری مقداد بن اسود کندی جابر بن عبداللہ انصاری مالک اشتر  
 نخعی اویس قرنی محمد بن اسی بکر یعنی حجر بن عدی اسدی عزیز بن عدی  
 حاتم الطائی عمرو خزاعی عمرو المرادی عمار بن یاسر معصم بن سوہان العبدی  
 عامل بن وائلہ کتابی احنف بن قیس تنیمی حارث بن قدامہ سعدی خالد بن  
 معمر السدوسی خلق جہان در وجود شریف آن حضرت چہار طایفہ شدند طایفہ  
 در محبت افرات کردند و او را خدا دانستند کہ ایشان را عالی میگویند و اینہا  
 پنج فرقه شدند اول رامفوضہ گویند و ایشان قایلند کہ واگذاشت حق تعالی اکثر کارہا  
 را بعلی مثل قسمت ارزاق عباد و حاضر شدن در احتضار عباد و غیرہ ہر چہ  
 می خواہد میکند و ایجاد مینماید خدا را در آن دخلی نیست دویم سبابہ است  
 گویند عبداللہ سبا از نصیریان بآنحضرت گفت:

انت انت یعنی انت الہ و از آنحضرت گریخت و بسایط مداین رفت،  
 بیر لشکر فرستاد و برخی از اصحاب او را گرفت آوردند و آن حضرت فرمود  
 گوری کنند و در آنجا کردند و ایشان رامیسوزانیدند و ایشان گفتند کہ یقین  
 زیاد شد کہ تو خدائی و ما را باتش میسوزانی و چون آنحضرت را کشتند گفتند  
 مردہ است بلکہ در زیر ابر است و رعد او از اوست و برق تازیانہ او بزیبر خواہد  
 مد و دشمنان را خواہد کشت و آنکہ ابن ملجم کشت علی نبود بلکہ شیطان بود  
 بصورت علی شدہ بود.

طایفہ سیم عربیہ گویند و ایشان گویند خدا جبرئیل را بعلی فرستاد او  
 بغلط بمحمد رفت از آنکہ بمحمد بعلی غراب کہ بغراب ماند چہار مرد را شریفیہ  
 گویند ایشان گویند خدا در نبی و علی و فاطمہ و حسن و حسین فرود آمد و علی

الہست و طایفہ پنجمین قایلند بہ پنج نفر کہ مراد سلمان و مقداد و ابادر و عمار  
 و عمرو بن امیہ ضمیری باشد گویند این پنج نفر موکلند بر مصالح عالم از جانب  
 علی کہ او الہ است مقدمہ کہ در بصرہ واقع شد ہفتاد نفر از طایفہ ہنود آمدند  
 بخدمت آنحضرت و گفتند بزبان ہندی کہ تو خدایی حضرت فرمود کہ من خدا  
 نیستم من بندہ خدایم ایشان قبول نکردند حضرت ایشان را در چاہہا کرد  
 و از دود کشت و آنچه قلندران میگویند کہ ہفتاد مرتبہ نصیر را کشت و زندہ کرد  
 و او میگفت او خدائی بود بعد از آن از جانب خدا نداشتید کہ کل عالم بندہ  
 مانند گویا این بندہ تو باشد معاذ اللہ کہ کفر و زندقہ است خدا بی نیاز است از  
 آنکہ شریک داشتہ باشد.

## اصلی قرآن حضرت علیؑ کے پاس تھا اسے ابوبکر نے قبول نہ کیا القران الاصلی کان لدی سیدنا علی رضی اللہ عنہ ولم یقبلہ سیدنا ابوبکرؓ

HAZRAT ABU BAKR رضی اللہ عنہ REJECTED THE ORIGINAL HOLY QURAN  
COMPILED BY HAZRAT ALI رضی اللہ عنہ

تذکرہ الامم جلد دوم تألیف عالم ربانی محمد باقر مجلسی طبع ایران

۱۸

روی آن قرآنها نویساندند .

و صاحب جامع اصول از زید بن ثابت نقل میکند کہ بعد از آنکہ معاصف را نوشتیم آیہ، رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ را باآخر نمیتہ ابن ثابت یافتیم و ملحق کردیم و منقولست از حضرت صادق علیہ السلام کہ در سورہ احزاب فضاہح مردان بسبار از قریش بود بزرگتر بزرگتر از سورہ البقرہ بود ایشان تحریف دادند و کم کردند و در احادیث مسطور است کہ اگر قرآن امیر المؤمنین کہ در نزد ائمہ علیہم السلام است بموہمان میدادند کہ بخوانند و مصحف جمع عثمان را نخوانند مفسد عظیم بر این مترتب میشد اول اینکہ کتاب خدا دو نامیشد جمعی قبول میکردند و بعضی قبول نمیکردند، خلیق یکسر بکفر اصلی خود برمیگشتند دوم آنکہ مخالفان برقرآن صحیفها نوشتند، سیم آنکہ آنحضرت نمیتوانست کہ قرآن خود را رواج دهد از برای آنکہ عالم را ظلمت کفر و غلبہ معاندان گرفته بود و چهارم آنکہ موہمان قبول میکردند از ترس خلفای ثلثہ و اعیان و انصار اظهار نمیتوانستند نمود و همیشه قرآن مخفی بود و کمتر قبول میکردند این قرآنرا برای آنکہ قرآن ایشان شهرت کرده بود، پنجم آنکہ امیر المؤمنین بعد از وفات حضرت رسول (ص) قرآنرا جمع کرد و در کبشہ گذاشت و سر آنرا مهر کرد و آورد بنزد ابوبکر قبول نکردند گفتند ما را بقرآن تو احتیاجی نیست و در صحاح ستہ ایشان مشہور است

و علی هذا القیاس و از تفسیر گازرو مولانا فتح اللہ رحمۃ اللہ

بعضی از آیات دزدیدہ را و در سورہ از سورہ قرآنی از صحف عبداللہ بن مسعود نوشته بودند و در این رسالہ بیان مینماید :

السورہ النورین بسم اللہ یا ایہا الذین آمنوا آمنوا بالنورین الذی انزلنا  
ہما یتلون علیکم آیاتی و یحذرتکم عذاب یوم عظیم نوران بعضها من بعض وانا  
السمیع العلیم ان الذین یوفون بعہد اللہ و رسولہ لہم جنات النعیم و الذین  
یکفرون من بعد ما آمنوا ینقض میثاقہم و ما عاہدہم الرسول علیہم یقذفون بالجمیم  
اذ ظلموا انفسہم و عصوا الوصی اولئک ینسقون من الحمیم ان اللہ نور السموات  
والارض بما شاء و اصطفی من الملائکۃ و الرسل و جعل من المؤمنین اولیاء من  
خلقہ یفعل ما یشاء لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم قد مکر الذین من قبلہم برسولہم

وَبِحَقِّ اللَّهِ الْحَقِّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْجَاهِلُونَ

الحمد لله الذي جعل القرآن كتاباً مستطاباً به مناسخه حق وايمانا

# تحقيق المسئين

اسرود ترجمہ

# حق المسئين

از تصنیفات عالیہ جناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی علی امد مقامہ

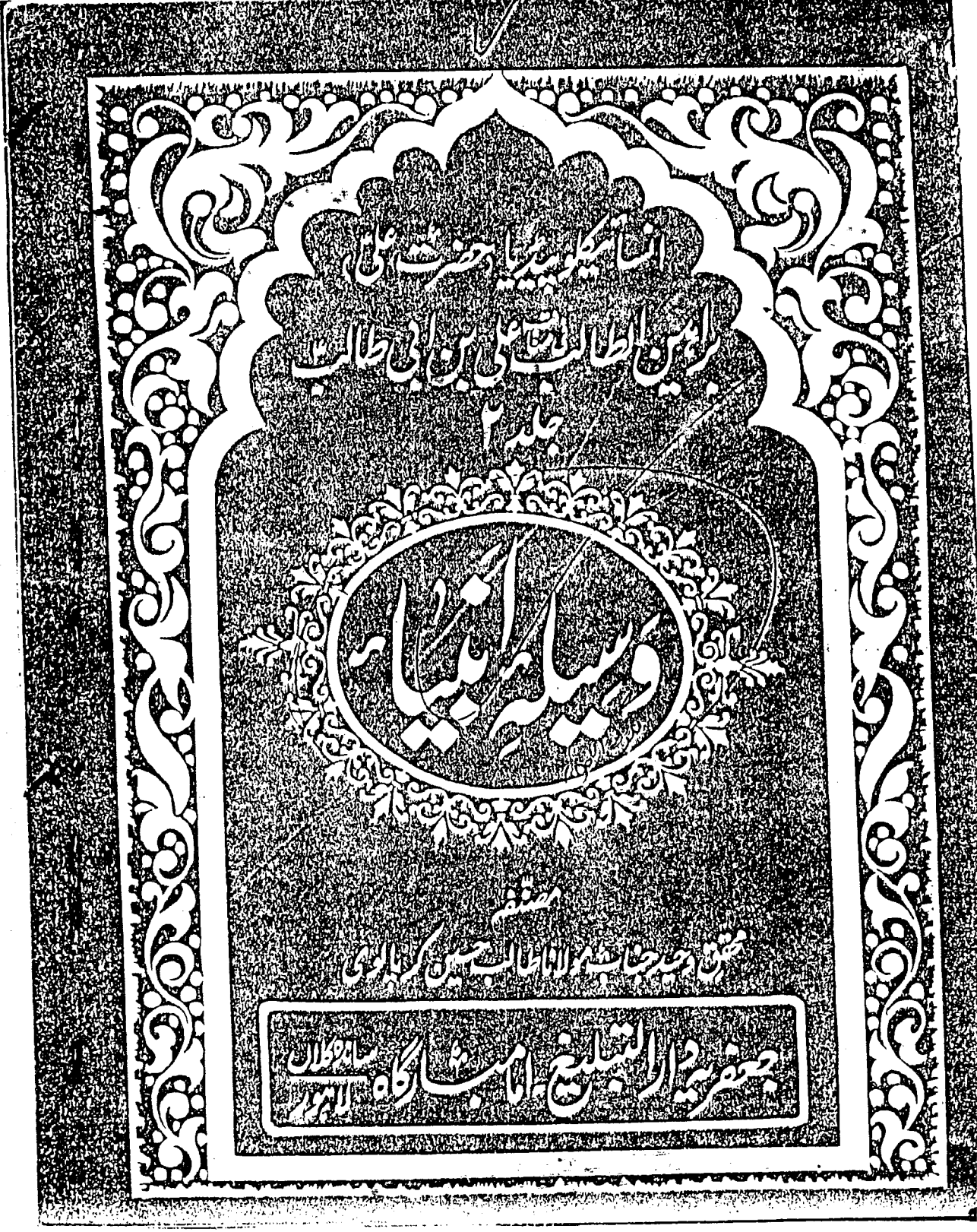
بہ ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبیٰ حسین صاحب مہم جوہ ہاشمی

بسم اہتمام اسقرانام مولوی غلام عباس شیخ امامیہ جنرال بنگلہ دیشی پبلشرز

بانتظام لاہور لاہور سنہ ۱۳۸۵ھ بمطابق ۱۹۶۵ء





انسانیکوینیریا حضرت علی  
 راہین الطالب علی بن ابی طالب  
 جلد ۲

وسیلہ التبیان

مصنف  
 محقق و محدث علامہ ابی طالب حسین کریم لوی

جعفر سید ابوالفتح امامت شاہ گاہ سائیکلان لاہور

علیؑ قرآن سے افضل ہیں

سیدنا علی افضل من القرآن الکریم

ALI (RA) IS SUPERIOR TO QURAN.

وسیلہ انبیاء جلد دوم از طالب حسین کربالوی جمعہ دار التلیغ سائہ لاہور

اضطراب اور تمام بے یقینی کیسے کا فور ہو گئی ہے۔

ان عبارات سے واضح ہوا کہ جب تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف نہ لائے حضرت علی علیہ السلام نے آنکھیں نہ کھولیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام خدا کی طرف سے پڑھ کر آئے تھے کہ جب تک رسول اکرم تشریف نہ لائیں آنکھیں نہیں کھولنا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہمارے بچوں میں اور اہل بیت نبوت کے بچوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو لینے نہیں گئے بلکہ آگے آگے رسول ہیں پیچھے پیچھے قرآن ہے لیکن جو نبی قرآن کو لینے نہیں گیا وہ آج علی کو لینے کے لئے آرہے ہیں اب فیصلہ آپ فرمائیں کہ قرآن افضل ہے یا حضرت علی علیہ السلام

بدر الدجی کی پہلی نظر شمس الضحیٰ پر

کشفی، سید محمد صالح کوکب درمی ص ۲۲۳ سطر ۴ امامیہ کتب خانہ لاہور

جب محبوب آفریدگار کے گیسوئے مشکبار کی خوشبو مشام حیدر کرار میں پہنچی آپ کے جمال جہاں آرا

کی زیارت کے لئے آنکھیں کھول دیں اور سلام و تحیت کی رسم ادا فرما کر آپ کے مدح و ثنا میں زبان کھولی

صائم چشتی شکل کشا جلد ۱۱ سطر آخر چشتی کتب خانہ فیصل آباد

بچے نے فوراً اپنی خوبصورت آنکھیں کھول کر اپنے بھائی کے چہرے پر لڑکیوں اور مسکرانے لگا میں یہ معاملہ دیکھ کر متحیر رہ گئی۔

ص ۱۱ سطر ۲۔ اس واقعہ سے صاف طور پر واضح ہے کہ جناب حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا میں آنے کے بعد

اپنی پہلی نگاہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور کے سوا کسی اور چیز پر ڈالنا گوارا ہی نہ کرتے

تھے اور یہ بھی جناب علی علیہ السلام کا ایک مخصوص اعزاز ہے جس میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہو سکتا۔

ان کی صائم ہے ولادت کی جگہ حرم کعبہ : آنکھ کھولی ہے تو چہرہ محمد دیکھا

جیلانی، سید امیر حادثہ کر بلا ص ۱۵ سطر ۲۲ کوٹ کلاں فیصل آباد

ان کی آواز سن کر بچہ تک کران کی گود میں جلا جاتا ہے اور اس کا اضطراب اور تمام بے یقینی کیسے کا فور ہو گئی

ہے۔ آنکھیں کھول دیں اور تمہل سکون سے چہرہ پُر نور کی طرف دیکھنے لگ گیا۔ گویا زبان حال سے کہ رہا ہے۔

تو خورشید کا دمن سپارہ تو : سراپا نورم از نظارہ تو  
آغوش تو دورم نا تمام : تو قرآنی دمن سپارہ تو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعِلْمَ الَّذِیْ عَلٰی الْبَصِیْرَةِ اَنَا وَمَنْ اَتَّبَعَنِیْ وَرَسُوْلُکَ الَّذِیْ جَاءَنَا مِنْ الْمَشْرِقِ الْمَشْرِقِیْنِ  
 کتابِ مُسْتَقَابِ  
 (۱۹۰۰ء)

# اصول الشریعہ عقائد شیعہ

از افادات عالیہ

صدر المتفقین، سلطان امین مجتہد الاسلام و ائیین سرکار علامہ ابن محمد حسین رضا فاضل علم مدرسہ اسلامیہ  
 صدر مؤتمر علماء شیعہ پاکستان

ناشر

مکتبۃ السندھین، کوٹ فرید نہر گودھا

قیمت ۱۰ روپے



## شیعہ کی طرف سے راویوں کے بارہ میں جھوٹ بولنے کا اقرار الاقرار بکذب رواة الشيعة .

AN ACCEPTANCE OF ENTERING FALSE NARRATION  
INTO SHIA BOOKS BY SHIA NARRATORS

اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ از شیخ محمد حسین بجنہ العصر صدر موتر علماء شیعہ پاکستان

۵۲

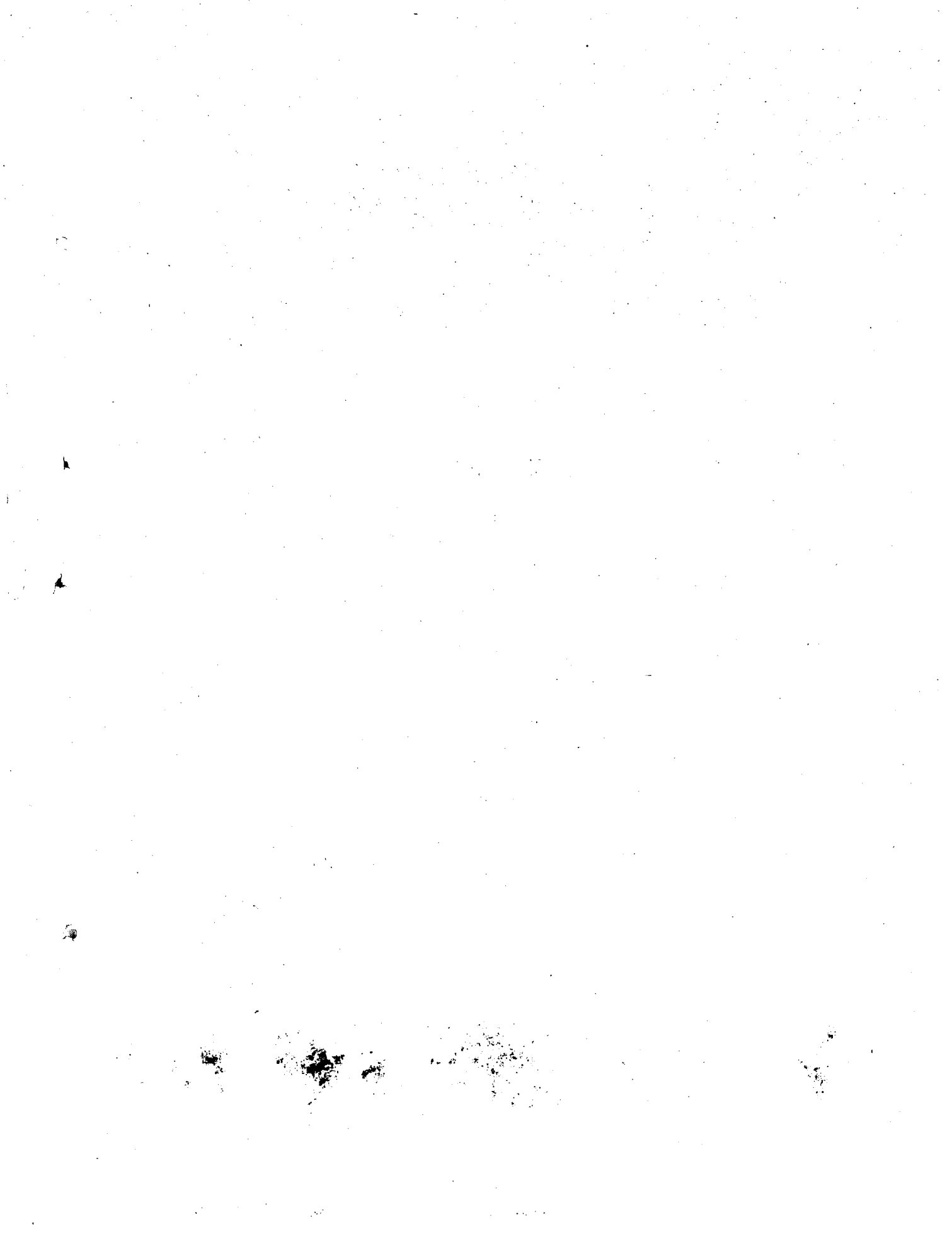
آئمہ اطہار کو بھی ان کی ان عیار و کارستانیوں کا علم تھا اس لئے نہ ہر اپنے منہس نام لہواؤں کو ان لوگوں کی دسیہ کاریوں  
و کارگزاریوں سے آگاہ فرماتے رہتے چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں انا اهل بیت صدیقون لا نخلو  
من کذب یکنذب علینا ویسقط صدقنا بکذبہ عند الناس الخ ہم سچا خا نژادہ ہیں لیکن ہم جھوٹ بولنے والوں  
سے کبھی خالی نہیں رہتے۔ جو اپنے جھوٹ سے ہمارے سچ کو بھی لوگوں کی نظروں میں گرائے گی کوٹش کرتے ہیں۔ درجہ اولیٰ  
ص ۱۹۱ اس رحال کئی ۱۹۱ پر جناب امام رضا علیہ السلام سے ان کہہ اہوں میں سے بعض کا تفصیل ذکر ہے لہذا وہ ہے کہ بتائے  
امام زین العابدین پر جھوٹ بولتا تھا۔ ابو الخطاب امام جعفر صادق علیہ السلام پر محمد بن بشیر امام موسیٰ کاظم پر اور محمد بن فرات  
محمد پر افرا پروا دانی کرتا ہے۔

امام جعفر صادق فرماتے ہیں خدا معز بن سعید پر لعنت کرے جو میرے والد پر جھوٹ بولتا تھا وہ کئی ۱۹۵ میں  
بزرگوار سے مروی ہے فرمایا لا نقابوا علینا حدیثنا الاما فانقبوا القلوب والسننہ اور تجدون معد شاہد ا  
من احادیثنا المتفقہ علیہا فانقبوا علیہ بن سعید لعنة الله قد رس فی کتب اصحاب ابی احادیث  
لم یحدث بها ابی ناقرا اللہ ولا تغلبوا علینا ما خالف قول ربنا نقالی وسنتہ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلمہ فانما احد شنا قلنا قال اللہ عز وجل وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحال کئی ۱۹۵  
منہاج الراجح ص ۲۱۰ وغیرہ جو حدیثیں برابر ہی طرف منسوب ہوں۔ ان میں سے صرف ان کو قبول کر۔ جو

قرآن و سنت کے موافق ہوں۔ یا سن کی تاریخ میں ہماری سابقہ حدیثوں سے کوئی شائبہ نہ ہو۔ کیونکہ غیرہ بن سعید نے خدا  
اُس پر لعنت کرے، میرے والد امام محمد باقر کے اصحاب کی کتب حدیث میں کئی حدیثیں داخل کر دی ہیں جو کبھی  
میرے والد نے بیان نہیں فرمائی تھیں۔ خدا سے ڈرو ہمارے متعلق کوئی ایسی بات قبول نہ کرو جو قول خدا و سنت پیغمبر  
کے خلاف ہو کیونکہ یہ کچھ بیان کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ خدا و رسول نے یوں فرمایا ہے، اسی ہی اسے تو قیاس سے  
کچھ نہیں کہتے اور نہ ہی غیر معصوم کا قول نقل کرتے ہیں، ان حقائق کی موجودگی میں ہر وہ روایت جو ان ذوات مقدسہ کی  
طرف منسوب ہو کیونکہ انہیں بند کر کے اسے قبول کیا جا سکتا ہے؟

عصر شد کے جدید مؤلفین کی تون مزاجیان اس دور جدید کے بعض جدت پسند جدید مؤلفین کی

حالیت بھی عجیب ہے جب اسنے یہ آئیں تو یہ کہہ کر کہ  
”ذہان معصوم کو تسلیم کرنا اور جب سے یہ نقطہ البیان، جیسے بے سرو پا اور بے اصل ویسے بنیاد منطبات کو بھی تسلیم  
کر کے ان پر اپنے عقائد کی بنیاد قائم کر لیتے ہیں۔ اور جب انکار پر آمادہ ہوں تو منہج التحقیق کے سوال سے عقلمدار  
میں درج شدہ حدیث امام حسین میں خلقت نوری سے مناسبت روحی مراد کی گئی ہے جو مجہول الحال موافق کی تالیف کر کہ  
ٹھکرا دیتے ہیں۔ بلکہ اصول کافی کی پوس بن عبدالرحمن دالی صحیح السنہ روایت جس میں نمود نور کی تشریح فرشتہ کے ساتھ



## تاریخی دستاویز

### تیرا باب

# شیعوں کی عقیدہ رسالت ختم نبویؐ و توہین انبیاء

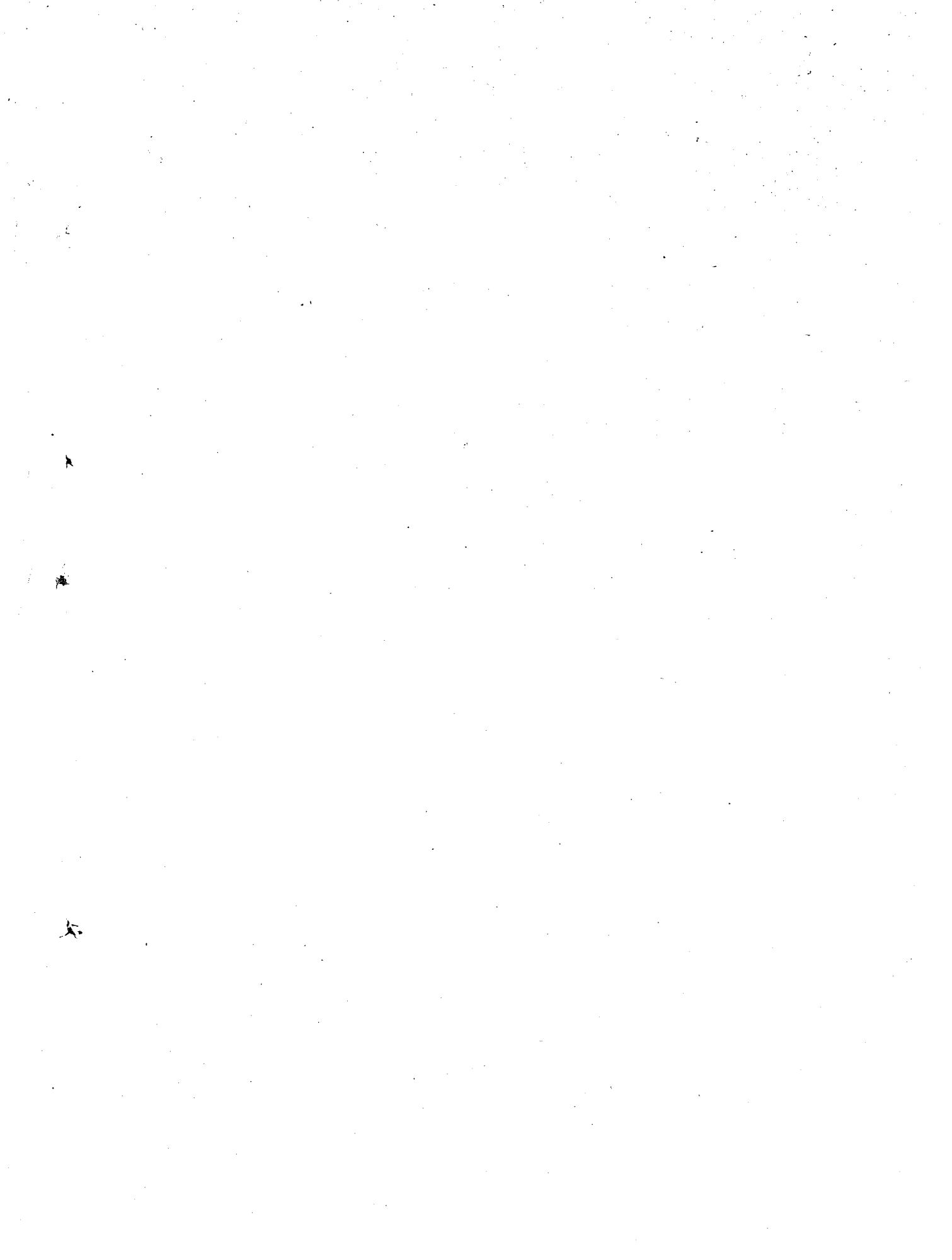
### الباب الثالث

الشیعة و عقیدة ختم النبوة و اهانة الانبياء

### Chapter III

The Shias and the beleief of the finality of the Prophethood and insult of the Prophets (Alaihim-us-Salaam).

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی  
تیس (30) کتابوں کے چونتیس (34) حوالہ جات ہیں۔



الأصول

من

الكفاية

تأليف

تأليف الامام الابي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق

الكلي في السرائر

المنو في سنة ٣٢٨ / ٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافذة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه على ابراهيم الفارسي

فيض بن شيرازي

الشيخ محمد الخوئي

الناشر

دار الكتب الإسلامية

مرتضى آخوندی

تهران - بازار سلطانی

تلفن ۲۰۴۱۰

الطبعة الثالثة

۱۳۸۸

الجزء الأول

## احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جھوٹ (تقیہ)

## الا فتراء على رسول الله ﷺ

## HADIATH AND FALSE HOOD (TAQQIYA).

الاصول من الكافي جلد اول تأليف ابى جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق اليكنى المثنى ۳۲۸ طبع ايران

-۵۲-

کتاب فضل المعلم

ج ۱

۱۴ - علي بن محمد ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمد ، عن عمر بن عبدالعزيز عن هشام بن سالم وحماد بن عثمان وغيره قالوا : سمعنا أبا عبد الله عليه السلام يقول : حديثي حديث أبي ، وحديث أبي حديث جدّي ، وحديث جدّي حديث الحسين ، وحديث الحسين حديث الحسن ، وحديث الحسن حديث أمير المؤمنين عليه السلام وحديث أمير المؤمنين حديث رسول الله صلى الله عليه وآله وحديث رسول الله قول الله عز وجل .

۱۵ - عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن الحسن بن أبي خالد شينولة قال : قلت لأبي جعفر الثاني عليه السلام : جعلت فداك إن مشايخنا رووا عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام وكانت التقية شديدة فكنتموا كتبهم ولم تروا<sup>(۱)</sup> عنهم فلما ماتوا صارت الكتب إلينا فقال : حدثوا بها فإنها حق .

## ﴿ باب التقليد ﴾

۱ - عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن عبد الله بن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت له : داتخذوا أحبارهم رهبانهم أرباباً من دون الله<sup>(۲)</sup>؟ فقال : أما والله ما دعوهم إلى عبادة أنفسهم، ولودعوهم ما أجابوهم، ولكن أحلوا لهم حراماً ، وحرّموا عليهم حلالاً فعبدوهم من حيث لا يشعرون .

۲ - علي بن محمد ، عن سهل بن زياد ، عن إبراهيم بن محمد الهمداني ، عن محمد بن عبيدة قال : قال لي أبو الحسن عليه السلام : يا محمد أنتم أشدّ تقليداً أم المرجئة ؟ قال : قلت قلّدنا وقلّدوا ، فقال : لم أسألك عن هذا ، فلم يكن عندي جواب أكثر من الجواب الأوّل فقال أبو الحسن عليه السلام : إن المرجئة نصبت رجلاً لم تُفرض طاعته وقلّدوه وأنتم نصبتهم رجلاً وفرّضتم طاعته ثم لم تقلّدوه فيه أشدّ منكم تقليداً .

۳ - محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن حماد بن عيسى ، عن ربعي بن عبد الله ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله جلّ وعزّ : داتخذوا أحبارهم ورهبانهم أرباباً من دون الله<sup>(۲)</sup> ، قال : والله ما صاموا لهم ولا صلّوا لهم ولكن أحلوا لهم حراماً وحرّموا عليهم حلالاً فاتبعوهم .

(۱) فی بعض النسخ « لم يروا » . (۲) التوبة : ۳۱ .

الأصول  
من  
الكافي  
تأليف

تأليف الشيخ محمد بن يعقوب بن اسحاق

الكافي للشيخ محمد بن يعقوب بن اسحاق

المؤلف في سنة ٣٢٨ / ٣٢٩ هـ  
مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه على أكبر الفقهاء

فهيض بمشرفه

الشيخ محمد بن اسحاق

الناشر

دار الكتب الإسلامية

مرضى آخوذي  
تهران - بازار سلطاني

تلفن ٢٠٤١٠

الجزء الثاني

الطبعة الثالثة  
١٣٨٨ هـ

سیدنا آدم علیہ السلام پر کفر کا الزام

اتهام سیدنا آدم علیہ السلام با الکفر

SYEDNA ADAM (AS) WAS INFIDEL (SHIA' TE.)

الاصول من اکتان جلد دوم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ھ - طبع ایران

-۲۸۹-

کتاب الايمان والكفر

ج ۲

### ﴿ باب ﴾

﴿ فی اصول الکفر وأرکانہ ﴾

۱ - الحسين بن محمد ، عن أحمد بن إسحاق ، عن بكر بن محمد ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : أصول الكفر ثلاثة : الحرص ، والاستكبار ، والحسد ، فأما الحرص فإن آدم عليه السلام حين نهي عن الشجرة ، حمله الحرص على أن أكل منها وأما الاستكبار فابليس حيث أمر بالسجود لآدم فأبى ، وأما الحسد فابن آدم حيث قتل أحدهما صاحبه <sup>(۱)</sup> .

۲ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال النبي صلى الله عليه وآله : أركان الكفر أربعة : الرغبة والرغبة <sup>(۲)</sup> والسخط والغضب .

۳ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن نوح بن شعيب ، عن عبد الله الدهقان ، عن عبد الله بن سنان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله : صلى الله عليه وآله إن أول ما عصى الله عز وجل بهست : حب الدنيا ، وحب الرئاسة وحب الطعام ، وحب النوم ، وحب الراحة ، وحب النساء <sup>(۳)</sup> .

۴ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن محمد بن سنان ، عن طلحة بن زيد ، عن

(۱) كان المراد باصول الكفر ما يصير سببا للكفر أحيانا وللکفر ايضا ممان كثيرة منها ما يتحقق بانكار الرب سبحانه والالحاد في صفاته ومنها ما يكون بمعصية الله ورسوله ومنها ما يكون بكفران نعم الله تعالى إلى أن ينتهي إلى ترك الأولى فالحرص يمكن أن يصير داعيا إلى ترك الأولى أو ارتكاب صغيرة أو كبيرة حتى ينتهي إلى جحود يوجب انشرك والخلود فمافي آدم عليه السلام كان من الأولى ثم تكمل في اولاده حتى انتهى إلى الأخير ، فصح أنه اصل الكفر وكذا سائر الصفات (آت ملخصا) .

(۲) الرغبة: الحرص في متاع الدنيا ، والرغبة ، الخوف من زوال متاع الدنيا .

(۳) أى الإفراط في تلك الصفات بحيث ينتهي إلى ارتكاب الحرام أو ترك السنن والاشتغال عن ذكر الله ، أو حب الحياة الدنيا المذمومة وحب الرئاسة بالجور والظلم وحب الطعام بحيث لا يبالي حصل من حلال أو حصل من حرام وحب النوم بحيث يصير مانعا عن الطاعات الواجبة والمنذوبة وكذا حب الراحة وحب النساء .



إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

# جللاء العمون

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمة الله علیه ابن علامہ محمد تقی مجلسی طهرانی  
ایرانی اعلیٰ اللہ مقامہا و مترجمہ علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلیٰ اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل حبیب جناب ابو البیان  
مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کتوثر بصر طوی خطیب شیعہ ملت ان

ملنے کا پتہ

حیاتی اہلیت وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک انجمنی انصاف پریس لاہور

## محمد اور آل محمد ﷺ اولاد آدم سے نہیں ہیں محمد ﷺ و آل محمد ﷺ ليسوا من الوالد آدم عليه السلام

۵۹

إِنِّي تَدْبِئْتُكُمْ بِرَأْيِي مَنْ رَزَقَكُمْ أَنِّي أَخْلَقْتُ لَكُمْ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِنَافِثٍ فِيهِ  
 مَبْنُونٌ فَلَمَّا رَزَقَ اللَّهُ ذُو بَرِيٍّ الْأَكْبَهَةَ وَالذُّبُوقَ وَالْحِجِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ وَأَنْشَأَكُمْ  
 بِنَاكَ كَالْحُلُونِ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بَيْوتِكُمْ (عمران) بے شک میں تمہارے پاس آیا ہوں کہ  
 تمہارے رب کی آیات لے کر بیشک میں پیدا کرتا ہوں تمہارے لئے پرندے سے مٹی سے ان  
 میں چھوٹے مارتا ہوں وہ پرندے سے جاندار بن جاتے ہیں اللہ کے حکم سے اور میں اکہ اور برص  
 کے مریض کو شفا دیتا ہوں مردے کو زندگی دیتا ہوں اور جو تم کھانے ہو وہ میں بتاتا ہوں جو  
 ہو تمہارے گھروں میں پوشیدہ ہے وہ میں جانتا ہوں میں یہ کام کیوں کرتا۔ اِنِّي عَبْدُ اللَّهِ  
 مِينَ اللّٰهِ كَابِدِمْ هُوَ اِيْمَارِ كِرَامِ كُو قُرْآنِ نَعْمَادِ كِهَابِ اَبِ اَوَّلِ اللّٰهِ كِي يَعْبُدُ هُوَ نَعْمَادِ  
 اور اللہ معبود مگر مولوی نے ان افعال کو معجزہ کہہ کے تمام مفہوم عبادت بدل دیا۔ حالانکہ  
 یہ معجزہ نہیں ان کی عبادت ہیں اور جو ان جہاد کر مَن کا سردار یہ امور سکھانے والا وہ ان جیسا  
 ہے مگر ان جیسا نہیں لال پتھر ہے مگر پتھر جیسا نہیں یہ عبد ہیں اور وہ عبد ہے اسی لئے  
 کہا گیا ہے عبد دیگر عبد چیز سے دیگر۔ انسانی برادری کو بھولا ہوا سبق یاد دلا کر در معبود پر  
 بنکا دیا ایک مسجد کی ڈیوڑھی پر بچہ ریز کر دیا غفلت کو دور کر دیا۔ نفس کی نجاست کو دور کر کے تکرہ  
 کر دیا ایمان کا لباس پہنا کر ایمان کا مٹا ان کے چہروں پر لگا کر کہے اللہ کا ایسا عبد بنا جیسا  
 اللہ جانتا تھا۔ اور یہ جماعت کہلاتی عباد اللہ الصالحین۔ اور ان کے سردار میں وہ جو عبد نہیں  
 بلکہ عبد ہیں۔ ہر مسلمان کیلئے لازم ہے یہ کہنا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ میں کوئی  
 ایتا ہوں بیشک محمد اس کے عبد ہیں اور اس کے رسول ہیں۔ عباد اللہ الصالحین۔ جماعت  
 کے سردار ہیں محمد اور آل محمد علیہ السلام۔ اللہ تعالیٰ نے روز ازل آدم اور اولاد آدم سے وعدہ  
 لیا تھا کہ میری عبادت کرنا۔ شیطان کی عبادت نہ کرنا۔ جب انسان بھول گئے تو یاد دلایا محمد  
 آل محمد نے جس سے یہ پتہ چلتا ہے جب آدم اور اولاد آدم سے اللہ وعدہ لے رہا تھا تو محمد  
 و آل محمد علیہم السلام اس وقت آدم اور اولاد آدم سے علیحدہ تھے یعنی آدم اور اولاد ان کی  
 جنس سے نہیں اور محمد و آل محمد علیہم السلام ان کی جنس سے نہیں اگر یہ بھی اولاد آدم میں آتے  
 رہتے ہوتے ایک جنس ہوتے تو روز ازل وعدہ میں بھی آتے مگر یہ آتے نہیں جس سے روز  
 روشن کی طرح عیاں ہے کہ آدم اور اولاد آدم اور ہے محمد و آل محمد علیہم السلام اور ہے۔

## حضرت علیؑ تمام انبیاء سے افضل ہیں

## الافضل من الانبياء العلی

HAZRAT ALI (RA) IS SUPERIOR TO ALL THE PROPHETS.

۷۰

خاتم الانبیاء ہیں۔ اسی وجہ سے دکن رسول اللہ و خاتم النبیین (احزاب) بعد آپ کے آپ کی اہل بیت کو درجہ ولایت حاصل ہے۔ انشاء لیکہ اللہ و رسولہ دلائلین امنو اللہ یقیمون الصلوٰۃ و یؤتوا الزکوٰۃ و ھم ذاکعون (آمدہ) سولے اس کے نہیں کہ تمہارا ولی اللہ ہی ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے۔ . . . . . قائم کرنا ہیں نماز اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ سنیوں اور شیعوں کا اس پر اتفاق ہے یہ آیت جناب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں ہے ان کے علاوہ کسی نے حالت رکوع میں زکوٰۃ نہیں دی۔ زیر آیت تفسیر کبیر اگرچہ لوگوں نے رکوع کی حالت میں زکوٰۃ دے کر کوشش بھی کی۔ کہ کوئی ایک آیت ان کے متعلق بھی نازل ہو۔ حضرت عمرؓ خطاب فرماتے ہیں۔ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ تو مجھ بھی آرزو ہوئی۔ کہ ایک ایسی میرے متعلق نازل ہو۔ اس خیال سے میں نے چالیس انگٹھیاں حالت رکوع میں سائلیں کو دیں۔ مگر کبھی وہ آیت نازل نہ ہوئی۔ پس جناب امیرؓ اور دیگر اہل بیت رسول بھی بعد رسول مثل رسول بقول اس آیت کے ولی ہیں۔ اور تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ اور ان پر اطلاق نبوت و رسالت اس لئے نہیں کہ نبوت جناب محمد مصطفیٰؐ پر ختم ہے۔ آپ کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں لیکن معیار نبوت و رسالت سب اہل بیت میں تھا۔ اگر نبوت و رسالت ختم نہ ہوتی تو یہ بارہ کے بارہ آئمہ اہل بیت نبی و رسول ہوتے۔

معیار ولایت مطلقہ ہاومی نگہبان وارث دوست کے ہیں۔ اور قرآن پاک سے بھی ہی معنی مراد ہیں فاللہ ہوالی (شورٹی) پس خدا ہی بالذات اور حقیقی بادشاہ ہے۔ مالک من دونہ من ولی ولا یشرک فی حکمہ احد (او کہت) نہیں ہے ان کے لئے سوائے اس خدا کے کوئی بادشاہ۔ پس چاہئے کسی کو اس کے حکم میں شریک نہ کیا جائے قل اعبد اللہ اتخذوا لیا فاطمہ السّموات والا فذوہو یطعمہ ولا یطعمہ (انعام) اے رسول فرما دے سوائے خدا کے میں کسی کو کیوں اپنا بادشاہ بناؤں وہ ہی آسمانوں زمینوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ مالک من اللہ من ولی ولا وارث (رعد) نہیں تیرے لئے کوئی بھی خدا کے سوا بادشاہ اور نگہبان۔ ذہو الوالی الحمید (شورٹی) اور وہی منصرف۔ غالب تعریف کیا ہوا ہے من ینزل اللہ فما لہ من ولی من بعدہ (شورٹی) اور جس کو

## انبیاء اوصیا کا حمل پیٹ میں نہیں ہوتا۔ (عقیدہ الاثناعشر عشری لا یكون حمل الانبياء والاوصيا في بطون امهاتهم

۴۴

دو ایسی اور اپنی خدمت نہ لوں گی بلکہ میں تمہاری خدمت گزار کر دوں گی۔ اور منوں و مشکرموں کی جب  
حضرت امام حسینؑ کی عسکری خدمت میں لایا گیا کہ اسے پھونچھی خداوند عالم آپ کو بھولنے پر ملامت کرے میں  
میں شام کے بعد حضرت عائشہؓ کے پاس پہنچائی گئی کہ میرا جامہ حاضر کر۔ اپنے گھر جاؤ گی۔  
حضرت حکیمہ خاتون فرماتی ہیں  
والادب باسعد بن حضرت صاحب العصر علیہ السلام جب میں اپنے گھر کے کیلئے  
تیار ہوئی حضرت امام حسینؑ نے فرمایا اسے پھونچھی اس رات میرے گھر میں تشریف رکھئے کہ اس شب وہ  
فرزند کران متولد ہوگا جس کے سبب سے خداوند عالم زمین کو پھیرا یا ان وہاہیت سے اسکے بعد کہ وہ کفر و فحاشی  
سے رہے ہوگی ہوگی نہ زندہ نہ لگا میں نے کہا۔ ان فرزند کسی سے متولد ہوگا حالانکہ جس خاتون میں حمل کا  
آٹھ ماہوں تک رہتا ہے حضرت نے فرمایا جس خاتون میں سے وہ فرزند متولد ہوگا۔ یہ سن کر میں بھی  
ادب و پشت فرمیں خاتون کو دیکھا اطلاق اثر ملے گا نہ یا یاد امام حسینؑ کی خدمت میں نے آگے بیان کیا حضرت  
نے تیسرا برس کے فرمایا جس کو اثر ملے ان میں ظاہر ہوئے۔ مثل نرجس مثل ماد زنی ہے کہ ہنگام ولادت تک  
والہ حضرت موفیٰ میں پورے تیرہ ہوا۔ اور کوئی شخص ان کے حمل سے واقف نہ تھا۔ اسلئے کہ فرعون شکم زنانہ  
خاتون علیہ موفیٰ چاک کرتا تھا۔ اسی فرزند کا حال بھی ان امور میں مثل احوال حضرت موفیٰ کے ہے دوسری روایت  
میں اس طرح منقول ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ حمل ہم اوصیائے پیغمبران کا شکم میں نہیں ہوتا۔ بلکہ پہلو  
میں ہوتا ہے اور ہم ان اور سے متولد ہوتے ہیں۔ اسلئے کہ ہم نور حق تعالیٰ ہیں۔ اس نے ہم سے جو کہ  
و نہایت دکھافت کو دور کیا ہے۔ حکیمہ خاتون نے کہا۔ میں نرجس خاتون پاس گئی۔ اور یہ حال ان سے بیان  
کیا۔ اسے خاتون اطلاق اثر حمل اپنے میں نہیں پائی ہوں۔ پس میں اس بلکہ رہی۔ اور نماز پڑھ کے نزدیک نہیں  
خاتون آراہیں۔ میں بروقت ان کے حال کی خبر لیتی تھی۔ مگر نرجس خاتون بحال خود آرام کر رہی تھی ہر لحاظ سے  
حیرت زیادہ ہوتی تھی۔ اس شب اور راتوں سے پہلے نماز تہجد کو اٹھی۔ اور نماز شب ادا کی جب نماز وتر  
پا امانے قائم آل محمد پر ایک زبردست علامت قرار دے دی۔ اور رسول پاکؐ سے بھی یہ زمانہ متاہ ہے کہ وہ زمین کو مدللہ و الفضا  
اسے اس طرح بھروسے کا مہیا کہ ظلم و جور سے بھری ہوگی بلکہ امداد دہانی جس نے مہدی معبود کا دعویٰ کر کے امت کو گمراہ کر  
دی اور فرود ہنم کی سند حاصل کر لی۔ اس زمانہ رسولؐ اور امام کے مطابق کاتب نہیں بلکہ کتاب و عبدال شامت ہو رہا ہے کیونکہ  
اس کے دور سے اور آج تک تندر و فساد و فسق و فجور ظلم و ستم پوری۔ جو بازی و تاثر ہوتا ہوا ہے اور قائم آل محمدؑ ہوگا  
جو دنیا و مدد و ایمان سے بھرتے گا۔ ہذا مسلمانوں کو مرزا کیوں سے پہنچا چاہیے۔ ایسے جھوٹے امامت و نبوت کے دعویٰ  
دائرت ہونے کے خداوند کریم سبب مومنین کا ایمان سلامت رکھے۔ اور برحق قائم آل محمدؑ کی زیارت منسوب کرے۔  
(دیکھو فقہ جہدینوسی)

کتاب  
حق البصیر

از تالیفات

مرحوم علامه مجلسی قدس

بسرمايه

آقای حاج سید محمود کتابچی

مدیر

کتابفروشی علمیه اسلامیة طهران

خیابان ناصر خسرو

تلفن ۳۳۳۰۰

چاپخانه جدیدی

امام مهدی کے ہاتھ پر سب سے پہلے محمد بیعت کریں گے

أول من يبايع علي يد الامام المهدى هو محمد ﷺ

PROPHET MUHAMMAD (SAW) WILL BE THE FIRST WHO  
WILL SWEAR THE OATH OF ALLEGIANCE TO IMAM MEHDI

در الباب دہم

۲۶۰

رقی کہ گفت بختم امام جعفر صادق (ع) عرض کردم کہ من پیر قدمہام و استخوان ہایم باریک شدہ است و میخوام ختم اعمال من بآن باشد کہ در راہ شما کفشد شوم حضرت فرمود کہ چارہ از این نیست کہ اگر در این وقت نشود در رجعت خواهد شد و شیخ حسن بن سلیمان از کتاب خطب امیر المؤمنین (ع) خطبہ طولانی از آن حضرت روایت کردہ است و در عرض آن خطبہ فرمود کہ ضبط نمیکند احادیث ما را مگر قلمہای حسین یا سینہای امین یا عقلمای متین رزین پس فرمود ای عجب و کل عجب از آنچه واقع خواهد شد در میان ماہ جمادی و رجب پس مردی از شرطہ النخیس پرسید کہ این چہ تعجب است کہ می فرمائید حضرت فرمود تعجب نکنم از آن کہ مردہ چند زلزلہ خواهند شد و شمشیر بر سر زندہا خواهند زد و بحق خداوندی کہ جبہ را شکافتہ و گیاه را بیرون آوردہ و خلایق را خلق فرمودہ گویا می بینم ایشان را کہ در میان بازارهای کوفہ راہ می روند و شمشیرهای برهنہ بردوش گذاشتہ باشند و بزند بر سر دشمنان خدا و رسول و مؤمنان و این است معنی آنچه خدا فرمودہ است: یا ایہا الذین آمنوا لاتقولوا قوما غضبنا اللہ علیہم قد یفسوا من الآخرة کما یفین الکفار من اصحاب القبور یعنی ای گروه مؤمنان دوستی نکنید با قومی کہ غضب کرده است خدا بر ایشان بتحقیق کہ نا امید گردیدہ اند از آخرت چنانچہ نا امید گردیدہ اند کافران از اصحاب قبرها و این بابویہ در علل الشرایع روایت کردہ است از حضرت امام محمد باقر (ع) کہ چون قائم ما ظاهر شود عایشہ را زندہ کند تا بر او حد بزند و انتقام فاطمہ را از او بکشد و شیخ مفید در ارشاد از حضرت امام جعفر صادق (ع) روایت کردہ است کہ چون وقت قیام قائم آل محمد ﷺ بشود در جمادی الآخرہ روز از ماہ رجب بارانی بیارد کہ خلایق مثل آن را ندیدہ باشند پس برویاند خدا بہ آن باران گوشت های مؤمنان و بدن های ایشان را در قبرهای ایشان دگوبا نظر می کشم - بوی ایشان کلا آید از جانب فیلبہ جہنیہ و خاک قبر را از سرهای خود افشانند و ایضا از آنحضرت روایت کردہ است کہ بیرون می آید یا قائم از پشت کوفہ یعنی نجف بیست و ہفت نفر با ہازدہ نفر از قوم موسی از آنها کہ حقتعالی فرمودہ است کہ ہدایت می کردند بحق و بحق عدالت می کردند و ہفت نفر از اصحاب کہف و یوشع بن نون و سلمان و ابوذر و جابر انصاری و مقداد و مالک اشتر پس در پیش روی آن حضرت خواهند بود و باوران و حاکمان ایشانند بود و عیاشی نیز این حدیث را ذکر کردہ است و لعمالی روایت کردہ است از حضرت امام محمد باقر (ع) کہ چون قائم آل محمد ﷺ بیرون آید خدا او را باری کند بملائکہ و اول کسبکہ با لوی بیعت کند محمد باشد و بعد از آن علی و شیخ طوسی و لعمالی از حضرت امام رضا (ع) روایت کردہ است

مُؤَلَّفَةٌ لِّمَن تَشَاءُ فِي الْأَمْثَلِ سَبْعِينَ مِائَةً وَسِتِّ مِائَةً وَعَشْرًا عَلَيْهِ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَهُوَ فِي ذَلِكَ عَزِيزٌ

اردو ترجمہ

# حیاتِ القلوب جلد دوم

مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ مولوی سید بشارت حسین صاحب کمال مرزا پوری

جس میں

پہنچنے پر آخر الزمان کے تمام و کمال حالات، خلقتِ نور، ولادت، ہجرات  
ارضی و سماوی، غزوات و سرایا، معراج، مباہلہ، علمائے بجران کا آپس  
میں مناظرہ، بادشاہان وقت کو دعوتِ اسلام، نیز دیگر واقعات، تا  
وفات آنحضرت و فضائل و مناقب اہلبیت علیہم السلام نہایت تفصیل  
سے درج ہیں۔

ناشر



امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی - اندرون پوچی دروازہ

حلقہ ۲۷ - لاہور

## حضرت علیؑ تمام انبیاء سے افضل ہیں سیدنا علی افضل من جمیع الانبیاء .

HAZRAT ALI IS SUPERIOR TO ALL THE PROPHETS.

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مؤلف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم ۴۸۷ اترتالیسواں باب - حجۃ الوداع تک کے تمام واقعات

کوئی ذی رُوح ایسا نہ ہوگا جس کا دل خوف سے چھٹ رہ جائے۔ وہ اپنے گناہوں کو یاد کرے گا اور اپنے معاملات میں مشغول نہ رہے گا۔ وہ دوسروں کے حالات سے بے خبر ہوگا سوائے اس کے جس کو خدا چاہے کہ ظہن اور بے خوف رہے۔ اے عرو تو اس فرغ سے کیا خبر و اطلاع رکھتا ہے اور تو نے ایسا ہول کہاں دیکھا ہے۔ اس نے کہا یہ غیر عظیم کسی خبر ہے جو سن رہا ہوں پھر خدا پر ایمان لایا اور وہ لوگ بھی ایمان لائے جو اس کے ساتھ آئے تھے اور اپنی قوم کے پاس واپس ہوئے۔ اتفاقاً عمرو بنی ہاشم سے ہوئی۔ وہ اس کو بڑھ کر حضرت کی خدمت میں لایا اور کہا کہ میرا اور اس خاجر کا فیصلہ کیجئے کیونکہ اس نے میرے باپ کو قتل کیا ہے حضرت نے

(بقیہ از گزشتہ صفحہ ۴۸۶) اور لوگوں کے علاوہ جس کو انفسا سے تعبیر کیا جائے علی بن ابی طالب کے

سوا کوئی نہ تھا۔ لہذا معلوم ہوا کہ خداوند عالم نے انفسا میں علیؑ کی ذات اور محمدؐ کی ذات مراد لی ہے۔ اور اتحادتہ نفس میں حال ہے لہذا چاہیے کہ مجاز ہو۔ اور یہ اصول میں طے ہے کہ سب سے زیادہ قریب مجاز پر حقیقت کا انہما زیادہ بہتر ہے بر نسبت سب سے زیادہ دُور مجاز کے۔ اقرب مجازات تمام امور میں برابری اور تمام کمالات میں شرکت ظاہر کرتا ہے سوائے اس کے جو دلیل سے خارج ہو۔ اور جو اجماع سے خارج ہے وہ پیغمبری ہے جس

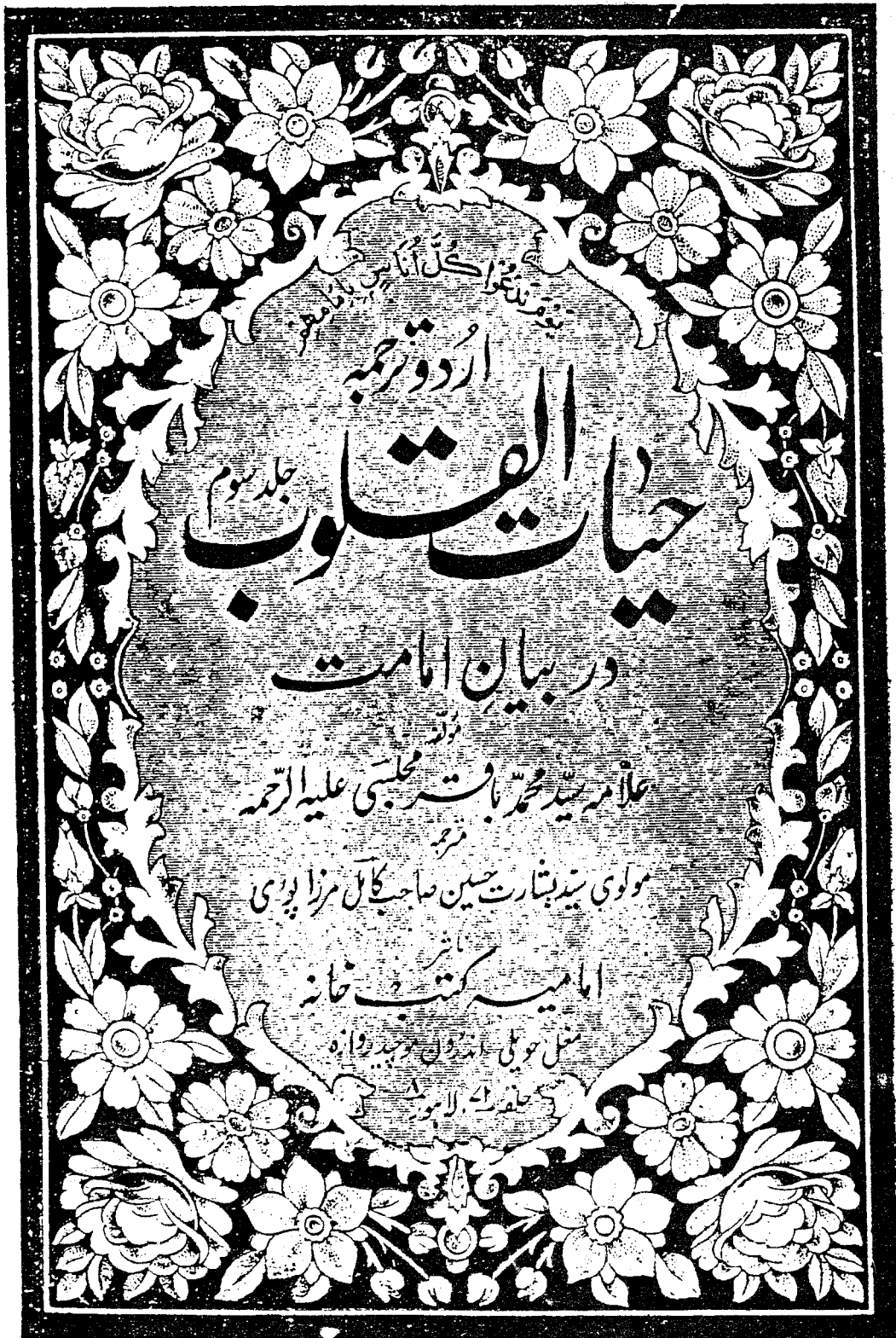
میں علیؑ شریک نہیں ہیں مگر دوسرے کمالات میں شریک ہیں۔ اور پیغمبر کے تمام کمالات میں سے ایک کمال یہ ہے کہ وہ تمام پیغمبروں سے اور تمام صحابہ سے افضل ہیں تو چاہیے کہ جناب امیرؑ بھی تمام صحابہ اور سائر نبیوں سے افضل ہوں اور جبکہ خیر الدین رازی نے یہ دلیل نہایت وضاحت کے ساتھ بعض علمائے شیعہ سے نقل کی ہے اس کے بعد کہا ہے کہ اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح اس پر اجماع ہے کہ محمدؐ علیؑ سے افضل ہیں اسی طرح یہ بھی اجماع ہو چکا ہے کہ انبیاء غیر انبیاء سے افضل ہیں۔ لیکن صحابہ پر افضلیت کا کوئی جواب نہیں یا ہے اس

لئے کہ اس کا جواب نہیں رکھتے تھے۔ اور وہ جواب جو پیغمبروں کے بارے میں دیا ہے اُس کا بھی باطل ہونا ظاہر ہے کیونکہ شیعہ اس اجماع کو قبول نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اگر اہم رازی کہتے ہیں کہ اہلسنت نے اجماع کر لیا ہے تو تنہا ان کا اجماع کیا وقعت رکھتا ہے۔ اور اگر وہ کہتے ہیں کہ تمام امت نے اجماع کر لیا ہے تو تسلیم نہیں کیونکہ زیادہ تر علمائے شیعہ کا یہ اعتقاد ہے کہ جناب امیرؑ اور تمام ائمہ علیہم السلام تمام انبیاء سے افضل ہیں اور انہوں نے احادیث مسنیضہ بلکہ متواترہ اس باب میں اپنے ائمہ سے روایت کی ہے اٹھویں یہ کہ روایت فاضلہ و عامرہ مشتمل ہے اس پر کہ یہ گروہ جس کو میں مباہلہ کے لئے لایا ہوا ہوں میں خدا کے نزدیک میرے بعد سب سے بلند مرتبہ ہیں۔

واضح ہو کہ تمام احادیث مباہلہ اور دلائل مذکورہ کی تفصیل کتاب فضائل امیرؑ میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کی جائے گی۔ اس مقام پر میں نے اتنے ہی پرکھنا کی ہے اور ظاہر ہے کہ اس کے لئے کسی قدر کافی ہے۔  
وَاللّٰهُ يَفْعَلُ بِى اِلٰى سُوْرَةِ السَّبْعِيْنِ ۝

(صفحہ ۴۸۳) کا حاشیہ ختم ہوا)





انبیاء سے اماموں کا رتبہ بلند ہے ، ختم نبوت کے انکار کا اقرار  
انکار ختم النبوة ، درجة الاثمة فوق درجات الانبياء .

IMAMAT IS SUPERIOR THAN PROPHETHOOD.

حیات القلوب جلد سوئم از محمد باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور

ترجیحات القلوب جلد سوئم باب ۱۰ فصل ۱۔ در جواب امام دہر زمانہ میں امام کا ہونا۔

اشاہد اور اصحاب حدیث اور اہلسنت اور بعض معتزلی قائل ہیں کہ امام کا مقرر کرنا خلق پر رسمی دینی ہوئی  
دلیل سے واجب نہیں عقلی سے نہیں۔ اور معتزلہ کے ایک گروہ کا اعتقاد یہ ہے کہ امام کا مقرر کرنا فتنوں  
سے بچنے کے لئے امن کی حالت میں انسانوں پر واجب ہے۔ اگر مقرر کرنے میں فتنوں کا خوف ہو تو  
واجب نہیں ہے اور بعضوں نے اس کے برعکس بھی کہا ہے۔  
عرب کی سنت میں امام کے معنی پیشوا اور منتقل کے ہیں اور فرقہ ناجیہ امامیہ کی اصطلاح میں جب نماز  
کے بارے میں امام کا ذکر آتا ہے تو غالباً پیش نماز کے معنی میں ہے۔ اور علم کلام میں امام سے مراد وہ  
شخص ہے جو خدا کی جانب سے جناب رسالت کی خلافت دنیا بت کے لئے مبین ہوا ہو۔ اور کبھی پیغمبر  
پر امام کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور بعض معتزلیوں انشاء اللہ معلوم ہوا کہ جو اس سے بعد بیان ہوئی کہ مرہون  
امامت مرتبہ پیغمبری سے بالاتر ہے جیسا کہ خدا نے نبوت کے بعد حضرت ابراہیم سے خطاب فرمایا ہے  
رَاقٍ حَیْثُ جِئْتُكَ لِنَسِئِ اِمَامَا دَارِیْتَ ۱۲۴ سورہ بقرہ ۱۲۴ میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ اور بعض صحیحین نے  
کہا ہے کہ امام وہ ہے جو خدا کی جانب سے خلق پر پیش پیغمبر گزنی کے واسطے سے ان کے امور دین و  
دنیا میں حاکم ہو لیکن پیغمبر وہ ہے جو کسی آدمی کے واسطے کے پیغمبر براہ راست خدا سے احکام نازل کرنا  
جو اور امام آدمی کے واسطے سے جو پیغمبر ہوتا ہے ملے

ملے موقف فرماتے ہیں کہ یہ تعریف بھی مشکل ہے کیونکہ بہت سے غیر اولو العزم پیغمبر اولو العزم پیغمبروں کے  
تابع ہوئے ہیں اور ان کی شریعت پر عمل کرتے رہے اور لوگوں کو احکام پہنچاتے رہے۔ اور بہت سی حدیثیں  
بیان کی جاتیں گی کہ آئمہ ظاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین ہلاک اور روح القدس کے توسط سے خدا سے ہی دقیوم  
سے علوم کا استفادہ کرتے تھے۔ اور حدیثوں میں امام اور نبی کے درمیان چند فرق و امتیاز مذکور ہیں جو ان کے بعد  
انشاء اللہ بیان ہونگے۔ لیکن حتیٰ یہ ہے کہ کمالات اور شرائط اور صفات میں پیغمبر اور امام کے درمیان سوائے اس کے جو  
حدیثوں میں مذکور ہوگا۔ کوئی فرق نہیں ہے جس سے عظمت و بلندی رسالت اکمل اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم ہوتی ہے۔ اور  
یہ کہ وہ جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اس لئے ان حضرت کے بعد کسی پر ہم جی اور اس کے مترادف الفاظ کے اطلاق  
کی ممانعت ہے اور شیخ مفید علیہ الرحمہ کتاب مسائل میں اسکے قائل ہوئے ہیں اور اس کی نسبت فرقہ ناجیہ امامیہ کی  
طرف دی ہے اور ظاہر ہے کہ سابقہ امتوں میں ایک صاحب شریعت پیغمبر کی وفات کے بعد دوسرے صاحب شریعت  
پیغمبر کے مبعوث ہونے تک بہت سے پیغمبر ہوتے تھے جو سابق پیغمبر کے اوصیاء اور اسکی اہل بیت اور شریعت کے محافظ  
تھے لہذا جناب سرور انبیاء سے روایت ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے پیغمبروں کے مانند ہیں اور بعض روایتوں  
میں علماء کی تفسیر آئمہ علیہم السلام سے کی گئی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جو فائدہ وجود رسول و نبی سے مرتبہ راقی صلی اللہ

جزء دوم تفسیر کبیر

# منہج الصّاقین

فی الزام المغالین

تألیف عالمگیری مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی

بامقدمہ و پاورقی و اشتمند محترم قاضی حاج سید ابوالحسن قزوینی  
و تصحیح جناب آقای علی اکبر غفاری

حق چاپ با این حواشی محفوظ است

از انتشارات :

کتابفروشی علمی اسلامیه

طهران خیابان ناصر خسرو

تلفن ۵۰۳۰۰



المجلد الاول

# من كتاب البرهان في تفسير القرآن

لمؤلفه

العلامة الثقة المحدث الخبير والناقد البصير

السيدهاشم بن السيد سليمان بن سيد اسماعيل بن سيد عبد الجواد الحسيني  
البحراني التوبلي الكنايني المتوفى في سنة ١١٠٧ او ١١٠٩ رضان الله عليه

الطبعة الثانية

طبع على نفقة الصالح الوفي المخلص الصفي

خادم احاديث الائمة المعصومين

الحاج ابو القاسم بن محمد تقى

المشتهر بالسالك و فقه الله لبرضاته آمين

و نسا و ابي تصحيفه محمود دين مجتهد الموسوي الزندي

بمساعدة الثقة الصالح الشيخ نجيب الله بن كريم الله النفرشي البازردي

في ان در ٢ باهانه آداب، بطبع رسيد

## حضرت یونسؑ کو ولایت علی کے انکار کی سزا ملی

عوقب یونس علیہ السلام لانکار ولایة علیؑ

PROPHET YUNUS (AS) WERE PUNISHED DUE TO THE DENIAL  
OF ALI'S WILAYAT.

۲۶۰

باب الاف بقاء السین من البطون وللناویلات

والاممة كثيرة و مما يدل على تأويله بالشيعه صريحاً ما سيأتي في التراب من تفسير العياشي عن الصادق عليه السلام انه قال في حديث له عند تفسير قوله تعالى : فيه شفاه للناس يعني في العلم الخارج من الاممة عليهم السلام شفاه للشيعه و هم الناس وغيرهم والله اعلم بهم ما هم الخير. وما يؤيد ما نحن فيه ما سيأتي في الحميم والقره ونحوهما مما يدل على كون المخالفين باطناً من تلك الانواع لا من نوع الانسان كما صرح به خير السناس ايضاً.

ثم مما يدل على الاخير اعني ارادة المخالفين من الناس في بعض الايات ما في كثر القوائد عن ابي الحسن الاول عليه السلام انه قال في قوله تعالى : وتكونوا شهداء على الناس اي بما قطعوا يعني الناس من رحمكم وضيعوا من حقتكم ومزقوا من كتاب الله و عداوا حكم غيركم بكم الخير فانهم.

يونس هو من انبياء بني اسرائيل ذكره الله في القرآن باسمه و لقبه وهو ذوالنون الذي جبهه الله في بطن الحوت كما سيأتي قسمه مفصلة في سورة وفي سورة الصافات و قد مرت في الفصل الرابع من المقالة الثانية من المقدمة الاولى رواية حجة المريني وفيها ان يونس انكر ولاية علي عليه السلام فجمبه الله في بطن الحوت حتى اتر بهاد في خير آخر يأتي في سورة الصافات انه قال لما كلف بالولاية كيف اتولى من لم اره ولم اعرفه وفي خير آخر انه توسل في بطن الحوت بمحمد وعلي وآلها الاممة عليهم السلام فانجيه الله تعالى.

الارض - قدورد تأويلها بالدين و بالاممة عليهم السلام و بالشيعه وبالقولب التي هي محل العلم و قراره و باخبار الام الماضية والنساء انها قد استعملت في بعض التأويلات بل في مواضع عديدة بمعناها المتعارف ايضاً لكل مقام ما يناسب و ان اردت الادلة.

فدليل الاول ما في تفسير القمي في قوله تعالى : الم تكن ارض الله واسعة فهاجروا فيها حيث قال اي دين الله و كتاب الله واسع فتظنوا فيه و دلالة ايضاً على تأويل المهاجرة بالنسك بالقرآن والدين و النظر فيها ما ظهره. وما رواه الصدوق باسناده عن ابي عبدالله عليه السلام انه سئل عن قوله تعالى : اولم يسيروا في الارض قال معناه اولم ينظروا في القرآن الخير. ودلالته على تأويل السير بالنظر ايضاً واضحة كما سيأتي في السير ولاج من الخير الاول فلا تغفل.

و دليل الثاني ما رواه الصدوق ايضاً في كتاب الاختصاص كما مر في الفصل الرابع من المقالة الثانية من المقدمة الاولى عن جابر عن الباقر عليه السلام انه قال في قوله تعالى : فانظروا في الارض يعني بالارض الاوصياء امر الله بطاعتهم و ولايتهم كما امر بطاعة الرسول صلى الله عليه وآله و امير المؤمنين صلوات الله عليه كنى الله في ذلك عن اسمائهم فسماهم بالارض.

اقول النظار ان مراده عليه السلام تأويل الانتشار ايضاً بالولاية و الاطاعة و يستعمل ان يكون المراد الانتشار اليهم و اطاعتهم. و من مؤيدات هذا التأويل ما رواه فرات بن ابراهيم في تفسيره عن ابي عبدالله عليه السلام انه قال في قوله تعالى : اولم يسيروا في الارض فينظروا الآية اي اولم ينظروا في اخبار الامم الماضية.

اقول مبنى هذا الاستدلال على ما هو المتبادر من ظاهر الخبر اعني تأويل السير بالنظر كما هو المصرح به في سند التأويل الاول، واما احتمال ان يكون المراد بيان معنى قوله تعالى : فينظروا الى آخر الآية فيعيد غير موافق لمعاد ذلك الحديث فتأمل ولا تغفل عن احتمال ان يكون المراد في هذا الخبر باخبار الامم مافي القرآن منها وحيث يتوافق الخبران و يحد التأويلان والله يعلم. و سيأتي في الجنة والظلمات ما يدل على تأويل الارض بالنساء حيث روى ما يدل على تأويل قوله تعالى : ولاحية في ظلمات الارض بالسور في بطن امه و يؤيده قوله تعالى : نساؤكم حرث لكم فانهم. و ما يدل على الاخير من استعمالها في بعض التأويلات بمعناها المتعارف ما رواه جابر عن الباقر عليه السلام انه سئل عن قوله تعالى : اولم يسيروا في الارض فقال حل لك في رجل يسيروا

آئمہ خود ذات محمد ہیں (العیاذ باللہ من ذالک)

الائمة كمثل محمد ﷺ (العیاذ باللہ)

IMAMS AS PROPHET MUHAMMAD (SAW)

الفصل الرابع في عرض التوحيد والولاية على الخلق جميعاً

-٢٥-

وذلك دين البهجة<sup>١</sup> ثم قال بعد كلام كذب انا ومحمد نوراً واحداً من نور الله فامر الله ذلك النوران بشئ فقال للصف كن محمداً وقال النصف كن علياً فسمنا قال رسول الله ﷺ علي مني وانا من علي ولا يزدى سي الاعلى ثم قال بعد كلام طويل يا سلمان ويا جندب انا محمد ومحمد انا وانا من محمد ومحمد مني ثم قال ايضاً بعد كلام: يا سلمان ويا جندب انا امير كل مؤمن ومؤمنة ممن مضى ومن بقي وقال ايضاً بعد كلام: يا سلمان ويا جندب انا احبى واميت باذن ربي وانا عالم بضمائر قلوبكم والائمة من اولادى يعلمون ويعلمون هذا اذا اجروا وازادوا لانا كلنا محمد واولنا محمد وآخرنا محمد ووسطنا محمد وكلنا محمد فلا تفرقوا بيننا ونحن اذا شئنا شئنا الله واذا كرهناه كرهه الله الويل كل الويل لمن انكر فضلنا وخصوصيتنا وما اعطانا الله ربنا لان من انكر شيئاً مما اعطانا الله فقد انكر قدرة الله ومشيئته الخير. والاخبار من هذا القبيل كثيرة جداً وقد مر بعض منها وسيأتي بعض آخر ايضاً مع كثير من الشواهد انشاء الله تعالى.

### الفصل الرابع

في بيان بعض الاخبار التي وردت في خصوص ان الولاية عرضت مع التوحيد على الخلق جميعاً واخذ عليها الميثاق وبعث بها الالبياء وانزلت في الكتب وكلف بها جميع الامم وفيه ما يدل على انها سبب ايجاد الخلق ايضاً

وفي تفسير الامام عليه السلام انه قال ان ولاية محمد وآل محمد صلوات الله عليهم هي الفرض الاقصى والمراد الافضل ما خلق الله احداً من خلقه ولا بعث احداً من رسله الا ليدعواهم الى ولاية محمد وعلي وخلفائه وياخذ عليهم العهد ليقوموا عليه وليعلموا به سائر عوام الامم الخير. وسيأتي خبر آخر صريح ايضاً في ترجمة الحجية عليه السلام فلا تغفل. وفي امالي الشيخ باسناده عن محمد بن عبدالرحمن قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول: ولايتنا ولاية الله التي لم يبعث نبي قط الا بها. وقد روى الكليني مثله في الكافي والعياشي في تفسيره. وفي الكافي ايضاً باسناده عن عبدالاعلى قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول: ما من نبي جاء قط الا بهدرة حقنا وفضلنا على من سوانا.

وفيه ايضاً عن ابي الحسن عليه السلام قال ولاية علي مكتوبة في جميع صحف الانبياء ولم يبعث الله رسولا الا بشيوة محمد وصيه علي. وقد مر في تالي فصول المقالة الاولى عن تفسير العياشي عن الحسن بن علي عليه السلام انه قال: من دفع فضل امير المؤمنين عليه السلام فقد كذب بالتوراة والانجيل والزبور وصحف ابراهيم وموسى وسائر كتب الله المنزلة فانه ما نزل شيئ منها الا واهم ما فيه بهد الاقرار بتوحيد الله عز وجل والقرار بالنبوة الاعتراف بولاية علي والطيبين من آله عليه السلام قال قال رسول الله ﷺ ما قبض الله نبياً حتى امره ان يوصي الى عشيته من عبته وامرني ان ادعى فقلت الى من يارب؟ فقال الى ابن عمك علي بن ابي طالب عليه السلام فاني قد انبئه في الكتب السالفة وكتبت فيها انه وصيك وعلي ذلك اخذت ميثاق الخلائق وموالاتي انبيائي ورسلي اخذت موالاتهم لي بالربوبية ذلك يا محمد بالنبوة ولعلي بالولاية. وفي البصائر باسناده عن ابي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ما بعث الله نبياً الا وقد دعاه الى ولايتك طالماً او كراهاً.

وعن حذيفة بن اسيد قال قال رسول الله ﷺ ما تكاملت النبوة لني في الاظلة حتى عرضت عليه ولايتي وولاية اهل بيتي ومثلوا له فاقرؤا بطاعتهم وولايتهم.

وعن حبة العرنى قال قال امير المؤمنين عليه السلام ان الله عز وجل عرض على اهل السموات وعلى اهل الارض اقربها من اقربها وانكرها من انكرها يونس فحبسه في بطن السموت حتى اقربها.

وفي كتاب سليم بن قيس الهلالي عن المقداد رضي الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: و الذي نفسي بيده ما استوجب آدم ان يخلقه الله وينفخ فيه من روحه وان يتوب عليه ويرده الى جنه الابنوتى والولاية لعلي بعدى والذي نفسي بيده ما اراد ابراهيم ملكوت السموات ولا اتخذ الله خليلاً الا بيوتى ومعرفة علي بعدى والذي نفسي بيده

الهجد الاول  
من كتاب البرهان  
في تفسير القرآن

لترانه

العلامة الثقة الثابت المحدث الخبير والناقد البصير

السيد هاشم بن السيد سليمان بن سيد اسماعيل بن سيد عبد الجواد الحسيني  
البحراني التوبلي الكتكاني المتوفى في سنة ١١٠٧ او ١١٠٩ رضى الله عليه

الطبعة الثانية

طبع على نفقة الصالح الوفي المخلص الصفي

خادم احاديث الائمة المعصومين

الحاج ابو الفاسم بن محمد تقى

المشتمر بالسالك وفقه الله لمرضاته آمين

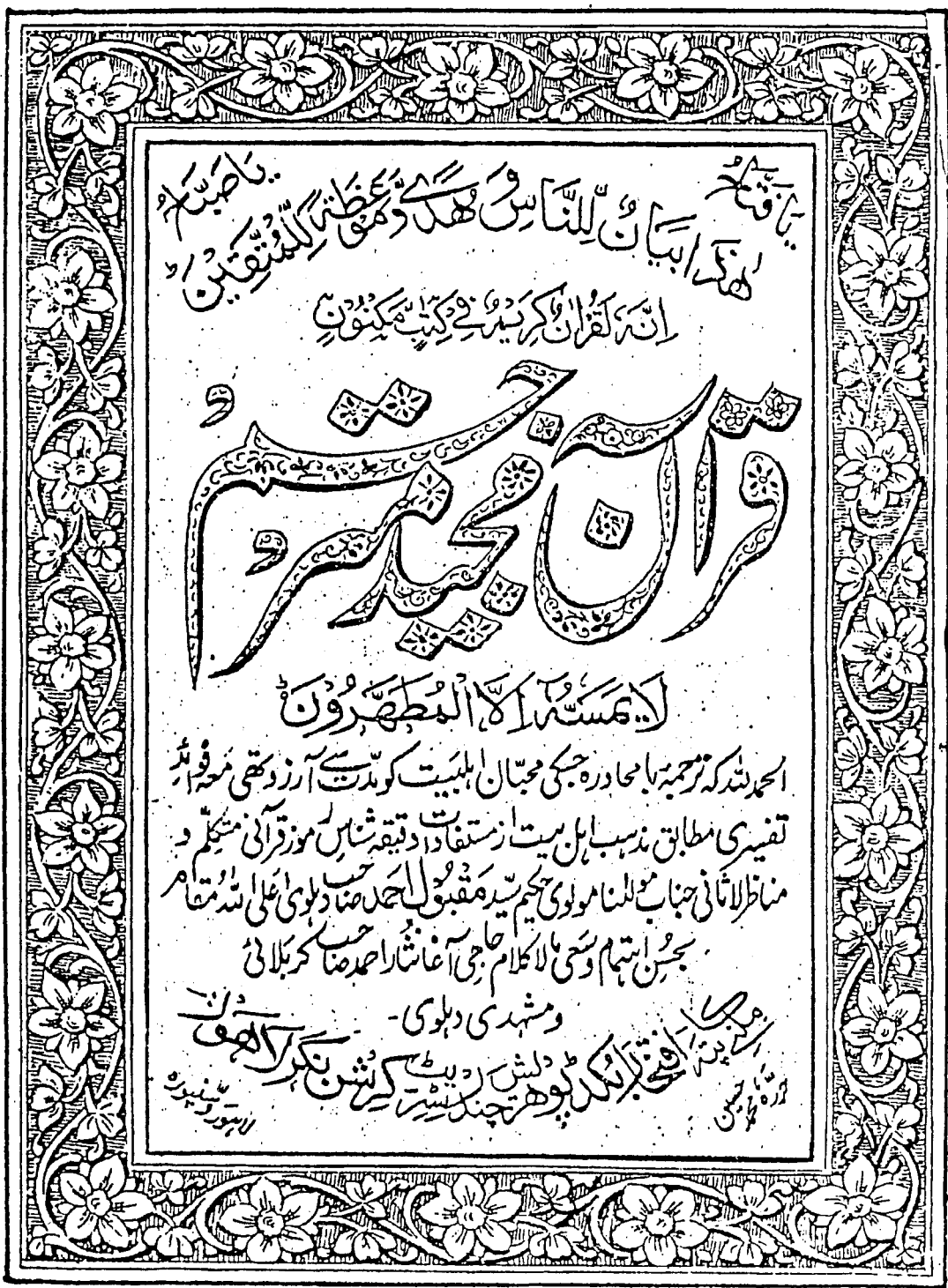
و قد طبع في مطبعته بمطبعة مطبعة الموسوي الزندي

بساوند الثقة الصالح الشيخ نجوى الله بن كريم الله النفرسي البازرجماني

نيران در ٢ بابخانه آفانبه بطبع رسيد







یا قیوم  
 لکن ابیان للناس هکذا معنی المتقین  
 انزل القرآن کریم و کتب ینزلون

# تاریخ احمد

لاکست ما کلا المصهورون

احمد شکره ترجمه با محاوره جسکی مجالان ابلیت کو دیت آرزو تھی منہ فہم  
 تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفاد و دقیقہ شناس موز قرآنی منکم و  
 مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلیٰ اللہ مقام  
 سخن استہام و سعی بالاکلام حاجی آغا شاد احمد صاحب کربلائی  
 و مشہدی دہلوی۔

پہلی بار  
 دہلی  
 تاریخ  
 ۱۳۰۰



مقدمة

تفسیر مرآة الانوار

و

مشکوٰۃ الاسرار

با

ترجمہ و شرح حال مؤلف و فہرست کتاب

## امامت علی کا منکر نبوت محمد کا منکر ہے

منکرو امامة علی رضی اللہ عنہ ینکروا نبوة محمد ﷺ

DENIER OF ALI' IMAMAT IS THE DENIER OF HAZRAT MUHAMMAD (SAW) APOSTLEHOOD.

الفصل الثالث فی ان الاقرار بالولاية تالی الاقرار بالنبوة

-۶۷-

وفي الكافي عن الصادق عليه السلام من انكر الائمة من اماكن كمن انكر معرفة الله و معرفة رسوله ﷺ  
 وفي كثر الفوائد عن الصدوق باسناده الى محمد بن الفيز بن المختار عن الباقر عليه السلام عن ابيه عن جده  
 قال خرج رسول الله ﷺ ذات يوم وهو راكب وخرج علي وهو مشى فقال له يا ابا الحسن امان ان تركب اذار كنت  
 و تمشي اذا مشيت و تجلس اذا جلست الا ان تكون في حدم من حدود الله تعالى لا بدلك من القيام والنمود فيه وما  
 اكرض الله بكرامة الا راكركمك بسلام و خصني الله بالنبوة والرسالة و جعلك وليي في ذلك تقوم في حدوده و  
 صب امورہ والذى يمتنى بالحق نبياً ما آمن بي من انكرك ولا اتقرب من جمدك ولا آمن بالله من كفر بك  
 و ان فضلك لمن فضلى وان فضلى لفضل الله وهو قول الله عز وجل: قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا  
 ففضل الله بوة نبيكم، ورحمته ولاية علي بن ابي طالب فبذلك اى بالنبوة والولاية فليفرحوا بمتى الشبهة هو خير  
 يجمعون يعنى مغالطتهم من اهل و المال والولد في دار الدنيا النعيم. الى ان قال: ولقد امرني ربى ان افترض من  
 حنك ما افترض من حتى وان حنك لمفروض علي من آمن بي ولولاك لم يعرف عدواً ومن لم يلقه بوليتك لم  
 يلقه بشيى وان الذى اقره لمن الله انزله فيك النعيم .

وفي معاني الاخبار عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ لما نزل: ادفوا بدمى اوف بدمى اوف بدمى اوف لقد خرج  
 آدم من الدنيا وقد عاهد على الزمان لولده شيث فما وفى له وساق الحديث الى ان قال: ايها الناس من اختار منكم  
 على علي اماماً فقد اختار علي نبياً ومن اختار علي نبياً فقد اختار علي الله عز وجل رباً  
 وفي اكمال الدين باسناده عن الرضا عن آباءه عليهم السلام قال قال رسول الله ﷺ يا علي انت وائمة من وادك  
 جميع الله على خلفه واعلامه في برته فمن انكرو احداً منهم فقد انكروني ومن عصى واحداً منهم فقد عصاني ومن  
 اطاعكم فقد اطاعني الخير .

وفي عقائد الصدوق قال النبي ﷺ من ظلم علياً مقمدي هذا بعد وفاتي فكانما جحد نبوتي و نية الانبياء  
 من قبلي ومن تولي ظالماً فهو ظالم قال رسول الله ﷺ من جحد علياً امامته من بعدى فانما جحد نبوتي ومن  
 جحد نبوتي فقد جحد الله ربوبيته .

وفي امالي الصدوق ايضاً عن سلمة قالت قال رسول الله ﷺ لعلي عليه السلام يا علي ما من عيد لقي الله وهو جاهد  
 ولا ينك الا لقي الله بعبادة ستم اوزن .

وفي كثر الفوائد باسناده عن علي بن الحسين عن ابيه عن علي عليه السلام قال قال رسول الله ﷺ ان الله فرض عليكم  
 طاعتي ونهاكم عن معصيتي كما نهاكم عن معصيته الخير .

وفي الكافي عن محمد بن الفضل عن ابي الحسن عليه السلام قال سئل عن قوله تعالى: ذلك بانهم آمنوا ثم كفروا  
 قال ان الله تعالى سعى من لم يتبع رسوله في ولاية علي وصيه منافقين، وجعل من جحد وصيه امامته كمن جحد  
 محمداً وانزل بذلك قرآناً فقال اذا جاءك المنافقون السورة. والخير طويل اخذنا من موضوع الحاجة

وفي تفسير فرات بن ابراهيم باسناده عن الباقر عليه السلام انه قال في حديث له: ان الائمة كانوا نوراً مشرقاً حول  
 العرش فامرهم الله ان يسبحوا فسبح اهل السموات بتسبيحهم فمن اوفى بتبعتهم فقد وفى بدمية الله ومن عرف حقه  
 فقد عرف حق الله ومن جحد حقه فقد جحد حق الله الخير .

وفي تفسير الامام عليه السلام انه قال: انه لا يكون مسلماً من قال ان محمداً رسول الله فاعترف به، ولم يعترف ان باباً  
 وصيه خلفته و خدامته و فاء الامام الاسلام باعتماد ولاية علي عليه السلام ولا يتبع الاقرار بالنبوة مع جحد امامة علي  
 كما لا يتبع الاقرار بالتوحيد من جحد النبوة . وفي كتاب فضائل امير المؤمنين عن محمد بن صدقة ان سلمان  
 الاناسي . اذ اراد الغدادي رضي الله عنهما سبلاً علياً عليه السلام عن معرفة الامام بالنورانية فقال: وسان الكلام الى ان قال:  
 ومن لم يقتر بولايتي لم يتبعه الاقرار بنبوة محمد ﷺ الا انما مقرونان وذلك ان النبي ﷺ نبي مرسل وهو  
 امام المخلوق وعلي من بعده امام المخلوق وصي محمد فمن استكمل معرفتي فهو علي الدين القيم كما قال الله تعالى

۱- سورة يونس آية ۵۹ - ۲- سورة مناقون آية ۳



آنحضرت کی توہین (العیاذ باللہ)  
اھانۃ رسول اللہ ﷺ (العیاذ باللہ)

REVILE OF PROPHET MUHAMMAD (SAW)

یہ اتھنوں کے ہوشیار ہونے پر حیرت منگاتا ہے۔ امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جنت میں تکبر کرنے والوں کو اسلئے خاص ایک وادی ہو چکا تھا۔ ہر مرتبہ اس سقر نے خدا تعالیٰ سے اپنی عمارت کی شدت کی شکایت کی تھی اور دم کشی کی اجازت مانگتی تھی۔ اجازت مل گئی۔ پھر جو انہوں نے اس سے سارے جنت کو مشتعل کر دیا۔ ۱۲۔ لکن ائسرتک لیحبطن عملک... تا... ذکین قین الشکرین۔ تفسیر قرآن میں ہے کہ۔

ظاہر ہے خطاب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔ اور مطلب آنحضرت کی امت ہے اور ایسے ہی مواقع کے متعلق ہے۔ امام جعفر صادق نے فرمایا ہے کہ تم نے نبی کو اس شان کا کلام دیکر بھیجا ہے جسے اب یوں کہتے ہیں ایتلاف اخیائی و اشتماعی یا اجازت و منصفود تو میرے کہنے کا مجھ سے ہے اور پڑوس سنتی تم رہنا اور دلیل اسے خدا تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ لعلی فاعلم ذکین قین الشکرین۔ حالانکہ وہ خوب جانتا تھا کہ اس کا نبی اسی کی عبادت کرتا ہے اور ہر دم میں کا شکر ادا کرتا رہتا ہے۔ اس پر بھی جو اُسے اپنے نبی کی عبادت کا حکم دیا تو یہ محض آنحضرت کی امت کی تائید کیلئے ہے۔ اور جناب امام محمد باقر سے جو اس آیت کا مطلب دریافت کیا گیا تو ان حضرت نے فرمایا کہ اسکی تفسیر ہے کہ اسے رسول اگر کہتے اپنے بعد علی کی ولایت کے ساتھ کسی اور کی ولایت کا حکم دیا تو اُس کا نتیجہ ہوگا لیحبطن عملک و لقلون قین الشکرین۔ یعنی کافری میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ۔ لکن ائسرتک کا مطلب ہے کہ اگر کہتے ولایت میں علی کا شکر کیا اور کہا تو نتیجہ یہ ہوگا لیحبطن عملک یعنی پھر فرمایا کہ ائسرتک فاعلم ذکین قین الشکرین کا مطلب ہے کہ اللہ کی عبادت طاعت کے ساتھ بجا لاؤ۔ اور اُس کا شکر بجا لاؤ۔ ہر گز یہ نہیں ہے۔ التوحید میں جابلیوں میں کا ایک طبرہ میں اور جبریل کے بعد عدل کرنے والوں نے کسی کو نہ دیا کیونکہ جسے میں جوتے ہیں اور جو میں صفحا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نظار میں نہیں اور مختلف طبقوں میں ہو سکتی ہیں۔ حالانکہ پروردگار عزوجل اپنی ذات سے وجود ہے ذکر اعضاء و جوارح اور آلات و

۲۲ ۹۲۶ الزمر ۳۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۰ اِنۡ جِئْتُمْ مَدِيْنَةً فَابْتَغُوا مِنْهَا مَخْرَجًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا

۱۱ اِنۡ جِئْتُمْ مَدِيْنَةً فَابْتَغُوا مِنْهَا مَخْرَجًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا

۱۲ لٰكِنۡ اِئْسَرۡتَ كَلِمٰتًا لِّيَحْبَطَ عَمَلُكَ وَّ تَكُنۡ مِّنَ الشَّاكِرِيْنَ

۱۳ اِنۡ جِئْتُمْ مَدِيْنَةً فَابْتَغُوا مِنْهَا مَخْرَجًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا

۱۴ اِنۡ جِئْتُمْ مَدِيْنَةً فَابْتَغُوا مِنْهَا مَخْرَجًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا

۱۵ اِنۡ جِئْتُمْ مَدِيْنَةً فَابْتَغُوا مِنْهَا مَخْرَجًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا

۱۶ اِنۡ جِئْتُمْ مَدِيْنَةً فَابْتَغُوا مِنْهَا مَخْرَجًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا

۱۷ اِنۡ جِئْتُمْ مَدِيْنَةً فَابْتَغُوا مِنْهَا مَخْرَجًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا

۱۸ اِنۡ جِئْتُمْ مَدِيْنَةً فَابْتَغُوا مِنْهَا مَخْرَجًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا

۱۹ اِنۡ جِئْتُمْ مَدِيْنَةً فَابْتَغُوا مِنْهَا مَخْرَجًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا

۲۰ اِنۡ جِئْتُمْ مَدِيْنَةً فَابْتَغُوا مِنْهَا مَخْرَجًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا

۲۱ اِنۡ جِئْتُمْ مَدِيْنَةً فَابْتَغُوا مِنْهَا مَخْرَجًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا

۲۲ اِنۡ جِئْتُمْ مَدِيْنَةً فَابْتَغُوا مِنْهَا مَخْرَجًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا وَّ لَا تُقِيمُوا فِيهَا بِاْسًا وَّ لَا كِبَارًا





جواز متعہ کے لئے نبی کریمؐ پر متعہ کا بہتان عظیم

الافتراء العظیم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تمتع لاثبات المتعہ

A FALSE CHARGE OF MUT'A LAUNCHES AGAINST  
PROPHET MUHAMMAD (SAW) JUST TO DECLARE IT  
LAWFUL.

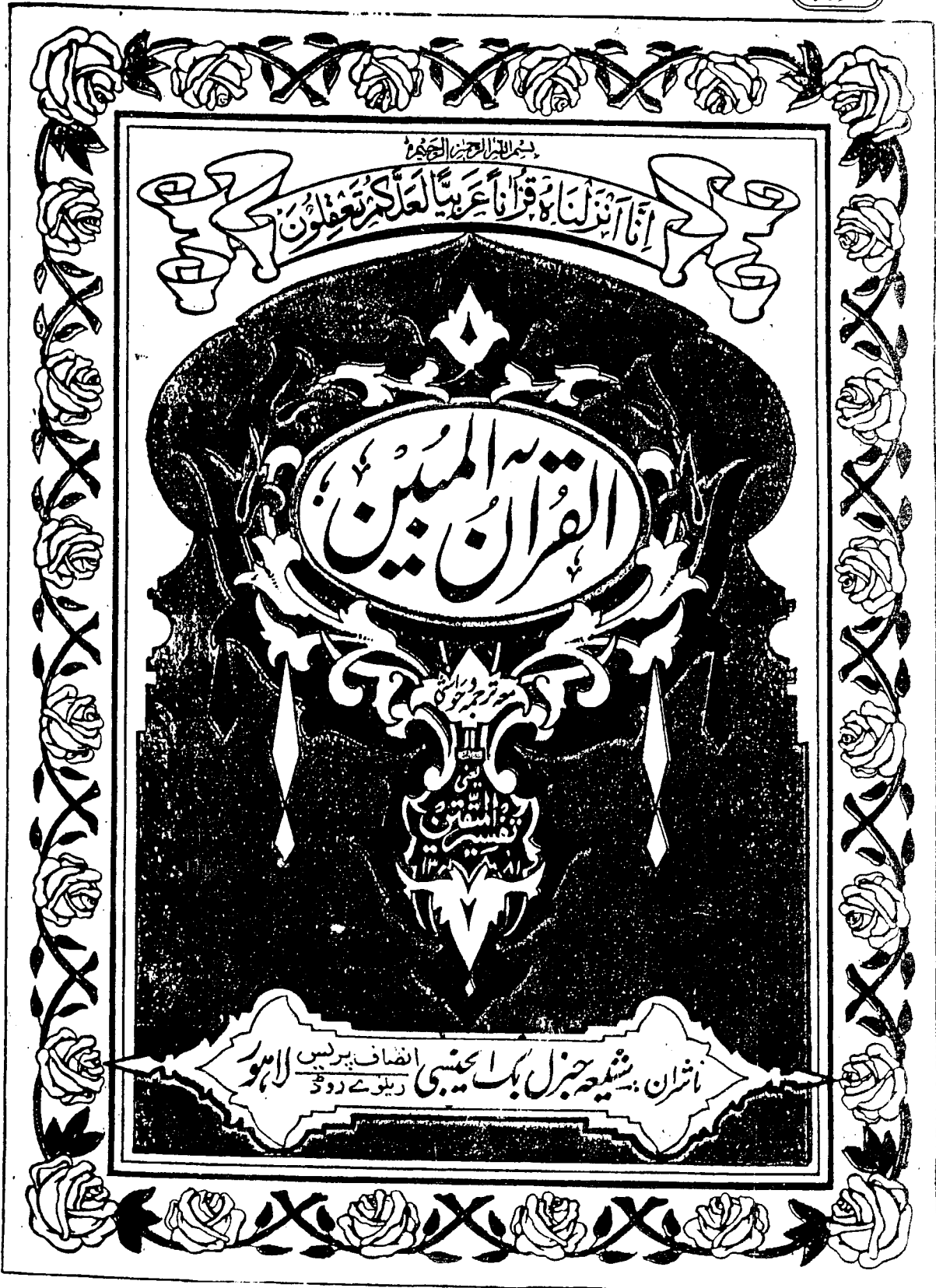
برهان المتعہ تألیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

نواب متعہ

۲۶

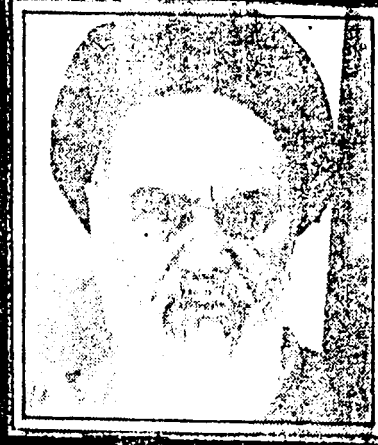
باب اثبات

متعہ بخدا اقول حصہ صحت بر آنکہ کمال ایمان قبل متعہ است و منصفان  
بگردن متعہ اگرچہ مستعد باشند بحلیل آن رسوم در ہدایت الات است قال  
علیہ السلام انا لاجب للمؤمن ان لا یخرج من الدنیائت  
یتمتع ولو مرة یعنی ایشان علیہم السلام فرمودند من دست تو دارم کہ مومن  
از دنیا بر نیاید تا آنکہ متعہ نکند اگرچہ در عمر یک مرتبہ کردہ باشد چهارم در قیہ  
و دانی مرویست فقال علیہ السلام انا لاکره للرجل ان یسلم  
ان ینخرج من الدنیا و قد بقیت علیہ خلدت من خلال ہر سو  
اللہ لبقضہا ایشان علیہم السلام فرمودند من بگردن دارم کہ مرد مسلمی از دنیا  
براید و بر او ضلئے از خضایل سید رسالت باقی ماندہ اور اہل بیاد اقول  
متعہ با از خضایل سید انبیا شمرده اند چہ ہم در صافی از تفسیر آورده نقلت  
هل تمتع رسول اللہ فقال نعم و قراء ہذا الا یہ و اذا استسحب  
الی بعض زواجہ حدیثا الی قولہ تعالیٰ ابکارا یعنی راوی میگوید  
از ایشان علیہم السلام پرسیدم کہ آیا خود سید انبیا متعہ کردہ آنحضرت فرمود  
لی و آیا إذا امتع الشبی شہد بر آن آورده چنانچہ سابق در حدیث دیگر  
گذشت اقول تمتع باحرا آنحضرت را در ظاہر جایز بودہ باشد مانعی از آن  
از کتب اصول و حدیث با ہمیں خود ندیم ششم در کافی و دانی





## حکومت اسلامی



امام خمینی

شائع کردہ : مکتبۃ الرضا کراچی

کوئی بھی ائمہ کے مقام معنویت تک نہیں پہنچ سکتا  
چاہے وہ ملک مقرب یا نبی مرسل ہو

ان لائمنا مقاما لایبلغه ملك مقرب ولا نبی مرسل .

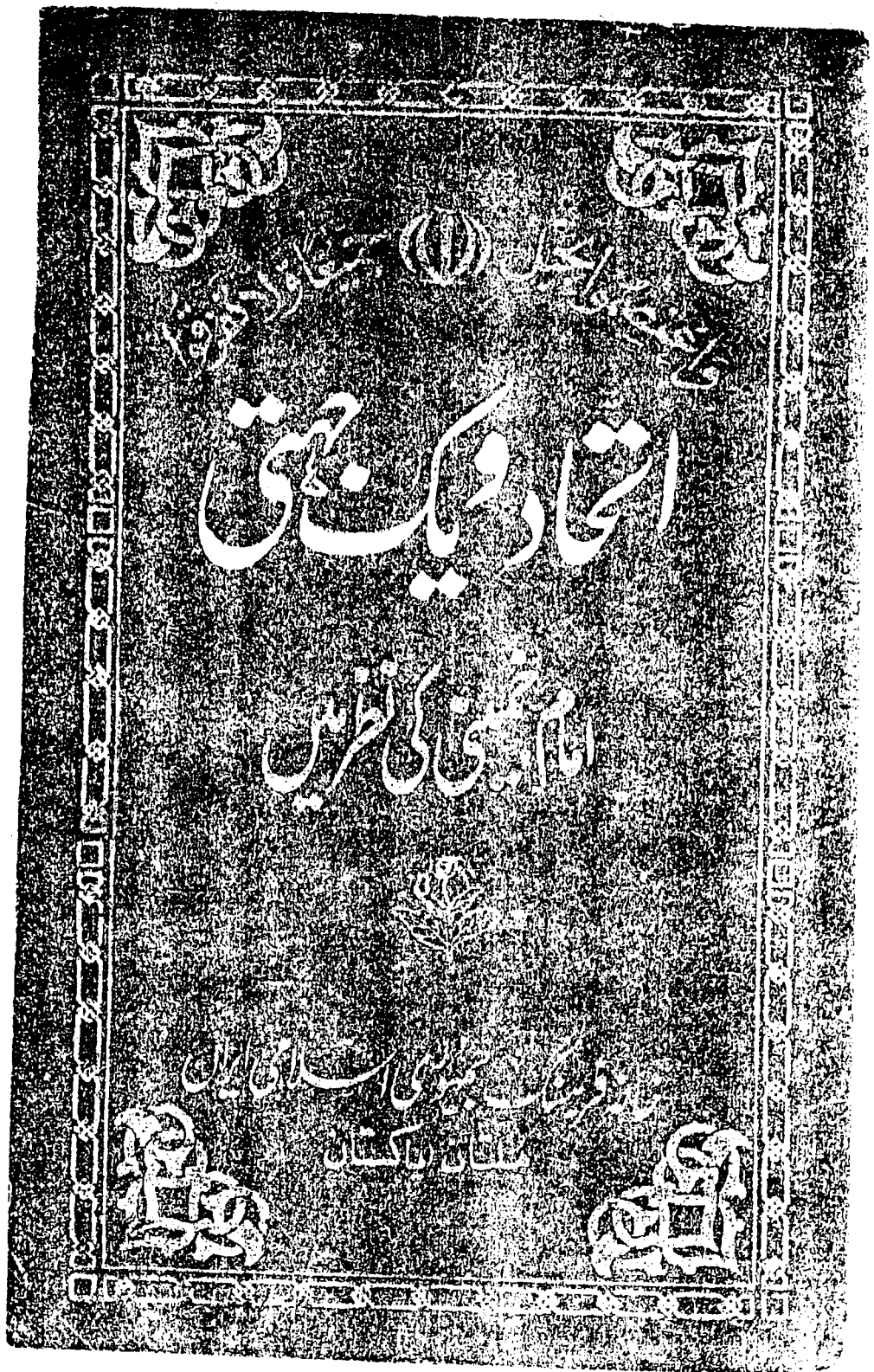
NO ONE CAN REACH TO THE STATUS OF IMAM..

مطالع کردہ مکتبہ الرضا کراچی

حکومت اسلامی از امام مہین

## ولایتِ تکوینی

امام کے لئے ولایت و حکومت کے اثبات کا لائق نہیں ہے کہ امام مقام معنوی نہ رکھتے ہوں۔ امام کے لئے حکومت سے قطع نظر مقام معنوی بھی ہے جس کو زبانِ ائمہ میں کبھی خلافت کلی الہی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ امام کے لئے ولایت تکوینی ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا کا ہر ذرہ ان کا تابع و فرمان ہے۔ ہمارے سردریات مذہب میں یہ بات داخل ہے کہ کوئی بھی ائمہ کے مقام معنویت تک نہیں پہنچ سکتا۔ چاہے وہ ملک مقرب یا نبی مرسل ہو۔ وہ جی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ اصولاً بنا برہنہ آیات حضور اکرم اور ائمہ معصومین اس عالم سے پہلے قبل عرش میں بصورتِ اذار تھے۔ یہ حضرات انعام و نفع اور عینت میں بھی تمام انسانوں سے امتیاز رکھتے ہیں اور ان کے مقامات تو الہامی و اللہ میں چنانچہ حدیث معراج میں چیریل کہتے ہیں لودنوت ائمتہ العزیزت ایک انجیل بھی آگ بڑھ آؤں تو حبل جاؤں۔ اور یہ فرمان تو معلوم ہی ہے کہ معصوم فرماتے ہیں ان لنا مع اللہ حالات لا یسعیها ملک مقرب ولا نبی مرسل۔ خدا نے اس سے ایسے حالات ہیں کہ جہاں تک ملک مقرب اور نبی مرسل کی بھی پہنچ نہیں ہو سکتی۔ ہمارے تو اس کے اصول کا جو ہے کہ ائمہ کے لئے حکومت و ولایت سے پہلے وہ معاملات معنوی حاصل ہیں جو کسی اور کو حاصل نہیں ہو سکتے۔ میرے مقامات معنوی حضرت زہرا کے لئے بھی یہ حالات وہ معصوم نہ قاضی ہیں نہ حاکم نہ خلیفہ۔ یہ معاملات حکومت سے علیحدہ چیزیں ہیں۔ اسی لئے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت زہرا قاضی و خلیفہ نہیں ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمارے اور آپ کی طرح ہیں یا یہ کہ ہمارا ادب معنوی برتری نہیں کہتیں۔ اسی طرح اگر کوئی کہے اللہ بالعمومین من الفسہم تو اس نے حضرت کیلئے ایک ایسی بات کہی جو زمین پر حکومت و ولایت سے بالاتر ہے۔ سرور استہم اس پر منحرف پر بحث نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ یہ دوسرے علم کا فریضہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ کوئی اور ائمہ کی جس و فضل انسان کا جنس نسل سے الگ ہے۔ (نثر ص ۱)



تمام انبیائے کرامؑ حتیٰ کہ ختم المرسلین جو انسانوں کی اصلاح کیلئے آئے تھے وہ اپنے  
 زمانہ میں کامیاب نہ ہوئے تھے  
 لم ینجح الانبیاء والمرسلین کلہم بما فیہم رسول اللہؐ فی الغرض الذی بعثوا  
 من اجلہ و هو اصلاح البشریۃ قد فشل الرسولؐ و جمیع الانبیاء والمرسلین فی ہد فہم  
 ALL THE PROPHETS EVEN HAZRAT MUHAMMAD (SAW)  
 REMAINED UNSUCCESSFUL IN THEIR MISSION.

اتحاد و یک جہتی (امام مہینے کی نظریں) (۱۱) خانہ فرحنگ ایران



۱۵

مستحکم بنانے کا باعث بنے۔

(انقلابی عدالتوں کے سرکاری وکلاء اور ملٹری پولیس کے انسروں سے  
 خطاب بتاریخ ۶۰/۹/۲۷)

★ ★ ★

اسلام نے اجتماع اور "وحدت کلمہ" کے لئے بڑی تبلیغ کی  
 ہے اور اس پر عمل بھی کیا ہے۔ یعنی ایسے دنوں کو پیش کیا  
 ہے کہ یہ دن ہڈات خود اور عاشورا و اربعین جیسے دن اتحاد و  
 یگانگت کو مستحکم کرانے کا محرک بن جاتے ہیں۔

(مذکورہ بالا ماخذ)

★ ★ ★

سہدویت پر اعتقاد

جو نبی بھی آئے وہ انصاف کے نفاذ کے لئے آئے۔ ان کا مقصد  
 بھی یہی تھا کہ تمام دنیا میں انصاف کا نفاذ کریں۔ لیکن وہ کامیاب  
 نہ ہوئے یہاں تک کہ ختم المرسلین (ص) جو انسان کی اصلاح کے لئے  
 آئے تھے اور انصاف کا نفاذ کرنے کے لئے آئے تھے۔ انسان کی تربیت کے  
 لئے آئے تھے لیکن وہ اپنے زمانے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ وہ آدمی جو  
 اس معنی میں کامیاب ہوگا اور تمام دنیا میں انصاف کو نافذ کرے گا  
 وہ بھی اس انصاف کو نہیں جسے عام لوگ سمجھتے ہیں کہ زمین  
 میں انصاف کا معاملہ صرف لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہو۔  
 بلکہ یہ انصاف انسانیت کے تمام مراتب میں ہو وہ چیز جس میں انبیاء  
 کامیاب نہیں ہوئے باوجود اس کے کہ وہ اس خدمت کے لئے آئے تھے۔  
 خدائے تبارک و تعالیٰ نے ان (حضرت ولی عصر - ارواحنا للہ الفداء) کا  
 ذخیرہ کیا ہے ان ہی معنی میں جسکی تمام لہروں کو آرزو تھی لیکن  
 رکاوٹوں کی وجہ سے وہ ان کو نافذ نہ کر سکے تمام اولیاء کی یہ آرزو تھی  
 لیکن وہ بھی نافذ کرانے میں کامیاب نہ ہو سکے وہ اس بزرگوار کے  
 ماہیوں نافذ ہو جائے لہذا اس معنی میں (حضرت صاحب - ارواحنا للہ الفداء)

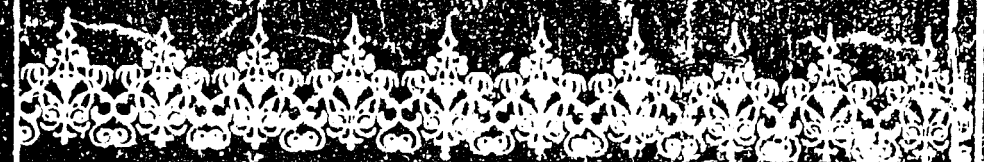
حقیقت فقہ تفسیر

در جواب

حقیقت فقہ تفسیر



از قلم حقیقت رقم



مولانا غلام سیدنا نجفی فاضل عراق



## آنحضرت ﷺ کی توہین - (والعیاذ باللہ) اھانة رسول اللہ ﷺ والعیاذ باللہ

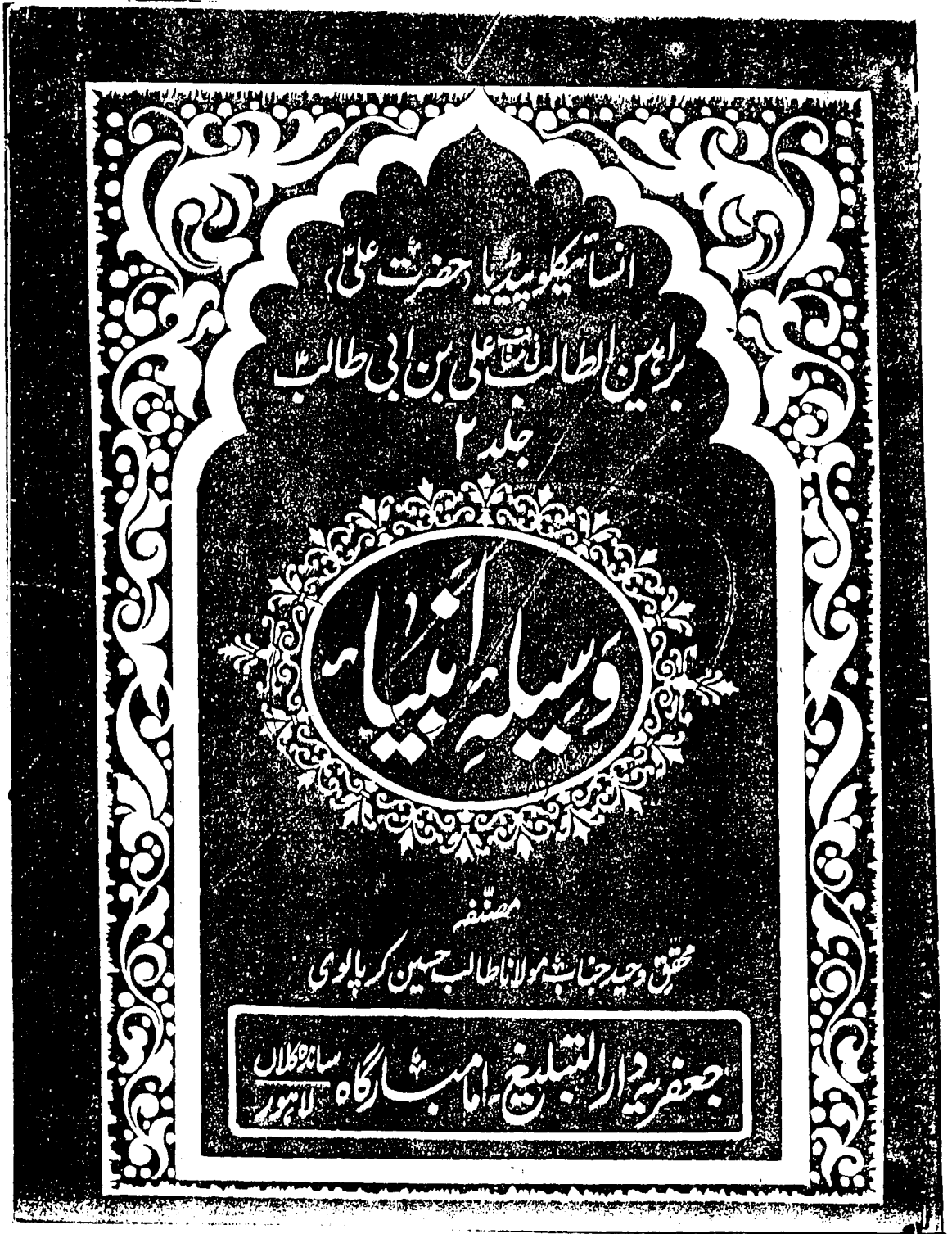
AN INSULT OF THE PROPHET MUHAMMAD (SAW)

۶۳

نبی کے گھر میں گڑیاں کھیل کھیل کر بیت النبوة کو بیت خانہ میں تبدیل کر دیا۔  
۳۵۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ ایک روز سورہہ بقرہ پڑھی گئی اور میرے پاس درکنیزیں گاری تھیں۔ حضور نماز پڑھ رہے تھے۔  
کر لیت گئے۔ اور ایک دن عید کا روز تھا حضور نے مجھے: رندہ کا تاشا اور گتھا بازی دکھائی۔ اس طرح کہ میرا خسار نبیؐ کے خسار کے ساتھ ملا ہوا تھا۔

بخاری شریف ج ۳۹ باب فضل الہد  
نوٹ۔ فقہ حنفیہ بے بے۔ جن میں بیویوں سے مردار لے کر دانا مانا اس طرح دکھائی ہے جس طرح کسی مرثیٰ کا گھر ہوتا ہے۔ کبھی تو حضورؐ عائشہ کو جیشیوں کا ناپچ دکھاتے ہیں اور بنو ارفدہ کی گتھا بازی دکھاتے ہیں اور کبھی حضورؐ کے گھر ڈھولک۔ دف۔ گٹرا۔ تھال بچا رہے۔ یہ سب خرافات ہیں نقیلت عائشہ نہیں۔

۲۶۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ فیما بینہما ذی دانا حادہ یعنی کہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور حضورؐ میرے ساتھ مباشرت کرتے تھے۔ بخاری شریف ج ۳۹ کتاب الطہین  
نوٹ۔ فقہ امام اعظم تیرے ترہان نبیؐ کی نوبویاں تھیں اور سب کو ایک ہی وفدہ حیض نہیں آتا تھا۔ حضور پاک کو کیا مجبوری تھی کہ عائشہ ہی سے حضورؐ اس کی حالت میں مباشرت کرتے تھے۔



## پنچتن پاک ساری مخلوق سے افضل ہیں

الخُمْسَةُ الْأَطْهَارُ أَفْضَلُ مِنْ سَائِرِ خَلْقِ اللَّهِ .

SUPERIORITY OF PUNJTAN PAK OVER ALL CREATURES.

وسیلہ انبیاء جلد دوم از طالب حسین کراچی جعفریہ دار التلیخ سائده لاہور

۹۰

اس آیت سے ثابت ہوا کہ ان حضرات کو سید بنانے کا حکم خدا نے دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر خدا کی بارگاہ میں اس کے پیاروں کا وسیلہ اختیار کیا جائے تو شرک نہیں ہے بلکہ حکم خدا کی تعمیل ہے۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جب حضرت آدم نے انوار خمسہ کا واسطہ دیا تو خدا نے حضرت آدم کی توبہ قبول فرمائی۔ اس سے واضح ہوا کہ جو کوئی بھی خدا کی بارگاہ میں انوار خمسہ کا واسطہ دے گا اس کی بخشش ہو جائے گی۔

اے آدم یہ میری مخلوق کے برگزیدہ ہیں :

حمونی فرما اسطہن (دیجئے گزشتہ ص ۱۸) اور عبید اللہ امرتسری ازج المطالب (ص ۱۸) میں لکھتے ہیں کہ خدا نے حضرت آدم سے کہا کہ اے آدم یہ میری مخلوق سے برگزیدہ ہیں۔ شیخ سلیمان تندوزی ینابیع المودت (ص ۱۵) میں لکھتے ہیں کہ خدا نے فرمایا اے آدم یہ دو صورتیں ہیں جو میری تمام مخلوق اور میری تمام خلقت سے افضل ہیں۔ شیخ سلیمان تندوزی ینابیع المودت (ص ۱۵) میں تحریر کرتے ہیں کہ خدا نے فرمایا کہ اے آدم یہ میری مخلوق کے بہترین اور بزرگ افراد ہیں۔

ان احادیث سے واضح ہوا کہ انوار خمسہ مطہرین تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ یہ دعویٰ ہمارا اور تمہارا نہیں ہے بلکہ اس خالق کا ہے جس نے ساری مخلوق کو خلق فرمایا ہے۔ اور یہ بات مسلم ہے کہ صانع اپنی مصنوعات اور استاد اپنے شاگردوں کی قابلیت و جہالت اور حسن و قبح سے بخوبی آگاہ ہوتا ہے۔ لہذا اللہ اپنی مخلوق کے بارے میں بخوبی جانتا ہے کہ کون افضل ہے اور کون معقول۔ اور یہ بھی مسلم ہے کہ مصنوع کے بارے میں صانع اور شاگرد کے بارے میں استاد کا تجزیہ سب سے زیادہ قابل قبول ہوتا ہے تو حجب خالق نے خود فیصلہ فرمادیا ہے کہ انوار خمسہ ساری مخلوق سے افضل ہیں تو اس میں مخلوق کو کیا حق حاصل ہے کہ نہیں فلاں اور فلاں افضل ہیں۔ جیسا کہ یہاں بات فلاں اور فلاں کی نہیں ہے۔ یہاں بات سب سے مقابلہ کرنے کی نہیں ہے بلکہ یہاں بات تو ساری مخلوق کی ہو رہی ہے۔ جس میں انبیاء و عترت بھی شامل ہیں۔ رسول مقدس بھی اور لوری فرشتے بھی۔ خدا نے قبل سلسلہ بشریہ اعلان حضرت آدم کے سامنے فرمایا۔ لہذا اگر کسی اور نے افضل ہونا ہوتا تو خدا اس کو مستثنیٰ کر دیتا کہ یہ انوار ان کے سوا سب سے افضل ہیں۔ خدا کا بلا استثنا یہ اعلان کرنا وضاحت کرنا ہے کہ یہ انوار خمسہ سب سے افضل ہیں۔



حضرت علیؑ رسول اکرم کے سوا تمام انبیاء مرسلین سے افضل ہیں۔

سیدنا علی افضل من جمیع الانبیاء والمرسلین ما عدا رسول اللہ ﷺ

HAZRAT ALI IS SUPERIOR TO ALL PROPHETS EXCEPT HAZRAT  
MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM)

- چودہ مسٹے از عبد الکریم مشتاق کراچی

۱۷۳

مرکار دو عالم نے اس حدیث میں رات میں سورج کی روشنی دکھادی ہے کہ جو علوم فضائل اور خواص انبیا میں جزوی طور پر ہیں۔ علی علیہ السلام میں کئی طور پر ملتے ہیں۔ لہذا علی سوائے حضور اکرم کے تمام نبیوں سے افضل ہیں۔ جب انبیاء و مرسلین جیسے معصوم ہادیوں پر حضرت علیؑ کو فضیلت حاصل ہے تو پھر غیر معصوم اصحاب اور دیگر لوگوں کا کیا ذکر؟ چونکہ ہم تمام حوالہ جات کتاب السنن ہی سے نقل کر رہے ہیں لہذا یہ حدیث بھی ہم نے السنن کے دو مقتدر علماء جناب کنجی شافعی اور کمال الدین شافعی کی کتابوں سے نقل کر کے ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔

قول رسول ہے: "من اراد منکم ان ینظر الی ادم فی علمہ والی نوح فی حکمتہ۔ وعلی ابراہیم فی حلمہ۔ فلینظر الی علی ابن ابی طالب" ترجمہ: جو آدم کو علم کے ساتھ نوح کو حکمت کے ساتھ اور ابراہیم کو حلم کے ساتھ... دیکھنا چاہے وہ علیؑ کو دیکھے (کفایت الطالب یوسف کنجی شافعی مطالبہ سؤل شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی)

نوٹ: حدیث موصوف بہت طویل ہے۔ یہ مختصر سا حصہ ناظرین کے لئے کافی ہو گا۔

ہم نے سوال کے جواب میں حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضرت علیؑ کو خیر البریہ بیان کیا ہے۔ اب اسی حدیث پر امام السنن احمد بن حنبل کا بیان مناقب سے لکھتے ہیں کہ امام صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ سے حضرت علیؑ کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا "ذالک خیر البشر"۔ اب یہ واضح بات ہے کہ "خیر البشر" کے لغوی معنی میں انسان آجاتے ہیں لہذا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو حضرت امیرؑ کے مرنے اور شہد میں کے سوا یہ حدیث حضرت علیؑ علیہ السلام کو ہر شے سے بہتر ثابت کرتی ہے کہ شان امیر المؤمنینؑ یہ ہے کہ "بعد از نبی بزرگ توئی قصہ مختصر"

# ایمان و السلام علیہم

از مولانا ملک غلام رحید صاحب کلمہ



مکتبۃ الساجد  
شمس آباد کالونی ملتان

ناشر  
مکتبۃ الساجد ملتان  
(مغربی پاکستان)

علی انبیاء اور مرسلین اور فرشتوں سے افضل ہیں۔  
 علی افضل من الانبیاء والمرسلین والملائکة

ALI (RA) IS SUPERIOR TO ALL.

## افضلیت محمد و آل محمد بر نبی و ما سبقہ من الملائکة المقربین

چھٹی دلیل

قرآن و حدیث کی رو سے یہ ثابت ہے کہ محمد و آل محمد گذشتہ انبیاء و

اممات ائمہ از مولانا ملک غلام حیدر کلومتان

۳۰

مرسلین اور ملائکہ مقربین سے افضل ہیں۔ غالباً گذشتہ سال کی محمدیہ خبرتاری دارالعلوم سرگودھا کا ایک مضمون بھی اس عنوان پر شائع ہوا تھا، اور واقعی بہترین دلائل کے ساتھ مضمون کو قلمبند کیا گیا تھا، مجھے یاد آتا ہے کہ بعض علمائے کرامی قدر کے اسما کی فہرست لگا کر تھی کہ جن کا عقیدہ وہ ہیں باب یہی ہے کہ یہ خاندانہ عصمت گذشتہ انبیاء اور ملائکہ سے افضل رہا ہے، وہاں ایک یہ دلیل بھی پیش فرمائی تھی۔ ماخذ دلیل سفینۃ البیروت ترقی قرار دیا تھا کہ جناب رسول اکرم نے جناب امیر المؤمنین سے فرمایا تھا کہ خاندانہ عالم نے انبیاء و مرسلین کو ملائکہ پر افضلیت دی اور محمد (محمد) کو تمام انبیاء و مرسلین پر فضلیت دی ہے۔ والفضل ولعبدی لک یا علی وللاکتمن ولدک وان الملائکة لحنذا منا وخدام عیننا یعنی اے علی میرے بعد تو ان انبیاء و مرسلین سے افضل ہو اور تیری اولاد سے ائمہ بھی افضل ہیں، اور ملائکہ کی حقیقت ہی کیا ہے، وہ تو ہمارے اور ہمارے محبوبوں کے خادم ہیں۔

ریات میں بھی کہیں الحجج علی الخلق اجمعین اور کہیں الحجج علی من فوق الارض ومن تحت الثری اور کہیں الحجج علی اهل السموات و الارض آیا ہے، اب جب تمام خلق پر اہل سموات پر ائمہ علیہم السلام محبت ہوں تو گویا سب کے حاکم ہوں اور سب انبیاء و ملائکہ محکوم، تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ حضرات ان سے افضل ہیں، میرے عقیدے میں تو تمام انبیاء و ملائکہ آل محمد کے سامنے شاگرد کی حیثیت سے زیادہ نہیں ہیں (بجز سرکارِ در عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) بعض روایات میں انبیاء میں ایک ایک صفت اور حضرت علی میں تمام



سر سیرین عظام و مقربین کی کتب  
نایاب تحفہ

المجاسد الفاضلہ  
فی  
اذکار العشرۃ الطاہرہ

علامہ حسین بخش جانا  
را



نبیوں کو نبوت امامت کے اقرار سے ملی

اعطیت النبوة للانبیاء لاقرار ہم بالا مامۃ

APOSTLEHOOD WAS GIVEN TO THE PROPHETS AFTER THE  
ACCEPTANCE OF IMAMAT

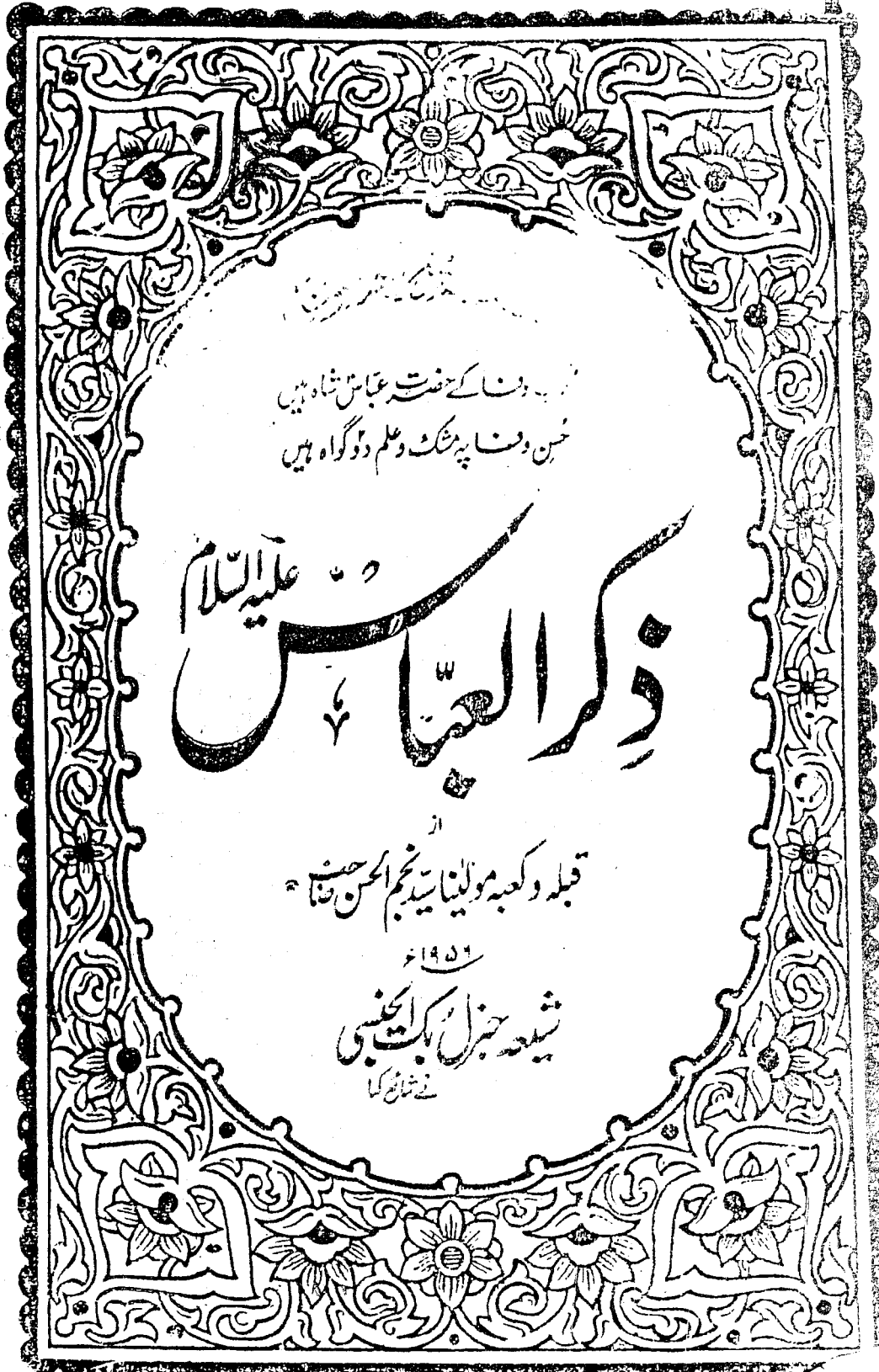
الجلس الفاضل فی اذکار العرة الطاہرہ از علامہ حسین بخش جازا

۱۲

غلام کا نہیں۔ پس آپ نے فرمایا۔ بے شک اگر غلام کا گھر ہوتا تو یہ آزادی نہ ہوتا۔  
جب کینز نے واپس جا کر اپنے مولا کو امام کے یہ کلمات سنائے تو وہ شخص تائب  
نیک نصیب ہے وہ انسان جو بروز قیامت یہ کہنے کی جرأت رکھے کہ  
اللہ میں نے اپنے اعضاء کو تیری غلامی میں استعمال کیا تھا۔ اور بد نصیب ہوگا  
جس کے پاس یہ جواب نہ ہوگا۔

بعض غلام اپنے اٹا کے سو فیصدی، بعض اسی فیصدی، بعض اس سے کم  
بعض صفر فیصدی ہر کرتا ہے۔ پس سو فیصدی غلام حلال رزق کھاتے ہیں۔ باقی تو  
یا بہت حرام خورد ہی رہتے ہیں۔ ہم اپنے اندر جھانکیں کہ ہم اللہ کے عبد کس نسبت  
بے شک جو غلام غلاموں میں سے سو فیصدی غلام ہو وہ باقی غلاموں کا سر  
ہے۔ یہی وہ ہے حضرت محمدؐ وال محمدؐ کی مقام عشر میں سو فیصدی کی حیثیت رکھتے  
ہیں کہ ان سے ترک اولیٰ بھی نہیں ہوا۔ تو ولادت لسا خلفت الافلاک کے غلام  
سے خولنے ان کو نوازا۔ اور تمام جہان کی سرداری انکو عنایت فرمائی اور حضور  
فرمایا۔ کوئی نبی نہیں بن سکا جب تک اس نے ولایت علیؑ کا اقرار نہیں کیا۔ اور  
رسالت نبی قط الاولیاء علی بن ابی طالب اور شہد معراج حضرت رسالت  
تمام ارواح انبیاء سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم سے میں اقرار لے گئے ہیں۔  
رسالت محمد۔ ولایت علیؑ (ابراہیم)

کیسا آباد دنیا میں سخن فاطمی ہوا کس کی نظر لگی کہ یہ گھر ماتمی ہوا۔  
اس تبلیغ عدت کے لیے سادانیاں جنگلوں پہاڑوں میں ماری ماری پھرتی رہی  
ممالک اسلام میں کوئی پہاڑ جنگل آبادی۔ دیرلہ۔ ایسا نہیں جہاں کس غریب مساکین  
سید یا سید زادی کی مزار نہ ہو۔ دیکھئے گنج شہید۔ گنج دینہ۔ گنج تم گنج دینہ۔  
و علیٰ ذالقیاس۔ امام موسیٰ کاظمؑ کے اولادوں میں سے کہیں ہیں دو کی مزار انہیں  
نظر نہیں آتی۔ اسے غریب بغداد کی شہزادی فاطمہ خدایہ معلوم تو میں کیسے پہچانی ہوگی  
اور بی بی کو دفن کس نے کیا ہوگا؟ جب کہ اپنا محرم قریب موجود تھا۔ شہر ساد



در بیان صفات و مناقب  
 خردمند و دانشمند و علم و ادب و گواهین

# ذکر العماد علیہ السلام

قبله و کعبه مولانا سید نجم الحسن صاحب

۱۹۵۶ء

شیراز: خیرالکتاب پبلیشرز  
 شیراز، پاکستان

انبیاء سے بلند حضرت عباسؓ کا درجہ ہے

سیدنا العباس افضل من الانبیاء

A RANK OF HAZRAT ABBAS IS SUPERIOR TO ALL PROPHETS

ذکر عباس از سید نجم الحسن ۱۹۵۶ء شیعہ بک انجمنی لاہور

۹۲

**حضرت عباسؓ کا عبد صالح ہونا** یہ ظاہر ہے کہ عبدیت کا درجہ بہت بلند ہے۔ کم ایسے انبیاء بھی گذرے ہیں جنہیں خدا نے اپنا عبد قرار دیا ہو۔ کیونکہ عبد اپنے مہبود سے ایسا مستحکم رشتہ رکھتا ہے جو بڑے اہم اور کو بھی نصیب نہ ہو سکا۔ قرآن مجید میں چند انبیاء ایسے نفا کرتے ہیں جنہیں اس خاص لقب سے خدا نے نوازا ہے۔ ان میں خاص طور پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسمعیل علیہ السلام، حضرت یعقوب، حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اس لقب و خطاب سے ممتاز قرار دئے گئے ہیں۔ حضرت عباسؓ جو اپنے کمالات نفسی و فنی کی وجہ سے اس خاص خطاب کے قابل تھے، انہیں عبد صالح قرار دیا گیا۔ جس کی سند حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس زیارت مخصوصہ میں دے رہے ہیں، جس کے راوی ابو حمزہ ثمالی ہیں۔ ارشاد فرماتے ہیں،

السلام علیک یا ایہا العبد الصالح

اے عبد صالح آپ پر خدا کی طرف سے سلامتی ہو  
علامہ عبدالرزاق موسوی اپنی کتاب تفسیر بنی ہاشم کے ۲۵ و ۲۶ میں لکھتے ہیں کہ  
حضرت عباسؓ کو یہ وہ بلند درجہ نصیب ہوا ہے۔ جس سے بہت  
سے انبیاء بھی محترم رہ گئے۔

**حضرت عباسؓ ائمہ طہران کی نظر میں**

اہل عصمت ہی سمجھتے ہیں تری شان و فناء

دنیا میں بہت کم ایسے افراد ہوں گے جو کسی بلندی پر فائز ہونے کے بعد دوست اور دشمن  
طرف دار و ہمدرد اور مخالف نہ رکھتے ہوں۔ لیکن درجہ اسی طرح اچھی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔  
جو خود بلند ترین درجہ کا مالک ہو۔ اگر کوئی ایسی شخصیت موجود ہو جس کی مدح خدا کرے جس  
کی ستائش محمد کریں اور جس کی تعریف میں ائمہ معصومین رطب اللسان ہوں تو پھر اس کی فضیلت  
کی کوئی حد نہ ہوگی۔ حضرت عباسؓ علیہ السلام کی ہستی کا اعجاز اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ خدا نے  
عالم مذکورہ الشہداء میں آپ کو سراہ رہا ہے۔ اور لا تقولو العین یقتل فی سبیل اللہ  
کہہ کر مرنے کے بعد بھی آپ کو دیگر شہداء کی طرح زندگی دے رہا ہے اور خدا پہنچانے کا عہدہ  
فرما رہا ہے اور شہادت کے بعد بقول معصوم دونوں ہاتھوں کے بجائے دو پر پر وار سے کر  
جنت میں اڑنے کا موقع دے رہا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم پر اللہ سے پہلے آپ کی شہادت کی

# حکایہ رسول

# حکایہ میں رسول

مصنفین: حضرت شیخ ابو سعید و اساتذتہ صحیحہ و قویہ

## حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار انکار حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم .

DENIAL OF HADITH.

احباب رسول بچو اب اصحاب رسول از علامہ حسین بخش جاڑا

۱۲

احکام کو نافذ کرنے والی پارٹی اور پیغمبر کی طرف منسوب کر کے روایت کرنے والے مجھ کے  
رادے سب اس زد میں آئیں گے۔

### جعلی احادیث کا پس منظر

- خیر القرون قونی الخ۔ میرا زمانہ سب زمانوں سے اچھا ہے (میرے صحابہ اچھے لوگ ہیں)
  - صحابی کا لفظ جو الخ۔ میرے اصحاب سارگانِ مادی کی طرح ہیں۔
  - لالتبتوا اصحابی۔ میرے اصحاب کرب نہ کرو۔
  - اکرمو اصحابی۔ میرے اصحاب کی قدر کرو۔
  - لاتجعلوه غرضاً۔ میرے اصحاب کو (سب و شتم کا) نشانہ نہ بناؤ
- شرح عتار بنی مطہرہ مطبع مجتہدی دہلی میں تقاضائی نے یہ اور اس قسم کی حدیثیں  
نقل کی ہیں اور اصحاب رسولؐ میں بخاری صاحب نے بھی ان میں سے کچھ نقل کی ہیں۔  
میں عرض کرتا ہوں۔ کہ ان احادیثِ مذکورہ میں حضرت پیغمبرؐ صحابہ کو خطاب فرما  
رہے تھے یا بعد میں آنے والی نسوں کو خطاب تھا۔ یقیناً بعد میں آنے والے مسلمان  
تو مخاطب ہر نہیں کہتے بلکہ براہِ راست مخاطب رہی حاضر مسلمان تھے۔ جن کو صحابہ کہا  
جاتا ہے اور بعد میں آنے والے تبعا اس خطاب میں شامل ہیں۔ پس احادیثِ مذکورہ میں  
جن صحابہ کو خطاب کیا جا رہا تھا کیا انہوں نے خود ان احادیث پر عمل کیا ہے  
○ کیا جنگِ جمل میں فریقین سے مارے جانے والے ہزاروں کی تعداد میں صحابی  
نہیں تھے؟

اشاعت علوم مارچ ۱۹۸۳ء



جامعہ علمیہ "باب النجف" جاڑا کی پہلی پیش کش  
شیخان اہل محمد خصوصاً واعظین و مبتغین کے لئے نادر و نایاب تحفہ

مقدمہ و تفسیر  
الوار النجف  
فی  
اسرار المصحف

حجۃ الاسلام علامہ حسین بخش مدظلہ بانی و سرپرست جامعہ علمیہ باب النجف  
پرنسپل جامعہ جعفریہ جمالی روڈ - گرجہ انوارہ  
و درسگاہ امامیہ دریانخان - ضلع بھکر

ناشر مکتبہ انوار النجف دریانخان ضلع میانوالی رجبہ دہش نمبر ۶۴

ہدیہ :- ۳۶/-

ائمہ معصومین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم مقام ہیں  
اور وہ انبیاء کرام علیم السلام سے افضل ہیں

الائمة المعصومین قائم مقام سید المرسلین و هم افضل من الانبیاء

IMAMAS ARE SUPERIOR TO ALL THE PROPHETS.

انوار الجنّت فی اسرار مصحف (مقدمہ تفسیر القرآن) از علامہ حسین بخش جاڑا سرپرست جامعہ ملیہ باب الجنّت

۱۱

(۲) تفسیر بران میں امالی صدوق سے منقول ہے کہ حضرت رسالتاً نبیہ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی مومن مر جائے اور کوئی ایک درخت کا ٹکڑا ایسا چھوڑ جائے جس پر علیؑ مطاب کتب ہوں، تو وہی کاغذ بروز مشر اس کے اور جہنم کے درمیان حائل ہوگا اور اس کے ہر ہر حوت کے بدلہ میں خدا سے ایک ٹکڑا عطا کرے گا جو پوری دنیا سے سات گنا بڑا ہوگا۔

(۳) کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ وہ عالم جس کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے، ستر ہزار ناپسٹے افضل ہے۔

(۴) تفسیر بران میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ تمام خلق سے ائمہ ہدیٰ کے بعد کون افضل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ علامتے سالین۔ پھر پوچھا گیا کہ تمام خلق خدا سے ایسے نفعوں اور تباہی کے علاوہ کے بعد کون بدترین مخلوق ہے تو فرمایا کہ وہ علامتے فاسدین ہیں۔ جو باطل کو ظاہر کرتے ہیں اور حق پر پردہ ڈالتے ہیں۔

اس طرح مادی دنیا میں خلق خدا کے درمیان ظاہری اصلاحات کے ذمہ دار افراد کو سلاطین یعنی بادشاہ کہا جاتا ہے اسی طرح روحانی دنیا میں خلق خدا کے نفوس کی اصلاح کے ذمہ دار افراد روحانی حکمران و بادشاہ ہوتے ہیں۔ ان کی بادشاہت و سلطنت ظاہری طاقت و اقتدار کے بل بوتے پر نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ درست علم و معرفت سے سرشار ہونا اور خداوند انہیں اس عہدہ کے لئے امر فرماتا ہے اور حضرت آدمؑ اور ابراہیمؑ سے لے کر حضرت قائم الانبیاء جناب محمد مصطفیٰؐ تک کی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسلین اور ان کے بعد ان کے اوصیاء طاہرین علیہم السلام سب کے سب خدا کی جانب سے روحانی حکمران ہیں۔

چونکہ جناب رسالتاً نبی اس سلسلہ میں سلطان السلاطین کی حیثیت رکھتے ہیں اور سید الانبیاء والمرسلین کے مقدس لقب سے مقرب ہیں۔ لہذا ان کے اوصیاء طاہرین ان کے نائبان ہونے کی حیثیت سے صرف گذشتہ اوصیاء سے افضل نہیں۔ بلکہ تمام انبیاء سابقین سے بدرجہا افضل و اشرف ہیں۔

کیونکہ بادشاہ کے وزراء یا نائبان صرف اپنے بادشاہ ہی کے ماتحت ہوا کرتے ہیں اور باقی تمام رعایا کے حاکم ہوا کرتے ہیں اور رعایا سب ان کی محکوم ہوتی ہے۔ خواہ عام انسان ہوں یا ان میں انیسویں وغیرہ ہوں۔ اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ تمام انبیاء سابقین مغفّر سرور کائنات کے سامنے رعایا کی حیثیت سے ہیں۔ لہذا وہ ان کے اوصیاء کی جہی رعایا ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت قائم علیہ السلام کے اقتدار میں موجود ہیں اور ان کی اقتدار میں نماز ادا کر کے دنیا والوں کو اپنے عمل سے بتائیں گے کہ حاکم کون ہے اور محکوم کون ہے؛ جب حضرت قائم الانبیاء کے آخری جانشین گذشتہ انبیاء کے سردار اور حاکم ہیں تو ان کے پیچھے جانشین کیونکر نہ ہوں گے؟

جس طرح مادی حکمرانوں کی دفتری ملازمتیں اور عہدہ جات ظاہری عزت و وقار اور چند روزہ وجاہت کی خاطر

انسائیکلو پیڈیا حضرت علیؑ

برائے ابن اطال فی مناقب علی بن ابی طالبؑ

جلد ۵

مسائل

مؤلف: جناب مولانا طالب حسین کرپاوی

جعفریہ دار التبلیغ امام بک ارگاہ  
ساہیوال  
لاہور



## حضرت علیؑ کی فضیلت انبیاء اور ملائکہ پر فضیلة سيدنا علي ، على الانبياء والملائكة .

SUPERIORITY OF HAZRAT ALI (RA) OVER PROPHETS AND AN ANGELS.

مسلم اول جلد پنجم از مولانا غالب حسین کرپالوی جعفریہ دار التلیغ سائده لاہور

۵۱

● نعلی زوالیہاں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انور کا نور بنا کر بھیجا تھا اور خالق عظیم کے اس مجسمے نے واقعی عرب کی کایا بلٹ دی تو جو تیس چالیس سال کی عمر تک گزارنے کے بعد حضور اکرم سے آن کر کے ملے حالانکہ اس عمر میں عربی بہت مشکل ہوتا ہے لیکن پھر بھی اتنی تہذیبی آن کر حضور اکرم کی محفل میں بیٹھنے والے اللہ کے مجرب انسان بن گئے تو جو پھر پیدا ہوتے ہی صغیر منی کے نام میں حضور کی گردن میں لگیا تھا اور حضور اکرم نے اپنے لعاب دہن کے ساتھ اس کی جسمانی دروسانی تہذیب کی تعین کردہ بڑا ہو کر خدا کی مرستیوں کا مالک اور نسیم جنت دار ہو گیا تو اس میں تعجب کیسا

● گذشتہ عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ جس طرح پروردگار نے اپنے پرستے میں حج شدہ نذاریوں کی قبول لینے کے سہ سے منہ میں منتقل کرتا ہے اسی طرح حضور اکرم نے خدا کے تعویض کردہ عظیم جوں کے توں حضرت علیؑ کے سپرد کر دیئے اور یہ پورے اہل علم و حکم محدود نہیں رہا بلکہ اس نے ہر ایک دروازے سے مزید ایک ہزار دروازے کھول دیئے۔

● جب چرخ مہربانی کے بان تربیت پاتا ہے۔ یکس استاد کے پاس پڑھنا سنا تو اپنے آقا و استاد کے افعال کی نقل کرتا ہے اور انہیں اپنے دل و دماغ میں جگہ دیتا ہے۔ اسی طرح حضرت علیؑ بھی حضور اکرم کے تمام طور و اطوار اپنے آپ میں ڈھال دیئے۔ جو یا کہ حضرت علیؑ علیہ السلام سیرت مع طفولی کے عکس ہیں۔ اگر کسی نے سیرت محمدی کو دیکھا ہے تو وہ حضرت علیؑ علیہ السلام کو دیکھے بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہاں تک فرما دیا کہ:

جس نے حضرت اسرائیل کو اس کی بہت میں حضرت میکائیل کو اس کے رتبے میں حضرت جبرائیل کو اس کی جلال میں حضرت آدم کو اس کے علم میں حضرت نوح کو اس کے خدا سے خوف کرنے میں حضرت ابراہیم کو خلیل خدا ہونے میں حضرت یعقوب کو خزانہ و مال میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس کی رسالت پروردگار میں حضرت ایوب کو اس کے صبر میں حضرت یحییٰ کو اس کے زود میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کی عبادت میں حضرت یونس علیہ السلام کو اس کی پیر پیر نگاری میں حضرت محمد کو اس کے کمال حسب و خلق میں دیکھنا چاہیے تو اسے چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالب کی طرف نظر کرے۔ کیونکہ اس میں پانچ خبروں کی قوتیں چھپائی جاتی ہیں۔ جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں جتے کہا ہیں اور اس کے سوا اور کسی میں ان کا جمع نہیں کیا

۱۔ انشاء اللہ جلد ۳ میں اس کا بالذات تفصیل ذکر کیا جائے گا۔

یہ کتاب  
مخاص تہذیب شیعہ کیلئے لکھی

حضرات اہل سنت والجماعت ملاحظہ فرمائیں !!

کتاب  
الہفوا شیعۃ  
و کابرا شیعۃ



کا  
حصہ اول، دوم  
موسوم بہ



تذریۃ الانساب  
قبائل العرب فی شیوخ الاصحاب

مؤلفہ و مرتبہ و مفسرہ

قدرة السالکین بیدۃ العارین شہسوار عرضہ ملکوت یکمہ تازمیدان لاہوت تجریدت نامی بدعت  
عالمین دانش نیک لانا مقدمہ انجانہ لری محمد ماہ عالم صاحب کتبہ مصطفیٰ حقیقی

رضی اللہ عنہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

اہانتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم .

DESECRATION OF PROPHET MUHAMMAD ﷺ

ترجمہ الاسباب فی شیوخ الاصحاب جلد دوم از مولوی مرزا عالم مصطفوی چشتی طبع ۱۹۱۹ء کھنڑو

بکرا برات شنبہ

روم نمونہ نمبر

۱۰

الریاستہ و حمل عمومہ الخلافۃ اتفاق بنمیر کے بعد محبت حکومت نے غلبہ کیا اور بالاس  
و یعقود النیود و خفقان الہیہ کہ حکومت پر حملہ اور خلافت کا ہاتھ آنا اور پہلے  
فی قعقۃ الرایات و اشتباک و مسامین حکومت کا جھنڈا اگر جاننا علم کے پیر  
انزدحام الخیول و فسح کا ہوا میں آنا سواروں کا جلوس میں چلنا گھوڑوں کی ٹون  
الامصار و شغابہم کاسب کا شہنشاہ کے مسلم ہونا شہر کا فتح جو ان شیلات  
المصاہم لہم الخلافۃ نے ان کو اپنی زمین کو اجازت فراہم فرمائی بلکہ اس میں  
فعاذ الی الخلافۃ لادلی فیہ ذلک کے خلاف پر حملہ کیا اور (جیسے قبل قبول اسلام خانات  
و ساء ظہور بہیم و اشتباک و اظاہر تھے) ویسے ہی دشمن ظاہر ہو گئے اور اس کی  
بہ شغابۃ فیہم مہم جو غزیر غم پر کی تھی اس کے بدلے میں ادنیٰ چیز کو خریدیں  
بیشق و ن۔ کیا بری چیز خریدی۔ امنی محسلاً  
نفس الامر میں پرخدا کا خاتمہ خاندان ابو بکر کے ہاتھوں سوال سلسلہ ہجری میں بقیام عقبہ ہو  
جا کیونکہ حضرت عائشہ نے آنحضرت سے پوچھا کہ یوم احد سے بڑھ کر کبھی آپ پر کوئی مصیبت پر  
قال لقد لقیتم من قومنا ما لقیتم و آپ نے فرمایا میری قوم کی طرف سے جو مصائب  
کان اشد ما لقیتم منہم یوم البعۃ پڑے ہیں ان کو میرا دل ہی جانتا ہو سب سے زیادہ  
دہماری کتاب بدام الخلق یاب اذا قال مصیبت کا دن عقبہ کا تھا۔ امنی  
احد کہ (یعنی کی آٹھویں حدیث)

لیکن عقبہ سے بچے تو کیا ہوا تین ماہ بعد زہر سے تمام کر دیے گئے (دیکھو مشارق الانوار باب  
الثالث اور بخاری جزو ثالث کتاب الطب باب الدود) چونکہ اس وقت عوام کو حکومت کی تبدیلی  
کا انتشار تھا کہ دیکھیے اب حکومت کی باگ کس کے ہاتھ رہتی ہو اور اس انقراض سلطنت سے کیا کیا  
فساد پیدا ہوتے ہیں اور ہاجرین و انصار کو اپنی اپنی حکومت ہونے کی خواہش تھی اس لیے  
تمام دو کانات بند ہر حال ہو گئی تھی نہ سقمہ میر تقا نہ کین نہ گورن کیونکہ تمام ساکنان مدینہ تیسفہ  
میں ہیں مدینہ پہنچ کر خلافت کی بحث میں بدل مصر رفتے اور دورا ت دن سب وہیں رہنے  
اور زہر خزانہ کے سبب میت کیس گئی اور پٹ پھول گیا تھا جو توں نہلا کر کن توہن پنا دیا مگر

بہ شغابۃ فیہم مہم جو غزیر غم پر کی تھی اس کے بدلے میں ادنیٰ چیز کو خریدیں

اماموں میں انبیاء والے اوصاف ہوتے ہیں۔

### الائمة متصفون بصفات الانبياء

IMAMS POSSESS THE ATTRIBUTES OF PROPHETS

۵۶۸

جلد ۱۰

دینے یا لینے کے بیاد و کرنے والا کبھی خدا (زیر جنس) کا بیٹا ہوگا۔ قرینت کے سفر انبیاء میں ہے کہ ہمدی  
 نکل کر کریں گے۔ عیسائی آسمان سے اتریں گے، دجال کو قتل کریں گے۔ انجیل میں ہے کہ ہمدی اور علی  
 دجال اور شیطان کو قتل کریں گے۔ اسی طرح قتل واقعہ جس میں شہادت امام حسینؑ اور ظور ہمدی  
 علیہ السلام کا اشارہ ہے۔ انجیل کتاب دانیال باب ۱۲ فصل ۹ آیت ۲۴ روایتے میں وجود ہے  
 (کتاب الوسائل ص ۱۲۹، تاریخ ہجری ۱۳۳۹ھ)۔

**امام ہمدی کی غیبت کی وجہ**

نکودہ بالا تحریروں سے علماء اسلام کا اعتراف ثابت  
 ہے چکا یعنی واضح ہو گیا کہ امام ہمدی کے متعلق جو عقائد  
 اہل تشیع کے ہیں وہی منصف مزاج اور غیر متعصب اہل تسنن کے علماء کے بھی ہیں اور مقصد اصل  
 کی تائید قرآن کی آیتوں نے بھی کر دی، اب رہی غیبت امام ہمدی کی ضرورت اس کے متعلق  
 جس سے کہ راہِ خلاق عالم نے ہدایتِ خلق کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار پینچ اور کثیر القداد ان  
 کے اوصیاء بھیجے۔ پینچروں میں سے ایک لاکھ تیس ہزار سو نانوے انبیاء کے بھی چونکہ  
 حضور رسول کریمؐ تشریف لاتے تھے۔ لہذا ان کے جملہ صفات و کمالات و معجزات حضرت محمدؐ  
 علیہ السلام میں سمجھ کر دیتے گئے تھے اور آپ کو خدا نے تمام انبیاء کے صفات کا جلوہ بڑا بنایا  
 غلہ خود اپنی ذات کا مظہر قرار دیا ہوتا اور چونکہ آپ کو بھی اس دنیائے ثانی سے ظاہری طور پر  
 جانا تھا۔ اس لیے آپ نے اپنی زندگی ہی میں حضرت علیؑ کو ہر قسم کے کمالات سے بھر پور کر دیا  
 تھا۔ یعنی حضرت علیؑ اپنے ذاتی کمالات کے علاوہ نبوی کمالات سے بھی ممتاز ہو گئے تھے۔  
 سرور کائنات کے ہی کمالات عالم میں صرف ایک علیؑ کی ہستی تھی جو کمالات انبیاء کی حال ہی  
 آپ کے بعد سے یہ کمالات اوصیاء میں منتقل ہوتے ہوئے امام ہمدی تک پہنچے۔ بادشاہ وقت  
 امام ہمدی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ اگر وہ قتل ہو جاتے تو دنیا سے انبیاء و اوصیاء کا نام و نشان  
 بت بات اور سب کی یادگار ایک ضربِ شمشیر ختم ہو جاتی اور چونکہ انہیں انبیاء کے ذریعہ سے  
 ن اور عالم متعارف ہوا تھا۔ لہذا اس کا بھی ذکر ختم ہو جاتا۔ اس لیے ضرورت تھی کہ ایسی ہستی کو  
 منسوخ رکھا جائے جو جملہ انبیاء اور اوصیاء کی یادگار اور تمام کے کمالات کی مظہر ہو، خدا و عالم  
 نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے: **وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي سَقْبِهِ** ابراہیم کی نسل میں کلمہ  
 باقیہ قرار دے دیا ہے۔ نسل ابراہیم دو فرزندوں سے چلی ہے۔ ایک اسحاق اور دوسرے اسماعیل  
 اسحاق کی نسل سے نماز و عالم جناب عید کی کو زندہ و باقی قرار دے کر آسمان پر حضورؐ کو چکا تھا۔  
 اب یہ مقتضائے اہمات ضرورت تھی کہ نسل اسماعیل سے بھی کسی ایک کو باقی رکھے اور وہ بھی نہیں  
 پروردگار آسمان پر ایک باقی موجود تھا۔ لہذا امام ہمدی کو جو نسل اسماعیل سے ہیں زمین پر زندہ اور باقی



# عمدة المطالب

جلد اول

ترجمہ بمناقب آل ابی طالب

از

ملک العلماء مولانا ملک محمد شرف صاحب قید شاہ سولوی  
ملتان



کتابخانہ السیاحیہ جلد ۱۵  
شمس آباد کالونی - ملتان

(بار دوم) ۱۹۵۱ء

علی تمام کائنات میں افضل ہیں۔ (عقیدہ امامیہ عقیدہ الاثناعشری مہ

ان علیا یكون افضل من الکائنات قائلین مفسرین۔

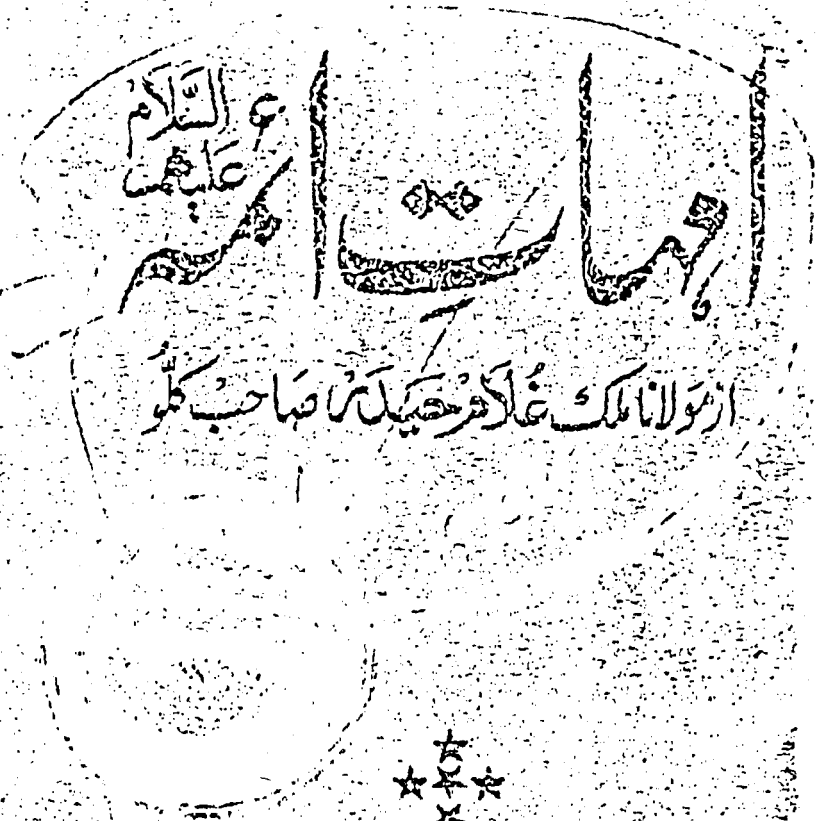
ALI (RA) IS SUPERIOR TO THE WHOLE UNIVERSE.

۵۳۴

من یشاق رحمته (۴) ایمان کا دارناتی منہ رحمۃ رہا، نبی کا و ما ارسلناک الا رحمة (۶) علی کا نقل بفضل اللہ و رحمۃ اللہ اثنے عشرت علی کے رسالت و رسالت کی مدح کی ہے۔ علی کی نازا الا المصلین۔ قنوت۔ امن ہو قانت رزہ و حینا ہم باصبر و اذکاة و یوتون الزکوة۔ صدقات الذین یتفقون اموالہم حج طرآن من اللہ و رسولہ جب لاجعلتم سقایۃ الحاج صبر الذین اذا اصابہم مصیبة دعا الذین ینذکون اللہ دنا یوفین بالتذکیات انما نطعمکم لوجه اللہ۔ تواضع۔ انما ینشی اللہ من عبادہ العلماء صدق و کون اجمع الصادقین آپ کے ابا و اصحاب کی۔ و تعبت فی الساجدین آپ کی اولاد کہ انصار یوم اللہ لیدھب عنکم الساجس اهل البیت آپ کے ایان کی مدح کی۔ السابقون السابقون آپ کے علم کی دین عندہ علم الکتاب قال النبی صلعم یا علی ما عرف اللہ حق معرفتہ غیر ی وغیرک و ما عرف حق معرفتک غیر اللہ و غیر نبی اکرم نے فرمایا ہے علی! اللہ تبارک و تعالیٰ کو کا حق میرے اور میرے سوا کسی نے نہیں پہچانا۔ اللہ اور میرے سوا کون کون کا حق کسی نے نہیں پہچانا۔

نبی اکرم نے فرمایا۔ علی! آسمان میں ایسے ہیں جیسے سورج زمین پر آسمان دنیا میں اس طرح ہیں محمد پرچ رات میں چاند زمین پر نبی اکرم نے فرمایا علی! کی مثال بیت اللہ الحرام کی طرح ہے۔ ہر شخص اس کی زیارت کو جاتا ہے وہ کسی کی زیارت نہیں کرتا۔ جب چاند نکلتا ہے تو تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ علی کی مثال سورج کی طرح ہے۔ جب ظاہر ہو جاتا ہے تو دنیا روشن ہو جاتی ہے۔ نبی نے فرمایا ہے علی! تم میری طرف سے میرے پیغمبر ہیں۔ نبی نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! آپ نے تبلیغ نہیں کی، آپ نے فرمایا میں نے تبلیغ کی ہے۔ لیکن تم میری طرف سے تفسیر کرتے ہو۔ تبلیغ کر کے رسول اکرم نے علی کو شبہ جنت اپنا نائبین بنایا۔ اور جنگ تبوک کے روز صفحہ ادا کیا اور تحریف ادا کر کے اپنے خلیفہ بنایا۔ بات علی کی امت کی دلیل ہے۔ کہم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو رسول کو حاصل تھی۔ علی کو اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ اللہ کے وقت اپنے بستر پر سلا یا۔ رسول نے علی کو مواظبات میں ہر اہم فیروز کے مدد مقدم کیا۔ کہنے نے فرمایا میں کا میں سردار ہوں اس کے علی سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ واذا اخذنا من النبیین میثاقہم صدقہ و دن نوح: نبی! پیغمبر میں تم آئینہ سے مقدم تھے۔ اور بیعت کے لحاظ سے موزن تھے۔ نبی اکرم نے فرمایا ہم لوگ آئے ہیں موزن ہیں۔ اور قیامت کے روز سابق ہوں گے! نیز آپ نے فرمایا۔ جیسا اور جیسا ایک نذر سے سیدھے لگے ہیں۔ فرمایا ہم آسمان میں مقدم ہوں۔ اور انتہا میں موزن ہیں۔ محمد نے صبر کو زیادہ کیا۔ اور علی نے لذت کو زیادہ کیا۔ لوگوں نے علی کا حق غضب کیا۔ اللہ نے اس کے بدلے آپ کو جنت عطا کی۔ و جن اہم باصبر و اجنتہ۔ انہوں نے صبر کو جنت لگانے سے آپ کو لوگوں نے علی کو زیادہ کیا۔ اللہ نے آپ کو آخرت کا صلہ عطا کیا۔ واذا رايت ثمرات نبعثنا علیا و علیا کبیرا اکرم و یحییٰ تو بہت بڑا ملک اور نعمتیں ملاحظہ کرو گے: علی نے ایک گروہ کو روٹیاں کھلائی۔ اللہ نے اس کے بدلے آٹھ بار آیتیں دیں۔ ان الاموال یشربون من کاس کانت منہ لہجھا کا خورڈا۔ نیک لوگ جنت کی ایسی شراب پیتے ہیں جس میں کا خورڈا آیتیں ہوگی۔ اللہ کی محبت میں لوگوں کو کھانا کھلایا۔ اللہ نے آپ کی محبت لوگوں کو میرا واجب قرار دی اللہ کی رضا جو ان میں اپنے نفس کو مرتکب کیا۔ اللہ نے اپنی رضا کو علی کی مسافر دیا۔ شیخ آؤل نے کہا میں تمہارا خلیفہ تو ہوں لیکن تم سے افضل نہیں ہوں۔ اللہ نے علی کی شان میں فرمایا۔ ان الذین امنوا و عملوا الصالحات اولئک ہر خیر اجر لبریۃ۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ علی کا نام آسمان سے انصاف ہے۔ ان کی دقتیں ہیں پاک اور جس علی پاکیزہ پاؤں ہیں۔ وهو الذی خلق من الماء بشرا۔ پانی سے انسان پیدا کیا۔ علی کے دشمن نہیں ہیں۔ انما اللہ کون نجس۔ حشرک ناپاک ہیں!

پاکیزہ چیز جو ناپاک ہوتی ہیں۔ اور دوسری چیزوں کو پاک کر لے۔ جس میں جب لڑا نہیں ہے۔ تو دوسری چیز کو کسی طرح پاک کر سکتا ہے۔ محمد ظہور ہیں۔ علی مصعب پاک بھی ہیں۔ فام تجل و اما فتبیر اصغیر۔ اپنا نیکو تو مٹی سے تیار کر۔ محمد ابو الطاہر ہیں۔ اور علی ابو تراب ہیں۔ قرآن مجید میں اومن اضعف اور اومن دس مقامات پر آیا ہے۔ سب کے سب علی کے دشمنوں کے حق میں ہیں۔ مثلاً اومن کان موثا لکن کان فاسقا۔ کیا مومن اور ناسخ برابر ہیں۔ امن ہو قانت۔ ان کان علی بنیۃ۔ اومن بشرح اللہ صدر اللہ و سلاہ



مکتبۃ الساجد  
شمس آباد کالونی منیاں

ناشر  
مکتبۃ الساجد کلمہ  
(مغربی پاکستان)

رسول اللہ پر ولایت علی کے اقرار کا بہتان  
الافتراء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بالاقرار بولاية علی کرم اللہ وجہہ .

ALLEGATION OF ACCEPTING ALI'S رضی اللہ عنہ WILAYAT BY  
HOLY PROPHET MUHAMMAD صلی اللہ علیہ وسلم .

امامت ائمہ از مولانا ملک غلام حیدر کلومتان

۵۷

و عبد اللہ در قبر خود بنشست و گفت اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان  
محمد رسول الله حضرت فرمود انکون شہادت یدہ کہ علی ولی من است  
عبد اللہ شہادت بر ولایت امیر المؤمنین دادہ رسول خدا فرمود انکون برگرد در  
باغستان خود کہ بردی پس نیز در قبر خود آمدہ خاتون آمد و باز چہاں کہ در قبر  
نشکانتہ شدہ آمدہ در میان قبر بنشست و سے گفت اشهد ان لا اله الا الله و  
اشهد ان محمد رسول الله حضرت فرمود ولی تو کی است سے مادر عرض کرد ولی  
تو کیست سے فرزند حضرت فرمود شہادت یدہ کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام  
ولی تو است پس آمدہ شہادت داد حضرت فرمود انکون برگرد بہماں باغستان  
کہ بردی - خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ جناب رسول خدا سے اپنے والدین کو بعد  
موت زندہ فرمایا اور وہ اپنی اپنی قبر میں آکھتے ہی شہادت توحید و رسالت  
ادا کرنے لگے آنحضرت نے فرمایا کہ ان دو شہادتوں کے بعد اب یہ بھی فرمادی  
ہے کہ علی ابن ابی طالب کی ولایت کا اقرار کرو چناںچہ انہوں نے فردا فردا  
اقرار ولایت کیا نو فرمایا کہ اب اپنے اپنے باغوں میں چہاں تمہیں دکھایا گیا ہے  
جاؤ چناںچہ وہ بصورت اول ہر گئے

اسی حدیث کو نقل کرنے کے بعد علامہ مجلسی نے نوٹ دیا ہے ازیں ولایت  
ظاہرے شود کہ ایشاں ایمان بشہادتیں داشتہ اند و برگردانیدن ایشاں بر لے  
اقرار بولایت علی ابن ابی طالب بردہ تا ایمان ایشاں کامل بود کامل تر بشود  
یعنی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ انرا شہادتیں توحید و رسالت میں یہ دونو  
حضرات رکھتے تھے لیکن زندہ کرنے کا صرف واحد مقصد یہ تھا کہ علی کی ولایت



# اسرار آل محمد ص

ترجمہ

اولین کتاب شیعہ در زمان امیر المؤمنینؑ

تالیف

## سلیم بن قیس

مشوفائی ۹۰ قھ

امام صادقؑ

ہرگز از پیروان دوستان کتاب سلیم بن قیس ہلالی را ندانستہ باشد

چیزی از مسائل امامت ما نزد او نیست از و سیدہ امی یا ہج

آگاہی ندارد آن کتاب الفبائی شیعہ و سمری از اسرار آل محمدؑ است

توبین رسول اللہ ﷺ و سیدة عائشة رضی اللہ عنہا و سیدنا علی (رضی اللہ عنہ)  
 اہانة النبى صلى الله عليه وسلم  
 و أم المؤمنین عائشة و سیدنا علی

DESECRATION OF THE HOLY PROPHET (ﷺ) SYEDA AISHA (رضی اللہ عنہا)  
 AND SYEDNA ALI (رضی اللہ عنہ)

اسرار آل محمد تالیف سلیم بن قیس کوفی متوفی ۹۰ ہجری مذہب شیعہ کی دنیائے کائنات میں سب سے پہلی اور مستند کتاب

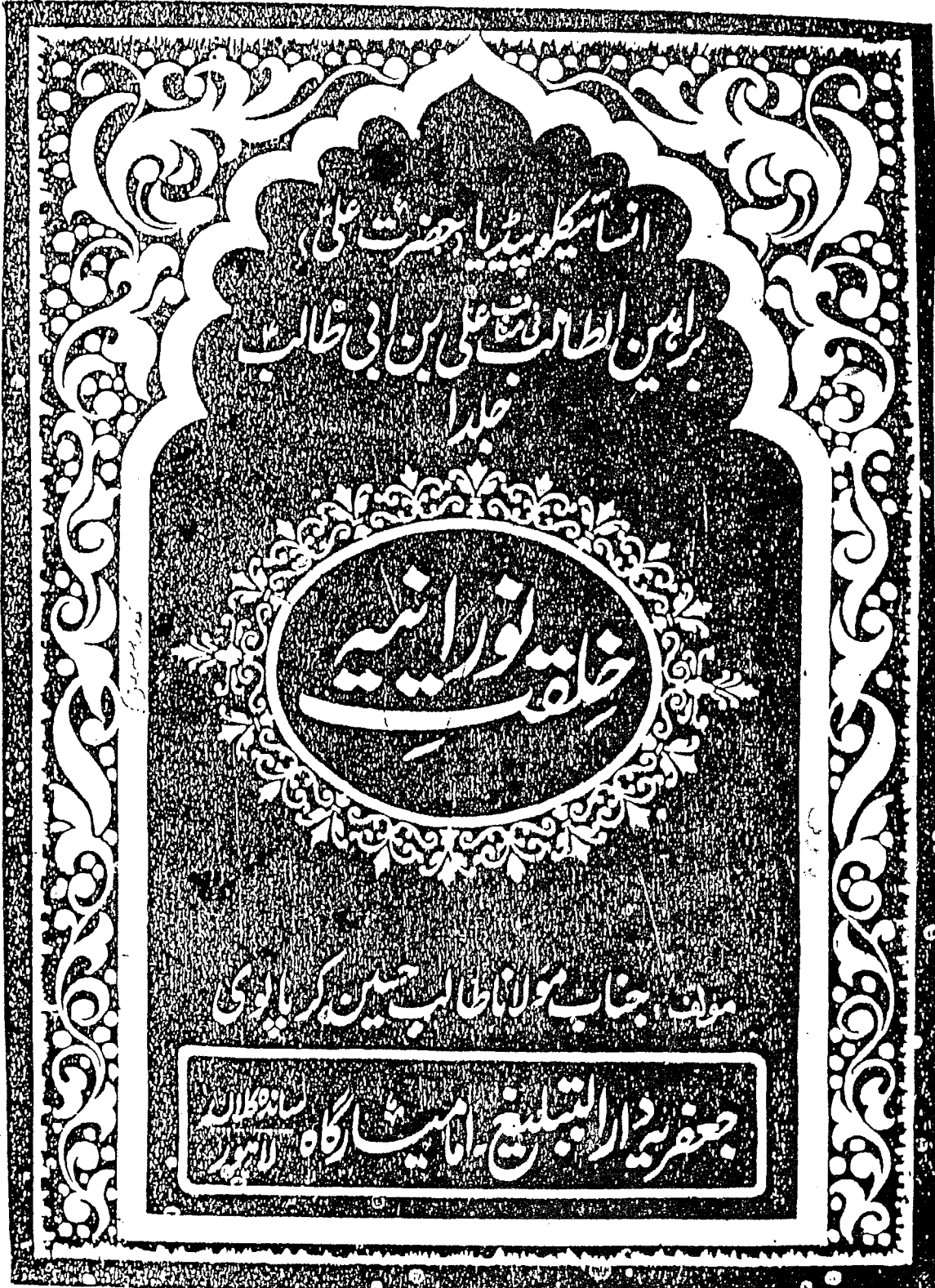


دعای پیامبر ص. در حق امیر المؤمنین ع.

پیامبر (ص) در سفر یک لحاف داشت

ابان از سلیم جنین نقل می کند : از مقدار در باره علی (ع) پرسیدم ، جنین گفت : همراه پیامبر (ص) قبل از آنکه به زناش دستور حجاب دهد در سفر بودیم ، و خدمتگار پیامبر علی بود و خدمتگار دیگری نداشت . پیامبر هم یک لحاف بیشتر نداشت و عایشه هم همراه وی بود . پیامبر (ص) بین علی (ع) و عایشه می خوابید و لحافی جز همان یکی نداشتند . شب هنگام که پیامبر (ص) بر می خاست لحاف را از وسط ، میان علی و عایشه پائین می آورد تا به فرش می چسبید ، بعد بر می خاست و نماز می خواند . بیماری علی (ع) و غمناک شدن پیامبر (ص)

یک شب ، علی (ع) را تب گرفت و او را بیدار نگهداشت . پیامبر هم به بیداری او بیدار ماند و سراسر آن شب ، گاهی نماز می خواند و گاهی نزد علی علیہ السلام می آمد و به او تسلی می داد و به وی می نگرست تا صبح شد . وقتی نماز صبح را با اصحابش خواند جنین فرمود : خداوندا ، علی را شفا و عافیت عنایت فرما ، او از دردش مرا بیدار نگه داشت . علی (ع) چنان عافیت پیدا کرد مثل اینکه از بند آن مرضی رها شده باشد .



## علیؑ کے در کے بھکاری تو اولوالعزم پیغمبر ہیں

الرسول اولوالعزم فقراء مسؤولون علی باب علی

ARCH PROPHETS SEEKS HELP FROM HAZRAT ALI

فلقت نورانیہ جلد اول از مولانا طالب حسین کراچی جعفریہ دار التبلیغ امامبارگاہ لاہور

۲۰۱

بنی اور صلب ابو طالب سے نکالنے وقت علی کو امام بنا دیا۔

حدیث کے اس جملے سے واضح ہو گیا کہ خدانے امامت علی کا اعلان خلقت ابوالبشر جناب حضرت آدم سے تقریباً چودہ ہزار سال پہلے کر دیا تھا۔ اور یہ فیصلہ فرما دیا تھا کہ با در کونو حضرت علی کو چھوڑ کر کسی اور کے در پر اپنی جبین نیا تر خم نہ کرنا۔ پس محمد کے سوا جو ہے اس کا امام علی ہے لہذا لوگوں کو چاہیے کہ وہ علم میں علم ہیں فصاحت میں بلاغت میں، شجاعت میں عدالت میں بلکہ ہر صفات حسنہ میں حضرت علی سے راہنمائی حاصل کریں اور اس میں کوئی عارضہ بھی نہیں ہے کیونکہ خدانے خود اپنی لاریب کتاب میں ان کے در پر آنے اور اپنے مسائل حل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ لہذا آپ کو چاہیے کہ آپ ہر صحابہ میں حضرت علیؑ کی راہنمائی حاصل کریں اور جب آپ اس در پر آئیں گے تو وہاں آپ کو انبیاء جنویاں پھیلانے ملیں گے، جنہوں کی صدا میں ملیں گی اور ملائکہ کی آوازیں سنائی دیں گی۔ کوئی مانگ رہا ہے اور کوئی مراد پوری ہونے پر شکر پراہا کر رہا ہے۔

فریبکہ حضرت علیؑ کے در کے بھکاری تو اولوالعزم پیغمبر ہیں آپ کیوں تر رہے ہیں۔ آپ کے قدموں میں نہ پیغمبر ہیں کیوں بڑ گئی ہیں۔ آپ ان کو توڑ کر آگے بڑھیے شہر علم کا در اور حکمت کا گھر آپ کے لیے کھلا ہے۔ آپ جھولی پھیلا میں اور بھر بھر کر لائیں پھر جائیں اور بھر کر لائیں یقیناً آپ تھک جائیں گے لیکن امام کے خزانے میں کمی نہیں آئے گی۔

اس حدیث سے واضح ہو کر اب نبوت ختم ہو گئی ہے اور امامت شروع ہو رہی ہے اور امامت جناب حضور اکرم کے امام حضرت علی اور ان کے بعد ان کی اولاد سے گیارہ امام ہیں جو کہ محافظ نظام مصطفیٰ اور دنیا کی بقا ہیں۔ حضور اکرم نے متعدد مقامات پر بالوضاحت فرمایا کہ میرے بعد امامت کا وارث علی ہے، امامت کا مالک علی ہے، امامت کا دانا علی ہے۔ لہذا امام وہ ہو گا جو علی والا ہو گا۔ جو حضرت علی کی مخالفت کرے گا امام بننا تو کسجا وہ مومن تک نہیں بن سکتا۔ لہذا امام وہی ہو گا جس کا نام معین علی کرے، اعلان بنی کرے اور تصدیق علی کرے۔

اس حدیث سے واضح ہو کر امامت حضرت علی کا اعلان قبل از خلقت دو عالم نبوت جناب محمد مصطفیٰ کے ساتھ ہوا لہذا حضور اکرم کے سوا حضرت علی تمام مخلوق کے امام ہیں۔ حضور اکرم نے حدیث نور میں امامت کا ذکر فرما کر یہ واضح فرمایا کہ امام وہ ہو گا جو نور بڑا لہذا لوگ جسے بھی امام بنانا چاہیں پہلے اس کا نور دیکھنا ثابت کر رہے۔

## تاریخی دستاویز

### چوتھا باب

شیعہ کی طرف سے اہل بیت اور خاندان نبوت کی توہین

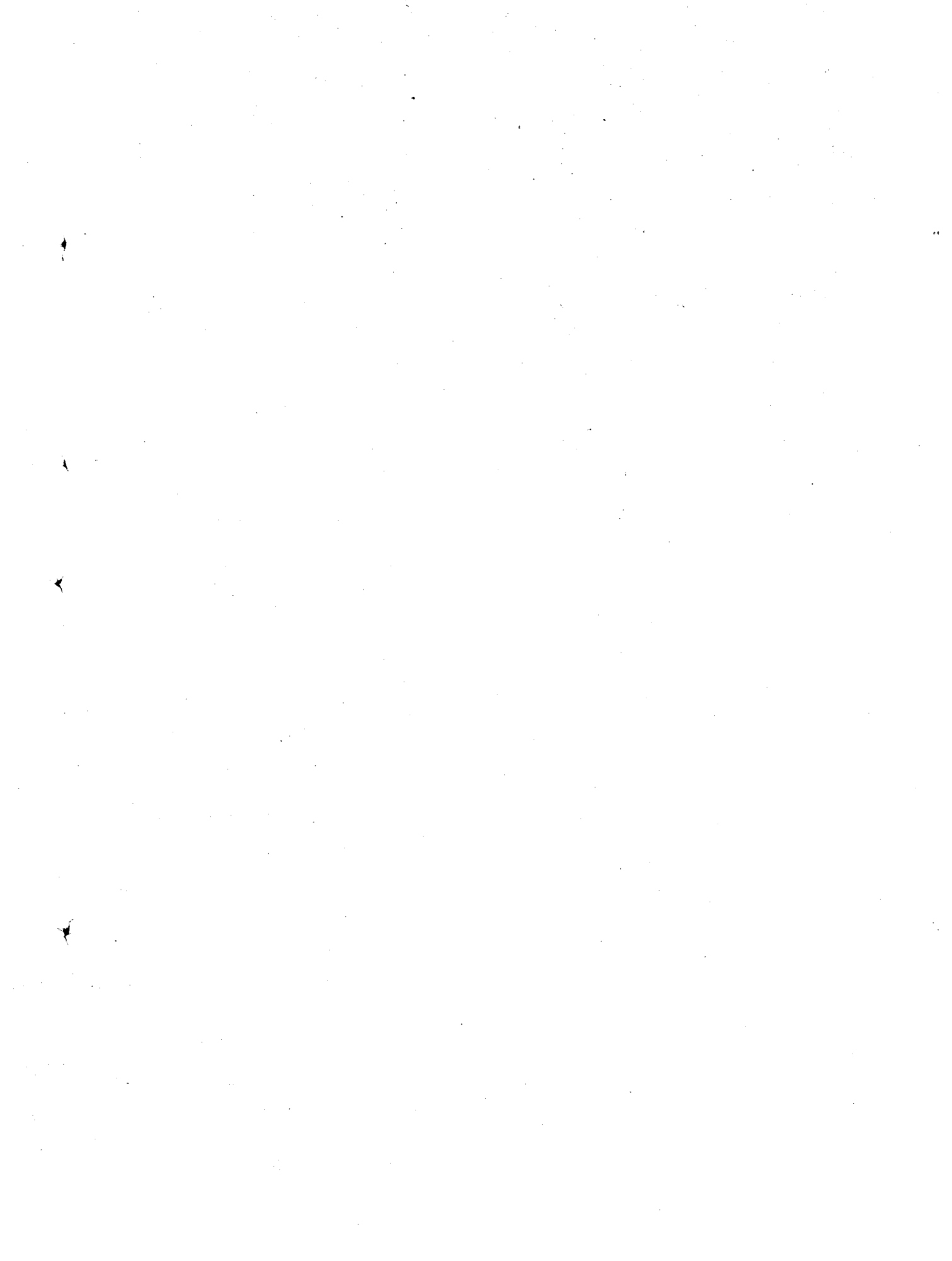
### الباب الرابع

إهانةُ اهلِ البيتِ وآلِ النبوةِ من قِبَلِ الشيعةِ

### Chapter IV

Disgrace of the Members  
of the Family and Progen of  
the Holy Prophet by Shias.

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی  
چھبیس (26) کتابوں کے چھتیس (36) حوالہ جات ہیں۔



الرفع

من

الکافی

تألیف

تفہیم لایزالہ ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق

الکلی فی السرائر

المنووی سنہ ۳۲۸-۳۲۹ھ

مع تعلیقات نافعہ ماخوذہ من عدۃ شروح

صحیحہ و قائلہ علیہ

علی اکبر لغفاری

الناشر

دارالکتب الاسلامیہ

تہران - بازار سلطانی

تلفن ۲۰۴۱۰

۱۳۹۱ ق  
۱۳۵۰ ش

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة

الطبعة الخامسة

في التصحيح

ایشخ محمد الآخوندی

حقوق الطبع و التسلیم بہذا تصوق لہذا بالتعاقب و بحواشی محفوظہ للناشر

زنا بالجبر کے جواز کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر الزام

الاتهام علی سیدنا علی بالقول بِأَبَاحَةِ الزَّانَا (نعوذ باللہ)

A FALSE ALLEGATION ON HAZRAT ALI (RA) TO PROVED RAPE  
LAWFUL.

الاصول من الکافی جلد پنجم تألیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ھ (طبع ایران)

-۴۶۷-

کتاب النکاح

ج

۷۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن معمر بن خلاد قال: سألت أبا الحسن الرضا عليه السلام عن الرجل يتزوج المرأة فيحملها من بلد إلى بلد، فقال: يجوز النكاح الآخر ولا يجوز هذا (۱).

۸۔ علی بن ابراہیم، عن ائمه، عن نوح بن شعیب، عن علی بن حسان، عن عبد الرحمن بن کثیر، عن ابي عبد الله عليه السلام قال: جاءت امرأة إلى عمر فقالت: إنني زويت فظهرني، فأمر بها أن ترحم فأخبر بذلك أمير المؤمنين عليه السلام فقال: كيف زويت؟ فقالت: مردت بالبادية فأصابني عطش شديد فاستسقيت أعرابياً فأبى أن يسقيني إلا أن أمكنه من نفسي فلما أجهدي العطش وخفت على نفسي سقاني فأمكنه من نفسي، فقال أمير المؤمنين عليه السلام: تزويج ورب الكعبة (۲).

۹۔ علی، عن ائمه، عن ابن ابي عمير، عن عمار بن مروان، عن ابي عبد الله عليه السلام قال: قلت له: رجل جاء إلى امرأة فسألها أن تزوجه نفسها فقالت: أزوجك نفسي على أن تلمس مني ماشئت من نظراً أو التماساً وتناول مني ما ينال الرجل من أهله إلا أنك لا تدخل فرجك في فرجي وتلد ذمياً شئت فأنسي أخاف الفضيحة؛ قال: ليس له إلا ما اشترط.

۱۰۔ عدو من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن علي بن أسباط؛ ومحمد بن الحسين جميعاً، عن الحكم بن مسكين، عن عمار قال: قال أبو عبد الله عليه السلام لي ولسليمان بن خالد: قد حرمت عليكما المتعة من قبلي ما دمتما بالمدينة لأنكما تكثران الدخول علي فأخاف أن تؤخذنا، فيقال: هؤلاء أصحاب جعفر.

(۱) ظاہرہ کہ سأل السائل عن حکم التمتع أجاب علیہ السلام بعدم جواز أصل التمتع تبة و حله الرالد للامة - رحمه الله - علی أن التمتع أنه يجب علی التمتع إضافة زوجها من التزوج من البلد كما كانت تجب فی الدائمة. أقول: يحتمل علی بعد ان يكون الراد بالنكاح الاخر التمتع أي غير الدائم أي يجوز أصل التمتع ولا يجوز جبرها علی الاخراج من البلد. (آت)

(۲) محمول علی وقوع النكاح بينهما بغير مبین وهو سفایة الداء. (كذا فی فاش الطبرع) وفي المرأة لعل المعنى والراد بهذا الخبر أن الاضطراب يجعل هذا الفعل بحکم التزوج وبخرجه عن الزنا والشاهران الکلینی حله علی أنها زوجه تنسب التمتع بشرية من ما نذكره فی هذا الباب وهو باید لانها كانت مزوجة والالم يستحق الرجم بزمه حر الا ان يقال ان هذا الزنا كان من خطائه لكن الامر سهل لانه باب التوادع.



# کتاب الشانی

جلد دوم

ترجمہ

اصول کافی جلد دوم



روضہ مبارک حضرت امام محمد باقر  
حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام

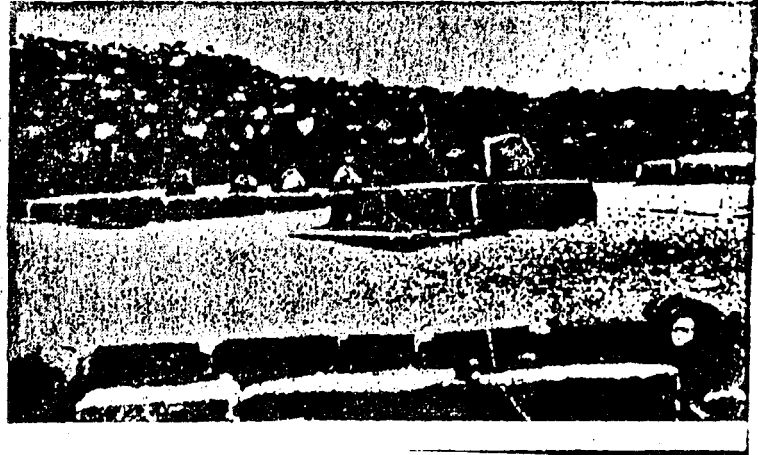
جنت البقیع ماضی

حال

حضرت ادیب اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قیاد

امر دہلی



## حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اہل تشیع کے نزدیک گالی دینا جائز ہے

عند اهل التشيع يجوز سب علي رضي الله عنه

ABUSING HAZRAT ALI (RA) IS LAWFUL BY SHI'ITE

اشافی ترمذی اصول کا نول جلد دوم

۲۲۲

کتاب الایمان والکفر

عاشق مروتے تھے۔ اور از روئے تقوہ زنا را باندھتے تھے پس اللہ نے ان کو دو بار اجر عطا فرمایا

راوی کہتا ہے جس دست میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ملا جس نے حضرت کی لانت سے منہ پھیر لیا اور آگے بڑھ گیا اس کے بعد میں آپ کی خدمت میں آیا اور کہا میں آپ پر نما ہوں۔ میں آپ سے بڑھتا اور میں نے کراہت سے معصمتاً منہ پھیر لیا تھا۔ تاکہ آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے۔ لیکن ایک شخص کل نالی مقام پر بیٹھے ملا اور جبکہ مخالفوں کا جھگڑا تھا اس نے کہا علیک السلام یا ابا عبد اللہ اس نے برا چھانڑ کیا۔

الاعباد ویشدون الزنا ینرفاعطاھم اللہ اجرھم

مرتب

۹۔ قال استقبلت ابا عبد اللہ فی طریق فامر عنہ برجعی ومضیت فدخلت علیہ بعد ذلک فقلت جعلت فداک انی لا اقلک فاصرف رجعی کراہة ان اشدتی علیک فقال لی مرحمک اللہ لیکن رجلاً لقینی امس۔ نے موضع کنا رکذا اقلک علیک السلام یا ابا عبد اللہ ما احسن ولا اجمل

توضیح: مطلب یہ ہے کہ اس نے اسلام پر علیک کو مقدم کیا۔ اور بولنے پر سے نام کے کینیت کا ذکر کیا اور ان دونوں باتوں سے منفرد نہیں کہ انہما کیا بنائے ان کی وجود کی میں اسے اب نہ کرنا چاہیے تھا۔ بلکہ تفسیر سے کام لینا چاہیے تھا۔

۱۰۔ قبیل لابی عبد اللہ علیہ السلام ان الناس .. دون ان علیا قال علی منبر الکوفہ ایھا الناس انکم ستند عون الی سبی لبسونی تھرتن عون الی السجدة منی فلا تبرؤوا منی فقال ما اکتبر ما یکتذب الناس علی نقی علیہ السلام ثم قال انما قال انکم ستند عون الی سبی لبسونی تھرتن عون الی البراءة منی وانی علی بن محمد ولہ یقبل ولا تبرؤوا منی فقال لہ السائل ارا انت ان اخذنا والقتل دون البراءة فقال واللہ ما ذلک علیہ وما الالمامنی علیہ عمار بن یاسر حیث اکبرہ اعلی مکة وقلیہ مطمئن بالایمان فانزل اللہ عز وجل فیہ الامن اُکروہ وقلیہ مطمئن بالایمان فقال لہ النبی سندہا یا عملان عادوا فدنا نزل اللہ عز وجل عذرك وامرک ان تعد بان عداوا۔

کر وہ جو تبرک کر لیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ اس موقع پر رسول اللہ نے عمار سے فرمایا اگر وہ لوگ پھر اب کرنے کو

ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے منبر کو نہ پر کہا۔ گو کہ معتزب تم سے کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو۔ تو تم مجھے گالی دے دینا۔ اور اگر مجھ سے براہت ظاہر کرنے کو کہیں۔ تو نہ کرنا حضرت نے فرمایا۔ گو کہ میں نے حضرت علیؑ کی پیکیا سمجھوت بولا ہے پھر فرمایا حضرت نے یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے گا۔ تو تم مجھے گالی دے دینا۔ اور اگر مجھ سے لانت کو کہا جائے۔ تو میں دین محمدؐ پر ہوں۔ یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے اظہار براہت نہ کرنا۔ رسال دین محمدؐ پر ہونے سے سمجھا کہ براہت نہ کرنی چاہیے لہذا اس نے یہ کہا کہ پوچھا آیا براہت کے مقابل میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے حضرت نے فرمایا یہ کیونکہ اس پر نہیں ملوہ نفس کے لئے جائز ہے۔ بلکہ اس کو وہی کرنا چاہیے جو عمار بن یاسر نے کیا جبکہ اہل مکہ نے نہیں مجھ پر کیا۔ اور کہہ کہنے میں ہوا ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن بنا۔ خدا نے جہالت نازل کی۔

کر وہ جو تبرک کر لیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ اس موقع پر رسول اللہ نے عمار سے فرمایا اگر وہ لوگ پھر اب کرنے کو

سُورَةُ

تَهَادُّجِ الْبِلَادِ

الجماع مع الخطب و رسائل و حکم  
 امیر المؤمنین ابی الحسن علی بن ابی طالب  
 عَلَیْهِمُ وَاٰلِهِمُ السَّلَامُ

لابن ابی الجارید

الجزء الاول

## حضرت علی اور حضرت عباس متناقض تھے۔ (اہل تشیع کا دعویٰ) كان علي وعباس رضی اللہ عنہما منافقین (الاثنا عشریة)

HAZRAT ALI (RA) AND HAZRAT ABBAS WERE HYPOCRITE  
(SHI'ATE CLAIM)

﴿فی ذکر من رموا بأحادیث فی مذمتہ﴾

۳۵۸

اللہ بن الزبیر بغض علیا علیہ السلام وبتقصہ وینال من عرشہ وروی عمر بن شیبہ وابن السکیتی والوافدی وغیرہم من رواة السیرانہ مکث آیام ادعائہ الخلفاء أربعین جملة لا یصلی فیہا علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وقال لا یجتمع من ذکرہ الا أن یتسبح رجال بانفاہا فی رواية محمد بن حبيب وأبی عبيدة. عمر بن المشی ان له اہل سوء ینقضون رؤسہم عند ذکرہ وروی سعید بن جبیر ان عبد اللہ بن الزبیر قال لہ بد اللہ بن عباس ما حدیث اسمعہ عنک قال وما هو قال تأبئی وذی فقال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یقول یش المرء المسلم یشیع ویجو عجارہ فقال ابن الزبیر انی لا کتم بفضکم اهل هذا البيت منذ أربعین سنة و ذکر تمام الحدیث وروی عمر بن شیبہ أيضا عن سعید بن جبیر قال خطب عبد اللہ ابن الزبیر قال من علی علیہ السلام فینال ذلک محمد بن الحنفیة فجاء الیہ وهو یخطب فوضع لہ کرسی فقطع علیہ خطبته وقال یا مشر العرب شامت الوجوه أینتقص علی و أنتم حضوران علیا کان بد اللہ علی أعداء اللہ وصاعقہ من أمرہ أرسلہ علی الکافر بن الجاحدین لحاقہ فقتلہم بکفرہم فشدقوا بوضوہ وأبضوہ وأضمر والہ السیف والحد و ابن عمر صلی اللہ علیہ وآلہ حی۔ بعد لم یتم فلما نزلہ اللہ الی جوارہ وأحب لہ ما عنده أظهرت لہ رجال احقادہ ارسفت أنفاسہا فقتلہم من ابتزہ حقہ ومنہم من انحر به ليقتلہ ومنہم من شتمہ وقد ف بالباطیل فان یکن لدریشہ وناصری دعوتہ دولة تشر عظامہم وتحفر أجسادہم والابدان منہم یومئذ بالیة بعد ان تقتل الاحیاء منہم وتذل رقابہم فیکون اللہ عز اسمہ قد عندهم بأبدینا أنخرأہم ونصرنا علیہم وشفا صدورنا منہم انه والله ما یستم علیا الا کافر یسرستم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یتخاف ان یو بح بہ فیکبکی یشتم علی علیہ السلام عنہ امانہ قد تحطت المیة منکم من امتد عمرہ وسمع قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فیہ لا یجکبک الامون ولا یبغضک الا سنافی وسیعلم الذین ظلموا ای متقلب یتقلبون فعدا بن الزبیر الی خطبته وقال عنذرت بنی النواطم بتکامون فیما بال ابن أم حنیفة فقال محمد بن ابان أم رومان ومالی لا أنکتم دہلی فاتی من النواطم الراحدة ولم یفتنی غیرہا لانہا لم أشوی أنا بن فاطمة بنت عمر بن عبد بن مخزوم جدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وأنا بن فاطمة بنت أسد بن ہاشم کاذب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ والقائمة مقام امہ اما رسول لا خدیجہ بنت خویلد ماترتکت فی بنی أسد بن عبد العزی عظاما الاہتمتہ ثم قام فانصرف و ذکر شیعنا یوجعقر الاسکان فی رحمة اللہ تعالیٰ وكان من التحقیقین جو الاة علی عاہیہ السلام والمبالغین فی تفضیلہ وان کان القول بالتفضیل عاما شامنا فی البغدادیین من أصحابنا کافة الا ان ابا جعفر أشدہم فی ذلک قولا وأخاصہم فیہ اعتقادا ان معاویة وضع قومنا الصحابة وقومنا من التابعین علی رواية أخا۔ فیجہ فی علی علیہ السلام تقتضی الظن فیہ والبراہة منہ وجعل لم علی ذلک جملا یرغب فی مثلہ فاختلفہ واما رضاه منہم أبوہریرة وعمر بن العاص والقیرة بن شیبہ ومن التابعین عروہ بن الزبیر وروی الزہری أن عروہ بن الزبیر حدثہ قال حدثنی عائشة قالت کنت عند رسول اللہ اذ قبل العباس وعلی فقال یا عائشة ان ہذین یوران علی غیر ملتی أو قال دینی وروی عبد الرزاق عن معمر قال کان عند الزہری حدیثان عن عروہ عن عائشة فی علی علیہ السلام فقلت عنہما یوما فقال ما صنعتہما ما محمد ینہما اللہ أعلم ما لیتہما فی ہما فی ہاشم قال فاما الحدیث الاول فقد ذکرناہ وأما الحدیث الثانی فهو ان عروہ عن عائشة حدیثہ قالت کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ اذ قبل العباس وعلی فقال یا عائشة ان ہذین ان تنظری الی رجلین من اہل النار فانظری الی ہذین قد طلعا فنظرت فاذا العباس وعلی بن ابی طالب وأما عمرو بن العاص فروی فیہ الحدیث الذی أخرجه البخاری وہ سلم فی صحیحہ ما مستند امتصلا بہ مرو بن العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یقول ان آل ابی طالب لیسوال بأولیاء انما لابی اللہ صالح المؤمنین واما أبوہریرة فروی عنہ الحدیث الذی معناه ان علیا علیہ السلام خطب ابنتہ انی جہل فی حیاتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فاسخطہ فخطب علی المنبر وقال لا ہاقہ لا یجتمع ابنتہ ولی اللہ وابنتہ عدو اللہ انی جہل ان فاطمة بضعة منی یؤذنی ما یؤذیہا فان کان علی یرید ابنتہ انی جہل فی ابنتہ ابنتی ولیدعل ما یرید اذ کلاما ہادہ منہ والحدیث مشہور من رواية السکرانی سی قلت ہذا الحدیث ایضا مخرج فی صحیح مسلم والبخاری عن السور بن محرزہ الزہری روى ذکرہ المرتضى فی کتابہ المسمى تنزیہ الانبیاء والائمة و ذکر انہ رواية حسین

السنن الرایدی

# صلاح و العیون

دہ روزہ گالی و بیضاہت ہمارے وہ مہینہ ہم علیہم السلام

صلاح و بیوتی محمد باقر علیہ السلام

مکتبہ نوریہ  
کتابخانہ نوریہ  
بازار کبوتر خانہ  
لاہور

## حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دینے کا الزام اتهام اطعام السم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عائشہ و حفصہ

AN ACCUSATION OF POISENING TO HAZRAT MUHAMMAD  
(PEACE BE UPON HIM) BY HAZRAT AYESHA (RA) & HAZRAT  
HAFSA (RA)

جلد العیون (فارسی) مولیٰ محمد باقر مجلسی کتاب فروشی اسلامیہ - ایران

-۱۱۸-

زندگانی رسول خدا ﷺ

ج

دادند آنحضرت را در دست بزغاله چون حضرت لقمه تناول فرمود آن گوشت بسخن آمد و گفت یا رسول اللہ مرا بزہر آودہ اند پس حضرت در مرض موت خود می فرمود کہ امروز پشت مرا درہم شکست آن لقمہ کہ درخیز تناول کردم و هیچ پیغمبری و وصی پیغمبر نیست مگر آنکہ بشہادت ازدنیاء می رود. و در روایت معتبر دیگر فرمود کہ زن یہودیہ آنحضرت را زہر داد در ذراع گوسفندی چون حضرت قدری از آن تناول فرمود آن ذراع خیر داد کہ من زہر آلودم پس حضرت آنرا انداخت و پیوستہ آن زہر در بدن آنحضرت اثر می کرد تا آنکہ بہمان علت از دنیا رحلت نمود.

وعیاشی رحمہ اللہ بسند معتبر از حضرت صادق علیہ السلام روایت کردہ است کہ عائشہ و حفصہ علیہما السلام آنحضرت را بزہر شہید کردند و محتملست کہ ہر دو زہر در شہادت آنحضرت دخیل بودہ باشد.

و شیخ مفید و شیخ طوسی و شیخ طبرسی و سایر محدثان خاصہ و عامہ روایت کردہ اند کہ چون حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم از دنیا رحلت نمود منافقان مہاجران و انصار مانند ابو بکر و عمر و عبدالرحمن بن عوف و امثال ایشان اہلیت آن حضرت را بر آنحال گذاشتند و بتعزیت ایشان نپرداختند و متوجہ تہمیز آنحضرت نگردیدند و رفتند بسقیفہ بنی ساعدہ و متوجہ غضب خلافت شدند و باین سبب اکثر ایشان نماز بر آنحضرت رادر نیافتند و امیر المؤمنین علیہ السلام بریرہ را بنزد ایشان فرستاد کہ بنماز آنحضرت حاضر شوند و ایشان نرفتند تا آنکہ بیعت خود را وقتی تمام کردند کہ حضرت را دفن کردہ بودند چون صبح شد فاطمہ علیہا السلام فریاد بر آورد کہ واسوہ صباحا یعنی روز بدیبا کہ روز تست چون ابو بکر امین این سخن را شنید از روی شہادت گفت کہ روز تو بدترین روزہاست، پس آن ملاعن فرصت را غنیمت شمردند کہ امیر المؤمنین علیہ السلام متوجہ تغسیل و تہمیز و دفن آنحضرت و بنی ہاشم بمصیبت آن حضرت درماندہ اند، پس رفتند بایکدیگر اتفاق کردند کہ ابو بکر را خلیفہ گردانند چنانچہ در حیات حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم چنین توطئہ کردہ

# جلال العیون

ناشرین

مجلسی کتب خانہ  
محلہ کمال کڑھہ شیخوپورہ

مکتبہ تعمیر ادب  
نامی پریس بلڈنگ پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؑ حضرت فاطمہؑ کی توہین

!هانة الرسول صلى الله عليه وسلم وعلى و فاطمة رضی اللہ عنہما

AN INSULT OF PROPHET MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM),  
HAZRAT ALIؑ AND HAZRAT FATIMAؑ.

جلاء العیون ناشرین مکتبہ تعمیر ادب نالی پریس پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور مجلس کتب خانہ محلہ اکال گڑھ شیخوپورہ

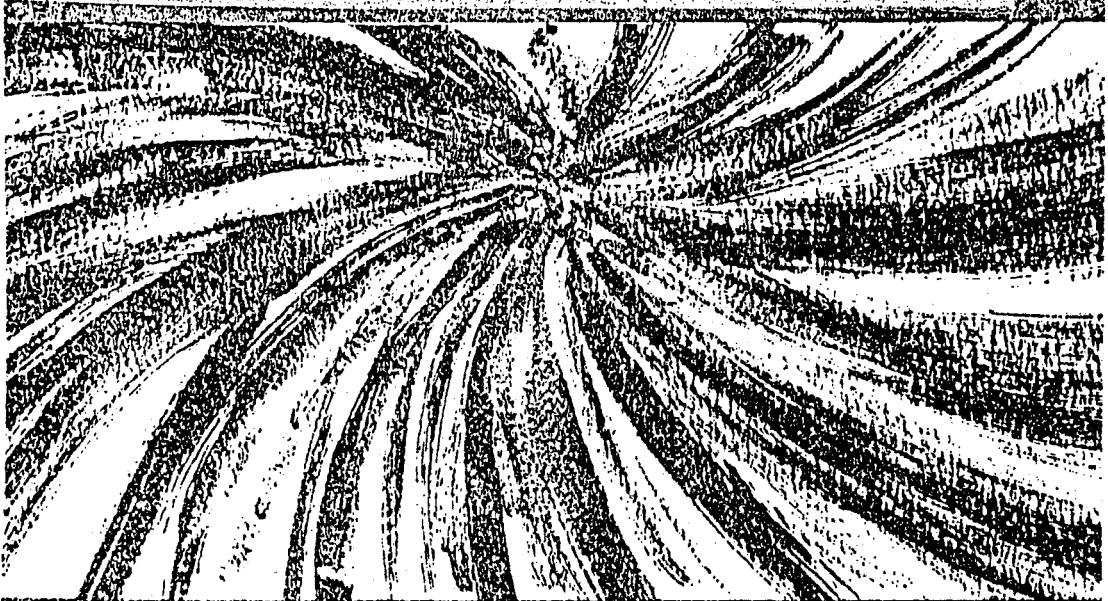
۱۸۹

نے فرمایا میں غضبِ خدا و رسول سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔  
 کلینے کے بستہ ہائے معتبر امام محمد باقرؑ اور جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت  
 امیر نے ایک چادر کسے اور ایک نہ جس کی حقیقت تیس درم تھی اور ایک سچو ناپست کر سفند  
 کہ جب اس پر آرام کرنا چاہتے تو اٹا لیتے اور اس کے بالوں پر سوہتے تھے جناب  
 فاطمہؑ کو مہر میں دیا۔ ایضاً بستہ حضرت زینبؑ کی ہے کہ ایک دن جناب رسول خداؐ جناب  
 فاطمہؑ کے پاس آئے اور انہیں روتے ہوئے دیکھا۔ حضرت نے فرمایا اے فاطمہؑ کیوں  
 روتی ہو۔ قسم بخدا اگر میرے اہلیت میں جناب امیرؑ سے کوئی بہتر ہو تا تو تجھے اس  
 سے نزدیک کرتا اور میں نے تجھے اس سے نزدیک نہیں کیا۔ بلکہ خلاتے نزدیک کیا۔ اور جب  
 ملک آسمان وزمین بانی ہے پانچواں حصہ دنیا کا تیرے ہر میں دیا۔ ایضاً بستہ جس جناب  
 جعفر صادقؑ سے روایت ہے حلال چپکے میان کرنے میں شرم جائز نہیں ہے۔ کیونکہ  
 رسول خداؐ نے شب زفات جناب امیرؑ اور جناب فاطمہؑ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آؤں  
 کوئی کام نہ کرنا۔ جب حضرت اشرف لائے اپنے دونوں پاؤں بستر میں ان کے درمیان  
 دراز زمانے۔ ایضاً روایت کی ہے کہ لوگ زفات فاطمہؑ میں مبارکباد بالونہ و لبینین  
 جس طرح ان میں مشہور تھا کہتے تھے۔ یعنی یہ مراد و جنت اتفاق اور اولاد والی ہو۔ حضرت  
 رسولؐ نے فرمایا ایسا مت کہو بلکہ یوں کہو علیؑ الیخیر والبرکت۔ یعنی یہ مراد و جنت باخیر و  
 برکت ہو۔ ابن شہر آشوب نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حق قائلے نے  
 جناب امیرؑ پر جناب فاطمہؑ کی زندگی میں اور عورتیں حرام کی تھیں۔ کیونکہ وہ طاہرہ تھیں اور کبھی  
 حاضر نہ ہوتی تھیں۔ اور بعض محققین نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے سورہ ہل اتی میں بہشت  
 کی نعمتوں کی اقسام بیان فرمائی ہیں اور حور وں کا ذکر نہیں کیا ہے۔ شاید اس  
 وجہ سے کہ یہ سورہ اہلیت کی شان میں نازل ہوا ہے۔ اس لیے حق تعالیٰ نے حضرت  
 فاطمہؑ کی رغبت کے سبب حور وں کا ذکر نہ کیا ہو۔





# حق یاقین



از اشاعت  
عالم ربانی مرحوم علامہ محمد رفیع صاحب



## حضرت فاطمہؑ پر حضرت علیؑ کی توفین کا الزام

افتراء امانت علیؑ علی فاطمہ الزہراءؑ

AN ALLEGATION OF INSULTING HAZRAT ALIؑ  
BY HAZRAT FATIMAؑ

من الیقین تالیف علامہ باقر مجلسی طبع (تدمیر ایران)

( ) در بیان مطاعن ابو بکرؓ ( ۲۰۳ )

چون ترا ندیدند زمین را بر ما تنگ کردند و بودی ماه تابان و آفتاب درخشان که باوروشنی یافتیم بر تو و نازل میشد از جانب پروردگار عزت کتابها و جبرئیل به آیات قرآن مونس ما بود پس تو ناپیدا شدی و جمیع خیرات پنهان شد کاش پیش از تو ما را مرگ رو میبخت چو خاری و جمال خود را از ما پوشیدی ما مبتلا شدیم بیلائی چند که هیچ اندوهناکی از خلاق بمثل آن مبتلا نشده بود نه از عجم و نه از عرب پس حضرت فاطمه بچانب خانه برگردید و حضرت امیر انتظار معاودت او میکشید چون بمنزل شریف قرار گرفت از روی مصلحت خطابه‌های شجاعانه درشت باید اوصیاء نمود که مانند جنین در رحم پرده نشین شده و مثل خائنان در خانه گریخته ای و بعد از آنکه شجاعان دهر را بخاک هلاک افکندی و لوب این نامردان گردیده ای اینک پسر ابو قحافه بظلم و جبر بخشیده پند مرا و معیشت فرزندانم را از من میگردد و باواز بلند با من لجاج و مخاصمه میکند و انصار مرا یاری نمیکنند و مهاجران خود را بکنار کشیده اند و سایر مردم دیده ها پوشیده اند نه دافعی دارم و نه مانعی و نه یآوری و نه شافی خشنماک بیرون رفتم و غمناک برگشتم خود را دلیل کردی در روزی که دست از سطوات خود برداشتی گرگان می درند و می برند و تو از جای خود حرکت نمیکنی کاش پیش از این مذلت و خواری مرده بودم و ای برمن در هر صبحی و شامی محل اعتماد من مردویاور من سست شد شکایت من بسوی پندمنست و مخاصمه من بسوی پروردگار منست خداوندا قوت تو از همه بیشتر است و عذاب و نکال تو از همه شدیدتر است پس حضرت امیرؑ فرمود ویل و عذاب یرتو نیست بردشمن تو است صبر کن و آتش حزن خود را فرو نشان ای دختر برگزیده عالمیان و ای باقیمانده ذریه پیغمبری من سستی در امر دین خود نکردم و آنچه از جانب خدا مأمور بودم بعمل آوردم و آنچه مقدر بود از طلب حق خود در آن تقصیر نکردم روزی تو و اولاد تو را خدا ضامنست و آنکه کفیل امر تو است مأمونست و آنچه حق تعالی میپسندیده است در آخرت بهتر است از آنچه این اشیاء از تو قطع کرده اند پس اجرا از خدا طلب نما و صبر کن حضرت فاطمه گفت خدا پس است مرا و بیکو و کیلیست از برای من و ساکت شد .

مؤلف گوید که در این مقام تحقیق بعضی از امور لازمست (اول) دفع شبهه چند که ممکن است در خاطرها خطور کند اگر کسی گوید که اعتراض حضرت فاطمه (س) با حضرت امیرؑ چه صورت دارد با جواب گوئیم که این معارضه محمول بر مصلحت است از برای آنکه مردم بدانند که حضرت امیرؑ ترک خلاف برضای خود نکرده و بنسب فداکاران

# حق یا لظن

از تالیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان  
بوس : محمد حسن علمی

حضرت عائشہ کو زندہ کر کے عذاب دیا جائے گا (العیاذ باللہ)

تعذب عائشة رضی اللہ عنہا بعد احیائها

WHEN MAHDI WILL APPEAR, HE WILL BRING TO LIFE  
HAZRAT AYESHA (RA) AND AWARD LEGAL PUNISHMENT TO  
HER.

-۶۴-

نورنی کیفیت رجعت

ج ۲

الی المنزل نصبہ وانفجرت منه اثنتا عشر عینا فیروی ویشبع من شرب منها فاذا بلغ  
النجف رسکن فیها انفجر من تلك الصخرة ماء ولبن فیکون هو الغذاء عوض الطعام  
والشراب ،

وفی روایات اخرى انه یخرج من تلك الصخرة ماء وطعام وعاف لهم ولدوابہم  
ویخرج ﷺ ومعه عصا موسی ﷺ اذا القاها من یدہ سارت ٹھیلٹھیل ویکون ما بین فکبہا  
مقدار اربعین ذراعاً وتلقف فی حلقہا کل ما یامرہا باقتلاعه ویولیس ثوب ابراہیم الذی  
أتی بہ جبرئیل ﷺ لعارماہ مرود فی النار فصارت علیہ بردا وسلاما وهو قمیص یوسف  
ﷺ الذی ألقوه علی وجه یعقوب فارتد بصیراً ویخرج وهو لابس خاتم سلیمان ومعه تابوت  
بنی اسرائیل الذی فیہ جمیع موارث الأنبیاء وآثارہم ولم یبق کافر علی وجه الارض ولو  
ان کافرا لہما الی صخرة او شجرة لتادت الصخرة هذا الکافر عندی فاقتلوه ویمسح یدہ علی  
رؤوس المؤمنین فتتضاعف عقولہم واحلامہم وتصیر کاملہ ویكون المؤمن من القوة مالو  
اراد قلع جبل الحدید لقلعہ ویطیعہم کل شئی حتی سباع الہوی وتفخر بفاع الارض  
بعضہا علی بعض یاق واحداً من اصحاب القائم ﷺ مشی علیہا وینزع اللہ الخوف والحزن  
من قلوب المؤمنین ویلبسہا قلوب اعدائہم وینور اللہ سبحانہ اسماعہم وابصارہم حتی  
انہم اذا كانوا فی بلاد والمہدی ﷺ فی بلاد اخرى یكون لهم من السمع والبصر ما یرونہ  
ویشاهدون أنوارہ ویسمعون کلامہ ومخاطباتہ معهم ویتکلمون بملہ اوردفع اللہ عنهم الضعف  
والکسل والبلاو الأمراض وتنزل امطار (قطارخ) السماء بالبرکات الی منعت منذ غصبوا  
خلافة امیر المؤمنین ﷺ ویرتفع الحقد والبغضاء من بین المخلوقات حتی یرعی الذئب  
والشاة والسبع والبقر، وحتى أن المرأة تخرج وحدها من العراق الی الشام ولا تضع رجلہا  
الا فوق الورد والأزهار، مع أنها لابسہ حلیتہا ولا یضربها سارق ولا یسبع، وأول ما  
یظہر یقطع أیدی بنی شیبہ الذین معهم مفاتیح الکعبہ فی هذه الأعصار ویعقلہا (یعلمہا خ)  
علی الکعبہ؛ وینادی علیہم هولاء بنو شیبہ سراق الکعبہ؛ ویخرج اولاد قاتلی العسین  
ﷺ فیقتلہم لأنہم رضوا بوضع آباءہم ومن رضی بفعل قبیح کان کمن آتاه، ویحیی عایشہ

وَمِنْ آيَاتِ الْآسَاءِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْقُرْآنِ  
وَمِنْ آيَاتِ الْبَرَكَاتِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

کتاب تطبیح نریغ واریاب روح بخش مرده دلان نور انزای قلوب بل بیان سنین حالات فخر کائنات  
خلاصه موجودات صفا التمام امور دنیا و دنیا خاتم الرسول و جرحه للعالمین صلوات الله علیه علیه علی الامم الطاهرین

جلد دوم

# حیات القلب

تألیف

قدوة المحبتین زین السائین عمدة اجتهدین شیخ الاسلام و اسلمین العالم الزبانی آقا محمد باقر  
احمدی الاصفهانی طالب شره و عمیل البیته مشواه به تصحیح علمای شیعیه کارکنان مطبع

مطبعه کنگره و کتب و انطباعات  
در شان منشور لکهنو حسن و تقی

### حضرت عائشہ کافرہ تھیں

كانت السيدة عائشة رضى الله عنها كافرة

HAZRAT AIYSHA WAS AN INFIDEL WOMAN.

حیات القلوب بندہ دوم ۴۲۶ ایضاً دیکھو دیکھو زکریا اور یحییٰ

تو ہاں یارسول اللہ مہربانی کاری کہ میفرستی زود بمعلی آدم مانند سچ سرخ کردہ کہ در میان بیستم شتر فرود میرد  
یا آنکہ تا مل و مثبت کم تا حقیقت آن امر برین ظاهر شود حضرت فرمود کہ تثبت و تامل کن و مبادرت  
پان متناہی حضرت امیر مہسوی جرج رفت و بیک روایت جرج در باغی بود حضرت چون در باغ دازد  
جرج آمد کہ در یکشاہ از رخسہ اورا شمار غضب از جبین مبارک حضرت مشاہدہ کرد و غمشہ بر ہنہ در دست  
آنجناب دید ترسید و در را کشود حضرت از دیوار باغ بالا رفت و جرج گرفت و آنجناب از عقب او  
شناخت چون نزدیک شد کہ حضرت باو برسد بر درخت خرما بالا رفت چون حضرت بنزدیک او رسید  
خود را از درخت انداخت چون بر زمین افتاد غوریش کشودہ شد و نظر آنجناب بی اختیار بر عورت او  
افتاد و دید کہ آنست مردان و زنان ہیکل ندارد و بر روایت دیگر حضرت مہسوی غزا ام ابراہیم رفت  
داز دیوار غزہ بالا رفت چون نظر جرج بر آنجناب افتاد گرفت و خود را بزیر آن گند و برد درخت خرما بالا رفت  
و چون حضرت پای درخت رسید فرمود کہ از درخت بزیر آئی جرج گفت یا علی از خدا جرس و گمان ہرگز  
میرسد کہ آتہای مردی ہر ایک بریدہ اند پس عورت خود را کشود و نظر حضرت بر عورت او افتاد و ہر حال  
حضرت او را برداشت و بخدمت حضرت رسول آورد حضرت از او پرسید کہ ای جرج حال خود را  
کن کہ چہ چیز شد گفت یارسول اللہ قاعدہ قطیان آنست کہ از خدا جنگار ان ایشان ہر کہ داخل خانہ ایشان  
میشود او را خواب بر سر میکنند و چون قطیان بفرقیان نہیں گیرند بر مارید مارا او بخدمت شما فرستاد کہ بنزد او زود  
و خدمت او کنم و مونس او باشم پس حضرت رسول فرمود کہ شمار میکنم خداوندی را کہ ہمیشہ بہ ہمارا آ  
ماہل بہت دور میگردد و اندو کذب و دروغ گوین را اطہر میکند پس حقتانی این آید از شاو اما لعل اللہ  
ان جاء کہ فاسق بہذا فتبیتوان تصبیوا قومًا یجہالہ فتصبیوا علی ما فعلتمہ نادصن  
کہ ترجمہ اش سابقاً ذکر شد پس حقتالی آیات قدرت را کہ سنیان میگویند کہ برای عائشہ نازل شد از ہر اس  
سببان کفر عائشہ و نفاق او فرستاد و علی بن ابراہیم بسند معتبر دیگر روایت کردہ است کہ عبد القدرین کہ  
حضرت امام جعفر صادق پرسید کہ فدای تو شوم آیا حضرت رسول در وقتی کہ امر فرمود کہ جرج نبلی را کہ  
آیا میدانت کہ این نسبت بر او افتہ است یا آنکہ نمیدانت و حق تعالی بسبب تثبت کردن حضرت  
امیرالمومنین کشتن را از ان قطبی دفع کرد حضرت فرمود کہ اگر حضرت رسول میدانت کہ ان اثر  
و از برای صلحت آن امر را فرمود اگر حضرت رسول حکم بزم کشتن اوی نمود حضرت امیر تا اورا  
بر شگشت و لیکن حضرت برای آن این حکم را فرمود کہ شاید عائشہ منافقہ چون ہر آن کہ سگ  
او کشتہ بشود داز گناہ خود برگردد پس آن منافقہ برگشت و بر او دشوار نمود کہ مرد سلست

حضرت عائشہؓ پر امام مہدی حد جاری کریں گے

یقیم المہدی الحد علی ام المؤمنین عائشہ .

IMAM MEHDI WILL PUNISH HAZRAT AIYSHA (RA)  
WITH STRIPS

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مؤلف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موہبی دروازہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم ۹۰۱ پچیسواں باب حضرت عائشہ و منصف کے حالات

شیخ طوسی و سید ابن طاووس نے بسند معتبر حضرت امیر المؤمنین سے روایت کی ہے۔ وہ حضرت عائشہؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابو بکرؓ و عمرؓ وہاں موجود تھے۔ میں بھی آنحضرت کے درمیان بیٹھ گیا۔ عائشہؓ نے کہا میری اور آنحضرت کی گود کے سوا آپس میں اور کبھی نہ بنی۔ حضرت نے فرمایا خاموش اسے عائشہ علی کے بارے میں مجھے اذیت مت دو۔ بے شبہ وہ آخرت میں میرا بھائی ہے اور مومنوں کا امیر ہے۔ حق تعالیٰ اس کو روز قیامت مراط پر بیٹھائے گا اور وہ اپنے دوستوں کو بہشت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں داخل کریں گے۔

ابن ابویہ نے بسند معتبر حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ تین اشخاص ہیں جنہوں نے جناب رسول خدا پر قبوٹ بہت باندھا ہے۔ ابوہریرہؓ، انس بن مالک اور عائشہ۔ اور ابن ابویہ اور برقی نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ جب حضرت قائم آل محمدؑ ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہ کو زندہ کریں گے اور انی پر بعد جاری کریں گے اور جناب فاطمہ کا انتقام لیں گے۔ راوی نے پوچھا میں آپ پر قدا ہوں ان پر کس سبب سے حد جاری کریں گے؟ امام نے فرمایا کہ مادہ لایا ہوا ہے جو افترا کی تھی۔ راوی نے پوچھا کہ خود آنحضرت نے ان پر کیوں نہ حد جاری فرمائی اور غلنے قائم آل محمدؑ تک ملتی کیا حضرت نے فرمایا اس لیے کہ حق تعالیٰ نے آنحضرت کو رحمت بنا کر بھیجا ہے اور حضرت قائم المنتظر کو انتقام لینے کے لیے بھیجے گا۔

(بقیہ از صفحہ ۸۹) اگرچہ وہ نسبت اشرف خلق کے ساتھ ہو جو انبیا و مرسلین ہیں اور ایمان ہونے کے سبب سے کافروں کے ساتھ نسبت ہونا کوئی نقصان نہیں پہنچاتا اگرچہ وہ کافر فرعون کے مانند ہو۔

واقع ہو کہ ابتدائے سورۃ میں جو خداوند عالم نے جناب رسول خدا پر خطاب فرمایا وہ ظاہر ہے کہ انتہائی لطف و رحمت ہے یعنی اسے مصیبت کیوں اپنی عورتوں کی خاطر سے ان لذتوں کو لینے اور ہر نام کہتے ہو جو خدا نے تمہارے لیے حلال کی ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان لذتوں کو خود ترک کرنا خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ مصیبت ہو حرام نہیں تھا اور نہ وہ فعل حضرت کا مصیبت ہو سکتا ہے اور خطاب جو آنحضرت پر ایت سے ظاہر ہوتا ہے حقیقت میں وہ بھی اہلی دونوں بیویوں پر قہر لیں ہے کہ ان کی خاطر داری کے لیے کیوں اپنے کو چند لذتوں سے محروم کرتے ہو۔ اور ان دونوں کا ابو بکر و عمر کی خلافت کے بارے میں کہنا اگر واقعی حدیث ہو تو بہت سی مصیبتیں ہیں جس میں ان کا امتحان اور ان کے کھرو لفاق کا اظہار ہے اور بہت سی مصیبتیں ہیں جن کے ادراک سے اکثر انسانوں کی عقلیں قاصر ہیں مثل شیطان کو خلق کرنے کی مصیبت اور نفس انسانی میں خواہشیں اور ان کا فساد پر قادر بنانا وغیرہ۔ اور مومن کو چاہیے کہ ہر معاملہ میں ایمان پر ثابت قدم قائم رہے اور شبہ و اعتراض کا دروازہ اپنے اوپر نہ کھولے اور شیطان کے وسوسوں میں نہ پھنسے اور آخر دین سے جو کچھ اس کو حاصل ہو اس سے انکار نہ کرے اور ان معاملات کا علم اپنی پرچھوڑ دے۔ ۱۲۔

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کیلئے کفریہ کلمات

الكلمات الكفرية على ام المؤمنين عائشة رضی اللہ عنہا .

UNISLAMIC REMARKS ABOUT HAZRAT AYESHA (رضی اللہ عنہا)

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مؤلف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم

۸۷۹

باو نواں باب آنحضرتؐ کی ازواج کے حالات

حضرت درخت کے نیچے بیٹھے فرمایا کہ بیٹے آج جبرئیل نے کہا یا علیؑ تامل سے ڈریے اور مجھ پر گمان بدت کیجیے کیونکہ میرے آئینہ مردی قطعی کاٹ ڈالے گئے ہیں۔ پھر اپنی شرمگاہ کھول دی اور حضرت کی نگاہ اس پر پڑی۔ عرض حضرت اس کو پکڑ کر جناب رسول خدا کے پاس لاتے حضرت نے اس سے فرمایا کہ اپنا حال بیان کر کہ کیوں تو اس پر گیا ہے اس نے کہا یا رسول اللہؐ قبضوں کا یہ قاعدہ ہے کہ خدمت گاروں میں سے جو شخص بھی ان کے گھروں میں جاتا ہے اس کو خواہ برابرا بنا دیتے ہیں۔ اور چونکہ قطعی غیر قطعی کو پسند نہیں کرتے ماریہ کے باپ نے مجھ کو اس کی خدمت کے لیے آپ کے پاس بھیجا تھا تاکہ اس کی خدمت کریں اور اس کا موسم وہدم رہوں۔ یہ سنکر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں شکر کرتا ہوں اس خدا کا جو ہم اہلبیت سے ہمیشہ برائیوں کو دور رکھتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے والوں پر ان کا جھوٹ و افتراء ظاہر کر دیتا ہے۔ اس وقت خلتے یہ آیت نازل فرمائی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ مِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا عَلَيْكُمْ ظُلْمٌ بَعْدَ ظُلْمِكُمْ فَصَاحِبُوا عَلَيْهِمْ إِحْسَانًا فَهُم يُحْسِنُونَ

مذکور ہو چکا۔ تو خداوند عالم نے آیات قذف نازل کیں جن کو اہل سنت کہتے ہیں کہ عائشہ کے حق میں نازل ہوئی وہ عائشہ کے کفر و نفاق کے اظہار کے لیے خدا نے بھیجی ہے۔

علی بن ابراہیم نے بسند معتبر دیگر روایت کی ہے کہ عبداللہ بن بکر نے جناب امام جعفر صادق سے پوچھا کہ آپ پر خدا ہوں کیا جناب رسول خدا نے کسی وقت فرمایا تھا کہ جبرئیل کو قتل کریں کی آنحضرتؐ جانتے تھے کہ یہ اس کی نسبت افتراء ہے یا نہیں جانتے تھے۔ اور خداوند عالم نے محض ثابت کرنے کے لیے جناب امیر کے ہاتھ سے اس قطعی کے قتل کو دفع فرمایا۔ حضرت نے فرمایا رسول اللہ جانتے تھے کہ یہ بات افتراء ہے لیکن مصلحتاً وہ حکم دیا اگر آنحضرتؐ نے تاکیداً وہ حکم دیا ہوتا تو جناب امیرؓ بے اس کو قتل کئے واپس نہ آتے۔ لیکن حضرت نے صرف اس لیے یہ حکم دیا تھا کہ شاید عائشہؓ شجب یہ سنیں گی کہ ان کے کہنے سے ایک شخص ناحق قتل کیا جا رہا ہے تو اپنے گناہ سے توبہ کر لیں گی۔ لیکن وہ اپنے قول سے بد پھریں اور ان کو ایک مسلمان کا ناحق قتل ہونا ناگوار نہ ہوا۔

## باو نواں باب

### آنحضرتؐ کی ازواج کی تعداد اور ان کے مختصر حالات

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا نے ہندو عورتوں سے تزویج فرمایا اور تیرہ کلمہ عورتوں سے متاثریت کی وجہ دیا حضرت کی جانب رحمت فرمائی تو توہین آپ کی





## امہات المؤمنین حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ کافرہ تھیں

كانت ام المؤمنین عائشة و حفصة كافرتين !!

MOTHERS OF MUSLIMS, HAZRAT AYESHA رضی اللہ عنہا AND  
HAZRAT HAFSA (RA) WERE INFIDELS.

حیات القلوب جلد اول از ملا محمد باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور

باب چہارم فصل دوم بحث حضرت نوح علیہ السلام

۱۶۳

ترجمہ حیات القلوب جلد اول

بسنہ معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب نوح کشتی سے اترے ابلیس نے ان کے پاس آکر کہا کہ زمین میں کسی شخص کا احسان مجھ پر آپ کے احسان سے زیادہ نہیں ہے آپ نے ان فاسقوں پر لعنت کی اور سب کو جہنم میں پہنچا دیا اور مجھ کو ان کے گمراہ کرنے کی محنت سے راحت بخشی۔ لہذا دو خصلتیں آپ کو تعلیم کرتا ہوں۔ اول یہ کہ ہرگز کسی پر سزا نہ کیجئے کیونکہ خدا نے میرے ساتھ کیا جوچ کر کیا۔ دوسرے عرض ہرگز نہ کیجئے کیونکہ عرض نے آدم کے ساتھ کیا جوچ کر کیا۔

بسنہ معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب نوح نے اپنی قوم پر بددعا کی اور وہ لوگ جوگنی تو شیطان نے آپ کے پاس آکر کہا کہ آپ کا مجھ پر ایک احسان ہے چاہتا ہوں کہ اس کا عوض دوں۔ نوح نے کہا کہ میں اس بات سے لذت رکھتا ہوں کہ تجھ پر احسان کروں۔ بتاؤ احسان کیا ہے۔ اس نے کہا یہ کہ آپ نے اپنی قوم پر نعرین کی اور عرق کر دیا۔ اب کوئی باقی نہیں ہے جسے میں گمراہ کروں۔ اور اب مجھ کو راحت ہے جب تک کہ دوسرا قرآن اُسے پھر گمراہ کروں گا۔ نوح نے فرمایا اس کا عوض کیا ہے؟ کہا بندوں پر میرے قابو کے مواقع یا رکھنے ان تین حالتوں میں سے کوئی ایک حالت ہو تو میں ان سے بہت قریب رہتا ہوں؛ جبکہ وہ قطعہ میں ہوں۔ جبکہ دو آدمیوں کے درمیان کلمہ کرنا ہو۔ اور جس وقت بندہ کسی عورت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے۔

بسنہ معتبر حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب نوح علیہ السلام حیوانات کو کشتی میں داخل کر رہے تھے بکری نے نافرمانی کی آپ نے اُس کو کشتی میں چنگ دیا اس کی دم ٹوٹ گئی۔ اسی وجہ سے اُس کی شرمگاہ کھلی رہ گئی۔ اور گوسفند نے کشتی میں داخل ہونے میں سہکتی کی تو نوح نے اُس کی دم اور پشت پر ہاتھ پھیرا اس سبب سے اس کی بڑی دم پیدا ہو گئی اس سے اُس کی شرمگاہ پوشیدہ رہی۔

بسنہ معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ نجف دُنیا میں سب سے بلند ایک پہاڑ تھا اور

(بقیہ صفحہ ۱۶۳) ان کی ذمت کا باعث ہوا۔ اسی طرح اس آیت میں حق تعالیٰ نے جس میں کھنڈہ و عاشرہ کی مثال بیان کی ہے فرمایا ہے کہ ان عورتوں کی مثال زین نوح و لوط کی سی ہے۔ وہ دونوں ہمارے دو نیک بندوں کے تصرف میں تھیں پھر ان دونوں نے ان سے خیانت کی تو ان بندوں نے عذابِ خدا سے بچانے میں ان کو کوئی فائدہ نہ پہنچایا۔ اور ان عورتوں سے کہا گیا کہ دوزخ کی آگ میں جہنم والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ اور عاتقہ و خاتمہ کے طریق پر حدیثیں وارد ہوئی ہیں کہ ان (نوح و لوط کی) عورتوں کی خیانت یہ تھی کہ وہ کافرہ تھیں اور کافروں سے مومنوں کی چٹلخوری کرتی تھیں اور اپنے شہروں کو آزار پہنچاتی تھیں کوئی اور خیانت نہ تھی۔ (۱۶۳ صفحہ)



### حضرت عائشہؓ منافقہ تھیں

كانت السيدة عائشة رضى الله عنها منافقة

### HAZRAT AYESHA WAS HYPOCRITE.

باب شصت و چہارم حالات بد وقت سرور کائنات ۸۶۶ حیات القلم طبرہ

انگنڈ در میان خانہ گذاشت و ہر گروہی کہ داخل خانہ میشدند پر دور آنجناب می ایستادند و صلوات بر آنجناب میفرستادند و برای او دعا میکردند و بیرون میرفتند پس گروہی دیگر داخل میشدند چون ہمہ از صلوات بر آنجناب فارغ شدند حضرت امیرالمومنین داخل قبر آنجناب شد و فضل بن عباس را نیز با خود قبر برد و چون آنجناب را بر روی دست خود گرفت کہ داخل قبر کند در این حال مردی از انصار از بنی الخیلا کہ او را اوس این خولی میگفتند از بیرون خانہ نگاه کرد و گفت سوگند میدہم شمارا کہ حق ما را قطع کنیدی و خدمتہای ما را فراموش مکنیدی و ما را نیز از این شرف سہرہ بہرہ بدید پس حضرت امیرالمومنین او را نیز طلبید و داخل قبر کرد و او در جنگ بدر حاضر شدہ بود را قوی پرسید کہ جنازہ آنجناب را در کجای قبر گذاشتند حضرت فرمود کہ نزد پای قبر گذاشتند و از آنجا داخل قبر کردند و در کتاب احتجاج و کتاب سلیم بن قیس ہلالی از مسلمان روایت کردہ اند کہ چون حضرت امیرالمومنین از غسل و کفن حضرت رسول فارغ شدند داخل خانہ کردند و ابو بکر و مقداد و فاطمہ و حسن و حسین را و خود پیش ایستاد و ما در عقب آنجناب صفت بستیم و بر آنجناب نماز کردیم و عایشہ منافقہ ہمہ در آن جہرہ بود و مطلع نہ شد بر نماز کردن ما بسببیک کہ جبیر بن شعل چشمہای او را گرفتہ بود پس وہ نفرودہ نفرہا جبران و انصار را داخل جہرہ میکرد و ایند و ایشان بر آنجناب صلوات میفرستادند و بیرون میرفتند تا آنکہ ہمہ ہما جبران انصار بنین کردند و بر آنجناب ہمان بود کہ در اول واقع شد و در کتاب کفایۃ الاثر بند مستبر از عام روایت کردہ است کہ چون ہنگام وفات حضرت رسول شد علی بن ابیطالب را طلبید و را زیاری با او گفت پس فرمود کہ یا علی تو وصی منی و وارث منی و حق تعالی بر تو عطا کردہ است علم و فہم مرا و چون من از دنیا بروم ظاہر خواہد شد برای تو کہینہای دیرینہ کہ در سینہای جاسعہ پنهان است و غضب حق تو خواہند نمود پس حضرت فاطمہ و حسن و حسین گریستند حضرت با فاطمہ فرمود کہ ای بہترین زنان چرا میگری گفت ای پدر منی ششم کہ حق ما را بعد از تو ضائع کنند و حرمت ما را رعایت ننمایند حضرت فرمود کہ بشارت باد ترا ای فاطمہ کہ تو اول کسی خواہی بود کہ از اہلبیت من بمن مخرج میگردد گریہ کن و اندوہناک مباش بدرستی کہ تو بہترین زنان اہل بختی و پدر تو بہترین پیغمبر است و پسر عم تو بہترین آدمیای پیغمبر است و در پسر تو بہترین جوانان اہل بہشت اند و حق تعالی از صاحب حسین ندام بیرون خواہد آورد کہ ہمہ مطہر موصوم باشند و از ما خواہد بود مہدی این است پس با علی بن ابیطالب خطاب کرد کہ یا علی متوجہ غسل و کفن من نشو کسی پیغمبر از تو حضرت امیر گفت یا رسول اللہ کی معاونت من خواہد نمود و غسل تو فرمود کہ جبیر بن شعل معاونت تو خواہد کرد و فضل بن عباس آب بدست تو بہدہد و در رفع الرضا مذکور است

(حقوق ترجمہ تالیف مظاہر)

یا قَوْمِ  
لَهُمْ آيَاتُ الْكُتُبِ وَاللِّسَانِ  
وَالْحَسْبُ لِلْمُتَّقِينَ  
إِنَّ كِتَابَكَ كَرِيمٌ

# قرآن مجید

لَا عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ

المُطَهَّرُونَ  
احمد شہد کہ ترجمہ با محاورہ جسکی مہمان اہلبیت کو مدت آرزو تھی مہر اہل  
تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفاد اذقیقہ شائس موزرانی متکلم و  
مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلیٰ اللہ مقام  
بجسں اہتمام وحی لاکلام جی آغا شارا احمد صاحب کربلائی

مشہدی دہلوی -  
مدیر پرنٹنگ اور پبلشرز  
پروفیسر ایف بی ایچ پوهنہ چند شہرہ  
لاہور

تعداد ۱۰۰۰

(استقلال پریس لاہور)

بار پنجم

حضرت عائشہؓ کو فاحشہ مبینہ کی مرتکب تحریر کیا ہے (العیاذ باللہ)

التحریف المعنوی للقرآن .

واتهام عائشة باقتراف الفاحشة المبينة .

A GREAT INSULT OF HAZRAT AIYSHA (RA). SHE WAS CHARGED OF COMMOITING OPEN VULGARITY.

قرآن مجید مترجم ترمذی مولوی مقبول دہلوی انٹار بک ڈپو کرشن گھر لاہور بار بیہم استقلال پریس لاہور

<p>سَلَامٌ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَّا زَوْجًا لَّكَ... وَمِنْكَ أَجْرًا عَظِيمًا تفسیر قرآن میں ان آیتوں کی شان نزول یہ لکھی ہے کہ جب جناب رسول خداؐ غزوہ خیبر سے واپس آئے اور یہودیوں کے بڑے بڑے نژاد نے حضرت کے ہاتھ آئے تو ازدواج نے عرض کی کہ جو کچھ آپ کو بلا ہے۔ اس میں سے ہمیں بھی دیجئے حضرت نے اُسے فرمایا کہ مجھے جو کچھ علاوہ تو میں نے تم خدا کے بموجب مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ یہ تم کو وہ نعمت ہو میں اور کھنے لگیں کہ آج کا یہ طلب معلوم ہوتا ہے کہ اگر آپ ہیں مطلقاً وہیں تو ہماری قوم میں ہو جو ہمارے ہمسایہ ہیں نہ آپ کے جو ہم سے شاد کی کہیں جن کی یہ بات خدا تعالیٰ کو اپنے رسول کی خاطر سے بڑی معلوم ہوئی۔ اپنے رسول کو کھلے کر تڑپے ایک روبرو چنانچہ حضرت اُستین علیہ السلام نے کہا کہ آپ سے منکر آج ہر ایم میں سکوت گزریں تھے۔ اس عرصہ میں ان سب کو آیام بھی آئے اور پاک بھی ہو گئیں۔ اسکے بعد خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ اور یہ اختیار دینے والی آیت ہے کہ خواہ وہ کس کا رہو یا چلتی پھرتی نظر آؤ۔ آپ حضرت اُمّ سلمہؓ پہلی تھیں جنہوں نے کھڑے ہو کر عرض کی کہیں تو اللہ اور اللہ کے رسول کو اختیار کرتی ہوں۔ پھر اور بھی کھڑی ہوئیں اور یہ کہیں نہیں رہیں۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔</p>	<p>اخلاص ما اذی ۲۱ ۸۴۰ الاحزاب ۲</p>
<p>يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَّا زَوْجًا لَّكَ إِن كُنْتُمْ تُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اؤر اُس کی زینت کی خواست گوار ہو تو آؤ میں تم کو اُمْتَعِنَ وَأَسْرِحْكُمْ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿۲۸﴾ نفع پہنچا دوں اور پھر نہیں نہایت خوبی سے رخصت کر دوں</p>	<p>یہ آیت نازل کی۔ اور یہ اختیار دینے والی آیت ہے کہ خواہ وہ کس کا رہو یا چلتی پھرتی نظر آؤ۔ آپ حضرت اُمّ سلمہؓ پہلی تھیں جنہوں نے کھڑے ہو کر عرض کی کہیں تو اللہ اور اللہ کے رسول کو اختیار کرتی ہوں۔ پھر اور بھی کھڑی ہوئیں اور یہ کہیں نہیں رہیں۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔</p>
<p>وَأَنَّ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَ</p>	<p>اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اور آخرت کے گھر کی خواست گوار ہو تو</p>
<p>الْدارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ</p>	<p>اللہ نے تم میں سے جو نیک ہوں گی ان کے لئے بہت بڑا</p>
<p>مِنْكُمْ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿۲۹﴾ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ</p>	<p>اگر تمہارا فرمایا ہے اے نبی کی بیویاں جو</p>
<p>مَنْ يَأْتِ مِنْكُمْ بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ</p>	<p>تم میں سے کوئی کھلم کھلی کرے گی تو اس کو</p>
<p>يُضَعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ</p>	<p>عذاب بھی دُہرا دیا جائے گا۔ اور اللہ پر یہ</p>
<p>ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿۳۰﴾</p>	<p>بات آسان ہے۔</p>
<p>مذللہ</p>	<p>مذللہ</p>

یہ آیت نازل کی۔ اور یہ اختیار دینے والی آیت ہے کہ خواہ وہ کس کا رہو یا چلتی پھرتی نظر آؤ۔ آپ حضرت اُمّ سلمہؓ پہلی تھیں جنہوں نے کھڑے ہو کر عرض کی کہیں تو اللہ اور اللہ کے رسول کو اختیار کرتی ہوں۔ پھر اور بھی کھڑی ہوئیں اور یہ کہیں نہیں رہیں۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

# حَلِيَّةُ الْمُتَّقِينَ

از تالیفات

عالمِ رَبَّانِي

## مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

در محاسن آداب و معامد اخلاق و دستورات شرع مطهر نبوی  
 بانضمام ۷۰ کتاب مجمع المعارف و حسنیہ  
 با تصحیح کامل  
 چاپ است

حق چاپ و نقل از این نسخه عکسی محفوظ و مخصوص است به

### کتابفروشی اسلامیہ

خیابان پانزده خرداد شرقی تلفن - ۵۲۱۹۶۶

چاپ است اسلابہ

## امام غسل کی حالت میں ایک دوسرے کو سلام کرتے تھے یسلم الا ئمة بعضهم علی بعض فی حالة الغسل

### IMAMS EXCHANGED (GOOD WISHES (SALAAM) TO EACH OTHER DURING BATH.

ملیۃ المتصن تالیف عالم ربانی علامہ باقر مجلسی طبع (ایران)

در فضیلت شستن سر

(۱۱۸)

کہ غسل کند از آبیکہ از غسل مردم جمع شدہ باشد در حمام و خورہ باو برسد ملامت نکند مگر خود را و در حدیث موثق از حضرت صادق علیہ السلام منقولست کہ زینہار کہ در حمام بر پہلو مخواب کہ پیہ گرہا را آب میکند و بر پشت مخواب کہ درد اندرون بہم میرسد و شانہ مکن کہ مودا می ریزاند و مساواک مکن کہ دندانہا را می ریزاند و سزا بگل مشو کہ رو را سمج و بدنما میکند و انگ را بر سر رو ممال کہ آبرو را میبرد و کف پا را بسفال مسای کہ باعث پیسی میشود و از آبیکہ در حوض ہای کوچک در حمام ہای ستیان جمع میشود از غسل مردم غسل مکن کہ در آن غسل بہودی و نصرانی و کبر و دشمن ما اہلبیت کہ از ہمہ بدتر است جمع میشود و خدا خلقی از سگ نجس تر خلق نکرده است و کسیکہ عداوت ما اہلبیت دارد از سگ نجس تر است و از حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام منقولست کہ بول کردن در حمام مورث فقر و پریشانی است و در حدیث دیگر فرمود کہ مرد با کبیرا نش بحمام بروند اما باید کہ لنگ بستہ باشد مانند خران برہنہ نباشند کہ نظر بعورت یکدیگر کنند و در روایتی وارد شدہ است کہ در حمام سلام نکنند و آن در صورتی است کہ لنگ بستہ باشند زیرا کہ در احادیث بسیار وارد شدہ است کہ ائمہ در حمام سلام کردہ اند بر مردم .

در فضیلت شستن سر و بدن و دفع بوہای بد از خود کردن از  
فصل چہارم حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم منقولست کہ کافی است آب از برای خوشبو کردن بدن فرمودہر کہ جامہ بپوشد باید کہ پاکیزہ باشد و از حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام منقولست کہ شستن سر چرک را می برد و آزار چشم را دفع میکند و شستن جامہ غم و اندوہ را میبرد و پاکیزگی است برای نماز و فرمود کہ خود را پاکیزہ کنید بآب از بوی بدی کہ مردم از آن متأذی میشوند و در پی اصلاح بدن خود باشید بدرستی کہ خدا دشمن می دارد از بندگانش آن کثیف کندیدہ را کہ پہلوی ہر کہ بنشیند از او متأذی شود فرمود کہ آب را بوی خوش خود گردانید و از حضرت امام رضا علیہ السلام منقولست کہ حق تعالی غضب نکر دہر بنی اسرائیل مگر وقتی کہ ایشان را داخل مصر کرد و راضی نشد از ایشان مگر وقتی کہ ایشان را از مصر بیرون کرد و حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ سر خود را بگل مصر شوئید و از کوزہ ای کہ در مصر میسازند آب بخورید کہ خواری و مذاتہ می آورد و غیرت را میبرد و از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام منقولست کہ دوست نمیدارم کہ سر خود از گل مصر بشویم از ترس آنکہ مرا دلیل گرداند و غیرت مرا ببرد و از جابر جمعفی منقولست کہ شکایت کرد بحضرت امام محمد باقر علیہ السلام از آنکہ گری در سرم هست و بسیار می ریزد و جامہ مرا چر کین میکند فرمود کہ



# تفسير فرات الكوفي

## تأليف

فرات بن ابراهيم بن فرات الكوفي  
احد علماء الحديث  
في القرن الثالث

• التفسير القيم الذي طالما تشوقت لرؤيته  
نفوس العلماء ضم (على صغر حجمه)  
ما لم تضمه التفاسير الكبيرة مطابق تمام  
المطابقة للاحاديث واخبار النبي والائمة  
عليهم الصلوة والسلام •

طبع في المطبعة الحيدرية بالنجف الاشرف

## قرآنی آیات سے غلط استدلال

## استدلال باطل من الايات القرانية

## WRONG LOGIC THROUGH QURANIC VERSES.

تفسیر فرات الکونی جلد سوئم تألیف فرات بن ابراہیم الکونی المتوفی قرن ثالث (طبع نجف)  
۳۹

( فرات ) قال حدثنا جعفر بن احمد مضمنا عن علي ( ع ) قال نزلت هذه الآية على نبي الله وهو في بيته ( انما وليكم الله ورسوله الى قوله وهم راكعون ) خرج رسول الله ( ص ) فدخل المسجد ثم نادى سائل فقال له اعطاك احد شيئا قال لا الا ذلك الراكع اعطاني خاتمه يعني عليا

( فرات ) قال حدثني عبيد بن كثير مضمنا عن ابن عباس في قوله ( انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الى قوله راكعون ) فقال اني عبد الله بن سلام ورهطه معي من اهل الكتاب الى نبي الله ( ص ) عند الظهر فقال يا رسول الله بيوتنا قاصبة ولا متحدث لنا دون هذا المسجد وان قومنا لما رأونا قد صدقنا الله ورسوله وتركنا دينهم اظهروا لنا العداوة واقسموا ان لا يخالطونا ولا يجالسونا ولا يكلمونا فشق علينا فبينهم يشكون الى النبي ( ص ) اذ نزلت هذه الآية ( انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا فتلا عليهم فقالوا رضينا بالله ورسوله وبانبياءه منين ، واذن بلال بالصلاة وخرج رسول الله ( ص ) الى المسجد والناس يصلون بين راكم وساجد وقاعد واذا مسكين يسأل فدعاه النبي ( ص ) فقال هل اعطاك احد شيئا قال نعم قال ماذا قال خاتم فضة قال من اعطاك قال ذلك الرجل الفاسق فاذا هو علي بن ابي طالب ع قال اني اعطاك قال اعطانيه وهو راكم فزعموا ان رسول الله ( ص ) كبر عند ذلك يقول ومن يقول الله ورسوله والذين آمنوا فان حزب الله هم الغالبون ) الآية

• فرات ، قال حدثني ابو علي احمد بن الحسين الحضرمي مضمنا عن ابن عباس قال نزلت • انما وليكم الله ورسوله • الى آخر الآية جاء بالنبي • ص • الى المسجد فاذا سائل فدعاه قال من اعطاك من هذا المسجد قال ما اعطاني الا هذا الراكع والساجد يعني عليا فقال النبي ( ص ) الحمد لله الذي جعلها في سر اهل بيته قال وكان في خاتم علي ( ع ) الذي اعطاه السائل سبحان من تخفي باني له عبد

• فرات ، قال حدثني جعفر بن محمد بن سعيد مضمنا عن ابي هاشم عبد الله بن محمد بن الحنفية قال اقبل سائل فقال رسول • ص • فقال هل سالت احدا من اصحابي قال لا قال فأت المسجد فاسألهم ثم عدالي فاخبرني فأتى المسجد فلم يبطه احد شيئا قال فمر بعلي وهو راكع فناولته يده فاخذ خاتمه ثم رجع الى رسول الله • ص • فقال هل تعرف هذا الرجل قال لا قال فارسل معه فاذا هو علي بن ابي طالب • ع • قال

الہجاء الاول  
 من كتاب البرهان  
 في تفسير القرآن

لمؤلفه

العلامة الثقة الثبت المحدث الخبير والناقد البصير  
 السيد هاشم بن السيد سلیمان بن سید اسماعیل بن سید عبد الجواد الحسينی  
 البحرانی التوبلی الکتبانی المتوفی فی سنة ۱۱۰۷ او ۱۱۰۹ رضوان الله علیه

الطبعة الثانية

طبع علی نفقة الصالح الوفی المخلص الصفی  
 خدام احادیث الائمة المعصومین  
 الحاج ابو الفاسم بن محمد تقی  
 المشتهر بالسالك وفقه الله لهر ضاته آمین  
 وثبت ولی تصحیحه محمود بن جعفر الموسوی الزندی  
 بمساوذة الثقة الصالح الشیخ نجی الله بن کریم الله النورشی البازرجانی

تهران در بابخانه آفتاب، بطبع رسیده

## حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مچھر کہا گیا۔ (العیاذ باللہ) العلی رضی اللہ عنہ شہم ببیعوضہ (استغفر اللہ)

### HAZRAT ALI (RA) WAS CALLED "A MOSQUITO"

الجزء الأول

سورة البقرة (١) آية ان الله لا يستحي ان يعذب

-٢١-

و یردى به كثير اى يقول الذين كفر وا ان الله يضل بهذا المثل كثيراً و یردى به كثيراً اى فلا معنى للمثل لانه و ان نع به من يهدى فهو يضر به من يشاء به، فرد الله تعالى عليهم قيلم فقال «وما يضل به» بضم ما يضل الله «ان يضل الا الفاسقين» الجازين على انفسهم يتراد نأمله و يوسسه على خلاف ما امر الله بوسفه عليه ثم يهت هؤلاء الفاسقين الخارجين عن دين الله و طاعته ثم قال عز وجل «الذين ينقضون عهد الله المأخوذ عليهم بالربوبية و له محمد ﷺ بالنبوة و لعلى ﷺ بالامامة و لشيعتهما بالجنة و الكرامة» من بعد ميثاقه و احكامه و تغلبه و يتعلمون مما امر الله به ان يه صل من الارحام و القراب ان يتماهدوهم و يتشاوروا حقوقهم و افضل رحم و ارحمهم رسول الله ﷺ فان حترهم ببعدهم كما ان حق قرابات الانسان بابيه و امه و محمد اعظم حقاً من ابويه و كذلك حق رحمه انعام و تظلمته اذ بلغ و افصح و يفسدون فى الارض» بالبرائة ممن فرض الله امامته و اعتقاد امامته من قد فرض الله مخالفتها «اولئك اهل هذه الصفة هم الخارجون قد خسروا انفسهم و اهلبيهم لما ساروا الى النيران و حرروا الجنان فيالها من خسارة الزمتم عذاب الابد و حرمتهم نعيم الابد. و قال الباقر ﷺ الا و من سلم لنا ما لا يدريه نفة بانا محقون عالمون لا تقف به الاعلى اوضح المحجبات سلم الله تعالى اليه من قصر الجنة ابناً ما لا يقادر قدرها و لا يقادر قدرها الاخالته او اهلها الا من ترك الدراء و الجدال و اقتصر على التسليم لنا و ترك الاذى حبه الله على الصراط فاذا حبه الله على الصراط فببائته الملائكة تجادله على اعماله و تواقفه على ذنوبه فاذا النداء من قبل الله عز وجل يا اهلكتى عبدي هذا لم يجادل و سلم الامر لامته فلا تجادلوه و سلوه و فى جناني الى ائمتي يكون متبجداً فيها قريهم كما كان مسأفنى الدنيا لهم و اما من عارض بله و كيف و نفس الجملة بالتفصيل قالت له الملائكة على الصراط واقفنا يا عبد الله و جادلنا على اعمالك كما جادلت انت فى الدنيا العاكين لك عن ائمتك فياتيهم النداء سدقتم بما عامل فاملوه الا فواقفه و يواقف و يطول بحسابه و يشد فى ذلك الحساب عذابه فما اعظم هناك ندامته و اشد حرارته لا ينجيه هناك الا رحمة الله ان لم يكن فارق فى الدنيا جملة دينه و الا فهو فى النار ابد الابدين. قال الباقر ﷺ و يقال للموفى به و ده فى الدنيا فى نذوره و ايمانه و مواعيد: يا ايها الملائكة و فى هذا العيد فى الدنيا به و ده قولاله هبنا بما وعدناه و سامعوه و لا تاتقوه فبشيد تصبزه الملائكة الى الجنان و اما من قطع رحمه فان كان رسول رحم و محمد وقد قطع رحمه شفع ارحام محمد الى رحمه و قالوا لك من حسناتنا و طاعتنا ما شئت فافع عنه فيعطونه منها ما يشاء فيعفى عنه و يعطى الله المعطين ما ينفعهم و ان كان رسول ارحام نفسه و قطع ارحام محمد ﷺ بان جعد حقوم و دفعهم عن واجبه و سمي غيرهم باسمهم و لقبهم بالقابهم و ليز بالقاب قبيلة مخالفيه من اهل ولايتهم قيل له يا عبد الله اكتببت عداوة آل محمد الظاهر ائمتك لصداقة هؤلاء فاستعن بهم الآن بمنوك فلا يجد معينا ولا مغيثاً و يصير الى العذاب الاليم المبين.

قال الباقر ﷺ و من سمنا باسمائنا و لقبنا بالقابنا و لم يسم اضدادنا باسمائنا و لم يلقبهم بالقابنا الا عند الضرورة التى عند مثلها نعى نحن و لقب اعدائنا باسمائنا و القابنا فان الله تعالى يقول لنا يوم القيمة اقترحو الى اولياتكم هؤلاء ما تميونهم به فتخرج لهم على الله عز وجل فما يكون قدرا لدنياكلها فيها كقدر خرد لة فى السموات و الارض فيعلمهم الله تعالى اياه و يضاعف لهم اضعافاً مضاعفات، قيل للباقر ﷺ فان بعض من يتحلل و الايتكم يزعم ان النبوة على ﷺ و ان ما فوقها و هو الذباب محمد رسول الله ﷺ فقال الباقر ﷺ سمع هؤلاء شيئاً بضوه على وجهه ان كان رسول الله ﷺ قاعداً ذات يوم هو و على اذ سمع لقائل يقول ما شاء الله و شاء محمد و سمع آخر يقول ما شاء الله و شاء علي، فقال رسول الله ﷺ لا ترفوا محمداً و علياً بالله عز وجل ولكن قولوا ان شاء الله ثم شاء محمد ثم شاء علي ان مشي الله هو القاهرة التى لا تبارى و لا تكافى و لا تاندانى و ما محمد رسول الله ﷺ فى الله

ترجمه جلد سیزدهم  
از کتاب  
((بحار الانوار))

از تالیفات  
علامه مجلسی

ترجمه مرحوم محمد حسن بن محمد ولی ارومیه  
رحمة الله علیه

بسرمايه آقای حاج سید اسمعیل کتابچی و اخوان  
فرزندان مرحوم حاج سید احمد کتابچی مؤسس

کتابفروشی اسلامیة

تهران - خیابان ۱۵ خرداد (بوذرجمهری) تلفن ۵۲۱۹۶۶ - ۵۲۵۳۳۸

حق چاپ و عکسبرداری از این نسخه محفوظ است

۱۳۶۰ هجری شمسی

چاپ انت اسلاب

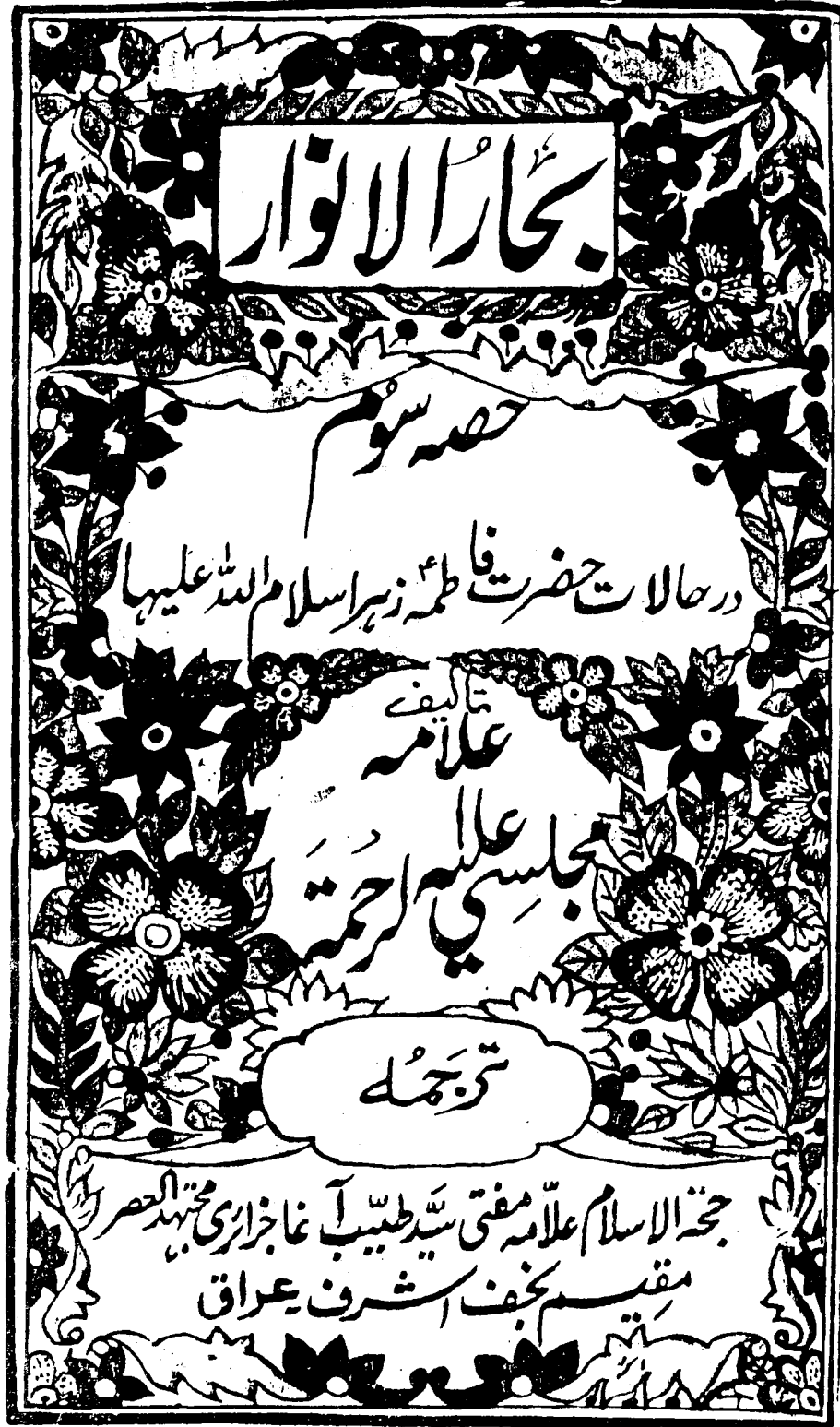
امام قائم سیدہ عائشہؓ کو زندہ کر کے (کوڑے ماریں گے) حد جاری کریں گے (معاذ اللہ)  
 الامام الغائب یحیی ام المؤمنین عائشۃ ویجلدھا ویقیم علیھا الحد !!  
 IMAM MEHDI WILL MAKE HAZRAT AIYSHA (RA) ALIVE  
 AND SCOURGE HER WITH STRIPES.

تعارف الانوار نیز جلد دوم تالیف علامہ محمد باقر مجلسی طبع ایران

کیفیت اخلاق آنحضرت

-۵۷۶-

ہر اہلبیتؑ کا جواب دہندہ ہست کہ بکرہ ہای اہل خود شاہد است و برای امثال ایشان شفاعت کنندہ۔ مولف گوید مراد از نجیب ہمہ ائمہ (ع) است یا قائمؑ است تنہا و ادل اظہر است در نظر شیخ صدوق در کتاب علل الشرایع از بدیش و ابن ولید در یکجا ایشان از برقی او از ابی زہیر شیب بن انس او از بعضی اصحاب صادقؑ روایت نموده اد گفته کہ ابوحنیفہ بخدمت آنحضرت داخل شد باو فرمود خیرہ بہن ار قول خدای تعالی "سیروا فیہا لیالی وایاماً آمین" یعنی در روی زمین شبہا و روزہا راہ بروید در حالی کہ در امن ہستید آنحضرت از او پرسید این امنیت در کدام سر زمین است از بقعہ ہای روی زمین ابوحنیفہ در جواب گفت چنان گمان دارم کہ آن سر زمین مابین مکہ و مدینہ باشد پس آنحضرت باصحاب خود متوجہ شدہ فرمود آیا میدانید در میان مکہ و مدینہ سرداہ خلابق بر بدہ میشود و اموالشان از ایشان گرفتہ می شود و از خودشان خاطر جمع نمیشوند تا اینکہ کشتہ میگردند ایشان عرض کردند آری چنین است کہ میفرمائی۔ واری گوید پس ابوحنیفہ ساکت گردید بعد از آن آنحضرت نیز فرمود کہ با اباحنیفہ خبردہ بن از قول خدایتعالی "من دخلہ کان آمناً" یعنی ہر کہ بآنجا داخل شد در امن میباشد آنحضرت از او پرسید آن سر زمینی کہ ہر کہ بآنجا داخل شود در امن است کدام است ابوحنیفہ گفت کہبہ آنحضرت فرمود آیا از این قضیہ خبر داری کہ حجج بن یوسف بسرزبیر را در کعبہ بیلائی منجنیق گذاشت و از او کشت آیا بنا بر این بسرزبیر در امن بود۔ واری گوید پس ابوحنیفہ نیز ساکت شد و بقیکہ ابوحنیفہ از مجلس آنحضرت بیرون رفت ابو بکر حضرمی بخدمت آنحضرت عرض کرد فدای تو شوم جواب ابن دومسئلہ چیست فرمود یا ابابکر آہ "سیروا فیہا لیالی وایاماً آمین" عبارتست از سیر کردن و راہ رفتن با قائمؑ ما اہلبیت یعنی کسانیکہ در ایام ظہورش در خدمتش راہ میروند در امن میباشد و معنی آہ "من دخلہ کان آمناً" اینست کہ ہر کہ بہ بیعت قائمؑ داخل کردہ و بدست مبارکش دست زند و داخل اصحاب آنحضرت شود ہر آہنہ در امن می باشد تا آخر حدیث در کتاب علل الشرایع از ماجیلوبہ از ازم خویش او از برقی او از بدیش او از عبد بن سلیمان او از داد بن نعمان او از عبدالرحیم قصیر روایت کردہ او گفته ابو جہر بہن فرمود آگاہ باشم کہ گاہ قائمؑ ما نیام نماید ہر آہنہ حمیرا یعنی عایشہ زندہ گردانیدہ شدہ بخدمت آن حضرت آردہ میشود تا اینکہ باو تازیانہ حد بزند و تا اینکہ انتقام فاطمہ (ع) دختر علیؑ را از او بستاند عرض کردم فدای تو شوم برای کدام شخصیت باو حد میزند فرمود برای انتر گنتش بساند ابراہیمؑ رسول خدا ﷺ عرض کردم چگونہ شد کہ خدایتعالی آن حد را ناقبام قائمؑ تاخیر نمود فرمود کہ تاخیر آن از این راہست کہ خدا علیؑ را برای خلق رحمت فرستادہ و



عنايت خان پليٹ ميگر

پبليشرز ان پيس

زاہد بيگ مشين بين

## قریش کی عورتوں پر حضرت علیؑ کی توہین کا الزام

الافتراء علی نساء قریش باہانۃ علی کرم اللہ وجہہ .

AN ALLEGATION OF INSULTING HAZRAT ALI (RA)  
BY QURESHI (A TRIBE) WOMEN.

بحار انوار حصہ سوئم از بازار مجلس ترجمہ مفتی سید طیب آغا جوازی

حصہ سوئم

۳

بہار الانوار

اس نے اس خوشی میں جنت کے درختوں کو حکم دیا کہ وہ زہرات اور عتقہ یا قوتہ زہری  
و دیگر دو ساکنین جنت پر چڑھا کر رکریں چنانچہ انھوں نے اس نچھاور کو بہت اندازہ لگایا  
کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے درخت طوبی کو فاطمہ زہرا کے ہنرمیں قرار دیا ہے اور اس کو  
کے گھر میں ڈال دیا ہے۔

## شہید ابراہیم علیؑ کے فضائل

تفسیر تفسیر میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو بھی فاطمہ زہرا کے  
خواستگار رہی کرتا تھا تو آپ اس سے اعراض فرمادیتے تھے یہاں تک کہ لوگ اس سے  
میلوس ہو گئے۔ پھر اس کے بعد جب آپ نے چاہا کہ فاطمہ کی شادی علی سے کریں تو خلوت میں  
اس امر کے متعلق فاطمہ سے اتنا سنا کہ حضرت زہرا نے جواب دیا یا رسول اللہ جو آپ کی رائے  
عالی ہے وہی سب سے اولیٰ ہے مگر قریش کی عورتیں علی کے متعلق چھینک مٹا کر ڈیو کر لیا  
پہنٹ براسے ہاتھ سے ہیں ان کے بڑوں کی ہڈیوں بہت چوڑی ہیں سر پہ بال بھی نہیں لگے  
انہیں بھی بڑی جڑی ہیں، ہر وقت سنتے رہتے ہیں ان کے پاس مال بالکل نہیں ہے۔ یہ سن کر  
جناب رسالت ما پستہ فرمایا۔ اسے فاطمہ اکیلا کہہ کر زہرا کے پاس گئے۔ ایک مرتبہ  
پرنگاہ کی تو تھوڑے عرصے میں سے چنانچہ دوسری مرتبہ لگا کہ تو علی کو جانتا ہے کہ بڑی  
مترنگاہ کی تو تھوڑے عرصے میں سے۔ اسے انتساب کیا ہے فاطمہ! جس رات بنگو حجاج کیلئے بیوی لگایا  
اس رات میں نے بیت المقدس میں تھوڑے لکھا دیکھا کہ اللہ اکبر اللہ عظیم اللہ رسول اللہ اکبر اللہ  
زلفوں کے ذریعہ بیٹے سر اسے خدا کے کوئی اور سرا خدا نہیں محمد اس کے رسول ہیں اس کے  
ذریعے کے ذریعہ انکی تابعدار حضرت کی اس وقت میں نے جبرئیل سے پوچھا تو میں نے ذریعہ میرا  
ذریعہ کون ہے؟ انھوں نے جواب دیا علی ابن ابی طالب۔

پھر جب میں مدورۃ النہج کے پاس پہنچا تو میں نے اس پر لکھا ہوا پایا ہے ان  
انا للہ لا الہ الا انہ انما وضحیٰ لہ صفریٰ من خلقی آید منہ یوم یومہ و نصرتہ  
یوم یومہ میں وہ نساہوں جس کے سرا کوئی اور سرا خدا نہیں اور محمد میری مخلوق میں سب سے  
برگزیدہ ہیں میں نے انکو ان کے ذریعہ سے دید و منور گرہ آنا۔  
پھر جب میں مدورۃ النہج سے گزر کے عرش النہج کے پاس پہنچا تو میں نے فاطمہ زہرا پر



انتباہ :- یہ کتاب خاص مذہب شیعہ کی ہے۔  
جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرُحْمَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ

# اثارِ حیدری

اردو ترجمہ عربی تفسیر پر تنویر منسوب بہ

حضرت حجۃ اللہ فی الانام الامام الحسن العسکری علیہ السلام

مترجمہ

جناب مولوی سید شریف حسین صاحب بھمبر لوی

ناشران

امامیہ کتب خانہ لاہور

منگل حویلی - حلقہ ۷۷ - اندرون موچی دروازہ

ولایت علی ابن طالب کا اقرار شرمگاہوں سے

اعلان ولایة علی من قبل الفروج .

EVEN REPRODUCTIVE ORGANS OF THE BODY ACCEPTED THE  
WILAYAT OF HAZRAT ALI ( )

آثار حیدری (اردو ترجمہ فقیر حسن کھری) سوہی دروازہ لاہور

۵۵۶

اُس کے سامنے سے شق ہو گئیں اور رتدین گیا پھر از سر نو آکر باہم مل گئیں۔ کیا تم کو غدرِ فرعون کا واقعہ  
کانی نہیں ہے جبکہ میں نے علی کو اپنا جانشین کیا تو نے دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے تھے  
اور فرشتے ان میں سے سزکالے جھانک رہے تھے اور تم کو بکار رہے تھے یہ ولیِ خدا ہے اسکی  
متابعت کرو۔ ورنہ تم پر عذابِ خدا نازل ہوگا۔ اس سے ڈرو کیا تم کو یہ بات کافی نہیں ہے کہ تم  
نے دیکھا کہ علیؑ چلتا تھا اور بہاڑا سنانے سے ہٹتے جاتے تھے تاکہ ٹھوکر کھانے کی ضرورت نہ پڑے  
جب وہ گزرتا تو بہاڑا پھیر اپنی جگہ پر آگئے۔ بعد ازاں علیؑ نے دعا کی کہ اے خدا ان لوگوں کو پھیر اپنی  
نشانیوں دکھا کہ یہ تمہارے نزدیک سہل ہے تاکہ تیری محبت ان پر اور زیادہ تاکید کرے۔ الغرض جب  
وہ لوگ اپنے گدوں کی طرف واپس گئے تو اندر داخل ہونا چاہا زمین نے انکے پاؤں کو پھیلے اور ان کو  
اندر جلتے سے روک دیا اور آواز دی کہ ہمارے اندر قدم رکھنا تم پر حرام ہے جب تک کہ ولایت علیؑ  
ابن ابی طالب پر ایمان نہ لاؤ تب انھوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور یہ کہہ کر گھروں میں داخل ہوئے  
پھر اندر جا کر دو سرے کچرے بدلنے کے لیے اپنے لباس ہمارے کا ارادہ کیا تب وہ لباس ان پر بھاری  
ہو گئے اور وہ ان کو نہ اتار سکے اور کپڑوں نے انکو آواز دی کہ تم پر ہمارا آسمان ناز ہوگا جب  
تک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کر لو۔ تب انھوں نے اس کی ولایت کا اقرار کیا اور  
کپڑوں کو اتار دیا۔ پھر رات کا لباس پہننے کا ارادہ کیا تب وہ بھاری ہو گئے اور ان کو آواز  
دی کہ تم پر ہمارا پہننا حرام ہے جب تک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کر لو اس وقت  
انھوں نے اقرار کیا پھر کھانا کھانے لگے اُس وقت کتھہ ان کے لیے بھاری ہو گیا اور جو کتھہ بھاری  
نہ ہوئے تھے وہ ان کے منہ میں جا کر پتھر بن گئے اور ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا کھانا حرام ہے کہ  
جب تک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کر لو۔ تب انھوں نے ولایت علیؑ کا اقرار کیا اور ان  
وہ پیشاب و پاجاند کی ضروریات کو رفع کرنے گئے۔ تب وہ عذاب میں مبتلا ہوئے اور ان  
کا دھبیہ ان کو متعذر ہوا اور ان کے پیٹوں اور آلات تناسل نے آواز دی کہ ہمارے ہاتھ  
سے خلاصی پانا تم کو حرام ہے جب تک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کر لو اس وقت  
انھوں نے اس ولیِ خدا کی ولایت کا اقرار کیا پھر ان میں سے بعض نے دلتنگ ہو کر اس طرح پر  
دعا کی اللہم ان کان هذا هو الحق من عندك فامطر علينا حجارة من السماء

پارہ ۹  
سورہ انفال  
۳۷

پارہ ۹  
سورہ انفال  
۳۷

دشمنانِ علیؑ عرودہ باد

شیعانِ علیؑ زندہ باد

یا علیؑ مدو

حقیقہ

حقیقہ

در جواب

اس سالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے تہمتی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں،

نوٹ: اس سے کتاب کو نابالغ بچے اور عمورتیرت نہ پڑھایے

از قلم حقیقت رسنم

خادمِ مذہبِ شیعہ و کمالِ محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل  
عمران

حضرت عائشہؓ پر من گھڑت الزام۔ (استغفر اللہ)

افتراء المخترة على عائشة رضی اللہ عنہا (استغفر اللہ)

A SELF CREATED ALLEGATION ON HAZRAT AYESHA (RA)

۲۷۲

حالت حیض میں نبی نبی عائشہ کے خصوصی پروگرام

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۶۲ کتاب الحيض
  - ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۲۴
  - ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغم ص ۶۵ عبد الوہاب شعرائی
- بخاری شریف میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں فیبأشہونی پہلا پروگرام [رسول اللہ وانا حائضہ] کہ میں جب حالت حیض میں ہوتی تھی تو رسول پاکؐ میرے ساتھ مباشرت فرماتے تھے۔

حضرت عائشہ نے رسول پاکؐ پر مخالفت قرآن کی تہمت لگائی ہے

بیان قرآن پاک پارہ ۲ سورہ بقرہ آیت ۱۲۲ میں اللہ پاک نے فرمایا ہے  
فَاعْتَدُوا لَوَالِنِسَاءِ فِي الْمَيْضِ "کہ جب عورتیں حالت حیض میں ہوں تو تم اُسے  
دوری اختیار کرو اور انکے قریب نہ جاؤ انکے پاک ہونے تک" مطلب  
یہ ہے کہ ان سے ملاپ اور جماع نہ کرو۔ حضرت عائشہ کہتی ہے کہ میری حالت  
حیض میں میرے ساتھ نبی کریم مباشرت کرتے تھے اور مباشرت کا معنی بھی جماع کرنا  
ہے۔ بلکہ فی قولہ تعالیٰ فَاَلْتَمِسْ بَاشْمِ وَهْنِ آغَا زَا سَلَامٍ مِّنْ مَّسْلَمَانٍ  
پر ماہ رمضان میں رات کے وقت جماع کرنا منع تھا حضرت ابن عمر  
رات کے وقت جماع کر لیتے تھے اُسکے بعد پھر حکم ہوا کہ اللہ پاک تمہاری نیابت  
کو جانتا ہے۔ اور اب تمہیں اجازت دیتا ہے کہ تم رات کے وقت عورتوں سے  
جماع اور مباشرت کرو، بحکم قرآن مباشرت کا معنی ملاپ اور جماع ہے۔ پس عائشہ  
کا یہ کہنا کہ نبی پاکؐ حیض میں میرے ساتھ مباشرت کرتے تھے گویا نبیؐ نے مخالفت قرآن کی نبی پاکؐ

## حضرت عائشہ کی لرزہ خیز توہین - (معاذ اللہ)

### امانة عائشة المتزلزلة الاصاب (معاذ الله)

REVILE OF HAZRAT AYESHA (RA)

۲۷۱

ہمارے اور عائشہ کے درمیان پردہ تھا۔ یہ فرمایا ہے کہ انما سترت لسانہا  
بذہابہا کہ دقت غسل عائشہ نے بدن کا نچلا حصہ چھپایا ہوا تھا مگر شارح بخاری نے  
نیچے حصہ کی مد بندی نہیں فرمائی کہ ناف سے نیچے یا پھاتی سے نیچے، لغت خدا  
کی بخاری سمجھنے والے پر اور اسکی شرح کرنے والے پر کہ ان دونوں کو نبی کریم  
کی عزت کا کوئی خیال نہ تھا۔ حضرت عائشہ تو جیسی تھی اسی روایت سے اور دیگر  
روایات سے ظاہر ہے کہ وہ کیسی تھی۔ مگر ان دونوں کو تو کچھ خیال کرنا چاہئے  
تھا۔ ارباب النصاب اگر یہ روایت درست ہے تو پھر حضرت عائشہ  
کی ذہنیت معلوم ہو گئی کہ وہ کس مزاج کی خاتون تھی جب نبی کریم نے لوگوں  
کو نیم برہنہ ہو کر غسل کا طریقہ نہیں سمجھایا تو حضرت عائشہ نبی پاک کے بعد کوئی  
نبیہ تو نہیں تھی کہ وہ نیم برہنہ ہو کر لوگوں کو غسل جنابت سکھاتی۔

### مردان کی روحانی اولاد کو دعوت انصاف

وہ ملاحظہ ہو گئے بنو امیہ ہیں اور شیعان حیدر کرار کے مذہب کے بارے  
یوں عموماً کہتے ہیں کہ شیعوں نے سکھا ہے کہ جب امام مہدی آئے گا تو  
برہنہ آئے گا، اسکا پہلا جواب امام مہدی جب آئے گا تو علانیہ آئے گا  
دوسرا جواب: کھلا کھلا آئے گا نہ کہ ننگا ہو کر آئے گا اور کپڑے اتار کر آئے گا امام  
مہدی مرد ہے عورت نہیں ہے جس طرح بھی آئے گا وہ بعد کی بات ہے دیکھ  
لینا جس طرح بھی آئے گا اور حضرت عائشہ عورت ہے اور نیم برہنہ ہو کر مردوں کو  
غسل کرنے دیکھا چکا ہے ہیں اہل سنت مہمانی جواب دیں کہ اس نیم برہنہ غسل  
کرنے سے عائشہ نے سہرا کی شان بڑھائی ہے یا پیکے گھرانے کی عزت،  
بڑھائی ہے۔ یاد دلوں کی عزت اتار کر اسکی اتھ بڑھائی ہے۔

حضرت عائشہؓ پر بے بنیاد الزام - (نعوذ باللہ)  
افتراء المخرعة علی سیدہ عائشہ (نعوذ باللہ)

A BASELESS ALLEGATION ON HAZRAT AYESHA (RA)

۲۶۸

غسل کی مزید تفصیلات کے لئے ہمارا رسالہ فقہ حنفیہ در جواب فقہ جعفریہ ملاحظہ کریں  
اس میں بخاری شریف کے حوالہ جات کے ساتھ لکھا ہے کہ انبیاء نبی اسرائیل  
بچے ہو کر غسل کرتے تھے۔

غسل جنابت حضرت عائشہؓ نبی کریمؐ کے ساتھ ایک برتن

میں کرتی تھی

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۵۵ کتاب الغسل عن عائشہ۔  
قالت كنت اغتسل أنا والنبی من اناء واحد۔  
ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہے کہ میں اور نبی پاک ایک برتن میں غسل  
کرتے تھے۔

(نوٹ) حضرت عائشہ نے یہ رپورٹ عروہ صحابی کو دی ہے اور ہمارا مقصد  
اس روایت سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ کو کیا ضرورت اور مجبوری تھی کہ وہ اپنی  
خلوت کی باتیں مردوں کو بتاتی تھی شرفاً بگھر لوگوں کی بیٹیاں ایسی باتیں نہیں  
کرتی۔ جیسی روح ویسے فرشتے

فقہ دیوبند میں بغیر غسل کے گئی عورتوں سے جماع جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۵۸ کتاب الغسل۔  
ترجمہ: انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ دن اور رات میں صرف ایک  
گھنٹہ میں اپنی گہری بیویوں سے ہمبستی فرما لیتے تھے کسی نے پوچھا کہ  
کی حضور پاکؐ میں اتنی قوت باہ تھی انس نے کہا انجناب میں تیس مردوں

حضرت عائشہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی توہین

اھانة عائشة رضي الله عنها و معاوية رضي الله عنه - (العباد بالله)

AN INSULT OF HAZRAT AYESHA (RA) AND HAZRAT  
MUAVIYA (RA)

۶۵

جناب معاویہ بی بی عائشہ کے قاتل ہیں

۲۹۔ اہلسنت کی مشہور کتاب تاریخ حبیب السیر جلد دوم جلد اول ص ۵۷  
در تاریخ حافظ ابرو از ربع الا برار و کامل السیفینہ منقول  
است کہ در مشہور سنہ ستہ و خمین کہ معاویہ بن ابی سفیان  
بہت بیعت یزید بدیز رفتہ حسین ابن علی عبد اللہ بن عمر  
عبدالرحمن بن ابی بکر۔ عبد اللہ بن زبیر را بر بنانید صدیقہ رضی اللہ  
علہما زبان ملامت و اعتراض بردے بخشاد و معاویہ در خانہ  
خوش چاہ کندہ سر اندر انخاشاک پوشید و کرسی آہنوس بر زبیر  
آں نہاد۔ آنکہ صدیقہ را جہت ضیافت طلب داشت و بر آن  
کرسی نشاند تا در چاہ افتاد و معاویہ سر چاہ را با یک مضبوط  
کردہ از زمینہ بکندہ رفت۔

ترجمہ

۵۷۷ میں معاویہ مدینے آیا بیعت یزید لینے کی خاطر امام  
حسین علیہ السلام۔ عبد اللہ بن عمر۔ عبد الرحمن بن ابی بکر اور  
عبد اللہ بن زبیر کو بیعت یزید کے بارے میں دکھ پہنچایا۔  
بی بی عائشہ صدیقہ نے یزید کی بیعت لینے کے بارے میں  
معاویہ کو ملامت اور توہ پھٹ کی۔ معاویہ نے کسی عزیز کے  
گھر میں ایک کنواں کھدوایا اور گھنٹوں سے اس کا ہنہ چھپا

## بی بی عائشہؓ کوئی امریکن میم یا یورپین لیڈی تو نہیں تھی

اكانت عائشة رضي الله عنها أنسة أمريكية ام سيد أروبيه؟

HAZRAT AYESHA (RA) WAS NOT AN AMERICAN OR EUROPEAN LADY.

حقیقت فقہ حنیفہ در جواب حقیقت فقہ جعفریہ جو الاسلام غلام حسین عجبی جامع المنہج بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۶۴

۲۷۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ عائشہ تو مجھے شادی سے پہلے خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئی۔  
نرشتہ تجھے ربیعی چادر میں لایا۔ جب میں نے چادر کھولی فاذاہی انت پس تو اس میں تھی۔

بخاری شریف۔ ج ۳ کتاب الرؤیا باب المحبر فی المنام  
نوٹ۔ بی بی عائشہ کوئی امریکن میم یا یورپین لیڈی تو نہیں تھی کہ بہت دور رہتی تھی اور اس کے رشتہ کی خاطر اس کا ٹوٹا دکھانا چاہا۔ حضورؐ پاک اور عائشہ دونوں مکہ میں رہتے تھے اور بقول اہلسنت وہ چھ سال کی بڑکی تھی۔ پس حضورؐ پاک تو خود عائشہ کو دیکھ سکتے تھے۔ اس لئے یہ تصویر والا ڈھکوسلا من گھڑت ہے۔

۲۸۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی ہے کہ تزوج جیسا وہی بنت مسنہ سین کہ حضورؐ نے مجھ سے نکاح کیا تو میں چھ سال کی تھی اور میری رخصتی ہوئی تو میں نو سال کی تھی۔

بخاری شریف ج ۱ کتاب النکاح

نوٹ۔ مکہ کی زلیخا بی بی عائشہ میں کیا رکھا تھا کہ حضورؐ پاک نے اپنی ہم عمر بیویوں کے ہوتے ہوئے یا دوسری جوان عورتوں کے ملنے کے باوجود چھ سالہ ننھی ماں جی سے اپنے پچاس برس کے سن میں شادی رچائی۔

•••



دشمنانِ علیؑ مُردہ باد

شیعانِ علیؑ زندہ باد

یا علیؑ مدو

حکمت  
حقیقہحکمت  
حقیقہدر  
جواب

اس سالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سُنی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفحائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالف اور لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں،

نوٹ: اسے کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھائے

از قلم حقیقت رستم

خادمِ مذہبِ شیعہ وکیلِ آلِ محمد علامہ غلام حسین نجفی فاضلِ  
اعلیٰ مدرسہ اسلامیہ کراچی

ام المؤمنین حضرت حفصہؓ بد خلق تھیں جس بد خلق عورت کو لینے کیلئے کوئی تیار نہیں تھا  
اس کیلئے فقہ میں اہل سنت نے ایک باب بنا دیا

كانت ام المؤمنین حفصة رضى الله عنها سيئة الأخلاق

ولم يكدها احد يقبلها وقد بوب اهل السنة حول الموضوع فى الفقه

HAZRAT HAFZA (RA) WAS INDECENT WOMAN.

تحفہ حنیفہ در جواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۱۲۳

بخاری شریف کتاب النکاح ص ۱۳

نوٹ۔ بی بی حفصہ بد خلق تھی جیسا کہ معارج النبوة میں ہے کہ اسی بد خلقی کے  
باعث حضور نے اسے طلاق دی تھی اور طلاق کے بعد حضرت عمر نے سر میں خاک  
ڈالی تھی۔ سنی بھائیوں نے کیا مکاری کی ہے کہ جس بد خلق عورت کو لینے کے  
لئے کوئی تیار نہ تھا اس کے لئے فقہ میں ایک باب بنا دیا کہ اپنی بہن اور بیٹی  
اہل خیر کو پیش کرنا چاہیے۔

۱۲۳ سنہ شادی کے موقع پر گھر میں ڈھولک بجنی چاہیے کیونکہ  
ربیع بنت منوذ سے جب حضور پاک نے نکاح کیا تھا تو اس موقع پر  
مہلبہ نوازی ہوئی تھی۔

بخاری شریف کتاب النکاح باب ضرب العرف فی النکاح ص ۱۴

نوٹ۔ بے بنیاد بخاری شریف۔ عرف طیلے اور ڈھولک سے کیا جسے گا کچھ  
کنجریاں بھی اگر سنگوالی جائیں اور تھوڑا سا مزہ بھی کر دیا جائے تو محفل کی  
مدحت دو بالا ہو جائے گی اور پھر اس نیک عمل کا ثواب امام بخاری کی روح کو  
ہدیہ کر دیا جائے تو کیا ہرج ہے۔

۱۲۴ سنہ شادی سے پہلے دہن کا نوٹ دو لہا میاں کو دکھایا جائے کیونکہ رسول  
پاک کے پاس ریشمی رومال میں نکاح سے پہلے فرشتے بی بی عائشہ کی تصویر  
لائے تھے۔ بخاری شریف کتاب النظر قبل التزویج ص ۱۴

نوٹ۔ اسی بخاری شریف کتاب النکاح صفحہ ۵۴ پر لکھا ہے کہ فرشتوں کو  
تصویر سے اتنی نفرت ہے کہ جس گھر میں تصویر ہو اس گھر میں فرشتے داخل ہی نہیں

حضرت عائشہؓ کے بارہ میں فحش کفریہ کلمات

کلمات الکفر حول ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا  
INDECENT AND VULGAR LANGUAGE USED AGAINST  
HAZRAT AIYSHA (RA).

تحفہ حنیفہ در جواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

اہل دیوبند کی نبی نبی عائشہ پر تہمت کی نبی نبی جی نے نیم

برہنہ ہو کر مردوں کو غسل جنابت سکھایا۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۵۵ کتاب الغسل  
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۲۶۵ باب الغسل بالصواع  
بخاری شریف | دخلت افاواخو عائشہ علی عائشہ فساأھا  
کی عبادت | انھوں نے غسل البیضیٰ قدعت بانا نہ حرمین صاع فافقلت و  
افانست علی داسہا وینینا وینینا ہما ہما  
توجہ یہ عمر بن سعد قاتل ام حسین مہم کا پوتا ابو جبرین حنفی بیان کرتا ہے  
کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ میں اور کوئی بھی نبی عائشہ کا عالتہ  
کے پاس آئے پس عائشہ کے بھائی نے ان سے بنی کریم کے غسل کے بارے میں سوال  
کیا عائشہ نے ایک برتن جس میں ایک صاع تقریباً تین سیر پانی آسکتا تھا سگوا یا پھر  
اس پانی سے غسل کر کے ہمیں دکھایا اور پانی سر پر ڈالا اور ہمارے اور اسکے درمیان  
پر وہ تھا سو نوٹ / ار باب النصف اس روایت میں علامہ اہل سنت نے شرم جہاد  
کی تمام حدیں توڑ دیں۔ اور اس روایت نے گواہی دی کہ صحابہ کرام میں ایسے بے حیا  
لوگ تھے کہ وہ نبی کی بڑھی بیویوں کو چھو کر ان جناب کی محبوبہ اور حواں بیوی سے غسل  
جنابت کا طریقہ سیکھتے تھے اور اس شریعت کی محکمہ دار بیوی کے نبی کریم کے جوارح کرنے  
کا طریقہ پوچھ لیتا تو پھر کب وہ لیٹ جاتی اور نقشہ دکھ کر علمی دنیا میں اپنا نام  
روشن کرتی لہذا حول دلا قوۃ آلا باللہ احمد رضا بن محمد عثمانی نے بخاری شریف  
کی شرح فتح الباری میں اس جملہ کی تشریح میں کہ۔

## حضرت عائشہؓ کی ناقابلِ تحریر توہین

اھانة غلیظة لام المؤمنین عائشة رضی اللہ عنہا .

HUMILIATION AND INSULT OF HAZRAT AYESHA رضی اللہ عنہا

تحفہ حنیفہ در جواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۳۳۴

مگر دونوں مسورتوں میں مرد و عورت پر نہ کسی کفارہ کا ذکر ہے اور نہ ہی ان کی  
نہ حرکت کی مذمت ہے اس سے معلوم ہوا کہ حالت نماز میں ننگہ  
دلیوبند میں عورت سے جماع کرنا جائز ہے صرف بے چاری عورت پر یہ نازل  
گرا ہے کہ عورت کی نماز باطل ہے وہ دوبارہ پڑھے یہ فتویٰ دہلوی دجال  
کے منہ پر ایک اور جوتا ہے کہ مسائل ضرورت کے تحت ہوتے ہیں اہل  
سنت اپنی نمازی بیویوں سے انجلی حالت نماز میں جماع کرتے تھے  
اسی لئے علم اہل سنت کو ایسے مسائل بیان کرنے کی ضرورت  
پڑی ہے۔

فقہ دلیوبند بے پلے بیٹی پاک کا نماز میں عائشہ کو پیار کرنا  
دلیوبندی احباب اب تو روشن ہو گیا کہ تمہاری ننگہ میں عورت کو بحالت  
نماز جو مناد اور اسکی شرمگاہ کی زیارت کرنا اور اس کو چودنا یہ سب  
بائز ہے : اور تمہاری بخاری شریف ص ۵۲ کتاب الصلوة باب  
التسوية علی الفراش میں یہ صاف لکھا ہے بنی کہ تم جب نماز پڑھتے تھے  
تو میں ان کے قبلہ کی طرف سو جاتی تھی آنجناب جب سجدہ میں جاتے تھے  
تو حضورؐ غزنی کر میرے ساتھ بنیغزہ کرتے تھے یعنی مجھے ہاتھ کے  
ساتھ : باتیں تھے ۔ معلوم ہوا کہ بحالت نماز اپنی بیوی کو فقر دلیوبند میں مٹھی  
بھرنے جائز ہے کیا ابو بکر دعوہ عثمان بھی اور دیگر صحابہ کرام بھی اور مشائخ  
دلیوبند بھی اور شرفیاء دلیوبند بھی بحالت نماز بیویوں کو چومتے تھے انجلی  
شرمگاہ کی زیارت کرتے تھے ان کے ساتھ جماع کرتے تھے اور ان  
کو مٹھیاں بھرتے تھے۔

## شیعہ

اور

## تخریبِ قرآن

تالیف

مختار الاسلام و المسلمین آقا علی میلانی علیہ السلام

ترجمہ: محمد افضل حیدری

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

۱۰۔ گنگا رام بلڈنگ، شاہراہ قائد اعظم، لاہور

قرآن میں وہ سب کچھ ہے جو ہو چکا ہے ہو رہا ہے اور آئندہ ہوگا  
فی القرآن کل ما کان وما یکون وما ہو کائن .

**QURAN IS THE MENIFESTAION OF PAST, PRESENT AND  
FUTURE.**

شیعہ اور تحریف قرآن از آقا علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر مباح نرسٹ لاہور

۶۳

(۲) دوسرے حصے میں حرام کا ذکر ہے۔

(۳) تیسرے حصے میں سنن و احکام ہیں۔

(۴) چوتھے حصے میں تم سے جو گور گئے یا تمہارے آنے والوں کی خبریں ہیں۔

غیر الہی چیز سے جو تمہارے درمیان موجود اختلاف کو رفع (دور) کرنے کی موجب بنے گی اسے

امام محمد یا قرآن سے مروی ہے کہ قرآن چار حصوں میں نازل ہوا ایک حصہ پہلے سے ہے

دوسرا تمہارے دشمنوں کے ہاں ہے تیسرے حصے میں سنن و امثال ہیں اور چوتھا حصہ فرشتوں و

احکام پر مشتمل ہے۔

۶۔ محمد بن سلیمان بنسب اصحاب سے اور گوہ امام ابو الحسن سے نقل کرتے ہیں:

ہم نے امام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم آپ پر فدا ہیں۔

ہم قرآن میں ایسی آیات سنتے ہیں کہ ہم نے بھی تک جو قرآن سنا اس میں وہ آیات نہیں ہیں۔

نیز جس طرح آپ ان کی عمدہ انداز میں قرأت کرتے ہیں ہم اُس طرح قرأت بھی نہیں کر سکتے کیا ہم

گناہگار ہیں؟

تو امام نے فرمایا کہ نہیں تم گناہگار نہیں ہو البتہ قرآن کو ایسے پڑھو جیسے تمہیں تعلیم دی گئی

ہے اور پھر عقرب تمہارے پاس ایک شخص تمہیں تعلیم دینے اور سکھانے کے لیے آئے گا۔

۷۔ امام جعفر الصادق سے منقول ہے: انہوں نے فرمایا:

قرآن میں وہ سب کچھ ہے جو کچھ ہو چکا۔ جو رہا ہے اور آئندہ ہوگا اس میں لوگوں کے نام ہیں اور

وہ مجھے بتائے گئے ہیں نیز اس میں ایک ہی نام اتنے طریقوں سے آیا ہے کہ قابل شمارش نہیں اور اس

کو فقط وہی ہی جانتے ہیں۔

۱۔ اصول کافی جلد ۲ ص ۵۵

۲۔ اصول کافی جلد ۲ ص ۵۵

۳۔ اصول کافی جلد ۲ ص ۵۵

۴۔ تفسیر عیاشی جلد ۱ ص ۱۲

# الشہید المسموم

فی تاریخ

# حسن المعصوم

انرا

مولانا سید منظر حسن سہارنپوری اعلیٰ الشہ مقامہ

و مصنف

تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنین  
و دیگر سوانح عمری ائمہ معصومین علیہم السلام

ناشر

ولی العصر پبلسٹ، رتھ متہ، ضلع جھنگ

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ کی توہین

اہانة الامام حسن رضی اللہ عنہ .

## AN INSULT OF HAZRAT HASSAN (RA)

الشہید المسلمون فی تاریخ حسن المصوم از سید مظہر حسن سہارنپوری ولی العصر زمست ۱۳۱۷

۲۲۲

شادی کی۔ سند بن زبیر بھی اس کے ساتھ کجی کی جو ہمیشہ کجی کا تھا حضرت کو یہ حال مقدم ہوا تو طلاق دیا پس  
سند نے خط لکھا کہ اخص نے درود استغفار کی مسترک اور کہا میں اسے کجی میں نہ آؤں گی کیونکہ اس نے مجھے  
شہزاد کیا ہے۔

### بذلِ شہزادگی و اموال بہ ازواج

جن بستی صلوات اللہ علیہ نے بعض اوقات گمان گران رقوم بہ ازواج میں بدل کی ہیں۔  
روایت ہے کہ یکبار ایک عورت کے ساتھ شادی کی اس کے گھر کی سوکینیز میں اہلی شہزادی کو بھیجیں اور  
ہر ایک کے ساتھ ایک تیلی ہزار درہم کی تھی۔

دیگر حسن بن حیدر اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ امام حسن نے دو عورتوں سے متہ کیا ہیں  
ہزار درہم اور کچھ شیشے پڑا نہ شہزادی ان کے لئے بہرین میں انھوں نے کہا ایک حبیب قلبی سے  
عیدائی ہوتی ہے اس کے مقابلہ میں یہ متاع کیا چیز ہے۔ ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتان  
آپ کے مقابلہ میں ان کی ذرا حقیر سمجھا جاتی تھیں۔

### صورتِ طلاق آن امام آفاق

ابن ابی الحدید معتزلی نے ابو جعفر محمد بن حبیب سے روایت کی ہے کہ امام حسن کی بانی کے طلاق کا  
تقدیر کرتے تو اس کے پاس بیٹھ کر فرماتے ایسے ان اہل کذا و کذا چاہتی ہو کہ تم کو مقدر مال  
بمخوش وہ کہتے جو کہ مرضی مبارک ہو یا کہتی ہوں فرماتے یہ تم کو دیکھا اٹھتے تو مقدر مال اور پیام طلاق  
اس کے پاس بھجوا دیتے۔

ابو عبد اللہ جبر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اپنے بچوں میں بیویوں کو طلاق دی۔ اور ابو الحسن  
علی بن یوسف کا قول ہے کہ امام حسن کثیر التزوج تھے۔ خود بنت مغربین ریان سے شادی کی اس کے  
شکم سے حسن بن حسن پیدا ہوئے اور امام جعفر بن طحطاح بنت طلحہ بن حیدر اللہ سے عقد کیا اس سے ایک  
پسر ہوا جس کا نام طلحہ تھا۔ ایک زوجہ آپ کی ام بشر بنہ سعید انصاری تھی جس کے لٹن سے زبیر بن حسن  
اور محمد بن آسے۔ حنفی بنت انوش بن قیس وہ زوجہ تھی جسے زبیر بلالہ پلا کر آپ کو شہید کیا اور زبیر



## حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ کے بارہ میں کفریہ کلمات

کلمات کفریہ حول سیدنا حسن ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

A REMARKS OF INFIDELITY ABOUT HAZRAT HASSAN (RA)

الشہید المسلمون فی تاریخ حسن المصوم از سید مظہر حسن سہارنپوری ولی العصر نمٹ لاہور

۲۷۸

اور اس شہرت فرار ہم کہ امام حسین تیبہ قتل کی فکر میں ہیں۔ وہ خود پہلے سے خائف و ترسناک تھی دشمنوں کا مادہ کیا سزا ان نے وہ عظیم تر کیا کہیں انکو ہر اکھیں اور سوا یہ کہ خفا لکھا کہ اس عورت کو پریشان نہ کرنا اس بات نہ کرنے و در اگر قصہ زہر خورانی امام حسن سے ذرا بھی اسکے لب آفا ہوئے تو آتش فتنہ و فساد دشمن ہو جائے گئے خفا اور ہمارے شام میں پہنچے تو سواویسے حکم دیا کہ اس عورت میں آنا سوگ پر شہر کو دیکھنا سیاہ کریں دو کاہن سدا کریں اور تین شب و روز تمام شہر کے لوگ رسوم تعزیت اور کریں پھر وہاں کو غفلت میں بلانکر حال دریافت کیا اگلے روز تینے مانس یا ان میں ڈالنے اور آپ کی شہادت پانے کی مفضل کینت بیان کی اور کیا یہ سب کام محبت بزیاد اور تباری فرماں برداری میں کے امیر شام نے کہا تو یہ نیکو کیا نفل دیکھا جیکہ تعجب خدا اور رسول سے شرم نہ آئی اور زشار گھنڈار کیسے تاجدار اس پیشوںے اختیار کا ذرا خیال نہ کیا۔ جہد خلق و کرم و ولایت و مخالفت امام حسن کو یاد کر کے لو پڑی۔ زاری کہتا ہے کہ تین شبانہ مذہب شہر میں آئیہ و کجاں ہی جرتے روز معاویسے حکم دیا کہ ہکوم اسپ سے بانڈہ کر چا شش اسکا راکہ ڈر نہیں اور تینے پیکر کہ اسکو حیرتہ میل میں لہجائیں اور دست و پا بانڈہ کر دیا ہیں ڈالیں ایک فرسخ اس جزیرہ میں گئے بسے کہ طوقان فنا بادیہا پیدا ہوئی اور ایک جگہ اسکو لاکر گیا اور اس جزیرہ میں لکر ڈال دیا۔ پھر اس کا کہیں پتہ و نشان نہ آئے اگر چنان کہ نہ چیں تہ پیش

## ازواج

بیسیاں جو آنحضرت کے عقد میں آئیں کثرت سے ہیں حتی کہ بعض مواہبات میں تعدد ازواج جسے بیک تعدد و بگڑے نکاح ہما ستر تک بیان ہوئی ہے کثیر ہیں ان کے سوا بعض ظاہر ازواج زیادہ تر باعث اسکا یہ ہے کہ مجال نبیال آنحضرت صلوات اللہ علیہ کا دیکھ کر عورات فریفتہ ہوتیں اور اکثر ابتدا خواہش لگی طرت سے کیجاتی۔ نیز فرزند رسول خدا جان کر تعجب ترک عورات آپ کی ہم بستری کی عزت بجا تیں اور گواہ کو یہ معلوم تھا کہ عروسہ و راز تک ہر شرف سے مشرف نہ ہیں کسی تاہم تھوڑی خدمت ہی اس سے مستغنیہ مینا اپنے لئے کافی جاتی تیں یہی باعث تھا کہ امیر المؤمنین نے جو ایک مرتبہ بطور ہذر خواہی سرسبز کا ذکر کیا وہ فرمایا ہے اہل کو دشمن مطلق ہیں یعنی ازواج کو کثرت سے طلاق دیتے ہیں تم اپنی لڑکیوں ان سے بازو کرو۔ تو بعض کا بر قوم نے بروایت ایک بزرگ نے قبیلہ سہران سے لکھتے ہو کر کہ تم بخدا



## ازواجِ مطہرات کی توہین

## اهانة الا زوج المطهرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

## DISOWNING THE WIVES OF RASUL ALLAH ﷺ

سیاست راشدہ از علی اکبر شاہ ساجدہ اکیڈمی

۶۲

چند کے نام پیش کرتے ہیں۔

صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة باب فضائل اہلبیت مسند احمد ابن حنبل جزو اول جزو ثالث مستدرک حاکم جزو ثالث۔ صحیح ترمذی ک ۴۴۴ سورۃ ج۔ اشعۃ المعانی شیخ عبدالحق محدث دہلوی جلد چہارم۔

آنحضرت نے چار دنوں کے دنوں میں یہ بات لایا جو جانے کراہت میں ازواجِ شامل نہیں۔ سزا مسلسل نوہمیت تک روزانہ بعد نماز چنگاڑ خانہ میں پڑھتے رہے۔ آپ ہایمومل تھا کہ دروازے ہی سے اہلبیت رسالت کہہ کر خطاب ہوتا ہے۔ تفسیر و منشور میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ :-

”ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم نے اسی آنکھ سے دیکھا کہ جناب رسول خدا روزانہ نوہمیت تک بعد نزول آیت تطہیر حضرت علی کے دروازے پر ہر ایک نماز کے بعد تشریف لاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اے اہلبیت رسالت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر آیت تطہیر تلاوت فرماتے پھر الصلوٰۃ رحمکم اللہ۔ روزانہ ہر نماز کے بعد پانچ وقت آنحضرت ایسا کرتے“

آیت تطہیر شیعہ پاک کے لئے نازل ہوئی، اسکے راوی بڑے پاس رکھے ہیں جنہیں ازواجِ رسول بھی شامل ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں۔ الن بن مالک، اسعد بن ابی وقاص، عائشہ، ام سلمہ، ابوسعید خدری، عبداللہ ابن عباس، جابر ابن عبداللہ زید بن ارقم اور حضرت علی۔

تقریباً سب ہی علماء اہل سنت اس بات کو تسلیم کرتے ہیں سوائے چند کے۔ ان کے نزدیک تو انھوں نے ازواج کو بھی اہل بیت میں شامل کر کے پاک و طاہر فرمایا۔ اگر ہم اس کا جائزہ لیں تو بات صاف ہو جائے گی۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ آیت ازواج پر چسپاں بھی ہوتی ہے یا نہیں۔ ازواجِ رسول کیلئے کوئی بھی چیز نہیں کہہ سکتا کہ وہ مہنوم بنتیں، پھر یہ بات کتنی عجیب ہے کہ مہنوم بھی نہ تھیں اور سبر نجاست بھی پاک بھی تھیں۔

کتاب مستطاب

# تور شہید اور شہداء

مُصَنَّف

حضرت حجۃ الاسلام سید محمد سلطان الوعظین شیرازی دام ظلہ

مترجم

جناب الحاج مولانا سید محمد باقر صاحب باقری رئیس جو اس ضلع پاربنکی

ناشر

## کتاب خانہ شاہ ولی اللہ خان دہلوی لاہور

ملنے کا پتہ

افتار بکسٹو پو رجسٹرڈ مین بازار اسلام پورہ لاہور۔

ام المؤمنین صدیقہ کائنات حضرت عائشہؓ نبی کریمؐ کی رسالت و نبوت کے بارہ میں مشکوک تھیں  
 كانت ام المؤمنین عائشة في ريب من نبوة الرسول

HAZRAT AYESHA (RA) WAS DOUBTFUL ABOUT THE  
 APOSTLEHOOD OF PROPHET MUHAMMAD (PEACE BE UPON  
 HIM)

پوربید عا در خورشید غا در ترجمہ تہمائے پناور حصہ دوم ۱۴۰۰ از سید محمد سلطان شیرازی افکار بک ڈپولارور

ابو بکر اپنی بیٹی کے گھر پہنچے تو ان کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ عائشہ سے ناراض ہیں، انہوں نے کہا کہ تہائے دریاں  
 جو تفضیہ ہوا اس کو بیان کرو تا کہ میں فیصد کروں، غیر گئے عائشہ سے فرمایا نکلیں، ارا ان کا کہ تم کہو گی یا میں بیان کروں؟  
 انہوں نے جواب دیا بل نکلے ولو تغفل الا حقاً تم ہی بتاؤ لیکن بات یہ ہے کہ انہا راجعاً نہ ہوں،

اور اپنے دوسرے بھلے میں ان حضرت سے کہا۔

انت الذی تزوجہ انک ہی اللہ۔

تم تو وہ ہو کہ اپنے کو اتنی خدا کا نبی کہہ بیٹھے ہو۔

آیا ان جملوں سے مقام نبوت پر حملہ نہیں ہوا؟ معلوم تو یہ ہوتا ہے کہ شاید عائشہ رسول خدا کو جنت پہنچتی ہی نہیں سمجھتی تھیں  
 اور جب تو اس حضرت کی شان میں ایسے شعرے استہجان کرتی تھیں۔

اس قسم کی اہانتیں آپ کی کتابوں میں کثرت سے منقول ہیں جو سب کی سب آج حاضرین کے آرا و اذیت اور دل  
 ریش کا باعث بنتی ہیں۔

آخر فریقین کے علماء و مؤرخین لکھتے ہیں کہ تاریخ اسلام میں دوسرے اذواج و خلفاء کے لئے نبوتی ان کیوں نہیں  
 لکھی؟ اور کوئی تنقیدیوں نہیں کی؟ حتیٰ کہ حضرت عمر کے لئے بھی اس قسم کے ایرادات نہیں لکھے فقط عائشہ ہی کے طور طریقے  
 ان کی بدنامی کا سبب بنے اور ہم بھی عائشہ کے بارے میں وہی کہتے ہیں جو خود آپ کے اکابر علماء نے کہا ہے، آیا آپ نے  
 امام غزالی کی کتابیں، تاریخ طبری، مسعودی اور ابن اعثم کوئی وغیرہ کا مطالعہ نہیں کیا ہے کہ آپ کے بڑے بڑے علماء نے  
 ان کو احکام خدا و رسول کے مقابلہ میں سرکش اور نافرمان قرار دیا ہے؟ آیا اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے انحراف  
 بیک جہتی اور سعادت کی دلیل ہے؟ اس کے بعد بھی آپ اس کی شکایت کرتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین کی تاریخ زندگی  
 کو خدا رکھوں کہا؟ خدا و رسول کے احکام سے سرکش، غیبت رسول کے مقابلہ میں بغاوت اور ان حضرت کے علم نبوت  
 وحی سے جنگ کرنے سے بڑھ کر اور کونسا تاریخی واقعہ ہو سکتا ہے؟

حالانکہ آیت ۳۳ سورہ احزاب میں نازل آئی حضرت کی تمام بیویوں سے خطاب فرماتا ہے۔

وحرورن فی بیوتکن ولا تخرجن البیاحلیة الا ودلی۔

یعنی اپنے اپنے گھروں میں سکون سے بیٹھو اور بیٹھ کر نہ جاؤ گے، نہ بیٹھ کر نہ نکلو گے۔

چنانچہ آج حضرت کی دوسری بیویوں نے اس حکم کی پابندی بھی کی اور بغیر کسی ضروری کام کے گھر سے باہر قدم  
 نہیں رکھتی تھیں یہاں تک کہ عائشہ نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# نادیہ

زنجانی منزل زنجانی سٹریٹ

منگلپورہ روڈ گڑھی شاہو لاہور ۵۴۸۴۰

سہ قسمت  
مکتبہ ایبٹ آباد

## حضرت علیؑ کے بارہ میں غلو الغلو فی علی رضی اللہ عنہ

### OVER PRAISING THE STATUS OF HAZRAT ALI (RA)

۹۶

ہی ہیں۔ سب سے پہلے یہ اسم مبارک خدا کی طرف سے انہی کو عطا ہوا۔  
بہن وجود اقدس تمام انبیاء کے علاوہ بیت اللہ میں پیدا ہوا۔ پس ثابت ہوا کہ  
خدا کا ہمنام فرشتہ اور ملک صدق اور ایلیا اسی وجود اقدس کے اسماء مقدسہ میں  
علیؑ آپ کو خدا کا دیا ہوا نام ہے کہ خدا نے رکھا تھا اور ملک صدق و صفی نام تھا جو  
آپ کی سلامت روی سے مشہور ہوا یا انبیاء ماسلف کہ ہر ہلاکت سے بچا کر سلامت  
رکھنے سے مشہور ہوا۔ فرشتہ آپ کو اس لئے کہا گیا کہ عالم دنیا میں اس وقت تک  
نہ آئے تھے اس واسطے وہ فرشتہ سیرت تھے۔

اس امر کو حضرت یعقوبؑ نے اپنی اولاد کو وصیت کرتے ہوئے بیان کیا تھا۔  
پیدائش باب ۴۹۔ آیت ۱۰۔ ۱۱

”یہود سے ریاست کا عصا جدا نہ ہوگا اور نہ حاکم اس کے پاؤں کے درمیان  
سے جاتا رہے گا جب تک سیلا نہ آئے“

یہ ترجمہ ۱۸۹۷ء کا ہے اس سے قبل اس لفظ سیلا کو شیلا اور شنو اور شیلو  
لکھا جاتا رہا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ یہودا کے قبیلہ کی حکومت شیلا یا کہ سیلا و  
شنو و شیلو کے آنے تک قائم رہے گی پھر ختم ہوگی۔  
اس امر کو حضرت یسعیاؑ اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

یسعیاؑ باب ۹۔ آیت ۶

”کہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا (ہوگا) اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا (جائیگا)  
اور سلطنت اس کے کندھے پر ہوگی اور وہ اس نام سے کہلائے گا۔ عجیب، مشیر  
خدا لئے قادر۔ بدیت کا باپ، سلامتی کا شہزادہ اس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی  
حکمی کچھ انتہائی نہ ہوگی۔“

پس اس فرمان سے سیلا یا کہ سیلا کی آمد کا ثبوت ملتا ہے جو ملک صدق ہے  
جس کو سلامتی کا بادشاہ کہا گیا ہے۔ اسی آیت میں اس کو سلامتی کا شہزادہ کہا ہے اور  
وہی ہمنام خدا ہونے کی وجہ سے عجیب ہوا یعنی مظہر العجب جس کو مشیر خدا لئے قادر  
کہا گیا ہے سیلا یا کہ سیلا عبرانی لفظ ہے جس کا عربی ترجمہ اسد اللہ مشیر خدا ہوتا  
ہے اور دوسری طرف شیلو یا شنو کا ترجمہ قاتل اژدر ہوتا ہے جس کو حی در یعنی کہ

## حضرت علی کی توہین اھانة على رضى الله

### AN INSULT OF HAZRAT ALI (RA)

۹۷

حیدر کہا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے تسمیہ کے باعث مرحب یہودی کے جواب میں حضرت علی نے فرمایا:

”أنا الذي سمعتني احمى حيدرة“

”میں وہ ہوں جس کا نام ماں نے حیدر رکھا ہے۔“

حضرت عیسیٰ نے دنیا سے جانے کے قریب بنی اسرائیل کو فرمایا تھا۔

متی باب ۲۱ - آیت ۴۳

”اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی اور ایک اور قوم کو جو اس کے میوے لائے، دی جائے گی اور جو اس پتھر پر گرے گا پتھر ہوگا اور جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا۔“

۶ منرت عیسیٰ کے بعد خدائی حکومت یا نبوت قوم عرب کو ملی۔ جن میں سے حضرت رسول خدا محمدؐ ہوئے جن کے ساتھ ان کے پیش کار و پیشرو خدا کے ہمنام حضرت علیؑ پیدا ہوئے جنہوں نے یہودی حکومت اور طاقت کا مرحب، عنتر اور حارث خیبروں کو قتل کر کے ختم کر دیا۔ جو باوجود نبی و رسول نہ ہونے کے ابدی یعنی امام خلق ہوئے اور رہبر اور پیشوائے عالم پیدا کئے گئے جو سردار جہاں بنی موعود کے پیشکار و پیشرو تھے جن کے طریق پر حضرت عیسیٰ بھی اسی بنی موعود کے پیشرو تھے۔ یہی ملک صدق جو خدا کے ہمنام اور دربار کبریا کے ابدی کاہن تھے ان کے سوا اور کوئی وجود دنیا میں ان اوقات کا نہیں پیدا ہوا۔ لہذا (ورڈ آف گاڈ اینڈ ورک آف گاڈ) کے مطابق خدا کے اس قول کا فعل ملک صدق ہمنام خدا کی اس درگاہ کا ابدی کاہن ہی وجود اقدس حضرت علیؑ ہی تھے اور ہیں جن کو ملائکہ نبی اور حضرت عیسیٰ نے ایلیا کے مقدس نام سے یاد کیا، جن کی معرفت یسعیاہ نبی نے اپنے صحیفہ میں اس طرح کرائی ہے:

”جاگ جاگ تو انائی پہن لے اے خداوند کے بازو جاگ۔ جیسا اگلے

زلزلے میں اور سلف کی پشتوں میں کیا۔ کیا تو وہی نہیں جس نے رامب

کو کاٹا اور اژدھے کو گھائل کیا۔ کیا تو وہی نہیں جس نے سمندر اور بڑے

گھراؤں کا پانی سکھا ڈالا۔ جس نے دریا کی تھاہ کو رستہ بنا ڈالا تاکہ وہ

جن کا ندیہ لی گیا پار اتریں۔“ (یسعیاہ باب ۵۱ - آیت ۱۹)



بسم الله الرحمن الرحيم

# عمدة المطالب

جلد اول

ترجمه به مناقب آل ابی طالب

از

ملك العلماء مولانا ملك محمد شريف صاحب قبله شاه سلوئی  
ملتان



مكتبة الساجده  
شمس آباد كاتوئی - ملتان - پاکستان

(بار دوم)

# تو میں حضرت علیؑ (العیاذ باللہ) اھانۃ علی رضی اللہ (معاذ اللہ)

AN INSULT OF HAZRAT ALI

۳۵۶

ملوں (ابیس) ... خدا کی قسم اے ابو طالبؑ کے فرزند! جو شخص بھی آپ کے ساتھ بغض رکھتا ہے میں نے لفظ کے قرار کے وقت میں اس کے باپ کے ساتھ اس کی ماں کے رحم میں شریک ہوں اور اس کی ماں میں بھی شریک ہوتا ہوں کیا آپ نے اللہ عزوجل کی کتاب کی یہ آیت نہیں پڑھی۔ وشارکہم فی الاموال والاوکاد۔ اے ان کے مال اور اولاد میں شامی بھارت۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؑ کے ساتھ خانہ کعبہ کے صحن میں بیٹھ رہا تھا۔ اسی خانہ میں ایک شخص آیا جو بہت بڑا تھا۔ اچھی لکھا ہوا تھا۔ دیکھ کر میں نے فرمایا کہ یہ ایک مہاجر ہے۔ رسول اللہ نے اس کی طرف متوجہ کرنا یا تم پر لعنت ہو۔ علیؑ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا یہ فرمایا کی نہیں مانتے یہ ابلیس لعین ہے۔ علیؑ نے جگہ کی کہ پشیمان اور سو بڑھ کو پیر کر دینا پیر گیا کو کیا یا رسول اللہ! میں اس کو ضرور قتل کر دے گا۔ لڑایا یا علیؑ معلوم نہیں اس کو وقت معاف کر دیا گیا ہے۔ یوں کہ حضرت نے اس کو چھوڑ دیا۔

ابلیس نے کہا۔ اے علیؑ! مجھے چھوڑ دینیے۔ میں آپ کو ایک خوشخبری سناتا ہوں۔ مجھے آپ پر اللہ کے شیعوں پر کوئی نرسرت نازل ہے۔ خدا کی قسم جو شخص بھی آپ سے بغض رکھتا ہے میں اس کے والد کے ساتھ اس کی ماں کے ساتھ شریک ہوتا ہوں۔ یہ سب آفرانہ کریم میں موجود ہے۔ وشارکہم فی الاموال والاوکاد الحج رسول اللہ نے علیؑ سے کہا اس کو چھوڑ دینیے۔ آپ نے چھوڑ دیا۔

کتاب ابراہیم بن ابرہہ سے روایت ہے کہ کتاب ابن عباس میں اسماعیل ابن ابان سے روایت ہے۔ یہ دونوں شخصیات حضرت امام حسینؑ کے ایک مدینہ ابان کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ اور بلالؓ رسول اللہ کے فضائل سے ہم کو دیکھتے ہوئے آپ کی تکیا میں نکلے صوبے لوگ پہاڑ کے پاس بیٹھے تو رسول اللہ کے قدم کھاننا ہم کو بڑی اچھوتی لگی۔ شخص کو دیکھا جو کھینچا گیا اور اپنے کندھے پر ایک کھانا رکھا ہے۔ ہوسنے بیٹھا ہے علیؑ نے فرمایا۔ اے بلالؓ! تم نے ان بیٹھ جاؤ۔ میں ایک جہاز لانا کہلا۔ آج رات یہاں رہو گئے۔ تم صوبے پہنچ کر فرمایا کہ اللہ کے بندے آتے۔ یہاں لوگوں کو دیکھا ہے کہ تمہارا رسول بھی ہو سکتا ہے۔ یہ سن کر حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں ہوں گے کہ اللہ کا بندہ تھا جس کو اس کا کہنا۔ اس کی آنکھوں کے درمیان لگا اس نے ایک نوبت تین تین گھنٹے۔ نماز پڑھا۔

مہرورد اور یوں سے سیاہ بزرگی انہوں نے اس کے ارد گرد طواف کرنا شروع کیا۔ حضرت علیؑ اس کی طرف بڑھنا نہ ہوئے۔ آپ اچھی جاہلی رہت تھے کہ اس آٹھویں پہاڑ کی طرف سے دل پر برے آئے ایک پرندے نے اس کا نایاب نغمہ اور دروسوں نے اہل ایمان کو پھرتا اور لگا تا کہ اس شخص کو اپنے پروں سے وارے سنبھالنے لگتا اور گھومنے اور آدمی چلے گئے۔ درختا پرندے والی جگہ پہاڑ پر بیٹھ گئے۔ حضرت نے بلالؓ سے فرمایا آؤ پہاڑ پر چلیں اور ان پرندوں کا پتہ کریں۔ حضرت علیؑ اور بلالؓ انہیں پہاڑ پر چڑھ گئے۔ وہاں جا کر یہ دیکھتے ہیں کہ پہاڑ کے عقب سے رسول اللہ تشریف لارہے ہیں۔ حضرت علیؑ کو دیکھ کر رسول اللہ نے کہا۔ یا آپ نے فرمایا کہ میں کبیرہ فاطمہ کیوں ہوا۔ آپ نے تمام واقعات سے لگا لگا کر انہیں بتائے فرمایا۔ اے علیؑ! تمہیں معلوم ہے وہ پرندے کون تھے؟ عرض کیا نہیں؟ فرمایا وہ جبرائیلؑ اور میکائیلؑ تھے۔ دونوں میرے ساتھ باقر میں تشریف لے آئے انہوں نے آواز کو سن کر معلوم کیا کہ وہ ابلیس ہے۔ اور یہ دونوں میری اولاد کو پہنچیں۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہؓ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کے پاس میں نے سات درختوں اور سات چھتے ہوسنے پندے۔ اور ایک چالہ اور دھکا اہل ایک خاص شہر کا اور ایک چالہ لڑکے کا اور ایک کوزہ کوزہ کا۔ ان چیزوں کو دیکھ کر آپ سجدہ شکر میں گر پڑے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور اللہ کے باپ پر درود بھیجا۔ آپ نے ان چھتوں کے سامنے کھجوروں کا طبق بڑھا دیا۔ جب لوگ اس کے کھانے سے فارغ ہوئے تو آپ نے دست برآوردن کے سامنے رکھا۔ دروازے کے پیچھے سے ایک سائل نے آواز دی۔ اے اہل بیت! کم کی سکن

## حضرت علیؑ پر من گھڑت الزام

افتراء المخترعة علی علیؑ (العیاذ باللہ)

A SELF CREATED ALLEGATION ON HAZRAT ALI (RA)

۲۲۴

آپ نے مجھ دشنام کی حالت میں کہ آپ ہر مومن اور ہر مومنہ کے سردار ہو گئے، ابو بکر باقرانے تہدید میں سحمان نے نفاذ میں العصاب میں اسناد و سند سالم بن ابی جعد سے روایت کی ہے۔ کہ کسی نے حضرت عمر بن خطاب سے پوچھا آپ تو علیؑ پر السلام کے بارے میں ایسی بات کہتے ہیں جو اور اصحاب انہیں مسلم کے بارے میں نہیں کہتے کہ اعلیٰ تر میرے مولا ہیں!

سادہ یہ ابن عمار نامی ہجر صنادید علیہ السلام سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ فرمایا من کنتم مولیٰ کا فعلی مولیٰ تو ایک مدنی شخص نے کہا خدا کی قسم یہ حکم خداوندی نہیں بلکہ یہ اپنے طرف سے غلط کہتے ہیں اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ولتقول علیینا بعض الاقادیل الی کا ترجمہ میں تک سمان جمال ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب لوگوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؑ پر السلام کا ہتھیار لے کر پورے ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ اس کی آنکھوں کو دیکھو۔ کہ اس طرح گھوم رہی ہیں جس طرح جنوں کی آنکھیں گھومتی ہیں۔ اس وقت جبرائیلؑ یہ آیت لے کر حاضر ہوئے۔ وان یکاد الذین کفرو ان یرزقون انک بالبصار هم لمام معوا الزکو ویقولون انہ لعجنون۔ کا ترجمہ قرآن کریم میں تو اپنی نظر دوسے میں ہندہ دی۔ کہتے ہیں یہ دیوانہ ہے۔

عمر ابن زبیر نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت قتلنا اعظکم لہو احدہ کا ترجمہ میں نہیں ایک نصیحت کرتا ہوں۔ کہ بارے میں پوچھا فرمایا یہ ولایت ہے۔ میں نے عرض کیا یہ کیوں کہ فرمایا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے علیؑ کو لوگوں کا امام مقرر کیا اور فرمایا۔ من کنتم مولیٰ کا فعلی مولیٰ جس کا ترجمہ سردار ہوں اس کے علیؑ سردار ہیں تو لوگ شک کرنے لگے اور کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ہمیں ایک نئی بات کی طرف بلا رہے ہیں۔ اپنے اہل بیت کو ہمارے ہی گروں پر مسلط کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور یہ آیت پڑھی۔ قتلنا اعظکم لہو احدہ کا ترجمہ میں نہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں۔ میں نے وہ چیز ادا کر دی ہے۔ جو تمہارے رب نے تم پر فرض کی ہے۔ انکونوا للہ، منشیٰ دشاہی۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر وہ دو اور ایک ایک ہو کر گھڑے ہو جاؤ۔ جتنی سے مراد وہ امام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بعد ان دونوں رسولوں اور ان کے اولاد سے ہوں گے۔ دیکھ کہنے لگے (دوسرے یعنی رسول اللہ ﷺ نے تیرے سوا کسی کو مراد نہیں لیا۔

علامہ سید مرتضیٰ علم الہدی نے کتاب تنزیہ الانبیاء میں تحریر فرمایا ہے۔ ابتداء امر میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر المومنین کی امامت پر بعض فریقوں کو قریش سے کہا یا رسول اللہ ﷺ اسلام کا ابتدائی زمانہ ہے۔ یہ لوگ اس بات پر راضی نہیں ہوں گے کہ نبوت تم میں اور امامت میرے میں ہو۔ اگر آپ امامت کسی اور میں مقرر کر دیں تو بہتر ہوگا۔ فرمایا میں نے یہ بات اپنی دل سے اور امتیاز سے نہیں کی۔ بلکہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے اور یہ بات مجھ پر فرض کی ہے۔ کہنے لگے اگر آپ اللہ کے خوف کے بارے میں کام نہیں کر سکتے۔ تو خلافت کے بارے میں علیؑ کے ساتھ قریش کا ایک آدمی شریک کر دیجیے تاکہ لوگوں کا اضطراب بھی ختم ہو۔ اور آپ کا کام بھی پورا ہو جائے۔ اگر آپ نے ایسا کر دیا۔ تو لوگ آپ کے خلاف نہیں ہوں گے۔ یہ آیت نازل ہوئی۔ لیس اللہ کنت لیحب بطن عملاً و لعلو کون من اللہ مسرین۔ اگر تم نے کسی کو شریک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا تو میرے علیؑ ضبط ہو جائیں گے۔ اور خفا مٹا اٹھانے والے میں ہو جائیں گے۔ عید اللعظم حسنی (صحابہ مزار مقام راسے نزد نذران) حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ جو عمر کے ایک آدمی نے کہا قریش میرے پاس جمع ہوئے پھر تم مجھے معلم کی خدمت میں حاضر کرنے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ تم نے نبوت کی عبادت چھوڑ دی۔ اور آپ کی پیروی کی۔ ہمیں علیؑ علیہ السلام کی ولایت میں شریک کر دیں تاکہ ہم پر شرکاء ہو جائیں۔ جبرائیلؑ نے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ لے لو! اگر آپ نے کسی کو شریک کیا تو آپ کے سوا اور کوئی نہیں ہوگا۔ اس آدمی نے کہا۔ جب مجھ سے کسی کو تکلیف لاحق ہوئی تو میں نے اختیار کر لیا کہ اگر آپ نے اسے گھڑے سے پر سوار ایک آدمی ملا جس کے سر پر زرد عمامہ تھا۔ اس کے جسم سے شکر کی حویلی داری

تہذیب و تمدن کا دور

# کتاب سلیم بن قیس کوئی

متوفی حدود ۱۰۰ھ

اس

مولانا ملک محمد شریف صاحب قبلہ شاہ رسولی بلتستان

ناشر

مکتبہ الساجدہ، ۱۸ شمس آباد کالونی بلتستان (جنوبی پاکستان)

ہر آدن تعداد ایک ہزار  
عزیز پریس برائے مولانا محمد شریف بلتستان

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عائشہ، حضرت علیؑ کی توہین

اہانة الرسول صلى الله عليه وسلم و عائشة و على بن ابى طالب :

DESECREATION OF THE HOLY PROPHET (SAW),  
HAZRAT ALI (RA) AND HAZRAT AIYSHA (RA).

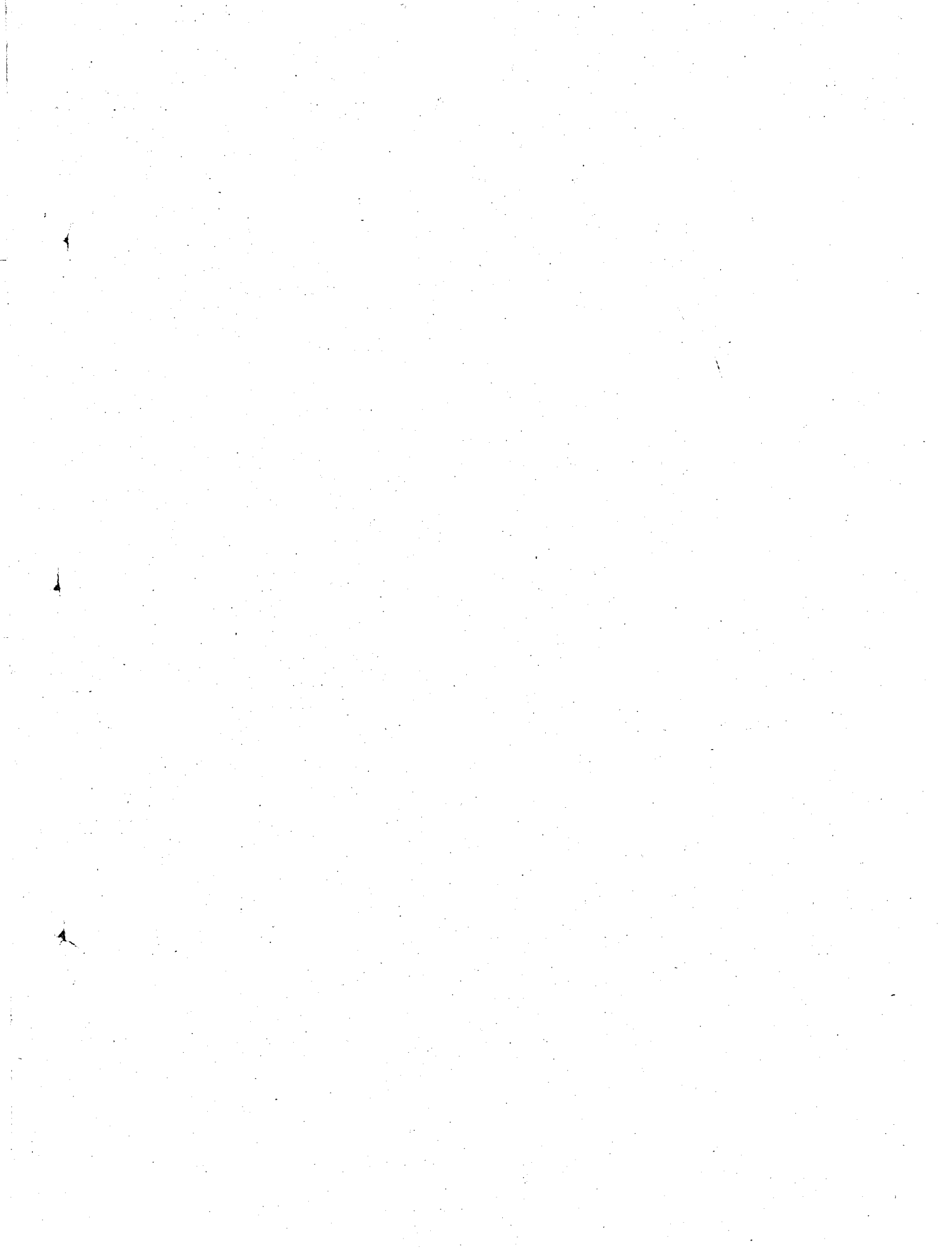
کتاب سلیم بن قیس کوفی متوفی ۷۰ھ از ملک شریف شاہ رسولی ملتان

۱۹۷

نیز وہ لوگوں کے سینور کے سامنے تان لیا تو حضرت نے تیار ہو کر کھڑکے کو دیکھا کہ وہ توہین  
حنفیہ کے لشکر کے ساتھ مٹا حملہ کر رہا ہے۔ یہ لوگ کھڑکی سے ان پر ٹوٹ پڑے، کھڑکی اور  
مٹھکے کے ساتھ جھیل نے سامنے سے حملہ کر دیا۔ ان کو ان کے قتل سے بچا دیا۔ اور ان میں کافی  
دار رکھے۔

## جو اپنے رائے مانگا۔ وہ تمہارا سب رائے مانگا

ابا بقیہ سلیم بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کتاب میں نے مقداد سے حضرت  
علیؑ علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا۔ مقداد نے کہا کہ رسول اللہ کے ساتھ سفر کرنا  
رسول اللہ نے اپنی عورتوں کو بروہ کا حکم نہیں دیا تھا۔ مقداد رسول اللہ کی فریفت کرتے تھے۔  
رسول اللہ کے پاس اور کوئی فارم نہ تھا۔ رسول اللہ نے یا رسول اللہ ایک ہی لحاف تھا۔  
رسول اللہ کے ساتھ بی بی عائشہ، بنتین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور زینب علیہا السلام کے درمیان ہوتے  
تھے۔ ان حضرات پر صرف ہی ایک لحاف ہوتا تھا۔ جب رسول اللہ رفت کو نماز سب کی فاطمہ  
ثیابہ اور سبوتے تھے۔ تو رسول اللہ لحاف کو درمیان سے بٹا کر رکھے۔ رسول اللہ حاف کی  
مقداد نے چپے دہاتے تھے۔ کہ وہ چپے کے کپڑے کے ساتھ لگ جاتا تھا۔ اسی لحاف کے دبا  
کے ہی چھ حضرت علیؑ اور زینب علیہا السلام کے درمیان ہوتا تھا۔ رسول اللہ نے ان کو  
پہنے تھے۔ حضرت علیؑ کو ایک ننگا بٹوڑا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ نے نماز کو ختم کیا  
پیار رکھا۔ حضرت کی بی بی زینب علیہا السلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس  
صیغے میں رت بسک کر کبھی نماز پڑھنے لگ جاتے تھے، اور یہی حضرت علیؑ کی تسلی اور  
نورانی میں مصروف ہو جاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لحاف کرتے رہے رسول اللہ نے



## تاریخی دستاویز

### پانچواں باب

# شیعہ اور عقیدہ امامت

### الباب الخامس

# الشيعة و عقيدة الامامة

### Chapter V

## The Shias and the doctrine of Imaa-mat (The religions Guidance and Leadership).

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی  
انتیس (29) کتابوں کے پانچاس (49) حوالہ جات ہیں۔





الاصول  
من  
الکتابین  
تالیف

تأليف العلامة الأبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق  
الكليني السمرقندي

المؤلف في سنة ٣٢٨ / ٣٢٩ هـ  
مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه على أكبر نقارى

فحصه بمشرفه

الشيخ محمد الأيوبي

الناشر

دار الكتب الإسلامية

مرضى آخوذى

تهران - بازار سلطاني

تلفن ٢٠٤١٠

الجزء الثاني

الطبعة الثالثة  
١٣٨٨ هـ

## امام رسول اللہ کے برابر ہیں

### الامام بمنزلة رسول الله صلى الله عليه وسلم

#### ALL IMAMS ARE EQUAL IN RANK AND STATUS TO PROPHET MUHAMMAD ﷺ

الاصول من الكافي جلد اول تأليف أبي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق اليكفي المتوفى ۳۲۸ طبع ايران

—۲۷۰— كتاب الحجّة ج ۱

تبارك وتعالى يطاعتنا ونهى عن معصيتنا ، نحن الحجّة البالغة على من دون السماء و فوق الأرض .

۷- عده من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن عبد الله بن بحر ، عن ابن مسكان ، عن عبد الرّحمن بن أبي عبد الله ، عن محمد بن مسلم قال : سمعت أبا عبد الله ﷺ يقول : الأئمة بمنزلة رسول الله ﷺ إلا أنهم ليسوا بأنبياء ، ولا يحل لهم من النساء ما يحل للنبي ﷺ ، فأما ما خلا ذلك فهم فيه بمنزلة رسول الله ﷺ .

#### ﴿ باب ﴾

﴿ أن الأئمة عليهم السلام محدثون منهمون ﴾

۱- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحجاج ، عن القاسم بن محمد ، عن عبيد بن زرارة قال : أرسل أبو جعفر ﷺ إلى زرارة أن يعلم الحكم بن عتيبة أن أوصياؤه عليه وعليهم السلام محدثون .

۲- محمد ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن جميل بن صالح ، عن زياد بن سوفة ، عن الحكم بن عتيبة قال : دخلت على علي بن الحسين ﷺ يوماً فقال : يا حكم هل تندي الآية التي كان علي بن أبي طالب ﷺ يعرف قاتله بها ويعرف بها الأمور العظام التي كان يحدث بها الناس ؟ قال الحكم : فقلت في نفسي : قد وقعت على علم من علم علي بن الحسين ، أعلم بذلك تلك الأمور العظام ، قال : فقلت : لا والله لا أعلم ، قال : ثم قلت : الآية تخبرني بها يا ابن رسول الله ؟ قال : هو والله قول الله عزّ ذكره : « وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبي (ولا محدث) » ، وكان علي بن أبي طالب ﷺ محدثاً ؟ فقال له رجل يقال له : عبد الله بن زيد ، كان أخا علي لأمه ، سبحان الله محدثاً ؟ كأنه ينكر ذلك ، فأقبل علينا أبو جعفر ﷺ فقال : أما والله إن ابن أمك بعد قد كان يعرف ذلك ، قال : فلمّا قال ذلك سكت الرجل ، فقال : هي التي هلك فيها أبو الخطاب (۱) فلم يندما تأويل المحدث والنبي .

(۱) هو محمد بن مقلas الاسدى الكوفى كان غالباً ملعوناً ، كان يقول : ان الائمة انبياء لاسع انهم محدثون ولم يفرق بين المحدث والنبي ثم عدل عنه . وكان يقول : انهم آلهة . ( ذكره الشهرستانى فى اللؤلؤ والناسخ ) .

الأصول  
من  
الكافي  
تأليف

تفاناً لاسلاماً لابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق

الكليني السري

المنوقي سنة ۳۲۸/۳۲۹ هـ  
مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه على أكبر نقفاری

هضن بمشروعه

الشيخ محمد الاخواني

الناشر

دار الكتب الاسلاميه

الجز الأول

مرضى آخوذي

تهران - بازار سلطانی

تلفن ۲۰۴۱۰

الطبعة الثالثة

۱۳۸۸

## بحالت تقیہ (جھوٹ) جو امام کے اس پر عمل کریں

ویسعمہم ان یاخذوا بما یقول وان کان تقیہ

FOLLOW THE IMAM WHEN HE IS UNDER THE STATE OF TAQIYAH.

الاصول من الکاظم جلد اول تألیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق البکائی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ج ۱

کتاب فضل العلم

-۴۰-

## ﴿باب سؤال العالم وتذاکره﴾

۱ - علی بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن ابن ابي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن ابي عبدالله عليه السلام قال : سألت عن مجذور أصابته جنابة فنسلوه فمات قال : قتلوه ألا سألو فان دواي العي السؤال <sup>(۱)</sup> .

۲ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز عن زرارة ومحمد بن مسلم وبريد <sup>(۲)</sup> العجلي قالوا : قال أبو عبدالله عليه السلام لحرمان بن أعين <sup>(۳)</sup> في شيء سأله : إنما يهلك الناس لأنهم لا يسألون .

۳ - علي بن محمد ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمد الأشعري ، عن عبدالله بن ميمون القداح ، عن ابي عبدالله عليه السلام قال : قال : إن هذا العلم عليه قفل ومفتاحه المستقلة . علي بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن ابي عبدالله عليه السلام مثله .

۴ - علي بن ابراہیم ، عن محمد بن عيسى بن عبید ، عن يونس بن عبدالرحمن عن ابي جعفر الأحول ، عن ابي عبدالله عليه السلام قال : لا يسع الناس حتى يسألوا ويتفقهاوا ويعرفوا امامهم . ويسعمهم ان ياخذوا بما يقول وإن كان تقيہ .

۵ - علي ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن ذكره ، عن ابي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : أف لرجل لا يعرف نفسه في كل جمعة لأمر دينه فيتعاهده ويسأل عن دينه ، وفي رواية أخرى لكل مسلم .

۶ - علي بن ابراہیم ، عن ابيه ، عن ابن ابي عمير ، عن عبدالله بن سنان ، عن

(۱) المجذور : الصاب بالجدري - بضم الجيم وفتح الدال وكسر الراء - وهو داء معروف ، وقوله : « قتلوه » أي كان فرضه التيمم فن أتى بشبه أو تولى ذلك منه فقد أمان على قتله . وقوله : « ألا » في الإسراء - بتشديد اللام - حرف تعضيض وإذا استعمل في الماضي فهو للتوبيخ واللوم ويمكن أن يكون بالتعريف استفهاماً توبيخياً . والي - بفتح الهاء وتشديد الياء - الجهل وعدم الإلتفات لوجه المراد والمعروضة . آت .

(۲) بالياء المضمومة والراء المفتوحة والياء الساكنة والدال مضمراً .

(۳) بفتح الهاء وسكون الميم الههله وفتح الياء بعدها النون .

الأصول  
من  
الكتاب  
تأليف

تأليف آية الله العظمى  
العلامة السيد محمد بن يعقوب بن إسحاق  
الكليني السمرقندي

أتمنى في سنة ٣٢٨ / ٣٢٩ هـ  
مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه على الكبر لعقارني  
فضيل بن بشر وغيره  
إتبعه محمد بن أحمد بن محمد

الطبعة الثالثة

١٣٨٨

الناشر  
دار الكتب الإسلامية

الجزء الأول

مرضى آخوندى

تهران - بازار سلطانی

تلفن ٢٠٤١٠

## امام پر وحی نازل ہوتی ہے الوحی ینزل علی الامام

### SCRIPTURES OF GOD REVEAL TO IMAM.

الاصول من الکافی جلد اول تألیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الیکنی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

ج

کتاب الحجۃ

-۱۷۸-

#### ﴿ باب ﴾

#### ﴿ الفرق بین الرسول و النبی و المحدث ﴾

۱ - عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن ثعلبة بن ميمون ، عن زرارة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن قول الله عز وجل : و كان رسولا نبيا ، ما الرسول وما النبي ؟ قال : النبي الذي يرى في منامه ويسمع الصوت ولا يعاين الملك ، والرسول الذي يسمع الصوت ويرى في المنام ويعاين الملك ، قلت : الإمام ما منزلته ؟ قال : يسمع الصوت ولا يرى ولا يعاين الملك ، ثم تلا هذه الآية : وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبي ولا محدث <sup>(۱)</sup> .

۲ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرار قال : كتب الحسن بن العباس المعروف إلى الرضا عليه السلام : جعلت فداك أخبرني ما الفرق بين الرسول والنبي ؟ قال : فكتب أو قال : الفرق بين الرسول والنبي والإمام أن الرسول ينزل عليه جبرئيل ف يراه ويسمع كلامه وينزل عليه الوحي وربما رأى في منامه نحو رؤيا إبراهيم عليه السلام ، والنبي ربما سمع الكلام وربما رأى الشخص ولم يسمع والإمام هو الذي يسمع الكلام ولا يرى الشخص .

۳ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن الأ حول قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن الرسول والنبي والمحدث ، قال : الرسول الذي يأتيه جبرئيل قبلا <sup>(۱)</sup> ف يراه ويكلمه فهذا الرسول ، وأما النبي فهو الذي يرى في منامه نحو رؤيا إبراهيم ونحو ما كان رأى رسول الله صلى الله عليه وآله من أسباب النبوة قبل الوحي حتى أتاه جبرئيل عليه السلام من عند الله بالرسالة وكان محمد صلى الله عليه وآله حين جمع له النبوة وجاءته الرسالة من عند الله يحيئه بها جبرئيل ويكلمه بها قبلا ، ومن الأنبياء من جمع له النبوة ويرى في منامه ويأتيه الروح ويكلمه ويحدثه ، من غير أن يكون يرى في اليقظة ، وأما المحدث فهو الذي يحدث فيسمع ، ولا يعاين ولا يرى في منامه .

(۱) قوله ، ولا يحدث ، انما هو في قراءة اهل البيت عليهم السلام وهو يتبع الدال المشددة (في)

(۲) فلا يثبتين و تعديتين و كسر و عنب أي عيانا و مقابلة. (في)

ہم اس کی مخلوق میں اللہ کی آنکھ ہیں اور اس کے بندوں میں اول الامر ہیں

و نحن عين الله في خلقه ولاة امر الله في عباہ

WE ARE THE EYES OF GOD IN HIS CREATURES  
AND THE FINAL AUTHORITY IN ALL HUMAN BEINGS.

الاصول من الكافي جلد اول تأليف ابى جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق اليكنى المتوفى ۳۲۸ طبع ايران

-۱۴۵-

کتاب التوحيد

ج ۱

الأشياء مما يشاكل ذلك ، ولو كان يصل إلى الله الأسف والضجر ، وهو الذي خلقهما وأنشأهما لجازلقائل هذا أن يقول: إن الخالق يبدي يوماً ما ، لأنه إذا دخله الغضب والضجر دخله التغيير ، وإذا دخله التغيير لم يؤمن عليه الإبادة ، ثم لم يعرف المكوث من المكوث ولا القادر من المقدور عليه ، ولا الخالق من المخلوق ، تعالى الله عن هذا القول علواً كبيراً ، بل هو الخالق للأشياء ، لا حاجة ، فإذا كان لا حاجة استحال الحد والكيف فيه ؛ فافهم إن شاء الله تعالى .

۷- عدۃ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي نصر ، عن محمد بن حمران عن أسود بن سعيد قال : كنت عند أبي جعفر عليه السلام فأنشأ يقول ابتداء منه من غير أن أسأله : نحن حجة الله ، ونحن باب الله ، ونحن لسان الله ، ونحن وجه الله ، ونحن عين الله في خلقه ، ونحن ولاة أمر الله في عبادہ .

۸- محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن حسان الجمال قال : حدثني هاشم بن أبي عمارة الجنبی قال : سمعت أمير المؤمنين عليه السلام يقول : أنا عين الله ، وأنا يد الله ، وأنا جنب الله ، وأنا باب الله .

۹- محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع ، عن عمه حمزة بن بزيع ، عن علي بن سويد ، عن أبي الحسن موسى بن جعفر عليه السلام في قول الله عز وجل : «يا حسرتي على ما فرطت في جنب الله<sup>(۱)</sup>» قال : جنب الله : أمير المؤمنين عليه السلام وكذلك ما كان بعده من الأوصياء ، بل المكان الرفيع إلى أن ينتهي الأمر إلى آخرهم<sup>(۲)</sup>

۱۰- الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن محمد بن جمهور ، عن علي بن الصلت ، عن الحكم وإسماعيل ابني حبيب ، عن يزيد العجلي قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : بنا عبد الله ، وبنا عرف الله ، وبنا وحد الله تبارك وتعالى ، ومحمد حجاب الله تبارك وتعالى<sup>(۳)</sup> .

(۱) الزمر : ۵۵ .

(۲) جنب القرب وقوله : يا حسرتي على ما فرطت في جنب الله ، أي في قرب الله و جواره ومنه قوله تعالى : «والصاحب بالجنب» وهو الرفيق في السفر الذي يصحب الإنسان ، وكذا منة بالجنب لكونه قريباته ملاحظاً له وأول جنب على عليه السلام لشدة قربه من الله تعالى وكذا الإمامة الهداؤون من ولده عليهم السلام فانهم من أكمل أفراد القربين .

(۳) يعني بسبب تملينا وإرشادنا للناس و كوننا بينهم و بين الله عبادته و يعرفونه ؛ ومحمد حجاب الله يعني أنه متوسط بينه و بين عبادہ به يصل الرحمة والهداية من الله الى عبادہ (فی) .

امام کی معرفت کے بغیر خدا کی حجت پوری نہیں ہو سکتی

لا تقوم حجة الله بغير معرفة الامام

**THE HUIJAT (ULTIMATE PROOF) OF GOD CANNOT BE ESTABLISHED WITHOUT IMAM.**

الاصول من الاكل جلد اول تأليف ابى جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق الكنى الترمذى ۳۲۸ طبع ايران

۱۷۷-

كتاب الحجّة

۱۳

۴۔ أحمد بن محمد<sup>(۱)</sup> و محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن علي بن حسان عن ابن فضال ، عن علي بن يعقوب الهاشمي ، عن مروان بن مسلم ، عن برید، عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام في قوله عز وجل : «وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبي (ولا محدث)» قلت : جعلت فداك ليست هذه قرأتنا فما الرسول والنبي والمحدث؟ قال : الرسول الذي يظهر له الملك فيكلمه و النبي هو الذي يرى في منامه وربما اجتمعت النبوة والرسالة لواحد و المحدث الذي يسمع الصوت ولا يرى الصورة، قال : قلت : أصلحك الله كيف يعلم أن الذي رأى في النوم حق ، وأنه من الملك؟ قال : يوفق لذلك حتى يعرفه ، لقد ختم الله بكتابكم الكتب وختم بنبيناكم الأنبياء .

### ﴿ باب ﴾

﴿ أن الحجّة لا تقوم لله على خلقه الا اماماً ﴾

۱۔ محمد بن يحيى العطار ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسن بن محبوب ، عن داود الرقي ، عن العبد الصالح عليه السلام قال : إن الحجّة لا تقوم لله على خلقه إلا بامام حتى يُعرف<sup>(۱)</sup>

۲۔ الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء، قال : سمعت الرضا عليه السلام يقول : إن أبا عبد الله عليه السلام قال : إن الحجّة لا تقوم لله عز وجل على خلقه إلا بامام حتى يُعرف .

۳۔ أحمد بن محمد ، عن محمد بن الحسن ، عن عباد بن سليمان ، عن سعد بن سعد عن محمد بن عمار ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : إن الحجّة لا تقوم لله على خلقه إلا بامام حتى يُعرف .

۴۔ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن البرقي ، عن خلف بن حماد ، عن أبان بن تغلب قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : الحجّة قبل الخلق ومع الخلق وبعد الخلق .

(۱) كذا في الناصبي . (آت)

(۲) في بعض النسخ [ حتى يعرف ] وكذا في الثاني والثالث .



امام کے بغیر دنیا قائم نہیں رہ سکتی

لا تبقى الدنيا الا بالامام

THE WORLD CANNOT ENDURE WITHOUT AN IMAM.

الاصول من الكافي جلد اول تأليف ابى جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق اليميني المتوفى ۳۲۸ طبع ايران

۱۷۸- كتاب الحجّة ج ۱

### ﴿ باب ﴾

﴿ أن الأرض لا تخلو من حجة ﴾

- ۱- عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن أبي عمير ، عن الحسين بن أبي العلاء ، قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : تكون الأرض ليس فيها إمام؟ قال : لا ، قلت : يكون إمامان؟ قال : لا إلا وأحدهما صامت .
- ۲- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن محمد بن أبي عمير ، عن منصور بن يونس وسعدان ابن مسلم ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سمعته يقول : إن الأرض لا تخلو إلا وفيها إمام ، كيما إن زاد المؤمنون شيئاً ردّهم ، وإن نقصوا شيئاً أتمّهم لهم .
- ۳- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن ربيع بن محمد المسلي ، عن عبد الله بن سليمان العامري ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ما زالت الأرض إلا والله فيها الحجّة ، يعرف الحلال والحرام و يدعو الناس إلى سبيل الله .
- ۴- أحمد بن مهران ، عن محمد بن علي ، عن الحسين بن أبي العلاء ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت له : تبقى الأرض بغير إمام؟ قال : لا .
- ۵- علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أحدهما عليهما السلام قال : قال : إن الله لم يدع الأرض بغير عالم ولو لا ذلك لم يعرف الحق من الباطل .
- ۶- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمد عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الله أجل وأعظم من أن يترك الأرض بغير إمام عادل .
- ۷- علي بن محمد ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي أسامة ؛ وعلي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي أسامة وهشام بن سالم ، عن أبي حمزة ، عن أبي إسحاق ، عن يثق به من أصحاب أمير المؤمنين عليه السلام أن أمير المؤمنين عليه السلام قال : اللهم إنك لا تخلي أرضك من حجة لك على خلقك .
- ۸- علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن محمد بن الفضيل ، عن أبي حمزة ،

## حضرت علی کی نبوت کا اعلان

اعلان نبوة علی عليه السلام

## THE DECLARATION OF ALI'S APOSTLE HOOD.

الاصول من الكافي جلد اول تأليف ابى جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق الكافي المتوفى ۳۲۸ طبع ايران

-۱۹۷-

کتاب الحجۃ

ج

فأكسى ويستنطق وأستنطق فأنطق على حد منطقه ، ولقد أعطيت خصلاً ما سبقني إليها أحد قبلي علمت المنايا والبلايا ، والأنساب وفصل الخطاب <sup>(۱)</sup> ، فلم يفتني ما سبقني ، ولم يعزب عني ما غاب عني ، أبشر باذن الله وأؤدي عنه ، كل ذلك من الله مكنتني فيه بعلمه .

الحسين بن محمد الأشعري ، عن معلى بن محمد ، عن محمد بن جمهور العمي ، عن محمد بن سنان قال : حدثنا المفضل قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول ، ثم ذكر الحديث الأول .

۲- علي بن محمد ، ومحمد بن الحسن ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن الوليد شباب الصيرفي قال : حدثنا سعيد الأعرج قال : دخلت أنا وسليمان بن خالد على أبي عبد الله عليه السلام فابتدأنا فقال : يا سليمان ماجاء عن أمير المؤمنين عليه السلام يؤخذ به وما نهى عنه ينتهى عنه جرى لعن الفضل ماجرى لرسول الله صلى الله عليه وسلم ولرسول الله صلى الله عليه وسلم الفضل على جميع من خلق الله ، المعيب <sup>(۲)</sup> على أمير المؤمنين عليه السلام في شيء من أحكامه كالمعيب على الله عز وجل وعلى رسوله صلى الله عليه وسلم والرأء عليه في صغيرة أو كبيرة على حد الشرك بالله ، كان أمير المؤمنين صلوات الله عليه باب الله الذي لا يؤتى إلا منه ، وسيله الذي من سلك بغيره هلك ، وبذلك جرت الأمة عليه السلام واحد بعد واحد ، جعلهم الله أركان الأرض أن تمديد بهم ، والحجة البالغة على من فوق الأرض ومن تحت الثرى .

وقال : قال أمير المؤمنين عليه السلام : أنا قسم الله بين الجنة والنار ، وأنا الفاروق الأكبر وأنا صاحب العصا والميسم ، ولقد أقرت لي جميع الملائكة والروح بمثل ما أقرت لمحمد صلى الله عليه وسلم ولقد حملت على مثل حمولة محمد صلى الله عليه وسلم وهي حمولة الرب وإن محمداً صلى الله عليه وسلم يدعى فيكسى ويستنطق وأدعى فأكسى وأستنطق فأنطق على حد منطقه ، ولقد أعطيت خصلاً لم يعطهن أحد قبلي ، علمت علم المنايا والبلايا ، والأنساب وفصل الخطاب ، فلم يفتني ما سبقني ، ولم يعزب عني ما غاب عني ، أبشر باذن الله وأؤدي عن الله عز وجل ، كل ذلك مكنتني الله فيه بآذنه .

۳- محمد بن يحيى وأحمد بن محمد جميعاً ، عن محمد بن الحسن ، عن علي بن حسان

(۱) المنايا والبلايا : آجال الناس ومسائبهم ونصل الخطاب الفصل النيران الشبه ، فلم يفتني ما سبقني أى علم ماضى ، ما غاب عني أى علم ما ياتى . (نق)

(۲) فى بعض النسخ [ التنبؤ ] فى المرضين .

## شب قدر میں امام پر سالانہ احکام نازل ہوتے ہیں

### فی لیلة القدر تنزل الامور السنویة علی الامام

IN THE NIGHT OF POWER GOD SEND YEARLY  
COMMANDMENTS TO AN IMAM.

الاصول من الکافی جلد اول تألیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الیکنی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

۲۴۸- کتاب الحجۃ ج ۱

الذی جدُّک به علیؑ۔ ولم تره عیناه ولكن وعاء قلبه و وقر فی سمعه<sup>(۱)</sup>۔ ثم صفاً تک بجناحه فعمیت قال فقال ابن عباس: ما اختلفنا فی شیء، فحکمہ إلى الله<sup>(۲)</sup>، فقلت له: فهل حکم الله فی حکم من حکمہ بأمرین؟ قال: لا، فقلت: هیناهلکت وأهلکت<sup>(۳)</sup>۔  
۳۔ وبهذا الإسناد، عن أبی جعفر علیه السلام قال: قال الله عز وجل فی لیلة القدر « فیها یفرق کل أمر حکیم » یقول: ینزل فیها کل أمر حکیم، والمحکم لیس بشیئین، إنما هو شیء واحد، فمن حکم بما لیس فیہ اختلاف، فحکمہ من حکم الله عز وجل، ومن حکم بأمر فیہ اختلاف فرأى أنه مصیب فقد حکم بحکم الطاغوت إنه لینزل فی لیلة القدر إلى ولی الأمر تفسیر الامور سنة سنة، یؤمر فیها فی أمر نفسه بکذ وکذا، وفي أمر الناس بکذا وکذا، وإنه لیحدث لولی الأمر سوی ذلك کل یوم علم الله عز وجل الخاص والمکنون العجیب المخزون، مثل ما ینزل فی تلك اللیلة من الأمر، ثم قرأ: « ولو أن ما فی الأرض من شجرة أقلام والبحر یمدّه من بعده سبعة أبحر ما نفدت کلمات الله إن الله عزیز حکیم<sup>(۴)</sup> »

۴۔ وبهذا الإسناد، عن أبی عبد الله علیه السلام قال: کان علی بن الحسین صدرات الله علیه یقول: « إننا أنزلناه فی لیلة القدر » صدق الله عز وجل أنزل الله القرآن فی لیلة القدر « وما أدراك ما لیلة القدر » قال رسول الله صلی الله علیه وآله: لا أدري، قال الله عز وجل « لیلة القدر خیر من ألف شهر » لیس فیها لیلة القدر، قال لرسول الله صلی الله علیه وآله: وهل تدري لم هي خیر من ألف شهر؟ قال: لا، قال: لأنہا تنزل فیها الملائکة والروح باذن ربهم من کل أمر، وإذا أذن الله عز وجل بشیء، فقد رضیه « سلام » هي حتی مطلع الفجر، یقول: تسلّم عليك یا جبرئیل ملائکتی وروحي بسلا می من أول ما یهبطون إلى مطلع الفجر. ثم قال: فی بعض کتابه: « واتقوا فتنة لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصّة<sup>(۵)</sup> » فی « إننا أنزلناه فی لیلة القدر » وقال فی بعض کتابه: « وما تجل إلا رسول قد خلت

(۱) جملة مشرفة من كلام أبی عبد الله علیه السلام استمر اكا لقول آیه ونبذ الله الملك حيث أومر فی قلوب السامعین لهذا الحديث أن الملك ظهر علی ابن عباس میناً .  
(۲) لقوله تعالى: « وما اختلفتم فی شیء فحکمہ إلى الله » (۳) قد فرض المناظرة بین أبی جعفر (ع) وابن عباس فرصته (ع) و حياة آیه السجاد فقد ولد أبو جعفر سنة ۵۷ ومات ابن عباس سنة ۶۸، وتوفى علی بن العین الجعارة سنة ۹۵ . (۴) لقان ۲۷ . (۵) الانفال: ۲۵ .

امام اپنی موت کا وقت جانتا ہے۔ اور باختیار خود مرتا ہے۔

ان الائمة يعلمون متى يموتون وانهم لايموتون الا باختيار منهم

**IMAM KNOWS HIS HOUR OF DEATH  
AND HIS DEATH IS IN HIS CONTROL.**

الاصول من الكافي جلد اول تأليف ابى جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق الكوفي المتوفى ۳۲۸ طبع ايران

۲۵۸- كتاب الحجّة ج ۱

﴿ باب ﴾

﴿ أن الائمة عليهم السلام اذا شاؤوا أن يعلموا علموا ﴾

- ۱- علي بن محمد و غيره ، عن سهل بن زياد ، عن أيوب بن نوح ، عن صفوان ابن يحيى ، عن ابن مسكان ، عن بدر بن الوليد ، عن أبي الربيع الشامي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الإمام إذا شاء أن يعلم علم .
- ۲- أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن ابن مسكان عن بدر بن الوليد ، عن أبي الربيع ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الإمام إذا شاء أن يعلم أعلم <sup>(۱)</sup> .
- ۳- محمد بن يحيى ، عن عمران بن موسى ، عن موسى بن جعفر ، عن مرو بن سعيد المدائني ، عن أبي عبيدة المدائني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أراد الإمام أن يعلم شيئاً أعلمه الله ذلك .

﴿ باب ﴾

﴿ أن الائمة عليهم السلام يعلمون متى يموتون ، وانهم لايموتون ﴾

﴿ الا باختيار منهم ﴾

- ۱- محمد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطاب ، عن سليمان بن سماعة وعبد الله بن محمد ، عن عبد الله بن القاسم البطل ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : أيّ إمام لا يعلم ما يصبه و إلى ما يصير ، فليس ذلك بحجة لله على خلقه .
- ۲- علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن الحسن بن محمد بن بشار قال : حدثني شيخ من أهل قطيبة الربيع من العائمة ببغداد ممن كان ينقل عنه ، قال : قال لي : قد رأيت بعض من يقولون بنسله من أهل هذا البيت ، فما رأيت مثله قط في فضله ونسكه فقلت له : من ؟ وكيف رأيتَه : قال : جمعنا أيام السندي بن شامك <sup>(۱)</sup>

(۱) كذا في جميع النسخ التي رأيناها .

(۲) أي إمام درك روزگارته لهادرون الرشيد . (آت)

آئمه گذرہ اور آئندہ تمام امور جانتے ہیں اور ان پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں

الائمة يعلمون علم ما مكان وما يكون ولا يخفى عليهم شيء

ACCORDING TO SHIAS, NOTHING CAN REMAIN HIDDEN FROM THE IMAMS. THEY HAVE A COMPLETE KNOWLEDGE OF PAST, PRESENT AND FUTURE.

الاصول من الكافي جلد اول تأليف ابى جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق الطوسي المتوفى ۳۲۸ طبع ايران

ج

كتاب الحجّة

-۲۶۰-

۵- علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى عن بعض أصحابنا ، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال : إن الله عز وجل غضب على الشيعة <sup>(۱)</sup> فحجرتني نفسي أوهم ؛ فوقيتهم والله بنفسي .

۶- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الوشاء ، عن مسافر أن أبا الحسن الرضا عليه السلام قال له : يا مسافر هذا القناه فيها حيتان ؛ قال : نعم جعلت فداك ، فقال : إنني رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله البارحة وهو يقول : يا علي ما عندنا خير لك <sup>(۲)</sup> .

۷- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الوشاء ، عن أحمد بن عائد ، عن أبي خديجة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال ، كنت عند أبي في اليوم الذي قبض فيه فأوصاني بأشياء في غسله وفي كفنه وفي دخوله قبره ، فقلت : يا أباه والله ما رأيتك منذ اشتكيت <sup>(۳)</sup> أحسن منك اليوم ، ما رأيت عليك أثر الموت ، فقال : يا بني أما سمعت علي بن الحسين عليه السلام ينادي من وراء الجدار يا محمد ، تعال ، عجل ؟ .

۸- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن سيف بن عميرة ، عن عبد الملك بن أعين ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : أنزل الله تعالى النصر على الحسين عليه السلام حتى كان [ما] بين السماء والأرض <sup>(۴)</sup> ثم خيبر: النصر، أولقاء الله، فاختار لقاء الله تعالى

### ﴿ باب ﴾

﴿ أن الأئمة عليهم السلام يعلمون علم ما كان وما يكون وإنه ﴾ (۵)

﴿ لا يخفى عليهم شيء صلوات الله عليهم ﴾

۱- أحمد بن محمد ، عن محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن إبراهيم بن إسحاق الأحمري ، عن عبد الله بن حماد ، عن سيف التمار قال : كنا مع أبي عبد الله عليه السلام جماعة من

(۱) لتزكيم النية أو عدم انقيادهم لإمامهم وخلوصهم في متابعتهم . (آت)

(۲) أي علمي ببعثته ما أقول كعلمي بكون الحيتان في هذا الماء . (آت)

(۳) أي مرضت .

(۴) أي أنزل الله تعالى ملائكة ينصرونه على الأعداء حتى إذا صاروا بين السماء والأرض خيبر

بين الأمرين . (في)

(۵) في بعض النسخ [ أنهم ] .

امام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر صفات موجود ہیں

فی الامام صفات اکثر من النبی الکریم ﷺ

**IMAM POSSESS MORE ATTRIBUTES  
THAN A PROPHET POSSESS.**

الاصول من الکافی جلد اول تألیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الیکنی الترمذی ۳۲۸ طبع ایران

ج

کتاب الحجۃ

۳۸۸-

یومها ذلك إن كان نهاراً، أوليلتها إن كان ليلاً، ثم ترى في منامها رجلاً يشترها بغلام،  
عليم، حلیم، فتفرح لذلك، ثم تنتبه من نومها، فتسمع من جانبها الأيمن في جانب  
البيت صوتاً يقول: حملت بخير وتصيرين إلى خير وجئت بخير، أبشري بغلام، حلیم  
عليم، وتجدخفة في بدنها ثم لم تجد بعد ذلك امتناعاً<sup>(۱)</sup> من جنبها و بطنها فإذا كان  
لنسع من شهرها سمعت في البيت حساً شديداً، فإذا كانت الليلة التي تلد فيها ظهر  
لها في البيت نور تراه لا يراه غيرها إلا أبوه، فإذا ولدته ولدته قاعداً و تفتحت له  
حتى يخرج متربهاً يستدير بعد وقوعه إلى الأرض، فلا يخطى، القبلة حيث كانت  
بوجهه، ثم يعطس ثلاثاً يشير بأصبعه بالتحميد ويقع مسروراً<sup>(۲)</sup> مختوناً ورباعيتاه من  
فوق وأسفل وناباه وضاحكاه ومن بين يديه مثل سبيكة الذهب نور و يقيم يومه وليلته  
تسيل يدها ذهباً و كذلك الأنبياء إذا ولدوا و إنما الأوصياء أعلاق من الأنبياء .

۶- عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علي بن حديد، عن جميل بن دراج قال  
روى غير واحد من أصحابنا أنه قال: لا تتكلموا في الإمام فان الإمام يسمع الكلام وهو في  
بطن أمته فإذا وضعته كتب الملك بين عينيه و تمت كلمة ربك صدقاً وعدلاً لا مبدل لكلماته  
وهو السميع العليم، فإذا قام بالأمر رفع له في كل بلدة منار ينظر منه إلى أعمال العباد .

۷- علي بن إبراهيم، عن محمد بن عيسى بن عبيد قال: كنت أنا وابن فضال جالساً  
إذ أقبل يونس فقال: دخلت على أبي الحسن الرضا عليه السلام فقلت له: جعلت فداك  
قدأكثر الناس في العمود، قال: فقال لي: يا يونس ماتراه، أترأه عموداً من حديد يرفع  
لمصاحبك؟ قال: قلت: ما أدري، قال: لكنّه ملك موثّل بكلّ بلدة يرفع الله به  
أعمال تلك البلدة، قال: فقام ابن فضال فقبل رأسه وقال: رحمك الله يا أبا محمد لا تزال  
تجبي، بالحديث الحق الذي يرفع الله به عنا .

۸- علي بن محمد، عن بعض أصحابنا، عن ابن أبي عمير، عن حريز، عن زرارة، عن  
أبي جعفر عليه السلام قال: للإمام عشر علامات: يولد مطهراً، مختوناً، وإذا وقع على الأرض  
وقع على راحته رافعاً صوته بالشهادتين، ولا يجنب، وتنام عينيه ولا ينام قلبه، ولا ينشأ ب  
ولا يمتطى، ويرى من خلفه كما يرى من أمامه، ونحوه كرائحة المسك والأرض موثّلة

(۱) ای منقطع السرة .

(۲) فی بعض النسخ [ انشاماً ] .

## اماموں کی مظلومیت پر آنسو بہانا تسبیح اور راز کو چھپانا جہاد فی سبیل اللہ ہے

إسباغ الدموع على مظلومية الأئمة تسبيح ، وكتمان السرجهاد في سبيل الله .

**TO HIDE SECRET AND TO WEEP ON THE OPPRESSION OF  
IMMAMS IS JEHAD.**

الاصول من الكافي جلد دوم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق اللخنی المتوفی ۳۲۸ھ - طبع ایران

۲۲۶- کتاب الایمان والکفر ج ۲

فتذاکروا الاذاعة ، فقال : احفظ لسانك تُعزَّ ، ولا تمکن الناس من قياد رقبتيك فتذلُّ .

۱۵ - محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد بن عیسی ، عن علی بن الحکم ، عن خالد بن نجیح ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال ، إن أمرنا مستور مقنن بالميثاق <sup>(۱)</sup> فمن هتك علينا أذله الله

۱۶ - الحسين بن محمد ؛ ومحمد بن يحيى ، جميعاً ، عن علي بن محمد بن سعد ، عن محمد بن مسلم ، عن محمد بن سعيد بن غزوان ، عن علي بن الحکم ، عن عمر بن أبان ، عن عیسی بن أبي منصور قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : نفس المهموم لنا المغمم لظلمنا تسبیح و همته لأمرنا عبادة و كتماننا لسرنا جهاد في سبيل الله ، قال لي محمد بن سعيد : اكتب هذا بالذهب ، فما كتبت شيئاً أحسن منه .

### ﴿ باب ﴾

﴿ (المؤمن و علاماته و صفاته) ﴾

﴿ ۱ ﴾ - محمد بن جعفر ، عن محمد بن إسماعيل ، عن عبد الله بن داهر ، عن الحسن ابن يحيى ، عن قثم أبي قتادة الحراني ، عن عبد الله بن يونس ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قام رجل يقال له : همّام - وكان عابداً ، ناسكاً ، مجتهداً - إلى أمير المؤمنين عليه السلام وهو يخطب ، فقال : يا أمير المؤمنين صف لنا صفة المؤمن كأننا ننظر إليه ؟ فقال :

يا همّام المؤمن هو الكيس الفطن ، بشره في وجهه ، و حزنه في قلبه ، أو سع شيء صدر <sup>(۲)</sup> وأذل شيء نفساً ، زاجر عن كل <sup>(۳)</sup> فان <sup>(۴)</sup> ، حاض على كل حسن <sup>(۴)</sup> ،

(۱) المقنع اسم مفعول على بناء التفعيل أي مستور أصله من القناع . > بالميثاق > أي بالعهد الذي أخذ الله ورسوله والأئمة عليهم السلام أن يكتموا عن غير أهل (آت) .

(\*) منقول في النهج باختلاف كثير .

(۲) في بعض النسخ [قدراً] .

(۳) > زاجر > أي نفسه أو غيره .

(۴) > حاض > أي حريص .

إِنَّمَا يَرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

# جللاء العمون

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمة الله عليه ابن علامہ محمد تقی مجلسی طهرانی  
ایرانی اعلیٰ اللہ مقامہا و مترجمہ علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلیٰ اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سیدالواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابوالبیان  
مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوشہ بھری پوری خطیب شیعہ ملتان

ملنے کا پتہ

حمایت اہلبیت وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور



چهار وہ معصومین ہر چیز پر قادر ہیں تمام انبیائے کرام اور ملائکہ کی توہین  
المعصومون الاربعة عشر قادرون علی کل شیئ ،  
اھانة جميع الانبياء والملائكة .

FOURTEEN IMAMS OF SHIA (INFALLIBLE) ARE THE MASTERS OF  
THIS UNIVERSE. A DESECRATION OF ALL PROPHETS AND AN ANGELS.

جلد العین جلد دوم از ملا باقر مجلسی شیعہ جنرل بک انجمنی انصاف پریس لاہور۔

۲۹

لذالعلیٰ ید لا رکت (کیوں میرے حکم کے سوا شیطان اور اس کی اولاد کو ولی پکارتے ہو حالانکہ  
وہ تمہارے دشمن ہی ہیں اور ظالموں کے لئے بہت برا بدلہ ہے۔ اس آیت سے یہ بھی توجیہ نکلتا ہے  
کے علاوہ ابلیس اور اس کی ذریت کے انسانوں میں سے بھی اکثر لوگوں نے اپنا ولی در مشرک مقرر  
کیا ہے جن کا ولی ہونے کا شرعی کوئی حق نہ تھا۔ اور وہ خدا کے نزدیک بمنزلہ ابلیس اور ذریت  
ابلیس ہی ہیں۔ بیشک وہ انسان صورت ابلیس سیرت ظالم ہیں جن کے لئے برا بدلہ ہے۔ دن  
رات کا مشاہدہ ہے۔ کہ ابلیس اور ذریت ابلیس کو کسی نے ولی نہیں بنایا۔ بلکہ انسان انسانوں  
کو ولی مقرر کرتے ہیں اور یہاں وہی اولاد آدم مراد ہے جو لوگوں کو اپنے آپ کو ولی در مشرک  
ظاہر کر کے گمراہ کر رہی ہے۔

خداوند عالم نے اپنے بعد ولایت مطلقہ  
**اہل بیت کے سوا کوئی ولی نہیں** کیلئے کا حق اپنے رسول مقبول اور اہل بیت  
بیت ہی پر کیا ہے انا ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا۔ اور تمام کے تمام قرآن  
میں دوسری آیت نزلے گی جس سے ثابت ہو کہ باقی انبیاء اور ملائکہ بھی ولی ہیں اور ان کا  
تصرف بھی ماسوا علی اللہ تمام پر ہے اور یہ پہلے ثابت ہو چکا۔ کہ لوق درجہ ولایت مطلقہ اور  
کوئی درجہ نہیں اور ولایت بمعنی تصرف غلبہ حکومت بادشاہی ہدایت و حفاظت ہے۔ پس  
خدا کے بعد رسول اور اس کے بعد اہل بیت ہی جملہ ماسوا علی اللہ پر تصرف و غالب حاکم  
و بادشاہ اور ہادی و حافظ ہیں۔ اور وہ اس لئے کہ معیار ولایت ان کو حاصل ہے۔ باقی انبیاء  
اور ملائکہ یہ منصب نہیں رکھتے۔ پس جبکہ انبیاء و ملائکہ اس ہمدہ پر قائم نہیں۔ تو بغیر معصوم ہدایت  
کیونکہ اس ہمدہ سے کوئے سکتی ہے نیز یہ بھی ثابت ہو گیا۔ اور عقل سلیم نے تسلیم کیا۔ کہ تمام  
مخلوقات انس جن ملائکہ و انبیاء سب کے درمیان واسطہ فیض اور وسیلہ کاملہ جناب سرور  
کائنات حضرت محمد مصطفیٰ اور ان کے اہل بیت ہیں۔ جب تک لوگ ان کی معرفت حاصل نہیں کرتے  
معرفت خدا حاصل نہیں ہو سکتی۔ عام امت کے لوگ نہ ہادی ہیں نہ امام اور نہ لوگوں پر ان  
کی اطاعت ضروری بلکہ اہل بیت رسول کے سوا ہادی اور امامت کا دعویٰ کرے وہ اولاد  
شیطان سے ہو گا۔ رسول اور اہل بیت رسول ان کی اطاعت خدا کی اطاعت اور ان کی  
نافذی خدا کی نافذی اور جیسا کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنے سے مشرک ایسے ہی ان  
کی جگہ کسی کو بھلانے بنا ہے۔ لہذا اور شریک کرنے سے مشرک۔ چنانچہ حدیث معتبر متفق علیہ

أَمْ يَرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلِمَاتِ اللَّهِ فِى دِينِهِ أَمْ يَأْمُرُونَ بِالْبُخْلِ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعٌ ذَوِي فَضْلٍ كَثِيرٍ

# جللاء العمون

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین علامہ محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی  
ایرانی اعلیٰ اللہ مقامہا و مترجمہ علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلیٰ اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المسکین زبدۃ العلماء فاضل حبیب جناب ابو البیان  
مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوشہ بھڑوی خطیب شیعہ ملتان

ملنے کا پتہ

حیات اہلبیت وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک انجمنی انصاف پریس لاہور

امام مہدی نے ماں کے پیٹ میں سورۃ قدر تلاوت کی (عقیدہ الاثناء عشریہ)

تلا الا امام المہدی فی بطن امہ سورہ القدر (عقیدہ الاثناء عشریہ)  
IMAM MAHDI RECITED THE SURAH QADR BEFORE BIRTH  
(SHI'ITE BELIEF)

۴۷۵

پڑھنے میں مشغول ہوئی زہراؑ کے خاتون جائیں۔ اور دشو کر کے ناز و غضب پڑھی۔ اس وقت صبح کا زہر تھا کہ میرے دل میں وعدہ جس مسکرتی سے مشک کئے۔ ناگاہ امام حسن مسکرتی نے اپنے جہو سے آواز دی کہ سورۃ انا انزلنا فی لیلۃ القدر زہراؑ پر پڑھیے۔ میں نے زہراؑ کے خاتون سے پوچھا کیا حال ہے۔ انہوں نے کہا۔ جو کچھ میرے مولانا نے فرمایا تھا ظاہر ہوا جب میں نے سورۃ انزلنا پڑھنا شروع کیا۔ اس طفل نے شکر نہیں میں تلاوت انا انزلنا میرا ساتھ دیا۔ اور مجھے سلام کیا۔ میں ڈر گئی حضرت امام حسن مسکرتی نے آواز دی کہ قدرت خدا سے تجب نہ بھیجے حق تعالیٰ ہمارے اطفال کو حکمت گویا فرماتا ہے۔ اور ان کو کما لست بزرگی زمین پر اپنا جنت کرتا ہے جب امام حسن مسکرتی یہ فرما چکے زہراؑ کے خاتون میری آنکھوں سے غائب ہو گئیں۔ گویا میرے اور ان کے درمیان ایک پردہ چل گیا۔ یہ دیکھ کر میں بہ فریاد و فغان امام حسن مسکرتی کی طرف دوڑی حضرت نے فرمایا اسے چھو بھی لوٹ جائیے۔ زہراؑ کو اپنی جگہ دیکھنے کا جب میں واپس آئی پردہ اٹھ گیا اور زہراؑ کے خاتون کو ایسا نورانی پایا کہ میری آنکھیں پکا چوند ہو گئیں حضرت صاحب العصر کو دیکھا کہ قبلہ رو کعبہ میں اٹھنکان سببہ کو آسمان کی طرف اٹھا رہے ہیں۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدی رسول اللہ وان ابی امیر المؤمنین علیہ السلام چہرہ ایک امام کا نا گیاں جب اپنے نام تک پہنچے فرمایا۔ اللهم العجفی دعویٰ و انتم لی اموی و مثبت و دطابق و اصلاء و الا رضی عنکم و قسطاً یعنی وعدہ حضرت جو تو نے مجھ سے فرمایا ہے اسے وفا کرو اور میرے امر خلافت و امامت کو قائم کر میرے انتقام کو دشمنوں سے لے اور ساطق کو ظاہر اور زمین کو میرے سبب سے

من اموی و نظیرہ اموی ملوئی میں یہ فرق ہے کہ اموی ملوئی یعنی امت بدعت ترقی کرتی ہے۔ پہلے کچھ بچے طفیل پھر جوان پھر پھر بچے کے ہاتھ کان۔ تاک۔ پاؤں زبان تمام اعضاء ہوتے ہیں مگر کام نہیں کر سکتے۔ ہاتھ بڑھ نہیں سکتے زبان بول نہیں سکتی۔ ہاتھ بول نہیں سکتے۔ ہر عمل معلوم کے میں ہی دراصل اس کے اعضاء جڑائی میں جیسے گروا جی میں ویسے ہی کام کرتے ہیں۔ اور ایسے کا پیدا کر دوڑنا حضرت مائتہ کا فرعون کی ذمہ داری پکڑنا حضرت میں کا پیدا کر حضرت مادری گواہی اور اپنی نبوت کا اعلان کرنا میں دلیل ہے۔ ایسے نائب رسول و نبی امام وہ بھی پیدا ہوتے ہی کام کرتا ہے اگر اس کے اعضاء مثلاً سینہ کا نہ کر رہی تو عاضدین کا اہل نہیں ہو سکتا ہے حضرت علی کا پیدا ہو کر دست رسول پر صحت آسمان کی تلاوت کرنا۔ اور رکے و رکوسے کرنا امام حسن کا وہی بیان کرنا۔ ان سے امام حسین کا درود نہ پڑی کر رمضان کے چاند کی تصدیق کرنا۔ اور امام حسن کا پیدا ہو کر آئینہ شہادت پڑھنا اس امر کی ہمیں دلیل ہے یہ ان کی اور رسول کی جس ایات ہے ان کے اصحاب اور رسول کے اعضاء کا مقام دکھا ایک ہے اور یہ جنت وارتان رسول ہیں۔

لے سبب تک حمایت خداوندی ساتھ زہراؑ کو نبی رسول کھ نہیں کر سکتے۔ لہذا یہاں مصمم کا مقصد یہ ہے کہ نہادوی فرج وقت تک تمام امت و طوائف کچھ لازم نہیں۔ بلکہ طاقت حمایت خدا کا ہونا لازمی ہے جیسا کہ نبوت کے لئے حکومت ہی جیسا اس تلاش میں تھی کہ امام حسن مسکرتی کے بیٹے کا چہ پہلے تو نور ان کو نقل کر دیا جائے۔ ہاں یہی صورتیں جیسی کہ انہوں نے بیان فرمائیں اس لئے کہ

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

# الاحیاء

تألیف  
أبي منصور أحمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي  
من علماء القرن السادس

تعليقات وملاحظات  
السيد محمد باقر الموسوي الخراساني

الجزء الأول

حضرت حسنؑ نے فرمایا خدا کی قسم مجھے ان شیعوں سے معاویہؓ اچھا ہے شیعوں نے میرے قتل کی کوشش کی

قال الحسن: والله ان معاوية خيرلى من هؤلاء الشيعة وانهم حاولوا قتلى

HAZRAT HASSAN SAID "BY GOD MAVIA IS BETTER THAN SHIAS.  
THEY HAVE TRIED TO KILLED ME.

۲۹۰ ..... احتجاج الطبرسي ج ۲  
الاحتجاج البصري جلد اول تأليف ابى منصور احمد بن على ابى طالب اللوى المتوفى قرن سادس (لمنج نجف)  
من رسول الله علي؟

قالوا: بلى .

قال : اما علمتم ان الحضر لما خرق السفينة ، واقام الجدار ، وقتل الغلام كان ذلك سخطاً لموسى بن عمران «ع» إذ خفي عليه وجه الحكمة في ذلك ، وكان ذلك عند الله تعالى ذكره حكمة وصواباً ؟ اما علمتم انه ما منا أحد إلا يقع في عنقه بيعة لطاغية زمانه الا القائم «عج» ؟ الذي يصلي خلفه روح الله عيسى بن مريم «ع» ، فإن الله عز وجل يخفي ولادته ويغيب شخصه لئلا يكون لأحد في عنقه بيعة اذا خرج ، ذاك التاسع من ولد اخي الحسين ، ابن سيدة الاماء ، يطيل الله عمره في غيبته ثم يظهره بقدرته في صورة شاب دون أربعين سنة ، ذلك ليعلم ان الله على كل شيء قدير .

— عن زيد بن وهب الجهني<sup>(۱)</sup> قال : لما طعن الحسن بن علي «ع» بالمدائن أتته وهو متوجع ، فقلت : ما ترى يا ابن رسول الله فإن الناس متحIRON ؟

فقال : أرى والله أن معاوية خير لي من هؤلاء يزعمون أنهم لي شيعة ابتغوا قتلي وانتهبوا قتلي وأخذوا مالي ، والله لئن أخذ من معاوية عهداً أحقن به دمي واومن به في أهلي ، خير من أن يقتلوني فنضيق أهل بيتي وأهلي ، والله لو قاتلت معاوية لأخذوا بمنقي حتى يدفعوني إليه سلباً ، والله لئن أسأله وأنا عزيز خير من أن يقتلني وأنا أسير ، أو يمن علي فيكون سنة على بني هاشم آخر الدهر ولمعاوية لا يزال يمن بها وعقبه على الهني من والميت .

قال : قلت : ترك يا ابن رسول الله شيعتك كالفنم ليس لها راع ؟

قال : وما أصنع يا أخا جهينة إنني والله أعلم بأمر قد أدى به إلي ثقاته : إن أمير المؤمنين «ع» قال لي - ذات يوم وقد رأي فرحاً - : يا حسن أنت فرح كيف بك إذا رأيت أباك قتيلاً ؟ كيف بك إذا ولي هذا الأمر بنوا أمية ، وأميرها الرحب البلعوم ، الواسع الاعفجاج<sup>(۲)</sup> ، يأكل ولا يشبع ، يموت وليس له في السماء ناصر ولا في الأرض عاذر ، ثم يستولي على غربها وشرقها ، يدين له العباد ويطول ملكه ، يستن يستن أهل البدع والضلال ، ويميت الحق وسنة رسول الله «ص» يقسم المال في أهل ولايته ، ويمنعه من هو أحق به ، ويذل في ملكه المؤمن ، ويقوى في سلطانه الفاسق ، ويجعل المال بين أنصاره دولا ، ويتخذ عباد الله خولا .

(۱) ذكره العلامة «ره» في لوليا علي عليه السلام في القسم الأول من خلاصته ص ۱۹۴ والشيخ في رجاله ص ۴۲ صاحب علي «ع» وفي الفهرست ص ۹۷ قال : «زيد بن وهب له كتاب : خطب أمير المؤمنين عليه السلام على المنابر في الجمع والأعياد وغيرها» وفي أسد الغابة ص ۲۴۳/۲۴۲ أنه كان في جيش علي «ع» حين سيره لل تبروان وقال ابن عبد البر في هاشم الإصابة ص ۲۴ ج ۱ : إنه ثقة ، توفي سنة (۹۶) .

(۲) أي : واسع الكرش والامعاء .

# حق یا لٹقن

از تالیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس: محمد حسن علمی

## امام مہدی برہنہ حالت میں ظاہر ہوگا

## یظهر الامام المہدی عریانا

## IMAM MEHDI WILL APPEAR NUDE

در البات رجعت

۴۶۱

محمد باشد و بعد از آن علی و شیخ طوسی و نعمانی از حضرت امام رضا (ع) روایت کرده است کہ از علامات ظهور حضرت قائم آنست کہ بدن برہنہ در پیش فرص آفتاب ظاہر خواهد شد و منادی ندا خواهد کرد کہ این امیر المؤمنین است برگشته است کہ ظالمان را ہلاک کند و ایضا شیخ روایت کرده است از حضرت ابی عبداللہ کہ چون قائم ما خروج کند نزد قبر ہر مؤمنی ملکی بیاید و او را ندا کند کہ ای فلان صاحب تو و امام تو ظاہر شدہ است اگر میخواہی ملحق شوی باو ملحق شو و اگر میخواہی در نعمت و کرامت خدا باشی ہم آنجا باشی پس بعضی بیرون آیند و بعضی در نعیم الہی بمانند و در زیارت جامعہ مشہورہ و اکثر زیارات منقولہ خصوصا زیارت حضرت امام حسین (ع) ذکر رجعت و اظہار اعتقاد بہ آن مذکور است و در متہجد و مصباح الزائر و سایر کتب از حضرت امام جعفر صادق (ع) منقولست کہ ہر کہ دعای عہد نامہ را چہل صباح بخواند از انصار حضرت قائم باشد و اگر پیش از ظهور آن حضرت بمیرد حقتعالی او را از قبر بیرون آورد در وقت خروج آنحضرت و در عہد نامہ مزبورہ مذکور است کہ خداوند اگر حایل شود میان من و آنحضرت رگی کہ بر بندگان خود حتم دلایم کردانید پس بیرون آور مرا از قبر من در حالتی کہ کفن خود را بر کمر بستہ باشم و شمشیر و نیزہ خود را بر ہنہ کردہ باشم و لبیک گویم دعوت کسی را کہ جمیع خلق را بسوی یاری او دعوت می نماید و شیخ در مصباح از حضرت امام جعفر صادق (ع) زیارت بہید حضرت رسول ﷺ و ائمہ (ع) را روایت کردہ است و در آن روایت مذکور است کہ من فائلم بفضل شما و اقرار دارم بر رجعت شما و انکار نمی کنم قدرت خدا را بر هیچ چیز و فائل نمی شوم مگر بہ آنچه خدا خواستہ است و صاحب کامل الزیارات از حضرت امام جعفر صادق (ع) زیارتی از برای حضرت امام حسین (ع) روایت کردہ است و در آن زیارت مذکور است کہ یاری من از برای شما مہیبا است تا حکم کند خدا و مبعوث کرداند شما را پس با شما خواہم بود نہ با دشمنان شما پس من از آنہا ہم کہ ایمان دارم بر جعت شما و انکار نمیکنم هیچ قدرت خدا را و تکذیب نمیکنم هیچ مشیت او را ز نمی گویم هیچ چیزی را کہ خدا خواہد نمی تواند بود و بسند صحیح در زیارت دیگر ہمین ہنمونہ را روایت کردہ اند و ایضا بسند معتبر زیارت دیگر از برای حضرت امام حسین (ع) و جمیع ائمہ روایت کردہ است و در آن زیارت مذکور است کہ خداوند مبعوث کردان او را در زمان پسندیدہ ای کہ انتقام بکشی باو از برای دین خود و بکشی باو دشمن خود را بدرستی کہ تو او را وعہ کردہ و نوثی پروردگاری

وَبِحَقِّ اللَّهِ اتَّخَفَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْخَافِرُونَ ط

الحمد لله کہ درین اواں برکت اقتراں کتاب مستطابہ ہائے حق و ایمان

# تحقیق المتین

اردو ترجمہ

# حق المتین

از تصنیفات عالیجناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلیٰ اور مقام

بہ ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبیٰ حسین صاحب مرحوم ہاشمی

بحسن اہتمام احقرانام مولوی غلام عباس خیر امامیہ جنرل بکلیہ علمی لاہور

بانتظام مولانا محمد رفیع صاحب مولانا محمد رفیع صاحب مولانا محمد رفیع صاحب





# حق یقین

آرائیات  
عالم ربانی مرحوم امام محمد باقرؑ

امام مہدی ظہور کے بعد سب سے پہلے سنی علماء کو قتل کریں گے

یبداء الامام المہدی بقتل علماء اہل السنۃ بعد ظہورہ قبل الاخرین

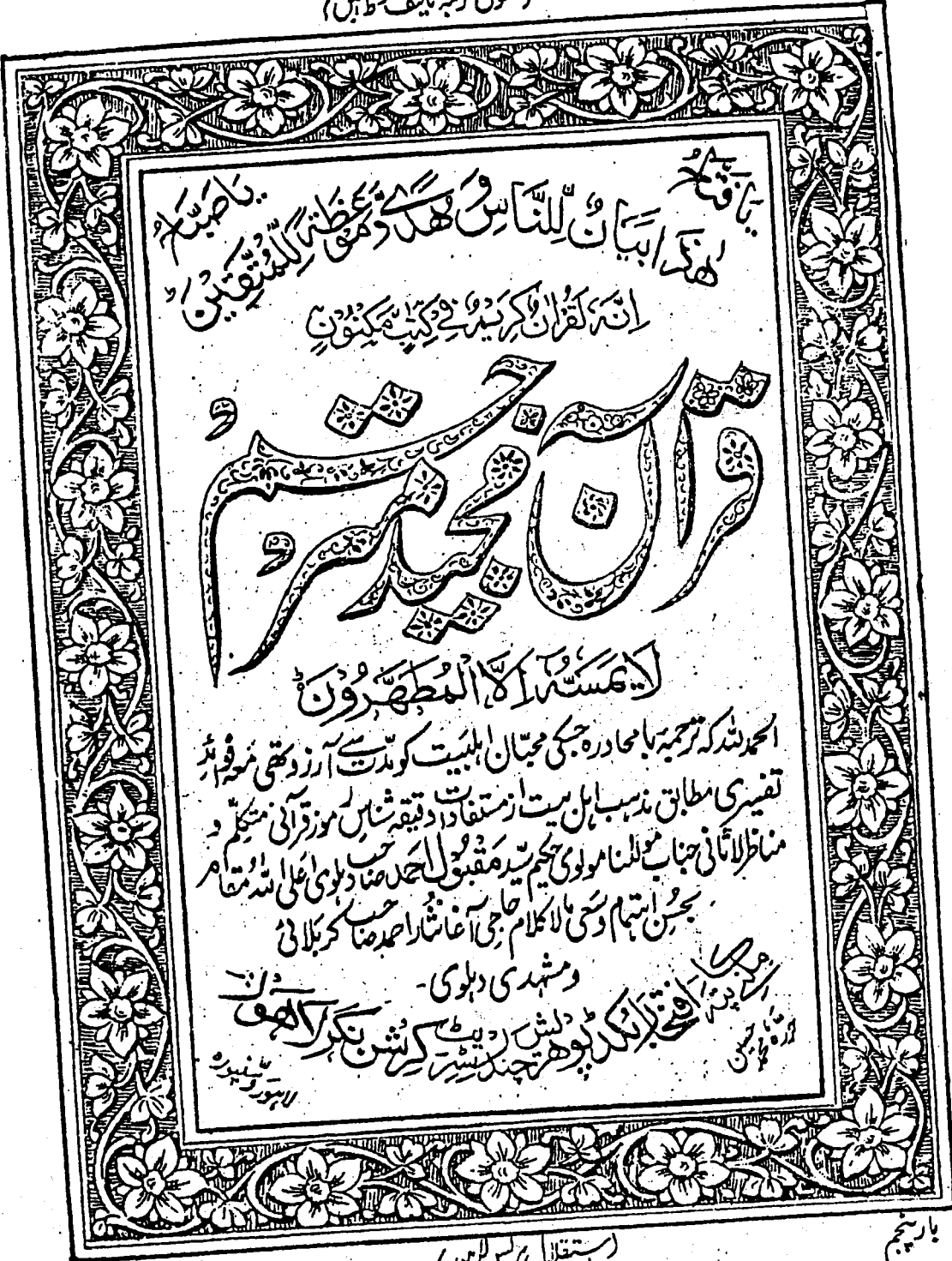
**IMAM MEHDI WILL KILL ALL THE SUNNI SCHOLARS.**

حق الثقیں جلد اول، دوم تألیف عالم ربانی علامہ باقر مجلسی طبع ایران

( ) جماعتی کہ داخل جہنم میسوند ﴿﴾ ( ۵۲۷ )

نخواہند بود و بخدا سو گند کمیان بہشت و دوزخ نیز منزلی مییابد و من نہیتوانم از ترس مخالفان سخن بگویم و تکیہ قائم ﴿﴾ ظاہر می شود پیش از کفار ابتدا بہ سنیان خواهد کرد با علمای ایشان و ایشان را خواهد کشت و در مجمع البیان نیز مضمون این حدیث را از آنحضرت روایت کرده است و ایضاً در کتاب زهد بسند صحیح از ابن ابان روایت کرده است کہ امام ﴿﴾ در باب جہنمیان گفت کہ داخل جہنم می شوند بگناہان خود بیرون می آیند بفقو خدا و بسند صحیح از حضرت باقر ﴿﴾ منقول است کہ آخر کسی کہ از جہنم بیرون می آید مردی است کہ او را مہمام میگویند و در جہنم عمری ندا خواهد کرد خدا را کہ یا حنان یا منان مؤلف گویند کہ این جماعت کہ در این احادیث معتبر وارد شدہ است کہ از جہنم بیرون می آیند و داخل بہشت می شوند محتمل است کہ فساق شیعہ در این ہا داخل ہونہ باشند و ممکن است کہ مخصوص مستضعفین ہونہ باشد و ابن بابویہ روایت کردہ است کہ در آنچہ حضرت امام رضا ﴿﴾ از برای مأمون نوشتہ است از محض اسلام مذکور است کہ خدا داخل جہنم نمیکند مؤمنی را و حال آنکہ او را وعدہ بہشت کردہ است و بیرون نمیکند از جہنم کافری را و حال آنکہ او را وعید آتش فرمودہ است و مخلد ہون در آن و گناہکاران اہل توحید داخل آتش می شوند و بیرون می آیند از آن و شفاعت از برای ایشان جایز است و در خصال در حدیث اعمش از حضرت صادق ﴿﴾ نیز اینرا روایت کردہ است و ایضاً در کتاب فضائل الشیعہ از حضرت صادق ﴿﴾ روایت کردہ است کہ با شعیان خود فرمود کہ خانہ ہای شما از برای شما بہشت است و قبر ہای شما از برای شما بہشت است و از برای بہشت خلق شدہ اید و باز گشت شما بسوی بہشت خواهد بود و بسند معتبر دیگر از آنحضرت منقول است کہ فرمود کہ مردی شمارا دوست میدارد و نمیداند کہ چہ میگوید و اعتقاد شمارا نمیداند خدا او را داخل بہشت میکند و مردی شمارا دشمن میداند و نمیداند کہ چہ میگوید و اعتقاد شمارا نمیداند خدا او را داخل جہنم می کند و کلینی و عیاشی از ابن ابی یعقوب روایت کردہ اند کہ گفت بحضرت صادق ﴿﴾ عرض کردم کہ من اختلاف میکنم با مرد ہو بسیار می شود تعجب من از گروہی چند کہ ولایت شما ندارند و ولایت ابو بکر و عمر دارند و ایشانرا امانت و راستگوئی و وفاست و از گروہی چند کہ ولایت شما دارند و امانت و راستگوئی و وفا ندارند پس درست نشست و روبمن آورد غضبناک و فرمود کہ دینی نیست برای کسی کہ عبادت کند خدا را با ولایت امام جائری کہ از جانب خدا نباشد امامت او و عتایی و غضبی نیست برای کسی کہ عبادت کند خدا را با ولایت امام عادل کہ از جانب خدا منصوب باشد امامت او گفتم آنہارا دینی نیست و بر این ہا عتایی نیست فرمود بلی مگر

(حقوق ترجمہ تالیف محفوظ ہیں)



یا قاضی  
 لہذا ابیان للناس بعدد ما یحفظنا للشیعین  
 انہ لقران کریمہ و کتب مکینہ

# قرآن مجید

لاکھستارا لا المظہرون

احمد شہد کہ ترجمہ با محاورہ حکمی محبتان البیت کو مدت آرزو تھی مرفوعہ  
 تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادہ دقیقہ شائس موز قرآنی منکم و  
 مناظر اتانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی علی اللہ مقام  
 بجز انہما وسی لا کلام جمی اغاشار احمد صاحب کربلائی

و مشہدی دہلوی  
 علی اللہ مقام  
 لاکھستارا لا المظہرون  
 لاہور و ممبئی

(استقلال پریس لاہور)

تعداد ۱۰۰۰

بار پنجم



ترجمہ جلد سیزدہم  
از کتاب  
((بحار الانوار))

از تالیفات  
علامہ مجلسی

ترجمہ مرحوم محمد حسن بن محمد ولی ارومیه  
رحمة الله عليه

بسرماہ آقایی حاج سید اسمعیل کتابچی و اخوان  
فرزندان مرحوم حاج سید احمد کتابچی مؤسس

کتابفروشی اسلامیہ

تہران-خیابان ۱۵ خرداد (بوذرجمہری) تلفن ۵۲۱۹۶۶-۵۳۵۴۴۸

حق چاپ و عکسبرداری از این نسخه محفوظ است

۱۳۶۰ هجری شمسی

چاپ انت اسلابہ

امام قائم آل محمدی شریعت لائیں گے اور نئے احکامات جاری کریں گے

## الامام الغائب یاتی بشریعة جدیدة و یجری احکاما جدیدة

IMAM MEHDI WILL BRING NEW SHARIAH  
AND COMMANDMENTS.

عمار الانوار نیز جلد دوم تالیف علامہ محمد باقر مجلسی طبع ایران

۵۸۷۔

علامات ظہور

در حالیکہ اسباب جنک در بر کرده اند و آنحضرت میگویند کہ از هر جا کہ آمدہ بآنجا بر کرد مارا بارادار فاطمه احتیاج نیست پس آنحضرت شمشیر کشیدہ و ہمة ایشان را بقتل میرساند بعد از آن داخل کوفہ میشود جمیع منافقان را کہ شکا کند عرصہ تیغ یدریغ میگرداند و قصرها و عمارتہا بشانرا خراب میکند و آنرا کہ باوی میبندند بقتل میرساند تا بعدیکہ خدای عزوجل راضی شود۔ در کتاب مذکور ذکر نموده کہ ابو خدیجہ از صادق علیہ السلام روایت کرده کہ آنحضرت فرمود کہ چون قائم علیہ السلام قیام میکند امر نازہ و احکام میآورد نازہ چنانچہ رسول خدا در اول اسلام خلافترا بامر جدید دعوت نمود در کتاب مذکور آورده کہ علی بن عقبہ از بدش روایت کرده او کنتہ وقتیکہ قائم علیہ السلام قیام میکند با عدالت حکم مینماید و در عصر او ظلم دستم از میان خلافت برداشته میشود و راهبها امن میباشد و زمین بر کتہای خویش را بیرون میآورد و هر حق از باطل خود بر گردانده میشود و اهل هیچ دین باقی نمیماند مگر اینکه اظهار اسلام میکنند و با ایمان مشہود و معروف میباشد آیا نشنیدہ قول خداوند سبحانہ را «وله اسلم من فی السموات والارض طوعاً و الیہ ترجعون» یعنی کسانی کہ در آسمانها و زمین هستند از صمیم قلب ب خداوند کردگار مطیع و متقاد میشوند و بر کشت شما بسوی او خواهد شد و در میان خلائق بطریق دارد و خدا تعالی حکم میکند پس در اینوقت زمین خزینہ های خود را ظاهر و برکات خویشرا آشکار میگرداند و در اینوقت مردی از شما کسی پیدا نمیتواند بکنند کہ صدقہ بار بدهد یا احسان در حق وی نماید زیرا کہ ہمة مؤمنان غنی و مالدار میباشدند بعد از آن فرمود کہ دولت ما آخر دولتها است و هیچ طایفہ کہ برای ایشان سلطنت مقرر شدہ باقی نمیماند مگر اینکه بیشتر از ما سلطنت بکنند برای اینکه نگویند در وقتیکہ حسن سلوک و رفتار ما را می بینند کہ اگر ما ہم سلطنت برسیم ہر آبنہ بطریقہ و سیرت ایشان رفتار میکنیم و اینست معنی قول خدای تعالی «والعاقبة للمتین» یعنی عاقبت کار برای متقیانست پس آخر دولتها دولت ائمہ (ع) میباشد

در کتاب مذکور ذکر نموده کہ ابی بصیر از باقر علیہ السلام در حدیث طولانی روایت کرده کہ آنحضرت فرمود کہ چون قائم علیہ السلام قیام میفرماید بکوفہ میآید و چہار مسجد در آنجا خراب میکند و مسجد کنگرہ دار در روی زمین باقی نمیماند مگر اینکه کنگرہ های آنرا خراب میکند و آنها را بی کنگرہ میگذارد و راهبهای بزرگ را یعنی شاہراہها را وسیع میگرداند و ہر پنجرہ کہ مشرف براہست آنرا میشکند و میزاہبها را و ناردانہا را کہ مشرف براہبها اند برہم میزند و بدنی باقی نمیگذارد مگر اینکه آنرا زایل میگرداند و بر میدارد و سنتی باقی نمیگذارد مگر اینکه آنرا برپا میدارد و شہر قسطنطنیہ و چین و کوههای دیلمرا مسخر میگرداند پس ہفتسال

اہل تشیع کی طرف سے اعلان نبوت!  
امام غائب دعویٰ نبوت کریں گے کہ اللہ کے حکم سے نبی مرسل بنا کر بھیجا گیا ہوں  
الامام الغائب سوف يدعى النبوة !!

IMAM MEHDI WILL DECLARE HIS PROPHET HOOD.

بحار الانوار تالیفات علامہ باقر مجلسی ناشر کتابفروشی اسلامیہ تہران ایران طبع ۱۳۳۰ھ

- ۵۵۰ -

خروج ۴ حضرت

علامت ہمہ اینہا در عسق است در کتاب قرب الاسناد از ابن سعد او از ازدی روایت کرده او گفته کہ من و ابو بصیر بخدمت صادق علیہ السلام داخل شدیم علی بن عبدالعزیز ہم با ما بود پس بخدمت آنحضرت عرض کردم کہ آیا تو نبی صاحب ما فرمود کہ آیا صاحب شما ہستم یعنی صاحب شما یستم زیرا کہ صاحب شما قائم علیہ السلام است یا اینکه صاحب شما جاوید است ناوہ احمد طبرسی در کتاب احتجاج از یزید بن وہب چہنی از ابن حسن بن علی بن ایطال اب از پدرش سلام اللہ علیہما روایت نموده کہ آنحضرت فرمود کہ خدا تعالی در آخر زمان و در روزگاریکہ مانند سنک خارا است و در ایام نادانی خلائق مردہ را مبعوث میگرداند و او را با ملائکہ خود موبد میکند و باران وی را از چیزهای بد نکم میدارد و در مقابل رنج و تعبش باو یاری میکند و نصرت میدہد و او را بر ہمہ اہل زمین غالب میگرداند تا اینکه از راه میل و رغبت یا از راه اجبار و اکراه دین اسلام را قبول نمایند زمین را بر از عدل و قسط و نور و برہان میگرداند ہمہ امانی شہرہا باطاعت ہدین وی میآیند کافری نیماند مگر اینکه ایمان میآورد و بد کرداری نمیباشد مگر صالح و نیکو کار میشود و در ملک خود با درندگان مصالحہ میکند و زمین نباتات خود را میرویاند و آسمان برکش را نازل میگرداند و خزاین زمین برای وی ظاہر آشکار میشود چہل سال بمابین مشرق و مغرب مالک میشود پس طوسی یاد برای کسیکہ ایام آنحضرت را بیابد و کلام او را بشنود مؤلف گوید کہ اخبار مختلفہ کہ در خصوص بیان مقدار ایام سلطنت آنحضرت وارد شدہ بعضی از آنها محمولست بہ مدت سلطنتش یعنی ہمہ مدت سلطنتش فلان مقدار میشود و بعضی از آنها ہر زمان استقرار دولت محمولست و بعضی دیگر محمولست بر حساب سال و ماہ کہ در نزد با است و بعضی بر سال و ماہ آنحضرت کہ طولانی اند محمولست واللہ یعلم - شیخ صدوق در کتاب کمال الدین از محمد بن ابراہیم بن اسحق او از حسین بن منصور از از محمد بن ہرون ہاشمی او از احمد بن عیسی اولاد احمد بن سلیمان بن ہادی او از معویہ بن ہشام او از ابراہیم بن محمد بن حنفیہ او از ہدیش محمد او از ہدیش امیر المؤمنین علیہ السلام روایت نموده کہ آنحضرت فرمود کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ مہدی از ما اہل بیت است خدا کار او را در یکشب درست میکند و در روایت دیگر بدین تمجید وارد است کہ خدا کار او را در یک شب اصلاح میکند در کتاب مذکور از طالقانی او از جعفر بن مالک او از حسن بن محمد سماعہ او از احمد بن حرث او از فضل بن عمر او از صادق علیہ السلام او از پدرش علیہ السلام روایت نموده کہ آنحضرت فرمود کہ در وقتیکہ قائم علیہ السلام قیام میکند این آیہ را تلاوت میفرماید "قدرت منکم لما خنتکم فوہب لی ربی حکماً و جعلنی من المرسلین" یعنی از شما کہ بیختم در وقتیکہ از شما رسیدم پس برورد کار من شریعتی و نبوتی بمن عطا فرمود و مرا از جملہ فرستادگان

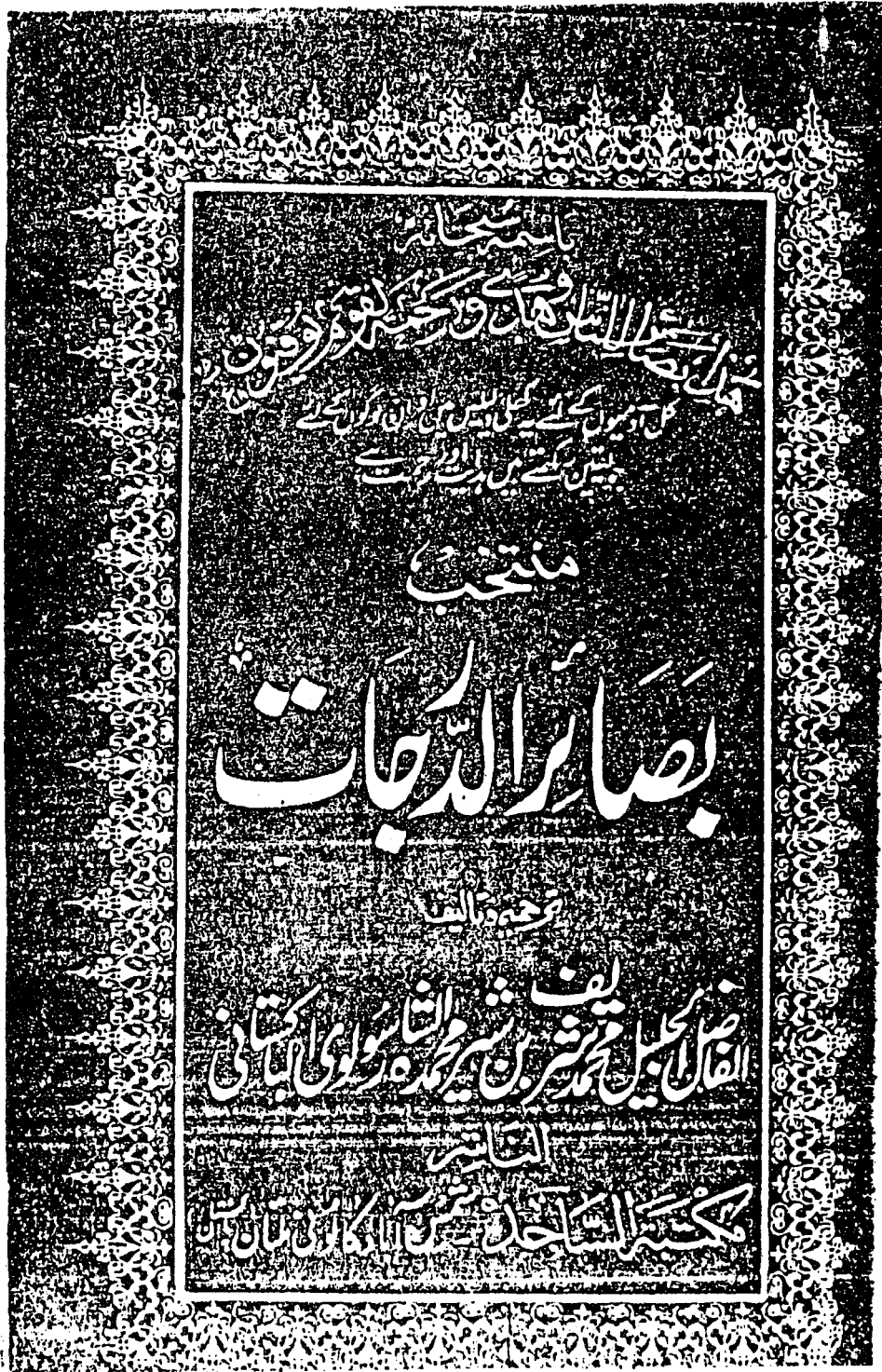


اہل تشیع کی طرف سے اعلان نبوت!  
 امام قائم دعویٰ کریں گے کہ رب نے مجھے نبوت و پیغمبری عطا فرمائی ہے  
 ادعاء النبوة من قبل الشيعة .

سیدعی الامام الفائب أن الله بعثنی نبیا و رسولا !!  
 IMAM MEHDI WILL DECLARE HIS PROPHETHOOD.

۶۴۴- معاد الانوار نیز جلد دوم (۸) علامت ظہور قائم (ع) تالیف علامہ محمد باقر مجلسی طبع ایران

کردم اینہا را در وقتی خواہم کرد کہ در علم خود پنهان و مستور کردہ ام و از واقع شدن اینہا چارہ نیست در آتزمان ترا و ہمہ سوار کان و بیاد کان لشکر ترا ہلاک خواہم نمود پس بروہر چہ میخواستہی بکن پس بدرستی کہ تو تا روز وقت معلوم از جملہ مہات دادم شدگانہی مولف سعید ظاہر اینست کہ این علامات مذکورہ با ہلاک نمودن شیطان و تابعان او در ہمہ ایام پیغمبر دامت اودائع نمی شود بلکہ کفایت میکند اینکہ در بعضی اذقانی کہ بعد از بعثت پیغمبر است واقع شود داینوقت نیست مگر خلافت قائم علیہ السلام چنانچہ در اخبار سابق گذشت و بعد از این ہم مذکور خواہد شد - و سید علی بن عبدالحمید در کتاب الغیبہ باسناد خود از باقر علیہ السلام روایت نمودہ کہ آن حضرت فرمود چون قائم ما اہلیت ظہور میکند این آہورا تلاوت میفرماید: "فقرت منکم لما خفتکم فوہب لی ربی حکما" یعنی در وقتی کہ از شما فرار نمودم پس پروردگار من نبوت و پیغمبری عطا فرمود پس از ہلاکت نفس خود ترسیدم فرار کردم وقتی کہ خدای تعالی بمن اذن داد و کار مرا اصلاح نمود ظہور کرد و بنزد شما آمدم - و باسناد خود از احمد بن محمد آبادی او رفع حدیث بابی بصیر نمودہ او از صادق علیہ السلام روایت کردہ کہ آن حضرت فرمود کہ اگر قائم علیہ السلام خروج نماید بعد از آنکہ بسیاری از خلائق او را انکار کردہ اند ہر آینہ در صورت جوان بنزد ایشان بر میگردد و در اعتقاد امامتش ثابت قدم نمی شود مگر ہر آن مؤمنی کہ خدای تعالی در عالم ذر اول عہد و پیمان گرفتہ باشد - و باسناد خود تا سماعہ او از صادق علیہ السلام روایت کردہ کہ آن حضرت فرمود کہ کویا قائم را می بینم کہ در کوفہ ذی طوی با برہنہ ایستادہ مانند موسی بن عمران انتظار میکشد تا اینکہ بہ مقام ابراہیم علیہ السلام میاید و در آنجا دعا میکند و باسناد خود از حضرمی او از باقر علیہ السلام روایت کردہ کہ آنحضرت فرمود جب ربیل در سمت دست راست و میکائیل از جانب دست چپش راہ میروند و نیز از آن حضرت روایت نمودہ کہ آنحضرت فرمود کہ چون قائم علیہ السلام قیام میکند و داخل کوفہ میشود ہر آینہ در آنوقت ہیج مؤمن نمی ماند مگر اینکہ در آنجا می باشد - و از کتاب فضل بن شاذان او رفع حدیث نمودہ از سعد او از امام حسن عسکری علیہ السلام روایت نمودہ کہ آن حضرت فرمود کہ محل و جای یکقدم از زمین کوفہ دوست تر است در نظر من از یکباب خانہ کہ در مدینہ باشد - و از فضل بن شاذان او از سعد بن اصبح روایت کردہ او گفتہ کہ از صادق علیہ السلام شنیدم میفرماید کہ ہر کس در کوفہ خانہ دارد آنرا نیکہ بدارد و از دست ندهد - و باسناد خود از باقر علیہ السلام روایت کردہ کہ آن حضرت فرمود کہ مہدی علیہ السلام در شہر حیرہ منہزم میگردد سفیانی را در زیر درختی کہ شاخہ اش کشیدہ و دراز است - و باسناد خود تا بہ بشیر نبال او از صادق علیہ السلام روایت کردہ کہ آنحضرت فرمود آہا



شیعہ امام مہدی حضرت ”آدم سے لے کر خود اپنے دور تک کے تمام گناہ  
 زنا، خیانت، خواہشات اور ظلم و جور کا قصاص لینگے“  
 يقتص المهدی ابتداء من آدم حتى زمانه لكل جريمة  
 من الزنا والخيانة والظلم والجور الخ .

SHIA IMAM MEHDI WILL RETALIATE ALL THE SINS, SINCE HAZRAT  
 ADAM'S PERIOD.

بشار الدرجات از فاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد شاہ رسولی الباکستانی

۸۳

اور آپ کے انصار کو ذبح کیا ہونا، رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کا قینقی  
 ہونا، آل محمد کا خون بہانا اور سرخون کا بہنا  
 سر نکاح حرام کا ذکر کرنا، سر زنا، خجائت  
 فاحشہ، گناہ، ظلم و جور کا آدم میرا السلام  
 سے لیکر قائم آل محمد تک سب کا ان  
 سے ذکر فرمائیں گے، احاسن کی موجودگی  
 میں ان سب کا ان سے قصاص لیں گے  
 پھر آگ کو حکم دیں گے وہ زمین سے نکل  
 ان کو اور درخت کو جلا دے گی پھر ہوا  
 کو حکم دیں گے وہ ان کی راکھ کو اٹھا  
 کر سمندر میں پھینک دے گی

مفضلؑ - مولاً! یہ ان کے لئے

آخری عذاب ہوگا؟

اے آدمؑ، اے مفضلؑ! سید اکبر محمد رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ، فاطمہ حسن حسینؑ ائمہ  
 علیہم السلام کے مومن پرلے درجہ کے کافر  
 دوبارہ دنیا میں آئیں گے، ان سے ان  
 کے ہر برے کام کا بدلہ لیا جائے گا، ہر  
 رات اور ہر دن میں ہزار دفعہ قتل ہوں  
 گے، جب تک اللہ تعالیٰ نیا بت گا، ان  
 سے یہ سزا ہوگا

دینی عیبہ وانصارہ وبنی ذری  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وارقۃ ومارآل محمد ص، وکل دم  
 سفک وکل فرج نکم حراماً وکل  
 زنی وحبث وفاقحتہ واعم وظلم  
 وجور وغشم منذ عند آدم علیہ  
 السلام ابی وقت خیام قائمنا، کل  
 ذلک یعدہ علیہا ویلزہا ایاء  
 فیعترفان بہ فیقتص منہما فی ذلک  
 الوقت بنظام من حضر ثم یصلیہ  
 علی الشجرہ ویامر نارا تمخرج من  
 الارض فتخرجتہما والشجرۃ ثم بأمر یجا  
 فسفہما فی ایام نسفا

قال المفضل یاسیدی ذلک

آخر عذابہما

قال حیات یا مفضل واللہ یرید  
 ولیضیون السید الاکبر محمد رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ والصدیق  
 الاکبر امیر المؤمنین وفاطمہ  
 والحسن والحسین والائمة علیہم  
 السلام وکل من محض الایمان محضاً  
 اور من انکذبتہما ولیقبتن منہما بحجیہ نعلہما  
 ولیصنک فی کل یوم ولیلۃ الف تتلد ویردان  
 الخ ما شہا

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پودہ ہستاک

(۱۱۴)

(معہ اضافہ)

حضرت چہار معصومین علیہم السلام کے حالات زندگی

مؤلفین

تاج الشکینہ خاتون اعظمین مورخہ بیگم فخر العبادت حضرت خدیجہ الامانہ ام المومنین اور حضرت ام المومنین حضرت ام کلثوم بنت ابی طالب

ناظمہ علی، پاکستان مجلس علماء، مہرچ کیٹیج مرکزی حکومت پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ

منزل جویلی اندرون موجیہ واڑہ

لاہور

ملائکہ شب قدر اماموں پر نازل ہوتے ہیں۔

تنزل الملائكة على الانعة في ليلة نصف من شعبان

AN ANGEL REVEALS ON IMAMS IN THE NIGHT OF POWER  
SHAB -I- QADR"

۵۶۹

رکھا اور انھیں بھی اسی طرح دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھ دیا جس طرح حضرت عیسیٰ کو محفوظ رکھا تھا (۳)۔  
یہ سناست اسلامی سے ہے کہ زمین بھٹ خدا اور امام زمانہ سے خالی نہیں رہ سکتی (اصول کاہن) ۳۰۔  
طبع نوکشور چونکہ بھٹ خدا اس وقت امام مہدی کے سوا کوئی نہ تھا، اور انھیں دشمن قتل کر دینے  
پر تیلے ہوئے تھے اس لیے انھیں محفوظ و سنور کر دیا گیا۔ حدیث میں ہے کہ بھٹ خدا کی وجہ سے  
بارش ہوتی ہے اور انھیں کے ذریعہ سے روزی تقسیم کی جاتی ہے (بحار) (۴)۔ یہ تسلیم ہے کہ  
حضرت امام مہدی حملہ ابلیس کے منظر تھے۔ اس لیے ضرورت تھی کہ انھیں کی طرح ان کی غیبت بھی  
ہوتی یعنی جس طرح بادشاہ وقت کے مظالم کی وجہ سے حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت  
موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے عہد حیات میں مناسب  
دلت تک غائب رہ چکے تھے۔ اسی طرح یہ بھی غائب رہتے۔ (۵) قیامت کا آنا تسلیم ہے اور  
واقعہ قیامت میں امام مہدی کا ذکر بتانا ہے کہ آپ کی غیبت مصلحت خداوندی کی بنا پر ہوتی ہے  
(۶) سورۃ انا انزلناہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول ملائکہ شب قدر میں ہوتا رہتا ہے یہ ظاہر ہے  
کہ نزول ملائکہ انبیاء و اوصیاء ہی پر ہوا کرتا ہے۔ امام مہدی کو اس لیے موجود اور باقی رکھا گیا ہے  
تاکہ نزول ملائکہ کی مرکزی غرض پوری ہو سکے، اور شب قدر میں انھیں پر نزول ملائکہ ہو سکے۔ پیش  
میں ہے کہ شب قدر میں سال بھر کی روزی وغیرہ امام مہدی تک پہنچا دی جاتی ہے اور وہی اسے  
تقسیم کرتے رہتے ہیں (۷)۔ حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ یہ دوسری بات ہے کہ عام  
لوگ انکس حکمت و مصلحت سے واقف نہ ہوں۔ غیبت امام مہدی اسی طرح مصلحت و حکمت  
خداوندی کی بنا پر عمل میں آئی ہے۔ جس طرح طواف کعبہ، رمی جمرہ وغیرہ ہے، جس کی اصل مصلحت  
خداوندی عالم ہی کو معلوم ہے (۸) امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمانا ہے کہ امام مہدی کو اس لیے  
غائب کیا جائے گا تاکہ خداوند عالم اپنی ساری مخلوقات کا استخارہ کر کے یہ جانچے کہ نیک بندے  
کون ہیں اور باطل پرست کون لوگ ہیں (اکمال الدین) (۹)۔ چونکہ آپ کو اپنی جان کا خوف تھا اور  
یہ طے شدہ ہے کہ ”من خاف علی نفسه احتج الی الاستتار“ کہ جسے اپنے نفس اور  
اپنی جان کا خوف ہو وہ پوشیدہ ہونے کو لازمی جانتا ہے۔ (المترضی) (۱۰)۔ آپ کی غیبت اس لیے  
واقع ہوئی ہے کہ خداوند عالم ایک وقت معین میں آل محمد پر جو مظالم کئے گئے ہیں۔ ان کا بدلہ امام  
مہدی کے ذریعہ سے لے گا۔ یعنی آپ عہد اول سے لے کر نبی امیہ اور بنی عباس کے ظالموں سے  
مکمل بدلہ لیں گے۔ (اکمال الدین)۔

علامہ شیخ قدوسی ملحق حنفی رقمطراز  
ہیں کہ شہر صیرفی کا بیان ہے کہ

غیبت امام مہدی جعفر جامعہ کی روشنی میں

امام مہدی جب ظاہر ہوگا سورج مغرب سے نکلے گا۔  
تطلع الشمس من المغرب عند ظهور الامام المہدی

THE SUN WILL RISE FROM THE WEST AT THE TIME OF  
IMAM MAHDI'S APPEARANCE.

۵۸۵

کا زور ہوگا (۸) زمانہ عام ہوگا (۹) اچھی اچھی عمارتیں بہت بنیں گی (۱۰) جھوٹے لوگ حلال سمجھا جائے گا۔  
(۱۱) رشوت عام ہوگی (۱۲) شہوتِ نفسانی کی پیروی کی جائے گی (۱۳) دین کو دنیا کے بدلے بیجا جائے گا  
(۱۴) عزت و بزرگی کی پرواہ نہ ہوگی (۱۵) احمقوں کو عامل بنایا جائے گا (۱۶) بردباری کو کمزوری و نیرولی  
پر محمول کیا جائے گا (۱۷) ظلم و فحش کے طور پر کیا جائے گا (۱۸) بادشاہ و امرا فاسق و فاجر ہوں گے۔  
(۱۹) وزیر جھوٹے ہوں گے (۲۰) امانت دار خائن ہوں گے (۲۱) ہر ایک کے مددگار ظلم پرور ہوں گے  
(۲۲) قاریاں قرآن فاسق ہوں گے (۲۳) ظلم و جور عام ہوگا (۲۴) طلاق بہت زیادہ ہوگی -  
(۲۵) فسق و فجور نمایاں ہوں گے (۲۶) فریبی کی گواہی قبول کی جائے گی (۲۷) شراب نوشی عام  
ہوگی (۲۸) اغلام بازی کا زور ہوگا (۲۹) سنی یعنی عورتیں عورتوں کے ذریعہ شہوت کی آگ بجھائیں  
گی (۳۰) مال خدا و رسول کو مالِ غنیمت سمجھا جائے گا (۳۱) صدقہ و خیرات سے ناجائز فائدہ  
اٹھایا جائے گا (۳۲) شہریوں کی زبان کے خوف سے نیک بندے خاموش رہیں گے (۳۳)  
شام سے سفیانی کا خروج ہوگا (۳۴) یمن سے یمانی برآمد ہوگا (۳۵) مکہ اور مدینہ کے درمیان ہتھیار  
رکد، زمین دھنس جائے گی۔ (۳۶) رکن اور مقام کے درمیان آلِ محمد کی ایک معرکہ فرقت ہوگی  
(نورالابصار ص ۱۵۵ طبع مصر) (۳۷) بنی عباس میں شدید اختلاف ہوگا۔ (۳۸) اشعیاں کو  
سورج گرہن اور اس ماہ کے آخر میں چاند گرہن ہوگا (۳۹) روال کے وقت آفتاب ناواقف عصر  
قائم رہے گا۔ (۴۰) مغرب سے آفتاب نکلے گا (۴۱) نفس فیکہ اور ستر صالحین کا قتل (۴۲) مسجد  
کوفہ کی دیوار خراب و برباد کر دی جائے گی (۴۳) خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے برآمد ہوں  
گے (۴۴) مصر میں ایک مغربی کا ظہور ہوگا (۴۵) ترک جزیرہ میں ہوں گے (۴۶) روم رطلہ میں  
پہنچ جائیں گے (۴۷) مشرق میں ایک ستارہ نکلے گا جس کی روشنی مغرب تک پھیلے گی (۴۸) ایک  
مشرقی ظاہر ہوگی جو آسمان اور سورج پر غالب آجائے گی (۴۹) مشرق سے ایک زبردست آگ  
بھڑکے گی جو ۳ یا ۷ روز باقی رہے گی اور بروایت شیعہ ص ۲۱ وہ آگ مغرب تک پھیل کر عالم کو  
تہس نہس کر دے گی (۵۰) عرب مختلف بلاد پر تباہ و برباد پائیں گے اور عجم کے بادشاہ کو مغلوب کر دیں  
(۵۱) مصری اپنے بادشاہ و حاکم کو قتل کر دیں گے۔ (۵۲) شام تباہ و برباد ہو جائے گا (۵۳) قیس فر  
عرب کے جھنڈے مصر پر لہرائیں گے (۵۴) خراسان پر بنی کندہ کا پرچم لہرائے گا (۵۵) فرات کا پانی  
اس درجہ چڑھ جائے گا کہ کوفہ کی گلی کوچوں میں پانی ہوگا (۵۶) ۴۰ عدد مدعیان نبوت ظاہر ہوں گے  
(۵۷) ۱۳ نسل اولاد الوطالب سے دعویٰ امامت کریں گے (۵۸) بنی عباس کا ایک غلط شخص مقام  
حلولاد خانقہ نشین نذر آتش کیا جائے گا (۵۹) ہندو میں کرخ جیسا پل بنایا جائے گا (۶۰) سیاہ آنکھی  
کا آنا (۶۱) زلزلوں کا آنا (۶۲) اکثر مقام پر زمین کا دھنس جانا (۶۳) موت فجاءۃ یعنی ناگہانی موت

صرف چالیس کامل مومن کے وقت امام مہدی کا ظہور ہوگا  
 يظهر الا المہدی وعدنا المومنین الکاملین اربعون

IMAM MAHDI WILL APPEAR WHEN ONLY 40 TRUE MOMINS  
 (SHI'A) WILL BE LEFT.

۵۷۱

ظہور کی وجہ سے ہوا ہے۔ لوگ فرامین پیغمبر اور آئمہ علیہم السلام کی تکذیب کر رہے اور عوام مسلم بلاوجہ اعتراضات کر کے اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں اور شاید اسی وجہ سے مشہور ہے کہ جب دنیا میں چالیس مومن کامل رہ جائیں گے۔ تب آپ کا ظہور ہوگا۔ (۴) حضرت خضر جو زندہ اور باقی میں اور قیامت تک زندہ اور موجود رہیں گے۔ انہیں کی طرح حضرت امام مہدی بھی زندہ اور باقی ہیں اور قیامت تک موجود رہیں گے اور جب کہ حضرت خضر کے زندہ اور باقی رہنے میں مسلمانوں کو کوئی اختلاف نہیں ہے۔ حضرت امام مہدی کے زندہ اور باقی رہنے میں بھی کوئی اختلاف کی وجہ نہیں ہے۔

غیبتِ صغریٰ و کبریٰ اور آپ کے سفر آ | آپ کی غیبت کی دو حیثیت تھی، ایک صغریٰ اور دوسری کبریٰ غیبت

صغریٰ کی مدت ۷۰ یا ۷۲ سال تھی۔ اس کے بعد غیبتِ کبریٰ شروع ہو گئی۔ غیبتِ صغریٰ کے زمانہ میں آپ کا ایک نائب خاص ہوتا تھا۔ جس کے زیرِ اہتمام ہر قسم کا نظام چلتا تھا۔ سوال و جواب، خمس و زکوٰۃ اور دیگر مراحل اسی کے واسطے طے ہوتے تھے مخصوص مقامات مخصوصہ میں اسی کے ذریعہ اور سفارش سے سفر مقرر کئے جاتے تھے۔

سب سے پہلے جنہیں نائب خاص ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کا نام نامی واکم گرامی حضرت عثمان بن سعید عمری تھا۔ آپ حضرت امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کے معتد خاص اور اصحابِ خلص میں سے تھے۔ آپ قبیلہ بنی اسد سے تھے آپ کی کنیت ابوشر تھی، آپ سامروہ کے قریب عسکر کے رہنے والے تھے۔ وفات کے بعد آپ بغداد میں دروازہ جہد کے قریب مسجد میں دفن کئے گئے ہیں۔ آپ کی وفات کے بعد حکم امام علیہ السلام آپ کے فرزند حضرت محمد بن عثمان بن سعید اس ظہیر منزلت پر نائز ہوئے، آپ کی کنیت ابو جعفر تھی۔ آپ نے اپنی وفات سے ۲ ماہ قبل اپنی قبر کھدوا دی تھی، آپ کا کرنا تھا کہ میں یہ اس لیے کر رہا ہوں کہ مجھے امام علیہ السلام نے بنا دیا ہے اور میں اپنی تاریخ وفات سے واقف ہوں۔ آپ کی وفات جمادی الاول ۳۰۰ ہجری میں واقع ہوئی اور آپ ماں کے قریب بمقام دروازہ کو فرسراہ دفن ہوئے۔ پھر آپ کی وفات کے بعد بواسطہ مرحوم حضرت امام علیہ السلام کے حکم سے حضرت حسین بن روح اس منصبِ عظیم پر نائز ہوئے جعفر بن محمد بن عثمان سعید کا کناسے، اگر میرے والد حضرت محمد بن عثمان نے میرے سامنے حضرت حسین بن روح کو اپنے بعد اس منصب کی ذمہ داری کے متعلق امام علیہ السلام کا پیغام پہنچایا تھا حضرت حسین بن روح کی کنیت ابو قاسم تھی آپ محمد نوحجت کے رہنے والے تھے۔ آپ خفیہ طور پر بظہر مالک اسلامیہ کا دورہ کیا کرتے تھے۔ آپ دونوں فرقوں کے نزدیک معتد، شکر و صالح

امام مہدی کی حکمرانی اور عقیدہ امامیہ الاثناعشریہ

حکم الامام المہدی و عقیدہ الاثناعشریہ

RULE OF IMAM MEHDI AND SHI'ITE DOCTRINE

۶۰۳

علی مسجد میں سورہ ہے تھے، اتنے میں حضرت رسول کریم تشریف لائے، اور آپ نے فرمایا: "قم یا داہتا اللہ" اس کے بعد ایک دن فرمایا: "یا علی اذلا کان اخر حیک اللہ الخ" یہ اسے علی! جب دنیا کا آخری زمانہ آئے گا، تو خداوند عالم تمہیں برآمد کرے گا۔ اس وقت تم اپنے دشمنوں کی پیشانیوں پر نشان لگاؤ گے۔ (مجمع البحرین ص ۱۲۴) آپ نے یہ بھی فرمایا: کہ علی! وہ ابابہ الجندی ہیں۔ لغت میں ہے کہ دابہ کے معنی پیروں سے چلنے پھرنے والے کے ہیں۔ (مجمع البحرین ص ۱۲۴)۔

کثیر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آل محمد کی حکمرانی جسے صاحب ارجح المطالب نے بادشاہی لکھا ہے اس وقت تک قائم رہے گی جب تک دنیا کے حکم ہونے میں چالیس یوم باقی رہیں گے۔ (ارشاد مفید ص ۱۳۴ و اعلام الوری ص ۲۶۵) اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ چالیس دن کی مدت قبروں سے مردوں کے نکلنے اور قیامت کبریٰ کے لیے ہوگی جیسا کہ نشر، حساب و کتاب، صور پھونکنا اور دیگر لوازم قیامت کبریٰ اسی میں ادا ہوں گے۔ (اعلام الوری ص ۲۶۵) اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام لوگوں کو جنت کا پروانہ دیں گے۔ لوگ اُسے لے کر اہل صراط پر سے گزریں گے۔ (صواعق محرقة علامہ ابن حجر کی ص ۵۷ و اسعاف الراغبین ص ۵۷ بر حاشیہ نور الابصار) پھر آپ حوض کوثر کی نگہبانی کریں گے۔ جو دشمن آل محمد حوض کوثر پر ہوگا، اُسے آپ اٹھا دیں گے۔ (ارجح المطالب ص ۱۶۷) پھر آپ نوار اکھبر یعنی محمدی جھنڈے کے جنت کی طرف چلیں گے، پیغمبر اسلام آگے آگے ہوں گے۔ انبیاء اور شہداء و صالحین اور دیگر آل محمد کے ماننے والے پیچھے ہوں گے۔ (مناقب اعظمی قلمی و ارجح المطالب ص ۱۶۷)۔ پھر آپ جنت کے دروازے پر جائیں گے اور اپنے دوستوں کو بغیر حساب داخل جنت کریں گے اور دشمنوں کو جہنم میں بھونک دیں گے۔ (کتاب شفا قاضی عیاض و صواعق محرقة) اسی لیے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور بہت سے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا تھا کہ علی زمین اور آسمان دونوں میں میرے ذریعہ ہیں اگر تم لوگ خدا کو راضی کرنا چاہتے ہو تو علی کو راضی کرو، اس لیے کہ علی کی رضا خدا کی رضا اور علی کا غضب خدا کا غضب ہے۔ (مودۃ القرنی ص ۵۵-۶۲) علی کی محبت کے بارے میں تم سب کو خدا کے سامنے جواب دینا پڑے گا اور تم علی کی مرضی کے بغیر جنت میں نہ جا سکو گے اور علی سے کہہ دیا کہ تم اور تمہارے شیعوں "خیر البریہ" یعنی خدا کی نظر میں اچھے لوگ ہیں۔ یہ قیامت میں خوش ہوں گے اور تمہارے دشمن ناشاد و نامراد رہیں گے، ملاحظہ ہو (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۸ و مجمعہ اثنا عشریہ ص ۲۰۳ تفسیر فتح البیان جلد ۲ ص ۲۲۳)۔ والسلام

یتدبیر الحسن کراروی  
کوچہ مولانا صاحب، پشاور سٹی



## اہل تشیع کا من گھڑت عقیدہ عقیدہ اہل التشیع المخترعة

SELF CREATED DOCTRINE OF SHI'ITE

۶۰۲

میں اچھے بُرے زندہ کئے جائیں گے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے عہد میں جو لوگ زندہ ہوں گے ان کی تعداد چار ہزار ہوگی (غایبۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۷۱) ، شہداء کو بھی رجعت میں ظاہری زندگی دی جائے گی تاکہ اس کے بعد جو موت آئے اُس سے آیت کے حکم ٹھک نفس ذائقۃ الموت کی تکمیل ہو سکے اور انھیں موت کا مزہ نصیب ہو جائے (غایبۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۷۱) اسی رجعت میں بوعده قرآنی آل محمد کو حکومت عامہ عالم دی جائے گی ، اور زمین کا کوئی گوشہ ایسا نہ ہوگا جس پر آل محمد کی حکومت نہ ہو ، اس کے متعلق قرآن مجید میں : "ان الارض یرثھا عبادی الصالحون" "وَنَزَّلْنَا اِنْ نَسَمِ عَلٰی الَّذِیْنَ اسْتَضَعُوا فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلُ لھِمَّ الْعَارِثِیْنَ" موجود ہے (حق الیقین ص ۱۲۶)۔

اب رہ گیا یہ کہ کائنات کی ظاہری حکومت و وراثت آل محمد کے پاس کب تک رہے گی اس کے متعلق ایک روایت آٹھ ہزار سال کا سوال دے رہی ہے اور پتہ یہ چلتا ہے کہ امیر المؤمنین ، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیر نگرانی حکومت کریں گے اور دیگر ائمہ ظاہرین ان کے وزراء اور سفراء کی حیثیت سے ممالک عالم میں انتظام و انصرام فرمائیں گے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ہر امام علی الترتیب حکومت کریں گے۔ حق الیقین وغایبۃ المقصود حضرت علی کے ظہور اور نظام عالم پر حکمرانی کے متعلق قرآن مجید میں بصراحت موجود ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

"اٰخِرُ نَجْمِ الْاٰلَمِیْنَ عَلٰی الْاَرْضِ" (پ ۳۰ روح)

علائے فریقین یعنی شیعہ و سنی کا اتفاق ہے کہ اس آیت سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ ملاحظہ ہو میزان الاعتدال علامہ ذہبی و معالم التزیل علامہ نجوی و حق الیقین علامہ مجلسی و تفسیر صافی علامہ حسن فیض اُس کی طرف توریث میں بھی اشارہ موجود ہے۔ (تذکرۃ المحصنین ص ۲۲۶)۔ آپ کا کام یہ ہوگا کہ آپ ایسے لوگوں کی تصدیق نہ کریں گے جو خدا کے مخالف اور اس کی آیتوں پر یقین نہ رکھنے والے ہوں گے۔ . . وہ صفا اور مروہ کے درمیان سے برآمد ہوں گے ، ان کے ہاتھ میں حضرت سلیمان کی انگوٹھی اور حضرت موسیٰ کا عصا ہوگا۔ جب قیامت قریب ہوگی تو آپ عصا اور انگشتری سے ہر مومن و کافر کی پیشانی پر نشان لگائیں گے۔ مومن کی پیشانی پر "ہذا مومن حقا" اور کافر کی پیشانی پر "ہذا کافر حقا" تحریر ہو جائے گا۔ ملاحظہ ہو: (کتاب ارشاد الطالبین اخوند درویش سنہ ۱۰۱۱ و قیامت نامہ قدوة المحذین علامہ رفیع الدین ص ۱۷۱) علامہ بغوی کتاب مشکوٰۃ المصابیح کے ص ۱۲۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ دابۃ الارض دو پہر کے وقت نکلے گا ، اور جب اس دابۃ الارض کا عمل درآمد شروع ہو جائے گا تو باب توبہ بند ہو جائے گا اور اُس وقت کسی کا ایمان لانا کارگر نہ ہوگا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت

امام مہدی کی بیعت تمام ملائکہ جبرائیل اور میکائیل کریں گے۔

يباعون جبرائیل و میکائیل و کلهم الملائكة الامام المهدی۔ (عقیدہ

الاثناء عشرية)

ALL THE ANGELS WILL SWEAR THE ALLEGIANCE OF IMAM  
MEHDI (SHI'ITE FAITH)

۵۹۴

### ظہور کے بعد

ظہور کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام کعبہ کی دیوار سے نیک لگا کر کھڑے ہوں گے۔ اب تک اس لیے آپ کے سر مبارک پر ہوگا، آسمان سے آواز آتی ہوگی کہ ”یہی امام مہدی ہیں“ اس کے بعد آپ ایک منبر پر جلوہ افروز ہوں گے۔ لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دیں گے اور دین حق کی طرف آنے کی سب کو ہدایت فرمائیں گے۔ آپ کی تمام سیرت پیغمبر اسلام کی سیرت ہوگی اور انہیں کے طریقہ پر عمل پیرا ہوں گے۔ ابھی آپ کا خطبہ جاری ہوگا کہ آسمان سے جبرائیل و میکائیل آکر بیعت کریں گے، پھر ملائکہ آسمانی کی عام بیعت ہوگی۔ ہزاروں ملائکہ کی بیعت کے بعد وہ ۳۱۳ مؤمنین بیعت کریں گے جو آپ کی خدمت میں حاضر ہو چکے ہوں گے۔ پھر عام بیعت کا سلسلہ شروع ہوگا۔ دس ہزار افراد کی بیعت کے بعد آپ سب سے پہلے کوؤ تشریف لے جائیں گے، اور دشمنان آل محمد کا قلع تاراج کریں گے۔ آپ کے ہاتھ میں عصائے موسیٰ ہوگا جو اٹھ دس کا کام کرے گا اور ظوار حامل ہوگی میں الحیات (مجلسی ص ۱۲) تواریخ میں ہے کہ جب آپ کوؤ پہنچیں گے تو کئی ہزار کا ایک گروہ آپ کی مخالفت کے لیے نکل پڑے گا، اور کہے گا کہ ہمیں بنی فاطمہ کی ضرورت نہیں ہے آپ واپس جاسیے یہ سن کر آپ ظوار سے اُن سب کا قصہ پاک کر دیں گے اور کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑیں گے۔ جب کوئی بھی دشمن آل محمد اور منافق وہاں باقی نہ رہے گا تو آپ ایک منبر پر تشریف لے جائیں گے اور واقعہ کربلا کا ذکر کریں گے یعنی مجلس حسین پڑھیں گے۔ اُس وقت لوگ جو گریہ ہو جائیں گے اور کسی گھٹنے نہ سم روئے گا سلسلہ جاری رہے گا۔ پھر آپ حکم دیں گے کہ مشہد حسین تک نہر ذرات کاٹ کر لائی جائے اور ایک مسجد کی تعمیر کی جائے جس کے ایک ہزار دروازے ہوں، چنانچہ ایسا ہی کیا جائے گا۔ اس کے بعد آپ زیارت سرور کائنات کے لیے مدینہ منورہ تشریف لے جائیں گے۔ (اعلام الوری ص ۲۶۳، ارشاد مفید ص ۵۳۲ نور الابصار ص ۱۵۵)۔

قدوة المحققین شاہ رفیع الدین رقمطراز ہیں کہ حضرت امام مہدی جو علم لدنی سے بھرپور ہوں گے جب کوئے آپ کا ظہور ہوگا اور اس ظہور کی شہرت اطراف و اکناف عالم میں پھیلے گی تو افواج مدینہ و مکہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گی اور شام و عراق و یمن کے ابدال اور اولیاءِ خدمت تشریف میں حاضر ہوں گے اور عرب کی فوجیں جمع ہو جائیں گی، آپ اُن تمام لوگوں کو اُس خزانہ سے مال دیں گے جو کعبہ سے برآمد ہوگا۔ اور مقام خزانہ کو ”تاج الکعبہ“ کہتے ہوں گے، اسی خزانہ میں ایک شخص خراسانی عظیم فوج کے حضرت کی مدد کے لیے مکہ معظمہ کو روانہ ہوگا، راستے میں اس لشکر خراسانی کے مقدمہ الجیش کے کمانڈر منصور سے نصرانی فوج کی ٹکر ہوگی، اور خراسانی لشکر نصرانی فوج کو پسپا کر کے

جامعہ المنظری دہلی

# اسرار المقال

جلد دوم

ترجمہ

منتہی الآمال

تالیف

شمس المحدثین آقائی شیخ عباس قمی علیہ الرحمۃ

لوران

پبلشرز

لاہور

مترجمہ

مولانا سید صفدر حسین قیصر

اقامہ پبلیکیشنز گنت روڈ لاہور پاکستان

امام مادر شکم میں باتیں کرتے ہیں۔

الانعة يتكلمون في بطون امهاتهم

IMAM TALKS BEFORE BIRTH (SHI'ITE FAITH)

۳۳۷

پر دازگی۔

پس حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تجھے اس کے سپرد کرتا ہوں کہ موسیٰ کی والدہ نے حضرت موسیٰ کو جس کے سپرد کیا تھا۔ پس زحس خاتون رونے لگیں تو آپ نے فرمایا خاموش رہو اور گریہ نہ کرو، کیونکہ یہ تمہارے علاوہ کسی کے پستان سے دودھ نہیں پئے گا اور بہت جلدی اسے تیرے پاس لڑھادیں گے کہ جس طرح کہ موسیٰ کو مادر موسیٰ کی طرف پٹا دیا تھا جس طرح کہ خدا فرماتا ہے کہ پس میں نے موسیٰ کو اس کی ماں کی طرف پٹا دیا تاکہ اس کی ماں کی آنکھیں بکھن ہوں پس حکیمہ نے پوچھا کہ یہ پرندہ کون تھا کہ صاحب الامر کو آپ نے جس کے سپرد کیا ہے۔ فرمایا کہ وہ روح القدس ہے جو کہ آنکہ علیہم السلام کے ساتھ ٹوکل ہے جو انہیں خدا کی طرف سے موفیٰ کرتا ہے اور خطارے سے ان کی نگاہاری کرتا ہے اور انہیں علم کے ساتھ زینت دیتا ہے۔

حکیمہ کہتی ہیں کہ جب چالیس دن گزر گئے تو میں حضرت کی خدمت میں گئی۔ جب وہاں پہنچی تو دیکھا کہ ایک بچہ گھر کے اندر چل پھر رہا ہے تو میں نے عرض کیا اے میرے سید و سردار یہ دو سال کا بچہ کس کا ہے۔ حضرت نے تمہیں کیا اور فرمایا کہ اولاد انبیاء و اوصیاء جب امام ہوں تو وہ دوسرے بچوں سے مختلف نشوونما پاتے ہیں اور وہ ایک ماہ کا بچہ دوسرے ایک سال بچے کی طرح ہوتا ہے اور وہ شکم مادر میں بات کرتے ہیں۔ اور قرآن پڑھتے ہیں اور لینے پر دروکار کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی شیر خوارگی کے زمانہ میں ملائکہ ان کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور ہر صبح و شام ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

پس حکیمہ فرماتی ہیں کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ میں میں چالیس دن میں ایک مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوتی، یہاں تک کہ میں نے حضرت کی وفات سے چند دن پہلے ان سے ملاقات کی تو انہیں مکمل مرد کی شکل و صورت میں دیکھ کر نہ پہچان سکی اور اپنے نتیجے سے عرض کیا کہ یہ شخص کون ہے کہ آپ مجھے فرماتے ہیں کہ میں اس کے پاس بیٹھوں۔ فرمایا یہ زحس کا بیٹا ہے اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے اور میں عنقریب تمہارے درمیان سے جائے والا ہوں۔ تم اس کی بات کو قبول کرنا اور اس کے حکم کی اطاعت کرنا۔

پس چند دنوں کے بعد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے عالم قدس کی طرف کوچ کیا۔ اور اب میں ہر صبح و شام حضرت صاحب الامر سے ملاقات کرتی ہوں اور جس چیز کا میں ان سے سوال کرتی ہوں وہ مجھے اس کی خبر دیتے ہیں اور کبھی میں سوال کرنے کا ارادہ کرتی ہوں اور وہ مجھے سوال کرنے سے پہلے جواب دے دیتے ہیں۔

اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے۔ حکیمہ خاتون کہتی ہیں کہ میں حضرت صاحب الامر کی ولادت کے تین دن بعد ان کی ملاقات کی مشتاق ہوئی تو میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے مولا کہنا میں نے فرمایا میں نے اسے اس کے سپرد کیا ہے جو جاری اور تمہاری نسبت اس کا حق دار و ادلیٰ ہے۔ یعنی اس کا

حزبہ علیہ السلام جامعہ المنظرین نہایت اہم و عزیز کتاب

# اسرار المقال

جلد دوم

ترجمہ

منتہی الآمال

تالیف

شمس المحدثین آقائی شیخ عباس قمی علیہ الرحمۃ

لہذا

مترجمہ

مولانا سید صفدر حسین قبلانجفی

اقامہ پبلیکیشنز ۱۷-۱۸ نور چیمبرز لاہور پاکستان

## عقیدہ امامت اور حضرت علیؑ کی توہین عقیدہ الاثناء عشریہ و امانۃ علی رضی اللہ عنہ

### DOCTRINE OF IMAMAT AND REVILE OF HAZRAT ALI (RA)

۳۲۷

پردازی کی۔

پس حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تجھے اس کے سپرد کرتا ہوں کہ موسیٰ کی والدہ نے حضرت موسیٰ کو جس کے سپرد کیا تھا۔ پس زحمت خاتون رونے لگیں تو آپ نے فرمایا خاموش رہو اور گریہ نہ کرو، کیونکہ یہ تمہارے علاوہ کسی کے پستان سے دودھ نہیں پئے گا اور بہت جلدی اسے تیرے پاس لوٹا دیں گے کہ جس طرح کہ موسیٰ کو مادر موسیٰ کی طرف پلٹا دیا تھا جس طرح کہ خدا فرماتا ہے کہ پس میں نے موسیٰ کو اس کی ماں کی طرف پلٹا دیا تاکہ اس کی ماں کی آنکھیں روشن ہوں پس حکیم نے پوچھا کہ یہ پرندہ کون تھا کہ صاحب الامر کو آپ نے جس کے سپرد کیا ہے۔ فرمایا کہ وہ روح القدس ہے جو کہ آنکہ علیہم السلام کے ساتھ نازل ہے جو انہیں خدا کی طرف سے موفّق کرتا ہے اور خطار سے ان کی نگاہاری کرتا ہے اور انہیں علم کے ساتھ زینت دیتا ہے۔

حکیم کہتی ہیں کہ جب چالیس دن گزر گئے تو میں حضرت کی خدمت میں گئی۔ جب وہاں پہنچی تو دیکھا کہ ایک بچہ گھر کے اندر چل پھیر رہا ہے تو میں نے عرض کیا اے میرے سید و سردار یہ دو سال کا بچہ کس کا ہے۔ حضرت نے تمہیں کیا اور فرمایا کہ اولاد انبیاء و اوصیاء جب امام ہوں تو وہ دوسرے بچوں سے مختلف نشوونما پاتے ہیں اور وہ ایک ماہ کا بچہ دوسرے ایک سال بچے کی طرح ہوتا ہے اور وہ شکم مادر میں بات کرتے ہیں۔ اور قرآن پڑھتے ہیں اور لینے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی شیر خوارگی کے زمانہ میں ملائکہ ان کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور ہر صبح و شام ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

پس حکیم فرماتی ہیں کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ میں میں چالیس دن میں ایک مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوتی یہاں تک کہ میں نے حضرت کی وفات سے چند دن پہلے ان سے ملاقات کی تو انہیں مکمل مرو کی شکل و صورت میں دیکھ کر نہ پہچان سکی اور اپنے بھتیجے سے عرض کیا کہ یہ شخص کون ہے کہ آپ مجھے فرماتے ہیں کہ میں اس کے پاس بیٹھوں۔ فرمایا یہ زحمت کا بیٹا ہے اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے اور میں معتزب تمہارے درمیان سے جانے والا ہوں۔ تم اس کی بات کو قبول کرنا اور اس کے حکم کی اطاعت کرنا۔

پس چند دنوں کے بعد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے عالم قدس کی طرف کوچ کیا۔ اور اب میں ہر صبح و شام حضرت صاحب الامر سے ملاقات کرتی ہوں اور جس چیز کا میں ان سے سوال کرتی ہوں وہ مجھے اس کی خبر دیتے ہیں اور کبھی میں سوال کرنے کا ارادہ کرتی ہوں اور وہ مجھے سوال کرنے سے پہلے جواب دے دیتے ہیں۔

اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے۔ حکیم خاتون کہتی ہیں کہ میں حضرت صاحب الامر کی ولادت کے تین دن بعد ان کی ملاقات کی شاق ہوئی تو میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے مولا کہاں ہیں۔ فرمایا میں نے اسے اس کے سپرد کیا ہے جو ہماری اور تمہاری نسبت اس کا حق دار و ادلیٰ ہے۔ یعنی اس کا

## امام ماں کی ران سے پیدا ہوتا ہے يخلق الامام من فخذ امه - (معاذ اللہ)

AN IMAM BORN FROM MOTHER'S THIGH

۳۲۵

سہ ماہہ ولادت کے وقت تک کوئی تیز اس میں ظاہر نہ ہوا۔ اور کوئی شخص اس کے حالات سے مطلع نہ ہوا، کیونکہ فرعون ماہہ عورتوں کے شکم مغزیت موسیٰ کی تلاش میں چاک کر دیتا تھا۔ اور اس فرزند کی حالت بھی اس امر میں حضرت موسیٰ سے مشابہ ہے۔

دوسری روایت میں یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم اوصیاء انبیاء کا محل شکم میں نہیں بلکہ پیلو میں ہوتا ہے۔ اور دم سے نہیں بلکہ اپنی ماں کی ران سے پیدا ہوتے ہیں، کیونکہ ہم نور الہی ہیں۔ اس نے گندگی اور نجاست کو ہم سے دور کر رکھا ہے۔

عقیدہ کہتی ہے کہ میں زحس کے پاس گئی اور یہ حالت اس کو بتائی۔ وہ کہنے لگی اسے خاتون معظم میں اپنے میں کوئی اثر محسوس نہیں کرتی۔ پس میں رات وہیں رہی اور انظار کر کے زحس کے قریب لیٹ گئی اور ہر گھڑی اس کی خبر گیری کرتی رہی اور وہ اپنی جگہ سوئی رہی۔ اور ہر لحظہ میری حالت بڑھتی جاتی تھی۔ اور اس رات باقی راتوں کی نسبت زیادہ نماز اور نہج کے لئے اٹھی اور نماز تہجد ادا کی۔ جب میں نازد تر میں پہنچی تو زحس بیدار ہوئی اور وضو کر کے ناز تہجد بجلائی۔ جب میں نے نگاہ کی تو صبح کا ذب طلوع کر چکی تھی، پس قریب تھا کہ میرے دل میں اس وعدہ کے متعلق شک پیدا ہو جو حضرت نے فرمایا کہ اچانک امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے کمرے سے آواز دی کہ شک نہ کر داب اس کا وقت قریب آیا ہے۔

پس اس وقت میں نے زحس میں کچھ اضطراب کا مشاہدہ کیا۔ پس میں نے اسے سینے سے لگایا اور اس پر اسما ب خدا بڑھے۔ دوبارہ آپٹ نے آواز دی کہ اس پر سورہ انا انزلنا کی تلاوت کرو۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے۔

کہنے لگی کہ مجھ میں اس کا اثر ظاہر ہو چکا ہے جو میرے مولانا نے فرمایا ہے۔

پس جب میں نے سورہ انا انزلنا فی ایلیک الفکر پڑھا تو میں نے سنا کہ وہ بچہ بھی شکم مادر میں میرے ساتھ پڑتا ہے۔

تو اس نے مجھ کو سلام کیا تو میں ڈر گئی۔ حضرت نے آواز دی کہ قدرت خدا پر تعجب نہ کرو، کیونکہ وہ ہمارے بچوں کو صحت سے گویا کرتا ہے اور ہمیں بڑھے ہونے ہی زمین میں اپنی حجت قرار دیتا ہے۔

پس جب حضرت امام حسن کی گفتگو ختم ہوئی تو زحس میری آنکھوں سے غائب ہو گئی، گویا میرے اور اس کے درمیان پردہ مائل ہو گیا، پس میں فریاد کرتی ہوئی دوڑ کر امام حسن کے پاس گئی۔ حضرت نے فرمایا اسے چھو بھی واپس جاؤ، مے اپنی جگہ پر پاؤں۔

جب میں واپس آئی تو پردہ ہٹ چکا تھا اور زحس میں میں نے ایسا نور دیکھا کہ جس نے میری نگاہوں کو خیرہ کر دیا۔ حضرت صاحب الامر کو دیکھا کہ وہ قبلہ رخ سجدہ میں زانو کے بل پڑے ہیں۔ اور اپنی شہادت کی انگلیاں اٹھانے کی طرف بلند کی ہوئی ہیں اور کہہ رہے ہیں: اشھدان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له لکن ان جدی رسول اللہ وان ابی امیر المؤمنین موسیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 وَقَدْ بَيَّنَّهٖ بِذِيحِ عَظِيْمٍ  
 اور ہم نے اس کاغذ پر ایک بڑی بڑی کتاب لکھی ہے۔

# ذیح عظیم

مصنف

سید اولاد حیدر فوق بلگرامی، اعلیٰ اللہ مقامہ

ناشر:- مکتبہ رضویہ ۱۶/۱۸ شاہ عالم مارکیٹ لاہور

ملنے کا پتہ :- حق برادرز - انارکلی، لاہور

قیمت ہر کاپی ۳۶ روپے



یزید علی اکبر بن حسین کا ماموں تھا

کان یزید بن معاویہ خال علی الاکبر بن الحسین بن علی

YAZID BIN MUAVIYA WAS THE REAL UNCLE  
OF HAZRAT ALI AKBAR BIN HUSSAIN (RA).

ذبح عظیم از سید اولاد حیدر نون بکراوی ناشر مکتبہ رضویہ B.16 شاہ عالم مارکیٹ لاہور

ذبح عظیم

۲۱۶

ذبح عظیم

گریز نمانی کی یہ نوبت پہنچ گئی تھی کہ مروان ابن الحکم جو بی بیہوشی کے  
عمادت کے لئے مخصوص مہندس سے ایک نیا بجنٹ الہنجی کی طرف گزرا۔  
اور ان کے اللہ روشن کی جگر غراش آواز سن کر بے اختیار ہر گویا اور  
دبڑیں امار کر دینے لگا۔

حضرت علی اکبر علیہ السلام کی شہادت

حضرت عباس علیہ السلام کشتل ہو جانے کے بعد جناب امام حسین علیہ السلام  
کے پہلو میں سوائے ایک فزونیہ دیندے کے جو علی اکبر کے نام سے مشہور  
ہیں اور کوئی متفق باقی نہیں رہا تھا۔ اب معاذ پر جگہ ہو کر ضرب  
تھا کہ ہمیشہ کے لئے جگہ ہو جائے۔ حضرت علی اکبر علیہ السلام کے احوال  
میں علامہ کنتھوی مدظلہ تحریر فرماتے ہیں۔

المشہور من القابہ علی اکبر و هو الاوسط من ابناہم الحسین  
علیہ السلام و یکنی بابی الحسین و اتہ تسمی ہام یلیل بنت  
بنت ابرو سفیان بن علی فی ذلک الیوم علی ما دام ما محمد ابن  
ابن طالب ثمانیۃ عشر سنین و ہر المشہور و فی ذلک الیوم  
ساہا صحیرانہ و لمانہ و کینت ماکان فامۃ لیست بشہر  
بائریہ بحالیہ الا ففقت ما ففقت اعلی اتہ علیہ السلام کان  
الناس خلقت و خلقتہ منطلقا برسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ  
و سلم و یاتی فی مدیکہ الحسین علیہ السلام حین اذن لالی سیدنا الحسین  
کانت قد ورتتہ یزید بنت علی علیہ السلام کما ہل المشہور و یلیل  
السبب تریستہ از یزید علیہ السلام بعظما لہ الشاکتہ حبھا۔  
شہر یلقب الحاکم حضرت علی اکبر علیہ السلام ہے اور وہ پھیلے بیٹے تھے۔  
جناب امام حسین کے کیفیت کئی اور سن گئی۔ اور گرامی کئی آدم لیل  
تھیں اور وہ جو زینت اور سفیان کی بیٹی تھیں اس سے آپ یزید کے  
بھائی تھے جو بی بی زینب کے بیٹے تھے اور سن شریف آپ کا  
اس روز مکہ روایت محمد ابن ابی طالب کے اظہار میں کا تھا۔ اور  
مادر گرامی آپ کی آپ بیٹے تھیں اور یہی مشہور بھی ہے۔ مگر انہوں نے  
آپ کے بیٹے میں آپ کی اور گرامی کا نام نہیں رکھا اور ہا نہ بھی کہا  
ہے۔ شاید یہ نام اصلی ہوں۔ اور آدم لیل کیفیت ہو۔ بہر کیفیت  
آپ کی اور گرامی کا کوئی نام نہیں نہ ہو کہ حضرت شہر باؤ علیہم السلام  
ایک واقعہ آپس میں تھا۔ چنانچہ وہی پر علامہ انب کا اتفاق ہے

اور اس پر بھی مؤرخین کا اتفاق ہے کہ حضرت علی اکبر علیہ السلام  
خلقت۔ اخلاق اور گویائی میں جناب رسالت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم سے نہایت مشابہ تھے۔ چنانچہ وہ و ما جو جناب  
امام حسین علیہ السلام نے بروقت روایت کی حضرت علی اکبر علیہ السلام  
کے وسطے بزمین چارادرگاہ و مذاہن کی ہے اس میں ہی الفاظ  
ارشاد فرماتے ہیں اور جناب زینب بنت امیر المؤمنین علی ابن  
ابیطالب علیہ السلام نے ان کی پرورش فرمائی تھی عیبا کہ مشہور  
اور شاید ان کی محفوس پرورش فرمائے اسباب بہر کہ حضرت  
زینب سلام اللہ علیہا اپنے نانا کی شہید کی تعظیم کی رعایت سے آپ کی  
کفیل ہوئی ہوں۔ علامہ ابن شہر آشوب نے ذکر جناب علی اکبر  
علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

وکان مطیبا لابیہ متدینا عارفا بالکام و المستتہ بطلا  
خرفا ما اتقا علی اللہ سبحانہ و تعالیٰ و جہا تیبہا لا یظلمہ  
فی الحسن و البہاء  
حضرت علی اکبر علیہ السلام اپنے پر بزرگوار کے بہت بڑے زبان دار تھے  
بڑے دیندار تھے و احکام قرآن و حدیث کو خوب مانتے تھے ہا رہتے  
اپنے محلہ انہوں میں نہ لے سہار و تقالی پر کبھی کرتے تھے بڑے عقل  
بڑے خوبصورت بڑے دانا تھے حسن و خوبی میں انکا نظیر کوئی نہ تھا۔  
علامہ کنتھوی مدظلہ جناب میرن صاحب قبلہ علیہ السلام کا اسکا  
سے تحریر فرماتے ہیں کہ خلی فی محقر الاصاب علی ما نقلہ الامتاز  
فی الحیا لیل لیل بیت ان اہل المشام اعطی امانا من القتل لانه  
کان ابن بنت البنت لابی سفیان فلم یقبلہ و قال وجعلتہ  
جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعظم من وجعہ  
الہ و دان۔ محقر الاصاب کہ اسناد سے میرے استاد طبعین مکان ہا  
میرن صاحب قبلہ مرحوم اعلی القدر نے میرے پاس میں میں لیل کہا ہے  
کہ ابی شام حضرت علی اکبر علیہ السلام کے وسطے ان کے بیٹے کے وہ  
ابو سفیان کی نواسی کے بیٹے تھے لیکن آپ اسکو منقولہ کیا اولاد ان  
کہ میرے چچا بزرگوار صاحب قلم سے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرست آئی  
کی وجاہت سے کہیں زیادہ ہے۔  
حقیقت میں یہ لیل لیلی ہی تھی۔ عیسیٰ حضرت عباس علیہ السلام  
انہا کے بھائیوں کو شہر طبعین اپنی فرست کی وجہ سے دینا چاہتا تھا۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنْهُمْ إِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنْهُمْ إِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنْهُمْ إِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنْهُمْ إِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنْهُمْ إِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنْهُمْ إِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنْهُمْ إِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

## حضرت حسینؑ کے لڑکے کا نام یزید ہے

کان اسم ابن سیدنا حسین رضی اللہ عنہ یزید

YAZID WAS THE NAME OF HAZRAT HUSSAIN'S SON.

تاریخ ائمہ مشورہ پہ چاروہ مجالس دہیزر مطبع سکور

۸۳

حسینؑ

تاریخ الامم

## جدول حالات جناب امام حسین علیہ السلام متعلقہ مجلسین

اسم مبارک	حسین	تعداد اولاد	۱۰ لڑکے ۱۰ لڑکیاں فاطمہ زہرا علی اکبر علی اصغر محمد باقر جعفر صادق موسیٰ کاظم علی نقی میرزا باقر میرزا محمد تقی میرزا حسن میرزا حسین
کینت	ابو عبد اللہ	نقش نگین	ار اللہ بالغ الحسین
لقب	سید الشہداء	یوم و تاریخ	یوم تشریف آوری ۱۰ ربیع الثانی ۱۰ محرم
جائے تولد	مدینہ منورہ	جائے شہادت	کربلا معلیٰ
یوم و تاریخ و رسائل تولد	یوم پیدائش ۳ شعبان ۱۰ ربیع الثانی ۱۰ محرم	سبب شہادت	عداوت یزید لعین کے سبب شہر لعین کے فتنے سے مارا
نام والد ماجد	علی علیہ السلام	سن شہادت	۵۷ برس ۹ مہینہ ۱۰ یوم
نام والدہ بزرگوار	فاطمہ بنت رسول	بار شاہ و	یزید لعین
حاکم وقت سید الشہداء	یزید جرد	مدت امامت	۱۰ سال ۱۰ یوم
تعداد اولاد	۱۰ لڑکے ۱۰ لڑکیاں فاطمہ زہرا علی اکبر علی اصغر محمد باقر جعفر صادق موسیٰ کاظم علی نقی میرزا باقر میرزا محمد تقی میرزا حسن میرزا حسین	جائے دفن	کربلا معلیٰ



رجعت برحق ہے اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں  
اس کا منکر زمرہ ایمان سے خارج ہے

## الرجعة حق لا ريب فيها ومن انكرها خرج عن زمرة الايمان . A BASELESS PROOF OF RAJAT FROM HOLY QURAN.

احسن الفوائد فی شرح العقائد از علامہ محمد حسین (مرکومہا)

۳۲۲

یعنی ذلك فی الرجعة وذلك	یہاں اٹھائے جانے سے رجعت میں اٹھانا مراد ہے کیونکہ اس کے
الله يقول بعد ذلك ليبيتن	بہرے خدا فرماتا ہے اس لئے ان کو اٹھائے گا کہ خدا ان پر وہ بت
لهم الذي اختلفوا فيه	واضح کرے جس کی بابت یہ لوگ باہم اختلاف کرتے ہیں

وليت الاخبار في المراط والميزان ونحوها مما يجب الاذعان براكثر عدد اذ دفع سنداً  
واصحح دلالتاً وانضممة من اخبار الرجعت والاختلاف خصوصاً فيما لا يقدر ح في حقيقتها  
كوتوم الاختلاف في خصوصيات المراط والميزان ونحوها فيجب الايمان باصل الرجعة  
اجتماعاً وان بعض المؤمنين وبعض الكفار يرجعون الى الدنيا وايقال تفاصيلاً اليهم  
والاحاديث في رجعت امير المؤمنين والحسين متواترة معني وفي باقي الاثنية قريبه  
من التواتر وكيفية رجوعهم هل على الترتيب او غير ذلك فكل علمها الى الله سبحانه  
والى اوليائه (ح) لئلا يات شكاً في اخبار متواترة اور بہت سے شیعہ علماء متقدمین و متاخرین کے کلام سے  
تیس معلوم ہو چکا ہے کہ اصل رجعت برحق ہے۔ اس میں ہرگز کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ اور اس کا منکر زمرہ ایمان  
سے خارج ہے کیونکہ یہ عقیدہ مندرجہ آیت ذہب امامیہ میں سے ہے۔ مراط و ميزان وغیر وہ امور اور غیر جن پر  
ایمان رکھنا واجب ہے کے متعلق جو روایات وارد ہیں وہ ان روایات سے جو عقیدہ رجعت کے بارے میں وارد ہوئی  
ہیں۔ زندگی کے لحاظ سے زیادہ معتبر ہیں اور نہ عدد کے اعتبار سے زیادہ ہیں۔ اور دلائل کے لحاظ سے زیادہ واضح ہیں  
رجعت کے بعض خصوصیات میں اختلاف کا ہونا اصل رجعت کی حقیقت پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ جس طرح کہ مراط و  
ميزان وغیر وہ امور کی خصوصیات میں اختلاف موجود ہے (جس کی تفصیل بعد میں بیان ہوگی) لہذا اصل رجعت پر ایمان رکھنا  
مزدی ہے کہ اس میں بعض نخلص بریں اور بعض نخلص کا فرد بارہ زندہ ہوں گے اور اس کے بانی تفصیلات کو آئمہ اہل بیت کے  
پہرے کر کے حضرت امیر المؤمنین اور جناب شہداء کی رجعت کے بارے میں قرآن اور حدیث قرآنیہ میں کچھ چھپے ہوئے ہیں  
اور باقی آئمہ اہل بیت کی رجعت کے متعلق قریب بتواتر ہیں۔ باقی رہا یہ امر کہ جب وہ تشریف لائیں گے تو کیا ان کی تشریف فرما  
گے یا یکے بعد دیگرے اور ہر سا بہ ترتیب کے مطابق یا اس کے خلاف۔ ان متعلق کو نہ اندر عام ۱۱۔ اس کے اور اولیاء امام  
کے سپرد کر دو۔

رجعت کے بارے میں بعض شبہات کے جوابات  
آخر کلام میں رجعت کے متعلق بعض شبہات کا اور جواب

پہلا شبہ اور اس کا جواب: آخر عقیدہ رجعت میں کیا فائدہ ہے کہ ہم اس کے قائل ہوں؟ اس شبہ کا جواب یہ

تقیہ (جھوٹ) واجب ہے اس کا ترک کرنے والا مذہب امامیہ سے خارج ہے  
اور مخالفت کی اس نے اللہ رسول اور ائمہ کی  
التقیہ واجبة فمن تركها فقد خرج عن دين الله وعن دين الامامية  
وخالف الله ورسوله والائمه

**TAQEEAH IS NECESSARY AND ONE WHO ABANDONS  
IS EXCLUDED FROM THE RELIGION OF IMAMAS.**

احسن التواضع في شرح العقائد از علامہ محمد حسین (سرگودھا)

۶۲۶

ان لوگوں پر سب دشتم نہ کرو در نہ یہ لوگ تمہارے  
علی پر سب دشتم نہ کریں گے۔ پھر فرمایا جو شخص وہی  
کر لڑا ہے۔ اس نے گویا خداوند پر ملامت کر لڑا کہا۔ اور  
جس نے خدا کو لڑا کہا خدا تعالیٰ اسے ناک کے بل  
آتش جہنم میں اندھا ڈال دے گا۔ جناب رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر علیہ السلام  
سے فرمایا یا علی! جو شخص تم پر سب کرتا ہے وہ  
مجھ پر سب کرتا ہے اور جو مجھ پر سب کرتا ہے وہ  
خدا پر سب کرتا ہے۔ تقیہ واجب ہے اور حضرت  
تائم آل عمر کے ظہور تک اس کا ترک کرنا جائز نہیں ہے  
یعنی مذہب امامیہ سے خارج ہو جائے گا۔ اور خدا اور رسول و ائمہ ہدیٰ کا مخالفت مقبوض ہوگا۔

کرتے رہتے ہیں حالانکہ یہ ایک نظری امر ہے جسے بلا امتیاز مذہب و ملت ہر صنف و کمرور انسان اپنی  
تعمیرات اور مال و جان کی حفاظت کے لئے ضرور عمل میں لاتا رہتا ہے۔ وہ نہیں نیکو کہا باللسان  
و قلبہ مطمئن بالایمان اگر کرد و نازان انسان بوقت ضرورت تقیہ سے کام نہیں لے تو وہ فخر ہر جا میں  
اسلام جو کہ دین فطرت ہے۔ اس کے متعلق یہ کس طرح مستور ہو سکتا ہے کہ وہ انسان کے اس نظری حق کو  
اس سے سلب کر لے اور اس نظری تقاضے کو حرام قرار دے دے؟ یہی وجہ ہے کہ بائی اسلام اور ان کے  
اور سید علیہم السلام نے تقیہ کو فقط جائز ہی نہیں بتایا بلکہ اس کی اہمیت پر بہت کچھ زور بھی دیا ہے چنانچہ  
جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ واللہ ما علی وجہ الارض من شیء احب الی من التقیہ  
بمذہبہ من زمین پر مجھے تقیہ سے زیادہ کوئی چیز بھی محبوب نہیں ہے۔ (اصول کافی) بلکہ یہاں تک فرمایا کہ  
لا دین لمن لا تقیہ لہ (اصول کافی) جس میں تقیہ نہیں اس میں کوئی دین نہیں ہے۔  
تقیہ کے جواز پر آیات متکاثرہ اور اخبار متکاثرہ لوہ بلکہ متواترہ کتب میں فریقین میں موجود ہیں تاہم  
اختصار ہم ذیل میں چند آیات و اخبار پیش کرتے ہیں۔

ارشاد قدرت ہے۔ من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکتہ  
و قلبہ مطمئن بالایمان و لکن من شر ما کفر صلاہ اعلیہم

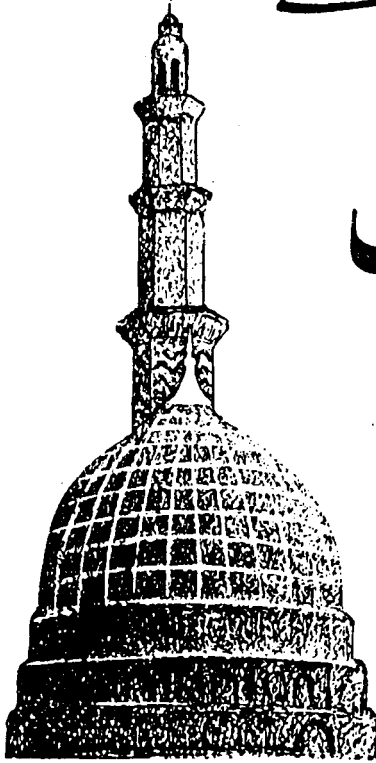
جواز تقیہ کی پہلی آیت

عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ أَصْحَابُ الْأَرْشَادِ مِنْ أُمَّةٍ أَرْسَلْنَا فِيهَا رُسُلًا  
 وَهُوَ غَيْبٌ مَنِ هُوَ أَدْرَأُ بِأَهْلِ غَيْبٍ كَيْ بَاتَ كَسَىٰ بِرِظَاهِرٍ نَهَىٰ كَرَامًا كَرِيمًا  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وہ غیب مان ہے اور اپنی غیب کی بات کسی پر ظاہر نہیں کرتا مگر جس  
 پیغمبر کو پسند فرماتے۔ اجماع ۲۰

مِصْبَاحُ الْمُحْكَمِينَ فِي عَوَظَةِ الْمُصْطَفَىٰ

# عالم الغیب



محل  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 صِبْغِي ۶

مؤلف: جناب مولانا طالب حسین کرپالوی

الناشر: جعفریہ اراکین تبلیغ، افضال وڈو، ساندہ کلاں، لاہور



حضرت علیؑ واقعی رسول کا حصہ ہیں اور انہیں علم غیب عطا کیا گیا  
علی جزء من الرسول حقا ، ویعلم الغیب واطلعه اللہ علی الغیب

HAZRAT ALI (RA) IS A SUCCESSOR OF THE HOLY  
PROPHET (SAW) AND POSSESSED THE DIVINE  
KNOWLEDGE.

عالم الغیب از مولانا غالب حسین کراچی سائبر لاہور

امر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اس سے متفرد ہے۔ بدوں  
کو اس کے حصول کا کوئی طریقہ نہیں مگر اللہ تعالیٰ  
بطریق وحی یا الہام کے بتائے یا بطریق معجزہ یا کرامت  
کے استدلال کرنا علامت ہے جس میں ممکن ہوا  
اس لئے فتادی میں ذکر کیا ہے کہ چاند کے ہار کو  
دیکھ کر کوئی غیب کا مدعی بن کر کہے کہ پانی برسے  
گا یہ کفر کی علامت ہے۔

عقائد حنفیہ کے ترجمان کی اس عبارت سے واضح ہوا کہ خدا اپنے بندوں کو معجزے اور کرامات  
کے طور پر وحی اور الہام کے ذریعے غیب کی تعلیم دے دیتا ہے۔  
کتب شیعہ میں اس آیت کے ذیل میں یہ روایات تحریر ہیں کہ:

(۶) امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ اس آیت میں  
”وحن انصاء“ سے مراد نبی کریم ہیں کتاب  
خراج میں ہے کہ امام علی رضی اللہ عنہ فرمایا کہ حضور  
صلعم خدا کے مرتضیٰ ہیں اور ہم اس رسول کے  
وارث ہیں۔ جسے خدا نے جو چاہا اپنے علم غیب سے  
آگاہ کیا پس ہم پہلے اور قیامت تک آنے والے  
واقعات کو جانتے ہیں۔ اصول کافی جلد ۲ ص ۲۵۵ تفسیر صافی ص ۲۶۵

قرآن مجید کی اس آیت میں ”من رسول“ سے  
مراد حضرت علی ہیں کیونکہ حضرت علی واقعی رسول  
لاحقہ ہیں (تفسیر برہان جلد ۱ ص ۳۹۴)  
اس آیت کی تفسیر میں حضرت علی علیہ السلام نے حضرت سلمان فارسی سے فرمایا: انا ذلک المرتضیٰ  
من الرسول الذی اظہرہ علی غیبہ کہ اس آیت میں اس رسول سے مرتضیٰ میں ہوں جس پر غائب  
کو ظاہر کیا گیا ہے۔ - مرآة الانوار ص ۲۴۸

(۷) مجلسی محمد باقر مرآة العقول ص ۱۸۶ نوکشور لکھنؤ  
علامہ طبرسی فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے  
قال طبرسی من الرسول فانہ یستدل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ شَرًّا ذُووقُوا  
کتاب مُستطاب

# تجلیاتِ صداقت

(دوم)

(بجواہر)

(جلد)

# آفتابِ ہدایت

تتذیب لیلیف

صدرالمحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین سرکار اعلا الحاج شیخ محمد حسن صاحب قبلہ حبیب العصر  
مکتبہ اصغریہ : امام بارگاہ بلاک بزرگ سرگودھا

ہفت روزہ "صا دق" : ۱۸ فور چیمبرز گنپت روڈ۔ لاہور

قوم عاد ثمود اور فرعون کو ہلاک کرنے والے اور موسیٰ کو نجات دینے والے علیؑ  
الذی اهلك عاداً و ثمود و انجی کلیم اللہ موسیٰ ہو علی بن ابی طالب

ALI WAS THE DESTROYER OF AAD, SAMAND NATIONS AND PHAROH  
WAS KILLED AND MOSES WAS SAKED BY HIM.

وسیلہ انبیاء جلد دوم از طالب حسین کربلاوی ۱۱۰ جعفریہ دارال تبلیغ سائندہ لاہور

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دریائے نیل کے پاس پہنچے تو کھرانے کے خدائے فریادامت گھبراؤ میری توجید محمد کی نبوت اور علی کی ولایت کا ذکر کرو دریا میں راستہ خود بخود بن جائے گا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسی نسخے کو استعمال کیا اور فرمایا اللہم بیجا ہم جو زنا علی متن ہذا الماء حضرت موسیٰ لایکہنا تھا کہ راستہ خود بخود بن گیا اور حضرت موسیٰ اپنی قوم اسمیت دریا سے یوں گزر رہے تھے جیسے دریائے تمنا صحرا تھا۔

(۱۸) کاشانی فتح اللہ تفسیر منہج الصادقین جلد ۷ مشا  
عبدان بن سلام کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حضرت سلیمان کے دربار میں تخت بقیس کو ملک سہار سے کس نے حاضر کیا تو حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم کے ذریعے حضرت علیؑ نے حاضر کیا۔

(۱۹) البحرانی سید ہاشم ۱۱۰۶ ص ۴۴  
میں وہی علی ہوں جس نے قوم عاد، ثمود، اصحاب لرس اور ان کے ماہین بہت زیادہ اقوام کو ہلاک کیا اور میں بھی وہ علی ہوں جس نے جاہلوں کو ذلیل کیا میں ہی صاحب مدین ہوں اور فرعون کو ہلاک کرنے والا ہوں اور حضرت موسیٰ کو نجات دینے والا ہوں۔

(۲۰) یہ عبارت مختصر البصائر ص ۳۳ اور طوابع الاوار کے ص ۹۹ پر بھی ہے۔  
(۲۱) در بندگی اکسر العبادات ص ۲۶

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ نمرود کی آگ میں حضرت ابراہیم سے ساتھ تھا۔ میں حضرت موسیٰ نے بھی ساتھ تھا اور ان کو تورات کی تعلیم میں سے دی، میں حضرت عیسیٰ کے ساتھ تھا اور انہیں انجیل کی تعلیم

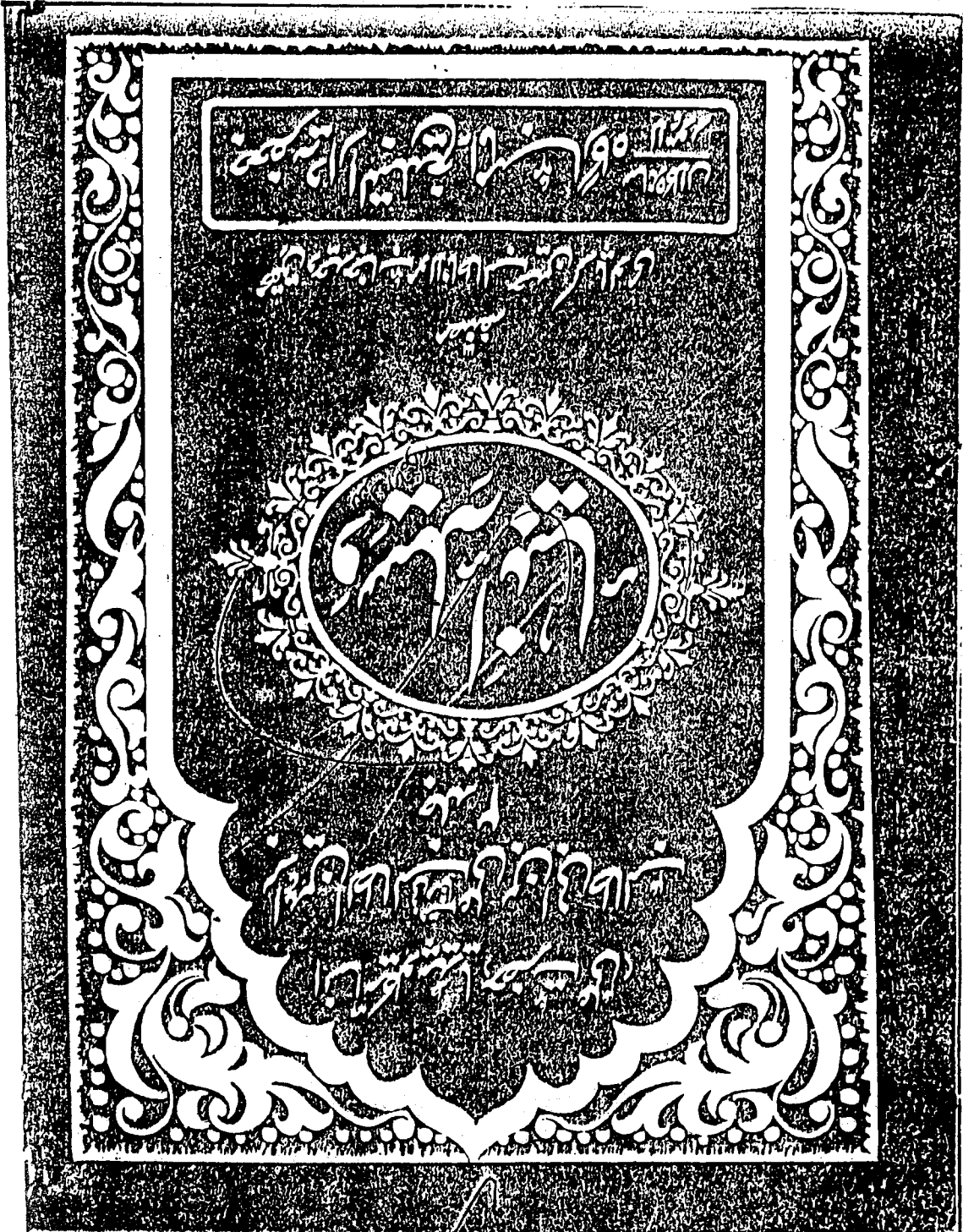
قال علی کنت مع ابراہیم فی نار نمرود وجعلتہ علیہ برداً و سلاماً و کنت مع موسیٰ و علمتہ التوراة و مع عیسیٰ و علمتہ الانجیل



بزرگترین عظام و مقررین کی خدمت  
نایاب تحفہ

المجالس الفاضلہ  
فی  
اذکار العشرۃ الطاہرہ

علامہ حسین بخش صاحب  
طرا





حضرت علیؑ جبرائیل کے استاد ہیں

علیؑ استاد و تلمیذہ جبریلؑ

HAZRAT ALI(RA) WAS THE TEACHER OF HAZRAT GABRAEIL  
(AS).

الجلس القاہرہ فی اذکار العرۃ الطاہرہ از علامہ حسین بخش جاڑا

۱۲۵

ہوئے ہوئے تو جبرائیل نے عرض کی اس کا میرے اوپر اُستادی کا حق ہے  
اپ نے پوچھا۔ وہ کیسے؟ تو جبرائیل نے عرض کی۔ روزِ ازل جب ذات  
پروردگار نے مجھے خلعتِ درجہ سے نوازا اور زیورِ خلقت سے آراستہ فرمایا  
تو پہلا سوال اس کی جانب سے تھا مَنْ اَنَا وَمَنْ اَنْتَ بنا تو تم کون ہو؟  
اور میں کون ہوں؟ تو میں نے جواب میں عرض کیا۔ اَنْتَ اَنْتَ دَا اَنَا۔ تو  
تو ہے اور میں میں ہوں۔ پھر سختی کے لہجہ میں خطاب ہوا۔ صحیح بناؤ۔ مَنْ  
اَنَا وَمَنْ اَنْتَ پھر بھی میں نے اَنْتَ اَنْتَ دَا اَنَا تو تو اور میں میں کا جواب  
دیا۔ تو قہقہہ پھر خطاب ہوا۔ میں میراں تھا کہ کیا جواب دوں اہانک  
عالم انوار سے ایک نور برآمد ہوا۔ اور کہا جبرائیل وہ جواب نہ دہراؤ بلکہ کہو،  
اَنَا عَبْدٌ ذَرِیۃٌ لِّرَبِّیْ وَ اَنْتَ رَبِّیْ جِبْرِیۃٌ اَسْمَاکَ الْعَبْلِیۃُ وَ اَسْمَاکَ الْعَبْلِیۃُ اِسْمَاکَ الْعَبْلِیۃُ اِسْمَاکَ الْعَبْلِیۃُ  
تو رب جلیل ہے۔ تیرا نام جلیل اور میرا نام جبرائیل ہے۔ چنانچہ میں نے یہ جواب  
دیا تو تاجِ ملکوتیت میرے سر کی زینت بنا۔

اب جو یہ جوان در مسجد سے داخل ہوا ہے تو میں نے فوراً پہچان لیا  
ہے کہ یہ وہی ہے جس نے مجھے عالم انوار میں درس دیا تھا۔ اسیلئے میرے  
اوپر فرض ہے کہ اپنے استاد کی تعظیم کے لیے کھڑا ہوں۔

آپ نے دریافت کیا یہ کس زمانہ کی بات ہے۔ جب علیؑ نے مجھے  
تلمیذہ کا درس دیا تھا؟

جبرائیل نے عرض کی۔ میں آنا عرض کر سکتا ہوں کہ جانبِ عرض سے  
ستر ہزار سال کے بعد ایک سارہ طلوع کرتا ہے اور میں اپنی زندگی میں ہی  
کو ستر ہزار بار دیکھ چکا ہوں۔

اب انصاف فرمائیے علیؑ اپنے آپ کو محمدؐ کا غلام ظاہر کرتے ہیں تو جو  
جبرائیلؑ کے غلام کا عالم ازل میں شاگردِ زہا ہے وہ اس سلطان کا استاد کیسے  
کر سکتا ہے جو علیؑ کا بھی استاد آجاتا تھا۔؟

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَدَعَا فِي الْقُرْآنِ

الحمد لله المنان كثر من أن كتاب مستطاب تصانيف عالم حليل تصنف بالغة و  
شوا السبيل جامع معقول ومنقول حاوی فروع وأصول في المبدأ المناعة بأمم الجماعة  
في الحج والعمرة من أرخص أجهارده منصفون جناب مولانا مولوی السید محمد مہدی صاحب

عمر اللہ الواہب

# لَوَائِحِ الْأَعْرَانِ

جلد دوم

نظر ثانی و حاشیہ

از لوائح المتکلمین بحکم الوایین عظمین بإدارة الزین فخر العلماء حضرت مولانا مولوی السید محمد الحسن صاحب  
حسب زانش

حزبتنا ان ہر بیت بیست و ہزار کتب و تصانیف و کتب و تصانیف و کتب و تصانیف

چندری پریس ریلوے روڈ لاہور



## معراج علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

معراج علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ .

MAIRAJ (AN ASCENTION) OF HAZRAT ALI (عليه السلام).

لوائح الاحزان جلد دوم از مولوی سید نجم الحسن کراچی شیعہ جمل بک ایجنسی لاہور

کیفیت معراج

۳۸

جلسہ ۲

عقل کیا یہاں تک کہ بہشت میں داخل ہوئے اور وہاں کی سیر زانی حضرت فرشتے میں میں نے بہشت میں ایک درخت دیکھا اتنا بڑا تھا کہ اگر ایک مرغ کو اس کی چڑکے پاس چھوڑ دیں تو سات سو برس میں بھی اس کے گرد نہیں گھوم سکتا کوئی گھر بہشت میں ایسا نہیں ہے جس میں اس کی شاخ نہ پہنچی ہو۔ جب میں نے پوچھا تو جبریل نے کہا یہی درخت طوبیٰ ہے جس کو خدا فرماتا ہے لَنْزِي لَكُمْ وَحُشْنُ مَا بِمَعْدِنَا مِنْ شَجَرٍ نَزَّلْنَا مِنْتَهُ نَمْرُوتَ بْنَ كَعْبٍ حَتَّىٰ جَبَّ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَىٰ مِنْهُ لَمَّا كَانَتْ يَوْمَئِذٍ مُّسْتَقِيمًا جبریل نے کہا کہ اب ہمارا یہاں سے آپ تنہا جلیئے

فہلئے آدورت ہماری یہیں تک ہے اب ہماری مجال نہیں کہ آگے بڑھ سکیں

اگر ایک سرسے بزرگم فروغ تجھنے بسوزد پریم

صورت امیر المؤمنین آسمان چہر پر

الغرض وہ جناب وہاں سے روانہ ہوئے اور قرب محضی خدا تک پہنچے اور مرتبہ کتاب خود میں اذ آذنی سے سر فراز ہوئے اور اپنے پروردگار سے ساجات کی اور حبیب محبوب میں راز دینا رک ہیں ہوئیں۔ ایک نایت میں ہے کہ پھر خدا نے فرمایا کہ جب میں آسمان چہر پر تھا تو دوسرے ایک فرشتہ تو دیکھا کہ نمبر نور پر بیٹھا ہے اور بہت سے فرشتے اس کے گرد جمع ہیں میں نے پوچھا یہ کون فرشتہ ہے جبریل نے کہا نزدیک جا کر ملاحظہ کیجئے میں جبریل کی تو دیکھا کہ یہ تو میرے بھائی علی بن ابی طالب ہیں۔ میں نے جبریل سے پوچھا کیا علی میرے پہلے یہاں پہنچ گئے؟ جبریل نے کہا نہیں بلکہ فرشتوں نے مجھ میں کی تھی اللہ کا وہ خدا میں عرض کیا تھا کہ خداوند! اروسے زمین پہلو انسان صبح و شام مشاہدہ جمال علی بن ابی طالب سے جو تیرا دوست تیرا ولی تیرے حبیب کا وہی ہے بہرہ مند ہوتے ہیں مگر ہم سب محروم ہیں حق تو دلے نے التجا ان کی قبول کی اور اپنے نور اقدس سے صورت امیر المؤمنین کو آسمان پر پیدا کیا کہ ہمیشہ فرشتے زیارت کیا کرتے ہیں اور تسبیح و تقدیس خدا بجالاتے ہیں اور ثواب اس کا درستان علی کو دہرہ کرتے ہیں۔ اللہ صلی علی محمد و آل محمد صلی علیہ وسلم صالح ترقی تخلص پر کشفی کتاب مناتب رتقوی میں لکھتے ہیں کہ جب پیغمبر خدا معراج کو آسمان پر تشریف لے گئے تو وہاں ایک تیر کو دیکھا جو زور کے حلقہ میں تھا جب چہرے آگے جلنے کا قصد کیا تو وہ میر چمک کرنے لگا اور مال ہوا۔ جبریل نے اسے پوچھا یہ تیر کیا چاہتا ہے؟ کہا تیر کا گچاپ سے چاہتا ہے اگر کوئی چیز آپ کے پاس ہو تو اسے دیدیئے انکو کھلی دست مبالغہ میں سختی حضرت نے اس کی حاجت چھینک دی اور روانہ ہو گئے۔ جب حضرت معراج سے واپس ہوئے تو جناب امیر

ذکار الازہان کے جوابے جلال الازہان

# ہزار ہمارے دین ہمارے

مصنف

عبدالکریم مشتاق ادیبیاضل

شائع کردہ:-

رحمت اللہ کی انجینسی (نارنگی ٹاؤن، تاجرا سٹیٹ)

بیمنی بازار، نزد خوبہ مسجد و پڑا امام باڑہ، کراچی

## ولایت علیؑ کا رتبہ نبوت سے زیادہ ہے رتبہ ولایۃ علی فوق رتبۃ النبوة .

A RANK OF ALI'S WILAYAT IS HIGHER THAN PROPHETHOOD.

مرار تمہاری دس ہماری (ذکاء الاذعان بجواب جلاء اذعان) مصنف عبد الکریم مشتق رحمت اللہ تک انجمنی کراچی

۵۲

زمین پر صراط۔ نمازیم۔ ہم قریشی صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ پہلے اپنے گھر کی خبر اچھی طرح لے لیا کریں پھر اعتراض کرنے کے لئے تمام کو تکلیف دیں۔  
اعتراض ۸۳ :- خلافت و امامت کے سلسلے میں من کنت مولاه  
فعلمی مولاه ۵ سے بھی استدلال کیا جاتا ہے۔ بتائیے مولانا کا معنی کہیں  
خلیفۃ بلا فصل مذکور ہے۔

جواب ۸۳ :- جی ہاں مولانا کے معنی آقا و سید المطاع ہر جگہ ملاحظہ فرمائے  
جاسکتے ہیں۔ خلیفہ چونکہ بادشاہ ہوتا ہے لہذا سید المطاع ٹھہرے۔ خلیفۃ بلا فصل  
کے معنی حدیث منقولہ ہی میں مذکور ہیں کہ حضورؐ نے براہ راست حکم دیا کہ جس جس کا میں  
(جس جس) مولانا ہوں اس اس کا علیؑ مولانا ہے۔ چونکہ اپنے اور علیؑ کے درمیان آپ نے  
کمی بیکر کو شامل کیا اور اپنے فوراً بعد علیؑ کو مولانا بنایا لہذا بلا فصل قرار پائے ورنہ  
حدیث میں ثابت کر دیجئے کہ حضورؐ نے فرمایا ہوں جس کا میں مولانا اس کا نانا ننانا  
ننانا اور علیؑ مولانا ہے۔

اعتراض ۸۴ :- اگر مولانا کے معنی سردار لیا جائے تو کیا اس لحاظ  
سے حضرت علیؑ مرتضیٰ جملہ انبیاء علیہم السلام سے افضل نہ ٹھہریں گے جبکہ  
سینا علی وصف نبوت سے موصوف نہیں اگر (چہ) درجہ نبوت یقیناً  
درجہ ولایت سے زیادہ ہے۔

○ جواب ۸۴ :- ہمارے اعتقاد کے مطابق بلاشبہ حضرت علیؑ علیہ السلام حضورؐ  
کے علاوہ جملہ انبیاء سے افضل ہیں اور ولایت کا درجہ بے شک نبوت سے زیادہ ہے  
اور استنبال بحدیث لوگ صف بستہ قرأت فرمائی رکوع کیا منبر پر رکوع سے سر اٹھا کر کھیلے  
پروں پٹے زمین پر اترے اور زمین پر جسے گئے دونوں کھدوں سے فارغ ہوئے سر مبارک اٹھایا کہ  
ہوئے منبر پر چڑھے گئے پھر رکوع منبر پر اور جسے نیچا اتر کر زمین پر یوں ہی نادر پوری کی۔ (میں بخاری  
جواز کے مطبوعہ مصر باب الصلاة علی السطوح والمنبر)۔ قریشی صاحب آپ نے بخاری شریف دیکھو یا  
نہیں؟ ہماری نظر آپ منور دیکھیں اور پھر فیصلہ کریں کہ یہ فعل کثیر ہوا یا نہیں؟ حضورؐ کی نماز اور امامت  
کا کیا انجام ہوا۔ نیز اہل جماعت کا کیا مشر ہوا گا۔

جلد حق بذریعہ رحمتی محفوظ ہیں

هَاتِلَانِ اَبَصْرًا لَكَ مَرِيضٌ مَعِي وَنَسِيخًا لِقَوْلِكَ وَتَوْقِينًا

محمد بن عبد اللہ اللہ کہ بعد کس کس یک عالم رخ و غم و تراکم مصائب ہم کہ بوجہ امتعال و در منزلان  
نوجوانان کہ یکی بن ایچلا و دوم بن بست یک الکی داغ مفارقت خویش بقلب مجروح  
مترجم گزاشند



مرتبہ و مولفہ و مترجمہ

علی جناب فضائل مآب بی بی فاطمہ زہرا بنتی و قد شمس روز قرآنی بکتبخ حقائق و فانی  
سناظر لسانی حضرت آنا مولوی محمد سعید مقبول احمد صاحب قلم و طبعی و علم العالی و مہر و

مقبول خیر

اعلیٰ سلطان مرزا پر مشرفینہ پبلشر

بار دوم

## حضرت علیؑ کی معراج کا اعلان

## ادعاء معراج علی رضی اللہ عنہ

A DECLARATION OF HAZRAT ALI'S ASCENTION  
(MAIRAGE)

شمیرہ جات مقبول ترجمہ و حواشی مرتبہ مولف و ترجمہ لیووس ربانی رموز قرآنی مقبول احمد دہلوی بار دوم

مشفق منور

۵۳۸

میں پھولوں کو نہ بنسہ

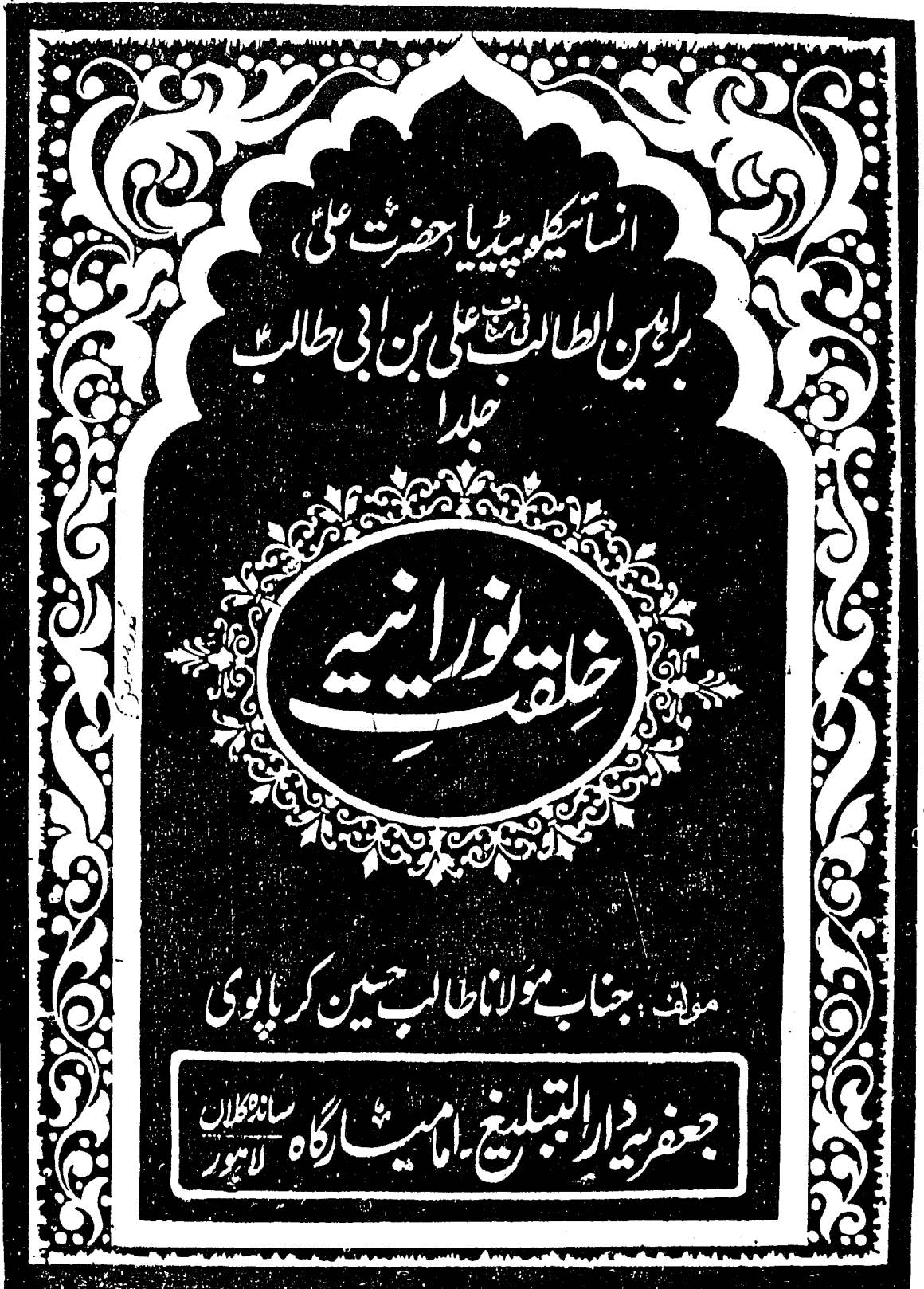
کسی نے جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے سوال کیا یا بن رسول اللہ! کیا خداوند عالم کے لئے کوئی خاص مکان قرار دینا جائز ہے؟ فرمایا نہیں۔ خدا مکان (اور مکانات) سے برابر ہے اس نے عرض کی پھر حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے رسول کو آسمان پر کیوں بگایا؟ فرمایا یا اس لئے کہ آنحضرتؐ کو آسمانوں کی سلطنت اور وہاں کے عجائبات اور نادر صفتیں اور آسمانی مخلوقات دکھائے۔ اس نے عرض کی پھر نزل باری تمہارے خیمہ کذی فقتد فی حکان قات کوسین اذ اذنی کا کیا مطلب ہوگا؟ فرمایا مقصود یہ ہے کہ جس وقت جناب رسول خدا جناب نور کے پاس پہنچے تو وہاں آسمانوں کی سلطنت اور اس کا حسن انتظام اور خوبی ملاحظہ فرمائی فقتد فی پھر بیٹھے کو گردن جھکا۔ کہہ زمین کی شاہی دیگی بہل تک کہ آنحضرتؐ کو یہ گمان ہوگا کہ میں زمین سے اتنا قریب ہوں کہ جتنا چاہوں گا کمان گوشہ سے قریب ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی کم۔

دینی حضرت سے یہ بھی مروی ہے کہ جب جناب رسول خدا شیب معراج ابلتے آسمان تشریف لے گئے تو اس مقام پر پہنچے جہاں سے (مملکت) پروردگار میں اور آنحضرتؐ میں گوشہ کمان کا بلکہ اس سے کم فاصلہ تھا تو آنحضرتؐ کے سہلنے سے جناب (نور) اٹھا دیا گیا تھا۔

امالی میں ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب مجھے بلائے آسمان معراج ہوئی اور میں اپنے پروردگار کے جلال سے اتنا قریب ہوا کہ جیسے چاہوں کمان گوشہ کمان سے قریب ہوتا ہے یا اس سے بھی کم تو آواز آتی کہ اے محمد! تم ساری مخلوق میں کس سے زیادہ بخت رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی بنی ابن امی طالب سے۔ ارشاد ہوا اے محمد! ذرا مزہ کے تو دیکھو۔ پس جو نبی میں سے اپنی باتیں جانشین نظر ڈالی تو علی بن ابی طالب علیہ السلام کو اپنے پیلوں پایا۔

اجتہاد طبری میں ہے کہ لایک مرتبہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا میں اس بزرگوار کا فرزند ہوں جو شیب معراج اتنے جند ہوئے کہ صدقہ السنین سے بھی گزر گئے۔ اور ان جناب کو (مملکت) پروردگار سے اتنا فاصلہ رہ گیا کہ جتنا چاہوں کمان اور گوشہ کمان میں ہوتا ہے یا اس سے بھی کم۔

جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کذی فقتد فی کے معنی دریافت کئے گئے تو حضرت نے فرمایا یہ (قتد فی) قریش کا جاوہر ہے۔ ان میں سے جو کوئی ابن امر کا ارادہ کرتا ہے کہ وہ یہ ظاہر کرے کہ میں نے بھی سنا ہے تو کہتا ہے قَد لَیْسَتْ۔ قَد لَیْسَتْ یعنی ہم نے بھی سنا ہے۔ رہا بنی کذی فقتد فی کے یہ معنی ہوں گے کہ جناب رسول خدا ابنا قریب ہونے کے حقیقت حال ان کی سمجھ میں آگئی۔



ائمہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کرتے ہیں

ان الائمة يحلون ما يشاؤون ويحرمون ما يشاؤون

IMAM POSSESS AUTHORITY TO DECLARE ANYTHING  
LAWFUL OR UNLAWFUL.

فلقت نورانیہ جلد اول از مولانا طالب حسین کربالوی جعفریہ دار التبلیغ امامبارگاہ لاہور

۱۵۵

اور ان حضرات کو ان کی خلقت پر گواہ بنایا اور ان کی اطاعت کو لوگوں پر روا جب کیا اور ان کے سامنے کون ان کے سپرد کیا۔ پس وہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں حرام کرتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے مگر وہی جس کو اللہ چاہتا ہے بھر فرمایا اسے محمد یہ وہ دیانت الہیہ ہے کہ ہو

اس سے آگے برساتا دین اسلام سے خارج ہوا اور جو کچھ رہا وہ معطل رہا اور جو باطل پرست نہ بنا اور جو حق سے چٹا رہا وہ ٹھیک رہا پس اسے محمد تم بھی طریقہ اختیار کرو۔

(۲) کاشانی، ملاحظہ ۱۰۹۱ھ دانی ص ۱۵۵ سطر ۲۲ کافی کی مذکورہ روایت (۳) مجلسی، محمد باقر، بحار الانوار جلد ۲۵ ص ۲ سطر ۲ کافی کی مذکورہ روایت

" " " " ۱۹ " ۱۵ " " " " " " " " " " " " " "

(۴) حیات القلوب جلد ۲ ص ۱۳ سطر ۱۳

(۵) علماء العیون جلد ۱ ص ۱۵۸ سطر آخر

(۶) کاشانی، ملاحظہ ۱۰۹۱ھ تفسیر صافی جلد ۲ ص ۱۵۸

(۷) عامر میں سے شاہ عبدالعزیز دہلوی نے تحفہ اثنا عشریہ کے ص ۱۵۸ سطر ۲ پر یہ روایت توہرکی ہے

- جو دم من نورد ابو جعفر پس سخف

راندم از اختلاف شیعہ پس گفت اسے

محمد ابن سنان بدرستہ خدا ایتعالیٰ ہمیشہ

بروتنید جوحدانیت باز آفرید محمد راضی

رائح پس درنگ کردن هزار دھرہ پس

آفرید چہیز ہائے دیگر و ضرور ایشان

را پس ایشان آ پھینزا و جاری کرد عا

این جماعت بو خلاق و سپرد کار خلعت

خلاق بسوئے ایشان حلال کنند

محمد بن سنان نے کہا کہ میں امام محمد باقر کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے اختلاف شیعہ کا ذکر

چھیڑا تو آپ نے فرمایا کہ اسے محمد اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے وحدانیت کے ساتھ تنہا ہے۔ پھر

اس نے محمد، علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو پیدا کیا اور یہ ہزار زمانے تک ٹھہرے رہے۔ پھر تمام

اشیاء کو پیدا کیا اور ان کو ان چیزوں کی پیدا کردہائی اور ان کی اطاعت ان سب پر واجب

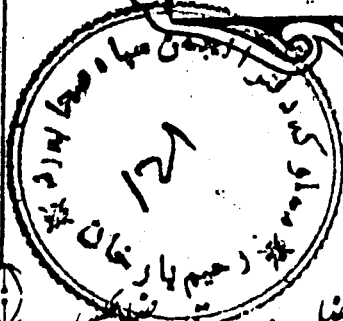
قرار دی اور ان کے کام انہیں کے سپرد کیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 یٰ اَعْلٰی اَنْتَ وَشَیْئَتُكَ هُمَا خَیْرُ الْبَرِیَّةِ

خَیْرُ الْبَرِیَّةِ

فِی

تَاخِرُ الشَّعْبَةِ



تَضَیْفٌ

مِمَّا زَالُوا عِنْدَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ بْنِ حَسْبِیْ مَوْلٰی قَائِلِ رَنْبَارِ (پنجاب) مَسْتَأْذِنًا

سایہیوال ضلع سرگودھا

ناشر

تحریک تحفظ تعلیمات آل محمد (رضی اللہ عنہم) بلاک سرگودھا

۱۱۴۱ھ ہجری قمریہ قیمت 30 روپے



## نبوت ملنے کی شرطوں میں ولایت علی ایک شرط ہے من شروط اعطاء النبوة ، الاقرار بولاية علي رضي الله عنه

### AN ACCEPTANCE OF ALI'S WIALYAT IS OBLIGATORY FOR PROPHETHOOD

تاریخ اشیعہ از مولانا محمد حسین جعفری ۱۹ تحریک تحفظ صحاح آل عمر سرگودھا

بروئی چنگاریاں ایک دن فتنہ کی ہوا سے سلگیں گی اور حد کے شیعہ خرمین انجاد و یگانگت کو افتراق کی راکھ میں تبدیل کر دیں گے۔ زمانہ رسالت میں شیعوں کے وجود کی خبر ایسا بیخبر عین الہدیٰ کے ذہن مبارک سے صادر ہوئی۔ اس فرقہ کے صرف ظہور کی نہیں بلکہ منتق کا سیلاب آور علی الحق ہونے کی زبردست سرت ہی زبان رسالت سے ظاہر ہوئی۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ حضرت علیؑ کے مقابل جیب سے پیدا ہونے اور جیب سے لوگوں نے حضرت علیؑ سے اختلاف کیا اور تقابلیں آئے خواہ صرف باتوں میں یا نظریات و عملیات میں اس وقت سے حضرت علیؑ کے ساتھیوں کو وہ شیعہ علیؑ کا خطاب ملا۔ کیونکہ شیعہ پر دکار، روکار اور محبت کو کہتے ہیں۔ جب کسی نے حضرت علیؑ سے مقابلہ کیا اختلاف کیا تو کچھ لوگ حضرت علیؑ کے مخالف ہو گئے اور کچھ موافق ہو موافق تھے وہ "شیعہ علیؑ" کہلائے اب یہ اختلاف و تقابلیں کہیں ہیں جو خواہ سفید بن ساعدہ میں ہو۔ یا مسد بن ہریرہ میں مدینہ میں ہو یا یمن میں ہو۔ جنگ میں ہو یا صفین و نہروں میں ہو جگہ جناب علیؑ کے موافق اور ساتھی موجود تھے اور وہ شیعہ علیؑ کہلاتے تھے۔ لہذا شیعہ فرقہ کا وجود حضرت علیؑ علیہ السلام کے زمانہ سے ہے۔ اور یہ فتنہ اس وقت ظاہر ہوا جب جناب علیؑ سے لوگوں نے اختلاف و تقابلیں کیا۔

یغیر حاشیہ ۱۔ علی مرت کی بدستوں میں ابن ابی طالب کی ولایت کا اقرار کیا بلکہ نبوت ملنے کی شرطوں میں ولایت علیؑ ایک شرط ہے۔ اور جب شرط نہ ہو تو مشرک و منافق و کافر ہوتا ہے۔ انہما کی نبوت علیؑ نہیں اگر اقرار نہ کریں اور ختم المسلمین کی سند رہتی نہیں جیب متناہم نہ یہ پر ولایت علیؑ کا اعلان نہ کریں تو کوئی یمن بغیر اقرار و ولایت کے مومن کہہ نہیں سکتا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ انہما کو اگر شیعہ کہتے ہیں تو شیعہ کا وجود و آغاز اس وقت سے ہے جس وقت سے انہما کا آغاز و رواج میں وجود ہوا۔ اس لئے انہما کے تقابلیں جب معروض وجود ہیں انہما کے تقابلیں اس وقت حلت و وجود ہیں۔ اسلام کی صحیح صورت شیعہ میں اور نہدیگری گروہ ہے۔

نبیوں کو نبوت علی ابن طالب کی ولایت کے اقرار سے ملی  
اعطی اللہ الانبیاء النبوة لاقرار ہم بولاية علی رضی اللہ عنہ

ALL PROPHETS WERE AWARDED PROPHETHOOD AFTER THE  
ACCEPTANCE OF ALI'S WIALYAT

تاریخ اشعہ از مولانا محمد حسین جعفری ۱۸ تحریک تحفظ حملات آل محمد سرگودھا

فرقہ بگلاتے ہیں۔ بانی فرقہ اسی وقت انبیاء حاصل کرتا ہے۔ جب اس کے مقابلہ میں کوئی  
نمایاں مقابل موجود ہو، جب مقابلہ ہی نہ ہو۔ اختلاف باہمی بھی نہ ہو، متفاد افراد میں نہ ہوں تو  
افتراق کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ اور فرقوں کا وجود کیسے ظاہر ہو سکتا ہے۔  
مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ میں فلاں شخص کی پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں تو ماننا پڑے گا کہ  
اس فلاں شخص کے مقابلے میں کوئی اور پارٹی موجود ہے۔ اور اس کا پارٹی لیڈر بھی موجود ہے۔  
اگر اس کے مقابلہ میں کوئی لیڈر اور پارٹی موجود نہیں ہے۔ تو پھر تو ایک جماعت ہوئی  
ایک گروہ ہوا، ایک ہی پارٹی اور ایک ہی پارٹی لیڈر۔ پھر اس قول کا کوئی مطلب ہی نہیں  
کہ میں فلاں فرقہ سے تعلق رکھتا ہوں اور فلاں رہنما کے پیروکاروں میں سے ہوں۔  
اگرچہ زمانہ رسالت میں شیعہ فرقہ نمایاں نہ تھا، مگر خود رسول اکرم نے اس کی نشاندہی  
کر دی تھی۔ حضور رسول پاک جناب علی علیہ السلام کے متعلق فرمایا کرتے تھے یا علی انت و  
شیعتک ہم الفاضلون اے علی آپ اور آپ کے شیعہ کامیابی حاصل کرنے والے  
ہیں۔ جناب رسالت آپ کو علم تھا کہ علی کا مقابلہ ہو گا۔ اگر آج نہیں ہے مگر حقد و کینہ کی دہلی

حاشیہ  
اور میں نے ان کو نماز پڑھائی جب میں نے سلام پڑھ کر نماز ختم کی تو میرے  
پاس صدائے میں کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور کہا کہ اے محمد آپ کا رب  
آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اپنے مقتدی تمام پیغمبروں سے دریافت کر دو کہ تم  
کس بنیاد پر رسول بناؤ گے؟ پس میں نے کہا اے گروہ پیغمبران ہمیں کس چیز پر پرہیز  
رب نے مبعوث فرمایا جو سے پہلے تران نبیوں نے کہا کہ آپ کی نبوت کا اور علی ابن ابی  
طالب کی ولایت کا اقرار ہے۔

صاحب کتاب آگے تحریر فرماتے ہیں یہ تشریح اور تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی اور  
پوچھ ان پیغمبروں سے جو تجھ سے پہلے بھیجے گئے۔ ینا بیع المردۃ ذکر نبوت انبیاء ص ۳۰  
ملیٰ اختر اسلامبول۔

مذکورہ بالا بیان سے واضح ہوا کہ تمام پیغمبروں نے توحید اور ستم المسکین (باقی صفحہ)

# تحفہ نمازِ جعفریہ

جدید  
(مع اضافہ)

مطابق فتاویٰ

حضرت آیتہ العظمیٰ آقائے حاج سید ابو القاسم الموسوی الخوئی رحمۃ اللہ علیہ  
حضرت آیتہ العظمیٰ آقائے حاج سید روح اللہ الخلیفی الموسوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا سید زوار الحسنین مہدانی (فاضل عراق)

افتخاریک پور حیدر اسلام پور لاہور

امامت بھی نبوت کی طرح منصب الہی ہے۔ امام کا معصوم ہونا ضروری ہے امام کا خطا اور نسیان سے محفوظ ہونا واجب ہے امام کیلئے سارے زمانے پر فوقیت رکھنا ضروری ہے

ان الامامة منصب إلهی مثل النبوة. لا بدو أن یکون الامام

معصوما يجب حفظ الامام عن الخطأ والنسيان يجب تفوقه على كل زمانه!!  
 IMAMAT IS A DIVINE RANK LIKE PROPHETHOOD. HE SHOULD BE INFALLIBLE. EVERY PARTICLE IN THE UNIVERSE IS SUBJECT TO HIS COMMAND AND OBEDIENCE.

تحفہ نماز جمعریہ جدید (مع اضافہ) مطابق فتاویٰ آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الحاج ابو القاسم الموسوی الخوئی اور سید روح اللہ خمینی الموسوی  
 من العجاہی الی اللہ کفایہ تاتہ احدثہ بہ دیت نریح۔ انت اللہ

## ۴۔ امامت

● ضمنی نذر ہے کہ جو دلیل نبوت کے لئے تحریر ہوئی ہے کہ خلق انبیاء کی محتاج ہے وہی امامت میں بھی جاری و ساری ہے کیونکہ ولایت مطلقہ اور نصب امام اللہ کی جانب سے دین خاتم النبیین کے باقی رہنے کے لئے اور اللہ کی حجت کے بندوں پر تمام ہونے کے لئے اور احکام الہی کے بیان کے لئے ضروری ہے اور چونکہ امامت بھی نبوت کی طرح منصب الہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے چاہے نبوت اور رسالت کے حلیل القدر عمدہ کے لئے منتخب کرے۔ اسی طرح امامت کے معاملہ میں بھی کسی کو کوئی اختیار حاصل نہیں بلکہ خود پروردگار عالم جسے چاہتا ہے اسے اپنے نبی کے ذریعہ مفاضل دین معین کر لیتا ہے

● نیز معلوم ہونا چاہیے کہ جس طرح نبی کے لئے اس کا معصوم ہونا ضروری ہے اسی طرح امام کا معصوم ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر نبی کے لئے احکام الہیہ کو ہم تک پہنچانے میں امین اور خطا، و نسیان سے محفوظ ہونا ضروری ہے تو امام کو بھی حفظ احکام کے لئے امین اور خطا و نسیان سے محفوظ ہونا بھی واجب ہے تاکہ اس دین کے احکام میں رد و بدل نہ کرے اور چونکہ مقصد امامت یہ ہے کہ انسانی دنیا کو منزل کمال تک پہنچایا جائے اور نفوس بشریہ کو علم و عمل صالح سے سنوارا جائے لہذا امام کے لئے بھی علوم و صفات، کمالات و احکام اور تمام احکام الہیہ کی واقعیت کے لحاظ سے سارے زمانے پر فوقیت رکھنا ضروری ہے وہی

إِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

لمنتہ اللہ کہ یہ سزا لا جواب و صحیفہ انتخاب جامع مسائل  
حرام و حلال حاوی و ظائف و اعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

# کتاب العوام

صوب قنداری سکر شریعت دار سید العلماء و الاعلام سید الفقہاء العظام  
مجتہد العصر جناب مولانا مفتی سید احمد علی صاحب قیودام غلام  
العالی ابن حضرت حجۃ الاسلام آیت اللہ فی الامام مجتہد العصر الزمان  
جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قیودام علی مقامہ

حسب فرمایش

ملک سراج الدین نینڈسنز و پبلشرز کشمیری بازار لاہور پاکستان

## امامت نبوت کے مساوی ہے الامامة تساوی النبوة .

### IMAMAT IS EQUAL TO PROPHEETHOOD

باب پہلا اصول دین میں

تمہذا انعام صحابہ

اسلام امام ہیں پس یہ بارہ امام معصوم ہیں اور جناب رسالت مآب اور جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا بھی دو معصوم ہیں انہیں کو چہا بار وہ معصوم کہتے ہیں اماموں سے گیارہ معصوم شہید ہوئے اور جناب امام ہدی علیہ السلام بارہویں امام بسبب ظلم ظالموں کے یا مریخدا غائب ہوئے اور زندہ ہیں۔ جب مصلحت ہوگی خدا کی تہنہ ظاہر ہوں گے تمام عالم کو عدل سے تہنہ کر دیں گے بعد اس کے کہ ظلم سے بھر گیا ہوگا اور سب امام مثل انبیاء کے پاک و معصوم اور منزه ہیں عنہا اور سہو اکوئی خطا ان سے صادر نہیں ہوئی اول عمر سے آخر عمر تک اور تمام انبیاء اور رسولوں اور اوصیاء ال باپ مومن اور مومنہ ہیں پس جس نبی اور وصی کے ماں باپ مومن نہ ہوں گے۔ وہ نبی اور وصی نہ ہوگا۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے باپ تارخ سے آذرت تلاش نہ تھا بلکہ یہ آپ کا چچا تھا چونکہ آذر نے حضرت ابراہیم کو پالا تھا اور عرب لوگ چچا کو بھی باپ کہتے ہیں اس سبب سے کلام اللہ میں لفظ اب آیا ہے اور اسی طرح جو نبی اور وصی عاصی اور خالی ہوگا وہ نبی اور وصی نہ ہوگا اور اسی طرح وصی بھی چچا کہ معصوم ہو اگر عاصی منقام نبی پر حکمرانی کرے وہ ظالم اور غادر ہوگا اور ایمان لانا حاجت پر بھی واجب ہے یعنی جناب صاحب الامر علیہ السلام ظہور اور خروج فرمائیں گے اس وقت مومن خاص اور کافر و منافق معصوم سب زندہ ہوں گے عالم کو پڑا از عدل و داد کریں گے ہر ایک اپنی داد و انصاف کو پہنچے گا اور ظالم مزاپائیں گے فصل پانچویں بیان میں قیامت کے مراد قیامت سے یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ خاک سے جموں کو پیدا کرے گا اور روجوں کو ان میں داخل کر کے زندہ کرے گا مومن دیندار داخل بہشت ہوں گے اور جو کافر بدکار ہے اُسے دوزخ میں جگہ ملے گی اور پہلی صورت کی آواز سے مردے قبر سے زندہ ہو کر نکلیں گے دوسری آواز میں سب جاندار مرجائیں گے سولے ذات خدا کے کوئی باقی نہ رہے گا اور تیسری آواز میں صورت کی پھر سب زندہ ہوں گے حساب و کتاب سب کا ہوگا اور بعد اس کے کبھی نہ مرے گا۔ جو قابل بہشت ہے جنت میں رہے گا اور جو قابل دوزخ ہے جہنم میں جلا کرے گا اور جناب رسول خدا و ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم وقت موت اور بنا بر مشہور قبر میں ہر شخص کی تشہیف لائے ہیں۔ مومن کو بشارت آسانی موت کی دیتے ہیں۔ اور کافر و منافق کو شدت عذاب و عقاب کی خبر۔

قیامت کے بیان میں

## تاریخی دستاویز

چھٹا باب

شیعہ اور صحابہ کرامؓ و خلفاء راشدین

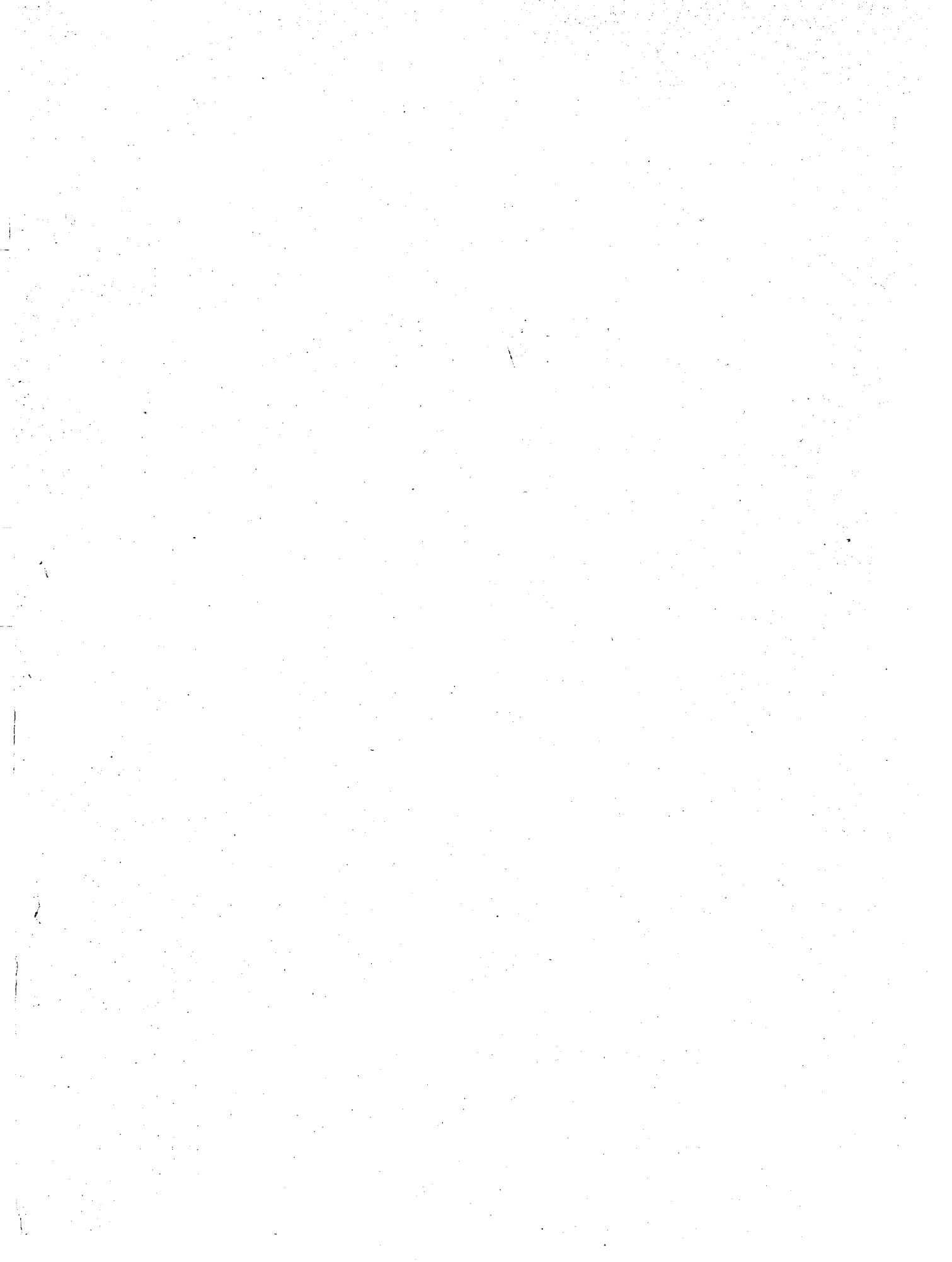
الباب السادس

الشيعة و الصحابة و خلفاء الراشدين

Chapter VI

The Shias and Companions of the Prophet and the Righteous Caliphs.

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی  
بہتر (72) کتابوں کے ایک سو تین (103) حوالہ جات ہیں۔





# الأصول من الكافي تأليف

تأليف الإمام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق  
الكليني الشافعي

المنوفاي سنه ٣٢٨ / ٣٢٩ هـ  
مع تعليقات نافعه مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه على أكبر نقاشي  
فهيض بمشروعه  
الشيخ محمد الأحمدي  
الناشر

الطبعة الثالثة

١٣٨٨

دار الكتب الإسلامية

الجزء الأول

مرضي آخندي

تهران - بازار سلطانی

تلفن ٢٠٤١٠

## حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کے بارہ میں بدترین کلمات

کلمات قذرة حول سيدنا طلحة رضي الله عنه والزبير رضي الله عنهAN INSULTING REMARKS AGAINST HAZRAT TALHA رضي الله عنه  
AND HAZRAT ZUBAIR رضي الله عنه

الاصول من الكافي جلد اول تأليف ابي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق اليكنى الترمذي ۳۲۸ طبع ايران

-۳۴۵-

کتاب الحجۃ

ج

إلا طمع الدنيا ، زعمتموا ذلك قولكما : فقطعت رجاءنا ، لا تعيبان بحمد الله من ديني شيئاً وأما الذي صرفني عن صلتيكما ، فالذي صرفكما عن الحق و حلكما على خلمه من رقابكما كما يخلع الحرون لجامه وهو الله ربني لا أشرك به شيئاً فلا تقولوا : «أقل» نفعاً وأضعف نفعاً ، فتستحقنا اسم الشرك مع النفاق ، وأما قولكما : «إذني أشجع فرسان العرب ، و هر يكما من لعني ودعائي ، فإن لكل موقف عملاً إذا اختلفت الأستة و ماجت لبود الخيل و ملا سحرا كما أجوافكما ، فتم يكفيني الله بكمال القلب ، وأما إذا أيئتما بأنني أدعو الله فلا تجزعا من أن يدعو عليكما رجل ساحر من قوم سحرة زعمتم : اللهم أقص الزبير بشر قتلته و اسفك دمه على ضلالة و عرفت طلحة المذلة و ادخر لهما في الآخرة شرأ من ذلك ، إن كانا ظلماني و افتريا علي و كنما شهادتهما و عصياك و عصيا رسولك في ، قل : آمين ، قال خدش : آمين .

ثم قال خدش لنفسه : والله ما رأيت لحية قط أبين خطأ منك ، حامل حجة ينقض بعضها بعضاً لم يجعل الله لها مساكاً ، أنا أبرأ إلى الله منهما ، قال علي رضي الله عنه : ارجع إليهما و أعلمهما ما قلت ، قال : لا والله حتى تسأل الله أن يردني إليك عاجلاً و أن يوفقتني لرضاه فيك ، ففعل فلم يلبث أن انصرف و قتل معه يوم الجمل رحمة الله .

۲ - علي بن محمد و محمد بن الحسن ، عن سهل بن زياد : و أبو علي الأشعري ، عن محمد ابن حسان جميعاً ، عن محمد بن علي ، عن نصر بن مزاحم ، عن عمرو بن رميد ، عن جراح بن عبد الله ، عن رافع بن سلمة قال : كنت مع علي بن أبي طالب صلوات الله عليه يوم النهروان فبينما علي رضي الله عنه جالس إذ جاء فارس فقال : السلام عليك يا علي فقال له علي رضي الله عنه : و عليك السلام مالك ثمكلك أمك - لم تسلّم علي يا مرة المؤمن؟ قال : بلى سأخبرك عن ذلك كنت إذ كنت على الحق بصفين فلما حكمت الحكيم برئت منك و سميتك مشركاً ، فأصبحت لأدري لي أين أصرف ولايتي ، والله لأن أعرف هذا لك من ضلالتك أحب إلي من الدنيا و ما فيها فقال له : علي رضي الله عنه : ثمكلك أمك قمموني قريباً أريك علامات الهدى من علامات الضلالة ، فوقف الرجل قريباً منه فبينما هو كذلك إذ أقبل فارس ير كض حتى أتى علياً رضي الله عنه فقال : يا أمير المؤمنين أبشر بالفتح أقر الله عينك ، قد والله

الأصول  
من  
الكافي  
تأليف

تفاهر الامام الابي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق

الكليني السمرقندي

المنوتى سنة ٣٢٨ / ٣٢٩ هـ  
مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه على اكر لعقارى

بهضن بمشرفه

الشيخ محمد الاخوانى

الناشر

دار الكتب الاسلاميه

مرضى آخوندى

تهران - بازار سلطاني

تلفن ٢٠٤١٠

الطبعة الثالثة

١٣٨٨

الجزء الأول

## خلفائے شیعہ اور صحابہ کرام حضرت علیؓ کی ولایت کے انکار کی وجہ سے کافر ہو گئے کفر ارتد الخلفاء الثلاثة و بقية الصحابة لانكارهم ولاية علي .

SAHABAS BECAME INFIDEL BY DENYING THE DIVINE RIGHT  
(WILAYAT) OF HAZRAT ALI

الاسم من الكافي جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یحییٰ بن اسماعیل المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

-۴۲۰-

کتاب الحجۃ

ج

۴۰- الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن محمد بن جمهور ، عن فضالة بن أيوب ، عن الحسين بن عثمان ، عن أبي أيوب ، عن محمد بن مسلم قال : سألت : أباعبد الله ﷺ عن قول الله عز وجل : « الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا ، فَقال: أبوعبدالله ﷺ استقاموا على الأئمة واحداً بعد واحد » تنزل عليهم الملائكة ألا تخافوا ولا تحزنوا وأبشروا بالجنة التي كنتم توعدون (۱) .

۴۱- الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الوشاء ، عن محمد بن الفضيل ، عن أبي حمزة قال : سألت أباجعفر ﷺ عن قول الله تعالى : « قُلْ إِنَّمَا أُعْطِمْكُمْ بِوَاحِدَةٍ (۲) ، فقال : إِنَّمَا أُعْطِمْكُمْ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ ﷺ هِيَ الْوَاحِدَةُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : وَإِنَّمَا أُعْطِمْكُمْ بِوَاحِدَةٍ . »

۴۲- الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن محمد بن أورمة وعلي بن عبدالله ، عن علي بن حسان ، عن عبدالرحمن بن كثير ، عن أبي عبدالله ﷺ في قول الله عز وجل : « إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ أَزْدَادُوا كُفْرًا (۳) ، « وَلَنْ نَقْبَلُ تَوْبَتَهُمْ (۴) ، قال : نزلت في فلان و فلان و فلان ، آمنوا بالنبي ﷺ في أوّل الأمر و كفروا حيث عرضت عليهم الولاية ، حين قال النبي ﷺ : من كنت مولاه فهذا عليٌّ مولاه ، ثم آمنوا بالبيعة لأبي المؤمنين ﷺ ثم كفروا حيث مضى رسول الله ﷺ ، فلم يقرؤا بالبيعة ، ثم ازدادوا كفراً بأخنهم من بايعه بالبيعة لهم فوؤلا لم يبق فيهم من الإيمان شيء . »

۴۳- وبهذا الإسناد ، عن أبي عبدالله ﷺ في قول الله تعالى : « إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدَوْا عَلَى أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى (۵) ، فلان و فلان و فلان ، ارتدوا عن الإيمان في ترك ولاية أمير المؤمنين ﷺ قلت : قوله تعالى : « ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا الَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ (۶) ، قال : نزلت والله فيهما وفي أتباعهما وهو قول الله

(۱) نعت : ۳۰ ، (۲) البيا : ۴۵ ، (۳) النساء : ۱۳۶ ،

(۴) آل عمران : ۹۰ ، وهذا تنبيه على أن مورد اللام في الآيةين واحد ، وأن كل واحد

منهما مفسر للأخرى لان قوله : « وَلَنْ نَقْبَلُ تَوْبَتَهُمْ » وقع في موقع « لَمْ يَكُنْ لِيُفْتَرِ لَهُمْ » لا فادته مفاد .

(۵) محمد (ص) : ۲۵ ، (۶) محمد (ص) : ۲۸ .

# اسرار آل محمد

ترجمہ

اولین کتاب شیعہ در زمان امیر المؤمنین

تالیف

## سلیم بن قیس

متوفی ۹۰ ق ھ

امام صادق ع:

ہر کس از پیروان دوستان یا کتاب سلیم بن قیس عالی راندانہ باشد

چیزی از مسائل امامت نرزد او نیست از وسیلہ نامی یا بیچ

اگاہی ندارد آن کتاب الفبا شیعه و سری از اسرار آل محمد است

رسول اللہ کے بعد چار کے علاوہ سب مرتد ہو گئے ابوبکرؓ کو سالہ کی مثل عمر سامری کے مشابہ ہے

ارتد الناس کلهم بعد النبی الا اربعة

ابوبکر مثل العجل و عمر مثل السامری .

AFTER THE SAD DEMISE OF THE PROPHET ALL SAHABAS TURNED APOSTATES EXCEPT FOUR.

اسرار آل محمد تالیف سلیم بن قیس کوفی متوفی ۹۰ ہجری مذہب شیعہ کی دنیائے کائنات میں سب سے پہلی اور مستند کتاب

حدیث ارتداد اصحاب

در بارہ عثمان

عثمان گفت: یا ابا الحسن، آیا نزد تو و این اصحاب راجع بہ من حدیثی هست؟  
علی (ع) فرمود: آری، از رسول خدا (ص) شنیدم ترا لعن کرد و طلب آمرزش نکرد  
پس از لعن کردن عثمان خشمگین شد و گفت: من با تو کاری ندارم، و لکن تو مرا در زمان  
پیامبر (ص) و بعد از او رہا نہی کنی! .  
علی (ع) فرمود: آری خداوند بینی ترا بر زمین بمالد .

زبیر بی ایمان!!؟

عثمان گفت: قسم بخدا، از رسول خدا (ص) شنیدم کہ فرمود: زبیر از اسلام بر  
میکردد و کشته میشود .  
سلمان میگوید: علی (ع) آہستہ بمن فرمود: عثمان راست میگوید . و قضیہ اش  
این است کہ بعد از قتل عثمان زبیر با من بیعت میکند، و بعد بیعت مرا میشکند و مرتد  
کشتہ میشود! .

حدیث ارتداد اصحاب جز چہار نفر

سلمان میگوید: علی (ع) فرمود: ہمہ مردم بعد از پیامبر (ص) از دین برگشتند  
بجز چہار نفر .  
مردم بعد از پیامبر (ص) دو دستہ میشوند: یکدستہ بمنزلہ ہارون و پیروانش، و  
دیگری بمنزلہ گوسالہ و پیروانش . علی (ع) شبہ ہارون است، عتیق (ابوبکر) شبہ  
گوسالہ و عمر شبہ سامری اند .  
... و شنیدم از رسول اللہ (ص) کہ میفرمود: گروهی از اصحاب کہ از اشراف و صاحبان  
منزلت و مقام از ناحیہ من هستند روز قیامت می آند تا از صراط بگذرند . در این هنگام  
من آنہارا می بینم و میشناسم، آنہا سبز مرا می بینند و می شناسند، و بردن اضطراب پیدا  
میکند .  
در این هنگام می گویم: پروردگارا! اینہا اصحاب من اند! حوٰث می آید: نصدانی  
اینہا بعد از توجہ کردند . ہمہ، اینہا وقتی از تو دور شدند بہ عقب برگشتند و از اسلام رو  
گردان شدند . من دم میگویم: از رحمت خدا دور باشند .

سیدنا ابو بکر وقت مرگ کلمہ نہ پڑھ سکے (نعوذ باللہ)  
لم يتمكن سيدنا ابو بكر رضي الله عنه عند الموت با لنطق بالشهادتين

(نعوذ بالله من ذلك)

SYEDNA ABU BAKR (RA) COULD NOT RECITE  
QALIMAH  
AT THE TIME OF HIS DEATH.

اسرار آل عمر تالیف سلیم بن قیس کوفی متوفی ۹۰ ہجری فریب شیعہ کی دنیائے کائنات میں سب سے پہلی اور مستند کتاب

ابوبکر بر عمر لعنت کردا \_\_\_\_\_ ۲۱۱

آتش اسفل السافلین مزدقات باد ! وقتی عمر ، این کلمات را از ابوبکر شنید از نزد وی خارج شد در حالیکہ می گفت : این مرد (ابوبکر) دیوانہ شدہ !

ابوبکر ، پیامبر را ساحر می پنداشت

عمر گفت : تو ، دومی آن دو نفر (پیامبر و ابوبکر) ہستی هنگامی کہ در غار بودند !

ابوبکر گفت : ایا برای تو نقل نکردم ، وقتی کہ با محمد در غار بودیم بمن گفت : کشتی جعفر و یارانش رلہ (کہ از راہ دریا بہ حبشہ می رفتند) می بینم کہ در میان دریا سیر می کند . بہ محمد گفتم : آنرا نشانم بدہ . آنحضرت دست بصورت ممالید و نگاہ کردم و کشتی را دیدم ! با این عمل پیامبر یقین کردم کہ او ساحر است !  
عمر ، با شنیدن این سخنان از ابوبکر ، رو بہ حاضران کرد و گفت : پدرتان ہذیان می گوید ، آنچه از وی شنیدید پنهان کنید تا اہل بیت پیامبر (ص) شمارا سرزنش نکنند !  
ابوبکر ، هنگام مرگ قدرت گفتن لا الہ الا اللہ را نداشت .

محمد بن ابوبکر می گوید : سپس عمر با برادرم از اطاق خارج شدند تا برای نماز وضو بگیرند . پس از رفتن آنان سخنانی از پدرم شنیدم کہ اینان نشنیدہ بودند . وقتی اطاق خلوت شد بہ او گفتم : ای پدر ، بگو : لا الہ الا اللہ . گفت : اہذا آنرا نخواہم گفت ، بلکہ قدرت ندارم آنرا بگویم تا داخل تابوت شوم ! وقتی اسم تابوت بمیان آمد ، کمان کردم ہذیان می گوید ، گفتم : کدام تابوت را می گوئی ؟ گفت : "تابوتی از آتش با قفل آتشین قفل شدہ است . دوازده نفر در آنجا ہستند کہ من و این رفیقہم از جملہ آنها ہستیم . گفتم : عمر را می گوئی ؟ گفت : اری ، و دہ نفر دیگر در چاہی از جہنم ہستیم . بر در آن چاہ سنگ بزرگی است کہ هنگامی کہ خداوند ارادہ کند جہنم شعلہ ور شود آن سنگ را بر می دارد .

ابو بکر هنگام مرگ بر عمر لعنت کرد

محمد بن ابوبکر گفت : بپدرم گفتم : ہذیان می گوئی ؟ گفت : نہ بخدا ، ہذیان نمی گویم . خداوند این صہاک (عمر) را لعنت کند ! او مرا از ذکر خدا باز داشت بعد آنکہ ، من رسیدہ بود . بد رفیقی بود عمر ، خداوند او را لعنت کند . صورت مرا بزمین

سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے جس نے مسجد میں سب سے پہلے بیعت کی وہ شیطان تھا

كان الشيطان اول من بايع ابا بكر في المسجد !!

SATAN WAS THE FIRST TO SWORN THE OATH OF ALLEGIANCE FROM  
ABU BAKR رضي الله عنه IN THE MOSQUE

اسرا رآل محمد تالیف سلیم بن قیس کننی متونی ۹۰ جری مذہب شیعہ کی دنیائے کائنات میں سب سے پہلی اور مستند کتاب

۳۰۔ وفاداران علی (ع)

سبی ساعده یا ابوبکر بیعت خواہند کرد بعد از آنکہ برسر حق ما اختلاف پیدا می کنند و با دلیل ما استدلال می کنند . بعد بہ مسجد می آیند و اول کسی کہ با او بیعت می کنند سلطان است کہ بصورت پیر سالخوردہ ای جدی خواہد بود کہ این حرفها را خواہد گفت . بعد خارج شدہ نشاطیں خود را جمع می کند ، آنها ہم در مقابلش سجده کردہ و میگویند : ای رئیس بزرگ ما نوحمان کسی هستی کہ آدم را از بیعت راندی . او ہم می گوید : کدام است بعد از پیامبرش گمراہ نشد ؟ ! خیال کردہ اید من دیگر راہی برآنان ندارم . نقشہ مرا چگونہ دیدید آنکاہ کہ امر خدا را مبنی بر اطاعت از علی ، و امر پیامبر را راجع بہ ہمس مطلب ترک کردند .

و این همان گنہ خداوند است کہ فرمود : ﴿ ولقد صدق علیہم ابلیس ظنہ فاتبعہ ، الا فریقا من المؤمنین ﴾ یعنی : همانا شیطان حدسی کہ دربارہ آنان زدہ بود بہر حالہ عمل رسانید پس او را پیروی کردند جز گروہی از مؤمنان .

وفاداران علی (ع)

سلمان میگوید : چون شب شد علی (ع) فاطمہ (ع) را بر الاغی سوار کرد و دست دو فرزندش حسن و حسین را گرفت و بر در خانہ ہمہ اہل جنگ بدر از مهاجرین و انصار برد و حق خویش را بہ آنان یاد آوری کرد و از آنها خواست کہ او را یاری کنند . هیچکس جواب مثبت نداد مگر چہل و چہار نفر . امام (ع) ہم بہ آنان دستور داد تا ہنگام صبح با سرہای تراشیدہ و اسلحہ دردست برای ہم پیمانی با مرگ آمادہ شوند . ہنگام صبح جز چہار نفر بہ پیمان خود وفا نکردند . راوی گوید : بہ سلمان گفتیم آن چہار نفر چہ کسانی بودند ؟ پاسخ داد : من ، ابوذر ، مقداد ، و زبیر . شب بعد ، باز علی (ع) بہ سراغ آنان رفت و آنها را از پیمانشان آگاہ ساخت . آنها ہم وعدہ فردا صبح را دادند . باز فردا صبح غیر از ما چہار نفر کسی حاضر نبود . شب سوم نیز نزد آنها رفت ، باز کسی جز ما حاضر نبود .

جمع آوری قرآن بدست امیر المؤمنین علی (ع)

امیر المؤمنین (ع) چون حیلہ گری و بی وفائی آنان را دید ، "خانہ نشینی" را برگزید و مشغول جمع آوری و ترتیب قرآن شد و از خانہ خارج نشد تا آنرا جمع آوری نمود ، قرآنی کہ در اوراق ، و پراکندہ و بارہ بارہ بود .





## حضرت عمرؓ کے کفر میں شک کرنا کفر ہے - الشك في كفر عمر ، كفر (نعوذ بالله من ذلك)

### IT IS INFIDILITY TO DOUBT ABOUT THE INFIDILITY OF HAZRAT UMER (RA)

جلاء العيون (فارسی) مولیٰ محمد باقر مجلسی کتاب فروغی اسلامیہ - ایران

-۶۳-

جریان حدیث دوات و قلم

ج ۱

بس است ، پس اختلاف کردند آنہا کہ در آن خانہ بودند بعضی گفتند کہ قول قول عمر است و بعضی گفتند کہ قول قول رسول خدا ﷺ است و گفتند در چنین حالی چگونہ مخالفت رسول خدا ﷺ روا باشد؛ پس بار دیگر پرسیدند کہ آیا بیاوریم آنچه طلب کردی یا رسول اللہ فرمود کہ بعد از این سخنان کہ من از شما شنیدم مرا حاجتی بآن نیست ولیکن وصیت میکنم شمارا کہ با اهل بیت من سلوک کنید و رواز ایشان نگردانید ایشان برخواستند .

مؤلف گوید : کہ این حدیث دوات و قلم در صحیح بخاری و مسلم و سایر کتب معتبرہ اہل سنت مذکور است بطرق متعدده چنین روایت کردہ اند ایشان از ابن عباس کہ او گریست آن قدر کہ آب دیدہ اش سنگریزہ مسجد را تر کرد می - گفت کہ روز پنجشنبہ و چہ روز پنجشنبہ روزی کہ درد رسول خدا ﷺ شدید شد و گفت بیاورید دواتی و کتفی تا بنویسم از برای شما کتابی کہ گمراہ نشوید بعد از آن ہرگز ، پس نزاع کردند در این و سزاوار نبود کہ نزاع کنند در حضور پیغمبر خود ، پس عمر گفت کہ رسول خدا ہذیان می گوید بروایتی دیگر گفت کہ درد بر او غالب شدہ است نزد شما قرآن ہست بس است مارا کتاب خدا .

پس اختلاف کردند اہل آن خانہ و بایکدیگر مخاصمہ کردند بعضی گفتند بیاورید تا بنویسد رسول خدا ﷺ برای شما کتابی کہ بعد از آن گمراہ نشوید بعضی گفتند کہ قول قول عمر است چون آوازا بلند شد و اختلاف بسیار شد نزد آن حضرت ، دلنگ شد و فرمود کہ بر خیزید از پیش من ، پس ابن عباس می گفت کہ بدرستیکہ مصیبت و بدترین مصیبتہا آن بود کہ مانع شدند میان رسول خدا ﷺ و میان آنکہ آن کتاب را از برای ایشان بنویسد بسبب اختلافی کہ نمودند و آوازا کہ بلند کردند .

ای عزیز آیا بعد از این حدیث کہ ہمہ عامہ روایت کردہ اند ہیچ عاقل را مجال آن ہست کہ شك کند در کفر عمر و کفر کسی کہ عمر را مسلمان داندا کر بقالی با علافی خواهد کہ وصیت کند کسی مانع وصیت او شود مردم براو طعنہامی .

# الأنوار النعمانية

ناليف

الجزء الأول

العلامة الجليل المجدد الميرزا السيد نعمان اللؤلؤي الخراساني

المؤلف سنة ١١١٢

بنفقيد

الحاج محمد باقر كاشي حقيقت الحاج سيد هادي نبي فائده

سوق المجدد الجامع

شارع تربيت

ايران

تبريز

مطبعة «شركت چاپ»

## خلفائے ثلاثہ کی تکفیر

## تکفیر الخلفاء الثلاثة رضی اللہ عنہم

## VERDICT OF INFIDELITY ON FIRST THREE CALIPHS

الانوار العثمانیہ جلد اول تألیف نعمت اللہ الموسوی الجرازی الترمذی ۱۳۳۳ھ (طبع ایران)

-۸۱-

نور مرصی

ج ۱- ب ۱

ہالہ ، ثم تزوجها رسول الله ﷺ وهذا لا خلاف لأثر له لأن عثمان في زمن النبي ﷺ قد كان معن أظهر الإسلام وأبطن النفاق وهو تَشْتَرِي فـ كان مكلّفًا بظواهر الأوامر كحالنا نحن أيضاً وكان يميل الى مواسلة المنافقين رجاءً لأيمان الباطني منهم مع انه تَشْتَرِي لو اراد الايمان الواقعي لكن أقلّ قليل ، فانّ أغلب الصحابة كانوا على النفاق لكن كانت نار نفاقهم كامنة في زمنه ، فلما إنتقل الى جوار ربّه برزت نار نفاقهم لوصيّه ورجعوا الفهمري ، ولذا قال تَشْتَرِي إرتدّ الناس كلّهم بعد النبي ﷺ إلا أربعة سلمان وأبوذر والمقداد وعمار وهذا مقابلاً لاشكال فيه .

وانما الاشكال في تزويج علي تَشْتَرِي أم كلثوم لعمرين الخطاب وقت تخلفه (۱)

لأنه قد ظهرت منه المناكير وإرتدّ عن الدين إرتداداً أعظم من كل من ارتدّ ، حتّى انه قدوردت في روایات الخاصّة أنّ الشيطان يغلب بسبعين غلاماً من حديد جهنم ويساق إلى المعشر فينظر ويرى رجلاً أمامه تفوده ملائكة العذاب وفي عنقه مائة وعشرون غلاماً من أغلال جهنم فيدنو الشيطان اليه ويقول ما فعل الشقى حتّى زاد علي في العذاب

✽ فمات بها وتزوج عثمان بعدها أحنها أم كلثوم وتوفيت عنده وقيل تزوج عثمان اولاً أم كلثوم ولم يدخل بها حتى توفيت ثم تزوج رقيه مكابها وتزوج أبو العاص بن ربيعة زینب وتزوج أمير المؤمنین عليه السلام فاطمة سيدة نساء العالمین علیها السلام

وجمع من أهل البحث والتشقیب من علماء الإسلام قالوا ان خديجة عـ كانت عذراء ولم يتزوجها أحد قبل رسول الله صـ و زینب كانتا ابنتی هالة أخت خديجة من أمها وكان عمرها عند ما تزوجها رسول الله صـ ثمان وعشرين سنة ورسول الله صـ في الخامسة والعشرين قال المؤرخ الفقیه ابن العساکر الحنبلی في شذرات الذهب ( ورجح كثیرون أنّها ابنة ثمان وعشرين ) انظر ج ۱ ص ۱۶ ط مصر وهذا القول أقرب الى التحقيق والله العالم (۱)

✽ انكر تزويج عمر أم كلثوم في ( المسائل السروية ) وقال : ان الخبر الوارد بتزويج أمير المؤمنین عـ ابنته من عمر لم يثبت وطريقته من الزبير بن بكار ولم يكن موثقاً به في النقل وكان متهماً فيما يذكره من فضله لامير المؤمنین عـ وغير مأمون والحدث نفسه مختلف فتارة يروى أن أمير المؤمنین عـ تولى المقدله على استه وتارة يروى عن العباس انه تولى ذلك عنه وتارة يروى انه كان عن اختيار وابشار وتارة يروى انه لم يقع المقد الا بعد عهد من عمر وتهديد لبني هاشم ✽

# الأفکار النعمانیة

لمؤلفه

العالم الفاضل والکامل الباذل صدر الحکماء ورئیس العلماء

السید نعمہ الشہ ابجرری

طاب ثراه وجعل الجنة مثواه

التوفی ۱۱۱۲ ھ

الجزء الشانی

منشورات

مؤسسة الأعلی للطبوعات

ببیروت - لبنان

ص ۷۱۲۰

## حضرت علیؑ کی خلافت اول کے منکرین کافر ہیں

منکروا الخلافة الا ولی لسیدنا علیؑ کفار

THOSE WHO DENY THE FIRST RIGHT OF HAZRAT ALI'S  
ARE INFIDELS.

الانوار الثمانيه جلد سوئم تألیف نعت اللہ الموسوی الجرازی الثمینی ۱۳۳۳ھ (طبع ایران)

۳ ج

نور فی بعض احوال واقعة الطفوف

۲۶۶

الیہ الحکم الشرعی لا یمکن الجہل بالضروریات لکثیر من الناس ؛ خصوصاً اہل القری  
و الصحاری ، و یؤیدہ قولہ عَلَيْهِ السَّلَامُ الناس فی سعة مما لم یعلموا فاذا عرفت هذا فنقول  
ان المرء لما خرج من الكوفة ما كان فصدہ القتال مع الحسين عَلَيْهِ السَّلَامُ وانما  
امرہ عیب اللہ بن زیاد لعنہ اللہ بأن یأتی بہ الی الکوفة ؛ و اما منعه له عن الرجوع الی  
المدينة بعد ان طلب الحسين عَلَيْهِ السَّلَامُ ان یأذن له فیہ فقد کان جاهلاً بأن مثل هذا ینخرج  
من الدین و یكون الرجل مرتداً بہ ، و من ثم لما رجع الی الحسین عَلَيْهِ السَّلَامُ و تاب حلف  
بأنی ما کنت أعلم ان القوم یفعلون بک هذا ، وقد کان صادقا فی یمینہ ، و حیثنفا لذلذی  
صدر منه نوع من أنواع الکبائر فلما تاب منها قبل الحسین عَلَيْهِ السَّلَامُ توبته منها ؛ و یؤیدہ ان  
کثیراً من الشیعة و من أقارب الائمة علیہم السلام کانوا یؤذنون انتمسہم علیہم السلام بأشواع الادی  
مثل العباس أخو الرضا عَلَيْهِ السَّلَامُ و مثل أقارب مولان الصادق عَلَيْهِ السَّلَامُ ؛ وقد کان جماعۃ منهم  
یسعون بقتلہم و إہانتہم عند خلفاء الجور و مع هذا کلہ اذا أراد أحد من الشیعة ان  
یذکرہم بسوء فی مجالس الائمة علیہم السلام یفضون علیہم السلام ، و یبالتون فی نفیہ ؛ و یقولون ان  
ہؤلاء أقاربنا دعونا ہم لانتعرضوا لہم بسوء من کلام خبیث و غیرہ ؛ فالذی صدر من الحر علی  
تقدیر العلم منہ مثل الذی صدر من ہؤلاء مع ان الائمة علیہم السلام قبلوا احوالہم قبل التوبة و کیف لو تابوا  
الثانی ان المراد من الدین الماخوذ فی التعریف انما هو دین الاسلام علی ما  
سرحوا بہ لادین الشیعة قطاً ؛ و ذلك انه لو کان المراد بالمرتدة من انکر ما علم نبوتہ  
من دین الشیعة ضرورة لکان مخالفاً کلہم مرتدین فی ہذہ الدنیا ؛ لان کون علی بن  
ابیطالب عَلَيْهِ السَّلَامُ هو الخليفة الاول بالنص والا تحقاق مما ثبت من دین الشیعة ضرورة ،  
فکان یجب ان یحکم علی عامۃ اہل الخلاف بالارتداد و المصرح بہ من علما بنا بخلافہ  
فی ہذہ الدنیا ، و اما فی الآخرة فعذابہم أشد من المرتدة و غیرہ ، و حیثنذ منع الحسین  
عَلَيْهِ السَّلَامُ عن الرجوع الی المدينة وان کان حراماً الا انه لیس ضرورياً من دین الاسلام  
ولا یقول مخالفتنا بکفر مثل هذا ، نعم قالوا بکفر کل من خرج علی امام عادل و حاربه  
و الحر فی وقت الحرب کان للإمام عَلَيْهِ السَّلَامُ لا علیہ ، فلم یصدق علیہ من ہذہ الجہۃ ابداً

# الجزء الثالث الأنوار النعمانية

تأليف

العالِم الجليل المجدِّ المبتَغى السَّيِّدِ نَعْمَانَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ المَوْسَى الخِزَّازِ رَحِمَهُ

المؤلف سنة ١١١٢

بنفقدي

الحاج سيد هادي بي فائده

سوق المجد الجامع

ايران

الحاج محمد باقر كياي حقيقت

سوق شيشه خانة

تبريز

مطبعة «شركت چاپ»

## حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کی توہین

اھانہ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

AN INSULTING REMARKS AGAINST HAZRAT UMAR رضی اللہ عنہ

الانوار النعمانیہ جلد اول تألیف نعمت اللہ الموسوی الجرازی المتوفی ۳۳۳ھ (طبع ایران)

-۸۲-

نور مرتضوی

۱۳ - ۱ ب

وانا اغويت الخلق وأوردتهم موارد الهلاك ، فيقول عمر للشيطان ما فعلت شيئاً سوى اني  
 خصبت خلافة علي بن ابي طالب والظالم انه قد استقل سبب شقاوته ومزيد عذابه. ولم  
 يعلم أنّ كل ما وقع في الدنيا الى يوم القيامة من الكفر والنفاق وإستيلاء أهل الجور  
 والظلم إنما هو من فعلته هذه ، وسيأتي لهذا مزيد تحقيق انشاء الله تعالى .

فاذا ارتد على هذا النحو من الارتداد فكيف ساغ في الشريعة منا كحته وقد حرم  
 الله تعالى نكاح أهل الكفر والارتداد وأتفق عليه علماء الخاصة  
 فنقول قد نصى الأصحاب عن هذا بوجهين عامين وخاصين

أما الأول فقد إستفاض في أخبارهم عن الصادق عليه السلام لما سئل عن هذه المناكحة  
 فقال انه أول فرج غضبناه بتفصيل هذا أن الخلافة قد كانت أعزّ على أمير المؤمنين عليه السلام  
 من الأولاد والبنات والأزواج والأموال ، وذلك لأنّ بها إنتظام الدين وإتمام السنة  
 ورفع الجور وإحياء الحق وموت الباطل ، وجميع فوائد الدنيا والاخرة ، فاذا لم يهدر على  
 الدفع عن مثل هذا الأمر الجليل الذي ما تمكّن من الدفع عنه زمان معاوية وقد بذل  
 عليه الأرواح وسفك فيه المهج ، حتّى أتته قتل لأجله ستين ألفاً في معركة صفين وقتل  
 من عسكره عشرون ألفاً ، وواقعة الطفوف أشهر من أن تذكر ، فاذا قبلنا منه المنكر في ترك  
 هذا الأمر الجليل وقد كان معنوراً كما سيأتي الكلام فيه عند ذكر أسباب تقاعده عليه السلام  
 الحرب في زمان الثلاثة انشاء الله تعالى ، والتقية باب فتحه الله سبحانه للعباد وأمرهم بارتكابه  
 وألزمهم به ، كما اوجب عليهم الصلوة والصيام حتّى أتته ورد عن الأئمة الطاهرين عليهم

تم بعض الرواة يذكر ان عمر اولدها ولدأ ساه زيد أو بعضهم يقول ان لزيد بن عمر  
 صبياً ومنهم من يقول انه قتل ولا عقب له ومنهم من يقول انه وامه قتلا ومنهم من يقول ان أمه بقيت  
 بيده ومنهم من يقول ان عمر اصهر أم كلثوم اربعين ألف درهم ومنهم من يقول أمهها اربعة  
 آلاف درهم ومنهم من يقول كان مهرها خسائة درهم وهذا الاختلاف ما يبطل الحديث ثم  
 انه لو صح لكان له وجهان لا ينافيان مذهب الشيعة في خلال المتقدمين على أمير المؤمنين ع -  
 انظر الى آخر ما ذكره قدس سره في المجلد التاسع من البعارة ص ۶۲۵ طامین الضرب وللسيد  
 المرتضى علم الهدى قدس سره ايضاً تحقیقات بناسب المقام في كتابه النفیس القيم (الثانی) فراجع .



کتاب  
حَقُّ البصير

از تالیفات

مرحوم علامہ مجلسی قدہ

بسرمايه

آقای حاج صید محمود کتابچی

مدیر

کتابفروشی علمیہ اسلامیہ طهران

خیابان ناصر خسرو

تلفن ۳۳۳۰۰

چاپخانه حیدری

شیطان (ابلیس) سے بڑھ کر شقی ترین بد بخت ابو بکرؓ عمرؓ (نعوذ باللہ)

ابوبکر و عمر أشقی من ابلیس (والعیاذ باللہ)

ABU BAKR AND UMAR WERE MORE TYRANT THAN SATAN.

حن الیقین جلد اول، دوم تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع ایران

( ) صحیح در بیان جہنم و عقوبات آن ۵۰۹ ( )

النفوس زوجت حضرت باقرؓ فرموده است و اما اهل بہشت پس ایشانرا جنت میکنند  
 باخیرات حسان و اما اهل جہنم را ہر یک از ایشان را جنت میکنند باشیطانی کہ اورا گمراہ  
 کردہ است و حتمتعالی فرمودہ است فا نذر تکم نارا تلقی لا یصلیہا الا الاشقی الذی کذب و  
 تولی یعنی پس ترسانیدم شما را از آتشی کہ پیوستہ افروختہ است و زبانہ میکند ملازم  
 آن آتش نیست مگر شقی ترین مردم آنکس کہ تکذیب کرد پیغمبر انرا و بہشت گردانید بر  
 حق۔ و از علی بن ابراہیم از حضرت صادقؓ مروی است در تفسیر این آیات کہ در جہنم وادئی  
 ہست و در آن وادی آتشی ہست کہ نمیوزد بآن آتش و ملازم آن نمیباشد مگر شقی ترین  
 مردم کہ عمر است کہ تکذیب کرد رسول خدا را در ولایت علیؓ و بہشت گردانید از ولایت او  
 و قبول نکرد بعد از آن فرمود کہ آتشا بعضی از بعضی بہت تر است و آتش این وادی مخصوص  
 نامیاز دشمنان اہلیت است و مؤید این است آنکہ شیخ مفید در کتاب اختصاص از حضرت  
 صادقؓ روایت کرده است کہ حضرت امیر المؤمنینؓ فرمود کہ روزی بیرون رفتم بہ بہشت  
 کوفہ و قنبر در پیش روی من راہ میرفت ناگاہ ابلیس میداشت کہ من باز کہ عجب پیر گمراہ  
 شقی هستی تو گفت چرا این را میگوئی یا امیر المؤمنینؓ بخدا سوگند ترا حدیثی نقل کنم  
 از خودم و از خداوند عزوجل و در مابین ما ثالثی نبود بدرتیکہ چون مرا بزمین فرستاد  
 خدا بسبب آن خطائی کہ کردم چون با آسمان چہارم رسیدم ندا کردم کہ الہی ویدی گمان  
 ندارم کہ از من شقی تر خلقی آفریدہ باشی حتمتعالی وحی فرمود بسوی من کہ بلکہ آفریدم  
 خلقی را کہ از تو شقی تر است بر بسوی خازن جہنم تاسویرت او را و جای او را بنویس تا بدقت  
 بسوی مالک و گفتی خداوند تو را سلام میرساند و میفرماید کہ بمن بنمای کسی را کہ از من  
 شقی تر است مالک مرا یرد بسوی جہنم و سرپوش بالای جہنم را برداشت آتشی سیاہ بیرون آمد  
 کہ گمان کردم کہ مرا او مالک را خواهد خورد مالک بآن گفت کہ ساکن شو ساکن شد پس  
 مرا برد بطبقہ دوم آتشی بیرون آمد از آن سیاہ تر و گرم تر پس گفت ساکن شو ساکن شد  
 و همچنین بہر مرتبہای کہ میرد از مرتبہ سابق تیرہ تیرہ گرم تر بود تا بطبقہ ہفتم برد آتشی از آن  
 بیرون آمد کہ گمان کردم کہ مرا و مالک را و جمیع آنچه خدا آفریدہ است خواهد سوخت  
 پس دست بردیدہ های خود گذاشتم و گفتم ای مالک امر کن او را کہ سرد شو ساکن شود والا  
 میبیرم مالک گفت تو نہ خواهی مرد تا وقت معلوم پس صورت دوم در دیدم کہ در گردن ایشان  
 زنجیرهای آتش بود و ایشانرا بجانب بالا آویختہ بودند و بر سر آنها گروہی ایستادہ بودند و  
 گرزہای آتش در دست داشتند و بر سر ایشان میزدند گفتم مالک اینها کہ بستند گفت مگر نہ

## جہنم کے سات دروازوں سے ایک دروازہ ابوبکرؓ عمرؓ ہیں

سبعة ابواب جہنم منهم باب واحد ابوبکر عمر رضی اللہ عنہما  
HAZRAT ABU BAKR (RA) AND HAZRAT UMER (RA)  
AMONG SEVEN DOORS OF THE HELL

حق البتین تالیف علامہ باقر مجلسی طبع (قدم ایران)

( ۵۰۰ ) حق البتین

زقوم جہنم بعض طعام خوردند و بقلایہای آتش بدنہای ایشانرا درندو گرزہای آهن برس ایشان کوبند و ملائکہ بسیار غلیظ بسیار شدید ایشانرا در شکنجہ دارند و برایشان رحم نمیکند و بروی ایشانرا در آتش میکشند و باشیاطین ایشانرا در زنجیر میکشند و درغلہا و بندہا ایشانرا مقیدمیسازند اگر دعا کنند دعای ایشان مستجاب نمیشود و اگر حاجتی طلبند بر آورده نمیشود و این است حال جمعی کہ بجہنم میروند و از حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام منقولست کہ جہنم را ہفت دراست از یک در فرعون و ہامان و قارون کہ کنایہ از ابوبکر و عمر و عثمان است داخل میشوند و از یک در دیگر بنی امیہ داخل میشوند کہ مخصوص ایشانست و کسی با ایشان در این باب شریک نیست و یکدہ دیگر باب لطفی است و یکدہ دیگر باب عقر و یکدہ دیگر باب ہاویہ است کہ ہر کہ از آن در داخل شود ہفتاد سال در جہنم فرو میرود پس جہنم جوشی مزید ایشانرا بطبقہ بالای جہنم میافکند پس ہفتاد سال دیگر فرو میروند و ابدا آباد حال ایشان چنین است در جہنم و یک در دردی است کہ از آن دشمنان ما و ہر کہ با ما جنگ کردہ و ہر کہ یاری ما نکرده داخل جہنم میشوند و این در بزرگترین در ہا است و گرمی و شدتش از ہمہ بیشتر است

و بسند معتبر منقولست کہ از حضرت صادق علیہ السلام پرسیدند از فلک فرمود کہ درہ است در جہنم کہ در آن ہفتاد ہزار خانہ است و در ہر خانہ ہفتاد ہزار حجرہ است و در ہر حجرہ ہفتاد ہزار مار سیاہ است و در شکم ہر ماری ہفتاد ہزار سیوی زہر است و جمیع اہل جہنم را بر این درہ گذار میافتد و در حدیث دیگر فرمود کہ این آتش شما کہ در دنیا هست یک جزو است از ہفتاد جزو از آتش جہنم کہ ہفتاد مرتبہ آنرا با آب خاموش کردہ اند و باز آفر و خنہ است و اگر چنین نمیکردند هیچکس طاقت نزدیکی آن نداشت بدرستی کہ جہنم را در روز قیامت بصحرائی محشر خواهند آورد کہ صراطرا بروی آن بگذارند پس جہنم فریادی در محشر بر آورد کہ جمیع ملائکہ مقربین و انبیاء مرسلین از بیم آن بز انوی استغاثہ آیند و در حدیث دیگر منقولست کہ غنایق و ادویست در جہنم کہ در آن سیصدوسی قصر است و در ہر قصری سیصد خانہ است و در ہر خانہ چہل زاویہ است و در ہر زاویہ ماری است و در شکم ہر ماری سیصدوسی عقریست و در نیش ہر عقری سیصدوسی سیوی زہر است و اگر یکی از آن عقر بہا زہر خود را بر جمیع اہل جہنم بریزد از ہر اہل ہلاک ہمہ کافی است و در حدیث دیگر منقولست کہ در کات جہنم ہفت مرتبہ است (اول) جحیم است کہ اہل آن مرتبہ را برسنگہای تافتہ میدارند کہ دماغ ایشان مانند یک میجوشد (و مرتبہ دوم) لظی است کہ حق تعالی در وصف آن میفرماید کہ بسیار کشندہ

امام زین العابدین علی بن حسین پر ابوبکر و عمر کی تکفیر کرنے کا الزام  
 افترا الكذب علی بن علی بن الحسین عليه السلام لإفتاءه علی ابی بکر  
 وعمر عليهما السلام بکفرهما

AN ALLEGATION OF DISOWNING ABU BAKR AND UMER BY  
 IMAM ZAIN UL ABEDIN. متن الثمین تالیف علامہ ہاتر مجلسی (مقدمہ ایران)

( ۵۲۲ )

بکش میان خود و میان اهل عالم هر که مخاف تو باشد در ولایت و امامت اهل بیت زندق  
 است هر چند از نسل محمد صلی الله علیه و آله و علی و فاطمه علیها السلام باشد و بسند حسن کالصحیح دیگر  
 فرمود که هر که مخالفت شما کند و از ریسمان ولایت بدرود از او بیزاری بجوئید هر چند  
 از نسل علی و فاطمه علیها السلام باشد و در عقاب الاعمال از آنحضرت روایت کرده است که حتمتالی  
 عالمی را نشانۀ میان خود و خلقش قرار داده است و بغیر او نشانی نیست هر که متابعت او  
 کند مؤمنست و هر که انکار او کند کافر است و هر که شك در او کند مشرکست و ایضا از آن  
 حضرت منقولست اگر انکار حضرت امیر عليه السلام کنند جمیع هر که در زمین است خدا همه  
 را عذاب کند و داخل جهنم کند و ایضا در کمال الدین از حضرت کاظم عليه السلام مروی است که هر  
 که شك کند در معرفت امام هر زمان بشخص او و نعمت او کافر شده است بجمیع آنچه خدا  
 فرستاده است و در کتاب اختیصاص از حضرت صادق عليه السلام منقولست که ائمه بعد از پیغمبر ما دوازده  
 نجیبند که ملک بایشان سخن میگوید هر که یکی از ایشانرا کم کند یا زیاد کند از دین خدا  
 بشد میرود و پیرمهای از ولایت ماند دارد و در تقریب المعارف روایت کرده که آزاد کرده حضرت  
 علی بن الحسین عليه السلام از آنحضرت پرسید که مرا بر توحق خدمتی هست مرا خبر ده از حال ابوبکر  
 و عمر حضرت فرمود هر دو کافر بودند و هر که ایشانرا دوست دارد کافر است .  
 و ایضا روایت کرده است که ابو حمزه ثمالی از آنحضرت از حال ابوبکر و عمر بیوال  
 کرد فرمود که کافرند و هر که ولایت ایشانرا داشته باشد کافر است و در این باب احادیث بسیار  
 است و در کتب متفرق است و اکثر در بحار الانوار مذکور است و اما اصحاب کبار از شیعه امامیه  
 که گناهان کبیره کرده باشند بی توبه مرده باشد خلافتی نیست میان علمای امامیه که ایشان  
 منخل در جهنم نخواهند بود و شفاعت رسول خدا صلی الله علیه و آله و ائمه البته با کثرت ایشان ملحق خواهد  
 شد چنانکه گذشت و اما آنکه آیا بعضی از ایشان ممکن است داخل جهنم شوند و شفاعت  
 بایشان ملحق نگردد یا آنکه بفضل خدا هیچک داخل جهنم نمیشوند و عقاب ایشان یا  
 در دنیا است یا در وقت مردن یا در قبر یا در محشر و احادیث در این باب اختلاف و ایهام بسیار دارد  
 و گویا سبب اختلاف و ایهام آنست که شیعه جرأت بر ارتکاب کبایر و معاصی نمایند و معتزله  
 اهل سنت را اعتقاد آنست که اصحاب کبایر در جهنم خواهند بود و احادیث و اخبار در نفی این  
 قول بسیار است چنانکه ابن بابویه بسند حسن کالصحیح از حضرت کاظم عليه السلام روایت کرده است  
 که مخلص جهنم نخواهد بود احدی مگر اهل کفر و انکار و اهل ضلال و اضلال و شرک و کسی  
 که اجتناب از گناهان کبیره کرده باشد از مؤمنان او را از گناهان صغیره سؤال نمیکند حق

## فرعون و ہامان سے مراد ابوبکرؓ عمرؓ ہیں

المراد من فرعون و ہامان هما ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم

ABU BAKR AND UMAR ARE THE HAAMAN AND PHAROS OF THIS UMMAH.

عن ابی نعیم جلد اول، دوم، تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع ایران

( ۳۶۲ ) صحیح حن البین ( )

اویا رد گفتند اومینمودند میگفتند کاهن است و ساحراست و دیواند است و بخواہش خود سخن میگوید و ہر کہ با او جنگ کرده باشد ہمہ را بجز ای خود میرساند و ہمچنین بر میگردداند یکیک از ائمہ را تا صاحب الامر ؑ، و ہر کہ یاری ایشان کردہ تا خوشحال شوند و ہر کہ از ایشان دوری کردہ تا آنکہ پیش از آخرت بعذاب و خواری دنیا مبتلا گردند و در آنوقت ظاہر میشود تاویل آیه کریمہ کہ ترجمہ اش گذشت و نزدیکان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض تا آخر آیه.

مفضل پرسید کہ مراد از فرعون و ہامان در این آیه چیست حضرت فرمود کہ مراد ابوبکر و عمر است مفضل پرسید کہ حضرت رسول خدا ﷺ و امیر المؤمنین با حضرت صاحب الامر ؑ، خواهند بود فرمود کہ بلی ناچار است کہ ایشان جمیع زمین را بگردند حتی پشت کوہ قاف و آنچه در ظلمات است و جمیع دریاہا را تا آنکہ هیچ موضعی از زمین نماند مگر آنکہ ایشان طی نمایند و دین خدا را در آنجا برپا دارند پس فرمود کہ گویا مبینہ ای مفضل آنروز را کہ ما گروه امامان نزد جد خود رسول خدا ﷺ ایستادہ باشیم و با حضرت شکایت کنیم از آنچه بر ما واقع شد از امت جفاکار بعد از وفات آن حضرت و آنچه بر ما رسانیدند از تکذیب و رد گفتہ ہای ما و دشنام دادن و لعن کردن ما و ترسانیدن ما بکشتن و بد بردن خلفای جورمارا از حرم خدا و رسول بہ شہرہای ملک خود و شہید کردن ما بزرہ و محبوس گردانیدن ما پس حضرت رسالت پناہ گریان شود و بفرماید کہ ای فرزندان من نازل شدہ است بشما مگر آنچه بجد شما پیش از شما واقع شدہ بود پس ابتداء کند حضرت فاطمہ ؑ، و شکایت کند از ابوبکر و عمر کہ فدک را از من گرفتند و چندانکہ حجتہا بر ایشان اقامہ کردم سود نداد و نامہای کہ تو برای من نوشتہ بودی برای فدک عمر گرفت در حضور مهاجر و انصار و آب دهن نجس خود را بر آن انداخت و پارہ کرد و من بسوی قبر تو آمدم ای پدر و شکایت کردم و ابوبکر و عمر بسوی سقیفہ بنی ساعدہ رفتند و با ما فغان اتفاق کردند و خلافت را از شوہر من امیر المؤمنین ﷺ غصب کردند پس چون کہ آمدند اورا بہ بیعت بیرند و او با کرد ہیز ہر در خانہ ما جمع کردند کہ اہلیت رسالت را بسوزانند پس من صدا در دادم کہ ای عمر این چه جرأت است کہ بر خدا و رسول مینمائی کہ نسل پیغمبر را از زمین براندازی عمر گفت پس کن ای فاطمہ ؑ کہ محمد حاضر نیست کہ ملائکہ بیایند و امر و نہی از آسمان بیاورند علی را بگو بیاید و بیعت کند و اگر نہ آتش میان دازم در خانہ و ہمہ را بسوزانم پس من گفتم خداوند من بتو شکایت میکنم اینکہ پیغمبر تو از میان رفتہ و امتش ہمہ کافر شدہ اند و حق ما

امام مهدی ابو بکرؓ و عمرؓ کو قبر سے نکال کر سزا دیں گے  
سیخرج الامام المهدی ابا بکرؓ و عمرؓ  
من قبورهما ثم یعذبهما

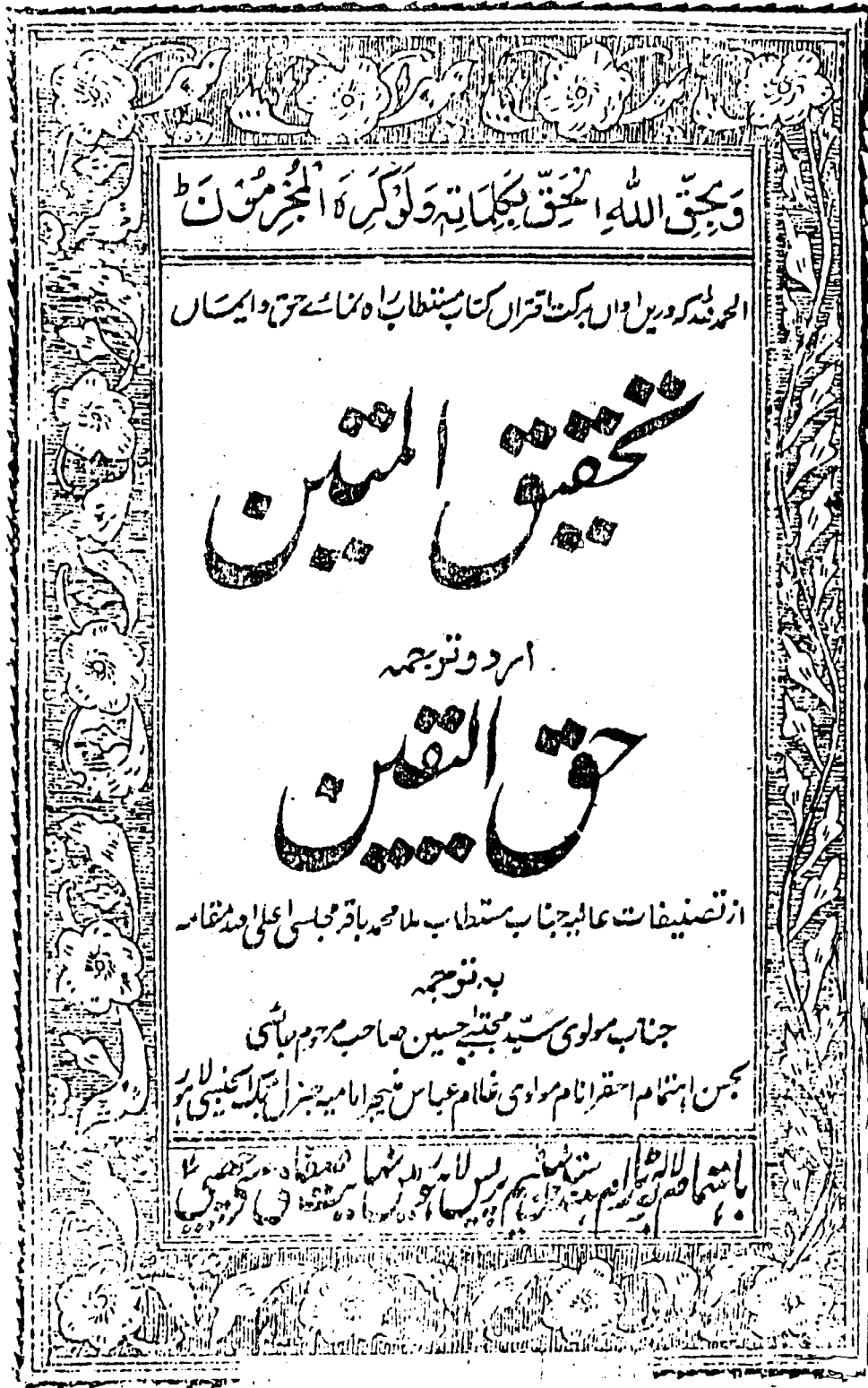
IMAM MAHDI WILL ORDER, THE DIGGING OUT FROM GRAVE,  
THE DEAD BODIES OF SHAIKHEEN, MAKE THEM ALIVE AND  
WILL BE PUNISHED. (تقریباً تالیف علامہ باقر مجلسی (تقریباً ایران)

( ۲۶۱ )

در اثبات رجعت

( )

کرده اند گویند دو صاحب وهم خوابه او ابو بکر و عمر پس حضرت صاحب در حضور خلق از روی مصلحت پرسد که کیست ابو بکر و کیست عمر و بچه سبب ایشان را از میان جمیع خلائق با جدمدفن کرده اند و گاه باشد که دیگری باشد که در اینجا مدفون شده باشد پس مردم گویند ای مهدی آل محمد غیر ایشان کسی در اینجا مدفون نیست ایشانرا برای همین در اینجا دفن کرده اند که خلیفه رسول خدا و پدیزنان آنحضرت بودند پس فرماید آیا کسی هست که اگر ببیند ایشانرا بشناسد گویند بلی ما بسمت میشناسیم باز فرماید که آیا کسی هست که شك داشته باشد در اینکه ایشان اینجا مدفونند گویند نه پس بعد از سه روز امر فرماید که دیوار را بشکافند و هر دورا از قبر بیرون آورند پس هر دورا با بدن تازه بند آورد بهمان صورت که داشته اند پس بفرماید که کفنهارا از ایشان بند آورند و بکشایند و ایشانرا با حلق کشف بردخت خشکی پس برای امتحان خلق در حال آندخت سبز شود و برگ بر آورد و شاخه هایش بلند شود پس جمعی که ولایت ایشان داشته اند گویند که اینست و الله شرف و بزرگی و ما رستگار شدیم بمحبت ایشان و چون این خبر منتشر شود هر که در دل بقدر جبهای از محبت ایشان داشته باشد حاضر شود پس منادی از جانب قائم عجل فرماید ندا کند که هر که این دو صاحب و دو هم خوابه رسول خدا را دوست میدارد از میان مردم جدا شود و بیکطرف بایستد پس خلق دو طایفه شوند یکی دوستدار ایشان و یکی لعنت کننده برایشان پس حضرت فرماید بردستان ایشان که بیزاری جوئید از ایشان و اگر نه بعد از الهی گرفتار میشوید ایشان جواب گویند ای مهدی آل رسول ﷺ ما پیش از آنکه بدانیم که ایشانرا نزد خدا قرب و منزلتی هست زایشان بیزاری نکردیم چگونه امروز بیزارشویم از ایشان و حال آنکه کرامت بسیار از ایشان بر ما ظاهر شد و دانستیم که مقربان در گاه حقتند بلکه از تو بیزاریم و از هر که بتو ایمان آورده است و از هر که ایمان بایشان نیاورده است و از هر که ایشانرا باین خواری بند آورده و بردار کشیده است پس حضرت مهدی امر فرماید باد سیاهیرا که بایشان وزد و ایشانرا بهلاکت رساند پس فرماید که آن دو ملعون را بزر آورند و ایشانرا بقدرت الهی زنده گردانند و امر فرماید خلائق را که جمع شوند پس هر ظلمی و کفری که از اول عالم تا آخر شده گناهش را برایشان لازم آورد و زدن مسلمان فارسی را و آتش افروختن بدخانه امیر المؤمنین ع و فاطمه و حسن و حسین (ع) برای سوختن ایشان و زهر دادن امام حسن و کشتن امام حسین و اطفال ایشان و پسر عمان ایشان و یاران او و اسیر کردن ذریه رسول و ریختن خون آل محمد در هر زمانی و هر خونی که بناحق ریخته شده و هر فرجی که بحرام جماع شده و هر سودی و حرامی که خورده شده و



وَبِحَقِّ اللَّهِ الْحَقِّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْجَحْرُ مُؤَنِّطٌ

الحمد لله کہ درین اداں برکت اقران کتاب مستطاب اہل مناسے تہوہ و ایساں

# تحقیق التین

اردو ترجمہ

# حق التین

از تصنیفات عالیہ جناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلیٰ المدظلہ

بہ ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبیٰ حسین صاحب مہرم باہمی

بحسن اہتمام استقرانام مولوی غلام عباس شیخ امامیہ ہنر اہل کتب سنی لائبریری

بانتظام مولانا امجد علی صاحب مدظلہ ہندوستان لاہور





کتاب  
حَقُّ الْبَصِيْنِ

از تالیفات

مرحوم علامہ مجلسیؒ قدہ

برمایہ

آقای ساج سید محمود کتابچی

مدیر

کتابفروشی علمیت اسلامیہ طهران

خیابان ناصر خسرو

تلفن ۲۲۳۰۰

چاپخانه جدیدی

ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ بت ہیں یہ تمام لوگ خلق خدا سے بدترین ہیں  
 ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ رضی اللہ عنہم اصنام  
 ونعتقد ایضاً بان هؤلاء کلہم أسوأ الخلق

ABU BAKR رضی اللہ عنہ, UMER رضی اللہ عنہ, USMAN رضی اللہ عنہ AND MUAVIA رضی اللہ عنہ ARE LIKE  
 IDOLS. THEY ARE WORST OF ALL THE CREATURES OF GOD.

من القیس ہلد اول دوم تالیف عالم ربانی علامہ اہل حق مجلس طبع ایران

( ۵۱۹ )

جماعتی کہ داخل جہنم میگردند

( )

وانکار کند یکی از امامان ہمد از او را بمنزلہ کسی است کہ ایمان بیوردہ بجمعیت پیغمبران و  
 انکار کند پیغمبری محمداً و حضرت صادق رضی اللہ عنہ فرمود کہ منکر آخر ما مثل منکر اول ما است  
 و حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ امامان بعد از من دو از وہ نفرند اول ایشان حضرت امیر است  
 و آخر ایشان حضرت قائم است اطاعت ایشان اطاعت من است هر کہ انکار کند یکی از  
 ایشان انکار من کرده است و حضرت صادق رضی اللہ عنہ فرمود کہ هر کہ شك کند در کفر دشمنان ما  
 و ستم کنندگان بر ما کافراست و اعتقاد ما در آنها کہ با علی جنگ کرده اند مثل فرمودہ پیغمبر  
 است هر کہ با علی قتال کند با من قتال کرده است و هر کہ با علی جنگ کند با من جنگ کرده  
 است و هر کہ با من جنگ کند با خدا جنگ کرده است و سخن آن حضرت در حق علی و فاطمہ  
 و حسین کہ من جنگم با هر کہ با ایشان جنگ کند و صلحم با هر کہ با ایشان صلح کند  
 اعتقاد ما در برائت آنست کہ بیزاری جویند از بتہای چهار گانہ یعنی ابوبکر و عمر و عثمان  
 و مسو بہ و زنان چهار گانہ یعنی عایشہ و حفصہ و هند و ام الحکم و از جمیع اشباع و اتباع ایشان  
 و آنکہ ایشان بدترین خلق خدا ہند و آنکہ تمام نہ پیشود اقرار بخدا و رسول و والہ مگر  
 بہ بیزاری از دشمنان ایشان .

و شیخ مفید در کتاب المسائل گفته است کہ اتفاق کرده اند امامیہ بر آنکہ هر کہ انکار  
 کند امامت احدی از ائمہ را و انکار کند چیزی را کہ خدا بر او واجب گردانیدہ است از فرض  
 اطاعت ایشان پس او کافر و گمراہ است و مستحق خلود در جہنم است و در موضع دیگر فرمودہ  
 است کہ اتفاق کرده اند امامیہ بر آنکہ اصحاب بدعتیہا همه کافرند و پر امام لازم است کہ  
 ایشانرا توبہ بفرماید در وقتی کہ متسکین باشند ہمد از آنکہ ایشانرا بدین حق بخواند و  
 جنبشہا را بر ایشان تمام کند اگر توبہ کنند از بدعتیہای خود و بر اہ راست بیایند قبول کنند و الا  
 ایشانرا بکشد از برای آنکہ مرتدند از ایمان و هر کہ از ایشان ہمیرد بر آن مذہب او از اہل جہنم  
 است و سیمرغی در شافی و شیخ طوسی در تلخیص گفته اند کہ نزد امامیہ ثابت است کہ هر کہ  
 جنگ کند با حضرت امیر او کافر است و دلیل بر این اجماع فرقہ معنہ امامیہ است بر این و اجماع  
 ایشان حجت است و ایضاً میدانیم ہر کہ با آن حضرت جنگ کند کفر امامت او خواهد بود و انکار  
 امامت او کفر است همچنانکہ انکار نبوت کفر است زیرا کہ مذخلیت ہر دو در این باب بیک نحو است  
 پس استدلال کردہ اند با حدیث بسیار در این باب و شیخ زین الدین در رسالہ حقایق الایمان نیز  
 سخن بسیار در این باب گفته است و معلوم میشود کہ کفر واقعی ایشان را اجماعی میدانند و  
 آنچه از اخبار در این باب ظاہر میشود آنست کہ غیر مستضعفین از مخالفان در احکام آخرت

# حق یا لٹقن

از تالیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

پرنس : محمد حسن علی

## خلفائے راشدین رضی اللہ عنہما پر منافقت کا الزام افتراء النفاق علی الخلفاء الراشدین رضی اللہ عنہم

### AN ALLEGATION OF HYPOCRISY ON CALIPHS

در بیان جہنم و عقوبات آن

۵۴۸

می‌کنند و حوریان و غلامان و کنیزان و پسران و دختران در خدمت ایشان ایستاده‌اند و بر دور ایشان می‌گردند و با انواع خدمات ایشان قیام می‌نمایند و ملائکه خداوند جلیل می‌آید بسوی ایشان از جانب پروردگار ایشان با انواع عطاها و کرامتها و تحف و هدایا و می‌گویند سلام علیکم بما صیرتم فنعیم عقبی الدار پس می‌گویند آن مومنان که مشرف گردیده‌اند بر کفران و منافقان که ای ابوبکر و ای عمر و ای عثمان تا آنکه همه را بنامهای ایشان ندا میکنند چرا در موافق خزی و خواری خود مانده‌اید بیاید بسوی ما نادرهای بهشت را برای شما بکشائیم تا خلاص شوید از عذاب خود و ملحق شوید بمادر نعیم بهشت. منافقان گویند وای بر ما کی ما را این امت میسر می‌شود و ممان گویند نظر کنید بسوی این درها چون نظر کنند و درهای بهشت را کشاده بینند گمان کنند که آن درها بسوی جہنم گشوده است و می‌توانند به آن درها رسید پس شروع کنند به شنا کردن در دریای حمیم جہنم و از پیش روی زبانیه روند و گریزند و آنها از بی ایشان روند و بایشان رسند و عمودها و گرزها و تازیانه‌ها بر ایشان زنند و پیوسته باین نحو روند و انواع عقوبات را کشند تا وقتی که گمان کنند که به آن درها رسیده‌اند به بینند که درها بر روی ایشان بسته است و زبانیه عمودهایی برایشان زنند و آنها را سرنگون میان جہنم افکنند و مومنان بر فرشها و مجالس خود بر ایشان خندند و استهزاء و سخریه بایشان کنند و اشاره باین است **اللہ یستہزیء بہم** و ایضاً فرموده است **فالیوم الذین امنوا امن الکفار یضحکون علی الاراکل ینظرون** یعنی پس در آن روز آنها که ایمان آورده‌اند از احوال کافران می‌خندند و بر کرسی‌ها نشسته بسوی ایشان نظر می‌کنند و حقتعالی فرموده است **و اذا النفوس زوجت** حضرت باقر (ع) فرموده است: **و اما اهل بهشت** پس ایشان را جفت میکنند با خیرات حسان و اما اهل جہنم را هر یک از ایشان را جفت میکنند با شیطانی که او را گمراه کرده است و حقتعالی فرموده است **فانذرتکم نارا تلظی لایصلیہا الا الاشقی الذی کذب وتولی** یعنی پس ترسائید شما را از آتشی که پیوسته افروخته است و زبانیه میکشد ملازم آن آتش نیست مگر شقی ترین مردم آنکس که تکذیب کرد پیغمبران را و پشت کردانید بر حق و از علی بن ابراهیم از حضرت صادق (ع) مروی است در تفسیر این آیات که در جہنم وادی هست و در آن وادی آتشی هست که نمیسوزد به آن آتش و ملازم آن نمیشد مگر شقی ترین مردم که عمر است که تکذیب کرد رسول خدا را در ولایت علی (ع) و پشت کردانید از ولایت او و قبول نکرد، بعد از آن فرمود که آنها بعضی از بعضی پست تر است و آتش این وادی مخصوص

# حق یا لٹقن

از تالیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

موسس: محمد حسن علی

# حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ اور ان کے ساتھیوں پر قیامت تک لعنت اللعنة الى يوم القيامة على الشيخين و اصحابهما . رضی اللہ عنہم

## A CURSE TO SHAIKHEEN (RA) AND THEIR COMPANIONS TILL QIYAMAH.

عن الخليل بن ابي حمزة طاب الله اثره في شرحه في تاريخه في خلافة علي (قلم ايران) ١٥٩

دست طلعه و ز پير سر رات آن رخنه عظيم در خلافت آن حضرت کردند و عاينه را بران بردند و نفته جنگ جمل  
بر پا شد و جنگ جمل مقدمه تهيدي بود از برای جنگ صحن زيرا که اگر جنگ بصره نبود صوبه جرات بر  
فناخت نمیکرد و بوم اهل شام انداخت که علی فاسق شد بهاداره عاينه و مسلمانان و آنکه طلعه وزير را  
گفت و ایشان از اهل بهشت بودند و هر که مؤمنی از اهل بهشت و بگفتد از اهل جهنم است پس معلوم  
شد که فساد صحن از فساد جمل متولد شد و فرع آن بود و از فساد صحن و گمراه شدن صوبه ناشی شد  
هر فسادى و ابوهی که جاری شد در ایام بن امیه و نفته عبدالله بن زبیر نیز فرعی از فرعی قتل عثمان لعین  
بود زیرا که عبدالله دعوی کرد که چون عثمان لعین باطل خود بهمرسانید اس خلافت از برای من کرد و سروران  
این احکام و جمع دیگر بر این گواهند پس نی اینی که سلسله این امور چگونه بیکدیگر پیوسته است و هر  
فرعی منفرع بر اصلی است و هر شاخى بدرختی پیوسته است و از هر آتشى شعله ابروخته است و همه مستقی  
بشارد به شجره غیبه شوری که عمر در زمین نفته و منالات غرس نمود و گشت عجب تر از این آن بود که  
عمر گفتند که سید بن عباس و صوبه و اکثر منافقین که داخل مؤامنه لقبهم بودند و اسپر شد های جنگ و  
فرزندان ایشان که بجز ایشان را اظهار نمیکردند حاکم و والی گردی و علی و عباس و زبیر و طلعه را  
مطلقا ولایتی و حکومتی ندادی در جواب گفت که اما علی تکبرش زیاده از آنست که از جانب من قبول  
حکومت بکند و اما این خاست دیگر از فریش میترسم که منقشر شوند در شهرها و فساد بسیار بکنند پس  
کسی که از حکومت ایشان خائف باشد که فساد کنند و هر يك دعواى خلافتی از برای خود کنند چگونه نرسید  
نزد و نیکه شش نفر را در مرتبه خلافت مساوی قرار داد از آنکه فساد بکنند پس معلوم شد که جمع قتلهای  
اسلام متفرع بر شوری و سبغه و سایر بدعتهای ابو بکر و عمر شد و طیبسا و علی اعدوانها لعنة الله و لعنة  
الاممین الی يوم الدين هشتم آنکه مثل سلمان و ابوذر و مقداد و عمار را که با عمار و اتفاق ثابته صحبه  
اشفاق علیهم از جمله اهل بیت و راست گو ترین اهل زمین و ملازم حق و پاسر الی محبوب حضرت رساله  
و شجیان حضرت امیر رضی الله عنه بودند و عباس هم حضرت را در شوری داخل نکرد و جمی را که با سراد خودش  
شکرت بهمه محبوب بودند و معین لقان و شقان بودند صاحب اختیار سرچ این کار کرد هفتم آنکه در لقبه  
تذک که امر جزئی بود متعلق بدعی و شهادت چهار مصوم را که جناب احدیت و حضرت رسالت  
شهادت بصصت و طهارت و صدق و حقیقت ایشان داده اند بهمت جرائم رد کرد و در باب امامت که ریاست  
تمام است در جمیع امور و احکام دین و دنیا و آخرت رجوع بجمعی نمود که همه را شریک در آن امر کرده  
بود و بهمت جرائم اسلام مانع نشده هفتم آنکه اگر چه بعد از ظاهر حضرت امیر رضی الله عنه را داخل شوری  
کرد اما تقسیم آنرا بوجهی نمود و جمله کرد که البته خلافت از جانب آن حضرت بگرد و بنش او ظاهر  
شود که دلیل واضح است بر آنرا و چه در نهایت ظهور بود که طلعه با وجود آن بنش نسبت به حضرت  
رسالت با اعتراف عمر و عدوت حضرت امیر رضی الله عنه باعتبار ربط او با ابابکر و معاينه حضرت با او در خلافت  
و هم چنین عبدالله بن باخوبی عثمان و سایر نسبتها میان ایشان جناب عثمان را نمیکداشت و هم چنین سعد که از  
جمله بنی زهره و بنی امیه بود جناب عبدالرحمن و عثمان را نمیکداشت و ایشان با وجود او بغلافت حضرت تراش  
نیشدند و زبیر که باقرار عمر گاهی انسان و گاهی شیطان بود اگر با ایشان میبود آن حضرت تنبها میاند  
اگر در خدمت آن حضرت اقامت مینمود دو کسی میبودند و بر تقدیری که سعد هم با ایشان موافقت نمیکرد و سه نفر  
نشدند عبدالله بن عثمان و طلعه البته موافقت نمیکردند پس در هیچ يك از این سه صورت خلافت با آن حضرت نرسید  
از این اسبى بعد بدگفته است که شعبی در کتاب شوری و جوهری در کتاب سقیه روایت کرده اند که سهل بن سعد  
بشاری گفت چون حضرت امیر رضی الله عنه و عباس از مجلس عمر برخاستند در روزی که بنای شوری گذاشت من

وَبِحَقِّ اللَّهِ الْحَقِّ يُكَلِّمُهَا وَلَوْ كَرِهَ الْخَافِرُونَ

الحق کہہ دین اور ان بکثرت قرآن کتاب منطاب اور ناسے حق و ایمان

# تحقیق المستنیر

اردو ترجمہ

# حق المظن

از تصنیفات عالیہ جناب مستطاب ملا محمد باقر عباسی علیہ الرحمہ

پہ ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبیٰ حسین صاحب مہتمم ہاشمی

جس اہتمام اسقرانام مولوی غلام عباس خیر اامیہ ہنر تہذیبی لائبریری

باشماہد لائبریری مولانا سید محمد رفیع صاحب مولانا سید محمد رفیع صاحب مولانا سید محمد رفیع صاحب

حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کو روضہ رسولؐ سے نکال کر کوڑے مارے جاویں گے  
یخرج ابوبکر و عمر من قبورهما ثم یجلدان .

HAZRAT ABU BAKR (RA) AND HAZRAT UMER (RA)  
WILL BE SCOURGE WITH STRIPES.

تحقیق التین اردو ترجمہ حق القین از باز مجلسی طبع غلام عباس میجر امیہ جنرل بک انجمنی لاہور

۴۶۴

میرے حضرت عتہ کے وقت غسل دیا تھا، حضرت عائشہؓ نے کہا میں خود غسل کر لی تھی  
وہ تمام عقابوں سے بہتر ہے کہ حضرت رسولؐ نے وہیں غسل کیا۔ ان کے لئے عروہ فرمایا اور حضرت  
قائم کے ظاہر ہونے تک ہمارے شیعوں کے لئے وہاں خود جوتے تھے بے پایاں برتیا اور ادا رہتے۔  
مفضل نے پوچھا کہ اے میرے سردار و مولانا حضرت صاحب الاموالؓ نے امام اور کس پر جو تشریف لیا  
یہاں تک کہ قرآن یا میرے قبدر گواہی حضرت رسولؐ کے مدینہ کی طرف۔ اور جب بن سہم کے  
ایک اور عجیب و غریب اون سے ظاہر ہو گا جو منوں کے سردار و شادی اور کافروں کی حالت  
خواری کا باعث ہو گا مفضل نے پوچھا وہ اہر کیا ہے۔ فرمایا کہ جب آنحضرتؐ اپنے قبدر گوارا کی  
قبر کے پاس پہنچیں گے پوچھیں گے کہ اے گروہ خلافت میرے قبدر گوارا کی قبر ہے۔ جواب دیجئے  
کہ ہاں اے محمدؐ پھر آنحضرتؐ پوچھیں گے کہ یہ لوگ کن میں جن کی مہرت رسولؐ کے ساتھ  
دفن کیا ہے جواب دیں گے کہ آنحضرتؐ کے دو صاحب اور دو خوارین اور کبر سر حضرت  
صاحب الامر خلافت کے سامنے اڑنے مسامتت پوچھیں گے کہ ابو بکرؓ ہے اور عمرؓ ہے اور کس  
تمام خلافت کے درمیان سے ان دونوں کو میرے قبدر گوارا کے ساتھ دفن کیا ہے اور قبدر  
کوئی دوسرا شخص ہو جو کہ یہاں دفن ہوا ہو تمام لوگ کہیں گے کہ اے محمدؐ آل مدائن و جنوں کے  
سوا اور کوئی دفن نہیں ہوا۔ اور اس لئے انکے پاس تمام خوارین اور کبر سر اور خوارین اور  
کے خلیفہ اور آنحضرتؐ کے ازواج کے باپ تھے۔ حضرت فرمایا کہ تمہارا کوئی ایسا ہے یا نہیں  
دیکھے یہاں۔ جواب دیجئے کہ ہاں ہم لوگ انکو اپنے ساتھ لے چکے ہیں۔ پھر حضرت نے فرمایا  
یہ شخص کس کی ہے جو کہ ان دونوں کے بہار دفن ہوئے ہیں۔ انکو پوچھا کہ یہ دونوں کی  
نہیں۔ سپردتین دن کے لیتا آنحضرتؐ کو پوچھئے کہ وہ لوگ کس کے ہیں اور انکو کس کے ہیں۔  
انکالیں۔ پس ان دونوں کو باہر نکالیں گے اور ان کے بارے میں اور دفن ہوئے۔  
وہی ہوگی جو کہ لکھتے تھے۔ اوس وقت حضرت کے ہم پیشہ اور انکے اہل بیت رسولؐ کو انکے اہل بیت  
اونکو ایک و جنت خشک سے لٹکا دیں۔ پس خلافت کے امتحان کے لئے وہ درخت اوس وقت  
سبز و شاداب اور اوسکی شاخیں بلند ہو جائیںگی۔ اوس وقت وہ لوگ جو کہ ان دونوں کی رلا  
اور جنت رکھتے ہیں کہیں گے کہ انکو پیشہ و باگواہی سے اور باقی جنت کے سبب انکے ہونے



# حق یا لظن

از تالیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مبوست : محمد حسن علی

امام مہدی ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما کی قبر سے نکال کر سزا دیں گے۔

يعاقب الامام المہدی ابابکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بعد

احیائہا من القبر (عقیدہ الاثنا عشریہ)

IMAM MAHDI WILL DIG OUT SHIEKHEN FROM THEIR GRAVES AND WILL PUNISH THEM.

در الباقی

۲۷۵

گردہ اند گویند دو مصاحب و هم خواہ او ابو بکر و عمر پس حضرت صاحب در حضور خلق از روی مصلحت پرسد کہ گنہت ابو بکر و دست عمر و بہہ سبب ایشان را از میان جمیع خلائق با جدم دفن کرده اند و گاہ باشد کہ دیگری باشد در اینجا مدفون شدہ باشد پس مردم گویند ای مہدی ال محمد غیر ایشان کسی در اینجا مدفون نیست ایشان را برای ہمین در اینجا دفن کرده اند کہ خلیفہ رسول خدا و پدر زمان ان حضرت بودند پس فرماید آیا کسی است کہ خاک را بپیند ایشانرا بشناسد گویند ہلی ما بصلت من شناسیم باز فرماید کہ آیا کسی است کہ خاک داشتہ باشد در اینکہ ایشان اینجا مدفونند گویند نہ پس بعد از سه روز امر فرماید کہ دیوار را بشکافند و مردورا از قبر بیرون آورند پس مردورا با بدن تازه بدر آورد بہمان صورت کہ داشتہ اند پس فرماید کہ کفن ہا را از ایشان بدر آورند و بکشایند و ایشان را بخلق کفند بر درخت خشکی پس برای امتحان خلق در حال آن درخت سبز شود و برگہ بر آورد و شاخہ ہا پیش بلند شود پس جمعی کہ ولایت ایشان داشتہ اند گویند کہ اینست واللہ شرف و بزرگی و مارستگار شدیم بہ محبت ایشان و چون این خبر منتشر شود ہر کہ در دل بہتر جبہ از محبت ایشان داشتہ باشد حاضر شود پس منادی از جانب قائم علیہ السلام ندا کند کہ ہر کہ این دو مصاحب و دو هم خواہ رسول خدا را دوست می دارد از میان مردم جدا شود و بیکطرف باستند پس خلق دو طایفہ شوند یکی دوستدار ایشان و یکی لعنت نمنندہ بر ایشان پس حضرت فرماید بر دوستان ایشان کہ بیزاری جویند از ایشان و اگر نہ بہذاب الہی گرفتار می شوید ایشان جواب دہند ای مہدی آل رسول (ص) ما پیش از آنکہ ہدایتیم کہ ایشان را نزد خدا قرب و منزلتی است از ایشان بیزاری نکردیم چگونہ امروز بیزار شویم از ایشان و حال آنکہ گرامت بہ پاراز ایشان بر ما ظاهر شد و دانستیم کہ مقربان درگاہ حقند بلکہ از تو بیزاریم و از ہر کہ بتو ایمان آورده است و از ہر کہ ایمان بایشان نیاورده است و از ہر کہ ایشان را باہین علیہ السلام بر آوردہ و بر دار کشیم است پس حضرت مہدی امر فرماید باد سپاہی را کہ باہان وزد و ایشان را بہ ہلاکت رساند پس فرماید کہ انہو مامون را بزر آورند و ایشان را بقدرت الہی داندہ کرداند امر فرماید خلائق را کہ جمع شوند پس ہر ظلم و کفری کہ از اول عالم تا آخر شدہ گناہش را بر ایشان لازم آورد و زدن سلمان فارسی را و آتش افروختن بدرخانہ امیر المؤمنین (ع) و فاطمہ و حسن و حسین (ع) برای سوختن ایشان و زہر دادن امام حسن و کشتن امام حسین و اطفال ایشان و بر عثمان ایشان و باران او و اسپر کردن ذریہ رسول و ریختن خون آل محمد در ہرزمانی و ہر خوبی کہ

## حضرت ابو بکر کو فرعون سے اور عمر کو ہامان سے تشبیہ دی ہے شبه ابو بکر بفرعون عمر بہا مان (العیاذ باللہ)

TO ASSIMILATE HAZRAT ALI BAHR (RA) AND HAZRAT  
UMAR (RA) BY PHAROAH AND HAMMAN.

-۸۹-

نور فی کلبۃ رجبہ

۲۵

ورجمۃ بیضاء ۱ ثم یخرج الصدیق الأكبر امیر المؤمنین وینصب له القبة البیضاء علی النجف وتقام أركانها ۱ رکن النجف و رکن فسی ہجر و رکن بصرہ الیمن و رکن ہارث طیبۃ و رکن ہارث البحرین ، کانتی أنظر الی مصابیحہا فشرق فی السماء والأرض کأضواء من الشمس والقمر . فعندھا تبلی السرائر و یذہل کل مرؤمۃ عدا أرضعت و بری الناس سکاری و ماہم سکاری ولكن عذاب اللہ شدید ، ثم یظہر السجد الأجل ثم رسول اللہ ﷺ فی أنصارہ و المهاجرین الیہ و یحضر مکتوبہ و یحضر الشاکون فیہ ۱ و یحضر الکافرون القائلون انہ ساحر و کاهن و مجنون و مدکم و شاعر و ناطق عن الہوی و من حاربه و قالہ حتی یقتل منهم ، و یجازون بأفعالہم من ذنوب ظہر الی ظہور المہدی آیامہ آیامہ و فتاوتنا و فتاوتنا و یحقی تأویل هذه الآية و یریدان من علی الذین استضعفوا فی الأرض و یجعلہم القبة و یجعلہم الوارثین الایة

فقال المفضل ما المراد بفرعون و ہامان فی الایة ؟ فقال ابو بکر و عمر قال المفضل قلت یا سیدی و رسول اللہ و امیر المؤمنین یكونان مع المہدی ؟ فقال لا یتدان بظاہر الأرض أی واللہ حتی ما وراء جبل قاف و ما فی الظلمات و جمیع البحور ، و یقیم دین اللہ فی جمیع الأماکن و کانتی اری یامہ فضل انہا (ماشرظ) آیہا (ای خ ل) الأئمة و اقنوں عند جدنا رسول اللہ ﷺ بشکو الیہ ما صنع بنا هذه الایة من بعدہ ، من کذبنا و سبنا و إخواننا بالقتل و الإخراج من حرم اللہ و رسوله و قتلنا و حبسنا ، فیکفی النبی ﷺ و یقول قد فعلوا بکم ما فعلوا بجدکم فارل من بشکو الیہ فاطمة من ابی بکر و عمر فتقول لہ انہما اخذا فدک منی بعد ما أفتت البراہین علیہما فلم ینفع و الكتاب الذی کتبتہ لی علی فدک اخذہ منی عمر بحضور المهاجرین و الأنصار و نقل فیہ و مزقہ فأسبیت الی قبرک شاکبہ و ابو بکر و عمر سقیفۃ بنی ساعدة مضوا الی المنافقین و مواطنوا معہم و خصبوا خلافہ فزوجی فأتوا الیہ اہباہم فأبی فجمہ و احطبا و وضعہ علی باب البیت لیحررقوا اهل البیت فصحت و قلت ما هذه الجرأة علی اللہ و علی رسوله یا عمر یریدان تقطع سبل الأنبیاء فقال عمر أسکتی لیس تمجد و وجودا حتی ینزل علیہ الملكة بالأمر و النهی فولی لعلی ینابع

نمرود، فرعون، هامان کے ساتھ ابو بکر، عمر، عثمان «جنم میں ہوں گے  
یحشرون ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم فی جہنم مع نمرود» و

هامان (العیاذ باللہ)

SHIEKHEEN WILL BE THE COMPANIONS OF NIMRAH  
PHAROA, AND HAMAN IN THE HELL.

در بیان جہنم و عقوبات آن

۵۲۲

ایشانرا در کردن غل کرده اند و بر بدن های ایشان پیراھن ها از مس گذاخته پوشانیده اند و جبہا از آتش برای ایشان بریدہ اند و برایشان بستہ اند و در میان عذابی گرفتار نہ کہ گرمیش بنهایت رسیدہ و درہای جہنم را بر روی ایشان بستہ اند پس ہرگز آن درہا را نمی کشایند و ہرگز نسیمی برایشان داخل نمی شود و ہرگز غمی از ایشان بر طرف نمی شود و عذاب ایشان پیوستہ شدیدیست و عقاب ایشان ہمیشہ ترازہ است نہ خانہ ایشان فانی می شود و نہ عمر ایشان بسر می آید بے مالک استغاثہ کنند کہ از پروردگار بطلب کہ ما را بمیراند جواب گوید کہ ہمیشہ در این عذاب خواهید بود و بستہ معتبر از حضرت صادق (ع) منقولست کہ در جہنم چاہی است کہ اہل جہنم از آن استعاذہ مینمایند و آن جای ہر متکبر جبار معاند است و ہر شیطان متمرد و ہر متکبری کہ ایمان بروز قیامت نداشته باشد و ہر کہ عداوت محمد و آل محمد (ع) را داشتہ باشد و فرمود کہ در جہنم کسی کہ عذابش از دیگران سبکتر باشد کمتر کسی است کہ در دریای از آتش باشد و دو نعل از آتش در پای او باشد و بند نعلینش از آتش باشد کہ از شدت حرارت مغز دماغش مانند دیگہ در جوش باشد و گمان کند کہ از جمیع اہل جہنم عذابش سخت تر است و حال آنکہ عذاب او از ہمہ سہا تر باشد و در حدیث دیگر وارد شدہ کہ فراق چاہی است در جہنم کہ اہل جہنم از شدت حرارت آن استعاذہ مینمایند از خدا طلب نمود کہ نفس بکشد چون نفس کشید جہنم را سوزاند و در انجام صندوقی است از آتش کہ اہل آنجاہ از گرمی و حرارت آن صندوق استعاذہ مینمایند و آن تابوتی است کہ در آن شش کس از پیشینیان جا دارند و شش کس از این امت اما شش نفر (اول) سر آدم است کہ برادر خود را کشت و (نمرود) کہ ابراہیم را در آتش انداخت و (فرعون) و (سامری) کہ گوسالہ پرستی را دین خود کرد و (آنکسی کہ بہود را بعد از بیغمہ برشان گمراہ کرد) و اما شش کس آخر (ابو بکر) و (عمر) و (عثمان) و (معوذہ) و (سر درہ خوارج نہروان) و (ابن ملجم) است و از حضرت رسول ﷺ منقول است کہ فرمود اگر در این مسجد صد ہزار نفر یا زیادہ باشند و یکی از اہل جہنم نفس بکشد و اثر آن بایشان برسد ہر آینہ مسجد و ہر کہہ در آنست بسوزاند و فرمود کہ در جہنم ماری هست بکندگی کردن شتران کہ یکی از آنها کہ میگرد کسی را چہل قرن یا چہل سال در آن میماند و عقب ہا ہست بدرشتی استر کہ از کزیدن آنها نیز اینقدر از مدت میماند و از عبداللہ بن عباس منقول است کہ جہنم را ہفت دراست و بر ہر دری ہفتاد ہزار کوبہ است و در ہر کوبہ ہفتاد ہزار درہ ہفتاد ہزار

# حق یقین

آزاد اوقات  
عالم ربانی مرحوم علامہ محمد باقر عظیمی

نامی وہ ہے جو ابو بکرؓ و عمرؓ کو علیؓ پر مقدم رکھے

الناصبی هو الذی یجعل ابا بکرؓ و عمرؓ مقبلاً علی علیؓ

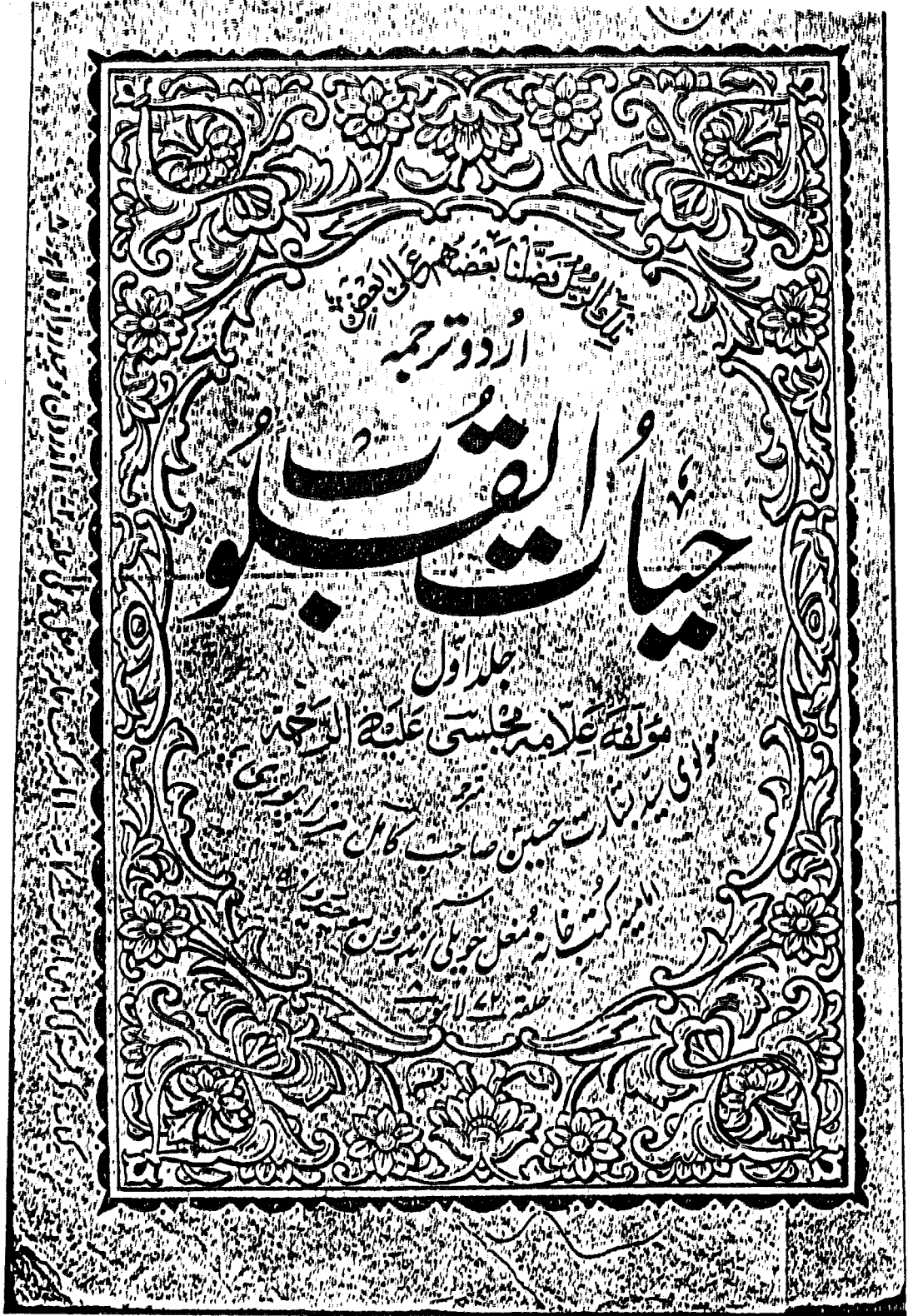
HE WHO PREFER ABU BAKRؓ AND UMERؓ THAN ALIؓ IS  
NASABI (SUNNI).

عن البیہقی جلد اول، دوم تالیف عالم ربانی علامہ ہاشم علی طبع ایران

( ) صحیح جماعتی کہ داخل جہنم مہموند ہے۔ ( ۵۶۱ )

بخدمت امام علیؓ و سوال کردند کہ آیا محتاج هستیم در دانستن ناصبی بر زیادہ از این کہ ابو بکر و عمر را تقدیم کند بر امیر المؤمنینؓ و اعتقاد بر امامت آنها داشته باشد حضرت در جواب نوشت ہر کہ این اعتقاد داشته باشد او ناصبی است و ابن بابویہ از حضرت صادقؓ روایت کرده است کہ رسول خدا فرمود کہ در شب معراج چون مرا آسمان بردند حق تعالی بمن وحی کرد در باب محمدؐ و علیؓ و فاطمہ و حسینؓ و گنت ای محمد اگر بندہ مرا عبادت کند بقدر آنکہ مانند مشک بوسیدہ بشود و پدید بازدمن وانکار و جوب ولایت و امامت ایشان بکنند ایشان را در بہشت خود ساکن نگرانم و در زیر عرش خود جای دهم و در تفسیر امام حسن عسکری فرمودہ است در تفسیر این آیہ ہلی من کسب سیملاً و احاطت بہ خطیبہ فادلتک اصحاب النار ہم فیہا خالدون ہنی ہلی ہر کہ کذب کند گناہی را و احاطہ کند باو خطای او پس ایشان اصحاب جہنم اند و ہمیشہ در آن خواهند بود حضرت فرمود کہ گناہی کہ احاطہ باو کند آنستکہ او را بیرون کند از دین خدا و نزع کند او را از ولایت و دوستی ما و اینم گرداند او را از غضب خدا و آن شرک بخدات و کفر بنبوت و کفر بولایت علیؓ و خلفای او و ہر یک از این ما سبہ است کہ باو احاطہ کردہ است ہنی احاطہ باعمال او کردہ است و ہمدا باطل و محو کردہ است و عمل کنندگان ہا بن سبہ احاطہ کنندہ اصحاب نازند و ہمیشہ در جہنم خواهند بود

و کلینی بسند معتبر از حضرت باقرؓ روایت کرده است در تفسیر این آیہ کریمہ ہر کہ انکار کند امامت امیر المؤمنینؓ را از اصحاب آتش است و ہمیشہ در جہنم خواهد بود و عباسی از حضرت صادقؓ روایت کرده است کہ دشمنان علیؓ در جہنم خواهند بود ابدالہاد و ہرگز بیرون نخواہد آمد و در تفسیر فرات بن ابراہیم از حضرت باقرؓ روایت کرده است کہ حضرت امیر فرمود کہ چون روز قیامت شود منادی ندا کند از آسمان کہ کجا است علیؓ بر خیزم ہمن گویند توئی علیؓ گویم منم پسر عم پیغمبر و وصی او و وارث او پس ہمن گویند راست گفتی داخل بہشت شو آمرزید خدا تو را و شیعہ تو را و اسان بخشید تو را و ایشانرا از فرج اکبر قیامت داخل بہشت شوید ایمان ترسی بر شما نیست امروز اندوہناک نخواہد شد ہرگز و در علل از حضرت امام موسیؓ روایت کرده است کہ در وقت ہر نماز کہ این خلق میکنند خدا ایشانرا لعنتی میکند گفتند چرا فرمود برای آنکہ انکار حق ما و تکذیب ما میکنند در امامت و در معانی الاخبار بسند معتبر منقولست کہ حضرت صادقؓ بھمران گفت کہ رئیسان دین حق و ولایت اہلیت را



جملہ صحابہ کرام پر کفر و ارتداد کا فتویٰ

## تکفیر جمیع الصحابة (رضوان اللہ علیہ اجمعین)

VERDICT (FATWA) ABOUT KUFR (INFIDELITY) AND IRTIDAD (APOSTACY) ON SAHABAS.

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مؤلف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موچی دروازہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم

۹۱۴

ستا دنوں باب دہم جزیرین و انصار و غیرہ کی فضیلت

ذَرِكَةَ عِنْدَ اللَّهِ رَأَيْتُ سُوْرَةَ تَوْبَةٍ نِيْلًا، یعنی جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور خدا کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کیا خدا کے نزدیک ان کے درجے بہت بلند ہیں، پھر فرمایا ہے کہ فَغَسَّلَ اللَّهُ الْمَجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِ مِنْ أَحْسَنِ عَظْمٍ مَا ذَرَجَتْ مِنْهُ وَ مَغْفِرَةً وَ رَحْمَةً رَأَيْتُ سُوْرَةَ النَّسَاءِ، یعنی خدا نے جہاد کرنے والوں کو ان لوگوں پر جو گھروں میں بیٹھ رہے اجر عظیم کے ساتھ فضیلت دی ہے اور ان کے لئے خدا کی طرف سے درجے اور برتری بخشیں اور عظیم بخششیں ہیں، پھر فرمایا ہے کہ لَا يَسْتَوِي مَنْكُرٌ مِنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قَاتِلٌ طَارِدٌ لَكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدِ وَ قَاتِلُوا رَأَيْتُ سُوْرَةَ مَدِيْنَةٍ، یعنی وہ تم میں سے جس نے راہ خدا میں فتح مکہ سے قبل اپنے مال صرف کیے اور جہاد کیا اور وہ جس نے بعد میں کیا درجہ میں برابر نہیں ہیں۔ وہ لوگ درجہ میں ان لوگوں سے بلند ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد راہ خدا میں مال صرف کیا اور جہاد کیا؛

شیخ طوسی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک انصاری دشمنوں کے دفع کرنے میں میری سپر ہیں۔ لہذا ان سے قطعیاً ہوجائیں تو ان کو معاف کر دو اور درگزر کر دو اور ان کے نیک لوگوں کی مدد کرو۔

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ جب لوگ جو حق درجہ رسول خدا کے دین میں داخل ہو رہے تھے کہ از د کے قبیلہ والے آئے جن کے دل نازک اور زبان شیریں تھی صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ تم نے دلوں کی نزاکت کو تو سمجھ لیا، لیکن ان کی زبان کیوں شیریں ہے؟ فرمایا اس لئے کہ زمانہ جاہلیت میں مسواک کرتے تھے۔

اور شیخ طوسی نے بسند معتبر امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ مسلمانوں کی تلواریں نیاموں سے باہر نہیں نکلیں اور ان کی صفیں نماز اور جہاد میں نہیں قائم ہوئیں اور اذان بلند آواز سے نہیں کہی گئی، اور قرآن میں یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا نازل نہیں ہوئی قبل اس کے کہ قبیلہ اوس و خزرج کے لوگ مسلمان ہوں جو کہ انصاری ہیں۔

ابن بابویہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ جناب امام جعفر صادق نے ایک قرشی کو ایک مرد شیعہ

لے مؤلف فرماتے ہیں کہ صحابہ دہم جزیرین اور انصار کے لئے ان آیتوں اور حدیثوں میں جو مدح اور فضیلت وارد ہوئی ہیں وہ ان کے لئے ہیں جو دین سے خارج نہیں ہوتے اور نہ منافق ہوتے اور نہ ایثار المؤمنین کے سوا کسی غیر حق خلیفہ کی متابعت کی ہے اور جو صحابہ کافر اور مرتد ہو گئے اور انہوں نے بغیر المؤمنین کی مخالفت کی اور ان کے دشمنوں کی مدد کی ہے وہ کافروں سے بھی بدتر ہیں۔ پچانچہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ میرے بہت سے صحابہ روز قیامت حوض کوثر سے دور کر دیئے جائیں گے تو میں کہوں گا کہ یہ تو میرے صحابہ ہیں تو خداوند عالم فرمائے گا کہ اے محمد تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد ان لوگوں نے کیا کیا۔ یہ تمہارے بعد دین سے ایڑوں کے بل بھرتے اور مرتد ہو گئے تھے۔ اس کے بعد خاصہ و عامہ کے طریقے سے بہت سی حدیثیں اس بارے میں انشاء اللہ بھی جائیں گی۔



ہی آیت نکلتی ہے والایمان سئلوا عنہم علیہم آیاتہم ویزجبت علیہم الذمۃ

# اردو ترجمہ

# حیات القلوب جلد دوم

مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ  
مترجمہ مولوی سید بشارت حسین صاحب کاکل مرزا پوری

جس میں

پہنچنے پر آخر الزمان کے تمام و کمال حالات، خلقت نور، ولادت، ہجرات  
ارضی و سماوی، غزوات و سرایا، معارج و مبارک، علمائے بزرگان کا آپس  
میں مناظرہ، بادشاہان وقت کو دعوت اسلام و نیز دیگر واقعات تا  
وفات آنحضرت و فضائل و مناقب اہلبیت علیہم السلام نہایت تفصیل  
سے درج ہیں۔

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مثل حویلی - اندرون موچی دروازہ

حلقہ ۱۷ - لاہور

تین صحابہ کرام کے سوا سب کافر تھے۔

كان الصحابه كفرة ما عدا ثلاثة (نعوذ بالله من ذلك)

ALL THE SAHABAS WERE INFIDEL EXCEPT THREE

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مؤلف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موہمی دروازہ لاہور

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم

۹۲۳

احادیث ذوالباب بیسن اکابر صحابہ کے فضائل

چار اشخاص کی مشاقق سے۔ میں آپ سے التماس کرتا ہوں کہ حضرت سے دریافت فرمائیے کہ وہ کون کون لوگ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان سے پوچھوں گا۔ میں اگر ان چار شخصوں میں ہوا تو خدا کا شکر کروں گا اور اگر ان میں میرا شمار نہ ہوا تو خدا سے سوال کروں گا کہ مجھے ان میں سے قرار دے اور میں ان کو دست رکھوں گا۔ عرض حضرت روانہ ہوئے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا۔ جب ہم آنحضرت کی خدمت میں پہنچے تو دیکھا کہ حضور کا سر اقدس وحیرت انگیز کی گودی میں ہے۔ جب وحیرت انگیز کی گودی میں دیکھا تعظیم کے لئے اٹھے اور ان کو سلام کیا اور کہا لو اپنے سر پر عم کے سر کو اسے امیر المؤمنین کی تم مجھ سے زیادہ مستزاد ہو۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے اور اپنا سر علی کی گودی میں دیکھا تو فرمایا کہ اے علی شاید تم کسی حاجت کے لئے آئے ہو۔ انہوں نے عرض کی میرے باپ ماں آپ پر خدا ہوں یا رسول اللہ جب میں یہاں آیا تو دیکھا کہ آپ کا سر مبارک وحیرت انگیز کی گودی میں تھا۔ تو وہ اٹھے اور مجھے سلام کر کے بولے کہ اپنے سر پر عم کے سر کو گودی میں لو۔ حضرت نے فرمایا کہ تم نے پہچانا کہ وہ کون تھے عرض کی وحیرت انگیز تھے۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ جبریل تھے جنہوں نے تم کو امیر المؤمنین کہا۔ جناب امیر نے کہا میرے باپ ماں آپ پر خدا ہوں یا رسول اللہ اس نے مجھے بتایا کہ آپ نے فرمایا کہ بہشت میری بہت میں سے چار شخصوں کی مشاقق سے ہیں لہذا فرمائیے کہ وہ کون کون ہیں۔ حضرت نے جناب امیر کی طرف اشارہ کیا اور تین مرتبہ فرمایا کہ خدا کی قسم تم ان میں سے پہلے ہو۔ پھر جناب امیر نے عرض کی میرے باپ ماں آپ پر خدا ہوں یا رسول اللہ اور وہ تین اشخاص کون ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ مقداد، سلمان اور ابوذر ہیں۔

ابن ادریس نے بسند معتبر مفضل سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صادق سے ایک جماعت کے بارے میں دریافت کیا جو آنحضرت کے بعد مرتد ہو گئی تھی۔ میں ہر ایک کا نام لے رہا تھا حضرت فرماتے جاتے تھے کہ دور ہو میرے پاس سے یہاں تک کہ میں نے حدیث بن مسعود کا نام لیا حضرت نے ہر ایک کے بارے میں بول ہی فرمایا۔ پھر فرمایا کہ اگر ان لوگوں کو معلوم کرنا چاہتے ہو جن کے دلوں میں مطلق شک داخل نہیں ہوا تو وہ ابوذر، مقداد اور سلمان تھے۔

عیاشی نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرمائی چار اشخاص علی بن ابی طالب، مقداد، سلمان اور ابوذر کے سوا سب بد ہو گئے۔ راوی نے پوچھا عمار کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ حضرت نے فرمایا اگر ان کو پوچھتے ہو جن کے دلوں میں مطلق شک داخل نہ ہوا تو وہ یہی تین اشخاص تھے۔

امام حسن عسکری کی تفسیر میں مذکور ہے کہ ایک روز صبح کو آنحضرت مسجد میں تشریف فرما تھے اور مسجد صحابہ سے بھری ہوئی تھی حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص نے آج اپنے برادر رومن کی اپنی شان کے ثنائی مدد کی؟ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ میں نے حضرت نے پوچھا کیا مدد کی؟ جناب امیر نے عرض کی کہ میرا گند عمارت یا سر کی طرف ہوا ایک یہودی ان سے پلٹا ہوا تھا جس کا تیس تدرم عمارت کے دفتر قرض تھا جب عمارت نے مجھ کو دیکھا تو کہا اسے برادر رسول اللہ یہودی مجھ سے لڑ رہا ہے اور مجھے اذیت پہنچاتا ہے اور

آنحضرت کا اشارہ حضرت امیر کے پاس سے ہے کہ وہ کون کون ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ جبریل تھے جنہوں نے تم کو امیر المؤمنین کہا۔ جناب امیر نے کہا میرے باپ ماں آپ پر خدا ہوں یا رسول اللہ اس نے مجھے بتایا کہ آپ نے فرمایا کہ بہشت میری بہت میں سے چار شخصوں کی مشاقق سے ہیں لہذا فرمائیے کہ وہ کون کون ہیں۔ حضرت نے جناب امیر کی طرف اشارہ کیا اور تین مرتبہ فرمایا کہ خدا کی قسم تم ان میں سے پہلے ہو۔ پھر جناب امیر نے عرض کی میرے باپ ماں آپ پر خدا ہوں یا رسول اللہ اور وہ تین اشخاص کون ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ مقداد، سلمان اور ابوذر ہیں۔

وَمِمَّا آتَانَا مِنَ الْقُرْآنِ الْمَدِينِ  
وَلَقَدْ خَلَقْنَا قَبْلَكَ الْمَدِينِ  
وَمِمَّا آتَانَا مِنَ الْقُرْآنِ الْمَدِينِ

کتاب متعلق مع نفع و از تیباً با روح بخش مرده و لان نور انزای قلوب اهل ایمان پسین حالت نور کائنات  
خلاصت و جودات خدا القام محمود و نیکو و نیکو تا تمام المصلین و جودت العالمین معلومات انور و زیاده علی الامت الظاهرین



حکایت اقبال



قدوة الحسین زین السالین عمدة اجتهدین شیخ الاسلام و اسلین العالم الرتانی آخوند ملا محمد باقر  
اجلس الاصغفانی طالب شراره و عیال البینه شواہ بہ قیوم عسماے شیعه کارکنان مطبع

مَطْعَمٌ لِكُلِّ شَيْءٍ وَ انْطَبَأَتْ كَأَنَّ  
دَرْسًا زَامِنًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَ انْطَبَأَتْ كَأَنَّ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر زنا کا الزام

اتهام الزنا علی عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

BLAME OF ADULTRY ON HAZRAT USMAN

جلت القلوب جلد دوم

۴۳

پہنچاؤ اور ترمیم کر کے دوبارہ شائع کیا گیا ہے

رفت کفشتش پاره شد و خون از پایش روغن شد پس بہار دست و پارہ رفت تا آنکہ ز اول ہائش  
بجروح شد و اندہ شد و بناچار در زیر درخت خارجی قرار گرفت پس وحی بر رسول خدا نازل شد کہ آن  
منافق در فلان موضع است و حضرت رسول حضرت امیر المؤمنین را طلبید فرمود تو و عمار و دیگر  
بروید و غیرہ را در زیر فلان درخت بکشید و بروایت دیگر حضرت زید و زبیر را فرستاد پس چون آن  
موضع رسیدند بروایت اول حضرت امیر المؤمنین اورا لقیل رسانید و بروایت ثانی زید بن حارثہ  
باز یہ گفت بگزار کہ من اورا بکشم کہ اود وحی میگرد کہ برادر مرا کشته است و مرا دشمن از برادر خطاب  
بود زیرا کہ حضرت رسول زید و حمزہ را با یکدیگر برادر کرده بود چون عثمان منافق خبر نقل اورا شنید نیز  
دشتر حضرت رسول خدا آمد و گفت تو یہ خود را بخوردی کہ منیرہ در خانہ من است تا او کشته شد آن  
مظلوم نہ شنیدہ سو گنہ یاد کرد و بخدا کہ من خبر برای حضرت فرستادم و آن منافق تصدیق او نکرد و جب  
چار شتر را گرفت و بسیار زیاد زد و اورا بستہ و بجزوح گردانید پس آن مظلوم بخدمت پدر خود فرستاد  
و از عثمان شکایت کرد و حال خود را با حضرت عرض کرد حضرت در جواب او فرستاد کہ جای خود را  
نگاہار کہ بسیار شیخ است کہ زنی کہ صاحب سب دین باشند ہر روز شکایت از شوہر خود نمایند پس چند مرتبہ  
دیگر فرستاد و بخدمت آن حضرت شکایت کرد و در ہر مرتبہ حضرت چنین جواب فرمود تا آنکہ در مرتبہ چہارم  
فرستاد کہ این منافق مرا کشتہ در این مرتبہ آن حضرت علی بن ابی طالب را طلبید و فرمود کہ شمشیر خود را  
بہ دار و برو بخانہ دختر عم خود و اورا بنزد من بیا و اگر آن منافق مانع شود و نگذارد اورا بشمشیر خود بکش  
و حضرت بیتا بانہ از عقب او روانہ شد و از شدت اندوہ گویا حیران گردیدہ بود چون حضرت رسول  
بہر خانہ عثمان رسید حضرت امیر المؤمنین آن شہیدہ مظلومہ را ببردن آوردہ بود چون نظرش بآن شہیدہ  
افتاد صد گریہ بلند کرد و حضرت نیز از مشاہدہ حال او بسیار گریست و اورا با خود بخانہ آورد و چون بخانہ  
داخل شد بپشت خود را کشد و بپدر بزرگوار خود نمود حضرت دید کہ پشتش تمام سیاہ و مجروح گردیدہ است  
پس حضرت سہ مرتبہ فرمود کہ چرا ترا کشتہ خدا اورا بکشد و این در روز کی شنیدہ بود چون شب خدا  
آن منافق در پہلوی جاریہ دختر رسول خوابید و باوزنا کرد پس روز و شب دسہ نشنبہ آن مظلومہ  
بر بستر در دوالم خوابید و در روز چہار نشنبہ باعلی در جہات شہیدان ملحق گردید پس مردم برای  
نماندن آن شہیدہ حاضر شدند و حضرت رسول با جنازہ او بیرون آمد و حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام  
علیہا السلام نمود کہ باز تان مؤمنان ہمہ ہمراہ جنازہ ادبیا بند و آن بیمای منافق نیز ہمراہ جنازہ  
آمدہ بود چون نظر مبارک حضرت بر او افتاد فرمود کہ ہر کہ در پشت در پہلوی جاریہ خوابیدہ است

وَمِنْكُمْ الْأَسْفُوفُ قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَدَأَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ لَهُ إِلَّا الْيَدَيْنِ يَدَيْهِ يُدْرِكُ الْبُيُوتَ الْمَقْرُونَةَ فَبِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ

کتاب تطبیق بیخ و ارتیاب روح بخش مرده دلان نور افزای قلوب اهل ایمان و ستمین حالات فخر کائنات خلاصه موجودات صفا القام محمودین و نبینا خاتم الرسلین و حرمه للعالمین صلوات الله علیهم اجمعین علی الامت الظاهرین و




حیات الفاضله



قدوة الحشرین زین السالین عمدة اجتهدین شیخ الاسلام و اسلم العالم الربانی آنخوند ملا محمد باقر  
اجلس الاصفهانی طالب شراره و جبل النجته مشواه به تفسیح مسلمات شیعه کارکنان مطبع

مطبع آمو لکهنه و انطباعت  
در آمو لکهنه و انطباعت

## حضرت عمرؓ کے کفر میں جو شک کرے وہ کافر ہے

من يشك في كفر سيدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فهو کافر  
**HE WHO MAKE DOUBT IN THE INFIDELITY OF  
 HAZRAT UMER  IS INFIDEL**

حیات اعلیٰ جلد دوم ۸۴۲ پشت دوم درصحت حضرت عمرؓ

بہر سہم پس حضرت رسول فرمود کہ روانہ کنید لشکر اسامہ را و بیرون روید با لشکر اسامہ خدا لعنت کنیگی یا  
 کہ مختلف نماید از لشکر اسامہ سہ مرتبہ این سخن را اعادہ فرمود و مدہوش شد از توبہ رفتن بسجد و گفت  
 و از حزن و اندوہی کہ عارض شد آنحضرت را بسبب بیخہ مشاہدہ نمود از اطوارنا پسندیدہ منافقان دست  
 از ہتھامی فاسد ایشان پس مسلمانان بسیار گریستند و صدای گریہ و لوحہ از زنان دفر زندان آنحضرت  
 بلند شد و شیون از زنان مردان مسلمانان برخواست پس حضرت چشم مبارک کشود و بسوی ایشان  
 نظر کرد و فرمود کہ بیا رویا ز برای من دوائی و گفت کہ سفندی تا بنویسیم از برای شما نماند کہ گمراہ نشوید برگرد  
 پس کی از سہارہ برخواست کہ دوات و کتف را بیا در دست گرفت کہ برگردد کہ این مرد ہنریمان میگویہ و بیماری  
 برو غالب شدہ است و ما را کتاب خدا پس است پس اختلاف کردند آنہا کہ در خانہ بودند بعضی گفتند کہ  
 قول قول عمر است و بعضی گفتند کہ قول قول رسول خدا است و گفتند در چنین حالی چگونہ مخالفت حضرت  
 رسول روایا شد پس بار دیگر پرسیدند کہ آیا بیاوریم انچہ طلب کردی یا رسول اللہ فرمود کہ بعد ازین  
 سخنان کہ از شما شنیدیم مرا حاجتی بان نیست و لیکن وصیت میکنم شمارا کہ با اہلبیت من نیکو سلوک کنید  
 و روزا ایشان گردانید و ایشان برخاستند مؤلف گوید کہ این حدیث دوات و قلم در صحیح بخاری  
 و مسلم و سایر کتب معتبرہ اہل سنت مذکور است بطریق متعددہ و چین روایت کردہ اند ایشان از ابن  
 عباس کہ او گریست آنقدر کہ آب دیدہ اش سگریزہ مسجد را تر کرد و میگفت کہ روز پنجشنبہ و چہ روز  
 پنجشنبہ روزی کہ راورد و رسول خدا شہید شد و گفت بیا و رید دوائی و کتفی تا بنویسیم از برای شما کتابی  
 کہ گمراہ نشوید بعد از ان ہرگز پس نزاع کردند در این وسنہ دار ثبوت کہ نزاع کنند در حضور سہ ہرگز  
 پس گفت کہ رسول خدا ہنریمان میگویہ و بروایت دیگر گفت کہ در ویرا و غالب شدہ است و نزد شما  
 قرآن ہست پس است ما را کتاب خدا پس اختلاف کردند اہل آن خانہ و با یکدیگر خصمہ کرد و بعضی گفتند  
 بیاورید تا بنویسد رسول خدا برای شما کتابی کہ بعد از ان گمراہ نشوید و بعضی گفتند کہ قول قول عمر است  
 چون آواز ما بلند شد و اختلاف بسیار شد نزد آن حضرت آنحضرت دلتنگ شد و فرمود کہ ہرگز  
 از پیش من پس ابن عباس میگفت کہ بدرستیکہ معصیت و بدترین معصیتہا آن بود کہ مانع شدن میان  
 رسول خدا و میان آنکہ آن کتاب را از برای ایشان بنویسد بسبب اختلافی کہ نمودند و آواز ما کہ بلند  
 کردند ای عزیز آیا بعد از این حدیث کہ ہمہ حاضر روایت کردہ اند هیچ غافل را مجال آن است  
 کہ شک کند در کفر و کفر کہے کہ عمر را مسلمان دانند اگر بقائے یا علانی خواہد کہ وصیت کند و کہ مانع  
 وصیت او شود مردم برا وطنہای کنند ہر گاہ رسول خدا خواہد کہ وصیتی کند کہ صلاح است در ان

ہُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَنْ فِيهِنَّ يُسَبِّحُ لَهُ فِي الْمَلَائِكَةِ وَالرُّسُلِ إِنَّ إِلَهًا لَعَلِيمًا ذَكِيمًا

اردو ترجمہ

# حیاتِ القلوب جلد دوم

مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ مولوی سید بشارت حسین صاحب کمال مرزا پوری

جس میں

پہنچنے اور ان کے تمام و کمال حالات و خلقت نور و ولادت و ہجرات  
ارضی و سماوی و غزوات و سرایا و معارج و مبارک و علل و بحران کا آپس  
میں مناظرہ، بادشاہان وقت کو دعوت اسلام و نیز دیگر واقعات تا  
وفات آنحضرت و فضائل و مناقب اہلبیت علیہم السلام نہایت تفصیل  
سے درج ہیں۔

ناشر

## امامیہ کتب خانہ

منزل حویلی - اندرون پوچی دروازہ  
حلقہ ۲۴ - لاہور

## حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کرنے والے منافق تھے

البايعون على يد ابي بكر الصديق رضی اللہ عنہ كانوا منافقين

THOSE WHO SWORE ALLEGIANCE TO HAZRAT ABU BAKR  
(RA) WERE HYPOCRITES

ترجمہ حیات القلوب جلد دوم ۱۰۲۷ چوتھوں باب آنحضرتؐ کی وفات اور ترجمہ تکفین وغیرہ

لی۔ اور اُس وقت فارغ ہوئے جب آنحضرتؐ دفن کر دیئے گئے۔ جب صبح ہوئی جناب فاطمہؑ نے فریاد کی کہ کسی بد صبح ہوئی ہے کہ تیرا دن بہت ہی محسوس ہوگا۔ ابو بکرؓ نے جب یہ سنا تو کہا تمہارا دن بدترین ایام ہے۔ پھر وہ فرصت کو غنیمت سمجھ کر کہ امیر المؤمنین آنحضرتؐ کے دفن و کفن میں مشغول ہیں اور نبی ہاشم حضرت کے غم میں گرفتار ہیں سقیفہ میں چلے گئے اور آپس میں اتفاق کیا کہ ابو بکرؓ کو خلیفہ قرار دیں جیسا کہ آنحضرتؐ کی زندگی میں ایسی ہی سازش کی گئی تھی اور انصار میں سے لوگوں نے چاہا کہ سعد بن عبادہ کو خلافت کے لیے منتخب کریں۔ لیکن وہ مہاجرین کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے اس سبب سے مغلوب ہو گئے۔ جب ابو بکرؓ کی بیعت تمام ہو گئی تو ایک صحابہ امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ حضرتؐ بیچلے ہاتھ میں لئے ہوئے حضرتؐ کی قبر مطہرہ درست کر رہے تھے اور کہا منافقوں نے ابو بکرؓ سے بیعت کر لی اس خوف سے کہ ایسا نہ ہو کہ آپ فارغ ہو جائیں گے تو آپ کا حق منصب نہ کر سکیں گے۔ جناب امیرؓ نے یہ سن کر بیچلے ہاتھ سے رکھ دیا اور یہ آیتیں پڑھیں:۔۔۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ الْقَوْمَ اَحْسَبُ النَّاسُ اَنْ یَّذُرُکُمْ اَنْ یَقُولُوْا اَمْ نَا وَهٰؤُلَاءِ یَقْتُلُوْنَ ۝ وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ لَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ۝ اَمْ حَسِبْتَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّئٰتِ اَنْ یَّمْسُکُوْا نَا وَّمَا یُعْجِزُوْنَ رَاٰی نَسَآءَ سُوْدَہٗ عَلَیْہِمْ

پت) اللہ کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ صرف اتنا کہہ دیئے سے کہ ہم ایمان لائے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کا امتحان نہ لیا جائے گا حالانکہ ان سے قبل جو لوگ تھے سب امتحان میں مبتلا کیے جا چکے ہیں تو خدا تو یقیناً سچے اور چھوٹے لوگوں کو جانتا ہے۔ یا ان لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے جو بڑے اعمال بجالا ہے کہ ہماری گرفت سے نکل جائیں گے (اگر ایسا ہے تو یہ لوگ کیا غلط خیال کیئے ہوئے ہیں) اس کا قصہ مفصل طور پر اس کے بعد دوسری جلد میں انشاء اللہ بیان کیا جائے گا۔

شیخ طوسی نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ لوگوں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس لکھ کر دریافت کیا کہ کیا امیر المؤمنین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل میت دینے کے بعد خود بھی غسل میت کیا تھا یا نہیں حضرت نے جواب میں لکھا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسل کیا تھا۔ اور یہ سنت جاری ہوئی کہ ہر میت کو غسل میت اس میں کریں تو غسل کریں۔

شیخ طوسی، شیخ طبری اور تمام محدثین خاصہ و عام نے روایت کی ہے کہ روز شوریٰ جبکہ امیر المؤمنین نے اہل شوریٰ پر چھین تمام کپڑے کو فرمایا کہ کیا تم میں کوئی میرے علاوہ ہے جس نے رسول خدا کو غسل دیا ہو ان فرشتوں کے ساتھ جو بہشت کی خوشبوئیں اور بھولے کر نازل ہوئے تھے۔ وہ آنحضرتؐ کے جسم اقدس کو پھیرتے جاتے تھے اور میں ان کی آوازیں سنتا تھا وہ کہتے تھے کہ آنحضرتؐ کی شرمگاہ کو پوشیدہ رکھو تاکہ تم کو خدا پوشیدہ رکھے۔ سب نے کہا کوئی نہیں پھر حضرتؐ نے فرمایا کیا میرے سوا تمہارے درمیان کوئی ہے جس نے آنحضرتؐ کو اپنے ہاتھوں سے کفن پہنایا ہو اور دفن کیا ہو۔ سب نے کہا نہیں پھر فرمایا کیا تم میں کوئی میرے سوا ہے جس کی طرف خدا نے تعزیت بھیجی ہو۔ جبکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت فرمائی تھی اور فاطمہؑ زہراؑ آنحضرتؐ پر گریہ کر رہی تھیں ناگاہ میں نے گھر کے ایک گوشہ سے کسی کو جس کو میں نہیں دیکھتا تھا یہ کہتے ہوئے سنتا



# عین الحیرۃ

تالیف  
علامہ مولیٰ محمد رفیع مجلسی رے

در کتابت کائنات ریسٹورنٹ  
پہاڑی بازار، لاہور۔ ۱۹۹۶ء

نماز میں ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و معاویہؓ و عائشہؓ و حفصہؓ و ہندہؓ ام الحکمہؓ پر لعنت ضروری ہے

يجب اللعنة على ابي بكر، و عمر، و عثمان، و معاوية،

و عائشة، و حفصة، و الهنداء، و ام الحكم، في الصلوة .

TO ACCURSE SHAIKHEEN عليه السلام AIYSHA عليه السلام HINDA عليه السلام AND UMMUL  
HAKM عليه السلام DURING PRAYER IS OBLIGATORY.

-۵۹۹-

میں المیوۃ تالیف علامہ مولوی محمد باقر مجلسی طبع ایران

عین الحیوۃ

صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید و موافق احادیث معتبرہ میباید بعد از نماز بگوئید  
( اللهم صل علی نبي و آل محمد و اعذنا من النار و ارزقنا الجنة و زوجنا من الحور العين )  
و پسند معتبر منقول است کہ حضرت امام جعفر صادق عليه السلام از جای نماز خود بر نمیخاستند تا  
چهار ملعون و چهار ملعونہ را لعنت نمیکردند پس باید بعد از هر نماز بگوئید « اللهم المن  
ابا بکر و عمر و عثمان و معاویة و عائشة و حفصة و هنداء و ام الحکم » و بعضی از تعقیبات در  
باب فضایل سوره ایات قرآنی گذشت و در باب صلوات نیز بعضی مذکور شد و در این کتاب  
چون بترتیب مذکور میشود بهین اکتفا مینمائیم.

پسند معتبر از حضرت امیر المؤمنین عليه السلام منقول است کہ حضرت

فصل سیم در تعقیب رسول عليه السلام بعد از ظهر این دعا میخوانند لا اله الا الله العظیم

مخصوص نماز ظهر الحليم لا اله الا الله رب العرش الكريم و الحمد لله رب

العالمين اللهم اني اسئلك موجبات رحمتك و عزائم مغفرتك و الغنيمه من كل خير  
و السلامة من كل اثم اللهم لا تدع لي ذنبا الا اغفرته و لا هما الا فرجته و لا سقما الا  
شفيته و لا عيبا الا سترته و لا ارزقا الا بسطته و لا خوفا الا امنته و لا سوءا الا  
صرفته و لا حاجة هي لك رضا و لي فيها صلاح الا قضيتها يا ارحم الراحمين آمين  
رب العالمين .

و پسند معتبر از حضرت امام جعفر صادق عليه السلام منقول است هر که بعد

فصل چهارم در از نماز عصر هفتاد مرتبه استغفار بکند حق تعالی هفتاد گناه او را

تعقیبات نماز عصر بیامرزد و اگر او هفتاد گناه نداشته باشد باقی را از گناهان پدرش

بیامرزد اگر پدرش هم آنقدر گناه نداشته باشد از مادرش و اگر نه از گناهان برادرش و اگر

نه از گناهان خواهرش و همچنین باقی خویشان هر که باو نزدیکتر باشد . و در حدیث دیگر

هفتاد و هفت مرتبه استغفار وارد شده است و نواب عظیم برای ده مرتبه سوره « انا انزلناه

فی ليله القدر » بعد از نماز خواندن گذشت . و پسند معتبر از حضرت رسول عليه السلام منقول است

هر که هر روز بعد از نماز عصر یک مرتبه بگوید استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم

الرحمن الرحيم ذوالجلال و الاكرام و اسئله ان يتوب علي توبه عبد ذليل خاضع

فقير بالس مسكين مستجير لا يملك لنفسه نفعا و لا ضرا و لا موتا و لا حياة و لا نشورا

حق تعالی امر فرماید که صحیفه گناهان او را بدرد هر چند گناه او بسیار باشد .

تذکرۃ الائمہ

یا

ائمہ معصومین علیہم السلام

تالیف :

عالم بزرگوار محمد باقر مجلسی «رض»

ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ سمیت چودہ آدمی منافقین میں سے تھے  
 كان اربعة عشر ( ۱۴ ) رجلا من المنافقين من ضمنهم  
 سيدنا ابوبكر وعمر وعثمان رضوان تعالى عليه اجمعين

**ABU BAKR, UMAR, USMAN & MANY SAHABA'S WERE  
 HYPOCRITES.**

ملا محمد باقر مجلسی تذکرہ الاثر جلد سوم تألیف عالم ربانی محمد باقر مجلسی طبع ایران ۳۱

برادری کہ فوت شد زن او بدون نکاح مال برادر دیگر بود و چند کس را در عوض  
 یک کس میکشند و بعضی از ایشان عبادت ملنگه و بعضی عبادت ستاره شعرا  
 میکردند و دختر خواهر و جمع بین الاختین و شراب و زنا را حلال میدانستند و  
 زنان بظہار حرام میدانستند و نکاح شفا در مذهب ایشان جایز بود و اعتقاد بہ  
 معاد و قہامت و حشر و نشر و بعضی آن انبیاء و دوزخ نداشتند و آنحضرت چنین  
 دین را بر طرف کرد.

دشمنان آنحضرت در ایام نبوت کہ امر او بر عناد و تکذیب داشتند عتبہ  
 بود و شیبہ و ابوسفیان بن صخر بن حرب و ابوالحکم و ابوجہل و ولید بن مغیرہ  
 بن ابی العاص بن و ایل سہمی و ولید بن عتبہ بن ربیعہ خال معاویہ و ہندبنت  
 عتبہ زوجہ ابی سفیان و ابی لہب عم آنحضرت و حمالۃ الحطب زوجہ او و عاص  
 بن سعید بن العاص بن امیہ و طعمہ بن عدی بن نوفل اینجماعت از رؤس اہل ضلالت  
 بودند و از شہاطین قریش نوفل بن خویلد بود و رمعہ بن اسود و حرث بن زعمہ  
 و نصر بن حارث بن کلدہ بن عبدالدار و این طلعون این بود کہ میفرستاد بولایت  
 عجم و حکایت ملوک کمان و پہلوانان گبران را مینوشتند و برای او میفرستادند و  
 آن میگفت محمد قصہ و حکایات یاران گذشتہ را نقل میکند و انا احدت بحدیث  
 رستم و اسفندیار و اینرا بر اعراب می خواند و مردم را متصرف میکرد و اینقسم  
 جماعت بسیاریند کہ ذکر ایشان باعث طول کلام میشود.

دیگر از جملہ معاندین و دشمنان اصحاب دین اصحاب عقبماند کہ در قصد کشتن  
 آن حضرت و خرابی دین او میکوشیدند و ایشان چہارہ نفر بودند از منافقین مکہ  
 و مدینہ ابوبکر و عمر و عثمان و طلحہ بن عبداللہ و عبدالرحمن بن عوف و  
 سعید بن ابی وقاص و ابو عبیدہ بن جراح و معویہ بن ابی سفیان و عمر بن عاص  
 و غیر قریش پنجنفر بودند. ابو موسی اشعری و مغیرہ بن شعبہ و اوس بن الحدثان  
 و ابوطلحہ انصاری لعنۃ اللہ علیہم من الاولین و الاخرین دیگر از جملہ دشمنان  
 آنحضرت جماعتی بودند کہ در ایام حیات آنحضرت و بعد از دعوت نبوت کردند  
 از آنجملہ مسلمہ کذاب است کہ عرب او را رحمن الیمامہ ناحیہ ایست میان حجاز و  
 یمن و بہترین ولایات عرب است از جملہ محصولات و مسلمہ در زمان رسول خدا  
 مدعی نبوت بود و خلق بسہار برو گرویدند و ازو معجزہ طلبیدند و قارورہ سرتنگ

# تذکرۃ الائمہ «ع»

یا

ائمہ معصومین علیہم السلام

تالیف :

عالم بزرگوار محمد باقر مجلسی «رض»

## حضرت عمر فاروق کی توہین اھانہ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ INSULT OF HAZRAT UMER FAROOQ

تذکرہ الامم جلد سوم تالیف عالم ربانی محمد باقر مجلسی طبع ایران

۳۶

گوسالہ سامری را پرستیدند الا دوازده هزار نفر از سبط لاوی و سامری از اهل کرمان بود و از جمله خوبان بود به اعتبار حسبجاه و فرمان روائی باغواي شیطان گوسالہ را ساخت و خلایق را بظلالت افکند و عزازیل کہ مراد ابلیس باشد نیز از خوبان و صالحان بندگان خدا بود از راه حسد برجاه و منزلت آدم بسطننت درانید و استکبار کرد و بخداوند عالمیان و کافر شد بخدا و سجدہ بر آدم نکرد و بلعم باعور را را و نیز از خوبان بود و از طمع بجهنم رفت و جمع کثیر متابعت او نمودند و برصیصای عابد از دین برگشت و موسی بن طفر کہ قارون باشد او نیز بندان زکوت کافر شد غرض آنستکہ طمع و حسد و حب جاه و ریاست و استکبار و غافل شدن از خدا و رسول عرب بخدا کافر شدند و امت حضرت رسالت هفتاد و سه گروه شدند همچنانکہ قوم موسی هفتاد و یک است و امت عیسی هفتاد و دو فرقه شدند و هر فرقه از مذاهب مبدعہ این امت چند شعبہ شدند و علت خرابی این دین آن بود کہ عمر بن الخطاب مصدر خلافت شد و غصب خلافت امیرالمؤمنین نمود و خلایق باغواي او بگوسالہ سامری این امت بیعت نمودند و فرقه ناجیہ از این امت طایفہ جلیلہ اثنی عشریہ اند و ایشان را شیبعہ و امامی میگویند و مخالف و رافضی و باقی شیعیان کہ ہالک اند یازدہ فرقہ اند زیدیه و کسانیه و حارودیه و نادوسیہ و اسماعیلیہ و دیمانیہ و بطروسیہ و واقفی و غلات و سبانیہ و دیگر اہل سنت در اصول دو مذهب شدند معتزلہ و اشاعرہ و معتزلہ نیز دوازده فرقہ شدند و اصلیہ و مدلبیہ و جاحظیہ و حنظلیہ و بشریہ و معمریہ و مردافقہ و ثمامیہ و ہشتاشیہ و حباطیہ و حیانیہ کہ بہشیمہ نیز میگویند و از مشہور فضلاي ایشان جاحظ است و ابوالہزیل علاف و ابراہیم النظام و اصل بن عطا و احمد بن جاحظ و بشر بن المعتمر و معتمر بن عباد السلمي و ابو موسی بن عیسی ملقب بمرداد کہ آنرا اہب معتزلہ میدانند و شامہ بن اشرس و ہشام بن عمر الفرظی و ابوالحسن العمر و الخیاط استاد ابوالحسن الاشعری و پسر خود ابوهاشم و ابوالحسن بصری قاضی الجبار و رمانی نحوی و ابوعلی فارسی و اقضی القضاة ماوردی شافعی و مذهب معتزلہ در بعض مسائل با فرقہ امامیہ موافقت دارند و اشاعرہ معتزلہ را ملعون می دانند و غالب معتزلہ ملعونند و حنفی اند در فروع و شافعیہ اشعری اند و بیشتر مالکیہ قدریہ اند و بیشتر حنابلہ مشوبہ اند و از شیاطین معتزلہ و مروج این مذهب

تذکرۃ الائمہ «ع»

یا

ائمہ معصومین علیہم السلام

تالیف :

عالم بزرگوار محمد باقر مجلسی «رض»

## حضرت ابو بکرؓ کی سامری سے تشبیہ

تشبیہ ابی بکر رضی اللہ عنہ بالسامری

## RESEMBLENCE OF ABU BAKR WITH SAMRY (MAGICIAN)

ترجمہ الائمہ جلد سوم تالیف عالم ربانی محمد باقر مجلسی طبع ایران

ملا محمد باقر مجلسی

۳۳

خالد بن ولید درجلافت گوسالہ سامری یعنی اباسکر مسیلمہ را بیہاویہ نزد او فرستاد .

دیگر از مدعی نبوت سجاج نام زنی بود اسود و کذاب و از سخنان اوست :  
باضفدع یا ضفدع بقی بقی بکم بیقین لا الشارب یمنعین ولا الملائکۃ دین الاعلاک  
فی الماء و اسفک فی الطین

و چون بنی اسد بر اہل عامہ غلبہ کردند گفت حق تعالی این سورہ را فرستاد  
و از عذاب بنی اسد درگذشت

والذنب الاطمم و اللیل الاظلم و اجرع الاظلم فاهکت اسد و در عوض  
و السماء ذات البروج گفت و الارض ذات المروج و الخیل ذات السروج و النساء ذات  
الفرج نحن علیہا یعوج بین اللوی و الفلوج .

معجزات آنحضرت بسیار است از آنجمله قرآن است و دیگر بی سواد و دیگری  
بیسواد بودن و در نزدیک کسی چیزی نخوانده بود و خط نداشت اما خطوط و  
کتب انبیای سلف و لغات ایشان را میدانست بنحویکہ از آسمان نزول نموده بود  
و دیگر برگردانیدن آفتاب است و شق نمودن ماه است و سخن گفتن بزغالہ بریان  
و بگفتار نمودن آیات نوح و آیات ابراهیم و آیات موسی و آیات عیسی را از طوفان  
و عما و مرده زنده کردن و دیگر آب در رحم و در میان دو انگشت او جوشیدن  
است و سخن گفتن سنگ ریزہ است در دست آنحضرت رحم شدن بہ سوی آنحضرت  
بہر طرف کہ حرکت مینمود و سایہ اش نداشتن و از عقب دیدن است گفتن احوالات  
آیندہ است و آنچه بر اہل بیت نازل شد و ارتداد بعضی از صحابہ و خروج بنی امیہ  
لعنہم اللہ و خلافت بنی عباس و خروج نمودن ناکشین و قاسطین و مارقین بود و  
آنچه از اوبشعیان رسیدہ و میرسد تا روز قیامت علمای زمان آنحضرت جمع کنیہ از  
امت طلب معرفت و مسایل و حل معانی قرآن و مشکلات و غوامض آن مینمودند چون  
عبد اللہ عباس و حذیفہ بن الیمان و ابوسعید خدری و سهل ساعدی و عبد اللہ  
بن مسعود و ابن زبیر و جابر انصاری و ابی کعب بن قرظی و زید بن ارقم و جابر بن  
شرہ و براء عابرب اسدی و تبعی و مجاہد و انس بن مالک و سعید بن جبیرہ و عمار  
یاسر و خزیمہ بن ثابت و ام سلمہ و عایشہ و جماعت بسیار بودند بعضی از  
ایشان مؤمنند و بعضی منافق بدین چند نفر اکتفا نموده .







ترجمہ جلد سیزدہم  
از کتاب  
((( بحار الانوار )))

از تالیفات  
علامہ مجلسی  
ترجمہ مرحوم محمد حسن بن محمد ولی ارومیه  
رحمة الله عليه

بسرمايه آقای حاج سید اسمعیل کتابچی و اخوان  
فرزندان مرحوم حاج سید احمد کتابچی مؤسس

کتابفروشی اسلامیہ

تهران - خیابان ۱۵ خرداد (بوذرجمهری) تلفن ۵۲۱۹۶۶ - ۵۲۵۴۲۸

حق چاپ و عکسبرداری از این نسخه محفوظ است

۱۳۶۰ هجری شمسی

چاپ انت اسلاب

## حضرات ابوبکر و عمر کو قبر سے نکالا جائے گا

سوف یخرج ابوبکر و عمر من قبورهما .

HAZRAT ABU BAKR (RA) AND HAZRAT UMER (RA) WILL BE  
DRAWN OUT OF THE GRAVES.

علامات ظہور تالیف علامہ محمد باقر مجلسی طبع ایران - ۹۳۵-

نمار الاوار نیز جلد دوم

میدانی اول کاریکه قائم بان ابتدا میکنند چیست عرض کردم نمیدانم فرمود ایندو نفر را یعنی ابوبکر و عمر را در حالتیکه ترد تازه اند از قبر بیرون میآورد و میسوزاند و خاکسترشانرا بیاد میدهد و مسجد رسول خدا ﷺ را برهم میزند بعد از آن فرمود که رسول خدا فرموده که این مسجد عربشی است مانند عرش موسی ﷺ و آنجا دریست از چوب علف ساخته میشود و از آن بالا چقن تعمیر میکنند سید علی بن عبدالحمید ذکر نموده که دیوار مسجد رسول خدا ﷺ از سمت یشر و از گل بوده و از سایر اطراف از شاخهای درخت خرما و باسناد خود او اسحق بن عماد او از صادق ع روایت کرده که آنحضرت فرمود چون قائم ع قیام میکند بر میخیزد برای اینکه خراب کند دیواری را که در بالای قبر رسول خدا است ناگاه خدای تعالی باد تندی و صاعقهها در عدها بر میانگیزاند حتی خلائق گویند که اینحادنه برای خراب نمودن ایندیوار است پس از معجزه آنحضرت از سرش متفرق و برانگنده میشوند حتی احدی از ایشان در خدمتش نمیماند پس آن حضرت خود کلنک بدست گیرد داول کسی میباشد که کلنک باندیوار میزند بعد از آن اصحابش چون می بینند که آنحضرت خود کلنک بدست گرفته میزند بخدمتش بر میگردند پس در آنروز فضیلت و زیادتی بعضی از ایشان بر بعضی دیگر بقدر سبقت و پیشی نمودن ایشان میشود در بر گشتن بخدمت او یعنی هر که بیشتر بخدمتش مراجعت کند افضل است از آنکه بعد از او مراجعت مینماید پس آندیوار را خراب میکنند بعد از آن آنحضرت ایشان را یعنی ابوبکر و عمر را با بدنهای ترد تازه از قبر بیرون میآورد و ایشان لعنت میکند و از ایشان تبری مینماید و ایشان را بداز میکشد بعد از آن از دار پائین میآورد و میسوزاند خاکسترشانرا بیاد میدهد و باسناد خرد از صادق ع روایت نموده که آنحضرت فرمود قیام ع هفت سال خلافت میکند آن هفت سال هفتاد سال است از این سالهای شما و از آنحضرت روایت نموده که آنحضرت فرمود گویا قائم ع و اصحاب او را در نجف کوفه می بینم گویا در سرهایشان مرغ ابستاده یعنی آرام و وقار هستند توشه و ذخیره شان تمام شده و لباسهایشان کهنه گردیده و کثرت سجود در پیشانیهایشان جاکرده ایشان در شبها مانند راهبانان گویا دلهایشان پارههای آهنست بهر مرد از ایشان قوت چهل مرد داده می شود و هیچ بکرا از ایشان بقتل نمیرساند مگر کافر یا منافق و ایشان را خدای تعالی در کتاب عزیز خود با توسم یعنی بافهم و ادراک و ذکاوت متصف گردانیده چنانچه فرمود «ان فی ذلک لآیات للمتوسمین» و باسناد خود تا بکتاب فضل بن شاذان ادرفع حدیث تا بعد الله این سان کرده او از صادق ع روایت کرده که آنحضرت فرمود قائم ع از خلائق باره را بقتل میسازد تا اینکه بیازا میرسد و در آنحال مردی از اولاد پدرش بخدمتش عرض میکند که تو

## ابوبکر و عمر گو ساله اور سامری سے بدتر ہیں (نعوذ باللہ)

## ابوبکر و عمر أسوآه من العجل والسامری !!

ABU BAKR رضی اللہ عنہ WAS THE CALF OF BANI ASRAEL AND UMAR  
"SAMIRIRY"

بحار الانوار تالیفات علامہ باقر مجلسی ناشر کتابفروشی اسلامیہ تہران ایران طبع ۱۳۲۰ء

-۶۲۹-

علامات ظہور قائم (ع)

عقد بن سنان او از صادق رضی اللہ عنہ او از پدرش باقر رضی اللہ عنہ حدیث لوح روایت کرده کہ مع مد در آخر زمان خروج میکند در حالیکہ در سرش عمامہ سفیدی میباشد کہ آفتاب بر او سایہ میاندازد و با زبان فصیح ندانی میرسد بنوعیکہ ہمہ جن و انس و اهل مشرق و مغرب آنرا میشنوند کہ این مرد مہدی آل محمد رضی اللہ عنہم است زمین را بر از عدل میگرداند چنانچہ بر از جور گردیدہ شیخ صدوق در کتاب کمال الدین و عیون اخبار رضا رضی اللہ عنہ و امالی از عطار او از پدرش او از ابن عبد الجبار او از محمد بن زیاد ازدی او از ابان بن عثمان او از تمالی او از علی بن حسین او از پدرش او از جنس (ع) روایت کرده کہ رسول خدا فرمود کہ اممہ کہ بعد از منند دو ازوہ نفرند اول ایشان یا علی ثومی و آخر ایشان قائم است کہ خدا تعالی بلاد مشرق و مغرب زمین را با او فتح خواهد کرد شیخ صدوق در کتاب کمال الدین و عیون اخبار رضا رضی اللہ عنہ از طالقانی او از محمد بن مہام او از احمد بن مہابد او از احمد بن ہلال او از ابن ابی عمیر او از مفضل او از صادق رضی اللہ عنہ او از پدرش رضی اللہ عنہ ایشان از رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم روایت کرده اند کہ آنحضرت فرمود کہ در وقتیکہ خدا تعالی مرا با آسمان بردہ من وحی فرمود حدیثرا ذکر نمود تا اینجا کہ آنحضرت فرمود کہ سراز سجدہ برداشتم ناگاہ ازواد مقدسہ علی و فاطمہ و حسن و حسین و علی بن الحسین و محمد بن علی و جعفر بن محمد و موسی بن جعفر و علی بن موسی و محمد بن علی و علی بن محمد و حسن بن علی و حجة بن حسن قائم (ع) را دیدم نور حجة بن حسن را در میان ایشان دیدم گویا کہ او مانند ستارہ در پی بود عرض کردم کہ ای پروردگار من ایشان کیانند فرمود امامانند بعد از تو دین قائم رضی اللہ عنہ کسی است کہ حلال مرا حلال و حرام مرا حرام میگرداند و با او از دشمنان خود انتقام میکشم و این باعث و سبب استراحت دوستان من میباشد و دست کسیکہ بدلہای شیعیان کہ از ظلم ظالمان و منکران و کافران مجروح شدہ شفا مینمیشد و لات و عزی را یعنی ابوبکر و عمر را با بدن ترو تازہ از قبر بیرون میآورد و میسوزاند پس در آنوقت خلافت سبب ایشان فتنہ برپا میکنند کہ از فتنہ گو سالہ و سامری شد بدتر میباشد - محمد بن ابراہیم در کتاب الفیہ با استناد گذشتہ در باب نسی بر دو ازوہ امام از امیر المؤمنین او از رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم روایت کرده کہ آنحضرت فرمود کہ نام آخر بن اممہ نام منست خروج میکنند زمین را بر از عدل میگرداند چنانچہ بر از ظلم و جور گردیدہ و مال در تزداد مانند خرمن بسیار میباشد ہر مردی کہ بخندمش میآید و میگوید یا مہدی بن عطا بفرمایند کہ بگریس ہر چہ کہ میخواہد آنحضرت میدہد شیخ محمد بن علی خزاز در کتاب کفایہ با استناد سابق در باب مذکور از ابن عباس او از رسول خدا روایت نمودہ کہ آنحضرت فرمود پسر من از اولاد حسین رضی اللہ عنہ کہ قائم اہل بیت من و مہدی امت منست در شمایل و انمالش شبیہ ترین خلایق است بمن ہر آنہ بعد از



(( بحار الانوار ))

انوار بحار الانوار... ما فیہ من لفظین و کلمتین... العارفین الفاضلین... مرسل کتاب...

بسم الله الرحمن الرحيم... الحمد لله الذي اخرجنا من ظلمات الجهل... وصلی الله علی من بشه بشرفه وحكمته... ولیم یخیر من یخیر یوم یوم کل ناس بما ناله... ابن عمک الفاضل... الاککاره... اجمعین... الناسطین... علی العالمین... ولویتمها والاکمال... اللهم... انزلوا الآتیه... فوالله انهم ملجئ... انما اظهروا... وما وسقوا... ان الاوتین... جمود ستر من الدواب... لا فان السده اور ربین... اتم نثرهم... الفضل... وفده... الله من تلك المنقذ... وصلیتم والموذن... وسبعین...

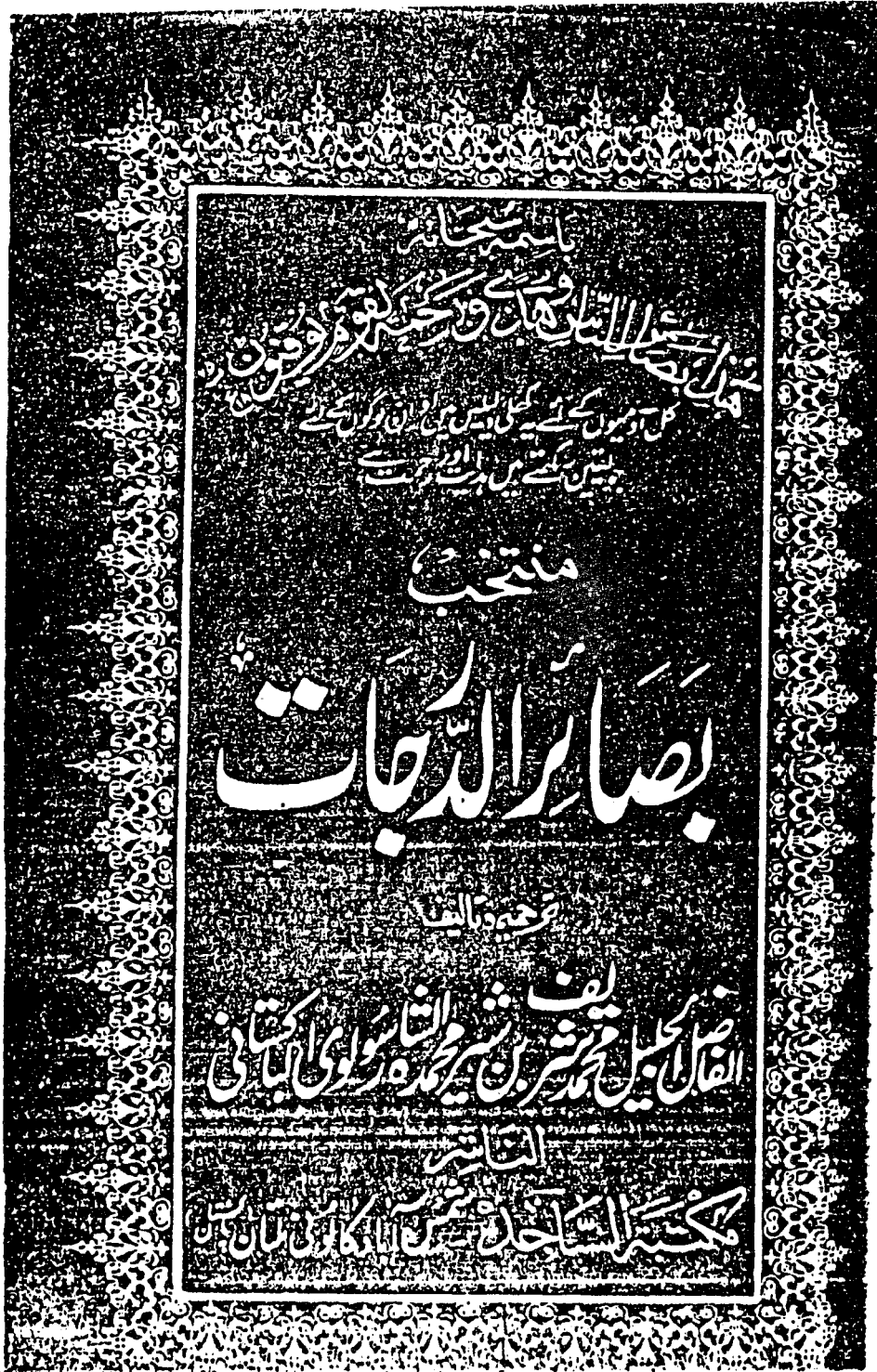
بسم الله الرحمن الرحيم... الحمد لله...

باب

بسم الله الرحمن الرحيم... الحمد لله...







شیعہ مذہب کا امام مہدی حضرات ابو بکر و عمر کی لاشوں کو پرانے درخت پر لٹکانے کا حکم دیں گے

## یأمر المہدی بتصلیب جثث الشیخین علی شجرة قديمة .

SHIA IMAM MEHDI WILL ORDER TO HANG THE DEAD BODIES OF HAZRAT ABU BAKAR (RA) AND HAZRAT UMAR (RA).

بسم اللہ الرحمن الرحیم از قاضی الملک محمد شرف بن شیر محمد شاہ رسولی الباکستانی

۸۱

کرتی اور ہے کہیں گے ایسا نہیں قبروں کی طرف دیواریں کھولی جائیں گی۔ نصیب سے فرمائیں گے کہ دو اور ان کو نکالو اپنے آپس سے کھودیں گے مسجد تک پہنچ جائیں گے تو روزہ نکالے جائیں گے اصلی حالت میں ہوں گے، کفن آٹا دیئے جائیں گے، بہت بڑے بڑے درخت پر لٹکا دیئے گا حکم دیں گے، لٹکانے کے بعد درخت بٹا کر جاتے گا، اور پھل سے گا، شاخیں بند ہو جائیں گی، ان کے ماتے واے کہیں گے مذکورہ قسم پر شرف تو ہے ہم ان بھت اور ولایت کا ایب ہو گئے، اوانے کے برابر بھی جس دل میں ان کی بھت ہوگی وہ، اگر انکی زیارت کریں گے، مہدی علیہ السلام کی طرف سے اعلان ہوگا جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو دوست رکھتا ہے وہ ایک طرف ہو جائے مخلوق دو حصوں میں بٹ جائے گی، ایک نئے والے دوسرے زمانے والے، مہدی علیہ السلام ان کے دوستوں سے کہے گا ان سے بیزار ہو کر وہ کہیں گے ہم بیزار ہی نہیں کہتے ہم ان سے، جس میں کچھ نہیں کہتے، وہ اللہ کے پاس ہیں آپ کے نزدیک ان کی یہ قدر ہے ہم پر ان کی فنیست ظاہر ہو چکی ت

لنفتنہما بختوا عتقا وانبتنہما فیتنہون  
یا یئد حقاً یصنرا الیہما یخترجان  
مستین طریقی کعزرتہا فیکثفت  
منہما کفاننا ویأمر برقمہما علی  
ذو حیا یاسبہ نخرة فیصلیہما  
عینہما فتجی الشجرة وتورق وتولم  
ویطول نزعہما فیکمل المرنانون  
بن اهل ولا یتنہما هذا والله الشری  
حقاً ولقد فرنا بحبہما ولا یتنہما  
و یخبر من افعی ما فی نفسه ولزم قیس  
حبیہ من محبتہما ولا یتنہما فیتنہ  
و یزورہما و یزورہا ویستون  
یہما ویأمری ما وی المہدی علیہ  
السلام کل من حب صابی رسول  
اللہ و صحیحہ فلنقرہا جانیہ فی  
الظن حرمی اخذ عتقا و اولی و الاخر  
متبریہ منہما فیمرض المہدی علیہ  
السلام علی او یأینہما البیارة منہما  
فیقرنوں یا مہدی آل رسول اللہ  
ہوں ما نقرہ و منہما و ما کنا نقول  
لہدیہ اللہ و ہدیہ اللہ  
و من الذری یذکنا من فضلہما  
انرا الساعہ منہما انت رائنا

## خلفائے ثلاثہ کی توہین

## اهانة الخلفاء الثلاثة

## INSULT OF FIRST THREE CALIPHS.

بصار الدرجات از قاضی الملک محمد شریف بن شیر محمد شاہ رسولوی الباکستانی

۳۷

اب کو جانتے ہو عرض کیا ہم سب جانتے ہیں۔  
حضرت نے پردہ اٹھایا گھر کے دروازہ پر حضرت  
علی تشریف فرما تھے۔ فرمایا گھر میں دیکھو ہم نے  
امیر المؤمنین علیہ السلام کو بیٹھا ہوا دیکھا عرض  
کیا واقعی یہ امیر المؤمنین ہیں۔ ہم گراہی بیٹے  
ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سب سے خلیفہ ہیں اور  
آپ امیر المؤمنین کے فرزند ہیں۔

ابراہیم بن ابی اسحاق نے آپ سے وہ آپ کے دولت  
روایت کرتے ہیں کہ میں منیٰ میں امام محمد باقر  
علیہ السلام کے ساتھ تھا آپ لنگو مارے تھے  
آپ کے اٹھو بیس بائیس سنگریزے بچ گئے اور  
بمبارہ کے ایک کونے میں بھینکے تین دوسرے  
کونے میں دوسرے دوسرے دوائے عرض کیا میں  
قرآن جانوں آپ نے وہ کام کیا جو کسی نے نہیں  
کیا آپ نے عقبات میں پھر مارے پھر آپ نے  
دائیں بائیں بائیس پھر مارے فرمایا ان سے بن عم  
ایسا کیا ہے حج کے زلنے میں دو ناس بیت  
تڑنے والے.... نکالے جاتے ہیں انہیں  
جہاں نکلا جا لے امام کے سوا اور کوئی نہیں کہ  
سکا۔ میں اول کو دو اور ثانی کو تین پھر مارے کہ نہ  
بر کفر اور ہمایہ دشمنی میں بڑھا ہوا تھا۔ اول  
حالا کہ اور جا لیا تھا۔

عبید بن عبد الرحمن شمش امام

الستى كان يرتباً ما نعال صل تعرفونا  
ابى نعال كنا تعرفنه فرجع لهم بترأ  
كان على باب بيتي ثم قال انظر ذابني  
البيت فنظرتا نادا امير المؤمنين  
رع) قلنا هذا امير المؤمنين رع  
وانتهدا انك خليفته الله حقا وانت  
ولداه

ابو روى ابو الصخر عن ابيه عن  
جده ابيه كان مع الباقى عند السلام  
يمينى وصري في الجمار فوفى وكفى  
في يده خمس حصيات نرعى بانثنتين  
في ناحية من الجمرة ويشلا ث في  
ناحية منها فقال له جدى جلدنى  
الله بذلك لقد رأيتك بحصياتك  
في النعبات ثم رميت بحمى بعد  
ذلك خمسة ويشرة فقال نعم يا ابن  
النعيم انما كان في كل منيم يحوج الله  
انما سبى اننا كسب من غصين طرزين  
نصلنا به ما كنا لا نزلها احد الا  
العام فخرت اول اول ثنتين والثاني  
ثلاث لانه احمق واظهر بعد او  
تانا مال اول لانهى وامر

محمّد بن عبید الرحمن

شیعہ مذہب کا امام مہدی حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ کی لاشیں ان کی قبر سے باہر نکالے گا  
المہدی المنتظر عند الشيعة يخرج جثث ابي بكرؓ و عمرؓ من قبورهما

IMAM MAHDI WILL EXHUME THE BODIES OF  
HAZRAT ABU BAKAR (RA) & HAZRAT UMAR (RA).

بشار الہدایت از قاضی الجلیل عمر شریف . . . میں شیر محمد شاہ رسولی الباکستانی

وہاں ہونین کے لئے خوشی ہوگی۔ اور  
کافروں کے لئے شرمساری۔

مفضلؓ - آقا وہ کیا چیز ہوگی؟۔

اہم - مہدی علیہ السلام اپنے دادا رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر تشریف  
لائیں گے، لوگوں سے فرمائیں گے یہ قبر سے  
نما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے  
رول کہیں گے اے مہدی آل محمد! یہاں ہی ہے  
پرچھیں گے قبر میں کون دفن میں ہیں گے

اور آنحضرت کے ساتھی ہیں آپ اس بات کہ  
جانتے ہوئے فرمائیں گے تمام مخلوق کو یہی ہوگی  
کہ تمام مخلوق کے ہوتے ہوئے میرے نام کی قبر میں  
کیسے دفن ہو گئے، دفن ہونے والے یہ نہیں ہوں گے

اور ہوں گے رول جو آپ کے مہدی آل محمد ہیں

کوئی اور دفن نہیں ہے، اور یہی ہیں کیونکہ دونوں

آنحضرت کے خلیفہ اور آپ کی دو بیویوں کے باپ

یہ بات تین مرتبہ کہنے کے بعد لوگوں کے پاس

ان قبر سے نکالو جب قبر سے نکلیں گے قرآن

کی لاشیں تو تازہ ہوں گی، رنگ و بوی بالکل

درست ہوگا فرمائیں گے کوئی ہے جو ان کو جاننا ہو

کہیں گے ہم جانتے ہیں آپ کے نام کی قبر میں

ان دونوں کے سوا کوئی دفن نہیں ہے۔ فرمائیں گے

کوئی ایسا شخص ہے جو کہے کہ وہ دونوں نہیں ہیں

مَقَامٌ مَّحْتَبٌ يَنْظُرُ فِيهِمْ سُرُورٌ  
بَلَسُوا مَبِينٌ وَخَزَى لَلْكَافِرِينَ

قَالَ الْمَفْضَلُ يَا سَيِّدِي مَا هُوَ

ذَلِكَ قَالَ يَرْمَعُشْرُ الْخَلْقِ هَذَا قَبْرُ

جَدِّكَ رَسُولِ اللَّهِ (ص) فَيَقْرَأُونَ

نَعْمَ يَا مَهْدِي آلَ مُحَمَّدٍ فَيَقُولُ وَمَنْ

مَعَهُ فِي الْقَبْرِ يَقْرَأُونَ صَاحِبَاهُ وَضَجِيحَا

وَمَوَاعِظَهُمَا وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا

يَتَمَعَّرُونَ مِنْ . . . وَكَيْفَ دَفْنَا

مِنْ بَيْنِ الْخَلْقِ مَعَ جَدِّي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَسَى الْمُنُورُونَ

غَيْرُهُمْ يَقُولُ النَّاسُ يَا مَهْدِي آلَ مُحَمَّدٍ

مَا هُنَا غَيْرُهُمَا إِنَّمَا دَفْنَا مَعَهُ لَاهُمَا

حَلِيقَتَا رَسُولِ اللَّهِ (ص) وَأَبَاؤُا وَفَجَّحْتِيهِ

فَيَقُولُ لِلْخَلْقِ بَعْدَ ذَلِكَ أَخْرِجُوهُمَا

مِنْ تَبْرُحِيحًا فَيُخْرِجَانِ عَفْصِينَ طَرَبِينَ

لَمْ يَخْبِرْ خَلْفَتَهَا وَلَمْ يَتَّخِذْ نَوْذَمًا

بِالْعَفِيفَةِ وَلَيْسَ ضَجِيحِي جَدِّكَ غَيْرُهُمَا

فَيَقُولُ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ يَقُولُ غَيْرَ

هَذَا أَوْ لَيْسَ فِيهَا فَيَقُولُونَ لَا

فَيَوْمَرُ إِحْرَامًا جَمَاهَا شَلَاةً أَيَّامًا ثُمَّ

يُنْشَرُ الْخَبْرُ فِي النَّاسِ وَيَنْظُرُونَ لِمَهْدِي

وَيَكْشِفُ الْجُدْرَانَ عَنِ الْقَبْرِينِ وَيَقُولُ

بما یفعل  
 لکن ابیان للناس هدی و عظیم للمؤمنین  
 انما القرآن لکریم و کتب مکین

# قرآن مجید

لکست ترا کلام المظهر و النور

الحمد لله که ترجمه با مجادہ حکمی معجمان اہلبیت کو مدت آرزو تھی منہ فہم  
 تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از استفادہ دقیقہ شناسی موزق راہی منیکم و  
 مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلیٰ اللہ تعالیٰ  
 بحسن استہام و سعی بالاکلام حاجی آغا شہزاد احمد صاحب کربلائی

و مشہدی دہلوی -  
 لکھنؤ  
 لاہور

### خلفائے ثلاثہ ظلمات کا مصداق تھے

## كان الخلفاء الثلاثة مصداق الظلمات (والعياذ بالله)

SHAIKHEEN WERE TYRANTS.

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول دہلوی افتخار بک ڈپو کرشن عمر لاہور ہارہم استقبال پریس لاہور

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول دہلوی افتخار بک ڈپو کرشن عمر لاہور ہارہم استقبال پریس لاہور

۴۰۶ النور ۲۲

الظُّلْمَانِ مَا هِيَ حَتَّىٰ ذَابُوا لِأَسْفَلِ سَائِرِ الْبَنِيَّةِ ۗ وَأَوَّلُ ظُلْمَتٍ مِّنَ الظُّلْمَانِ فِي تَقْرِيبِ نَفْسِهِ مَوْجِعٌ مِّنْ مَّوْجِعِ النَّارِ ۗ وَمِنْهُ مَن قَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِن قَبْلُ ۗ هُوَ أَعْيُنُ النَّاسِ وَمِنْهُ يُجْعَلُ لِكُلِّ فِتْنَةٍ مَّقَالِدٌ ۗ وَالظُّلْمَانِ مَن ظَلَمَ فِي حَقِّهِ مَوْجِعٌ مِّنْ مَّوْجِعِ النَّارِ ۗ وَمِنْهُ مَن قَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِن قَبْلُ ۗ هُوَ أَعْيُنُ النَّاسِ وَمِنْهُ يُجْعَلُ لِكُلِّ فِتْنَةٍ مَّقَالِدٌ ۗ وَالظُّلْمَانِ مَن ظَلَمَ فِي حَقِّهِ مَوْجِعٌ مِّنْ مَّوْجِعِ النَّارِ ۗ وَمِنْهُ مَن قَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِن قَبْلُ ۗ هُوَ أَعْيُنُ النَّاسِ وَمِنْهُ يُجْعَلُ لِكُلِّ فِتْنَةٍ مَّقَالِدٌ ۗ

ظلمات کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ظلمات میں سے پہلے جو لوگ اللہ سے کفر کر چکے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ نے آگ کی آگ سے پہلے ہی آگ میں ڈال دیا ہے۔ دوسرے حصے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ظلمات میں سے وہ لوگ جو اللہ سے کفر نہیں کر چکے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ نے آگ کی آگ میں ڈال دیا ہے۔

ظلمات کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ظلمات میں سے پہلے جو لوگ اللہ سے کفر کر چکے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ نے آگ کی آگ سے پہلے ہی آگ میں ڈال دیا ہے۔ دوسرے حصے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ظلمات میں سے وہ لوگ جو اللہ سے کفر نہیں کر چکے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ نے آگ کی آگ میں ڈال دیا ہے۔

ظلمات کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ظلمات میں سے پہلے جو لوگ اللہ سے کفر کر چکے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ نے آگ کی آگ سے پہلے ہی آگ میں ڈال دیا ہے۔ دوسرے حصے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ظلمات میں سے وہ لوگ جو اللہ سے کفر نہیں کر چکے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ نے آگ کی آگ میں ڈال دیا ہے۔

ابوبکر اور عمرؓ شیطان کے ایجنٹ تھے

کان ابوبکر و عمر عمیلا الشیطان . (نعوذ باللہ من ذالک)

HAZRAT ABU BAKR رضی اللہ عنہ AND HAZRAT UMAR رضی اللہ عنہ WERE THE FOLLOWERS OF SATAN.

قرآن مجید مترجم ترجمہ مولوی مقبول دھولوی افتخار بک ڈپو کرشن نگر لاہور بارہم استقلال پریس لاہور

۱۴ آیت	۶۷۲	الحج ۲۳
أَتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ	جسکو علم دیا گیا ہے وہ یہ جان لیں کہ حق تمہارے پروردگار ہی کی طرف سے ہے پس وہ اس	
فَتُخْبِتُ لَهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ	پر ایمان لے آئیں پس ان کے دل ان کے لڑنے میں جو جائیں اور مقرر اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے	
أَمَنُوا إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ	ہیں مراد مستقیم تک پہنچا دینے والا ہے اور جو لوگ کافر ہو گئے وہ تو ہمارے	
كُفَرُوا فِي مَرْبِئَةٍ مِّنْهُ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ	اسکی طرف کوشش میں رہیں یہاں تک کہ قیامت ان کو ایک ایک آئے گی	
بَعْتَهُ أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ يَوْمَ عَقِيبِهِ ۝	یا انوکھے دن کا عذاب ان پر آجائے گا	
الْمَلِكُ يَوْمَئِذٍ يَكْفُرُ بَيْنَهُمْ . فَأَلْذِينَ	اختیار اس دن خدا ہی کو ہو گا دی انکے اپنی فیصلہ کرے گا اب جو ایمان لائے	
أَمَنُوا أَوْ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّتِ النَّعِيمِ ۝	اور جنہوں نے نیک عمل کئے وہ نعمت والی جنتوں میں ہوں گے	
وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَئِكَ	اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا پس انہی کے لئے	
لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي	فیل کرنے والا عذاب ہو گا اور جنہوں نے راہِ خدا میں ہجرت	
	منزل ۴	

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۷۲-۶۷۱ کی جگہ  
 ہے ہاں اس نے مرض کی یا رسول اللہ  
 ہے۔ اور ایک بکری ذبح کی اور اسکی  
 گوشت کو شوی کیا اور پانی پکے آگ  
 پر پھینکے، جب آنحضرت کے سامنے لگایا  
 تو آنحضرت کے دل میں آنسو پیدا ہوئی  
 کہ میرے ساتھ اسوقت علیؓ و فاطمہؓ و  
 حسنؓ و حسینؓ بھی ہوتے مگر اتفاقاً ہوا گئے  
 اسوقت ابوبکر و عمر ہجران دونوں کے ہم  
 علیؓ کے ساتھ تھے اور خدا جانتا ہے کہ یہ  
 آیت نازل کی وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ  
 قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ ذَلَّ  
 لَاتُخَدَّذُوا إِلَّا إِذَا فَتَقَى الْفُلُ  
 الشَّيْطَانُ فِي أَمْنِيَّتِهِمْ ۝ مطلب  
 یہ کہ یہ تمہارے لئے کوئی نئی بات نہیں  
 ہے۔ بلکہ تم سے پہلے ہی جو رسول اور  
 نبی و محدث گزرے ہیں ان میں کوئی  
 نے کوئی آندہ کی تو شیطان نے انہی  
 آندہوں کوئی نہ کوئی اڑانگا گا ہی  
 دیا۔ جیسے یہاں آئے اپنے دونوں بھائی  
 ابوبکر و عمر ہجرت کے ۱۲ سال قبل  
 اللہ کا پہلی الشیطان مطلب  
 یہ کہ شیطان جو اڑانگا گا ناراض خدائے  
 تعالیٰ کی شکوہ مشورہ فرماتا رہے یہاں  
 ان دونوں کے بعد علیؓ کے لئے آندہ  
 لگایا تھا آیتہ مطلب یہ کہ خدا  
 اپنی آیتوں کو کسی طرح مضبوط کرتا رہتا  
 ہے جیسے بنی اسرائیل کو زمین کی نعمت فرمائی ۱۲۔





# در المعانی

تألیف

# علامہ مجلسی

# در المعانی

مکتبہ انوار اسلامیہ  
تهران - خیابان بو جهری فن ۵۲۱۹۶۶

حضرت عمرؓ حضرت عائشہؓ پر لعنت حضرت معاویہؓ بائیس رجب کو واصل جہنم ہوئے تھے  
شیعوں کو چاہئے کہ اس دن شکرانے کا روزہ رکھیں

اللغة على عمر و عائشة . وانتقل معاوية في ٢٢ / من شهر رجب ، الى جهنم ،

TO INVOKE CURSE ON UMER رضي الله عنه . AYESHA. رضي الله عنها

رضي الله عنه DIED ON 22ND RAJAB. ALL SHIA'S MUST KEEP FAST TO CELEBRATE THAT DAY.

ژار العار تأليف علامہ عمر باقر مجلسی طبع (ایران ۱۳۷۸ء)

### اعمال ماہ رجب

۳۴

محرم و ہذا را اینداز دہن باشد فصل پنجم ذکر بیان فضایل و اعمال  
نصف آخر ماہ رجب است و شیخ طوسی و دیگران گفته اند کہ در روز  
ہجدهم این ماہ ابرہیم پسر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ از دنیا رفت پس  
حزن و اندوہ و لعن بر آنها کہ در این مصیبت نہانت کردند مناسبست  
خصوصاً عائشہ علیہا اللعنة و ابن عباس کہ یکی از محدثان شیعہ است گفته  
است کہ حضرت فاطمہ زہراء صلوٰت اللہ علیہا در روز بیست و یک ماہ رجب  
بغلام فدیہ از حال نمودہ اگرچہ خلاف مشہور است اما لعن بر فاندان و ظالمین  
ان جگر گوشہ حضرت رسالت بناہ کہ عمدتاً اہل اعراب و اعراب اللعنة و  
العذاب اللہ شدیادت و زیارت آنحضرت احیاً گامناست یعنی کہ مذکور  
خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ و شیخ مفیدن گفته است کہ در روز بیست و دو  
ایمانہ معاویہ علیہ اللعنة مجتہد و اصل شد است منجبت کہ این روز را  
روزہ بدانند دیگرانہ ابن نعمت و در روز بیست و سیم ایمانہ خارجیان  
نخیز زہرا لود برزان مبارک حضرت امام حسن مجتبیٰ صلوٰت اللہ علیہ  
زدند زیارت آنحضرت و لعن بر ظالمان و فاندان آنحضرت مناسبست و در  
روز بیست و چہارم این ماہ فتح خیبر بردست مجتہدای اسلام اللہ العالم علی  
بن ابی طالب مجاری شد و مرجب یهودی بردست آنحضرت کشته شد کہ  
اندوہنے انروز دیگرانہ ابن نعمت و زیارت آنحضرت مستحبست و شیخ  
ذکر کردہ است کہ شہادت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام در روز بیست  
و پنجم ماہ رجب واقع شد اما الحدیث بسیار در فضیلت این روز و ثواب  
روزہ اش وارد شد است و روایاتی نقل کردہ اند از ابن بابویہ و دیگران  
کہ حضرت رسول ص در روز بیست و پنجم ماہ رجب مبعوث برسال شد و ابن  
خالف مشہور است و الحدیث بسیار است کہ بعد از این مذکور خواہند شد  
اما در فضیلت روزہ اش شکی نیست چنانچہ از حضرت امیر المؤمنین صلوٰت  
اللہ علیہ منقولست کہ روزہ اش کفارت سال کاست و بسند  
بسیار معتبر از حضرت امام رضا علیہ السلام منقولست کہ هر کہ روز بیست  
و پنجم را روزہ دارد حق تعالیٰ روزہ او را کفارت ہفتاد سال گاہ کرداند

یہ کتاب کبرہ نقول حاصل تہذیب کیلئے لکھی ہے  
حضرات اہل سنت والجماعہ ملاحظہ فرمائیں !!

کتاب  
تشیع  
دھنقا  
کا  
حصہ دوم موزوم بہ  
مصحف

مؤلفہ و مرتبہ و مضاعفہ  
قدوة السالکین بیدۃ العارفين شمسوار عرضہ ملکوتیکہ تازمیدان ہوت محمد داغی  
عالم فاضل نعل مولانا و مقتدا جناب لوی محمد راہ عالم صاحب قبلہ و کعبہ  
مصطفوی حشمتی رضی اللہ عنہ

جکو

۱۹۱۹ء میں لکھی پھجائی مرزا امیر سلطان صاحب مصطفوی حشمتی ساکن دہلی نے  
مطبع نوالہ پل کھنور میں پتہ نام شمسید نور محمد صاحب لک مطبع چھپو کر بارہ دم مکر شائع کیا

حضرت عمر فاروقؓ اپنی بہن کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں ان کے والد نے اپنی بیٹی سے منہ کالا کیا تھا  
ولد عمر من بطن اختہ وقد زنی ابوہ باختہ (نعوذ باللہ)

HAZRAT UMER (RA) WAS BORN BY COMMITTING  
FORNICATION (RINA) WITH REAL DAUGHTER.

تذکرۃ الانساب فی قبائل العرب شیعہ، الامساب از محمد ماہ عالم ہشتی ۱۳۱۱ نور الطالع کستور

۲۳

کا بدل کر سکتے ہیں اور نہ دنیا میں گالی کا جواب گالی ہے بلکہ.....  
لیکن ہم ان کے مطاعن انساب کا ماحصل لیکر اور اہل علم شیعہ کا باقی انہیں جانچ کر منتقل کیا ہوا  
منقول سے دیتے ہیں جس سے ظاہر ہو گا کہ فرقہ شیعہ کو گالی گلوج کے سوا متاظرہ کا سابقہ نہیں  
کیا ہے کہ کسی مذہب کے اہل مذہب پر اعتراض اور اس کے مذہبی اصول اور اوس کے سلمات  
پر ہونا چاہیے لیکن حضرات شیعہ کے جملہ اعتراضات وہی ذیالی بلکہ داہی و لاواہی ہوا  
کرتے ہیں چنانچہ جوابات کے ملاحظہ سے روشن ہو گا ملاحظہ ہو۔

### فصل اول در مطاعن نسب فاروق متجانب شیعہ

برق لامع منظوم مصنفہ مرزا اصبح دہلوی کے آخری حصہ میں بحجاب مخاطب  
الہند لکھا ہے جن اشعار کا خلاصہ یہ ہے کہ ضمہا کہہ ہاشم بن عبدمنان کے گھر کی حبشیہ  
باندی چری ننگوئی باندہ کر اونٹ چرانے جایا کرتی تھی وہاں نفیل بن عبدالمزنی پھر قواد  
ہوا جس سے خطاب پیدا ہوا اور پھر نفیل کے بعد خطاب جو ان ہو گیا تھا تو خطاب نے تمہا کہ  
سے ختمہ کو جنوا یا لیکن ختمہ کے پیدا ہونے ہی گھر سے باہر ڈالوا گیا اتفاقاً ابوہل خال  
فاروق کا باپ ہشام بن مغیرہ اسے گھر لے گیا اور اسکی پرورش کی جب ختمہ جوان ہو گئی  
تو خطاب کا اس سے نکاح ہو گیا جس سے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے پس  
اس درشتہ کی مثال میں یہ پہلی صادق آتی ہے سے بھائی یہ بھتیجا یہ پنگی سوت کا بایا یہ  
جن یہ جایا دن میں جانی ہ اسکا باپ میرا بھائی ہ یہ شاعر تیرے جن صدی ہجری کے آخر  
میں ہوئے ہیں اور ابو عبد اللہ حسین بن احمد بن محمد بغدادی معروف بابن المہاجر بڑے  
ادیب و شاعر و کاتب تھے جکا انتقال بغداد میں ۳۱۰ھ ہجری میں ہوا انھوں نے حضرت فاروق  
کے نسب کی نسبت یہ لکھا ہے کہ شخص کہ جسکا دادا مامون بھی ہوا اور اسکا باپ بھی اویس  
موجد ہنسا کہ والد کا نام وامہ اختہ و عمتہ مان اوسکی بہن بھی ہوا اور اسکی چچھی  
اجد مان یغض الوہی لان ہینکرم یوم الفعیقہ بھی ہوا وہ زیادہ سزاوار ہے کہ صبی سول  
سے بغض کرے اور اوسکی یوم غدیر کی بیعت کا انکار کرے اسے اسکا نشان نعمت اللہ

یہ کتاب  
خاصاً تہذیب شیعہ کیلئے لکھی

حضرات اہل سنت والجماعت ملاحظہ فرمائیں !!

کتاب  
۱۔ کفر اثنیعیہ  
۲۔ کفر اثنیعیہ

کا  
حصہ اول، دوم،  
موسوم بہ

تنزیہ الانساب

قبائل العرب و شیوخ الاصحاب

مؤلفہ و مرتبہ و مضمنا

قدرة السائکین زبدة العارفين شہسوار عرضہ ملکوت یکمہ تازمیدان الہوت بجدت نامی بہت  
عالم اعلیٰ از زمین لانا مقتدا انجاری لوی محمد ماہ عالم صاحبہ و کیسہ مصطفوی چشتی

رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان کا باپ نامرد اور ماں فاحشہ تھی  
کان والد عثمان رضی اللہ عنہ عنیناً و امہ بغیا (والعیاذ باللہ)

THE FATHER OF HAZRAT USMAN رضی اللہ عنہ WAS IMPOTENT AND MOTHER  
WAS PROSTITUTE

حضرت الانساب فی قبائل الامراب شیوخ الامصاب از محمد ماہ عالم چشتی ۱۹۹۹ء نور المطالع کستور  
رد ہواست سیدہ ۶۶ بد برت سیدہ

کیا معنی کہ لفظ عثمان کا اذہ عم سے ہے اور تاج العروس شرح قاموس جلد آٹھ صفحہ ۳۱۸ میں استخوان شکستہ کے جوڑ پر بہ بیچارہ رہنے کو عم کہتے ہیں اور الف و نون نسبت کا ہے جو مکہ باب نامرد تھا اور ماں فاحشہ ہیں نہیں معلوم ہو سکتا کہ حضرت عثمان روی بنت گریز کی گود میں کیوں لکھو ہوئے اور ابن عفان کیوں لکھ سکتے اسی وجہ سے ماں باپ نے نام بھی ایسا چھانٹ کر رکھا کہ نام عثمان سنتے ہی انسان انکا بے جوڑ نسب سمجھ لے اور جو لفظ عم سے قطع نظر کیجئے تو لفظ عثمان بھی شرافت نسب پر دل نہیں کیونکہ مجموعہ لغات عربی ترجمہ قاموس میں عثمان کچھ معانی ہیں سائب کا بچہ اور اژدہ کا بچہ اور سرخاب کا بچہ غرض ان تینوں معانی سے آدمیت نہیں پائی جاتی اور چونکہ قائلان مومنین اور مودیان بانی اسلام کی سفارشیں کر کر کے اونکی جانوں کی معافیان دلوانا انکا شعار خاص تھا اسوجہ سے معافی اول و دوم پوری منطبق ہو گئے بلکہ اگر غور کیا جائے تو انکے سلسلہ نسب مشہورہ کی دو چار پشت کے نام تک بھی ذیل تھے مثلاً باپ کا نام عفان یعنی عفونت بھرا اور دادا کا نام عاص یعنی گنہگار اور پردادا کا اسمہ یعنی ذلیل بانڈی اور سکر دادا کا نام عبد شمس یعنی سورج کا بندہ یا سورج کا غلام الغرض جیسے حضرت ابو بکر و عمر شریف تھے کہ اول صاحب چڑھار زادے اور ثانی صاحب چرواہے زادے یا لکڑھار زادے تھے ویسے ہی آپ کے والد ماجد فالی اور عنث پیشہ شریف تھے اور علامہ جہول و معیوب اللانساب میں آپ کو یہ شرف خاص ہے کہ باپ کے جہول ہونیکے علاوہ اپنی ماجان بھی جہول لاکم تعین انتہی۔

عربی نسب حضرت عثمان کے یہ کھونے سکے حضرات شیعہ کے گیدہ مطاعن میں ہیں جو بالکل سلیٹ ہیں جس میں کوئی بھی کھر انہیں لیکن اسوس یہ ہے کہ اس کتاب کا موضوع تزیینت پروری ہے مادری نہیں اس مجبوری کے سبب موضوع کتاب کے مطابق ہفتوات شیعہ کا رد کھتے ہیں اور باقی مطاعن کے جو ابات کو قلم انداز کرتے ہیں ہولست علیٰ

شیعانِ علی زندہ باد      دشمنانِ علی مژدہ باد

یا علی مدو

حقیقہ

حقیقہ

در جواب

اس سالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے کتنی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفحاتی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں،

نوٹ:- اسے کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھائے

از قلم حقیقت رستم

خادمِ مذہبِ شیعہ و کمالِ محمد علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

حضرت عثمان پر من گھڑت الزام - (نعوذ باللہ)

افتراء المخترعة على عثمان رضی تعالیٰ عنه

A SELF CREATED ALLEGATION ON HAZRAT USMAN (RA).

۴۳۲

جماع میت کے جرم میں دو مرتبہ لگے اور خود نبی کریم کا اور حضرت علی کا اس لڑکی کو دفن نہ کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ حضور اس کے باپ نہ تھے۔ عثمان کے گدی نشین معاویہ کبیر نے بنو امیہ کی حکومت چمکانے کی خاطر عثمان کی بیوی کو نبت نبی مشہور کر دیا اور حدیثوں کے راوی اس چکر میں پھنس گئے۔

## جناب عثمان نے اپنی بیوی ام کلثوم کو قتل کیا

ثبوت ملاحظہ ہو۔

اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص ۴۴ فصل ۱۱ میں لکھا ہے۔ کہ اسمعیل بن علی فرماتے ہیں کہ میں انس بن جناب سے علم حدیث لینے آیا ہوں نے پوچھا تو کہا سے آیا ہے میں نے کہا کہ بصرہ سے اس نے کہا کہ بصرہ تو وہ شہر ہے کہ جس کے رہنے والے قاتل نبت نبی جناب عثمان سے محبت کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اگر عثمان نے ایک لڑکی کو قتل کیا تھا تو حضور نے دوسری کیوں دی۔

ارباب انصاف - ایک مرتبہ مذکورہ واقعہ میں نے میر صاحب کو سنایا انہوں نے فرمایا کہ عثمان نے پہلی بیوی رقیہ کو قتل نہیں کیا تھا بلکہ دوسری بیوی ام کلثوم کو اذیت جماع سے مار ڈالا تھا اور پھر خلیفہ ولید کی طرح اس کے مردہ سے ہمبستری کرتا رہا۔ اور پوری دنیا میں یہ پہلا خلیفہ ہے جس نے شرم دیا ہاں باڈر توڑ کر اپنی بیوی کے مردہ سے ہمبستری کی ہے اور نبی کریم کو اذیت دینے والا رحمت خدا کا حق دار نہیں ہے۔

پس شیعوں کے امام نے اسی لئے فرمایا ہے کہ جس نے نبی کریم کو اذیت دی ہے اسے خدا تو اس پر لعنت بھیجے۔ میں نے کہا میر صاحب شیعوں کا کتاب



مختلف کتابوں سے خود ساختہ رائے جناب عمرؓ عت المشائخ میں بتلاتے

کان عمر (رضی اللہ عنہ) مبتلی بعله اللواط (والعیاذ باللہ)

ACCORDING TO DIFFERENT SHIA BOOKS, HAZRAT UMER (RA) WAS SODOMIST.

سہم مسوم نی جواب نکاح ام کلثوم از حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

م ۳۳

تاریخ السنن لسانی ص ۲۱۰ باب التیس فی النکاح

۶۶۔ جناب عمر کی سیرت پر چلنے سے جناب امیر نے انکار کیا تھا چونکہ وہ سیرت غیر شرعی تھی

سنہ امام احمد بن حنبل ص ۱۵۰ عت الفرید ص ۲۱۰ تاریخ الخلفاء ص ۱۵۰

۶۷۔ جناب عمر نے چار بیکیر والی نماز جنازہ جاری کی یہ سنت عمر سے نہ کہ سنت نبویؐ (تاریخ الخلفاء

۶۸۔ جناب عمرؓ کے حضور میں غیر معصوم کو وسیلہ بنا کر دعا مانگتے تھے اور اس میں وہابی مذہب کی بربادی ہے) بخاری شریف ص ۲۰۰ کتاب الصلوٰۃ

۶۹۔ جناب عمر کے نسب پر اعتراضات - حوالے اسی کتاب میں مذکور ہیں۔

۷۰۔ جناب عمر کے عت المشائخ میں مبتلا ہونے کا ثبوت - بحث اسی کتاب میں مذکور ہے۔

۷۱۔ جناب عمر نے ام کلثوم بنت ابی بکرؓ پانچ سالہ شہزادی اپنے بڑھاپے میں شادی کی۔

حوالے اسی کتاب میں مذکور ہیں

۷۲۔ جناب عمر کا زوں کے گھر سے پیدا ہونے اور کافی عرصہ تک خود بھی کافر رہے - تاریخ الخلفاء ذکر اسلام

۷۳۔ جناب عمرؓ مرد و نہ نبیؐ میں وہی ہو کر نبیؐ کی حالت کے لئے مصیبت بن گئے۔ کیونکہ نبیؐ کی عائشہ

کو عمر کے مردہ جسم سے پردہ کرنا پڑنا تھا - مشکوٰۃ شریف ص ۱۵۰

۷۴۔ جب عمرؓ اپنی غلط کاریوں کے حساب سے قبر میں بارہ سال کے بعد فارغ ہوتے -

تاریخ الخلفاء ص ۱۵۰

۷۵۔ جناب عمر نے اپنے بھائی یار نبیرہ بن شیبہ کو زنا کی سزا دے پیمانے کی خاطر ایک گواہ کو

غلط ٹپا پڑھائی اور باقی تین گواہوں کو حد تہمت جاری کی

فیض الباری شرح بخاری ص ۲۸۶ مطبوعہ مصر - تاریخ الخلفاء ص ۱۳۶

۷۶۔ جناب عمر نے لٹکڑا سامہ کے براہ جانے سے گریز کیا تھا اور گریز کرنے والوں پر نبیؐ کی مہم کرنے

نفرین کی تھی - مدارج النبوة ص ۵۰ ذکر وقایع سنہ

۷۷۔ جناب عمر نے اسامہ کو دوبارہ امیر بنانے میں ابو بکرؓ کی مخالفت کی تھی اور ابو بکرؓ نے عمرؓ کی دادی

پکڑ کر کھینچی تھی - تاریخ کمال ابن اثیر ص ۱۶۱ ذکر انفاذ و پیش۔

جناب عمرؓ نبی کے گتیل تھے

کان عمر یسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم (والعیاذ باللہ)

HAZRAT UMER (RA) WAS IMPUDENT  
TO THE HOLY PROPHET (SAW)

سم موسم فی جواب نکاح ام کلثوم از حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین فحی ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۴۳۵

۷۸۔ جناب عمرؓ بیت ابوبکر کو ایک فتنہ اور فتنہ جانتے تھے۔ اس نصوص خلافت ابوبکر باطل

ہو گئی ریسرٹ جلید ص ۲۸۲ تاریخ کامل ص ۱۵۷

۷۹۔ جناب عمرؓ نے سیدہ فاطمہ زہراؓ کا ڈیوٹہ نرک چاک کر کے بی بی کو ناراض کیا تھا۔

سیرت جلید ص ۲۸۲ ذکروفات نبی

۸۰۔ جناب عمرؓ نے سعد بن عبادہ صحابی رسولؐ کے بے گناہ قتل کا حکم دیا تھا

سیرت جلید ص ۲۸۲ تاریخ یعقوبی ص ۱۱۳ صحیح بخاری ص ۱۱۱ باب رجم الجملی

۸۱۔ جناب عمرؓ خازنوں کی صفوں پر درز سے برساتا تھا۔ الامامت والسیاست ص ۲۸

۸۲۔ جناب عمرؓ نے نبیؐ کی بیٹی سیدہ فاطمہ زہراؓ کو ناراض کیا تھا اور بی بی نے فرمایا تھا کہ میں اپنے باپ

رسول اللہؐ سے عمرؓ کی شکایت کر دوں گی۔ الامامت والسیاست ص ۱۱۱

۸۳۔ جناب عمرؓ نے خلیفہ سازی کے لئے شہدائی والی بدعت جاری کی۔ تاریخ طبری ذکر شریعی

۸۴۔ جناب عمرؓ نے حق پر کی مقدار میں کی اور یہ مخالفت قرآن ہے۔ حمدنا عشرہ ذکر مطہر عمر۔

۸۵۔ جناب عمرؓ کو اپنی جان نبی کریمؐ سے زیادہ پیاری تھی۔ صحیح بخاری ص ۱۲۹ کتاب الایمان والحدود

۸۶۔ جناب عمرؓ کی تمام اولاد یزیدؓ کو از حق اور یہ لہن کی تربیت کا اثر تھا۔ صحیح بخاری ص ۱۵۵ کتاب الفتن

۸۷۔ جناب عمرؓ کا اقرار ابوبکرؓ کو نبی کریمؐ نے خلیفہ نہیں بنایا تھا (اس نصوص خلافت ابوبکرؓ میں)

صحیح بخاری ص ۱۱۱ کتاب الاحکام باب الاستخلاف

۸۸۔ جناب عمرؓ کا اقرار کہ حضرت علیؓ اور عباسؓ نے ابوبکرؓ کی خلافت کی مخالفت کی تھی۔ (اس حق علیؓ

کے ساتھ ہے) صحیح بخاری ص ۱۲۹ کتاب الممازہ فی باب رجم الجملی

۸۹۔ جناب عمرؓ نے نبیؐ کی شان میں تمسخری کی تھی اور نبی کریمؐ نے ناراض ہو کر عمرؓ کو دربار رحمت سے

نکال دیا تھا۔ صحیح بخاری ص ۱۲۱ کتاب الطب باب قول المریض تو مرا عمی

۹۰۔ نبی کریمؐ کی بیٹی سیدہ زہراؓ نے نصیحت کی تھی کہ عمرؓ کو میرے جنازے میں شامل نہ ہونے

دیا جائے۔ شرح ابن ابی عمیر ص ۲۷ طبروت

۹۱۔ جناب عمرؓ نبی کریمؐ سے اپنے باپ کا نام پوچھنے سے گھبرا گیا تھا (اس وال میں کہ لا کلابے)

جناب عمرؓ بے وضو نماز پڑھا لیا کرتے تھے

کان عمر یوم الناس علی غیر وضوء (والعیاذ باللہ)

HAZRAT UMER (RA) OFFERED HIS PRAYERS  
WITHOUT ABLUTION (WADOO.)

۲۲۶

صحیح بخاری ص ۲۶ کتاب العلم

۹۲۔ جناب عمرؓ نے مسجد نبویت الرضوان کو کاٹ دیا تھا (پس صحابہ کی سمیت رضوان کو برباد کر دیا)۔  
عمدة القاری شرح بخاری ص ۲۸۴ مطبوعہ مصر

۹۳۔ جناب عمرؓ کو نبی کریمؐ نے سوئی کے سوراخ کے برابر بھی مسجد کی طرف سوراخ رکھنے سے روک دیا  
تھا۔ حذب القلوب ص ۱۲۵

۹۴۔ جناب عمرؓ حالت جنابت میں بھی نماز پڑھا دیا کرتے تھے۔ کنز العمال ص ۲۲ کتاب الصلوٰۃ

۹۵۔ جناب عمرؓ نے حالت روزہ میں ایک کینیز سے بمبستری کر کے روزہ توڑ دیا تھا۔

کنز العمال ص ۲۲ کتاب الصوم

۹۶۔ جناب عمرؓ سوج ڈبے سے پہلے ہی روزہ افطار کر لیتے تھے۔ کنز العمال ص ۲۲ کتاب الصوم

۹۷۔ جناب عمرؓ نے سیرت ائمہؓ سے مذاکرہ کرتے تھے۔ تاریخ بغداد ص ۱۳۹ ذکر عبداللہ بن محمد ابن سیرت

۹۸۔ جناب عمرؓ کو نبی کریمؐ کی بیٹی سیدہ فاطمہؓ نے فرمایا تھا کہ میرے گھر سے نکل جاؤ ورنہ میں

میرے بال کھول کر تمہارے لئے بد دعا کر دوں گی۔ تاریخ یعقوبی ص ۱۱۶ خبر مستقیمہ

۹۹۔ جناب عمرؓ نے اقرار کیا تھا کہ لو کا حق لھلکنا یعنی نوجو میر ذکر حضرت لو کا

۱۰۰۔ جناب عمرؓ کو امام حسینؑ نے فرمایا تھا کہ انزل من منبرانی میر سے باپ کے میر سے انزاد۔

صواعق محرقة ص

۱۰۱۔ جناب عمرؓ نے ابو بکرؓ کی غیر قانونی حکومت منوانے کے لئے حضرت علیؓ کو قتل کی دھمکی دی تھی۔

الادامت والسیاست ذکر سمیت الی بکر

نوٹ۔ ع م ق مہ داغ داغ شدہ پنہ گھا کجا ہی

جناب عمرؓ کے بارے میں تو طاس ابین میں ذکر کئے گئے اعتراضات کے ثبوت میں جی

کتابوں کے حوالے دیئے گئے ہیں وہ تمام کتابیں السننت و دستوں کی ہیں اور مذکورہ اعتراضات

بطور نمونہ کے ہیں ورنہ نمایاں اور عیب تو حضرت عمرؓ میں بہت زیادہ ہیں جو بڑی کتاب میں مذکور

ہیں۔ مذکورہ خامیوں اور عیبوں کی وجہ سے جناب عمرؓ کو کم تر انسانیت سے اور نہ ہی صحابہ

خود ساختہ الزامات ہی الزامات

افتراءات مختلفہ متلاحقہ .

A PLENTY OF SELF CREATED ALLEGATIONS.

سہم مسوم فی جواب نکاح ام کلثوم از جنتہ الاسلام علامہ غلام حسین مجتبیٰ ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۲۱۲

- صحیح مسلم ۳۵۰ منہ نام احمد بن حنبل ۱۰۰ منہ ابی عیاس
- ۵۰۔ جناب عمر نے آذان میں الصلوٰۃ نیز من النوم کہنے کی بدعت کو جاری کیا۔  
نیل اودھار ص ۱۲۲ باب صفوۃ الأذان
- ۵۱۔ جناب عمر نے نماز تراویح کی بدعت جاری کی۔ صحیح بخاری ص ۱۰۰ کتاب الصوم
- ۵۲۔ جناب عمر کو نبی کہہ نہ نماز کی امامت کرنے سے روکا تھا۔ سیرۃ ابن ہشام ص ۲۵۲ ذکر وفاق النبیؐ۔
- ۵۳۔ جناب عمر کی بدعتی شکایت اصحاب نبی نے ابو بکر سے کی تھی۔  
اسد الغابہ ص ۱۶۸ بخاری شریف ص ۱۱۱ باب مناقب عمر
- ۵۴۔ جناب عمر کا علم غیب جاننے کا دعویٰ (تفسیر ساریتہ الجبل)
- علم غیب جاننے والا نبی سے سدا نہیں پوچھا صواعق محرقہ ص ۱۱۱ ذکر عمر و یا من الصفرة ص ۱۲۰
- ۵۵۔ جناب عمر کا ایک جن سے کشمی کرنے کا ڈھکوسلہ رکھو کہ یہ کہ تم عرب بچپن میں خالد بن ولید سے  
کشمی لڑا تھا اور نہ تک تڑوا بیٹھا تھا۔ ریاض النفرۃ ص ۱۱۱ فصل ۱۱
- ۵۶۔ جناب عمر نے اپنی بیٹی حفصہ کی طلاق کے وقت غم سے اپنے سر میں خاک ڈالی تھی اور یہ بدعت عمر  
ہے) حلیۃ الاولیاء ص ۱۱۱ معارج النبوة رکن چہارم باب ۵
- ۵۷۔ جناب عمر نے سیاہ لباس پہنا تھا (جو کہ بقول البہت روزخیوں کا لباس ہے) ریاض النفرۃ ص ۱۵۹
- ۵۸۔ جناب عمر نے عبدالرحمن صحابی کو گالیوں دی تھیں کہ یہ ذرعم امت ہے۔ الامت والیاست ص ۱۲۱
- ۵۹۔ جناب عمر کے کلام کی نبی کی نظر میں کوئی وقعت نہ تھی۔ صحیح مسلم ص ۱۲۱ غزوہ بدر
- ۶۰۔ جناب عمر فسق تھا۔ ابو بکر کی ایک تحریر پوچھو کہ اور سادیا۔ کتاب الاموال ص ۱۱۱ باب الاقناع
- ۶۱۔ جناب عمر نے اپنے نبیل ہونے کا اقرار کیا تھا۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۲۹ تاریخ نہیں ص ۱۲۱
- ۶۲۔ جناب عمر بیت المال سے قرض لے کر ٹال ٹول کرتا تھا۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۲۹
- ۶۳۔ جناب عمر ماتم بھی کرتا تھا جیسا کہ نعمان بن مقرن پر کیا تھا عقد النبی ص ۱۲۱
- ۶۴۔ جناب عمر نے ایک وقت میں تین طلاقیں کرنا تکبیر اور پھر زوراً ہی نکاح ثانی کے لئے حلالہ کی بدعت  
ابدات عمر سے اور نہ ہے) صحیح مسلم ص ۱۲۱ باب طلاق الثلاث
- ۶۵۔ جناب عمر کی ایک سرکشی نبی کریم کے حضور میں کہ اس میت کا جنازہ مت پڑھو

اہل تشیع کی طرف سے کذب و افتراء پر بنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے قرطاس ایض

حضرت عمرؓ یہودہ کلام کرتے تھے

كان عمر يتكلم بالكلام الفحش (نعوذ بالله من ذلك)

HAZRAT UMER (RA) USED INDECENT AND VULGAR LANGUAGE.

سہ مسوم فی جواب نکاح ام کلثوم از جتہ الاسلام علامہ غلام حسین عینی ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور  
۲۲۸

اچھے لوگ تھے تو جناب امیر نے بخاری شریف گواہ ہے کہ ابوبکر کی چھ ماہ تک بیعت  
کیوں نہیں کی تھی اور جو شخص چھ ماہ تک جھوٹا ہے وہ بعد میں تاویلات سچا خلیفہ بھی نہیں  
ہو سکتا۔

## جناب عمر کے متعلق قرطاس ایض

جناب عمر کی وہ خامیاں کہ جن کی وجہ سے وہ ملت مسلمہ میں

احترام کی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے

۱۔ جناب عمر نے نبی کی وفات کے وقت حضور کے حکم کو یہودہ کلام سے تعبیر کیا۔

(ادریہ عمر صاحب کی نبی کریمؐ کی شان میں آستخانی سے)

ثبوت۔ صحیح بخاری کتاب العلم ص ۲۰۰۔ صحیح مسلم باب ترک الوصیۃ ص ۱۱۱

۲۔ جناب عمر نے ابوبکر کی میر تقی میری حکومت منوانے کے لئے بیت نبیؐ کو ان کا کھجور کی دھکی

دی تھی (ادریہ آل نبی پر ظلم ہے) تاریخ طبری ص ۱۸۱

۳۔ جناب عمر نے ابوبکر کی غیر قانونی خلافت منوانے کی خاطر بی بی عتیقہ فاطمہ کو ہارتھا جس

سے بی بی کے شکم کا پیر شہید ہو گیا۔ الملل والنحل ص ۱۱۱ ذکر انطا میہ

۴۔ جناب عمر ابوبکر کو الیکشن میں کامیاب کرانے کی خاطر ان کے پونگ شیش پر کنٹرول کی

خاطر نبی پاک کے جنازہ کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ کنز العمال ص ۱۱۱ کتاب الخلافۃ من الامارۃ

۵۔ جناب عمر نے سیاسی غرض کی وجہ سے وفات نبیؐ کا انکار کیا تھا (ادریہ حکم قرآن کی مخالفت ہے)

بخاری شریف ص ۱۱۱ باب فضل ابی بکر ص ۱۱۱

۶۔ جناب عمر کو خدا اور رسول نے خلیفہ نہیں بنایا تھا بلکہ ابوبکر کی بوقت موت بے ہوشی میں عثمان

نے عمر کو نامزد کر دیا تھا۔ (ادریہ عدل و انصاف نہیں بلکہ وہی حق سے بغاوت ہے)

البطقات الکبریٰ ص ۱۱۱ ذکر وفات ابی بکر۔ تاریخ تمییز ص ۱۱۱

جناب عمرؓ کا موجودہ قرآن پر ایمان نہ تھا

لم یکن عمر یؤمن بالقرآن الموجود بین ایدی الناس .

HAZRAT UMAR رضی اللہ عنہ HAD NO FAITH ON PRESENT QURAN.

مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم از جتہ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۲۲۹

- ۷۔ جناب عمر نے اس لحاظ پر جس میں خلافت کی خاطر انہیں کا نام تھا لوگوں سے جو بیعت لی۔ اور یہ ایک بدعت ہے اور قرآن و سنت کے مخالف ہے (الامتنہ والسیاتہ ص ۱۵)
- ۸۔ جناب عمر کو لقب فاروق بہودلیوں نے عطا کیا تھا (اور یہ عطیہ عمر کے لئے کوئی فضیلت نہیں بلکہ بدعت ہے) اسد الغابہ ص ۱۵ تاریخ طبری ص ۱۵ مطبوعہ مصر
- ۹۔ جناب عمر کو لقب امیر المؤمنین۔ یدین ربیعہ یا مغیرہ بن شعبہ نے خوشامد کے لئے دیا تھا۔ پس اس لقب میں عمر کے لئے کوئی فضیلت نہیں ہے بلکہ یہ بھی ایک بدعت ہے (اسد الغابہ ص ۱۵) ذکر عمر۔ ادب المفرد للامام بخاری باب امیر المؤمنین کو سلام ص ۳۵۲
- ۱۰۔ جناب عمر کو اپنی خلافت میں شک تھا۔ تاریخ الخلفاء ص ۳
- ۱۱۔ جناب عمر کا اقرار کہ حضرت علیؓ مجھ کو اور ابو بکرؓ کو چھوٹا۔ گناہگار۔ دھوکے باز اور دنیا دار سمجھتے تھے۔ صحیح مسلم ص ۲۲ باب حکم الفی صحیح بخاری ص ۹۹ کتاب الاعتصام بالکتاب السنۃ
- ۱۲۔ جناب عمر کا موجودہ قرآن پر ایمان نہ تھا کیونکہ ان کے عقیدہ میں اصلی قرآنی کے دس لاکھ تالیف ہزار حروف ہیں اور موجودہ قرآن میں حروف کا یہ تعداد نہیں ہے۔ تفسیر اتقان ص ۸۸
- ۱۳۔ جناب عمر نے صلح حدیبیہ کے وقت نبی پاکؐ کی صلح پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ یہ کیا کھینگی ہے صحیح بخاری ص ۱۹۶ کتاب الشہادات باب شروط الجہاد
- ۱۴۔ جناب عمر اسلام لانے کے بعد کفار سے ڈر کر گھر میں چھپ کر بیٹھ گئے اور یہ انکی بزدلی ہے (بخاری شریف ص ۲) باب اسلام عمر
- ۱۵۔ جناب عمر نے صلح حدیبیہ کے وقت اقرار کیا تھا کہ مجھے نبوت پر شک گزرا ہے اور ایسا شک ایمان کی بربادی ہے (تاریخ فیس ص ۲۲ سنہ تفسیر خازن ص ۱۳)
- ۱۶۔ جناب عمر جنگ احد میں نبیؐ کو دشمن کے زرعے میں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور یہ نبیؐ سے بیوفائی ہے (تفسیر و منشور ص ۸۸) آل عمران۔ بخاری شریف ص ۲۹ کتاب التفسیر۔

ازالۃ الخفا ص ۲ مطبوعہ کراچی۔

## جناب عمرؓ کی بیویوں پر آوازیں کسا کرتے تھے کان عمر يطيل اللسان على ازواج النبي (والعيان بالله)

HAZRAT UMAR USED TO DECRY THE WIVES OF RASUL ALLAH ﷺ

سم مسوم فی جواب نکاح ام کلثوم از حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی ادارہ تبلیغ اسلام ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۲۳۰

- ۱۶۔ جناب عمر جنگ یمربین کفار کے مقابلے سے جھاگ اُٹے تھے اور لشکر لے ان کی بڑی کی شکایت کی تھی۔ المستدرک للحاکم ص ۳۲ کتاب المغازی از الامام الحنفی ص ۱۶
- ۱۸۔ جناب عمر جنگ حنین سے بھی جھاگ گئے تھے (اور اسلام کے لئے رسوائی کا باعث بنے) بخاری ص ۹ کتاب الجهاد
- ۱۹۔ جناب عمر نے جنگ خندق میں نبی کے اس حکم کی کہ "جاؤ کفار کی خبر لاؤ" نافروانی کی تھی تفسیر درمنثور ص ۱۸۵ اس الاخراب
- ۲۰۔ جناب عمر نبی کی بیویوں پر آواز سے کستا تھا جبکہ وہ رات کے وقت رخ حاجت کے لئے دینے سے باہر جاتی تھیں۔ صحیح بخاری ص ۳۷ کتاب الرضوع
- ۲۱۔ جناب عمر شراب حرام ہونے کے بعد بھی شراب پیتے رہے المستوف فی کل فن سے مستوف باب تحریم خمر
- ۲۲۔ جناب عمر کو شراب کے حرام ہونے کا یقین نہ آتا تھا اور کلام خدا پر اعتبار نہ آتا تھا۔ مسند امام احمد حنبل ص ۲۱۶ مسند عمر سنن نسائی ص ۲۸۱ باب تحریم خمر
- ۲۳۔ جناب عمر کی دنیا سے جاتے وقت آخری غذا شراب تھی۔ ریاض المنصرۃ ص ۳ ذکر وفات عمر
- ۲۴۔ جناب عمر کا ایمان پر مرناسکورک ہے۔ شرح فقہ اکبر ص ۱۰ مطبوعہ مصر
- ۲۵۔ جناب عمر کو گالیاں دینا کفر نہیں ہے شرح فقہ اکبر ص ۱۰ مطبوعہ مصر
- ۲۶۔ جناب عمر کا نام ابن مسعود نے خلافت کی خاطر نبی پاک کے سامنے پیش کیا تھا لیکن نبی کریم نے اسے ناپسند فرما کر ٹھکرا دیا فتاویٰ عبدالحی ص ۱۴
- ۲۷۔ جناب عمر کا آرزو کرنا کہ کاش میں پانچ سو تار یہ آرزو کرنا ناشکری اور کفر ہے (نور الابصار ص ۸۶ ذکر عمر
- ۲۸۔ جناب عمر جہنم کا تالا ہے اور بہتر تو یہ تھا کہ جہنم کا گیٹ ہوتا)

جناب عمرؓ اپنی بیویوں سے غیر فطری فعل کرتا تھا

كان عمر رضي الله عنه يأتي ازواجه في ان بارهن (العياذ بالله)

HAZRAT UMAR (RA) USED TO HAVE UNNATURAL  
SEXUAL INTERCOURSE WITH HIS WIVES.

۴۳۲

صحیح بخاری ص ۹۶ ریاض السنۃ ص ۶۶

۴۰۔ جناب عمرؓ دربار نبویؐ میں شور وغل کرتا تھا (جو کہ دربار رسالت کی توہین ہے)

صحیح بخاری ص ۹۶ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة

۴۱۔ جناب عمرؓ نے اپنی بیوی حفصہ سے وہ بات پوچھی جو بیوی سے پوچھی جاتی ہے کہ عورت کتنی مدت کے بعد مشہور کے لئے بتی قرار ہوتی ہے۔ ازالۃ الخفا ص ۱۶۱ فصل ولا تاریخ الخفا ص ۱۶۱

۴۲۔ جناب عمرؓ کے وقت لوگوں کے گھروں میں جھانک کر ان کے عیب تلاش کرتا تھا (جو کہ حکم قرآن کی مخالفت ہے) ازالۃ الخفا ص ۲۶۹

۴۳۔ جناب عمرؓ اپنی بیوی سے غیر فطری طریقے پر مجبوری کرتا تھا۔ (اس چیز نے ان کی خلافت کو چار پانچ گنا دینے) ترمذی شریف باب التفسیر پارہ ۱۰ ص ۱۶۱ سنن امام احمد ص ۱۶۱ ص ۱۶۱  
سنن ابن عباس۔

۴۴۔ جناب عمرؓ نے بقول مساویہ انت رسول میں اختلاف کا بیج بویا ہے (اور اس چیز نے امت کو گمراہ کیا ہے) عقد الفرید ص ۲۱۲ ذکر ذنات عمر۔

۴۵۔ جناب عمرؓ کے وقت ذنات نبوہاشم کی حق تلفی کے باعث بنے چین تھے۔ (اور یہ ظلم کا اقرار ہے) صحیح بخاری ص ۱۳۱ باب مناقب عمر

۴۶۔ جناب عمرؓ نے حضرت علیؓ کو اپنے کسی کار خلافت میں شریک نہیں کیا تھا (اور یہ ان کے بغض کا منہ بولتا ثبوت ہے) مروج الذهب ص ۱۶۱ ذکر معاویہ

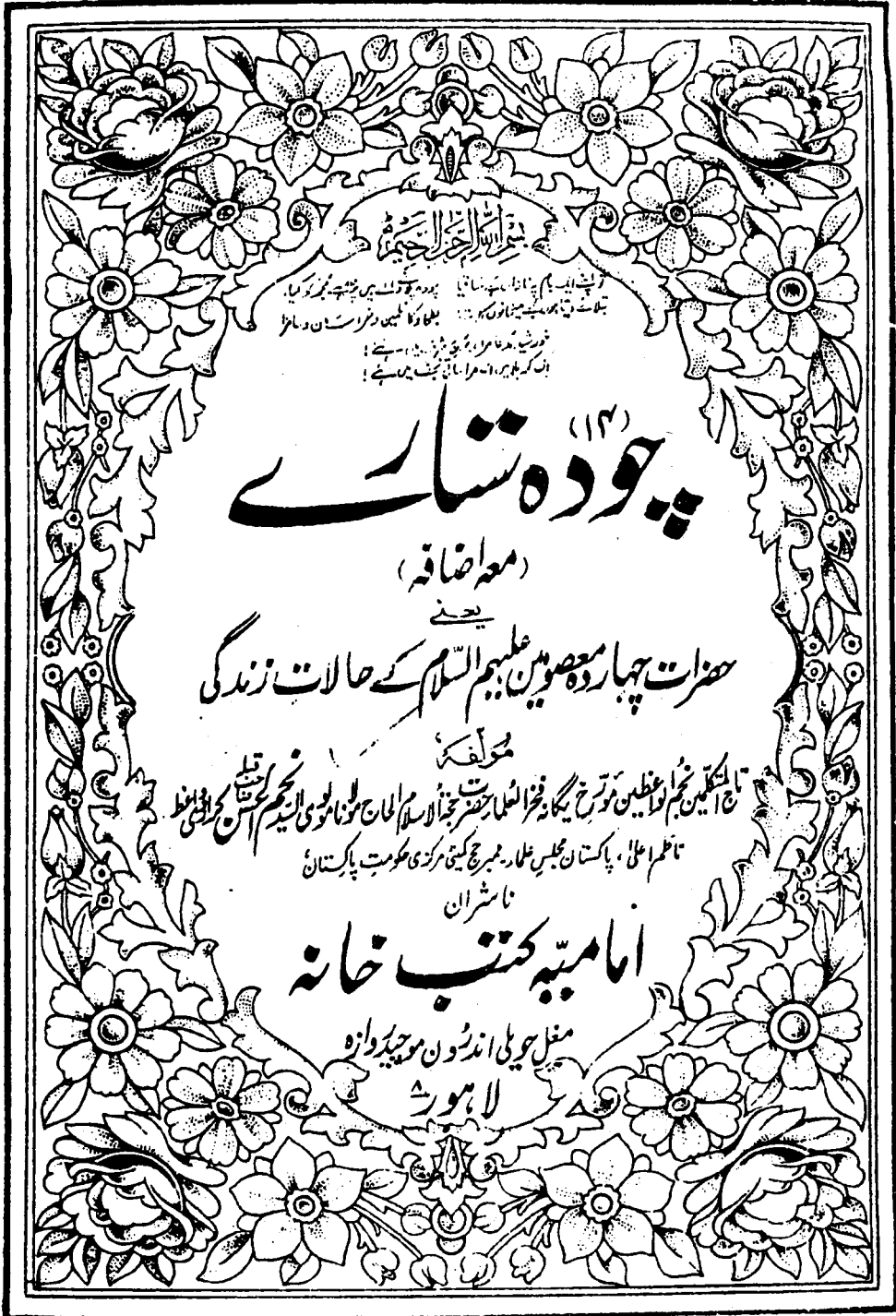
۴۷۔ جناب عمرؓ نے نبی کریمؐ کو بجائے قرآن مجید کے تورات منساکر اذیت دی تھی۔

مشکوٰۃ شریف باب الاعتصام بالکتاب والسنة ازالۃ الخفا ص ۱۶۱

۴۸۔ جناب عمرؓ کے وقت ذنات جنگ اسلامی کا چھیا ہی ہزار روپیہ ان کے ذمہ واجب الادا تھا (اور یہ مسلمانوں کے مال میں دھاندلی ہے) اسد الغابہ ص ۱۶۹

۴۹۔ جناب عمرؓ نے منقہ النساء کو حرام کیا تھا (حالانکہ قانون سازی کا حق صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے)





حضرت عثمانؓ کی توہین اور عقیدہ الاثناعشری

امانة عثمانؓ وعقيدة الاثناعشرية

AN INSULT OF HAZRAT USMAN .(RA) AND SHI'ITE  
DOCTRINE.

۵۸۴

بنو العیون، ارشاد مفید، اعلام الوری، جامع عباسی، صواعق محرقہ، مطالب الرسول، شواہد النبوت  
ارجح المطالب، بحار الانوار، مناقب وغیرہ۔

**حدیث نعل اور امام عصرؑ**

نعل ایک ہموئی تھا، جس سے حضرت عائشہؓ حضرت عثمانؓ کو تشبیہ دیا کرتی تھیں، اور رسول اسلام علیہ السلام کے بعد فرمایا کرتی تھیں :- اس نعل اسلامی عثمان کو قتل کر دو۔ (ملاحظہ ہو، نہایت اللغظہ علامہ ابن اثیر جزری ص ۳۲۱) یہی نعل ایک دن حضور رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پر راز ہوا۔ مجھے اپنے خدا، اپنے دین، اپنے خلفاء کا تعارف کرائیے، اگر میں آپ کے جواب سے مطمئن ہو گیا، تو عثمان ہو جاؤں گا۔ حضرت نے نہایت لطیف اور بہترین انداز میں خابقی عالم کا تعارف کرایا، اس کے بعد دین اسلام کی صداقت کی "قال صدقت" نعل نے کہا آپ نے بالکل درست فرمایا پھر اس نے عرض کی مجھے اپنے وصی سے آگاہ کیجئے اور بتائیے کہ وہ کون ہے یعنی جس طرح ہمارے نبی حضرت موسیٰ کے وصی یوشع بن نون ہیں اُس طرح آپ کے وصی کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میرے وصی علی بن ابی طالب اور ان کے فرزند حسن و حسین پھر حسین کے صلب سے نوبت قیامت تک ہوں گے۔ اُس نے کہا سب کے نام بتائیے آپ نے بارہ ناموں کے نام بتائے، ناموں کو سننے کے بعد وہ مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں نے کتب آسمانی میں ان بارہ ناموں کو اسی زبان کے الفاظ میں دیکھا ہے۔ پھر اُس نے ہر وصی کے حالات بیان کئے، کر بلا کا ہونے والا واقعہ بتایا۔ امام مہدی کی غیبت کی خبر دی اور کہا کہ ہمارے بارہ اسباط میں سے لادنی بن برخیا غائب ہو گئے تھے۔ پچھڑدلوں کے بعد ظاہر ہوئے اور از سر نو دین کی بنیادیں استوار کیں۔ حضرت نے فرمایا اسی جرح ہمارا بارہواں جانشین امام مہدی محمد بن حسن طویل مدت تک غائب رہ کر ظہور کرے گا۔ اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (غائبا المقصود ص ۱۲۲ بحوالہ ذرائع السمیعین جمہوری)۔

**علامات ظہور مہدی علیہ السلام کے متعلق آرباب عصمت کے ارشادات**

امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے پیشاں علامات ظاہر ہوں گے، پھر آخر میں آپ کا ظہور ہوگا۔ مغرب و مشرق پر آپ کی حکومت ہوگی۔ زمین خود بخود تمام ذمائن اگل دے گی، دنیا کی کوئی ایسی زمین نہ باقی رہے گی جس کو آپ آباد نہ کر دیں۔ علامات ظہور میں چند یہ ہیں۔

(۱) عورتیں مردوں کے مشابہ ہوں گی۔ (۲) مرد عورتوں جیسے ہوں گے (۳) عورتیں زمین جیسی چیزیں گھوڑے سائیکلوں پر سواری کرتے لگیں گی۔ (۴) نماز جان بوجھ کر فضا کی جانے لگے گی۔ (۵) لوگ خواہشات نفسانی کی پیروی کرنے لگیں گے (۶) قتل کرنا معمولی چیز سمجھا جائے گا (۷) سونہ

مختصر ترجمہ و تعارف

# فصل الخطاب

فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب

للعلامة المرزا حسين بن محمد تقى النورى الطبرسى الشيعى الامامى

محمد الفاروقى النعمانى — رفیق دارالمؤلفین کراچی

ناشر مرکزیه حزب الاسلام لاہور

صحابہ کرام کو جرائم پیشہ اور منافقین تحریر کیا گیا ہے

ذکر الصحابة بارتكاب الجرائم النفاق

THE HOLY COMPANIONS (SAHABA) ARE MENTIONED AS  
CRIMINAL AND HYPOCRITE.

۲۱

قریش کے ستر آدمیوں کے نام میٹ دیے گئے

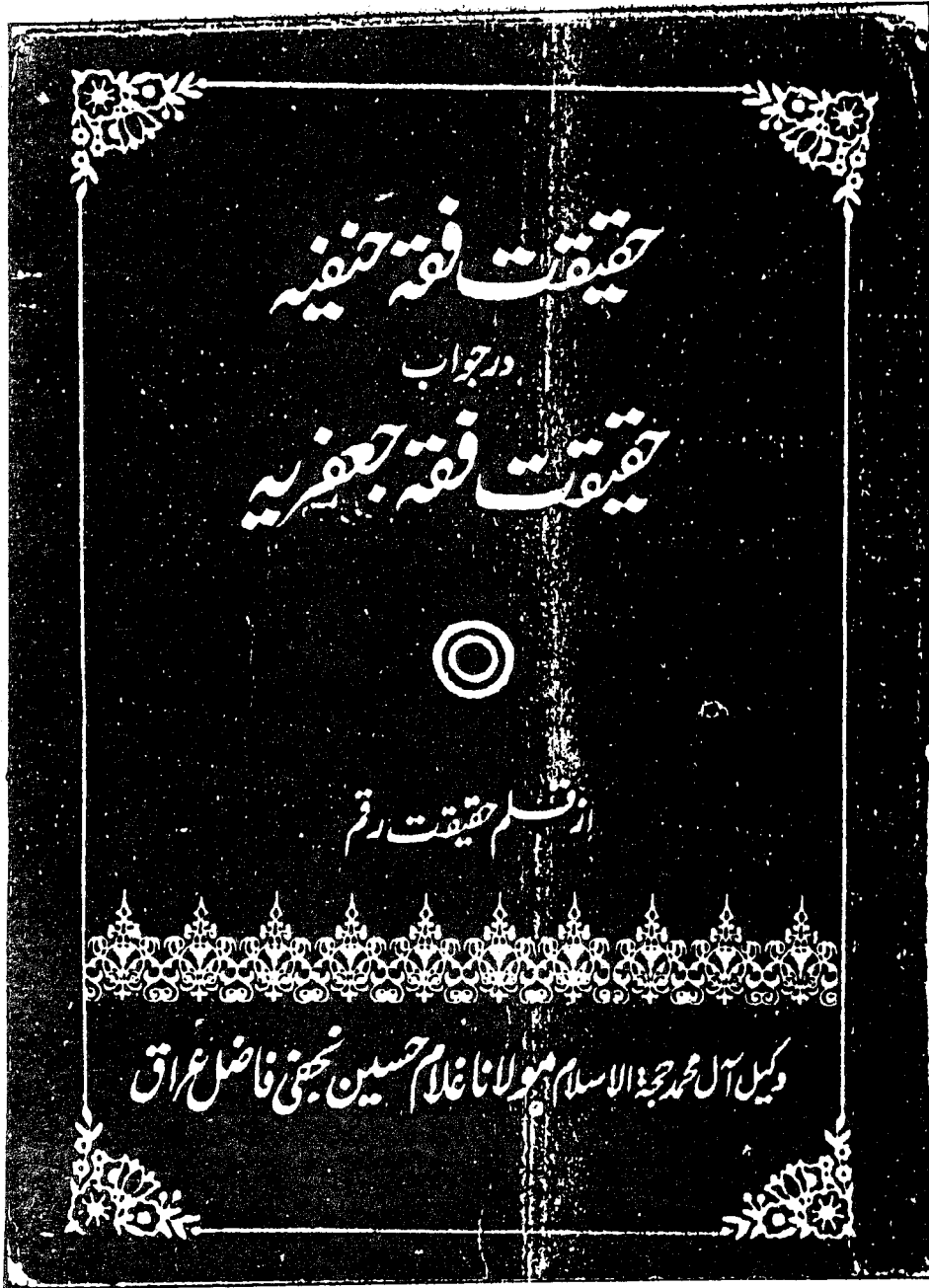
قرآن میں ابولہب کا نام کیوں باقی رکھا گیا ہے

علاحدہ نوری لکھتا ہے  
موجودہ قرآن میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام  
مع ان کے آباء کے نام میٹ دیئے گئے ہیں۔ مگر  
ابولہب کا نام صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو  
ایذا دینے کے لئے نہیں میٹا گیا کیونکہ وہ آپ  
کا چچا تھا۔  
وَسَلَّمَ لَانْهٖ عَمَّ  
(فصل الخطاب ص ۱۲۵/۲۳۸ باب اول مقدمہ شامشہ)

بڑے بڑے جرائم پیشہ منافقوں کے نام قرآن میں کنایتیہ ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کا فعل نہیں ہے

شیعوں کے پہلے امام جناب علیؑ کا پہلا ارشاد

ان الکنایۃ عن اسماء اصحاب  
الجرائم العظیمۃ من المنافقین  
فی القرآن لیست من فعلہ تعالیٰ  
وانھا من فعل المغیرین المبدلین  
الذین جعلوا القرآن عصبین  
واعراضوا الدنیا من الدین  
..... انہم اثبتوا فی الکتاب ما  
لم یقلہ اللہ لیلبسوا علی الخلیقۃ  
بڑے بڑے جرائم پیشہ منافقوں کے نام قرآن میں کنایتیہ ذکر  
کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا فعل نہیں یہ کام منافقوں کا ہے۔  
جنہوں نے قرآن میں تفسیر تبدیل کر کے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے  
کیا۔ اور دنیا کے عوض دین کو بیچ ڈالا  
انہوں نے قرآن میں وہ باتیں درج کی ہیں جو  
اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمائی تھیں تاکہ حق و باطل کی  
آیز مشس سے مخلوق کو دھوکہ دیں  
(فصل الخطاب ص ۱۳۰ باب اول مقدمہ شامشہ)



ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت کا عقیدہ گدھے کے عضو تناسل کی مثل ہے  
کیونکہ جیسی خلافت ویسا عقیدہ چاہئے

عقیدۃ خلافة ابی بکر و عمر مثل ذکر الحمار ۱۱ (نعوذ باللہ من ذالک)  
لانہ لابدوان تكون العقیدة مثل الخلافة .

ASSIMILATION OF SHAIKHEEN'S CALIPHATE WITH PENIS OF AN ASS.

حقیقت فقہ حنیفہ در جواب حقیقت فقہ جعفریہ جو الاسلام غلام حسین نجفی جامع السنن اربعہ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۷۲

تناسل بڑھے تو بڑھتا چلا جاتا ہے اور جب غائب ہو تو بائیں  
پتھر ہی نہیں۔

انما ضاقت یومیہ میں

نوٹ۔ سنی فقہ بٹے بٹے۔ سنی علماء کی زبانی یہ ہے بیچارے سنیوں کے  
عقیدے کی شان۔ بات بھی کسی حد تک درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ  
ابوبکر و عمر و عثمان کی خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے  
کہ یہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ بائیں گدھے کے عضو تناسل کی مثل ہے  
کیونکہ جیسی خلافت ہو اس کے لئے ویسا ہی عقیدہ چاہیے۔

یہ حوالہ کتاب "پچھ" اکابرین کے جواب پارے "نور شاہ رضوی  
پیش کردہ جمعیت قدام رضا سے منقول ہے

مذہب اہلسنت میں نشان تقیہ

۱۰۔ سنی فقہ میں ہے قال الحسن التقیۃ الی یوم الفیامۃ

حسن بصری کہتا ہے کہ تقیہ کرنا قیامت تک جائز ہے

بخاری شریف ص ۱۹ کتاب الاکراہ

نوٹ۔ سنیوں کے نزدیک تقیہ نام ہے جھوٹ بولنے کا اور حق کو چھپانے  
کا۔ پس سنیوں کو مبارک ہو کہ ان کی فقہ میں تقیہ نام ہی کا چھپانا اور

۱۰۔ یعنی حق کو چھپانا

کائنات کا بدترین گستاخ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم! نوٹ لکھتا ہے کہ اگر  
خصیتین پر شلہ (ابوبکر و عمرو عثمان) کا نام لکھ کر مہستری کیجائے تو ازال نہ ہوگا (نعوذ باللہ)  
احق الناس علی الصحابة . كتب الملاحظة أنه من كتب علی

خصیۃ أسماء الخلفاء الثلاثة عند الجماع لا ینزل فلا ینزل

A WORST IMPUDENT OF SAHABA WRITES THAT BY  
WRITING THE NAMES OF SHAIKHEEN ON TESTIS,  
EJACULATION CANNOT TAKE PLACE.

تحفہ ضیفہ در جواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ - ۲۵ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

دیوبندی شریعت میں کنوار بن لوٹانے کی ہدایات

الرحمۃ ص ۱۲۶ میں لکھا ہے کہ جو دیوبند بن میل کا پتائے کر اگھسے روٹی  
مبجی کر شرمگاہ میں رکھے گی اگر اسکا پر وہ بکارت زائل ہو چکا ہے تو غوث  
پاک کی برکت سے دوبارہ لوٹ آئے گا مجرب شاخہ علم کا اپنے  
گھروں میں سے تجربہ شدہ نسخہ ہے نوٹ علامہ دیوبند کے تجربات اور  
ہدایات پر اسلام کو بڑا فخر ہے۔

مسئلہ کرنے کے لیے فقہ دیوبندی کی خصوصی ہدایات

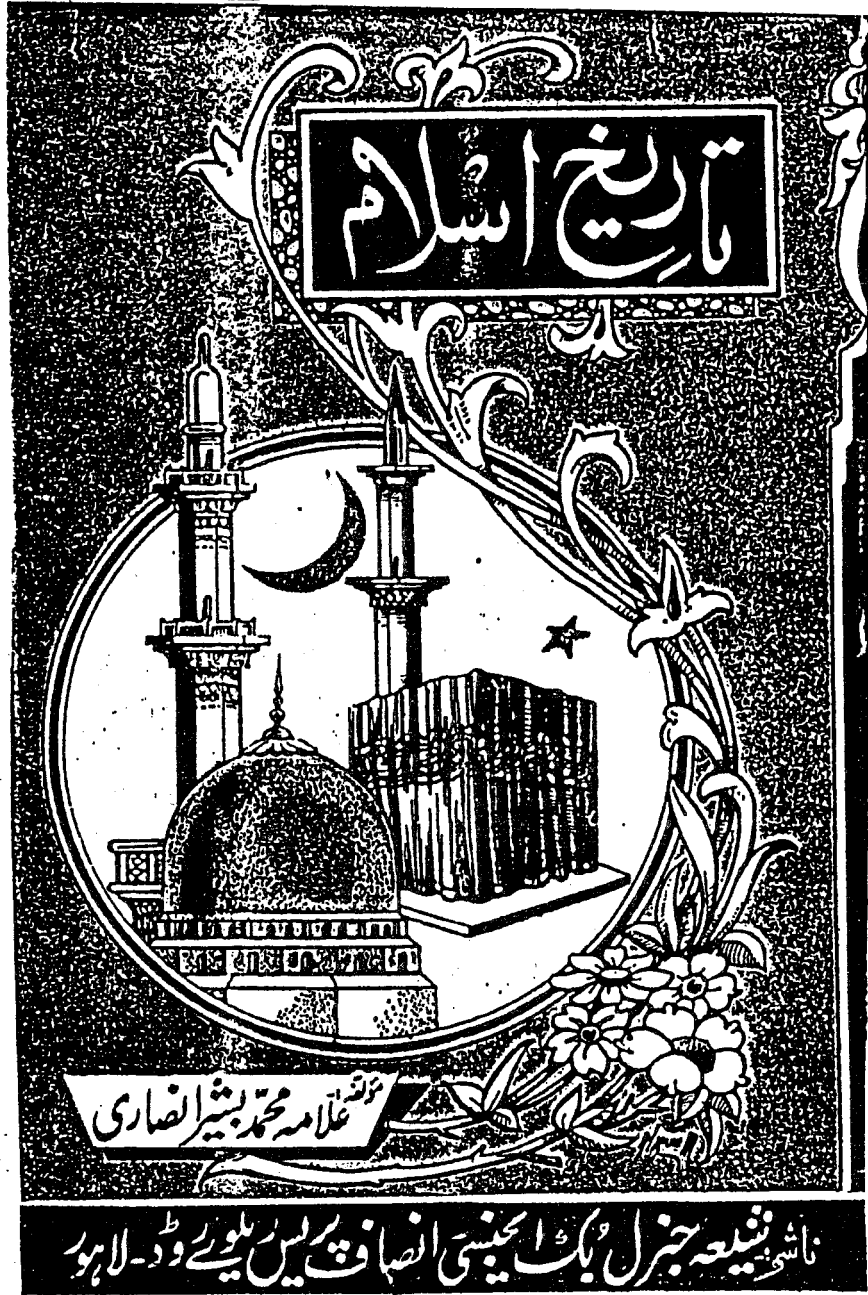
کتاب الرحمۃ ص ۱۵۳ میں لکھا ہے کہ جو دیوبند اور دہا بن مقوڑا سا گیا کا  
دودھا دیکھ شہد لاکر چاٹنے اسکا مسل کر جائے گا۔

دیوبندی احتلام کرو کرنے کے لئے الرتائل کے ارد گرد مان کا نام لکھیں

کتاب الرحمۃ ص ۱۲۷ میں لکھا کہ علی فخذہ الامین آدم و علی  
الایسر فخذہ فلا یجتمہ کہ جو دیوبندی اپنی دائیں ران پر آدم اور بائیں  
پر حوا کا نام لکھے اسکو احتلام نہ ہوگا نوٹ اور اگر خصیتین پر شلہ کا نام لکھ  
کر مہستری کی جائے تو ازال نہ ہوگا۔

مولانا محسن علی بلال گنجی شیخ الحدیث کو دعوت فکر

اعلیٰ حضرت اپنی فقہ عائشہ اور عثمانیہ میں سے پیشاب پینا اور منی کھانا  
بلکہ پاخانہ کھانا جائز ہے اور ہر قسم کے حیوانات کے الرتائل ہر نماز





حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و طلحہؓ اور زبیرؓ منانقول میں سے ہیں

کان ابوبکر و عمر و عثمان و طلحة و الزبير من المنافقين .

HAZRAT ABU BAKRؓ, HAZRAT UMARؓ, HAZRAT USMANؓ,  
HAZRAT TALHAؓ, HAZRAT ZUBAIRؓ WERE AMONG  
APOSTATES.

تاریخ اسلام از علامہ محمد بشیر انصاری ۳۹۷  
انصاف پریس ریلوے روڈ لاہور

وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ نَعْمَتِي دَرَكَيْتُمْ نَكْمَةً أَيْسَلَامَ دِينِيَا، یعنی آج میں نے تمہارا  
دین تمہیں کامل کر دیا اور اپنی نعمت تمہیں پر تمام کر دی اور تمہارے دین کے طور پر اسلام کو  
پسند کر لیا۔ اس کے بعد حضرت نے فدیر کا جلسہ برخواست کیا اور مدینہ تشریف لے آئے۔

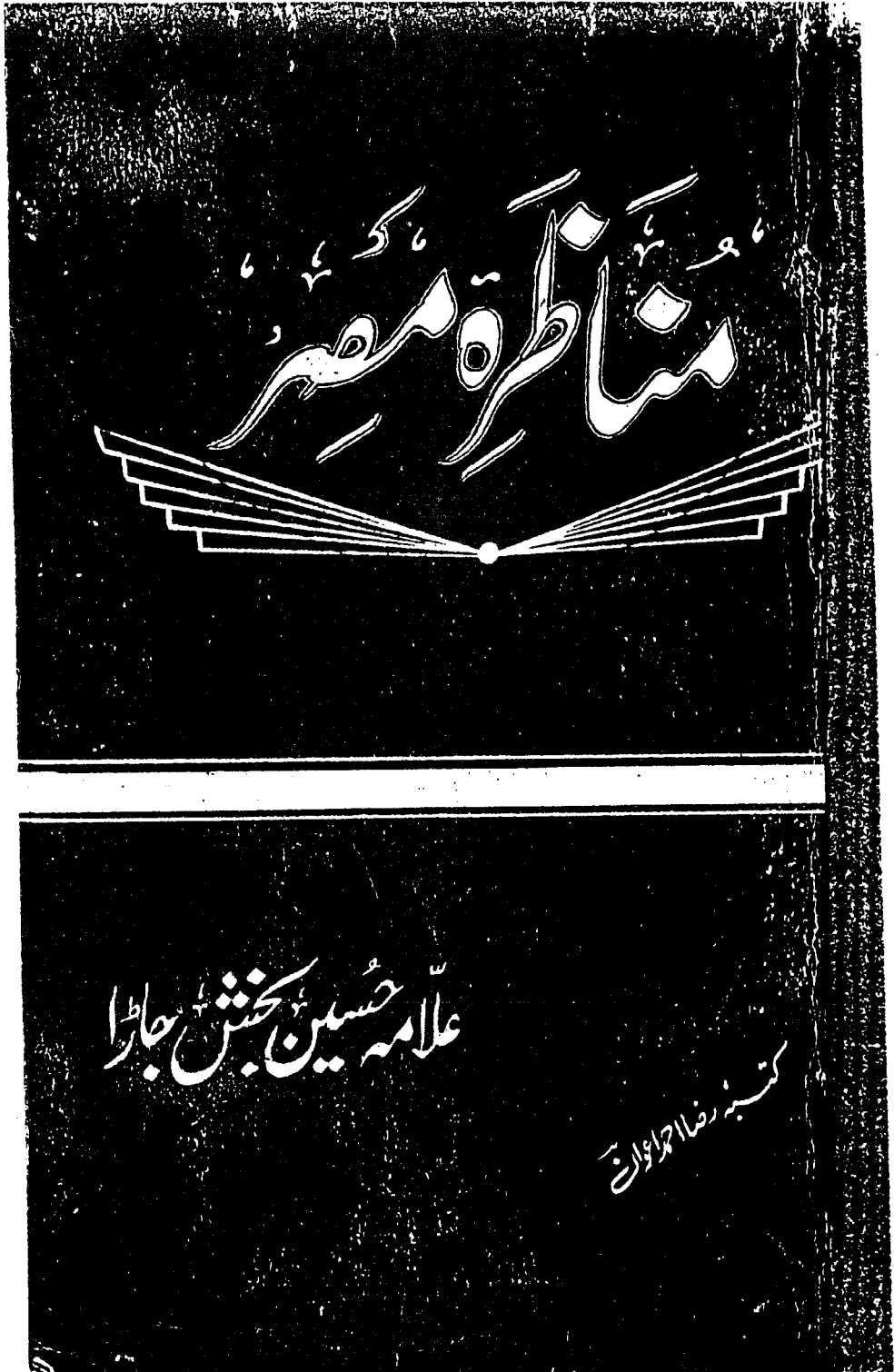
## فصل بیست و سوم

ابو عبیدہ جراح کو امین کیوں کہا جاتا ہے

فدیر غم کے اجتماع میں صحابہ کرام نے علیؓ کو مولا اور امیر المؤمنین مان کر بیعت تو کر  
لی مگر اکثر حضرات کے دل میں حسد کی آگ جلتی رہی اور وہ بدستور منافق کے مرض میں مبتلا  
رہے۔ جب یہ حضرات مدینہ پہنچے تو حضرت ابوبکرؓ کے گھر آئے اور ایک صحیفہ تحریر کیا،  
اوداس پر دستخط کر کے ابو عبیدہ جراح کے سپرد کیا اور اسے اس صحیفہ کا امین قرار دیا گردہ  
منافقین میں ابو عبیدہ اسی دن سے امین کے نام سے پکارے جانے لگا۔

اس کی تعبیل یہ ہے کہ فدیر سے مدینہ آتے ہوئے جب سرکارِ دو عالمؐ غم سے صدمہ  
گزر گئے تو جنابِ عزیز کے غلام سالم نے دیکھا کہ جناب ابوبکرؓ، عمرؓ اور ابو عبیدہ جراح باہم  
سرگوشیاں کر رہے ہیں۔ سالم نے کہا: کیا حضورؐ نے ایسی سرگوشیوں سے منع نہیں فرمایا؟ ان  
تینوں نے کہا کہ اگر تم حضورؐ کے پاس ہماری شکایت نہ کرو تو آؤ تم بھی ہمارے ساتھ شامل  
ہو جاؤ۔ چنانچہ سالم بھی ان کے ساتھ گھل مل گیا۔ امدانوں نے سارا راز اس پر فاش  
کر دیا۔ کہ ہم لوگ علیؓ کی امامت و امارت کو ہرگز پسند نہیں کریں گے اور ان کی بیعت کو  
توڑ دیں گے اور حضورؐ کی رحلت کے بعد خلافت پر قابض ہو جائیں گے۔

غرض مدینہ میں پہنچے تو ابوبکرؓ کے گھر منانقول کا ایک گروہ اکٹھا ہوا۔ جن میں چودہ  
تو رہی اصحابِ عقبہ تھے جنہوں نے حضورؐ کے نائب کو بھڑکانے کی ناکام کوشش کی تھی۔  
ان چودہ کے نام یہ ہیں: (۱) ابوبکرؓ (۲) عمرؓ (۳) عثمانؓ (۴) طلحہؓ (۵) عبد الرحمن بن  
عوفؓ (۶) سعد بن ابی وقاصؓ (۷) ابو عبیدہ بن جراحؓ (۸) معاویہ بن ابی سفیانؓ  
(۹) عمرو بن العاصؓ (۱۰) ابو موسیٰ اشعریؓ (۱۱) میسرہ بن شعبہؓ (۱۲) اوس بن حذافانؓ  
(۱۳) ابو ہریرہؓ (۱۴) ابو طلحہ انصاریؓ ان کے علاوہ دوسرے بیس منانقول نے بھی  
شرکت کی اور صحیفہ پر جو نتیس منانقول نے دستخط کئے صحیفہ کے کاتب کے فرائض سعید



خلفاء ثلاثہ اور تمام صحابہ کرامؓ کی تکفیر

تکفیر الخلفاء الثلاثة و جميع الصحابة رضوان الله عليه اجمعين

DESECRATION OF SAHABAS (HOLY COMPANION) ﷺ

مانگو معزاز حسین محل جاڑا

۵۰



## ایمانِ ثلاثہ

سچی مناظرِ حجابی فوراً بحث کا ایک نیا دروازہ کھولتے ہوئے کہا کہ شیعہ لوگ  
خلفائے ثلاثہ کے ایمان کے منکر ہیں۔ حالانکہ وہ ایمان دار نہ ہوتے تو رسول اللہ ان سے  
رشتہ نہ کرتے۔

شیعہ مناظرِ علوی نے جواب دیا۔ بے شک شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ  
لوگ (ثلاثہ) دل و جان سے مومن نہیں تھے۔ البتہ ظاہرِ آذانی طور پر وہ اسلام کا  
اظہار کرتے تھے اور حضرت رسالتؐ کا یہ دستور تھا کہ جو لوگ کلمہ شہادتین زبان پر  
جاری کر لیا کرتے تھے وہ ان کا اسلام قبول کر لیتے تھے خواہ کلمہ پڑھنے والے منافق ہی  
کیوں نہ ہوں پس ایسے لوگوں کے ساتھ آپؐ مسلمانوں کا سا برابر بنا کرتے تھے اسی بنا پر  
آپؐ نے ان سے رشتہ بھی قبول کر لیا۔



صراطِ علیٰ حی نمسکہ

## مناظرہ

تالیف

عالم و عارفِ علومِ ربانی مولانا شیخ ابوالفتح رازی مدظلہ العالی

مترجمہ

مولوی سید نبیارت حسین مہملہ قتب کاظمی مرزا پوری

مترجم کتاب حیاتِ القلوب - جلال العیون و حق الیقین وغیرہ



ہفتہ

امامیہ کتب خانہ - معنل جلی

انڈرون موہن پورہ - لاہور

حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کی توہین اور حضرت معاویہؓ پر لعنت  
 اہانة الشيخين واللعن على سيدنا معاوية . رضی اللہ عنہم  
 DESECRATION OF HAZRAT ABU BAKR (RA), HAZRAT  
 UMER(RA), AND CURSE TO HAZRAT MUAVIYA (RA)

سائیکو حسین از شیخ ابو الفتح رازی کی ترجمہ مولوی سید بشارت حسین ناشر امامہ کتب خانہ لاہور

۴۴

اور بنی خزرج کے نو ہزار لوگوں کی اور قیس بن سعد کی اور مالک ابن نویرہ اور ان کے دس ہزار  
 ساتھیوں کی ان سے مخالفت سب پر عیاں ہے کہ ان لوگوں نے ابو بکرؓ کی بیعت نہیں کی۔ اس لئے  
 ابو بکرؓ نے خالد بن ولید کو ان کے خلاف لشکر دے کر بھیجا۔ اس نے اس مومن کو مع اس کے  
 اس ہزار اشخاص قبیلہ کے قتل کیا اور ان کے مال و اسباب سب لوٹ لئے اور ان کی عورتوں  
 و بچوں کو قید کر لیا۔

اسے ابراہیمؓ بتا کس طرح خواص اُمت کا اجماع ہوا۔ خدا سے ڈرنا اور اپنے اس اعتقادِ حق  
 سے باز آجاؤ اور خدا و رسولؐ پر ایسی جرأت نہ کرو۔ اسے ابراہیمؓ اگر اجماع اُمت کا خلافت ابو بکرؓ میں  
 اعتبار ہوا اور اجماع پر اتفاق ہوا ہو تو پھر یزید اور باقی بنی امیہ جو کفرانِ دین ہیں یوں امام نہ ہوں  
 کیونکہ ان سے اس قدر لوگوں نے بیعت کی کہ ابو بکرؓ کی بیعت کرنے والوں سے صد گونہ زیادہ تھے  
 لہذا اس صورت سے معاویہ و یزید ملعون اور باقی بنی امیہ سب امام ہوئے۔ اور اسی لڑائی کے  
 فرمیں شک نہیں ہو سکتا جن کے وہ امام ہوں جنہوں نے فرزندِ رسولؐ کا سر کاٹا اور ان کے  
 بیعت کو برہنہ اڈنٹوں کی پشت پر سوار کر کے اسیری میں لے گئے اور مدت دراز تک انہیں  
 مول کو سب و شتم کرتے اور برا کہتے رہے۔

اسے ابراہیمؓ قبیل عثمان پر البتہ اہل اسلام کا اجماع منقذ ہوا جو اُمت کے خواص و عوام  
 اجماع ہے کہ اسلام کے تمام شہروں سے لوگوں نے خطوط لکھے اور لوگوں کو عثمان کے قتل  
 زہیب و تحریر کی۔ ملک مصر سے تقریباً تیس ہزار اشخاص اُس کے ظلم کی شکایت کرنے آئے  
 تھے۔ اور اتفاق کر کے یکبارگی اس پر حملہ کیا اور اُسے بری طرح قتل کیا۔ اور چند روز تک  
 اس کے پیروں میں دسی ماندھ کر مدینہ کے گلی کوچوں میں لٹھینچتے رہے۔ اور مسلمان گروہ گروہ  
 آتے تھے اور اس کے سر پر ٹھوگریں مارتے تھے اور اس کے ظلم کی شکایت کرتے تھے۔ اسے  
 ابراہیمؓ چونکہ عمر بن الخطابؓ خالد بن ولید اور بنی امیہ کے منافقوں کے ایک گروہ کو علیؓ سے  
 اوت فطری تھی اس لئے یہ تمام فسادات برپا کئے اور کہتے ہزار مومنین کو قتل کیا اور کہتے

بصالح الخصال منک منہا یکا اردو کے اندرون و بیرون کے مشہور و نامور علماء

# میرزا محمد اسحاق



انرا افادات  
میں سے  
عظیم  
مولانا محمد اسماعیل  
قدس سترہ



مؤلف و مرتب:  
مولانا اسحاق  
ناصر حسین نجفی

میرزا محمد اسحاق عظیم الیوسی  
22 APR 51  
بصالح الخصال منک منہا یکا

## خلفائے ثلاثہ پر غصب خلافت کا الزام

اتهام غصب الخلافة على الخلفاء الثلاثة رضوان عليهم اجمعين .

THE CALIPHATE OF SHAIKHEEN WAS BASED ON USURPTION

توہمات شیخہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل ناشر مبلغ اعظم الیڈی ر 22- سلاٹ ٹاؤن خوشاب

۷۵

ابھی آیا ہی نہیں تھا۔ یہ تو ان کے چیلوں چانٹوں کی شورشس حتیٰ ورنہ ابوبکر کا وہاں موجود ہونا مصرح دکھلائیے۔ میرے مقابل دوست جس جلاء العیون سے آپ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ اس میں تو صاف تصریح ہے کہ شیخ مفید و شیخ طوسی و شیخ طبرسی و جمیع محدثین فریقین نے روایت کی ہے کہ جب حضرت نے زلت فرمائی تو منافقین، مہاجرین و انصار مثل عبدالرحمن بن عوف و ابوبکر و عمر و غیبہ نے اہل بیت رسالت کو اسی حالت میں چھوڑ دیا اور ان کی تعزیت کو نہ آئے اور نہ منہ تجہتہ و تکفین حضرت ہوئے۔ بلکہ سفینہ بنی ساعدہ میں غصب خلافت کے لئے گئے اور اسی وجہ سے ان میں سے اکثر کو نماز جنازہ حضرت نصیب نہ ہوئی۔ جناب امیر نے بریدہ کو ان کے پاس بھیجا کہ حضرت پر نماز پڑھنے کیلئے حاضر ہوں مگر یہ نہ آئے۔ یہاں تک کہ ان کی بیعت اس وقت تمام ہوئی جبکہ حضرت دفن ہو چکے تھے۔

اور یہی اہل السنن کی مشہور و مستند کتاب کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ میں حضرت عروہ سے روایت ہے کہ عن عروہ ان ابا بکر وعمر وعلم لیشجد ادفن اللہبی وکانا فی الانھام اذ فتن قبل ان یرجعوا۔ یعنی عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ جو حضرت ابوبکر کے خاص نواسے اور اسماء بنت ابوبکر کے فرزند اور جنہوں نے کہ ابوبکر اور عمر دونوں جنازہ اور دفن پیغمبر خدا میں حاضر نہیں ہوئے اور وہ دونوں انصار میں تھے۔ اور حضور ان دونوں کے واپس از سفینہ ہونے سے پہلے دفن کر دیئے گئے۔

بیچے حضرات! یہ ہے آپ کے ثلاثہ کے جنازہ پڑھنے کی حقیقت جسے آپ سننے کے لئے مدت سے تڑپ رہے تھے۔ ذرا ان روایات کا جواب دیکر ابوبکر کا بالتصریح جنازہ پڑھنا ثابت تو کیجئے اور انعام لیجئے۔ اگر آپ کو ابوبکر کا نام کسی کتاب سے نہیں مل رہا تو دیگر علماء کی امداد حاصل کریں اور ابوبکر کا بالتصریح جنازہ پڑھنا دکھادیں روپوں کا نام سن کر آپ کی رال تو ٹپک پڑی مگر بغیر نام دکھانے کے آپ کو کون دے۔ اب نہ سہی پھر بھی اگر دکھادیں تو آپ انعام کے حقدار ہیں۔

اور ہاں اردو دان حضرات جو عربی

نہیں جانتے سبیل نعمانی کی انصار و ق سے ثلاثہ کا ترک دفن رسولی ملاحظہ

خلفاء ثلاثہ پر اور حضرت معاویہؓ پر بے جا الزامات

افتراءات کاذبہ علی الخلفاء الثلاثة و علی سیدنا معاویہ بن ابی سفیان

BASELESS ALLEGATIONS ON FIRST THREE CALIPHS  
AND HAZRAT MUAVIYA (RA)

نوحات شیعہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل ناشر مبلغ اعظم اکیڈمی R5-22 پبلٹ ٹاؤن خوشاب

49

ثابت ہے۔ اور باقی شرط انصاف الشوری للمہاجرین والا نفاصا پر معاویہ کے اعتراض کا جواب ہے۔ اور وہ اعتراض یہ تھا۔ کہ معاویہ کہتا تھا کہ عقیق اس لئے خلیفہ نہیں کہ میں اور ابی شام انتخاب عقیق کے وقت حاضر نہ تھے۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ آپ کے سلمات سے ہے۔ کہ شوری مہاجرین اور انصار کا حق ہے اور ابی شام نہ مہاجر ہیں نہ انصار۔ جن کا معاویہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ بلکہ آج تک معاویہ کے مریدوں سے بھی اس کا جواب نہ بن پڑا۔ اور اس فقرہ کی تشریح اہل السنّت کی مستند کتاب عقدا الفریدہ جلد ۳ میں موجود ہے واعلم انک من الطلقاء الذین لا تحتل لهم الخلافة ولا یدخلون فی الشوری کہ اے معاویہ تو تو آزاد شدہ اسیروں میں سے ہے جن کیلئے عند المہاجرین والا نفاصا تو خلافت کا حق ہے نہ شوری کا۔

اور فان اجتمعوا علی رجل وسموه اماما کان ذلک اللہ رضا یہ کیفیت شوری کا بیان ہے کہ مہاجرین اور انصار کے نزدیک شوری کا یہ مطلب ہے کہ اگر وہ کسی آدمی پر جم جم جائیں اور اس کا نام امام رکھیں تو وہ اللہ کے نزدیک بھی پسندیدہ ہے۔ مگر جب معاویہ نے عقیق کو امام نہ مانا تو اپنے سلمہ قاعدے کی یہاں بھی خلاف ورزی کی فان خرج عن امرهم خارج بطعن ابدیعة ردوا فی ماخرج منه فان ابی قاتکوا۔ یہ شوری کسی شی کی مرتبہ آئین کی امر و فخر کا بیان ہے۔ جس کی بنا پر آپ نے معاویہ اور اس کے اصحاب اور عائشہ اور اس کے حواریوں کو خارج اور بدعت اور واجب القتال قرار دے دیا۔

الفرق اس الزامی خط سے ثلاثہ کی خلافت اور معاویہ کی بغاوت اور فائزہ وغیرہ کے خروج کی قطع کہی دی۔ اب اگر سنّی خلافت عقیق کو حق سمجھیں تو معاویہ اور عائشہ کو یہاں نہیں ملتی اگر نہ سمجھیں تو خلافت ثلاثہ کی بیج کئی ہوتی ہے۔ یہ تھا جناب امیر کا الزام۔ اور اس خط کو الزامی ثابت کرنے کے لئے مبلغ اعظم نے اہل السنّت کی مستند کتاب عقدا الفریدہ جلد ۳ میں اسطبر و منبر سے اس مکتوب کی ابتدا میں یہ تصریح الفاظ دیکھئے و کتب ابی معاویہ جلد ۲ تحتہ الجمل سلام علیہ اما بعد فان بیعتی بالمدینة لوصتک وانت بالشام۔ لانه با یعنی الذین الخ۔



## خلفاء ثلاثہ کی تکفیر

## تکفیر الخلفاء الثلاثة رضوان الله عليهم اجمعين .

## DISOWNING OF FIRST THREE CALIPHS.

فتوحات شیخ اعظم مولانا محمد اسماعیل ناشر مبلغ اعظم اکیڈمی 5R-22 سیٹلٹ ٹاؤن خوشاب

40

چنانچہ یہ یعنی لعل حسین صاحب کے دخل در معقولات کی حقیقت - جو وقت اس بحث پر صرف ہزارہ مبلغ اعظم کے وقت میں شامل نہ کیا گیا -

اس کے بعد قبلہ مبلغ اعظم نے پھر تقریر شروع کی - کہ حضور یہ وعدہ خلافت تو ایمان والوں سے ہے جس کے اعمال صالح ہوں اور ان کی خلافت کا اعلان اللہ تعالیٰ بذریعہ رسول کرے جیسے پہلے خلفاء کا کر چکا ہے - اور اس کے واسطے سے دین محکم ثابت کرنے کا اور خوف کے بعد ان کو امن آئے گا اور وہ اللہ کی عبادت کریں گے اور وہ شرک نہ کریں گے - اور ان کی خلافت کا منکر اور مخالف فاسق ہوگا -

اولاً ایمان کاملی شرط ہے - مگر ایمان ثلاثہ ثابت نہیں - شرط ایمان ساتے رکھے اور اپنے خلفاء کا ایمان ثابت کیجئے - اس سے بعد آپ نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ پیش کیں :-

یعنی سوائے اس کے نہیں - کہ مومن

وہ ہیں جو ایمان لائے ساتھ اللہ اور رسول کے - پھر انہوں نے شک نہ کیا اور انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا - وہی سچے لوگ ہیں -

اتما المؤمنون امنوا بالله

ورسوله ثم لم يرتابوا وجاهدوا  
باموالهم وانفسهم في سبيل الله  
اولئك هم الصادقون -

(پہلا مجرت)

پس ثابت ہو کہ ایمان کے لئے تصدیق اور اطمینان قلب کی ضرورت ہے -

لیکن مشکل کو یہ ہے کہ مندرجہ صفات ایمان ثلاثہ صحابان کو نصیب نہیں - پھر آپ نے اہل السنۃ کی کتابوں سے عمر کا شک فی البتۃ پیش کیا تفسیر خازن جلد ۱ اور درمنثور جلد ۱ سے یہ عبارت پڑھی

قال عمرو بالله ما شكك منذ اسلمت الا ابو مسني - یعنی حضرت عمر نے کہا کہ میں جب سے ایمان لایا تھا مجھ کو کبھی شک واقع نہ ہوا مگر آج کے دن (یعنی صلح حدیبیہ کے دن) پھر اہل السنۃ کی مشہور کتاب فتح الملہم شرح صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۶ سے یہ عبارت پیش کی :-

پس حضرت عمر کے سینے میں کوئی ایسی چیز واقع ہو گئی جس کو حضور نے اس کے چہرے سے

فوقع في صدره عروشي

عرفه النبي في وجهه حتان

وَعَلَى اللَّهِ الَّذِينَ آمَنُوا

\*( کتاب )\*

## مصائب النواصب

( در رد نواقض الروافض )

( تالیف )

قاضی سید نورالذہ شوشتری

شہید سنہ ۱۰۱۹ قمری ہجری

.....

« ترجمہ »

آقا میرزا محمد علی مدرس رشتی چہار دہی نجفی

متوفی سنہ ۱۳۳۴ قمری ہجری

.....

( نگارش و حواشی )

( آقای مرتضی مدرس چہار دہی )

.....

برمائیہ :

آقای حاج سید احمد کتابچی مدیر

## کتاب فروشی و چاپخانہ اسلامیہ

( تھران - خیابان بوذرجمہری )

تلفن ۶۹۱۶

.....

چاپخانہ اسلامیہ

# حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ کی عنہ کی تکفیر اور نفاق کا الزام

اتهام التکفیر والنفاق لسیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

## DISOWNING AND ALLEGATION OF HYPOCRISY ON HAZRAT ABU HURAIRA. رضی اللہ عنہ

مصائب الزمام در رد نواقض الروايف از قاضی نور اللہ سوہتری 1019 جری (طبع ایران)

— ۵۱ —

### (۱- ابوہریرہ)

از شگفتی های لعاجت و نفاق ایشان است کہ عمل بہ یک خیر را وادارند و هر گاہ از پیشوایان ائمہ اثنی عشری ۴ روایت شود باور ندارند و گواہ و دلیل میخواهند روایت ابوہریرہ را باور دارند و بآن عمل می کنند بسا آنکہ حضرت محمد ص در بارہ اش فرمود: «ان فیک لشمیتہ من الکفر» و در زمان پیغمبر ص بہ حضرت افترا زد و ہم چنین روایت کرد کہ پیغمبر فرمود هر کس یک رکعت نماز در آن مزرعہ مکہ گذارد مانند آنست کہ دور کت در مکہ بجای آوردہ حضرت کہ این سخن از ابوہریرہ شنید از وی بیزارى جست ابوہریرہ عرش کرد این حدیث را جعل کردم تا قیمت آنجا زیاد گردد و روایت شدہ کہ عمر گواہی داد کہ او دشمن خدا و مسلمانان است و چون والی بحرین شد خیانت نمود و حکم نمود کہ ده ہزار دینار از او بستانند (۱)

صاحب کتاب طرایف گفت . ہمہ میدانند کہ ابوہریرہ از حضرت امیر و بنی ہاشم دوری نموده و ابراز دشمنی کرد و بسوی معاویہ شتافت این ہا نیز بہ روایت و حکایت نیست چہ مورخین در تاریخ ہا نوشته اند و در نزد دانشمندان ثابت شدہ با این وصف در کتابہای صحاح از ابوہریرہ روایت حدیث نموده اند بسا آنکہ متہم بدروغ گوئی بود و در نزد صحابہ ہم متہم بود مانند اینہا است خیری کہ حمیدی در جمع بین الصحیحین در حدیث بعد از حد و شصت و شش روایت کرد کہ در مسند ابی ہریرہ اتفاق دارند کہ از ابی زرین کہ گفت ابوہریرہ نزد ما آمد و دست بر پیشانی خود می نواخت و میگفت بزبان من گواہ باشید کہ نسبت دروغ بہ پیغمبر ص داده ام ۱۱۱

روایت دیگر حمیدی در جمع بین الصحیحین در مسند عبداللہ بن عمر در حدیث بعد از صد و بیست و چہار است کہ اتفاق دارند کہ حضرت رسول ص امر بہ کشتن سگان داد بجز سگ شکاری و سگ چوپان و سگ پاسبان گفته شد ای ابوہریرہ گوید سگ کشت ہم می باشد این عمر گفت از برای ابوہریرہ کشت باشد!!  
روایت حمیدی در جمع بین الصحیحین در حدیث بعد از صد و شصت است کہ اتفاق دارند در مسند ابوہریرہ کہ روایت نمود از پیغمبر ص کہ فرمود هر کہ پیرو

۱- بہ کتاب ابوہریرہ تالیف آقای سید عبدالعزیز شرفی در باب بیست و

کہ در این موضوع بہترین کتاب است مراجعہ شود «در تفسیر»

یہ کتاب کا بڑا مقبولی حاصل تہذیب کیلئے لکھی ہے  
 حضرت اہل سنت و الجماعہ ملاحظہ فرمائیں !!

کتاب  
**دفعوہ السنہ**  
**بکتاب اہل سنت**

حصہ دوم موزوم بہ

مؤلفہ و مرتبہ و مضاعفہ  
 قدوة السالکین برة العارفين شمسوار عزمہ ملکوتیکہ تازمیدان لاہوت محمد دہلوی  
 عالم فاضل فاضل نیل مولانا و مقتدا صاحب لوی محمد زاہد عالم صاحب قبلہ و کعبہ  
 مصطفوی چشتی رضی اللہ عنہ

پہلی جگہ

۱۹۱۹ء میں لکھی پوجائی مرزا احمد سلطان صاحب مصطفوی چشتی ساکن دہلی نے  
 مطبع نور المظاہر کھنویں پتہ نام شمسید نے پڑھ کر صاحب لک مطبع چھپرہ کر بار دم کر ارسال کیا

## صحابیہ عورتوں کی توہین

## اھانة الصحابیات ( رضوان اللہ علیہن اجمعین ) ( والعیاذ باللہ )

## HUMILIATION OF HOLY WOMEN (SAHABIA'S)

تذکرہ الانساب فی قبائل العرب شیعہ الامحاب از محمد ماہ عالم چشتی ۱۳۳۹ نور الطالع لکھنؤ

برہنات شیعہ

۱۳۶

بکابرات شیعہ

سلبیہ العروت ہام شریک کا قبضہ درج ہے کہ وہ ہر وقت بنی سنوری رہا کرتی تھیں ایک دن حضرت عائشہ نے جو ان کا سر بھانڈا نہ پہاڑ دیکھا تو پوچھا کہ تیری کیا حالت ہے ان بی بی نے کہا کہ میں بناؤ سنگار کس کے لیے کروں میان کو روزہ نماز سے ہی فرست نہیں پس ام المومنین نے بھست شفقت دادی آنحضرت سے یہ قصہ عرض کیا آنحضرت بہت برہم ہوئے اور لوگوں کو جمع کر کے خطبہ فرمایا کہ کیا تم لوگ مجھ سے بھی آگے بڑھ جانا چاہتے ہو میں بارہوی فرمیں کہ ان کے اظہار بھی کرتا ہوں اور صائم بھی رہتا ہوں اور اپنی ازواج کے پاس بھی جاتا ہوں پس یہ خطاب پڑھتا ہی تھا کہ بعض صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم نے ازواج کے پاس نہ لایا خدا نے اللہ باللغو فی ایمانتکم | جانے کی قسم کھاتی ہے ہیں اہل بیت سے نازل ہوئی کہ تمہاری قسموں میں سے جو تمہیں میں آئے تو اٹھائے میں اللہ تعالیٰ تم سے مواخفہ نہ کرے گا یعنی ان دونوں حدیثوں اور قرآن کی آیتوں سے معلوم ہوا کہ جماع کو وہ شرف حاصل ہے کہ خدائے منزہ اور انکار رسول اس فعل کے اعتبار کی قسمیں زبردستی ٹھارے تو ما کر عورتوں کو آسودہ کر دیتے ہیں سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

مشہور تو یہ ہے کہ کبھی یا نیک یا پانی سے روزہ کھانے میں زیادہ ثواب ہے لیکن بعض صحابہ کے عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ جماع سے انظار میں زیادہ ثواب ہے چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عمر جماع

دعوت میں ہر نفسا کان یفطر بالجماع وانجام

ثلثۃ جوارى فی موضات قبیل العشاء

و جمع بمانا ہزار جلد سوم صفحہ ۱۳۹

عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل وهو

صائم و یخص لسانہا رستن اور اوڈو کتاب ہم

باب الصائم یقبل الریق صفحہ ۲۶۶

غالباً انہما رحمہ اللہ نے جودن رات میں اس بارہ دفعہ جماع کا حکم دیا ہے وہاں سے ہی فضائل و

مبارک اور سرت ثواب کی نسبت سے چنانچہ ذخیرۃ السائل کے صفحہ ۶۹ میں ہمارے ذمہ مختار لکھا ہے

فقہی تفسیری علیہما زوجین باہیم و صلات کہ ان دونوں کو لازم ہے کہ چارہ دفعہ دن کو

شیعان علی زندہ باد      دشمنان علی مرده باد

یا علی مدد

حکفہ حقیقیہ

در جواب

اس سالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوت فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سنی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالف اور لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکانے پر ہی گزار نہ کریں،

نوٹ :- اسے کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھایے

از قلم حقیقت رستم

خادم مذہب شیعہ و کمال محمد علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

لچر اور بیہودہ تحریر

عبارة غليظة وفاحشة !! (نعوذ بالله من ذلك)

INDECENT AND VULGAR WRITING.

تحفہ حنیفہ در جواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم فرہب شیعہ علامہ غلام حسین عینی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۲۶۸

غسل کی مزید تفصیلات کے لئے ہمارا رسالہ فقہ حنیفہ در جواب فقہ جعفریہ ملاحظہ کریں  
اس میں بخاری شریف کے حوالہ جات کے ساتھ لکھا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل  
نیچے ہو کر غسل کرتے تھے۔

غسل جنابت حضرت عائشہ نبی کریم کے ساتھ ایک برتن

میں کرتی تھی

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۵۵ کتاب الغسل عن عائشہ  
قالت كنت اغتسل أنا والنبی من اناء واحد۔  
ترجمہ :- حضرت عائشہ فرماتی ہے کہ میں اور نبی پاک ایک برتن میں غسل  
کرتے تھے۔

(نوٹ) حضرت عائشہ نے یہ رپورٹ عزوہ صحابی کو دی ہے اور ہمارا مقصد  
اس روایت سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ کو کیا ضرورت اور مجبوری تھی کہ وہ اپنی  
خلوت کی باتیں مردوں کو بتاتی تھی شرفاً گھراؤوں کی بیٹیاں ایسی باتیں نہیں  
کرتی۔ جیسی روح و لیے فرشتے

فقہ دیوبند میں بغیر غسل کے گئی عورتوں سے جماع جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۵۸ کتاب الغسل۔  
ترجمہ :- انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم دن اور رات میں صرف ایک  
گنڈھ میں اپنی گ رہہ بیویوں سے ہمبستی فرمایتے تھے کسی نے پوچھا کہ  
کیا حضور پاک میں اتنی قوت باہ تھی انس نے کہا انجناب میں تیس مردوں

سنی اپنے سر پرست عمرؓ کی طرح شہوت پرست تھے

كان اهل السنة متوغلين في حب الشهوة مثل زعيمهم عمر رضي الله عنه

SUNNI WERE SODOMIST LIKE HAZRAT UMER (RA).

تحفہ حنیفہ در جواب تحفہ جمعریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۱۲۲

فتاویٰ قاضی ادرہ و لو قبلت المصلیٰ اصداۃ و لم یشتہا لعل تفسد مسلوایہ  
عالمگیری کی عبادت اور اگر عورت کسی مرد کو حالت نماز میں چومے تو مرد کی  
نماز باطل نہیں ہے بشرطیکہ مرد کو شہوت نہ آئے۔  
نوٹ: شیخ رضی الدین بن ابی بکر بن علی بن محمد الحداد البغدادی نے سراج  
دباج میں اسی فتویٰ کو لکھا ہے کہ اگر عورت نماز میں چومے تو عورت کی نماز  
باطل نہیں ہے اور اگر مرد بغیر شہوت کے عورت نماز میں چومے تو عورت کی نماز  
باطل نہیں ہے اور قاضی محمد بن احمد بن عمر ظہیر الدین البخاری نے فتاویٰ  
ظہیر میں بھی اس فتویٰ کو لکھا ہے۔ اور زین الدین بن نجیم مصری نے  
بحر الرائق شرح کتر الدقائق میں باقاعدہ بحث کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے مرد  
اور عورت بحالت نماز جب ایک دوسرے کو چومیں تو دونوں کی نماز باطل نہیں  
ہوتی۔

دیوبند کے شیوخ اسلام کو دعوت فکر

مذکورہ حوالہ جات سے چند باتیں روشن ہوگی ایک تو یہ پتہ چل گیا کہ  
فقہ دیوبند میں بحالت نماز عورت مرد کا ایک دوسرے کو چومنا جائز ہے اور یہی  
عبادت ہے اور یہ فتویٰ دہلوی و جمال کے مندرجہ بالا ہے اور یہ پتہ بھی چل گیا کہ علماء  
دیوبند اہل سنت عوام کی تمام ضروریات کا غامض خیال فرماتے ہیں یہ عوام اپنے سر پرست  
امی امیرؓ کی طرح بہت شہوت پرست ہیں آنجناب کا بحالت روزہ جامع کرنا کتر العمال  
۱۲۴ میں اور بحالت جنابت نماز پڑھنا ۱۲۲ میں منکھ ہے پس سنی مرد منسیدہ  
بن شیعہ کی ابتدا اور امی عورتیں ہند بن علیہ کی طرح شہوت پرست تھے پس آج  
پادھے اشکا دہلوی کے نیٹے فتویٰ ساز تیس کر تے یہ یہ فتویٰ نکال ہی نہیں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مَا یَعْمَلُ صَاحِبُ الْقَوْلِ تَخْفِیْهِ  
وَقَوْلِهِمْ بَشِّرْهُم بِمَا كَانُوا یَعْمَلُونَ  
وَمَا یَعْمَلُونَ لِمَا یَعْمَلُونَ  
وَمَا یَعْمَلُونَ لِمَا یَعْمَلُونَ

کتاب منطاب

# احسن الفوائد شرح العقائد

جسب

تمام شیعہ عقائد و مسلمات کے اہل کفر و کینہ کے لئے لکھی گئی ہیں اور ان کے لئے لکھی گئی ہیں۔  
اسلام کے مفاد و اصول و عقائد کی روشنی میں لکھی گئی ہیں اور ان کے لئے لکھی گئی ہیں۔  
ملاصدیق و دیگر کتب و عقائد کے مفاد و عقائد سے عقائد و عقائد کی روشنی میں لکھی گئی ہیں۔

سرکار صدق العلماء العالمین شیخ الفیاض والمحدثین حضرت ابو جعفر محمد بن علی بن الحسن بن موسیٰ بن بابویہ القمی ثقلیہ الرحمۃ

سرکار صدیق المتصالحین و المتصلین بحجۃ الاسلام و الامین حضرت علامہ محمد حسین صاحب قلم علی بن ابی طالب بن ابی طالب  
۲۹۶- بی بی سیٹلائیٹ ٹاؤن گڑھا

ناشر: الغدییر پرنٹنگ پریس بلاک نمبر ۱ سرگودھا ۴۰۳۴۲ فن

صحابہ کرام خود جنسی ہیں ان کی اتباع باعث رشد و ہدایات کیسے ممکن ہے

الصحابۃ بانفسہم اهل النار فكيف يمكن كون اتباع الصحابة موجب الرشد والهدایة ؟

THE SAHABAS (HOLY COMPANIONS OF RASUL ALLAH ﷺ) ARE PERPETUAL INHABITANTS OF HELL. HOW CAN THEIR GUIDANCE LEAD US TO RIGHT PATH?

احسن القوائد فی شرح العقائد از صدوق العلماء ابو جعفر محمد بن علی الحسن القمی ناشر عدیہ پریس سرگودھا

۳۵۶

السنۃ والجماعت بلا تاویل ولا یختلف فیہ و قال القاضی حدیثہ متنواتر النقل رواہ خلائی  
من الصحابة، خلاصہ یہ کہ امامیہ میں صحیح اور سنیوں میں انہیں بہت سے صحابہ سے نقل کیا ہے۔ لہذا ان پر  
بلا تاویل ایمان لانا فرض ہے۔

لہذا اگرچہ ان امامیہ سے بارہا ان اسلامی کے بہت سے مزعومہ کلمات کے تفسیراً برآوردہ جاتے ہیں اور کئی ایک جعلی  
امامیہ سے بدل و فریب اور وضع و جعل کے پردے پاک ہو جاتے ہیں جیسے احمالی کا لہجہ یا دہم اقتدایت  
اھتدایتہ اور الصحابة کلمہ عدول وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ جنہیں رسولؐ جب کئی صحابہ یقیناً جنسی ہیں تو پھر یہ  
عربی نظریہ کہ سب صحابہ عادل ہیں اور سب کی اتباع موجب دخول جنت اور باعث رشد و ہدایت ہے۔ کسی طرح  
بھی درست اور قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ جو خود جنسی اور راہِ گم کردہ ہو۔ وہ دوسروں کو کس طرح راہِ راست  
کی ہدایت کر کے جنت میں پہنچا سکتا ہے۔ (حج)

آن خزیشتن گم است کار بہرہی کند؛

ان اصحاب کی مزید نشاندہی  
اگرچہ ان امامیہ میں ان جنسیوں کی نشاندہی کر دی گئی ہے کہ یہ وہی اصحاب ہیں  
جسے جنہوں نے آن حضرت کے بعد دین اسلام میں اپنی رائے و قیاس سے تیز  
تہلکے ہیں گئے۔ لہذا بلا باطن تحقیق ہی آئینہ سیر و تاریخ میں باسانی دیکھ سکتے ہیں کہ صحابہ رسولؐ میں سے ایسے لوگ کون  
تھے جنہوں نے اپنے اجتہادات سے دین میں بدعات و احداث پھیلانے، اس سلسلے میں تاریخ الخلفاء سید علی کے  
باب اولیات ظلال و غلغلا اور الفاروق شہابی وغیرہ کتب سے کافی مدد مل سکتی ہے۔ تاہم مزید وضاحت کے لئے ہم کہیں  
روایتیں بھی ان کی کتب میں کے لئے پیش کئے دیتے ہیں جن سے معلوم ہو گا کہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے رسولؐ کے بعد  
تقلیدیں یعنی قرآن و سنت کے ساتھ براسولک کیا تھا اور ان کی حرمت و عزت کا کچھ بھی پاس و ملاحظہ نہیں کیا تھا۔ چنانچہ  
حق یقین علامہ شہر میں ہدایت حضرت ابو ذر غفاری رضوان اللہ علیہ ایک طویل حدیث مذکور ہے جس کا ماحصل یہ ہے  
کہ آن حضرت کی حدیث میں عرض کوڑ پر مختلف لوگ وارد ہوں گے اور آپ ان سے برابر ہی سوال کریں گے کہ تم نے  
میرے بعد تقلیدیں کئے ساتھ کیا سلوک کیا تھا؟ مختلف حضرات جو مختلف جواب دیں گے وہ یہ ہوں گے۔ کذبنا  
الاکبر و منقناہ و اضظھدنا الا صغرا و ابترنا لا فقد کذبنا الا کبر و منقناہ  
وقلنا الا صغرا وقتلناہ۔ کذبنا الا کبر و عصیناہ و خذلنا الا صغرا و خذلناہ۔  
ہم نے نقل کیا کہ جب بلا بارہ اور اس کے حکم سے کئے اور اس کی نافرمانی کی اور نقل اھنفر کوڑ کر لیا۔ اس کے حق کو غضب  
کیا۔ اس سے جنگ کی اور اسے قتل کیا۔ حکم رسولؐ پر گا۔ ان سب گروہوں کو جنہوں میں جو تک دو پھر شعیان علیؑ کا  
درد ہو گا۔ ان سے بھی سوال کیا جائے گا کہ وہ جواب میں عرض کریں گے۔ اقبنا الا کبر و صقناہ و وازرنا

خلفاء راشدینؓ کو خدا پر جھوٹ بولنے والا ان ظالموں پر خدا کی لعنت اور آخرت کے منکر تحریر کیا ہے

الافتراء على الخلفاء الراشدين بالكذب على الله  
ولعنة الله على هؤلاء الظالمين (والعياذ بالله)

THE FIRST THREE CALIPHS WERE LIARS  
AND WERE DENIAL OF DOOMSDAY.

احسن القوائد فی شرح العقائد از صدوق العلماء ابو جعفر محمد بن علی الحسن القاسمی ناشر مدبر پریس سرگودھا

۵۹۹

کذبوا علی ربہم الا لعنة اللہ علی الظالمین الذین یصدون عن سبیل اللہ ویغیرنہا عوجاً ہم بالآخرۃ ہم کافرون قال ابن عباس فی تفسیر جرحہ الا لایۃ ان سبیل اللہ قیامہ المواقف علی ابن ابی طالب والائمة رے کتاب اللہ عزوجل

پروردگار پر جھوٹ بولا کرتے تھے خیردار! ان ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔ جنہوں نے خدا کی راہ سے بندوں کو روک کر اس میں کجی ڈالنے کی کوشش کی اور میں لوگ آخرت کے شکر ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ یہاں وہ سبیل خداوندی سے مراد حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب اور دوسرے ائمہ اہل بیت علیہم السلام ہیں۔ خدائے عزوجل کی کتاب میں

اہل کے مقابلے کے لئے قابل ہونے کے لئے فرعون اور محمد مصطفیٰ کے خلاف ابوجہل۔ ابوسفیان اور مسیر کذاب وغیرہ موجود ہیں۔ اسی طرح تشریحی خلافت و امامت کے خلاف معنوی خلافت و حکومت موجود ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے اندر جتنے خون خرابے اور نئے نئے فساد اس اختلاف کی وجہ سے ہوئے۔ اتنے اور کسی وجہ سے نہیں ہوئے۔ حقیقت نے میرے کذب کو ماننے سے انکار کیا۔ خواہ اس کے سر پر کتنے ہی آرتے چلے۔ اور کذب نے حکومت کی آڑ میں کوئی ایسا ظلم نہیں تھا جو حق اور اہل حق پر نہ کیا ہو۔ اسی تنازعہ نے اسلام کے فقہ و احکام پر بھی بہت بڑا اثر ڈالا۔ اور یہی اختلاف تمام اختلافات اور فقہ اسلام کے احکام میں ترمیم و تفسیح کا باعث بنا۔ جن لوگوں کو آنحضرت کے انتقال پر لڑال کے بعد اقتدار حاصل ہو گیا تھا انہوں نے اسلامی امامت کو یونانی حکومت کے ساتھ بدل دیا۔ اور اس تبدیلی کے لئے انہیں وہ تمام نظریات جن پر حقیقی امامت مبنی تھی، بدلنے پڑے اور ان کے بدلنے کے ساتھ اسلام بدل گیا۔ غرض کہ بقول صاحب مل و نقل امامت کا اختلاف امت اسلامیہ میں سب سے بڑا اختلاف ہے اور مذہب شیعہ و تسنن کا بنیادی نقطہ اختلاف بھی یہی تنازعہ ہے (مفسر اسلام) امت اسلامیہ میں امامت کے دو سلسلے موجود ہیں۔ ایک وہ سلسلہ جلیل ہے جو حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب سے شروع ہو کر ہر امام مہدی دوران صاحب العصر والیمان حضرت محمد بن الحسن تک منتہی ہوتا ہے۔ اور دوسرا سلسلہ جناب ابو بکر سے شروع ہو کر نہ معلوم مردان المہارومی یا مستقیم عباس یا کسی اور پر ہو کر منتہی ہوتا ہے! (جس کا صحیح علم ان کی خلافت کے طبع داروں کو نہیں ہے)

ملے تفصیلات معلوم کرنے کے شائقین ہمارے کتاب اثبات امامت ص ۳۱۱ کی طرف رجوع کریں۔ (سرمون)



حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اپنی بہن سے زنا کا الزام (العیاذ باللہ)

اتهام الزنا با الأخت علی سیدنا معاویة رضی اللہ عنہ

AN ALLEGATION ON HAZRAT MUA'VIYA OF COMMITTING ZINA  
(FORNICATION) WITH HIS SISTER.

یزیدیت بکلمہ اٹھی از حضرت عباس

۱۲۶

کے بہتر نہ برسیں کہ مکہ زینت اور انسا بڑا بے دین ہے کہ:  
وہ والہ ما خرجنا علی ینذیر حتی خفنا انہ نرغب بالحجارة من السماء  
انہ کانہ حلاً شیخ الامہات والبنات والاحوات ولشرب الخمر ویدعم الصلوة  
(صحیح بخاری، ج ۱، ص ۲۱۹)  
داؤن بیٹوں، بہنوں سے اپنی خواہش پوری کرتا ہے۔ علانیہ شراب پیتا ہے اور  
تارک نماز ہے: (مرواۃ عن ابی جریج ص ۱۳۱ ج ۱ ص ۱۳۱)

یزید! کا اپنی پھوپھی سے خواہشاتِ نفس کا پورا کرنا

یزید کا اپنی ماں، بہنوں اور بیٹیوں سے خواہشاتِ نفس کا پورا کرنا کوئی طیب  
امر نہیں ہے۔ اس کے شبِ دروز کے مشاغلِ زندگی ہی اس قہم سے تھے کہ وہ اپنے  
باپ کی مدعا سے بھی زنا کرنے میں باز نہ رہتا تھا۔ چنانچہ صاحبِ مناقبِ فخر مولوی  
احمد شاہ صاحب لکھتے ہیں:

یزید اپنی پھوپھی پر عاشق ہو گیا اور اپنے عشق کو اس سے چھپانے لگا۔ ایک دن وہ  
ابھی پھوپھی کر کے کرباخ میں گیا اور ایک گوشہ میں بیٹھ کر حکم دیا کہ سائڈ لکھو ڈرامت کھوڑی  
پر چوڑا جلائے۔ جب کھوڑے لے گئی تو اس کی پھوپھی لے بھی دیکھا کہ وہ بے تاب ہو  
گئی۔ یزید لے اس کی مستی کو تاڑا اور پھوپھی کو وہاں سے الگ لے جا کر ایک خاص مقام  
پر اس سے منگ لایا لیکن اس کو باک نہ پایا۔ یزید بیٹے سبب پوچھا تو معشوقہ نے کہا کہ  
تیرے باپ نے کسی کا گزارہ پن چھوڑا بھی ہے؟ (مناقبِ فخر ص ۱۳۱)

فخریہ صاحب نے اس مرحوم نے اپنے رسالہ لاطی برضا یزید میں دلائلِ قاطعہ ثابت کیا ہے کہ یزید نے اپنی ماں  
مروانہ سے زنا کیا تھا اور یزید ملعون کے اوصافِ خبیثہ پر قبوہ کرتے ہوئے مروانہ بنت زینبہ رقمقراہ  
ہے کہ اس عین نے حرمِ رسولی ام المومنین حضرت عائشہ سے بھی عطف کی بنا سن گاری کی درگاہ

(بجاء مدارج النبوة جلد ۱ ص ۱۳۱)

اس پر لعنت کی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 ہاں سچ پر یہ نکادیں گے نئے جو فیض ایمان  
 لائے ہیں در نماز میں قائم کرتے ہیں اور بجا دیے جو میں سے شرح کرتے ہیں

# حکفہ العوام مقبول مستند

مطابق فتاویٰ

العلامة الفقيه آية الله العظمى زكراً آقا الحاج السيد محمود الحسيني الشاهرودي خلد الله تعالى خيرة شريعتنا  
 العلامة الفقيه آية الله العظمى زكراً آقا الحاج السيد ابوالقاسم الخوئي خلد الله تعالى خيرة شريعتنا  
 العلامة الفقيه آية الله العظمى زكراً آقا الحاج السيد محمد كاظم شيرازي خلد الله تعالى خيرة شريعتنا  
 العلامة الفقيه آية الله العظمى زكراً آقا الحاج السيد حسن الحكيم خلد الله تعالى خيرة شريعتنا

ماہتران

شیعہ جنرل بہت ایجنسی

انصاف پریس ریلوے روڈ - لاہور  
 (پاکستان)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر لعنت کی دعا  
دعاء اللعنة على معاوية رضى الله عنه (نعوذ بالله من ذلك)

A PRAY OF CURSE TO HAZRAT MUAVIA.

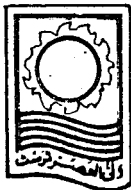
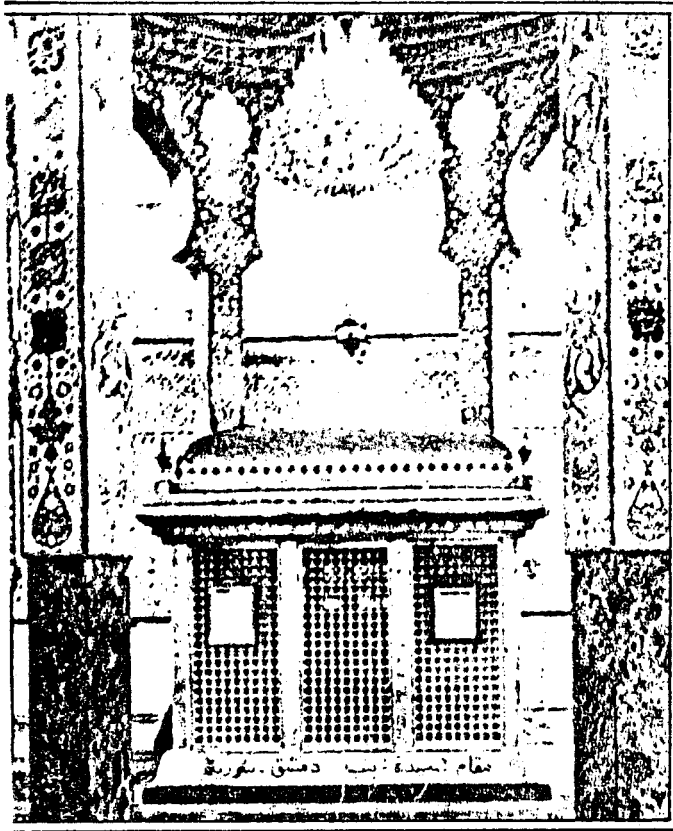
تحفہ العوام مقبول مستند مطابق قادی فاضل عراق ناشر شیعہ جنرل بک انجمنی ریلوے روڈ لاہور

۳۲۷

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِي مَقَامِي هَذَا مِمَّنْ تَنَالُهُ مِنْكَ صَلَوَاتُكَ وَرَحْمَتُكَ وَمَغْفِرَتُكَ  
 ہے اور تیری عظیم محبت ہے اسلام میں اور تمام اہل آسمان اور اہل زمین میں اے اللہ مجھے اسی مقام پر ان لوگوں میں رکھ  
 اللَّهُمَّ اجْعَلْ عِيَايَ نَحْيًا مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمَمَاتِي مَمَاتِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
 نے جنہیں تیری عیادتیں اور موتیں اور مغزوت ہونچ رہی ہے اے اللہ میری زندگی کو محمدؐ کی زندگی قرار دے اور میری  
 صَلَوَاتُكَ وَسَلَامُكَ عَلَيْهِمُ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ تَبَرَّكَتَ بِهِ بَنُو أُمَيَّةَ وَأَبْنُ  
 موت کو محمدؐ کی موت بنا دے۔ ان پر تیرے صلوات اور سلام۔ اے اللہ آج وہ دن ہے جسے بنو امیہ اور عیسائیوں نے  
 آيَةَ الْاَكْبَادِ الْعَيْنِ ابْنِ اللَّعِينِ عَلَى لِسَانِكَ وَ لِسَانِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 والے کھٹنے پر برکت کا دن بنایا۔ جو تیرے زبان اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی زبان سے عین ابن لعین ہے  
 إِلَهِي فِي كُلِّ مَوْطِنٍ وَمَوْقِفٍ فِيهِ نَبِيُّكَ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ اللَّهُمَّ الْغَنِّ  
 تیرے اور ہر مقام پر جہاں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نے قیام فرمایا۔ اے اللہ! یوسفیان  
 أَبِيسْفِيَانَ وَمَعْرُوبَةَ بِنِ ابْنِ سَفِيَانَ وَبُرَيْدَةَ بِنِ مَعْرُوبَةَ وَآلِ مَرْوَانَ عَلَيْهِمُ  
 اور معاویہ ابن ابی سفیان اور براء بن معاویہ اور آل مروان کو لعنت کرنا  
 مِنْكَ لِلْعَنَةِ أَبَدَ الْأَبَدِينَ. وَهَذَا يَوْمٌ فَرَحَّتْ بِهِ آلُ زَيْدٍ وَآلِ مَرْوَانَ  
 تیرے ہیشہ کے لئے تیرا لعنت ہو۔ اور آج وہ دن ہے جس میں آل زید اور آل مروان  
 عَلَيْهِمُ الْعَنَةُ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ. اللَّهُمَّ فَضَاعِفِ  
 تیرے قتل نے حسین صلوات اللہ و سلامہ علیہ کو قتل کرنے کی خوشیاں منائی تھیں۔ سوائے اللہ ہی  
 لِيَهُمُ الْعَنُ مِنْكَ وَالْعَذَابُ الْأَلِيمُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ فِي هَذَا  
 تیرے ہر روز چند کر دے اور دردناک عذاب بڑھا دے۔ اے اللہ میں تیرا قربت دہنہ کرتا ہوں آج کے دن  
 وَرَوْقِي مَوْقِفِي هَذَا وَأَيَّامِ حَيَاتِي بِالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةِ  
 سے کڑے کڑے اور اپنے زندگی بھر ان لوگوں سے تبرا کر کے اور ان پر لعنت کر کے  
 نِيْمُو بِالْمَوْلَاتِ لِنَبِيِّكَ وَآلِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
 تیرے نبی اور اس کی آل علیہم السلام سے دوستی رکھ کر۔

# زندگانی حضرت زینب سلام اللہ علیہ

مجالس از شہید محراب آیت اللہ دستغیب



ولی العصر



سیدنا معاویہؓ ظالم اور جابر تھے

کان معاویة ظالما و جبارا (والعیاذ باللہ)

SYEDNA MUAVIA رضی اللہ عنہ WAS TYRANT AND OPPRESSOR.

زندگلی حضرت زینب (جہاں محراب آیت اللہ و سنیب) طبع ولی العصر رشت

۱۴۰

گیارہویں مجلس

## معاویہ کے لیے بے حساب گناہ

دلئے بے معاویہ کے لیے جس نے اپنے ظلم و جور اور برے اعمال اور گندے کاموں کے ذریعے اور پھر یزید کی جانشینی کے ذریعے اپنے لیے یہ حساب گناہوں کا ذخیرہ کیا کیونکہ من سن سنتہ سیئۃ کان لہ و زر من عمل بہا الی یوم القیامۃ۔ یعنی جو شخص ظلم و ستم کے ذریعے گناہوں کی بنیاد رکھتا ہے وہ بے حساب گناہوں کا ذخیرہ بنا لیتا ہے اور اس کے واسطے سے گناہ جاری رہتے ہیں تو یہ تمام بوجھ اس شخص پر پڑتا ہے جس نے یہ بنیاد رکھی تھی یزید کے زمانہ میں بتنے بھی پاک لوگوں کے تڑن کو بہایا گیا یا اس کے بعد قتل و غارت کی گئی یا بنی امیہ کے دور میں بتنے بھی ظلم و ستم ڈھائے گئے ان سب میں معاویہ برابر کا شریک ہے جس نے ان مظالم اور گناہوں کی بنیاد رکھی تھی۔

## ظالم کا ظلم بُرے بدلہ کی تیاری ہے

یہاں جناب زینب سلام اللہ علیہا نے اشارہ فرمایا کہ اسے بد بخت تیرے باپ نے تجھے اس منہ پر بٹھا لیا ہے جس کا نقصان اس کو بھی ہوگا اور تجھے بھی تیرے باپ معاویہ نے ہلاکت میں پھینک دیا ہے اور یہ ایک شیطان برائی ہے کہ تجھے مسلمانوں پر مسلط کر دیا گیا مگر بہت جلد تجھے معلوم ہو جائے گا کہ ظالموں کا بہت بڑا انجام ہے مالک بن ابی نے قرآن مجید سے اقتباسات فرماتے ہوئے

عمرو بن عاصؓ جنسی تھے

گان عمرو بن العاص من اهل النار (والعیاذ باللہ)

UMR BIN AAS (RA) WAS DESTINED TO HELL.

زندگانی حضرت زینب (جاس عراب آیت اللہ د سیب) طبع ولی العصر ٹرسٹ

۹۵

پانچویں مجلس

عذاب میں مزید امانت ہو سکے۔

### عمرو عاص کی حیات و موت پر نظر کیجئے

معاویہ کے با اختیار آدمی عمرو عاص پر نظر کیجئے جس نے زنا زادے کا منہ میں گدھے کی کھال کپینے کا کاروبار تھا اور اس نے معاویہ سے بنا کے رکھی ہوئی اور حضرت علی علیہ السلام سے بگاڑ کے رکھی ہوئی تھی جس کا مال اور ریاست دن بدن ترقی میں یہاں تک کہ وہ مصر کا صاحب اقتدار بادشاہ بن گیا اور اس نے باوشاہی کی وجہ سے مسند و قول کو سونے سے پُر کر کے رکھا ہوا تھا۔ لکھتے ہیں جس وقت وہ جہنم رسید ہونے لگا تو حسرت بھری نگاہوں سے اپنے مال کی طرف دیکھ کر کہتا تھا کہ کون ہے جو میری زندگی کی جمع کردہ اس پونجی کو بھر سے لے اور سونے کے مسند و قول بھی لے جائے۔ جب کہ یہ تمام مسلمانوں کے بیت المال سے حق ان اس کو غصب کر کے جمع کیا گیا تھا۔ جس کا بروز عشر حساب و کتاب ہونا تھا۔ معاویہ کو جب عمرو عاص کی آخری خواہش کا علم ہوا تو اس نے آدمیوں کو بھیجا کہ جاؤ اس کا مال و سونا لے آؤ اسے میں قبول کرتا ہوں۔ حالانکہ اس بد سخت کو یہ خبریں ہے **اَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ مَنْ رَا اٰخِرًا** ۵۲ یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا نفس دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ جب کہ عمرو عاص کا انجام آخرت اس کے ملنے تھا اور وہ بذات خود بھی اسی طرح اموال مسلمین کا غاصب تھا تو کیا ایسی دولت عذاب خدا کے علاوہ تھی؟

إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

لمنتہ الشکر کہ یہ نسخہ لاجواب و صحیفہ انتخاب جامع مسائل  
حرام و جلال حاوی و ظائف اعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

# کفۃ العوام

منب قیادی سبب شریعت دار سید العلماء الاعلام سید الفقہاء العظام  
مجتہد العصر جناب مولانا مفتی سید احمد علی صاحب قبدوم غلام  
العالی ابن حضرت حجۃ الاسلام آیت اللہ فی الانام مجتہد العصر الزمان  
جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قبدوم علی مقامہ

حسب فرمایش

ملک سراج الدین انینڈسٹریز و پبلشرز کشمیری بازار لاہور پاکستان

عاشورہ کی دعاؤں میں حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ پر لعنت کی دعا

دعاء اللعنة على ابي بكرؓ وعمرؓ وعثمانؓ يوم عاشورا

TO INVOKE CURSE ON FIRST THREE CALIPHS DURING PRAYERS IS AN ACT OF GREAT MERIT.

۲۲۸ مخد العوام مقبول مستند مطابق فتاویٰ فاضل عراق ناشر شیعہ جزل بک انجمنی ریلوے روڈ لاہور

پس دو رکعت نماز زیارت پڑھیں، اور زاد المعاد میں لکھا ہے کہ نماز کے بعد احتیاطاً دو بار یہی زیارت پڑھیں تو بہتر ہے اس کے بعد سو مرتبہ کہیں۔

اللَّهُمَّ الْعَنْ أَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَخْرَجَ تَابِعَهُ عَلَى

اے اللہ منت کر پیسے ظالم کو جس نے محمدؐ و آل محمدؐ کا حق غصب کیا اور اس کے دوسرے پیرو کو جس نے

ذَلِكَ. اللَّهُمَّ الْعَنْ الْعِصَابَةَ الَّتِي جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اس کو پیروی کی، اے اللہ اس جہاد کو لعنت کر۔ جس نے حسینؑ صلات اللہ علیہ سے جنگ کی اور ان کے

وَسَائِعَتٍ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلَى قَتْلِهِ. اللَّهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيعًا

تسل کے لئے ساتھ دیا اور بیعت کی متابعت کی۔ اے اللہ ان سب کو لعنت کر۔

پھر دو رکعت نماز پڑھ کر سو مرتبہ کہیں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَعَلَى الْأَزْوَاجِ الَّتِي حَلَّتْ بَيْنَنَا شُكَّ وَ

سلام آپ پر اے ابوعبد اللہ اور ان زوجوں پر جو آپ کے صحن میں آئیں اور

أَنَاخَتْ بِوُجْهِكَ. عَلَيْكَ مِنِّي سَلَامُ اللَّهِ أَبَدًا مَا بَقِيَتْ وَيَقَى اللَّيْلَ وَ

آپ کی منزل پر اقامت کریں جو میں، آپ پر میری طرف سے اب تک اللہ کا سلام، جب تک میں باقی ہوں اور رات

النَّهَارِ. وَلَا جَعَلَهُ اللَّهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي لِزِيَارَتِكَ. السَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَ

اور دن باقی ہیں، اور آپ کی زیارت کے لئے اللہ سے آخری عہد نہ بنائے۔ سلام حسینؑ پر اور وہی بن حسینؑ پر اور

عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلَى أَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلَى أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ

اور حسینؑ پر اور اصحاب حسینؑ پر

پھر دو رکعت نماز پڑھیں اور کہیں۔

اللَّهُمَّ خَصَّ أَنْتَ أَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّي وَأَبْدَأَ بِهِ أَوْلَادِي ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ

اے اللہ تو پہلے ظالم کو میری طرف سے مفسوس بہ لعنت کر اور شروع میں پہلے کہ لعنت کر، پھر دوسرے کو پھر

صراط علیٰ حق نمسکہ

# مناظرہ

تالیف

عالم و عارف علوم ربانی مولانا شیخ ابوالفتح راجہ محمد علی

مترجمہ

مولوی سید نبی بخش حسین صاحب قنبر کمال مرزا پوری

مترجم کتاب حیات القلوب - جوارا ایون وحی الیقین وغیرہ



بہار

الماہیہ کتب خانہ - محفل حویلی

انڈرون موبیل ڈیزائن - لاہور

## اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دوزخ کے کتے تحریر کیا ہے (نعوذ باللہ) اصحاب الرسول کلاب جہنم (والعیاذ باللہ)

SAHABA ARE MENTIONED AS DOGS OF HELL.

مناظرہ حینہ از شیخ ابو الفتح رازی کی ترجمہ مولوی سید بشارت حسین ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور

۷۶

کہ اسے خالد بیٹے جاؤ تمہارا مقام و مرتبہ ظاہر ہوا اور تمہاری سعی مشکور ہے۔ یہ لشکر دُہ بیٹھ گئے پھر سلمان اُٹھے اور کہا اللہ اکبر خدا کی قسم میں نے اپنے اہلی دونوں کالوں سے سنا ہے اگر غلط کہتا ہوں تو یہ کان بہرے ہو جائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نمازی و ابن عمی مجالس فی مسجدی مع نفر من اصحابہ یہ کلاب الناس۔ یعنی پیغمبر نے فرمایا کہ ایک دفت اسے گا کہ میرے بھائی علیؑ مسجد میں اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہیں گے کہ ایک جماعت دوزخ کے کتوں کی آس پر حملہ کرے گی۔ اور اس کے دوستوں کے قتل کا ارادہ کرے گی۔ مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ وہ جہنمی کتے تم لوگ ہو یہ لشکر عمرؓ اپنی تلوار کھینچ کر سلمان کے قتل کے ارادہ سے بچھے۔ امیر المؤمنین یہ دیکھتے ہی اپنی جگہ سے اُٹھے اور عمر کا گھا پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ تلوار اُن کے ہاتھ سے گر گئی اور اُن کی پگڑی زمین پر آ رہی۔ اور وہ لوگوں کے درمیان خجل و شرمندہ ہوئے۔ اُس وقت ابو بکر اور اُن کے ساتھی اُٹھے اور عمر کو زمین سے اٹھا کر بٹھایا۔ امیر المؤمنین نے فرمایا یا ابن الضحاک الحبشیہ لولا کتاب اللہ سبق وعہد من رسول اللہ تقدم لولا یتھایما اضعف ناصر اوقل عدو۔ اسے ضحاک حبشہ کے بیٹے اگر خدا کی کتاب مانع نہ ہوتی اور رسول کا عہد پہلے سے نہ ہوتا تو تو دیکھتا کہ کون مددگاروں کے لحاظ سے کز دریا تعداد میں کم ہے۔ یہ فرما کر اپنے اصحاب کے ساتھ اُٹھے اور فرمایا کہ تم پر خدا کی رحمت ہو اور مجلس سے چلے گئے۔

پیغمبر لشکر گراں کے ساتھ مدینہ میں گھومنے لگے اور جن لوگوں نے خلافت ابو بکر سے انکار کیا تھا اُن میں سے ایک ایک کو پکڑ کر لاتے تھے اور قہر و جبراً بیت لیتے تھے جس جس جگہ کچھ لوگ گھر میں پوشیدہ ہوتے ان کو باہر نکال لاتے۔ اور اُن سے بیعت لیتے۔ بعض کو قتل کر دیتے تھے۔ تین ہفتہ تک اُن کے درمیان خلافت کا یہی شور و شر برپا تھا۔ بالآخر امیر المؤمنین بلانے لگے اور جناب سیدد سلام اللہ علیہا کا موانا درپیش ہوا اور دروازہ معصومہ بر عمر کالات مارنا اور معصومہ کو نہیں کو ایذا پہنچانا ہر شخص پر ظاہر ہے۔ اور سعد بن جبار

کتاب مستطاب

# خورشید خاور و شہساز پشاور

ترجمہ شہساز پشاور  
حصہ دوم

مُصَنَّف

حضرت حجۃ الاسلام سید محمد سلطان الوعظین شیرازی دام ظلہ

ترجمہ

جناب الحاج مولانا سید محمد باقر صاحب باقری رئیس جو اس ضلع ہار بنکی

ناشر

## کتاب خانہ اشاعت مغل جوئی لاہور

ملنے کا پتہ

افتار بک ڈپو رجسٹرڈ مین بازار اسلام پورہ لاہور۔







کتابت صحابہ کرام و خلفاء راشدین

# مجلات صداقت

جلد اول

مجلات

جلد اول

# افقائت ہدایت

مجلت صدق و سچائی کے بارے میں صحابہ کرام و خلفاء راشدین کی روایتیں اور احادیث کی روشنی میں لکھی گئی ہیں۔

صادق پبلیکیشنز، لاہور، پاکستان

## مدعیان خلافت فرعون صفت تھے کان المدعون بالخلافة فراعنة .

### THE CLAIMENTS OF CALIPHATE HAD PHAROAH'S NATURE.

تجلیات صداقت بجواب آفتاب ہدایت جلد اول از شیخ محمد حسین ۱۸ نور چمبر کست روڈ لاہور

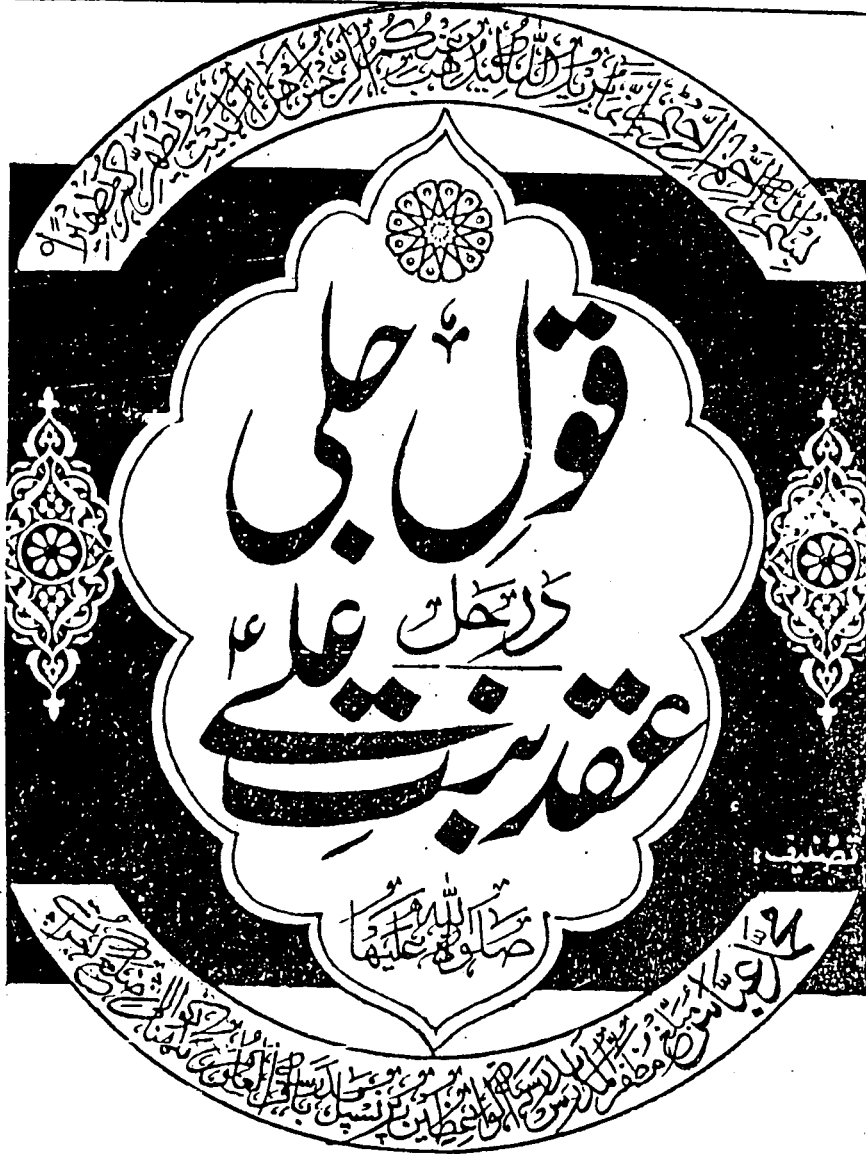
۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مُحَمَّدٌ وَنَصَلَّى عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَآلِهِ الْطٰهَرِیْنِ

## تجلیات صداقت بجواب آفتاب ہدایت

تقدیم الایام سے دشمنان دین و ایمان محبان اہل بیت علیہم السلام کو بجائے شیعہ خیر الیہ کہنے کے "رافضی" کہہ کر اپنے دل کا بگاڑ نکالتے رہتے ہیں اور اس سلسلہ میں فرعون کا فی کتاب الرضخہ مدارج ۳ سے بموجب کلمۃ حق زیاد بہا باطل "امام جعفر صادق علیہ السلام کے اس زمان سے بھی استدلال کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا: "واللہ ما ہم مسلم کم بل اللہ ستاکم" خدا کی قسم تمہارا یہ نام لوگوں نے نہیں رکھا بلکہ خدا نے تمہارا نام "رافضی" رکھا ہے، پھر فرقہ رافضی کو فرقہ ارتداد سے بھی زیادہ خطرناک قرار دیتے ہوئے بیان تک لکھا جاتا ہے کہ "آریہ جہاں وغیر مخالفین اسلام کو قرآن پاک اور احادیث رسول پر ناپاک حملے کرنے کا مصالحہ ہی رافضی کی تشبیہ سے ملتا ہے اور آفتاب ہدایت ص ۱۱۱

و با اللہ التواب التوفیق لقطع کل شکاک و متراب! ہم لفظ شیعہ کے معانی اس کی جہالت اور الجواب قدامت پر وہاں بحث کریں گے جہاں آخر میں مولف نے اس پر بحث کی ہے انشاء اللہ سر دست صرف اس قدر لکھا جاتا ہے کہ لفظ "رافضی" میں فی لغتہ نہ کوئی اچھائی ہے اور نہ قرآن بلکہ وہ جو کچھ بھی حسن یا قبیح حاصل کرتا ہے وہ انصاف و نسبت سے کرتا ہے کیونکہ رافضی کے لغوی معنی ہیں نہ ترک کرنا "چھوڑنا" جس طرح اچھائی کا ترک کرنا بھرا ہے اسی طرح برائی کا ترک کرنا اچھا ہے لہذا اگر حضرت شیعہ کو اس اعتبار سے "رافضی" کہا جائے کہ یہ بڑے لوگوں اور بڑی باتوں کے تاکر ہیں تو اس میں ہرگز کوئی تباہی نہیں ہے اور یہی امام علیہ السلام کے مفضل فرزان کا حاصل ہے جس کا صرف ایک جملہ اور اہل تشیعہ میں پیش کیا گیا ہے۔ امام نے فرمایا ہے کہ پہلے پہل یہ لقب فرعون اور فرعونوں نے ان جاہلوں کو دیا تھا جو اہلجاز موسوی دیکھ کر حلقہ بگوش توحید ہو گئے تھے اور فرعون کی ربوبیت کا بھلا اپنی گردنوں سے اتار پھینکا تھا اور شیعہ ان حیدر کرا کو بھی اسی لئے "رافضی" کہا جاتا ہے کہ انہوں نے امت ہدیہ کے بعض رعون سعادت مدعیان خلافت و رافضی کی اتباع و پیروی ترک کر کے خلائے مقرر بردہ ائمہ ہدایت حلقہ و سن کر کر کے ہدایت تسلیم کرتے ہیں



مترجم و مبلغ اسلام علامہ میرزا یوسف حسین صاحب قیدہ پرنسپل مدرسہ الراضیین لاہور  
 ناشر: انجمن حیدریہ، نازنگ سیدال تحصیل چکوال، ضلع چکوال

خالد بن ولید زانی تھے

کان خالد بن الولید زانیا (نعوذ باللہ من ذالک)

HAZRAT KHALID BIN WALEED رضی اللہ عنہ WAS AN ADULTERER

قول جلی در عمل عقد بنت علی از محمد عباس پر نسل مدرسہ باقر العلوم ضلع کجرات ناشر انجمن حیدریہ ضلع جلم

۱۲۵

قارئین نے۔ ماتم کے مخالف ملاؤں کے جب بزرگ فوت ہوئے تو ان پر نوحہ اور ماتم حضرت عمر کے سامنے ہوا بلکہ گریباں بھی چاک ہوئے اور حضرت عمر جیسے سخت گیر نے انہیں منع نہ کیا اور اگر شہادت امام حنین گو یاد رکھنے کے لئے ماتم کیا جائے تو ان ملاؤں کو تکلیف ہوئے سختی ہے۔ اور خالد بن ولید کی تعریف اہلسنت میں حضرت بہت کرتے ہیں کیونکہ یہ ان کے حاکم اول کے خاص چیلے تھے اور برسر اقتدار پارٹی اپنے حزب مخالف اہلسنت نبوت کو ان کے مقاصد میں ناکام اور ان کے حقوق پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے اسے استعمال کرتی تھی جب دروازہ سیدہ بنت رسول مقبول کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی تو یہ خالد وہاں بھی حکومت وقت کی مدد کے لئے حاضر تھا۔ اور بیرون مدینہ بھی جو قبائل اہلسنت نبوت کی حمایت کا دم بھرتے تھے۔ مثلاً مالک بن نویرہ کا قبیلہ۔ تو ان کو کچلنے کے لئے بھی حکومت وقت نے اسی خالد بن ولید کو استعمال کیا اور اہل بیت نبوت کے وفاداروں کے قتل عام سے حکومت وقت اپنی غوس بولی کو اس کے واجب القتل گناہ سے بھی چشم پوشی کی تھی۔ کیونکہ مالک کے قتل کے بعد خالد نے اس کی بیوی سے زنا کیا تھا اور اسی پر وزیر اعظم نے اسکو معزول کرنے کا مشورہ دیا تھا لیکن صدر گرامی نے اس کے جرم سے چشم پوشی بھی کی اور اپنے خصوصی اختیارات سمیت اللہ کا لقب بھی عطا کیا۔ اب یہ خالد مرنا ہے اور اس کا ماتم ہو رہا ہے ساری اہلسنت کی تنظیمیں خاموش ہیں اس لئے کہ اپنی پارٹی کا آدمی ہے۔ مذمت ماتم والی یہ ساری

بملاحظه حق بذریعہ رسمیری محفوظ ہیں

کَلِمَاتُ الْبَصِيصَاتِ الْكَلَامِ مِنْ مَعْنَى تَبَرُّقِ الْوَقْتِ وَتَوْضُوحِ

الحمد لله الذي جعل في كل عالم من عوالمه وكراماته مصابيحاً يضيء بها كبره ويزن بها  
نوجوانان كرمي عينه ويهدوهم إلى بيت يسكن في دلغ معارفت خویش برطلب مجرب  
صنعتهم كزاشتند



علی جناب فصائل مآب بطنقہ و من ربانی و شرف شمس روزگار کی کتب صحاح زمان  
ساختار انسانی حضرت لانا مولوی محمد سعیدی مقبول احمد مرتبہ و طبیب طبیب عالمی را منظم

تیسریں کتاب کا نام ہے 'مصابیح' اور اس کی تصنیف حضرت شیخ ابوسعید کرام نے کی ہے۔

امام سلطان مرزا پرورشید شاہ نے تصنیف کیا ہے

بار دوم

اس امت کے گوسالہ ابو بکرؓ فرعون عمرؓ سامری عثمانؓ ہیں  
عجل هذه الأمة أبو بكر و فرعونها عمر و سامريها  
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم

HAZRAT ABU BAKR IS THE CALF OF BANI ISRAEL, UMAR IS PHAROH  
AND USMAN SAMIRIY OF THIS UMMAH.

میزب مہربل نہت بزی

۵۸

مستحق سزا ۱۰۳۱

عرض کی کہ پروردگارا! بدکار تو اپنی بدی کے سبب عذاب پائیں گے۔ یہ نیکو کار کیوں عذاب دینے  
جائیں گے، ارشاد ہوا کہ اس سبب کہ بدکاروں کی بدیوں سے چشم پوشی کیا کرتے تھے۔ اور میرے  
ناراض ہونے پر بھی ان سے ناراض نہ ہوتے تھے۔

**ضمیمہ نوٹ نمبر ۱ متعلق صفحہ ۹۹** | ان پانچ جہنڈوں میں سے پہلا جہنڈا اس امت کے  
گوسالہ (ابوبکر) کا ہوگا۔ اس میں آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ  
یہ ان لوگوں سے سوال کرونگا کہ تم نے میرے بعد ان دو عمرانقد چیزوں کے ساتھ جو میں تم میں چھوڑ آیا  
تھا کیا برتاؤ کیا؟ وہ جواب دیں گے کہ نقل اکبر یعنی کتاب خدا میں تو ہم نے تحریف کی اور اُسے ہر پشت  
ڈال دیا اور نقل اصغر یعنی اہلبیت رسولؐ، ان سے ہم نے عداوت اور بغض رکھا اور ظلم کیا آنحضرتؐ  
فرماتے ہیں میں ان سے یہ کہوں گا کہ تمہارے کالے منہ ہوں تم جہنم میں چلے جاؤ۔ پھر  
دوسرا جہنڈا اس امت کے فرعون (عمر) کا میرے پاس آئیگا اور میں ان سے سوال کرونگا کہ تم نے  
میرے بعد نقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ جواب دیں گے کہ نقل اکبر میں تو ہم نے تحریف کی اور اُسے  
پھاڑ ڈالا اور اس کی مخالفت کی۔ اب نقل اصغر ان سے ہم نے دشمنی کی اور ان سے لڑے تو میں  
ان سے کہوں گا کہ تمہارا بھی کالامند جو تم بھی جہنم میں پیاسے چلے جاؤ۔ اس کے بعد تیسرا جہنڈا اس امت  
کے سامری عثمانؓ کا ہے۔ ان سے بھی میں ہی سوال کرونگا کہ تم نے میرے بعد میرے متعلقین کے  
ساتھ کیا معاملہ کیا؟ وہ جواب دینگے کہ نقل اکبر کی ہم نے نافرمانی کی اور اُسے چھوڑ دیا اور نقل اصغر کی ہم  
نے ہم نے سرت چھوڑ دی اور ان سے مخالفت کر دیا تو میں ان سے کہوں گا کہ تمہارا بھی منہ کالا ہو جہنم میں  
چلے جاؤ۔ اس کے بعد چوتھا جہنڈا ذوالشہداء کا جس کے ساتھ اول سے آخر تک کل خوارج  
ہوئے آئیگا میں ان سے بھی یہ سوال کرونگا کہ میرے بعد نقلین کے ساتھ تم نے کیا کیا؟ وہ یہ کہیں گے  
کہ نقل اکبر تو ہم نے پھاڑ ڈالا اور اُس سے علیحدہ رہے اور نقل اصغر کے ساتھ ہم لڑے اہل ان کو  
قتل کیا میں ان سے کہوں گا کہ جہنم میں پیاسے چلے جاؤ۔ پھر پانچواں جہنڈا امام المتقین سید الوستین  
قائد الغزاة مجتہدین و مہی رسول رب العالمین کا میرے پاس وار ہوگا۔ میں ان سے دریافت کرونگا کہ تم میرے  
بعد نقلین کے ساتھ کس کس طرح پیش آئے؟ وہ جواب میں عرض کریں گے کہ نقل اکبر کی ہم نے پیروی اور  
اطاعت کی اور نقل اصغر سے ہم نے محبت و مولا کی اور ان کو یہاں تک مدد دی کہ ان کے ہارے میں  
ہمارے خون تک بہا دئے گئے۔ پس ان سے میں کہوں گا کہ تم میرا میرا اب ہو کر سفید رو ہو کر جنت میں چلے  
جاؤ۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے یہ آیتیں تلاوت فرمائیں جو یوم تکبیر و جؤہ و کسوف و جؤہ و کسوف سے سننے  
پیدا خالی ذن تک میں۔ (دیکھو صفحہ ۹۹ سطر ۱۱ صفحہ ۱۰۰ سطر ۱۲)

**ضمیمہ نوٹ نمبر ۲ متعلق صفحہ ۱۰۳** | تعزیر تہی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے غزوہ ہند

الفحشاء سے مراد اول (ابوبکر) و المنکر ثانی (عمر)  
اس لئے دونوں صاحب از روئے صورت و سیرت مجسم بے حیائی و بدکاری تھے  
المراد بالفحشاء هو الاول (ابوبکر) و بالمنکر هو الثانی (عمر)  
ولذا كانا فحشاء و منکرا مجسمین .

IN THE POPULAR SHIA TRANSLATION COMMENTARY OF THE QURAN  
IT IS STATED IN EXPOSITION OF THE VERSE THAT REFERS TO ABU  
BAKR REFERS TO UMAR BECAUSE BOTH THESE PERSONS IN APPEAR-  
ANCE AND CHARACTER WERE A TRUE REPLICAS OF LEWDNESS &  
INEQUITY. میسر جات مقبول ترجمہ و حواشی مرتبہ مولف و ترجمہ. لغویں ربانی رموز قرآنی مقبول احمد و مطبوعہ بار دوم

میزر مقبول نوٹ نمبر ۱

۲۲۰

متعلق صفحہ ۲۳۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## ضمیمہ جات بابت پارہ بسبت و کم

ضمیمہ نوٹ نمبر متعلق صفحہ ۲۳۱

التوحید میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے  
منقول ہے کہ خدا نے اپنے بندوں پر نماز کو محافظ  
مقرر کیا ہے کہ جب تک آدمی نماز پڑھتا ہے گناہ سے محفوظ رہتا ہے۔ پھر ان جناب نے یہ آیت  
تلاوت فرمائی کہ آئی میں ہے کہ سعید خقیق نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا۔  
اے مولا! کیا قرآن بھی کلام کرتا ہے۔ یہ سن کر حضرت نے قسم کیا اور فرمایا خدا ہمارے ضعف پر شیعہ  
پر رحمت نازل کرے کہ وہ ہمارے مطیع ہیں۔ اے سعد! (قرآن کا تو ذکر ہی کیا ہے) نماز بھی بائیں  
کرتی ہے اور اس کے لئے صورت بھی ہے اور خلقت بھی۔ وہ حکم بھی دیتی ہے اور سب بھی کرتی  
ہے۔ سجدہ کرتا ہے کہ یہ شکر تو میرا رنگ تغیر ہو گیا اور یوں میں کہنے لگا کہ یہ بات تو میں کسی آدمی  
سے بھی بیان نہ کروں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے شیعوں کے سوا اور کسی میں انسانیت ہی  
نہیں ہے جس نے نماز کو پہچانا وہ ہمارے حق کا منکر ہے۔ اے سعد! میں تم کو قرآن کا کلام  
سنائوں! میں نے عرض کی آپ پر خدا سے لگا لے کا درود و سلام جو منور ستائے حضرت  
نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اِنَّ الصَّلٰةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاۃِ وَالْمُنْكَرِ وَ اَلذِّكْرُ کَرِیْمٌ اَلَّذِیْ  
پھر فرمایا کہ نماز کا معنی کرنا یہ تو اس کا کلام ہے۔ (اور) الفحشاء اور منکر سے بندوں کو مراد ہیں  
اور ذکر خدا سے ہم اہلیت رسالت مراد ہیں (اور) ہم ہی اکبر یعنی سب سے زیادہ بزرگ ہیں  
قول صاحب تفسیر صافی۔ الفحشاء و المنکر سے مراد حضرت اول اور جناب ثانی ہیں  
لئے کہ دونوں صاحب از روئے صورت و سیرت مجسم بے حیائی و بدکاری تھے اور اسلی نماز ہی  
سے جو ان دونوں کی محبت سے باز رکھے اور المعروف سے مراد وہی ہی نماز ہے۔

قول مترجم۔ اس سے زیادہ بے حیائی کیا ہوگی کہ فخر مریم و حوا۔ سعید بقدر کبر سے۔ بتول عذرا  
جناب سیدہ فاطمہ زہرا بنت رسول خدا علیہا السلام و الثناء و الجحیم کے لئے خود حضرت  
سرد قد کھڑے ہو جایا کرتے تھے معاملہ فدل میں رُو در رُو جھٹلایا۔ اور اس طرح خود کو مورد  
لعنت بنا لیا۔ را منکر وہ اتفاق سے ثانی کے مشور نام کا ہم عدد بھی ہے۔ اور قیادت لے دن  
اس کی دوستی اور جان پہچان کا ہر مرتبہ ہی طرح منکر ہوگا جس طرح دنیا میں کوئی شخص کسی بدی

فرعون، نمرود، سامری کے ساتھ ابو بکر، عمر، عثمان، جنم کے ایک آگ کے صندوق میں ہوں گے

يكون ابو بكر و عمر و عثمان (رضى الله عنهم)

مع فرعون و نمرود و السامري في صندوق نارى في جهنم .

SHAIKHEEN WILL ACCOMPANY PHAROAH, NIMRAH  
AND SAMIRI IN A BOX OF FIRE IN HELL.

منیرہ نورت نولڈ

۶۳۸

متعلق صفحہ ۹۶۵

حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ معظم میں قریش نے جناب رسالت ابی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ استدعا کی کہ اپنے پروردگار کی صفت ہمارے لئے بیان کیجئے تاکہ ہم اس کو پہچان لیں اور اس کی عبادت کریں پس خدا نے تعالیٰ نے اپنے نبی پر سورہ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ نازل فرمایا۔ اَحَدٌ کے یہ معنی ہیں کہ اُسکے جیسے اور اجزا نہیں ہو سکتے۔ اور نہ اُس میں کوئی کیفیت پائی جاتی ہے اور نہ اُس پر گنتی راست آ سکتی ہے۔ اور نہ اُس میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ پھر فرمایا اللهُ الصَّمد کا مطلب یہ ہے کہ سرداری اسی پر ختم ہے۔ اور کل آسمانوں کے اور زمین کے رہنے والے اپنی اپنی حاجتوں کے سبب اُس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا لَمْ يَلِدْ كَايَ مَطْلَب ہے کہ نہ توغزیر اُس سے پیدا ہوئے جیسا کہ ملعون یہودی کہتے ہیں اور نہ شیخ اُس سے پیدا ہوئے جیسا کہ نصاریٰ کہتے ہیں۔ خدا اُن پر غضب نازل کرے۔ اور نہ سورج، چاند اور ستارے اُس کی ذات سے نکلے جیسا کہ مجوسیوں کا قول ہے۔ خدا اُن پر لعنت کرے۔ اور نہ فرشتے اُس کی بیٹیاں ہیں جیسا کہ مشرکین عرب دیکھ کر کہتے تھے وَ لَقَدْ يَكْفُرُونَ كَايَ مَطْلَب ہے کہ نہ اُس کا کوئی شہید ہے اور نہ نظیر اور نہ برابر والا۔ اور جو کچھ اُس نے اپنے فضل سے تم کو عطا کیا ہے اُس کی مخلوق میں سے کوئی بھی ویسا نہیں دے سکتا۔

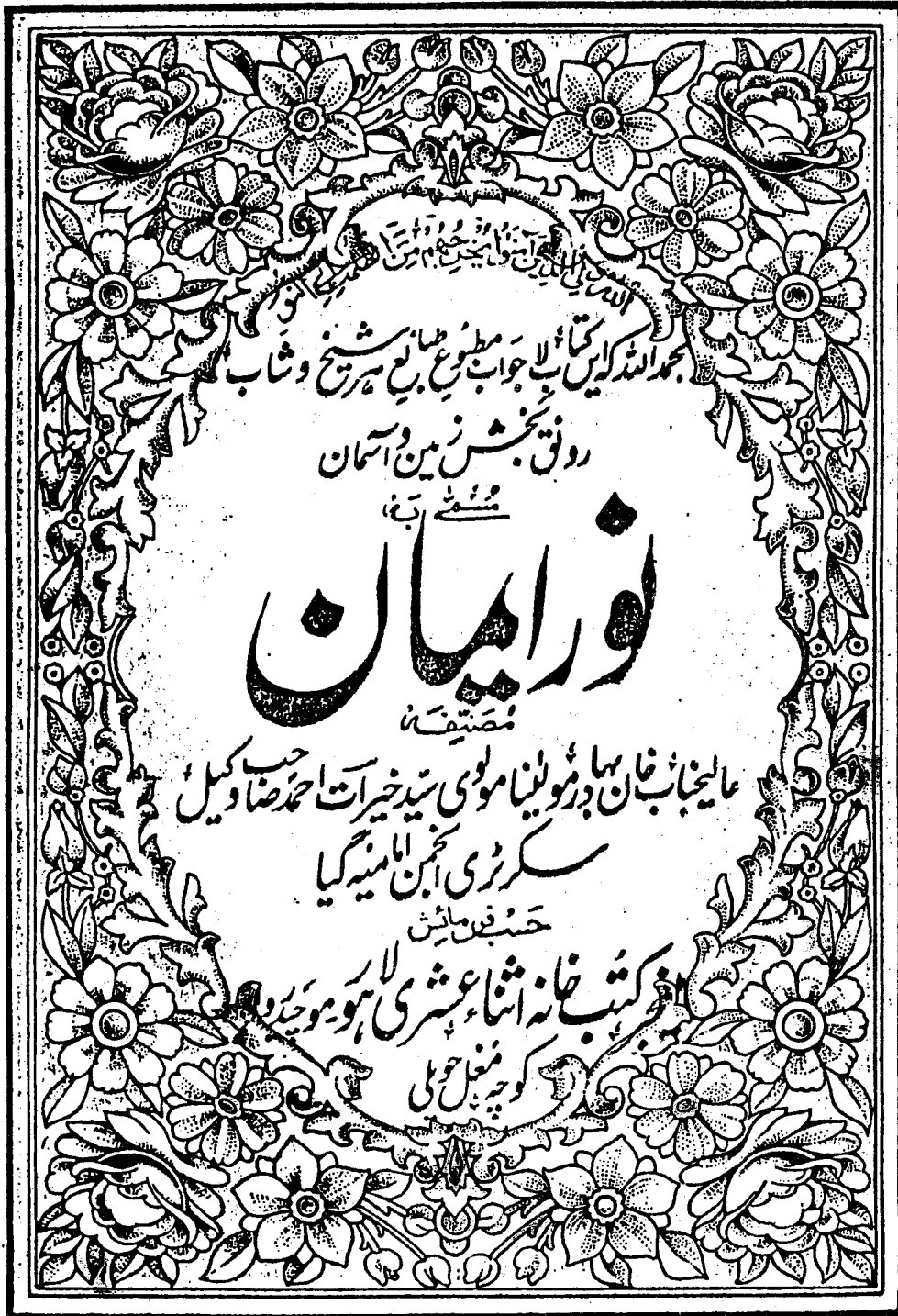
معانی الاخبار میں منقول ہے کہ جناب امام اجزہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا تھا کہ اَلْفَتْحُ کیا چیز

ہے؟ فرمایا کہ آتش جہنم میں ایک دروازہ ہے جس میں ستر ہزار میدان ہیں اور ہر میدان میں ستر ہزار مکان ہیں اور ہر مکان میں ستر ہزار کالے ناگ ہیں۔ اور ہر ناگ کے اندر اتنا تازہ ہرے کے ستر ہزار ہلکے ایک ایک کے زہر سے بھر جائیں۔ اور تمام دوزخیوں کو جبراً و قہراً اس فتنہ پر گورنا پڑے گا۔

تفسیر تہی میں ہے کہ فتنہ جہنم کی ایک گہراں ہے جس کی حرارت کی شدت سے اہل جہنم بھی پیناہ مانگتے رہتے ہیں۔ اس فتنہ نے ایک دفعہ خدا تعالیٰ سے دم کشی کی اجازت مانگی تھی۔ اجازت ملنے پر جب دم کھینچا تو تمام جہنم بھرک اٹھا۔ اور اُس گہراں میں آگ کا ایک صندوق ہے جس کی حرارت سے اُس گہراں میں رہنے والے بھی پیناہ مانگتے رہتے ہیں۔ اس صندوق میں چھ پھلوں میں سے ہونگے اور چھ پھلوں میں سے۔ اول کے پھیر ہیں۔ اور تم کا وہ بیٹا جس نے اپنے بھائی کو سب سے پہلے قتل کیا تھا۔ نمرود جس نے ابراہیم کو آگ میں ڈلوا یا تھا۔ وہ فرعون جس نے موسیٰ سے مقابلہ کیا تھا۔ سامری جس نے سب سے پہلے کو سالہ پرستی سکھائی تھی۔ وہ شخص جس نے یہودیوں کو یہودی بنایا یعنی اُن سے عزیر کو خدا کا بیٹا ٹکڑا دیا۔ وہ شخص جس نے نصاریوں کو نصرانی بنا دیا یعنی تیلیٹ کو اُن کے عقیدہ میں داخل کر دیا اور حضرت عیسیٰ کو اُن سے خدا کا بیٹا ٹکڑا دیا اور پھلوں میں سے چھ یہ ہونگے

حضرت اول۔ جناب ثانی۔ مشر ثالث۔ جس کو نواصب نے چار مانا۔





خلفاء ثلاثہ مسلمانوں کے مذہبی راہنما نہیں تھے۔  
لم يكن الخلفاء الثلاثة قادة الدين للمسلمين

FIRST THREE CALIPHS WERE NOT THE RELIGIOUS  
LEADERS OF THE MUSLIMS.

نور ایمان از مولوی سید خیرات احمد سیکرٹی ایجنٹ امامیہ کتب خانہ اثنا عشری لاہور

۱۶۲

اور ان حضرت صلعم کے داماد اور ابن عم حضرت علیؓ جو عمر بھر حضرت کے ساتھ رہے اور جو ہر معرکہ میں سینہ سپر رہے۔ اور جن کو خود حضرت نے تین مہینے قبل تمام عالم کا مولیٰ قرار دیا تھا۔ ایک دم برطرف کئے گئے!!

الامان! الحفیظ!! الہی تیری پناہ!!!

مختصر یہ کہ اس معاملہ کو جہاں تک سوچو۔ جہاں تک غور کرو نتیجہ صرف یہی نکلتا ہے کہ خلافت محض ایک دھوکے کی ٹٹی ہے۔ اور اس کو مذہب سے کوئی واسطہ یا سروکار نہیں ہے۔ محی الدین۔ واہ یہ کیا خوب کہی؟ ہم لوگ اب تو برابر دیکھتے ہیں۔ کہ فرانس اور امریکہ وغیرہ جمہوری سلطنتوں میں ایک پریزیڈنٹ کے بعد دوسرا پریزیڈنٹ لوگوں کا بنایا ہوا سارے ملک کا مالک ہو جاتا ہے۔ اور سارے ملک پر حکمرانی کرتا ہے اس لئے کوئی شک نہیں کہ انتظام سلطنت میں ڈیموکریسی (DEMOCRACY) کو بہت کچھ دخل ہے۔ علی رضایہ بات تو میں نے خود کہی تھی۔ کہ مذہب سنت جماعت کوئی مذہب نہیں ہے۔ بلکہ پولیٹیکل پارٹی ہے۔ جس طرح فرانس و امریکہ میں سلطنت کو خدا اور رسول سے کوئی تعلق نہیں دیکھتے ہی سنت جماعت کو خدا یا رسول سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

لیکن اس کو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ رسالت امامت خلافت عبادت وغیرہ شل وراثت کے مذہبی امور ہیں۔ جن کو دین اور دنیا دونوں سے تعلق رہتا ہے ان کا حاکم اعلیٰ صرف حقتعالیٰ جل شانہ ہے جس کے احکام اور قوانین اس کی کتاب پاک میں مندرج اور منضبط ہیں۔ اور اس کے ناظم اسی حقتعالیٰ جل شانہ کے رسل و انبیاء و ائمہ کرام ہوتے ہیں۔ ان امور میں بشر کو دست اندازی کا مطلق حق نہیں ہے۔ جیسا میں کہہ چکا ہوں اور قرآن سے ثابت کر چکا ہوں۔ کہ حضرت موسیٰ بلا اجازت خداوند کے اپنے بھائی حضرت ہارون کو اپنا وزیر مقرر نہیں کر سکتے تھے۔ اور نہ ڈیموکریسی یعنی جمہور کو ایسا اختیار تھا۔ کہ کسی شخص کو حضرت موسیٰ کا وزیر مقرر کر دیتے ماس لئے جس طرح فرانس اور امریکہ کے پریزیڈنٹ مذہبی امور میں انہیں ملکوں کے مسلمانوں کے پیشوا نہیں ہیں۔ اسی طرح حضرات خلفائے ثلاثہ مسلمانوں کے مذہبی پیشوا ہو نہیں سکتے۔ اور جس طرح فرانس اور امریکہ کے پریزیڈنٹ ہاں کے بزرگان دین ہیں۔ اسی طرح خلفائے ثلاثہ ہم قوم مسلمانوں کے بزرگان دین ہو نہیں سکتے جس طرح ڈیموکریسی کو یہ اختیار نہیں۔ کہ کسی لڑکے کو کسی شخص کا پسر متنی بنا دے اسی طرح اس کو یہ اختیار نہیں۔ کہ کسی شخص کو نبی یا خلیفہ یا امام بنا دے۔ یہ سب خدا کا "PREROGATIVE" یعنی حق و حصہ ہے۔

خلفائے ثلاثہ سے نفرت کرنے والا جنتی ہے

المبغض للخلفاء الثلاثة من اهل الجنة (نعوذ بالله من ذلك)

HE WHO HATE FIRST THREE CALIPHS  
WILL BE DESTINED TO PARADISE.

نور ایمان از مولوی سید خیرات احمد سیکرٹری انجمن امیہ کتب خانہ اثنا عشری لاہور

۳۲۱

زیر ایمان

مذہب وہی ہے۔ جو تیرے حبیب پاک کی بیٹی سیدہ مصومہ کا مذہب تھا۔ اور ہم خلفائے  
اس لئے ناراض رہے کہ وہ مصومہؓ ناراض رہیں۔ اس مذہب کی حقیقت ان مصومہؓ سے پوچھ  
لی جائے۔ جو جواب ان کا ہے۔ وہی جواب ہم لوگوں کا ہے۔ کیونکہ ان مصومہؓ نے قسب  
سیرت اصحاب ثلاثہ کو بچشم خاص ملاحظہ فرمایا تھا۔ جب ان مصومہؓ نے ان کی اچھی بھئی  
باتوں کو دیکھ کر ان کی پیروی نہ کی۔ بلکہ ناراض رہیں۔ اور اسی حالت میں انتقال فرمایا  
تو ہم لوگ جو بارہ سو برس کے بعد پیدا ہوئے۔ ان سے زیادہ کیا جواب دے سکتے  
ہیں!!! انہر من ہم لوگوں کی برأت تو اس طرح پر انشاء اللہ تعالیٰ یعنی ہے۔ کیونکہ  
جب باوجود نفرت رکھنے اصحاب ثلاثہ سے جناب خاتون جنت سیدۃ النساء اہل جنت ہیں  
جیسا بخاری شریف میں مسند راجح ہے۔ تو ہم لوگ کیوں اسی فعل کی وجہ سے بہشت سے  
نکلے جائیں گے۔ کیونکہ خداوند عالم عادل ہے۔ اور عادل کی عدالت سب پر یکساں ہوتی ہے۔  
ملاوہ اس کے ان واقعات سے ایک بڑا مسئلہ اہم بھی حل ہوتا ہے۔ یعنی ایک حدیث ضعیف  
مگر مشہور یہ ہے کہ آن حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے۔ مسجد  
ان کے ایک ناجی ہے اور باقی سب نازی۔ اولاً حدیث کی بنا پر ہر فرقہ یہ کہہ رہا ہے اور تم  
کو رہا ہے۔ کہ ہمارا فرقہ ناجی ہے اور بقیہ سب نازی ہیں اب یہاں پر میں جو غور کرتا ہوں  
تو یہ مسئلہ اس طرح پر حل ہو جاتا ہے۔ کہ جس فرقہ کا ایک شخص بھی بقول جلد فرقوں کے جنتی  
ہو، تو بیشک وہ فرقہ جنتی ہوگا۔ کیونکہ جب ایک شخص باوجود اس خاص مختلف فیہ اعتقاد کے جنتی  
ہو تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ دوسرا شخص اسی اعتقاد والا جنتی نہ ہو باقی ہر شخص کے دیگر اعمال  
و افعال وہ لوگوں کے ہے۔ اور وہ تو ہر فرقہ میں ہے لہذا اس کے یہ بات فوراً ذہن میں آتی ہے۔ کہ ایک  
شخص شیعوں کا اعتقاد رکھنے والا یعنی اہلبیت سے محبت رکھنے والا۔ اور خلفاء سے نفرت  
کرنے والا یقینی جنتی ہے۔ بلکہ اس سے جنت کی زینت ہے۔ اور اس کو جنتی نہ کہنا یا نہ سمجھنا  
باعتماد جملہ فرقہ ہائے اسلام کے کفر ہے۔ یعنی جناب فاطمہؓ زہراؓ باوجود نفرت رکھنے ساتھ اصحاب  
ثلاثہ کے صرف جنتی نہیں ہیں بلکہ سردار زنان جنت ہیں پس یہ بات مثل بدیہات کے ثابت ہوتی  
کہ اصحاب ثلاثہ سے نفرت کرنے والا فرقہ جوہر اس اعتقاد کے ناری ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ جب  
ایک فرد یقینی جنتی ہو تو دوسرے افراد اسی اعتقاد والے ناری کیوں ہوتے گے۔ اس لئے نتیجہ  
یہی ہوا۔ کہ فرقہ شیعہ یقینی ناجی ہے باقی تو دانی خداوند۔

محمی الدین۔ لیکن اس میں ایک بات بھی جاسکتی ہے کہ جناب سیدہ نے یہ ایک گناہ  
کیا۔ لیکن ان کی اور خوبیوں نے اس عیب کو ڈھانپ دیا اور حق تعالیٰ نے معاف کیا اور اس

دشمنانِ علیؑ  
مردہ باد

پیغامِ علیؑ

شیعانِ علیؑ  
زندہ باد

نماز میں ہاتھ کھلے رکھنے کا ثبوت

اور

وضو میں پاؤں پر مسح کرنے کا ثبوت

ہمارے

شعبہ تبلیغی کی ادبیے پیشکش

اس رسالہ میں علیؑ کی ہدایت کو دعوتِ فکرمندی  
 گنتی ہے کہ ہدایت کی کتابیں سے انکے خلاف  
 پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں، اور  
 شیعوں کو برا بھلا کہنے پر اور دیکھ لیں محمدؐ پر قاتلانہ حملے کرنے پر ہی گزارہ کریں

— از قلم، شیرپاکستان خادمِ مذہبِ علیؑ

شاہِ مردان کوئل آلِ محمدؐ علامہِ علامِ حسینِ نجفی فاضلِ عراق

## خلفاء ثلاثہ لالچ اور اقتدار پرست تھے

## كان الخلفاء الثلاثة طماعين وراغبين في الحكم (نعوذ بالله)

FIRST THREE CALIPHS WERE TREACHEROUS AND USURPERS.

نماز میں ہاتھ کٹے رکھنے کا ثبوت اور وضو میں پاؤں پر مسح کرنے کا ثبوت از غلام حسین نجفی لاہور

۲۰

ہر کوئی منتظر اشارہ ہے کہ خدمت بجا لائے۔ ملائکہ کو مناسب ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔ جماعت انبیاء و مرسلین علیہم السلام سلامی کے لئے تیار نظر آتی ہے۔ ہر چیز سچی ہوتی ہے۔ پوری فضا پر حسن طاری ہے۔ عرش و کرسی کو انتہائی تزک و احتشام سے فریضہ کر دیا گیا ہے۔ اھلاً و سہلاً کی صدائیں گونج رہی ہیں۔ نعت و درود کا ورد جاری ہے۔ ہر کوئی منتظر ہے کہ احکم الحاکمین کا محبوب آنے والا ہے۔ ایسے پرسناوت مواقع پر ہر ایک دوسرے پر بیعت لے جانے کی سعی کیا کرتا ہے۔ لہذا جملہ کارندے مصروف کار ہیں۔ سب جی ہی جی میں سوچ رہے ہیں کہ اگر محبوب خدا خوش ہو گیا تو کچھ کرسی اور کی ناراضگی کی پرواہ نہیں ہے۔ کہ محمدؐ رضی اللہ عنہما عالم بالا کے ملکینوں کی مستوری کا یہ عالم ہے کہ خوشنودی رسولؐ کو خوشنودی الہی سمجھتے ہوئے ہر کوئی دل و جان سے اپنے اپنے کام کو انتہائی خوش اسلوبی سے سرانجام پہنچانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرنا چاہتا ہے۔ مگر عالم زیریں میں اشرف المخلوقات ہونے کا دعویٰ دار انسان حرص و ہوس و حسد کی آگ میں جلا جا رہا ہے۔ استعارہ قند و قند کی خفیہ بنیادیں کھڑی کر رہا ہے اور ہدایت کی حکمہ دلوں کو گرانے کے لیے لیے منصوبہ بنا رہا ہے۔ یہ ناعاقبت اندیش کروہ اس کھڑکی کالے تابی سے انتظار کر رہا ہے کہ کب عین انسانیت اس خطہ ارضی و فانی کو خیر یاد کہہ کر رخصت ہو۔ ایسے مسلمانوں کی نگاہیں آسماں دنیا پر سجی ہوئی ہیں اور مقتدر اعظم کی زندگی ظاہری کا ایک محور ہیں جماعت کو اندہ ہی اندہ مٹھانے جا رہا ہے۔ ہادی عالمین کے بستر علالت کے گرد جلد ہی تیم ہو جانے والی قوم جمع ہے۔ کوئی مستقبل کے سہانے خواب دیکھ رہا ہے اور کوئی مقصودہ کھڑکی کو قریب سے قریب تر لانے کی راہیں سوچ رہا ہے توہم کی سوچ کچھ ہی کیوں نہ ہو مگر سردار قوم بستر مرگ پر بھی فلح قوم کے غم میں مرا جا رہا ہے۔

# اصحاب رسول کی کہانی

## قرآن و حدیث کی روشنی میں



ابو عرفان سید عاشق حسین نقوی

مکتبہ العرفان واحد کالونی کراچی

مدینہ

اہل تشیع کی طرف سے سیدنا عمر فاروقؓ کیلئے من گھڑت حسب و نسب (استغفر اللہ)

نسب عمر بن الخطاب المخلوق من قبل الشيعة (والعیاذ باللہ)

FALSE ANCESTRY OF SYEDNA UMARؓ CREATED BY SHIITE.

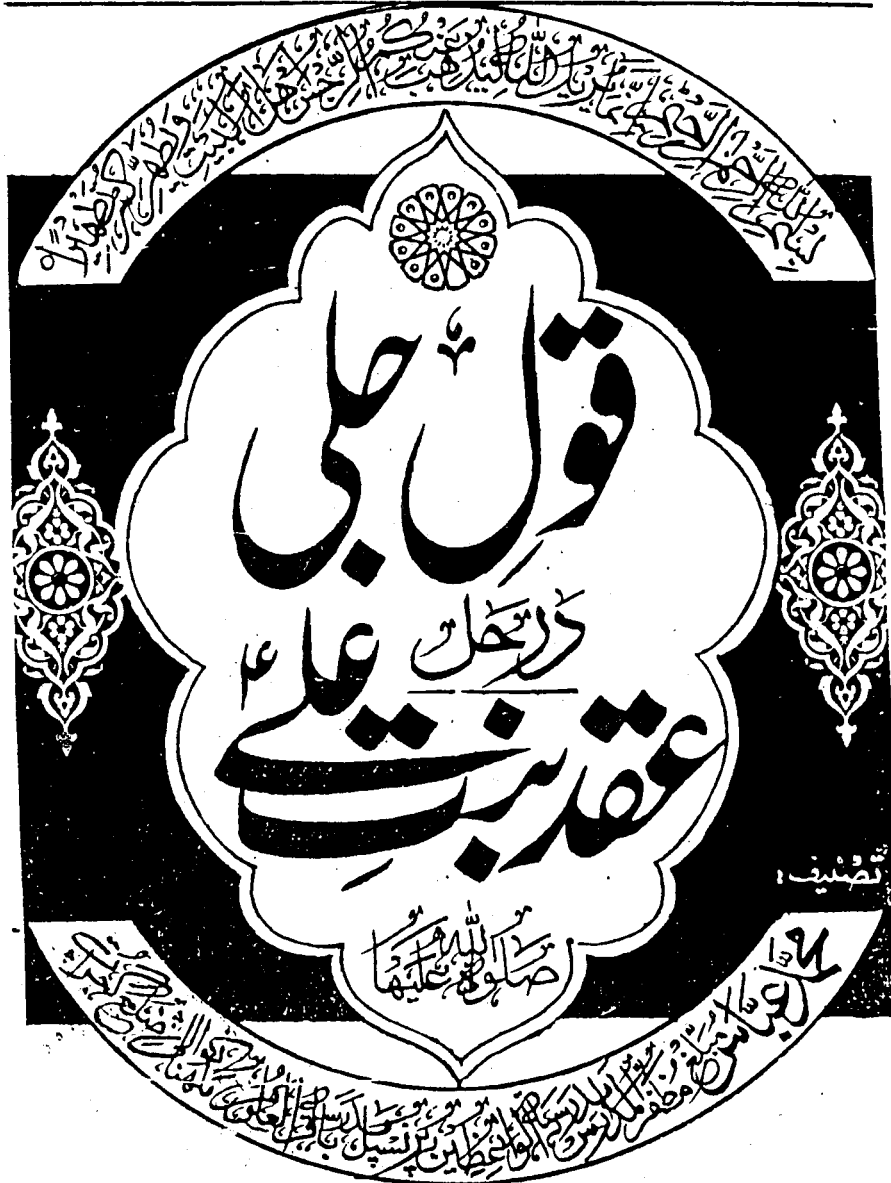
اصحاب رسولؐ کی کمانی قرآن وحدیث کی زبانی از ابو عرفان سید عاشق حسین نقوی مکتبہ عرفان واحد کالونی کراچی

۵۷

ہم اہل قبلہ ہیں جنگ ختم ہو گئی۔ تین دن تک جناب امیرؓ نے بصرہ میں قیام کیا۔ اور حضرت عائشہؓ کو باعزت مدینہ روانہ کر دیا۔ جہاں پوری زندگی جنگ جمل کو یاد کر کے نبی بل عائشہؓ تاسف کرتی رہیں۔

## حضرت عمرؓ

حضرت کا نام عمر کنیت ابو حفص اور کہا جاتا ہے کہ لقب فاروق تھا۔ حضرت عمر کو مسلمانوں کی اکثریت رسولؐ کا دو سرا خلیفہ تسلیم کرتی ہے۔ حضرت عمر کی ولادت اور اسلام قبول کرنے کے واقعات عجیب ہیں۔ ان کے نسب کے متعلق اصحاب نے نسب اوصیاء اور التبیح فی نسب العرب نے تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ ایک راز کی بات کے عنوان سے رقمطراز ہیں کہ حضرت عبدالمطلب کو عدسہ سے ایک سین کنیز جس کا نام منمات تھا ہریرہ میں ملی تھی۔ وہ حضرت کی بچیاں چرایا کرتی تھی اور اس کو فضلی پیر سے محظوظ رکھنے کیلئے حضرت عبدالمطلب نے چڑھے کی شلوار پہنا رکھی تھی۔ اسی طرح حضرت کے اونٹ پرانے کے لئے ایک غلام تھا۔ جس کا نام نونل تھا۔ دونوں کی چراگاہیں علیحدہ علیحدہ مقرر کر رکھی تھیں۔ ایک دن نونل منمات کی چراگاہ میں پہنچ گیا اور اس سینہ دھجیدہ کو دیکھتے ہی نونل زلفیہ ہو گیا۔ اور اس کے ارادے بدل گئے اس نے منمات کو کافی پہلایا چسلا یا لیکن وہ ثابتی رہی کہ دیکھو ماںک نے اس پر فضلی سے بچنے کے لئے کچھ چڑھے کی شلوار پہنا رکھی ہے اور اس کا اتارنا مشکل ہے۔ نونل نے کہا تم رضی ہو جاؤ اس کا ہنر بہت مسیّر ذمہ رہا۔ آخر منمات رضی ہو گئی تو نونل نے ایک ناتہ کا دودھ نکالا اور اس کی بھاگ کو شلوار کے اوپر لٹکا کر نرم کر لیا اور منمات سے کہا کہ اب تم درخت کی ٹہنی پکڑ کر گھڑی ہو جاؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ تو نونل نے شلوار کو کھینچا۔ شلوار اتر گئی تو پھر نونل نے منمات سے بد فضلی کی منمات نے اس پر فضلی کے ٹھکر کو ایک ڈوکے کی شکل میں



تقریظ: مبلغ اسلام علامہ مرزا یوسف حسین صاحب قید نسیل مدرسہ الرافضیین بدلاہور  
 ناشر: انجمن حسین مدرسہ درپہ • نازنگ سیدال تحصیل چکوال • ضلع چکوال



حضرت عمرؓ کے نسب کے بارہ میں اتہامی گفتگو

الكلام المفترى فى نسب عمر بن الخطاب (والعياذ بالله)

A FALSE CHARGE ON HAZRAT UMER'S ANCESTRY.

قول جلی در عل عقد بنت علی از محمد عباس پر لیل مدرسہ باقر العلوم ضلع کجرات ناشر انجمن حیدریہ ضلع جلم

۲۷۷

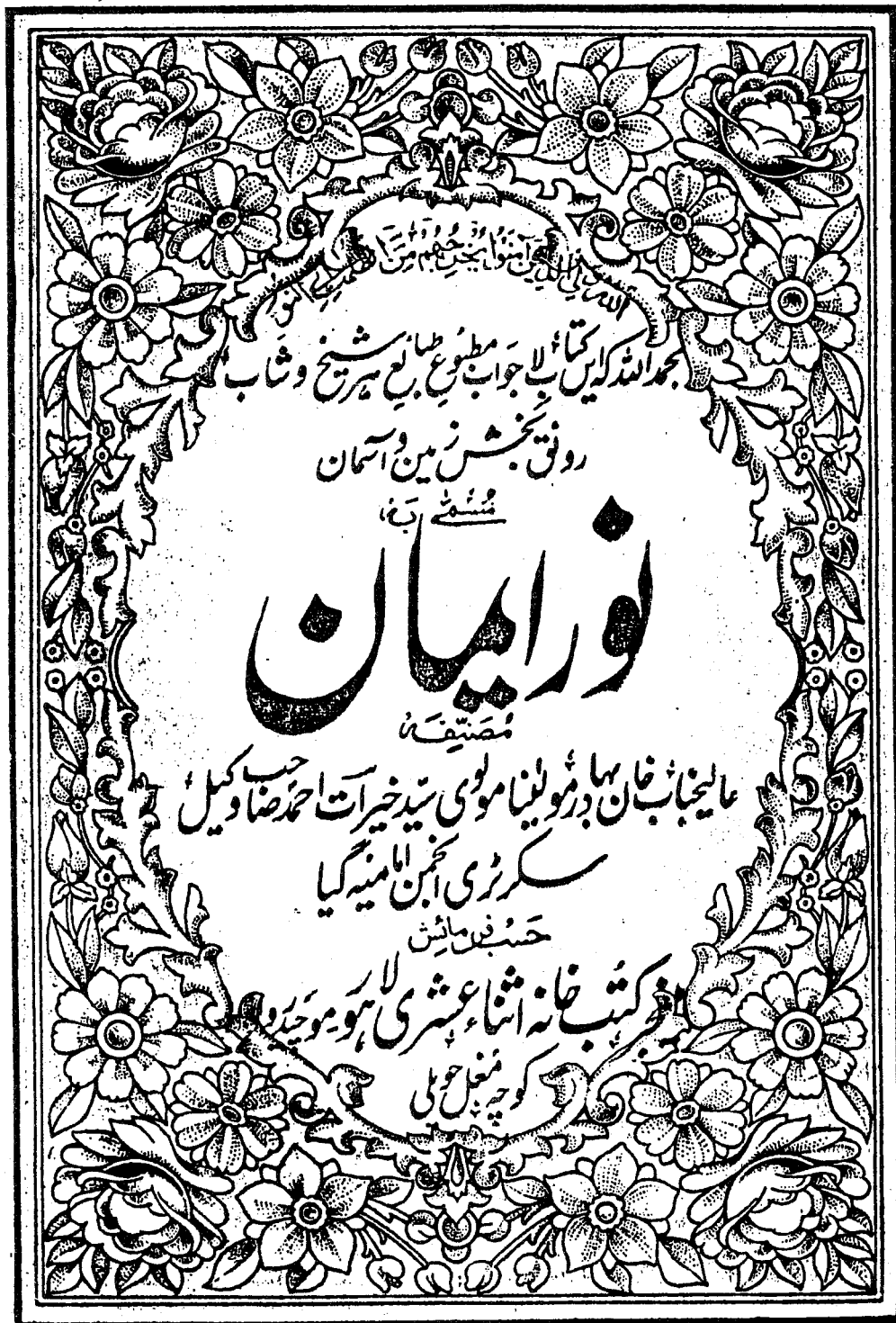
اور یہ رشتہ خلافت ضابطہ قرآن ہوگا۔ . . . . .

قارئین کرام! قراب آئیے مذکورہ بالا اصولوں کی روشنی میں انصاف کے ساتھ جائزہ لیں کہ آیا حضرت عمر اور حضرت ام کلثوم بنت حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہما کا کوئی جوڑ تھا کہ اس جوڑم عقد کو تسلیم کر لیا جائے۔ . . . . .

۱۔ خاندان؛ حضرت ام کلثوم کے خاندان کے بارے میں تو پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ یہ مخدومہ سلام اللہ علیہا رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی نواسی اترتہ نسائنا لیس سلام اللہ علیہا کی دختر، حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام کی صاحبزادی اور سیدہ اشباب اہل الخبزیہ کی بہن یعنی خاندان تطہیر سے تھیں۔ . . . . .

۲۔ حضرت عمر کا خاندان تو ایام جہالت میں ماحول نے ان کے خاندان پر ایسا اثر ڈالا تھا کہ اس خاندان میں بھی چند دیگر عرب خاندانوں کی طرح بصرہ عورتیں اپنے سوتیلے بیٹوں کے تعارف میں آتی رہیں جیسا کہ محمد حسین مسیکل مصری نے اپنی کتاب "فارق عظم" اردو ترجمہ ص ۲۲ پر لکھا ہے کہ حضرت عمر کے دادا نفیل بن عبد العزی کی بیوی جعدہ فہمیرہ نفیل کے مرنے کے بعد عمرو بن نفیل (اپنے سوتیلے بیٹے) کے تعارف میں آگئی اور اس سے زید بن عمرو پیدا ہوا تو ارباب دانش اسی سے ان کی خاندانی حالت کا اندازہ لگالیں۔ . . . . . کہاں حضرت ام کلثوم سلام اللہ علیہا کا خاندان ساجدین اور کہاں حضرت عمر کا یہ خاندان! . . . . .

۳۔ تصیو و تربیت۔ حضرت ام کلثوم سلام اللہ علیہا اس کھرم میں پیدا ہوئیں اور پران پڑھیں جو سعد بن رسالت، ملائکہ کی آمد و رفت کا مقام اور محبط وحی تھا۔ مدینۃ العلم نانا، باب مدینۃ العلم والد بزرگوار اور عالمہ متحدہ تریہ و ہرمان



عمر فرعون، ہامان اور قارون کا دل تھے

كان عمر قلب فرعون و هامان و قارون (نعوذ بالله من ذلك)

HAZRAT UMAR رضی اللہ عنہ WAS LIKE A PHAROH, HAMAM & QARUN.

نور ایمان از مولوی سید خیرات احمد سیکرٹی انجمن اامیہ کب خانہ اثنا عشری لاہور

۲۹۵

ہونا منظور نہ کریں۔ تو جس گروہ میں عبدالرحمان ہوں رہنے دیں اور باقی اشخاص کو قتل کر دیں دیکھو تاہم یہ  
اصوری مسئلہ۔

پس حضرت عمر عجیب کیر کیر کے گز رہے ہیں۔ کہ میدان جنگ سے فرار کرنا آپ کے شعار میں  
داخل تھا۔ لیکن بیگناہوں کے قتل میں اور لوگوں کے قتل میں بیاد سر قلم کرتے ہیں حضرت کو مرتے دم  
تک کوئی تردد ہوتا تھا۔

ان پھر اشخاص میں ایک حضرت علیؓ بھی تھے۔ جن کے بارے میں حضرت عمرؓ بھی اپنی جان کی  
قسم دے چکے ہیں کہ ان کو خلیفہ مقرر نہ کرنا۔ تب کوئی شک نہیں۔ کہ اس حکم قتل میں حضرت عمرؓ کے  
دلی اشارے الیہ حضرت علیؓ تھے۔ اس لئے حضرت عمرؓ اپنے دم واپس تک قتل علیؓ کا خیال اپنے دل میں  
لے ہوئے دنیا سے اٹھے ہیں۔ اور یوں اپنی عاقبت بھیر کر گئے ہیں! الامان!! الحفظ!!!

اور یہ وہی حضرت علیؓ ہیں۔ جن کے بارے میں جناب رسول مقبول صلم نے فرمایا تھا انا و  
علیؓ من نور واحد اور یہی وہ علیؓ ہیں جن کو خود حضرت عمرؓ نے کہا تھا بجز بی یا علی انت مولانا  
دمولی المؤمنین!!

علاوہ ان سب واقعات کے قرآن مجید سے ایک عجیب و غریب نکتہ نکلتا ہے۔ جو  
تہارے سوال کا جواب بھی ہے۔ اور نہایت دل چسپ بھی ہے۔ یعنی قرآن مجید  
میں حقیقتاً جلالتاً نہ سورت مومن پارہ ۲۴ میں ایک جگہ فرعون ہامان قارون کو  
متصل فرمایا ہے۔ گنا قال ولقد اسرسلنا موسیٰ باياتنا وسلطان مبين الى فرعون  
دهامان وقاسون فقالوا ساحر کذاب اور قاعدہ مشہور یہ ہے۔ کہ پنج حرفی الفاظ  
میں وسط کا حرف یعنی تیسرا حرف اس لفظ کا دل سمجھا جاتا ہے۔ اب تم خود دیکھ لو کہ اس  
قاعدے سے قرآن مجید کے دو سے فرعون ہامان قارون کا دل حضرت خلیفہ ثانی یعنی  
عمرؓ سے ہے یا نہیں۔ فقط اتنا یاد رہے۔ کہ جو قرآن آنحضرت پر نازل ہوا تھا۔ اس  
میں اعراب نہ تھا۔

پس جو شخص قرآن مجید کی رو سے فرعون ہامان۔ قارون کا دل ثابت ہوگا۔ اس سے ہم لوگوں کا  
دل نرفت رکھنا ہرگز خلاف قیاس نہیں ہے۔ بلکہ عین فطرت ہے۔

حی الدین۔ اس کا تو میرے پاس کوئی جواب نہیں۔ اور نہ اب میرے ذہن میں کوئی اعتراض  
آتا ہے۔

علیؓ رضا۔ تو اب کہو۔ کہ تمہارا ایمان کیا کہتا ہے۔ اس قدر تو ظاہر تھا ہر آقا ہر مقبول ہے حضرت علیؓ

نور ایمان کے بدترہ مختصر از صفحہ ۱۶۰ تا صفحہ ۱۶۳ کتاب ہذا ملاحظہ فرمائیے۔

بغض علیؑ و آلہ

و دشمنی و کلاہت علیؑ مورکہ باد

صحب علیؑ رضی اللہ

## کتاب البواب

فتویٰ ڈائجسٹ  
در جواب  
اقتراء ڈائجسٹدیوبندیت نمبر  
در جواب  
شیعیت نمبر

”کیا ناصبی مسلمان ہیں؟“

—: در جواب: —

”کیا شیعہ مسلمان ہیں؟“

از: مولانا محمد امجد علی

وکیل آل محمد لامہ علامہ حسین نجفی فاضل عراق

حضرت عمرؓ فاروقِ علتِ مفعولی کے جنسی مریض تھے (العیاذ باللہ)

کان سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مریض الجنس يتلوط (والعیاذ باللہ)

HAZRAT UMAR WAS SODOMIST (NAUZOO- BILLAH)

کیا یہی مسلمان ہیں درجواب کیا شیعہ مسلمان ہیں از وکیل آل عمر علامہ غلام حسین نجفی ماڈل ٹاؤن لاہور

۵۱

## سپاہ صحابہ کا خلفاء پر لواطہ کا فتویٰ

اہل سنت کی معجز کتاب علاج الامراض ص ۲۷۳ فلسفی  
وہو الشافی

جو ایسے صاحبِ علت اُنْبَہ دا نفتح دھرو فیلفہ  
دوم اکثر این دوا را استعمال می فرمودند (صفت) آن  
گل نیلوفر خشک دو درم - کشینہ سرد و درم و نیم تخم کاسنی  
تخم خرفہ ازہ ریک سہ درم - گل مسرخ - پنج درم  
بزر قطنو نادہ و درم - شربتہ دو درم تا سہ درم بانیم  
ادقیہ سرقہ باب آمیختہ در حقنہ کردن بشراب  
انگوری نیز سود دارد - انتہای بلفظہ

ترجمہ :

حکیم اجل خاں دہلوی کے والد حکیم شریف خاں نے اپنی بیاضِ خاص  
علاج الامراض فصل ہفتم مقالہ چہارم دہم عن سقیمی میں لکھا ہے کہ وہ  
دوا جو اُنْبَہ کے (یعنی علتِ المشاخ کے) بیماروں کو نفع دیتی ہے  
اور عزت مآب خلیفہ روم اس دوا کو زیادہ استعمال فرماتے

تھے وہ دوا یہ ہے کہ مذکورہ دواؤں کو کوہ چھان کر سرکہ میں پانی ملا کر  
یا شراب انگوری لے کر ان دواؤں میں اس کو ملا کر مریض کو حقنہ کیا جائے  
نوٹ :

منظور نعمانی کو یہ نسخہ ہدیہ کیا جا رہا ہے کیونکہ جس شریف قوم کی وہ  
وکالت فرماتے ہیں ان کو اس دوا کی سخت ضرورت ہے۔

ابوبکرؓ جاہل تھے بے شک وہ ظالم اور اجہل تھا (معاذ اللہ)

کان ابوبکر جاہلا وانہ کان ظالماً وأجہلاً (نعوذ باللہ)

ABU BAKR رضی اللہ عنہ WAS ILLETERATE AND TYRANT

میزین قول زینب

۴۶۶

متعلق مفسر

سے انکار کیا اور خوف زدہ ہو گئے کہ امانت کے دعوے دار نہیں اور حقدار سے اس کو غصب کر لیں لیکن میان اول نے جو بڑے بے وقوف اور اظلم تھے اور دیکھا نہ تاؤ اور امانت جیسی امانت کو اپنے اوپر لا دیا۔

نبیؐ اہل بیت سے کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے مسلمانوں کو وصیتیں فرمائیں منجھڑن کے ایک وصیت یہ بھی تھی کہ امانت کا داکر ناجی ضروری ہے اور جو شخص امانت کا اہل نہ ہو اور دعوے کرے وہ نقصان اٹھائے گا۔ کیونکہ یہ امانت ہی وہ چیز ہے کہ جو بڑے بڑے آسمانوں اور پچی ہوئی زمینوں اور بے چوڑے محکم پہاڑوں کے سامنے پیش ہوتی ہیں ان میں سے نہ کوئی چیز امانت سے زیادہ طولانی اور چوڑی تھی اور نہ اعلیٰ اور اظلم تھی۔ اسی سے مذکورہ کا انکار اس وجہ سے نہ تھا کہ امانت اُن سے طویل، عریض اور قوی و غالب تھی بلکہ سبب یہ تھا کہ وہ عقوبت سے ڈر گئیں اور انہوں نے اس امانت کا انجام بھی سمجھ لیا جس سے عزت انسان (ابوبکر) جاہل تھے اور باوجود اس کے کہ انسان بہ نسبت ان چیزوں کے زیادہ ضعیف تھا مگر اُس نے امانت کو اپنے سر لے لیا۔ بے شک وہ بڑا ظالم اور اجہل تھا۔

العوالیٰ میں ہے کہ جب نماز کا وقت قریب ہوتا تھا تو جناب امیر المؤمنین علیہ السلام مضطرب اور بے چین ہو جایا کرتے تھے اور چہرہ مبارک کارنگ شہیزہ جوتا تھا۔ لوگ عرض کرتے تھے یا امیر المؤمنین! یہ آپ کی کیا حالت ہو جاتی ہے؟ حضرت فرماتے تھے کہ نماز کا وقت آ گیا۔ خدا کی امانت جسے خدا نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تھا اور انہوں نے اس امانت کے نقل سے انکار کر دیا تھا اور ڈر گئے تھے۔ ادا کرنے کا یہی وقت ہے۔

تہذیب الاحکام میں ہے کہ کسی نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ سئلہ دریافت کیا کہ اسے سولا! ایک شخص نے دوسرے شخص کو بازار بھیجا اور یہ کہا کہ میرے لئے ایک کپڑا خریدلا۔ وہ کپڑا بازار میں بھی ملتا ہے اور ویسا ہی اس کے پاس بھی موجود ہے آیا جائز ہے کہ وہ منگائے والے کو اپنے پاس سے کپڑا دے دے؟ حضرت نے فرمایا ہرگز نہ ایسے کام کے قریب نہ جائے اور اپنے نفس کو (ایسے معاملہ سے) آلودہ نہ کرے کیونکہ خدا فرماتا ہے اِنَّا عَرَفْنَا الْاِمَانَةَ اِنَّمَا يَحْرُجُ حَضْرَتُ نَعْمَ فرمایا جو کپڑا بازار میں دستیاب ہوتا ہے اگرچہ اُس شخص کے پاس اس سے بہتر بھی موجود ہو تب بھی اپنے پاس سے نہ دے۔

اقول صاحب تفسیر صافی) اس آیت کے متعلق جتنی حدیثیں وارد ہوئی ہیں ان

ملاحظہ فرمائیں

موسو و از لمباحث اشاعت کلمات حفاظت و صداقت عقاید عام مقلدین اگر مضمون میں امت و تفریق  
تشریح و تفسیر سے مراد ہے

# ہدایہ نیکو و شیعہ اتحاد کی سیرت

الحمد للہ کہ کتابت نصاب شمل پر جوابات فافزہ از سوالات ناچر حسب  
خواہش ہومین موسوم بہ!

# اصحاب شواہد دین

# ابن عمر الوالدین

از تصنیفات حکیم سید احمد شاہ تلمیذ علی حضرت حضرت سید نجم العالی  
مکبھی مدظلہ

باہتمام و انتظام سید شہناہ حسین فرزند مولف سان ڈھوک رتہ امرالہ چتر  
لاہور پرنٹنگ پریس لاہور میں تمام فیروز الدین بہ سیرت صحابہ

شیعہ اور صحابہ کرام و خلفاء راشدین  
ملاحظہ فرمائیں  
موسو و از لمباحث اشاعت کلمات حفاظت و صداقت عقاید عام مقلدین اگر مضمون میں امت و تفریق  
تشریح و تفسیر سے مراد ہے

سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار  
انکار خلافة سيدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ .

DENIAL OF HAZRAT ABU BAKR'S CALIPHATE.

شاہد الصادقین لرم انوف الكاذبین از حکیم سید احمد شاہ فرات لکھنؤ

۹۳

..... تو عمر نے علی مرتضیٰ کو وہیں سو رہنے کیلئے کہا پس علی مرتضیٰ نے وہیں جا کر  
راہا پس صبح کے وقت جب گھر سے باہر آیا تو بطور تعریف علی مرتضیٰ کو کہنے لگا کہ آپ  
ان فراتے تھے کہ میں تو مناسب نہیں ہے۔ کہ اپنے شہر میں بنیہ عورت کے مجروح شب بسر  
کے۔ پس فرمایا علی مرتضیٰ نے میرے مجروح رہنے کا نہیں کہاں سے علم ہوا تحقیق میں نے  
آج رات کو تمہاری تمناں بہتیرے سے متفق کیا۔ پس عمر کو اس واقعہ سے بولتے حضرت ماحسن مہدی  
اس کو کھنی رکھا۔ اس وقت کہ انکو متذکرہ کی قدرت حاصل ہوئی۔ پس متذکرہ عمر نے حرام  
کر دیا۔ اس حکایت سے دو باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ اول یہ کہ یہ دو عمر خلافت ابو بکر سے پہلے کا  
ہے۔ کیونکہ خلافت ابو بکر برائے نام تھی۔ درحقیقت اس وقت بھی خلافت عمر ہی تھی۔ ورنہ فوراً  
متذکرہ کو بند کر دیتا پس معلوم ہوا کہ زمانہ رسول خدا کی حیات کا تھا۔ جبکہ عمر کی ایسے امور میں حال نہ  
تھی تھی۔ دوئم یہ تعلق بطور وراثت عمر کے مریدوں میں منتقل ہوتا رہا جتنی کہ مریدان عمر نے بھی  
بعض مسرت عمر حضرت رسول خدا کی اس سنت اور اس کے عامل علی مرتضیٰ سے نفرت اور  
بغض پیدا کر لیا جتنی کہ اس بغض خاص کو جوہ سے بنیت تجارت علی مرتضیٰ نے تصنیف کما حقہ کلثوم  
بنت علی با عمر تراشا گیا۔ ورنہ درحقیقت جس ام کلثوم کا عمر کے ساتھ نکاح ہوا۔ وہ ام کلثوم  
دختر ابو بکر تھی جیسا کہ تاریخ اخطار مذکور کے صفحہ ۵۵ سے پتہ چلتا ہے۔ مالک نے حضرت  
عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے ایک گھوڑا کا وراثت حضرت عائشہ کو دیدیا  
تھا۔ اس پر سے نہایت درجہ بیس وستی گھوڑیں اترا کرتی تھیں۔ آپ نے عرض موت میں اُسے  
فرمایا کہ تم میری بیٹی ہو۔ واللہ مجھے تم سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ میں ہر حال میں تمہیں  
لوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ تمہاری خوش حالی سے بخشنے احت ہے۔ اور غربت سے سچ۔ اس  
وراثت سے اب تک جو کچھ تم نے نفع اٹھا یا ہے۔ وہ تمہارا تھا۔ لیکن میرے بعد یہ ترک ہو جائیگا  
اور بہن بھائیوں کو مجروح نہ کرنا۔ اور مطابق حکم کتاب اللہ اس کو تقسیم کرنا حضرت عائشہ نے  
فرمایا جو والد بزرگوار اللہ بھلا اسیا ہو سکتا ہے۔ لیکن میری بہن تو صرف ایک اماں ہی ہے۔  
آپ نے فرمایا کہ نہیں ایک اپنی ماں کے پیٹ میں ہی ہے۔ سو دیکھتے ہیں کہ جن کا خیال حضرت  
ابو بکر صدیق نے حالت حیات میں رکھا۔ وہ ام کلثوم تھیں۔ تول کرم دین مسئلہ فقیر کے مشفق  
جو ترجمہ بحث میں ذکر ہے۔ اس کے مشفق کتاب اصول کافی صفحہ ۲۴۲ میں یہ عبارت درج  
ہے۔ قال ابی ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ابا عمران ان تسعة اعشار الدین



حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضورؐ کے بعد بدعات کیں

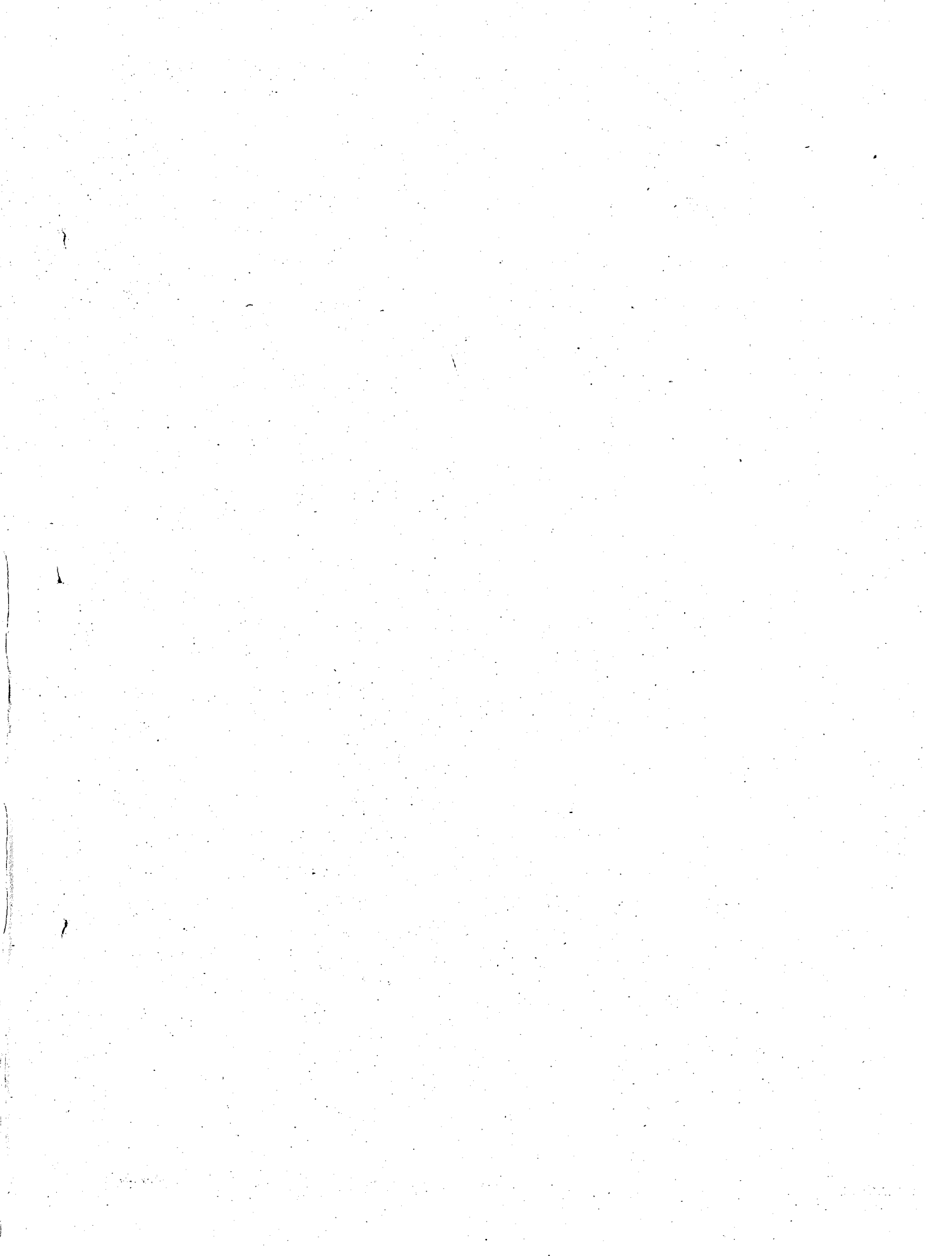
افتراءات و اتها مات مخترعة على سيدنا الصديق الاكبر رضي الله عنه

HAZRAT ABU BAKR (RA) INNOVATED NEW  
COMMANDMENTS.

مناظرہ مع مراز حسین محل جاڑا

۲۳۰

میرے قریب آنے کی کوشش کریں گے۔ تو وہاں سے ہٹائے جائیں گے۔ پس میں کہوں گا یہ تو میرے صحابہ ہیں یہ میرے صحابہ ہیں۔ پس مجھے جواب ملے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ تیرے بعد انہوں نے کیا کیا بدعات کیں۔ (بخاری جلد ۴ کتاب الفتن و کتاب التفسیر سورۃ الانبیاء) جناب رسالت آئیے جب شہدائے بدر کی قوت ایمانی کی شہادت دی تو حضرت ابو بکر نے عرض کی۔ ہم نے بھی ویسا ہی جہاد کیا جیسا کہ انہوں نے جہاد کیا اور ویسا ہی ایمان لائے جیسا کہ یہ لائے تو آنحضرت ص نے فرمایا۔ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ لیکن کیا معلوم کہ تم لوگ میرے بعد کیا کیا بدعات کرنے (موطا) ان تصریحات کے بعد پھر جناب رسالت مآب کی طرف یہ منسوب کرنا کہ آپ نے فرمایا۔ اَمْحَابِنِیْ كَالْحِیْمِ بِآیْتِهِمْ اَنْتُمْ نَبِیْتُمْ اَهْتَدِیْتُمْ میرے تمام اصحاب مثل ستاروں کے ہیں۔ جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ دین کے ساتھ نسخ نہیں تو اور کیا ہے؟ حضرت امیر غایب السلام فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میدان محشر میں سوار ہو کر سوائے ہمارے اور کوئی نہ جائے گا۔ اور وہ ہم چار ہوں گے۔ انصاریں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی میرا باپ آپ پر قربان ہوا تھا فرمائیے۔ وہ چار کون کون ہونگے فرمایا (۱) میں براق پر سوار ہوں گا (۲) میرا بھائی حضرت صالح پیغمبر اپنی ناقہ پر سوار ہوگا (۳) میرا چچا حضرت حمزہ میری ناقہ عضباء پر سوار ہوگا (۴) میرا جانی علیؑ جنت کی ناقہ پر سوار ہوگا اور اس کے ہاتھ میں لوہا لہجہ ہوگا۔ عرش کے سامنے کھڑے ہو کر توحید و رسالت کا کلمہ پڑھے گا تو تمام انسان دیکھ کر محو حیرت ہو کر کہیں گے یہ یا تو کوئی ملک مقرب ہے یا نبی مرسل اور یا حامل عرش ہے تو زیر عرش سے ایک فرشتہ جواب دیکھائیے۔ ملک مقرب ہے نبی مرسل اور نہ حامل عرش ہے بلکہ یہ صدیق اکبر ہے اور یہ علی بن ابی طالب ہے۔ (الروضۃ البیضاء) کتاب المناقب



تاریخی دستاویز

ساتواں باب

شیعہ اور متفرق مسائل

الباب السابع

الشيعة و المسائل المتفرقة

Chapter VII

The Shias and  
Miscellaneous Issues.

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی  
چھبیس (26) کتابوں کے چون (54) حوالہ جات ہیں۔



الاصول  
من  
الکتابین  
تألیف

تأليف الشيخ العلامة أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق  
الكليني السمرقندي

ألمنوت في سنة ٣٢٨ / ٣٢٩ هـ  
مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه على أكبر نقاري

مبعض بمشور غير

التحقيق للأخوند

الناشر

دار الكتب الإسلامية

مرضی آخوندی

تهران - بازار سلطانی

تلفن ۲۰۴۱۰

الجزء الثاني

الطبعة الثالثة

١٣٨٨ هـ

دین % 90 فیصد جھوٹ میں ہے

إن تسعة اعشار الدين فى التقيّة

TAQIYYAH (FALSE HOOD) IS NINE OF TEN PARTS OF THE RELIGION.

الاسول من الكافي جلد دوم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق اللیثی المتوفی ۳۲۸ھ - طبع ایران

-۲۱۷-

کتاب الايمان والكفر

ج ۲

### ﴿ باب التقيّة ﴾

۱ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم وغيره عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل : « أولئك يؤتون أجرهم مرتين بما صبروا ( قال : بما صبروا على التقيّة ) ويدرؤن بالحسنة السيئة <sup>(۱)</sup> » قال : الحسنة التقيّة والسيئة الإذاعة .

۲ - ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عمر الأجمي قال : قال لي أبو عبد الله عليه السلام : يا ابنا عمير إن تسعة أعشار الدين في التقيّة ولا دين لمن لا تقيّة له و التقيّة في كل شيء ، إلا في النبيذ والمسح على الخفين <sup>(۱)</sup> .

۳ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : التقيّة من دين الله . قلت : من دين الله ؟ قال : إي والله من دين الله ولقد قال يوسف : « أيتها العير إنكم لسارقون » والله ما كانوا سرقوا شيئاً ولقد قال إبراهيم : « إنني سقيم » والله ما كان سقيماً .

۴ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن خالد ! والحسين بن سعيد جميعاً ، عن النضر بن سويد ، عن يحيى بن عمران الحلبي ، عن حسين بن أبي العلاء عن حبيب بن بشر قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : سمعت أبي يقول : لا والله ما على وجه الأرض شيء أحب إليّ من التقيّة ، يا حبيب إنّه من كانت له تقيّة رفعه الله ، يا حبيب من لم تكن له تقيّة وضعه الله ، يا حبيب إن الناس إنما هم في هدنة <sup>(۲)</sup> فلو قد كان ذلك كان هذا <sup>(۴)</sup> .

(۱) القمص ، ۵۲ ، وصدر الآية « الذين آتيناها من قبلهم ، يؤمنون وإذا يتلى عليهم قالوا آمنا به انه الحق من ربنا انّا كنا من قبله مسلمين » ازلتك يؤنون ... الآية .  
(۲) ذلك لدمدميس الحاجه إلى التقيّة فيها إلا نادراً . (في) أو يكون نفس التقيّة فيها باء-بار رعاية زمان هذا الخطاب ومكانه وحال المخاطب وعلمه عليه السلام بانه لا يضطر إليهما .  
(۳) الهدنة ، السكون والصلح والموادعة بين المسلمين و الكفار وبين كل متحاربين .  
(۴) « فلو قد كان ذلك » أى ظهور القائم . وقوله ، « وكان هذا » أى ترك التقيّة (آت) .

## تقیہ جزو دین ہے

## التقیہ جزء من الدین

## FALSE HOOD (TAQIYA) IS A PART OF RELIGION.

الاصول من الکافی جلد دوم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ھ - طبع ایران

-۲۱۸-

کتاب الایمان والکفر

ج ۲

۵ - أبو علی الأشعري، عن الحسن بن علي الكوفي، عن العباس بن عامر عن جابر المكفوف، عن عبد الله بن أبي يعفور، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: اتقوا على دينكم فاحجيوه بالتقية، فإنه لا إيمان لمن لا تقية له، إنما أنتم في الناس كالنحل في الطير لو أن الطير تعلم ما في أجواف النحل ما بقي منها شيء، إلا أكلته ولو أن الناس علموا ما في أجوافكم أنكم تحبونا أهل البيت لا كلوكم بالسنتهم ولنجلوكم <sup>(۱)</sup> في السر والعلانية، رحم الله عبداً منكم كان على ولايتنا.

۶ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد، عن حريز، عن أخبره، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل: «ولا تستوي الحسنة ولا السيئة»، قال: الحسنة: التقية والسيئة: الإذاعة <sup>(۲)</sup>، وقوله عز وجل: «ادفع بالتي هي أحسن السيئة» <sup>(۳)</sup>، قال: التي هي أحسن التقية، «فاذا الذي بينك وبينه عداوة كأنه ولي حميم» <sup>(۴)</sup>.

۷ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن الحسن بن محبوب، عن هشام بن سالم، عن أبي عمرو الكناني قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: يا أبا عمرو أدأيتك لو حدثت بك حديث أو أفيتك بفتيا ثم جئتني بعد ذلك فسألني عنه فأخبرتك بخلاف ما كنت أخبرت بك أو أفيتك بخلاف ذلك بأيهما كنت تأخذ؟ قلت: بأحدثهما وأدع الآخر، فقال: قد أصبت يا أبا عمرو أبي الله إلا أن يعبد سراً <sup>(۵)</sup> أما والله لئن فعلتم ذلك إنته [ل]خير لي ولكم، [و] أبي الله عز وجل لنا ولكم في دينه إلا التقية.

۸ - عنه، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن علي، عن درست الواسطي قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: ما بلغت تقية أحد تقية أصحاب الكهف إن كانوا يشهدون الأعياد ويشدون الزناير <sup>(۶)</sup> فأعطاهم الله أجرهم مرتين.

۹ - عنه، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن علي بن فضال، عن حماد بن واقد

(۱) نحلہ القول کمنہ، نسبہ إلیہ۔ ونحل فلاناً، سابه۔ وفي بعض النسخ [نجلوكم] بالجيم وفي القاموس نجل فلاناً ضربه بمقدم رجله وتناجلوا، تنازعوا. (۲) أذاع الخبر، أفضاء. (۳) قوله عليه السلام: «السيئة» بمد قوله عز وجل: «ادفع بالتي هي أحسن» تفسير له، إذ ليس في هذا الموضع من القرآن (في).

(۴) فصلت، ۳۴ (۵) أي في دولة الباطل. (۶) الزناير جمع زنار.

## تقیہ (جھوٹ) اصل دین ہے

## التقیة الكذب اساس الدین

## TAQQIYA (FALSE HOOD) IS A ORIGINAL RELIGION.

الاصول من الکافی جلد دوم تألیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق اللخنی المتوفی ۳۲۸ھ - طبع ایران

۲۱۹-

کتاب الايمان والكفر

ج ۲

اللحم قال: استقبلت أبا عبد الله عليه السلام في طريق فأعرضت عنه بوجهي ومضيت ، فدخلت عليه بعد ذلك ، فقلت : جعلت فداك إنني لألتاكد فأصرف وجهي كراهة أن أشق عليك فقال لي : رحك الله ولكن رجلاً لقيني أمس في موضع كذا وكذا فقال : عليك السلام يا أبا عبد الله ، ما أحسن ولا أجمل <sup>(۱)</sup> .

۱۰ - علي بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة قال : قيل لأبي عبد الله عليه السلام : إن الناس يروون أن علياً عليه السلام قال على منبر الكوفة : أيها الناس إنكم ستدعون إلى سبتي فسبوني ، ثم تدعون إلى البراءة مني فلا تبرؤوا مني ، فقال : ما أكثر ما يكذب الناس على علي عليه السلام ، ثم قال : إنما قال : إنكم ستدعون إلى سبتي فسبوني ، ثم تدعون إلى البراءة مني وإنني لعلى دين محمد ؛ ولم يقل : لا تبرؤوا مني . فقال له السائل : أرايت إن اختار القتل دون البراءة؟ فقال : والله ما ذلك عليه و ما له إلا ما مضى عليه عمار بن ياسر حيث أكرهه أهل مكة و قلبه مطمئن بالإيمان ، فأنزل الله عز وجل فيه : «إلا من أكره و قلبه مطمئن بالإيمان» فقال له النبي صلى الله عليه وآله عندها : يا عمار إن عادوا فعد فقد أنزل الله عز وجل عندك وأمرك أن تعود إن عادوا .

۱۱ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن هشام الكندي قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : أيهاكم أن تعملوا عملاً يعبرونابه ، فإن ولد السوء يعبر والده بعمله ، كونوا لمن انقطعتم إليه زيناً ولا تكونوا عليه شيئاً صلوا في عشايرهم <sup>(۲)</sup> و عودوا مرضاهم و اشهدوا جنازتهم ولا يسبقونكم إلى شيء من الخير فأنتم أولي به منهم والله ما عبد الله بشيء أحب إليه من الخبث قلت : وما الخبث <sup>(۳)</sup> ؟ قال : التقية .

۱۲ - عنه ، عن أحمد بن محمد ، عن معمر بن خلاد قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن القيام للولاء ، فقال : قال أبو جعفر عليه السلام : التقية من ديني ودين آبائي ولا إيمان لمن لا تقية له .

۱۳ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن ربعي ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : التقية في كل ضرورة و صاحبها أعلم بها حين تنزل به .

(۲) یعنی عشاير المخالفین لکم فی الدین .

(۱) ای لم یفعل حسناً ولا جمیلاً .

(۳) الخبث ، الاخفاء والستر .



## تقدیر خداوندی کا انکار - جزا اور شر اللہ کی طرف سے نہیں

## انکار التقدير

## وليس الخير والشر من الله تعالى

DENIAL OF DIVINE DECREE (GOOD AND EVIL IS NOT FROM GOD).

الاصول من الكافي جلد اول تأليف أبي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق المكنى القمي ۳۲۸ طبع ایران

-۱۵۶-

کتاب التوحيد

ج ۱

أوضحت من أمرنا ما كان ملتبساً ❁ جزاك ربك بالاحسان إحساناً

۲- الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسين بن عليّ الوشاء ، عن حماد بن عثمان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله قال : من زعم أن الله يأمر بالفحشاء فقد كذب

→ الساذجة ارتفاع تأثير الإرادة في الفعل وكون الإنسان مجبوراً في فعله غير مختار ، تشعب جماعة الباحثين ( وهم قليل البضاعة في العلم يومئذ ) على فرقتين ، احديهما وهم الجبرية أبتوا تعلق الإرادة الالهية بالافعال كسائر الاشياء وهو القدر وقالوا بكون الإنسان مجبوراً غير مختار في أفعاله و الافعال مخلوقة لله تعالى و كذا أفعال سائر الالاب التكوينية مخلوقة له .

و تانيتهما وهم القسوة أبتوا اختيارية الافعال و نفوا تعلق الإرادة الالهية بالافعال الإنسانية فاستنجموا كونها مخلوقة للإنسان ، ثم فرغ كل من الطائفتين على قولهم فروهاً ولم يزالوا على ذلك حتى تراكت هناك أقوال وآراء يشتر منها العقل السليم ، كارتفاع العلية بين الاشياء وخلق الماصي و الإرادة الجزائية و وجود الواسطة بين النفي و الإثبات و كون العالم غير محتاج في بقاءه الى الصانع الى غير ذلك من هوساتهم .

و الاصل في جميع ذلك عدم تفقهم في فهم تعلق الإرادة الالهية بالافعال وغيرها و البحث فيه طويل الدليل لا يسهل القيام على شيقه ، غير أنا نوضح السطلب بثل نظريه ونشير به الى خطأ الفرقتين والصواب الذي عهدوا عنه لمنفرض انسانا اوتى منه من السال و السال و الضياع والدار والعبيد و الامام تم اختيار واحد من هيده وزوجه احدى جواريه واعطاه من الدار و الاثبات ما يرفع حوائجه النظرية و من السال و الضياع ما يترزق به في حياته بالكسب و التسير ، فان قلنا : إن هذا الاعطاء لا يؤثر في تمتد العبد شيئا والسولي هو السالك وملكه بجميع ما اعطاه قبل الاعطاء ، ويده على السواء كان ذلك قول الجبرية وان قلنا : ان العبد صار مالكاً وحيداً بعد الاعطاء ويطل به ملك السولي واما الامر الى العبد يفعل ما يشاء في ملكه كان ذلك قول القسوة وان قلنا كما هو الحق ان العبد يستت ما وحيه له السولي في ظرف ملك السولي وحي طوله لافي مرضه ما السولي هو السالك الاصلى والذي للعبد ملك في ملكه ، كما ان الكتابة عمل اختياري منسوب الى يد الانسان و الى نفس الانسان ، بحيث لا يعطى احدى النسبتين الاخرى ، كان ذلك القول الحق الذي يشير عليه السلام الى في هذا الخبر .

مقره عليه السلام ، لو كان كذلك ليجل الثواب والعقاب الى قوله ، واعطى على القليل كثيراً اه  
إشارة الى نفي مذهب الجبر بصادير ذكرها (ع) و معناها واضح وقوله ، ولم يمس مخلوقاً اه .  
إشارة الى نفي مذهب التفويض بصاديرها الالزمة فان الانسان لو كان خالفاً لفعله ، كان مخالفته لما كلفه الله من العمل غلبة منه على الله سبحانه و قوله ، ولم يطع مكرهاً اه . نفي للجبر و مقابلة للجملة السابقة فلو كان الفعل مخلوقاً لله و هو الفاعل فقد أكره العبد على الإطاعة و قوله ، ولم يسلك مفوضاً اه . بالبناء للفاعل وصيغة اسم الفاعل نفي للتفويض أى لم يسلك الله ما ملكه العبد من اهلل بتفويض الامراليه و ابطال ملك نفسه وقوله عليه السلام ، > ولم يخلق السارات والارض ←

الفرع

من

الکافی

تألیف

تفہیم لایلا ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق

الکلینی السمری

المنوفی سنہ ۳۲۸/۳۲۹ھ

مع تعلیقات نافعہ ماخوذة من عدة شروح

صحیحہ و قابلہ علیہ

علی اکبر لغفاری

الناشر

دار الکتب الاسلامیہ

تہران - بازار سلطانی

۱۳۹۱ ق  
۱۳۰۰ شتمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة  
في التصحيح

ایشیخ محمد الآخوندی

الجزء السادس

## شرمگاہوں کے بارہ میں شرمناک وضاحت

التعبير المخزي المفضح عن الفروج و عورات النساء

A SHAMEFUL EXPLANATION ABOUT HIDDEN PARTS  
OF THE BODY.

فردغ الكافي جلد ششم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸/۳۳۰ھ (طبع ایران)

-۵۰۱-

کتاب الزي والتجمل

ج ۱

۲۲ - عدۃ من أصحابنا ، عن سهل بن زیاد ، عن محمد بن عیسی ، عن إسماعیل بن یسار ، عن عثمان بن عفان السدوسی ، عن بشیر النبال قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن الحمام فقال : تريد الحمام ؟ قلت : نعم قال : فأمر بإسخان الحمام ثم دخل فاتمزر بإزار وغطى ركبتيه وسرته ثم أمر صاحب الحمام فطلى ما كان خارجاً من الإزار ثم قال : اخرج عني ثم طلى هو ما تحته بيده ثم قال : هكذا فافعل .

۲۳ - سهل رفته قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : لا يدخل الرجل مع ابنة الحمام فينظر إلى عورته .

۲۴ - علي بن محمد بن بندار ، عن إبراهيم بن إسحاق ، عن يوسف بن السبت رفته قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : لا تمسك في الحمام فإنه يذيب لحم الكليتين ، ولا تمسح في الحمام فإنه يرقق الشعر ، ولا تفضل رأسك بالطين فإنه يذهب بالغيرة ، ولا تتدلك بالخرف فإنه يورث البرص ، ولا تمسح وجهك بالإزار فإنه يذهب بماء الوجه .

۲۵ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن علي بن أسباط ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لا تغسلوا رؤوسكم بطين مصر فإنه يذهب بالغيرة و يورث الدبابة .

۲۶ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن أبي يحيى الواسطي ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي الحسن الماشي عليه السلام قال : العورة عورتان القبل و الدبر ، فأما الدبر مستور بالألتين فإذا سترت القضيبي والبيضتين فقد سترت العورة .

وقال في رواية أخرى : وأما الدبر فقد سترته الألتان وأما القبل فاستره

بيدك .

۲۷ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن غير واحد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : انظر إلى عورة من ليس بسلم مثل نظارك إلى عورة الحمار <sup>(۱)</sup> .

۲۸ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن أبان بن عثمان ،

(۱) يظهر من الزئلف وابن بابويه - رحمهما الله - القول بدلول الضبر ويظهر من التبيد و جماعة عدم الغلاف في التحريم . (آت)

## کپڑے کے بغیر شرمہ گاہ کی حفاظت

## تحفیط العورة بغیر الثوب

## HIDING THE PRIVATE PARTS OF THE BODY WITHOUT CLOTH.

فروغ الکافی جلد ششم تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلبینی المحدثی ۳۲۸/۳۲۰ھ (طبع ایران)

۵۰۲۔ کتاب الزی والتجمل ج ۶

عن ابن ابی یعفور قال ، سألت أبا عبد الله عليه السلام أتتجدد الرجل عند صب الماء ترى عورته أو يصب عليه الماء أو يرى هو عورة الناس؟ فقال : كان أبي يكره ذلك من كل أحد <sup>(۱)</sup>.

۲۹۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رفاعة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل حليلته الحمام <sup>(۱)</sup>.

۳۰۔ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن عثمان بن عيسى ، عن ساعة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يرسل حليلته إلى الحمام

۳۱۔ عنه ، عن إسماعيل بن مهران ، عن محمد بن أبي حمزة ، عن علي بن يقطين قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : أقره القرآن في الحمام وأنكح؟ قال : لا بأس.

۳۲۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن ربهمي بن عبد الله ، عن محمد بن مسلم قال : سألت أبا جعفر عليه السلام أكان أمير المؤمنين عليه السلام ينهى عن قراءة القرآن في الحمام؟ قال : لا إنما نهى أن يقره الرجل وهو عريان فأما إذا كان عليه إزار فلا بأس.

۳۳۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا بأس للرجل أن يقره القرآن في الحمام إذا كان يريد به وجه الله ولا يريد بنظر كيف صوت.

۳۴۔ بعض أصحابنا ، عن ابن جمهور ، عن محمد بن القاسم ، عن ابن أبي يعفور ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : [قال:] لا تضطجع في الحمام فإنه يذيب شحم الكليتين.

۳۵۔ محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن عمر بن علي بن عمر بن يزيد ، عن محمد بن عمر ، عن بعض من حدثه أن أبا جعفر عليه السلام كان يقول : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل الحمام إلا بمشتر ، قال : فدخل ذات يوم الحمام فتنور فلما أن

(۱) حمل على العرمة . (آت) .

(۲) حمل على ما إذا لم تدع إليه الضرورة كما في البلاد العارة أو على ما إذا بثت إلى الحمامات للتنزه والفرج أو على ما إذا كانت الرجال والنساء يدخلون الحمام معاً من غير تناوب (آت) .

الفرع

من

الکافی

تألیف

تفکر لایسلا ابی جعفر محمد بن یعقوب بن سجاد

الکلینی السمری

المنوفی سنہ ۳۲۸/۳۲۹ھ

مع تعلیقات نافعہ ماخوذہ من عدۃ شروح

صحیحی و قابلہ علیہ

علی اکبر لغاری

الناشر

دارالکتب الاسلامیہ

تہران - بازار سلطانی

تلفن ۲۰۴۱۰

۱۳۹۱ ق  
۱۳۵ ش

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة

للجنة البحوث

في التجميع

استخ محمد الآخوندي

حقوق الطبع والتعليق محفوظة لهذا المؤلفين والناشر

## گواہوں کے بغیر نکاح جائز ہے

## يجوز النكاح بغير الشهود

## A MARRIAGE WITHOUT WITNESSES IS LAWFUL.

الاصول من الكافي جلد پنجم تأليف ابي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق الكوفي المتوفى ۳۲۸ھ (طبع ایران)

-۳۸۷-

کتاب النکاح

ج ۵

## ﴿ باب ﴾

﴿ (التزويج بغير بينة) ﴾

۱ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن زرارة بن أعين قال : سئل أبو عبد الله عليه السلام عن الرجل يتزوج المرأة بغير شهود فقال : لا بأس بتزويج البتة فيما بينه وبين الله إنما جعل الشهود في تزويج البتة من أجل الولد لولا ذلك لم يكن به بأس .

۲ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمد بن يحيى ، عن عبد الله بن محمد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إنما جعلت البيئات للنسب والموارث ؛ وفي رواية أخرى والحدود .

۳ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يتزوج بغير بينة قال : لا بأس .

۴ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن داود النهدي ، عن ابن أبي نجران عن محمد بن الفضيل قال : قال أبو الحسن موسى عليه السلام لأبي يوسف القاضي : إن الله تبارك و تعالی أمر في كتابه بالطلاق وأكّد فيه بشاهدين ولم يرض بهما إلا عدلين<sup>(۱)</sup> وأمر في كتابه بالتزويج فأهمله بلا شهود فأنبتتم شاهدين فيما أهمل و أبطلتم الشاهدين فيما أكّد .

## ﴿ باب ﴾

﴿ (ما أحل للنبي صلى الله عليه وآله من النساء) ﴾

۱ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ و محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن ابن أبي عمير عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن قول الله عز وجل : ﴿ دبا أيتها النبي إنما أحللتنا لك أزواجك ﴾<sup>(۲)</sup> ، قلت : كم أحلّ له من النساء ؟ قال : ماشاء من شيء

(۱) في بعض النسخ [لم يرض بها إلا عدلين] .

(۲) الاحزاب : ۵۰ .

# ہدایۃ الحاکم

فی شرح المفنعة للشیخ المفید رضوان اللہ علیہ

تألیف

شیخ الطائفة ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی

المؤلف ۴۶۰ھ

الجزء السابع

حققه وعلق علیہ سیدنا الحجة  
السید حسن الموسوی الخراسانی

فیض شریف عمر

الشیخ علی الآخوندی

الناشر

دارالکتب الاسلامیہ

تهران - بازار سلطانی

تلفن ۲۰۴۱۰

الطبعة الثالثة

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة

في التصحيح

الشيخ محمد الآخوندی

## غیر مسلم عورتوں سے متعہ کا جواز

## جواز المتعہ مع المرأة غیر المسلمة

A LOGIC OF LEGALISED PROSTITUTION (MUTTA)  
WITH NON MUSLIM WOMEN.

تفسیر الاحکام جلد ہفتم تألیف ابی جعفر محمد بن الحسن اللوی الترمذی ۴۲۰ھ (طبع ایران)

۷ ج

فی تفصیل احکام النکاح

۲۵۶

﴿ ۱۱۰۳ ﴾ ۲۸ - روى أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن علي ابن فضال عن بعض اصحابنا عن ابى عبد الله عليه السلام قال: لا بأس أن يتمتع الرجل باليهودية والنصرانية وعنده حرة .

﴿ ۱۱۰۴ ﴾ ۲۹ - وعنه عن محمد بن سنان عن ابان بن عثمان عن زرارة قال : سمعته يقول : لا بأس بان يتزوج اليهودية والنصرانية متعة وعنده امرأة .

﴿ ۱۱۰۵ ﴾ ۳۰ - وعنه عن اسماعيل بن سعد الاشعري قال : سألته عن الرجل يتمتع من اليهودية والنصرانية قال: لا ارى بذلك بأساً قال: قلت بالمجوسية؟ قال : واما المجوسية فلا .

قوله عليه السلام : واما المجوسية فلا. ورد مورد الكراهية ، وعند النمكن من غيرها ، فاما في حال الاضرار فليس به بأس روى ذلك :

﴿ ۱۱۰۶ ﴾ ۳۱ - أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن الرضا عليه السلام قال : سألته عن نكاح اليهودية والنصرانية ؟ فقال : لا بأس فقلت : فمجوسية ؟ فقال : لا بأس به بمضي متعة .

﴿ ۱۱۰۷ ﴾ ۳۲ - وعنه عن ابى عبد الله البرقي عن ابن سنان عن منصور الصيقل عن ابى عبد الله عليه السلام قال : لا بأس بالرجل ان يتمتع بالمجوسية ،

﴿ ۱۱۰۸ ﴾ ۳۳ - وعنه عن البرقي عن فضيل بن عبد ربه عن حماد بن عيسى عن بعض اصحابنا عن ابى عبد الله عليه السلام مثله ،  
والتمتع بالمؤمنة افضل على كل حال روى ذلك :

﴿ ۱۱۰۹ ﴾ ۳۴ - أحمد بن محمد بن عيسى عن معاوية بن حكيم عن

\* - ۱۱۰۲ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۴۶ الكافي ج ۲ ص ۴۶ النقيه ج ۳ ص ۲۹۳

- ۱۱۰۳ - ۱۱۰۴ - ۱۱۰۵ - ۱۱۰۶ - ۱۱۰۷ - ۱۱۰۸ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۴۴



## زنا کی عام اجازت

## رخصة للزنا عامة

## GENERAL PERMISSION OF ADULTERY.

ترتیب الاحکام جلد ہفتم تألیف ابی جعفر محمد بن الحسن اللوی الترمذی ۳۲۰ھ (طبع ایران)

۷ ج

فی تفصیل احکام النکاح

۲۵۸

امراة بغير اذنها؟ قال: لا بأس به .

﴿ ۱۱۱۵ ﴾ ۴۰ — وعنه عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن داود ابن فرقد عن ابى عبد الله عليه السلام قال : سألته عن الرجل يتزوج بأمة بغير اذن موالها؟ فقال : ان كانت لامراة فنعيم وان كانت لرجل فلا .

﴿ ۱۱۱۶ ﴾ ۴۱ — محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن ابى عبد الله عليه السلام قال : لا بأس بان يتنعم الرجل بأمة المرأة ، فلما أمة الرجل فلا يتنعم بها إلا بامرہ . ولا بأس بان يتنعم الرجل متعة ما شاء لأنهن بمنزلة الاماء ، وليس ذلك مثل نكاح النبطه الذي لا يجوز فيه المقدم على أكثر من اربع نساء .

﴿ ۱۱۱۷ ﴾ ۴۲ — روى محمد بن يعقوب عن الحسين بن محمد عن أحمد ابن اسحاق الاشمري عن بكر بن محمد الازدي قال : سألت ابا الحسن عليه السلام عن المتعة أهي من الاربع؟ قال : لا .

﴿ ۱۱۱۸ ﴾ ۴۳ — وعنه عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن ابن محبوب عن ابن رثاب عن زرارة بن اعين قال : قلت ما يحل من المتعة؟ قال : كم شئت .

﴿ ۱۱۱۹ ﴾ ۴۴ — وعنه عن الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن الحسن بن علي عن حماد بن عثمان عن ابى بصير قال : سئل ابو عبد الله عليه السلام عن المتعة أهي من الاربع؟ فقال : لا ولا من السبعين .

﴿ ۱۱۲۰ ﴾ ۴۵ — وعنه عن الحسين بن محمد عن أحمد بن اسحاق عن

\* - ۱۱۱۴ - ۱۱۱۵ - ۱۱۱۶ - الاستبصار ج ۳ ص ۲۱۹ واخر الأئمة الكبار

في الكافي ج ۲ ص ۴۷

- ۱۱۱۷ - ۱۱۱۸ - ۱۱۱۹ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۴۷ الكافي ج ۲ ص ۴۳

واخرج التالك الصدوق في الفقيه ج ۳ ص ۲۶۴

## زنا کے اڑوں کا اجرا

## اجراء مراکز الزنا

## ESTABLISHMENT OF PROSTITUTION HOUSES.

تذیب الاحکام جلد ہفتم تألیف ابی جعفر محمد بن الحسن الموسی القاسمی (طبع ایران) ۳۲۰ھ

۲۵۹

فی تفصیل احکام النکاح

ج ۷

سعدان بن مسلم عن عیید بن زرارة عن ایہ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : ذکر لہ  
المتعة أمی من الاربع ؟ قال : تزوج منهن الفاقنهن مستأجرات .

﴿ ۱۱۲۱ ﴾ ۴۶ - محمد بن أحمد بن یحیی عن العباس بن معروف عن  
القاسم بن عروة عن عبد الحمید الطائی عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام فی  
المتعة قال : لیست من الاربع لأنها لا تطلق ولا ترث ، وإنما هی مستأجرة وقال : عدتها  
خمس واربعمون ليلة .

﴿ ۱۱۲۲ ﴾ ۴۷ - فاما الذی رواه الصفار عن معاویة بن حکیم عن علی  
ابن الحسن بن رباط عن عبد اللہ بن مسکان عن عمار الساباطی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام  
عن المتعة قال : هی احد الاربعه

﴿ ۱۱۲۳ ﴾ ۴۸ - وما رواه أحمد بن محمد بن ابی نصر عن ابی الحسن  
علیہ السلام قال : سأله عن الرجل یكون عنده المرأة یحمل له ان یتزوج باختها متعة ؟  
قال : لا قلت حکى زرارة عن ابی جعفر علیہ السلام انما هی مثل الامام یتزوج ما شاء  
قال : لا هی من الاربع .

فلیس هذان الخبران منافیین لما قدمناه من الاخبار ، لأن هذین الخبرین انما  
وردا مورد الاحتیاط دون الحظر ، والذی یکشف عما ذکرناه مارواه :

﴿ ۱۱۲۴ ﴾ ۴۹ - أحمد بن محمد بن ابی نصر عن ابی الحسن الرضا  
علیہ السلام قال : قال ابو جعفر علیہ السلام : اجملوهن من الاربع فقال له صفوان بن  
یحیی : علی الاحتیاط ؟ قال : نعم .

\* - ۱۱۲۰ - ۱۱۲۱ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۴۷ الکافی ج ۲ ص ۴۳ والثانی

بدون التبدیل ید

- ۱۱۲۲ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۴۷

- ۱۱۲۳ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۴۸

اپنی باندی (جاریہ) کسی کو ادھار دے سکتا ہے

الرجل يحل لا خيه فرج جاريتہ

A WIFE CAN BE LEND TO OTHER PERSON.

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تألیف ابی جعفر محمد بن الحسن الموسی المتوفی ۳۲۰ھ (طبع ایران)

ج ۷

فی ضروب النکاح

۲۴۴

عن الحسن عن الحسين اخيه عن أبيه علي بن يقطين عن أبي الحسن الماخي عليه السلام انه سئل عن المملوك يحل له ان يطاء الأمة من غير تزويج إذا أحل له مولاه؟ قال: لا يحل له. وبنبغي ان يراعى في هذا الضرب من النكاح لفظة التحليل ولا يدوغ فيه لفظة العارية، يدل على ذلك ما رواه:

﴿ ۱۰۶۳ ﴾ ۱۵ — محمد بن يعقوب عن علي بن أبيه عن ابن أبي عمير قال: أخبرني قاسم بن عروة عن أبي العباس البقباق قال: سألت رجلاً اباعه الله عليه السلام ونحن عنده عن عارية الفرج فقال: حرام، ثم مكث قليلاً ثم قال: لكن لا بأس بأن يحل الرجل جاريتہ لأخيه.

ومتى جعل الرجل أخاه في حل من شيء من مملوكته مثل النظر أو الخدمة أو القبلة أو اللامسة فلا يحل له غير ما أحل له، ومتى أحل له فرجها حل له ما سواه، يدل على ذلك ما رواه:

﴿ ۱۰۶۴ ﴾ ۱۶ — محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد وعلي بن إبراهيم عن أبيه جميعاً عن ابن محبوب عن جميل بن صالح عن الفضيل بن يسار قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: جعلت فداك إن بعض اصحابنا قد روى عنك أنك قلت إذا أحل الرجل لأخيه جاريتہ، فهي له حلال؟ قال: نعم يا فضيل، قلت له: ما تقول في رجل عنده جاريتہ نفيسة وهي بكر أحل لأخيه ما دون فرجها أله ان يفتضاها قال: لا ليس له إلا ما أحل له منها، ولو أحل له قبلة منها لم يحل له سوى ذلك قلت: أرأيت إن أحل له ما دون الفرج فقلبتہ الشهوة فافتضاها؟ قال: لا ينبغي له ذلك، قلت: فما فعل أبكون زانياً؟ قال: لا ولكن يكون خائناً ويغرم لصاحبها عشر قيمتها

• - ۱۰۶۳ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۴۰ الكافي ج ۲ ص ۴۹

- ۱۰۶۴ - الكافي ج ۲ ص ۴۸ النقيه ج ۳ ص ۲۸۹

عورت کے ساتھ غیر فطری فعل سے نہ روزہ ٹوٹتا ہے نہ غسل واجب ہوتا ہے

إذا أتى الرجل المرأة في الدبر وهي صائمه لم ينقص صومها وليس غسل

AN UNNATURAL SEXUAL INTERCOURSE WITH A WOMAN  
NEITHER HARM FAST NOR MAKES GHUSL (BATH) OBLIGATORY.

تفتیب الاحکام جلد ہفتم تألیف ابی جعفر محمد بن الحسن الموسی السبئی ۳۲۰ھ (طبع ایران)

ج ۷

فی الزیادات فی فقہ النکاح

۴۶۰

﴿ ۱۸۴۰ ﴾ ۴۸ - وعنه عن أحمد بن محمد بن محمد بن الحسن بن الحسين أخيه  
عن أبيه دلي بن بقطين عن أبي الحسن الماضي عليه السلام أنه سئل عن المملوك أبجل له  
ان يطلأ الأمة من غير تزويج إذا أحل له مولاه؟ قال: لا أبجل له.

﴿ ۱۸۴۱ ﴾ ۴۹ - وعنه عن معاوية بن حكيم عن معمر بن خلاد عن  
الرضا عليه السلام أنه قال: أي شيء يقولون في اتیان النساء في اعجازهن؟ فقلت له:  
بلغني ان اهل الكتاب لا يرون بذلك بأساً فقال: ان اليهود كانت تقول: إذا أتى  
الرجل المرأة من خلفها خرج الولد أحول فانزل الله تعالى: ﴿ نساؤكم حرث لكم فاتوا  
حرثكم انى شئتم ﴾ قال: من قبل ومن دبر خلافاً لقول اليهود ولم يكن في ادبارهن.  
وهذا المبر قد قدمناه وليس فيه تناف لجواز ما قدمناه في هذه المسألة، لأنه  
انما تضمن ان تأويل الآية على ما ذكر، وليس فيه ان من فعل الفعل المخصوص فقد  
ارتكب محظوراً والذي يكشف عن جواز ذلك ايضاً ما رواه:

﴿ ۱۸۴۲ ﴾ ۵۰ - محمد بن أحمد بن يحيى بن أبي اسحق عن عثمان بن  
عيسى عن يونس بن عمار قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: أو لأبي الحسن  
عليه السلام: اني ربما أتيت الجارية من خلفها بهني دبرها ونذرت نجعات على نهي  
ان عدت الى امرأة هكذا فبلي صدقة درهم وقد نزل ذلك علي قال: ليس عليك  
شيء وذلك لك.

﴿ ۱۸۴۳ ﴾ ۵۱ - وعنه عن أحمد بن محمد بن علي بن الحكم عن رجل  
عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا أتى الرجل المرأة في الدبر وهي صائمه لم ينقص  
صومها وليس عليها غسل.

■ - ۱۸۴۰ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۳۷

- (۱۸۴۱-۱۸۴۲) - الاستبصار ج ۳ ص ۲۴۴ بتفاوت في الاول وقد تقدم الاول بتاسع- ۱۶۶

گھنٹے دو گھنٹے کے لئے مرد عورت سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے

يجوز ان يتمتع الرجل من المرأة ساعة او ساعتين

A MAN CAN ENJOY SEX WITH A WOMAN FOR ONE OR TWO HOURS

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تألیف ابی جعفر محمد بن الحسن اللوسی المتوفی ۳۲۰ھ (طبع ایران)

ج ۷

فی تفصیل احکام النکاح

۲۶۶

و یسمی من الاجل ما تراضیا علیہ قليلا کان أو کثیراً ، فاذا قالت نعم فقد رضیت فہی امرأتک وانت اولی الناس بہا ، قلت : فانی استحي ان اذکر شرط الايام فقال : هو أضر عليك قلت : وكيف ؟ قال : انک ان لم تشتترط کان تزویج مقام لزنک النفقة فی العدة وكانت وارثاً ولم تقدر علی ان تطلقها إلا طلاق السنة .  
واما الاجل فانه يشترط علیها ما شاء بعد ان يكون ایاماً معلومة أو شهوراً أو سنین ، يدل علی ذلك ما رواه :

﴿ ۱۱۴۶ ﴾ ۷۱ - محمد بن یعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن ابن محبوب عن ابن رثاب عن عمر بن حنظلة عن ابی عبد الله عليه السلام قال : ويشارطها ما شاء من الايام .

﴿ ۱۱۴۷ ﴾ ۷۲ - وعنه عن محمد بن یحیی عن أحمد بن محمد عن محمد بن اسماعیل عن ابی الحسن الرضا عليه السلام قال : قلت له : الرجل یتزوج متعة سنة أو اقل أو اکثر قال : إذا کان شیء معلوم الی اجل معلوم قال : قلت وتین بتعیر طلاق ؟ قال : نعم .

﴿ ۱۱۴۸ ﴾ ۷۳ - محمد بن یعقوب عن محمد بن یحیی عن أحمد بن محمد عن ابن فضال عن ابن بکیر عن زرارة قال : قلت له هل يجوز أن يتمتع الرجل من المرأة ساعة أو ساعتین ؟ فقال : الساعة والساعتین لا يتوقف علی حدما ولكن العود والموءدین (۱) والیوم والیومین واللیلة واشباه ذلك .

فما تضمن هذا الخبر من مرة واحدة فانا ورد مورد الرخصة والاحوط ما

\* (۱) نسخة فی الجمع (المرء والمرءین) والمرء الذکر المنتصر المتصّب ولبس له منی مناسب للقام ولله من باب الکتابۃ عن الموائمة مرة ومرتين

- ۱۱۴۶ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۸ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۰۱ الکافی ج ۲ ص ۴۰

## متعہ یعنی زنا کی عام اجازت کا حکم

### حکم الرخصة العامة للمتعة یعنی الزنا

#### GENERAL PERMISSION OF LEAGLISED PROSTITUTION (MUTTA).

تذیب الاحکام جلد ہفتم تألیف ابی جعفر محمد بن الحسن الوری المتوفی ۳۲۰ھ (طبع ایران)

۲۵۳

فی تفصیل احکام النکاح

ج ۷

﴿ ۱۰۸۹ ﴾ ۱۴ — واما مارواه أحمد بن محمد عن أبي الحسن عن بعض اصحابنا يرفعه الى ابى عبد الله عليه السلام قال : لا تمتنع بالمؤمنة فتنلما .  
فهدا حديث مقطوع الاسناد شاذ ، ويحتمل ان يكون المراد به إذا كانت المرأة من اهل بيت الشرف فإنه لا يجوز التمتع بها لما يلحق اهلها من العار ويلحقها هي من القتل ويكون ذلك مكروهاً دون ان يكون محظوراً .

وقد رويت رخصة في التمتع بالفاجرة إلا انه يمنعها من الفجور .

﴿ ۱۰۹۰ ﴾ ۱۵ — روى محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن علي ابن حديد عن جميل عن زرارة قال : سألت عمار وانا عنده عن الرجل يتزوج الفاجرة متعة قال : لا بأس وان كان التزويج الآخر فليحصن بابه .

﴿ ۱۰۹۱ ﴾ ۱۶ — عنه عن سعدان عن علي بن يقطين قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : نساء اهل المدينة قال : فواسق قلت : فأنزوج منهن ؟ قال : نعم . ومتى اراد الرجل تزويج المتعة فليس عليه التفتيش عنها بل بصدقها في قولها .

﴿ ۱۰۹۲ ﴾ ۱۷ — روى محمد بن أحمد بن يحيى عن علي بن السندي عن عثمان بن عيسى عن اسحاق بن عمار عن فضل مولى محمد بن راشد عن ابى عبد الله عليه السلام قال : قلت اني تزوجت امرأة متعة فوقع في نفسي أن لها زوجاً ففتشت عن ذلك فوجدت لها زوجاً قال : ولم فتشت ؟ .

﴿ ۱۰۹۳ ﴾ ۱۸ — وعنه عن أبوب بن نوح عن مهران بن محمد عن بعض اصحابنا عن ابى عبد الله عليه السلام قال : قيل له ان فلاناً تزوج امرأة متعة فقيل له ان لها زوجاً فسالها فقال ابو عبد الله عليه السلام : ولم سألها ؟ .

﴿ ۱۰۹۴ ﴾ ۱۹ — وعنه عن المهيم بن ابى مسروق النهدي عن أحمد بن

\* - ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰ - ۱۰۹۱ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۴۳

## زنا پر اجرت میں سہولت

## سهولة على اجرة الزنا

## A FACILITY IN THE WAGES OF ADULTERY.

تذیب الاحکام جلد ہفتم تألیف ابی جعفر محمد بن الحسن اللوسی المتوفی ۳۲۰ھ (طبع ایران)

۲۶۳

فی تفصیل احکام النکاح

۷ ج

مہر معلوم الی اجل معلوم .

والاحوط ان بشرط علی المرأة جمیع شرائط المتعة من ارتفاع الميراث والعزل  
ان اراد والعدة وغير ذلك ، يدل علی ذلك مارواه :

﴿ ۱۱۳۶ ﴾ ۶۱ - محمد بن أحمد بن يحيى عن العباس بن معروف عن  
صفوان عن القاسم بن محمد عن جبير بن سعيد للكفوف عن الأحوال قال : سألت  
ابا عبد الله عليه السلام قلت : ما ادنى ما يتزوج به الرجل للمتعة ؟ قال : كف من بر  
يقول لها زوجيني نفسك متعة على كتاب الله وسنة نبيه نكاحاً غير سفاوح على ان لا  
ارثك ولا ترثيني ولا اطلب ولدك الى اجل مسمى فان بدالي زدتك وزدتي .

﴿ ۱۱۳۷ ﴾ ۶۲ - محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن ابيه عن ابن  
ابى نصر عن ثعلبة قال : تقول تزوجك متعة على كتاب الله وسنة نبيه نكاحاً غير  
سفاوح على ان لا ترثيني ولا ارثك كذا وكذا يوماً بكذا وكذا وعلى ان عليك العدة .  
﴿ ۱۱۳۸ ﴾ ۶۳ - وعنه عن محمد بن يحيى عن محمد بن الحسين وعدة من  
اصحابنا عن أحمد بن محمد بن عثمان بن عيسى عن سماعة عن ابي بصير قال : لا بد ان  
تقول في هذه الشروط تزوجك متعة كذا وكذا يوماً بكذا وكذا نكاحاً غير سفاوح  
على كتاب الله وسنة نبيه على ان لا ترثيني ولا ارثك وعلى ان تمتدي خمسة واربعين  
يوماً ، وقال بعضهم ! حيضة .

وشروط النكاح تكون بعد العقد لأن ما يكون قبل العقد لا اعتبار به وإنما  
الاعتبار بما يحصل بعده فان قبلت الشرط الذي وقع قبل العقد مضى العقد والشرط  
وإلا فكان ما تقدم من الشروط باطلاً والعقد غير صحيح ، يدل علی ذلك مارواه :  
﴿ ۱۱۳۹ ﴾ ۶۴ - محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن ابيه عن محمد

\* - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸ - النکاح ج ۲ ص ۴۱

## زنا پر اجرت میں مزید سہولت

## زاد سہولت علی اجرة الزنا

## A SPECIAL FACILITY IN THE WAGES OF ADULTERY.

تہذیب الاحکام جلد ہفتم تألیف ابی جعفر محمد بن الحسن اللیثی المتوفی ۳۲۰ھ (طبع ایران)

۲۶۷

فی تفصیل احکام النکاح

ج ۷

قدومنا ان يكون يوماً أو ليلة بحسب ما يختاره .

وقد روي إذا شرط دفعة أو دفتين فإنه يصرف بوجه عنها عند الفراغ منها .

﴿ ۱۱۴۹ ﴾ ۷۴ - روى ذلك محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا

عن سهل بن زياد عن ابن فضال بن القاسم بن محمد عن رجل سمع قال: سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل يتزوج المرأة على عود واحد قال: لا بأس ولكن إذا فرغ فليحول وجهه ولا ينظر .

ومنى تمتع بالمرأة شهراً غير معين كان العقد باطلاً، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ۱۱۵۰ ﴾ ۷۵ - أحمد بن محمد عن بعض رجاله عن عمر بن عبد العزيز

عن عيسى بن سليمان عن بكار بن كردم قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: الرجل يأتى المرأة فيقول لها: زوجيني نفسك شهراً ولا يسمي الشهر بعينه ثم يمضي فيلقاها بعد سنين قال: فقال له: شهره ان كان مائة وان لم يكن سمى فلا سبيل له عليها .

ومنى عقد عليها متعة على مرة واحدة مبهماً كان العقد دائماً، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ۱۱۵۱ ﴾ ۷۶ - محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن موسى

ابن سعدان عن عبد الله بن القاسم عن هشام بن سالم الجواليقي قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: انزوج المرأة متعة مرة مبهمة قال فقال: ذلك اشد عليك ترثها وترثك ولا يجوز لك أن تطلقها إلا على طهر وشاهدين، قلت: اصلحك الله فكيف انزوجها؟ قال: اياماً معدودة بشيء مسمى مقدار ما تراضيت به فاذا مضت ايامها كان طلاقها في شرطها ولا نفقة ولا عدة لها عليك، قلت: ما اقول لها؟ قال: تقول لها انزوجك

- ۱۱۴۹ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۵۱ الكافي ج ۲ ص ۴۶

- ۱۱۵۰ - الكافي ج ۲ ص ۴۷ التمهيد ج ۳ ص ۲۶۷

- ۱۱۵۱ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۵۲



سنی کافر ہیں ان کے ساتھ نکاح جائز نہیں

اہل السنۃ کفار لا يجوز التناکح معهم

**A MARRIAGE WITH SUNNI IS UNLAWFUL  
BECAUSE THEY ARE INFIDELS.**

تذیب الاحکام جلد ہفتم تألیف ابی جعفر محمد بن الحسن النوری الترمذی ۴۳۰ھ (طبع ایران)

۳۰۲      فیمن یحرم نکاحہن بالاسباب دون الانساب      ج ۷

عدتہا فان اسلمت أو اسلم قبل انتضاء عدتہا فہا علی نکاحہا الاول ، وان ہی لم تسلّم  
حتی تنقضی العدة فقد بانّت منہ .

والذی بدل علی انہ منی کان بشرائط الذمۃ لاتیّن منہ وان انتقضت عدتہا مارواه :  
﴿ ۱۲۵۹ ﴾ ۱۷ — محمد بن یعقوب عن علی بن ابراہیم عن ائیہ عن ابن  
ابی عمیر عن بعض اصحابہ عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام قال : ان اهل  
الکتاب وجميع من له ذمۃ إذا اسلم احد الزوجین فہا علی نکاحہا وليس له ان یخرجہا  
من دار الاسلام الی غیرہا ولا یتبیت معہا ولكنه یأتیہا بالنہار ، واما المشرکون مثل  
مشرکی العرب وغیرہم فہم علی نکاحہم الی انتضاء العدة فان اسلمت المرأة ثم اسلم  
الرجل قبل انتضاء عدتہا فہی امرأۃ ، وان لم یسلم إلا بعد انتضاء العدة فقد بانّت منہ  
ولا سبیل لہ علیہا ، وكذلك جمیع من لا ذمۃ لہ ، ولا یبغی المسلم ان یتزوج یهودیۃ  
ولا نصرانیۃ وهو یجد حرۃ أو امة .

قال الشیخ رحمہ اللہ ولا یجوز نکاح الناصبیۃ المظہرۃ لعداوتہ آل محمد علیہم السلام  
ولا بأس بنکاح المستضعفات منہن .

بدل علی ذلك ما ثبت من کون هؤلاء کفاراً بادلۃ لیس هذا موضع شرحہا ،  
وإذا ثبت کفرہم فلا یجوز مناکحتہم حسب ما قدمناہ ، ویزید ذلك بیاناً ما رواہ :

﴿ ۱۲۶۰ ﴾ ۱۸ — علی بن الحسن بن فضال عن الحسن بن محبوب عن  
جمیل بن صالح عن الفضیل بن یسار عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال : لا یتزوج  
المؤمن بالناصبیۃ المرووفۃ بذلك .

﴿ ۱۲۶۱ ﴾ ۱۹ — الحسن بن سعید عن النضر بن سويد عن عبد اللہ

• - ۱۲۵۹ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۸۳ الکافی ج ۲ ص ۱۴

• - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۸۳ الکافی ج ۲ ص ۱۱

سنی کافر ہیں ان کے ساتھ نکاح جائز نہیں ان کا ذبیحہ حرام ہے  
 اهل السنة كفار ولا تتناكحهم ولا تاكل ذبيحتهم لانه حرام

**A MARRIAGE WITH SUNNI IS UNLAWFUL THEIR  
 ALTARED ANIMAL IS FORBIDDEN TO EAT BECAUSE  
 THEY ARE INFIDELS.**

تمذیب الاحکام جلد ہفتم تالیف ابی جعفر محمد بن الحسن اللوی المتوفی ۴۲۰ھ (طبع ایران)

ج ۷ فیمن یحرم نکاحن بالاسباب دون الانساب ۳۰۳

ابن سنان قال : سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الناصب الذي عرف نصبه وعداونه  
 هل يزوجه المؤمن وهو قادر على رده وهو لا يعلم برده قال : لا يتزوج المؤمن الناصبية  
 ولا يتزوج الناصب مؤمنة ولا يتزوج المستضعف مؤمنة .

﴿ ۱۲۶۲ ﴾ ۲۰ - محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن أحمد بن  
 محمد عن ابن فضال عن ابن بكير عن زرارة عن ابی جعفر عليه السلام قال : دخل  
 رجل على علي بن الحسين عليهما السلام فقال : ان امرأتك الشيبانية خارجية تشتم علياً  
 عليه السلام فان سرك ان أسمعتك ذلك منها اسمعتك ؟ فقال : نعم قال : فاذا كان غداً  
 حين تريد أن تخرج كما كنت تخرج فعد و اكن في جانب الدار قال : فلما كان من  
 الغد كن في جانب الدار وجاء الرجل فكلما فتبين ذلك منها فحلى سيلها وكانت تعجبه .  
 ﴿ ۱۲۶۳ ﴾ ۲۱ - علي بن الحسن بن فضال عن محمد بن علي عن ابی جميلة  
 عن سندی عن الفضیل بن یسار قال : سألت ابا جعفر عليه السلام عن المرأة العارفة  
 هل ازوجها الناصب ؟ قال : لا لأن الناصب كافر قال : فأزوجها الرجل غير الناصب  
 ولا العارف ؟ فقال : غيره أحب إلي منه .

﴿ ۱۲۶۴ ﴾ ۲۲ - وعنه عن أحمد بن الحسن عن ابيه عن علي بن الحسن بن  
 رباط عن ابن اذينة عن فضیل بن یسار عن ابی جعفر عليه السلام قال : ذكر الناصب  
 فقال : لا تناكحهم ولا تأكل ذبيحتهم ولا تسكن معهم .

﴿ ۱۲۶۵ ﴾ ۲۳ - فاما الذي رواه الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد  
 عن عبد الله بن سنان قال : سألت ابا عبد الله عليه السلام بم يكون الرجل مسلماً يجل  
 مناكرته وموارثته ويم يحرم دمه ؟ فقال : يحرم دمه بالاسلام إذا أظهر ونحل مناكرته وموارثته .

\* - ۱۲۶۲ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۸۳ الكافي ج ۲ ص ۱۲

- ۱۲۶۳ - ۱۲۶۴ - ۱۲۶۵ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۸۴

# مِلا مَحْضَرُ الْفَقِيهِ

تأليف

رئيس المحاضرین ابی جعفر الصادق و محمد بن علی بن

الحسین بن ابی بویق القیمی

الموفی ۳۸۱ھ

الجزء الثالث

حقیقہ و علاق علیہ سیدنا الحجۃ

السید حسن الموسوی الخراسانی

مفوض بمشرفہ

الشیخ علی الآخوندی

الناشر

دار الکتب الاسلامیہ

تہران - بازار سلطانی

تلفن ۲۰۴۱۰

الطبعة الخامسة

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة

في التصحيح

الشيخ محمد الآخوندی

۱۳۹۰ھ - ۱۳۹۰ھ

## سنی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں اس لئے سنی سے نکاح بھی حرام ہے السنی لا نصیب له فی الاسلام فلہذا حرام نکاحہم

A MARRIAGE WITH SUNNI BELIEVER IS FORBIDDEN BECAUSE THEY  
HAVE NO PART IN ISLAM.

من لا یحضرہ الفقیہ جلد سوئم تألیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسن القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

۲۵۸ فی ما أحل الله عز وجل من النکاح وما حرّم منه ج ۳

۱۲۲۳ ۸ — وروی الحسن بن محبوب عن الملا بن رزین عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألت عن الرجل المسلم يتزوج المجوسية ؟ فقال : لا ولكن إن كانت له أمة مجوسية فلا بأس أن يطأها ويعزل عنها ولا يطلب ولدها .

۱۲۲۴ ۹ — وروی الحسن بن محبوب عن سليمان الحمار عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا ينبغي للرجل المسلم منكم أن يتزوج الناصبية ، ولا يزوج ابنته ناصبياً ولا يطرحها عنده .

قال مصنف هذا الكتاب - رحمه الله - من نصب حرباً لآل محمد صلوات الله عليهم فلا نصيب له في الاسلام فلہذا حرم نکاحہم .

۱۲۲۵ ۱۰ — وقال النبي صلى الله عليه وآله : صفان من أمتي لا نصيب لهم في الاسلام الناصب لأهل بيتي حرباً وغال في الدين مارق منه .

ومن استحل امن أمير المؤمنين عليه السلام والخروج على المسلمين وقتلهم حرمت مناکحته لأن فيها الالفاء بالأبدي إلى التهلكة ، والجہال يتوهمون أن كل مخالف مناصب وليس كذلك .

۱۲۲۶ ۱۱ — وروی صفوان عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام قال : تزوجوا في الشكك ولا تزوجوا لأن المرأة تأخذ من أدب زوجها وبقرها على دينه .

۱۲۲۷ ۱۲ — وروی الحسن بن محبوب عن يونس بن يعقوب عن حمران بن أعين وكان بعض أهله يريد التزويج فلم يجد امرأة يرضاهم فذكر ذلك لأبي عبد الله عليه السلام فقال : أين أنت من البلبا واللواني لا يعرفن شيئاً ؟ قلت إنا نقول : إن الناس على وجهين كافر ومؤمن فقال : فأين الذين خلطوا عملاً صالحاً وآخر سيئاً ؟

۱۲۲۳ - التہذیب ج ۲ ص ۳۰۸ الکان ج ۲ ص ۱۴ بدون الذیل .

۱۲۲۶ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۸۴ التہذیب ج ۲ ص ۲۰۰ الکان ج ۲ ص ۱۱ .

۱۲۲۷ - الکان ج ۲ ص ۱۱ بدون قوله "إننا شوا" الخ

بھتیجی، پھوپھی اور خالہ بھانجی نکاح میں ایک جگہ جمع ہو سکتی ہیں  
یجمع فی نکاح واحد بنت الاخ والعمه والخالة وبنت الاخت

**A PERSON CAN MARRY HIS BROTHER'S DAUGHTER,  
FATHER'S SISTER, MOTHER'S SISTER AND SISTER'S  
DAUGHTER SIMULTANEOUSLY.**

من لا یحضرہ الفقیہ جلد سوئم تألیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

۲۶۰ فی ما أحل الله من زواج أو تزوج فنكاحه باطل . ج ۳

علیہ السلام عن المحرم یتزوج ؟ قال : لا ولا یزوج المحرم المحل

۱۹ ۱۲۳۴ — وفي خبر آخر : إن زواج أو تزوج فنكاحه باطل .

۲۰ ۱۲۳۵ — وروی الحسن بن محبوب عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام

في الرجل تكون عنده الجارية يجردها وينظر إلى جسمها نظر شهوة هل تحل لأبيه ؟

وإن فعل أبوه هل تحل لابنه ؟ قال : إذا نظر إليها نظر شهوة ونظر منها إلى ما

يحرم على غيره لم تحل لابنه وإن فعل ذلك الابن لم تحل للأب .

۲۱ ۱۲۳۶ — وروی الحسن بن محبوب عن علي بن رباب عن أبي عبيدة الخداه قال :

سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : لا تنكح المرأة على خالتها ولا

على أختها من الرضاة . قال وقال عليه السلام : إن علياً عليه السلام ذكر لرسول الله

صلى الله عليه وآله ابنة حمزة فقال : أما علمت أنها ابنة أخي من الرضاة ، وكان

رسول الله صلى الله عليه وآله وحمزة قد رضعا من لبن امرأة .

۲۲ ۱۲۳۷ — وروی الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن أبي عبد الله عليه السلام

قال : لا تتزوج المرأة على خالتها وتزوج الخالة على ابنة أختها .

۲۳ ۱۲۳۸ — وفي رواية محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال : لا تنكح ابنة الأخ

ولا ابنة الأخت على عمها ولا على خالتها إلا باذنها ، وتنكح العمه والخالة على

ابنة الأخ وابنة الأخت بغير إذنها .

۲۴ ۱۲۳۹ — وسأل عبد الله بن سنان أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يريد أن يتزوج

المرأة أينظر إلى شعرها ؟ قال : نعم إنما يريد أن يشتريها بأغلا الثمن .

— ۱۲۳۵ — الاستبصار ج ۳ ص ۲۱۲ التهذيب ج ۲ ص ۳۰۸ .

— ۱۲۳۶ — الاستبصار ج ۳ ص ۱۷۸ التهذيب ج ۲ ص ۱۹۷ الكافي ج ۲ ص ۱۳۰ وفي الأثر

والأخير صدر الحديث فقط .

— ۱۲۳۸ — الكافي ج ۲ ص ۳۵ بتفاوت يسير .

— ۱۲۳۹ — التهذيب ج ۲ ص ۲۳۰ الكافي ج ۲ ص ۱۶ سند آخر .

## بیوی کی حلت اور حرمت کے بارہ میں اہلسنت سے الگ تصریحات

## تصریحات غیر تصریحات اہل السنة فی حل الزوجة و حرمتها

## AN EXPLANATION OF BEING LAWFUL &amp; UNLAWFUL OF WIFE

من لا يحضره الفقيه جلد سوم تأليف ابى جعفر محمد بن علي بن الحسين القمي المتوفى ۳۸۱ھ (طبع ایران)

۲۶۴ فی ما أحل الله عز وجل من النكاح وما حرم منه ج ۳

فتزوج أمها أو ابنتها أو أختها فدخل بها ثم علم فارق الأختة والأولى امرأته ولم يقرب امرأته حتى يستبرئ. رحم التي فارق، وإن زنى رجل بامرأة ابنه أو امرأة أبيه أو بجارية ابنه أو بجارية أبيه فإن ذلك لا يجرمها على زوجها ولا يجرم الجارية على سيدها، وإنما يجرم ذلك إذا كان ذلك منه بالجارية وهي حلال فلا تحمل تلك الجارية أبداً لابنه ولا لأبيه، وإذا تزوج امرأة تزويجاً حلالاً فلا تحمل تلك المرأة لابنه ولا لأبيه.

۱۲۵۷ ۲۲ - وروى أبو المعز عن أبي بصير قال: سألت عن رجل فجر بامرأة ثم أراد بعد ذلك أن يتزوجها فقال: إذا تاب حلت له، قلت: وكيف تعرف توبتها؟ قال: بدعوها إلى ما كانت عليه من الحرام فإن امتعت فاستغفرت ربه عرف توبتها.

۱۲۵۸ ۲۳ - وروى علي بن رثاب عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: سألت عن رجل تزوج امرأة بالعراق ثم خرج إلى الشام فتزوج امرأة أخرى فإذا هي أخت امرأته التي بالعراق قال: يفرق بينه وبين التي تزوجها بالشام ولا يقرب العرافة حتى تنفضي عدة الشامية، قلت: فإن تزوج امرأة ثم تزوج أمها وهو لا يعلم أنها أمها فقال: قد وضع الله عنه جهالة بذلك ثم قال: إذا علم أنها أمها فلا يقربها ولا يقرب الابنة حتى تنفضي عدة الأم منه، فإذا انقضت عدة الأم حل له نكاح الابنة، قلت: فإن جاءت الأم بولد فقال: هو ولده برئه ويكون ابنه وأخاً لامرأته.

۱۲۵۹ ۲۴ - وروى الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن أبي عبيدة عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل أمر رجلاً أن يزوجه امرأة من أهل البصرة من بني تميم فزوجه

۱۲۵۷ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۶۸ التهذيب ج ۲ ص ۲۰۷ .

۱۲۵۸ - الاستبصار ج ۳ ص ۱۶۹ التهذيب ج ۲ ص ۱۹۵ الكافي ج ۲ ص ۳۷ .

۱۲۵۹ - التهذيب ج ۲ ص ۲۴۸ .

## گدھے کا گوشت حلال ہے

## لحم الحمار حلال

## A FLESH OF AN ASS IS LAWFUL.

من لا يحضره الفقيه جلد سوم تأليف ابى جعفر محمد بن علي بن الحسين القمي المتوفى ۳۸۱ھ (طبع ايران)

۲۱۳

في الصيد والذبائح

ج ۳

تعرفه فانه بمنزلة الجبن فكل ولا تسأل عنه .

۷۸ — وسأل محمد بن مسلم أبا جعفر عليه السلام عن لحوم الخيل والذئاب ۹۸۸

والبغال والحير فقال : حلال واسكن الناس بما فونها .

وإنما نهي رسول الله صلى الله عليه وآله عن أكل لحوم الخمر الإيسية بخير لثلا  
تفنى ظهورها ، وكان ذلك نهي كراهة لا نهي تحريم ، ولا بأس بأكل لحوم الخمر  
الوحشية ولا بأس بأكل الأمص (۱) وهو اليعامير ولا بأس بالبان الأبن والشيراز  
المد (۲) منها .

ولا يجوز أكل شيء من السوخ وهي القردة والخنزير والكلب والفيل والذئب  
والفأرة والأرنب والضب والطاووس والنعامة والدعوص ۳۶، والجربى والسرطان  
والسحفاة والوطواط واليعيقا (۴) والشعاب والذب واليربوع والغنغذ . سوخ  
لا يجوز أكلها .

۷۹ — وروى أن السوخ لم تبق أكثر من ثلاثة أيام فان هذه مثل لها فهي ۹۸۹  
الله عز وجل عن أكلها .

۸۰ — وروى الوشاء عن داود الرقي قال قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إن ۹۹۰  
رجلاً من أصحاب أبي الخطاب نهاني عن البخت (۵) وعن أكل لحم الحمام المسرول (۶)

(۱) الأمس : . والأمس طعام يتخذ من لحم عجل بجلده أو سرق الكباج العن من الدهن . عرب  
وروي أنها اليعامير .

(۲) نسخة في الجميع (الغنغذ منها) .

(۳) الدعوص : كبرغوث دوية سوداء تنفس في الماء وتكون في القنذران .

(۴) في هامش المخطوطات والطبوعة (اليعيقا) والبقعاء) ونسرت هذه بهامش نسخة بالقراب الأبقع .

(۵) البخت : نوع من الإبل واحده بنتى .

(۶) المسرول : وهو من الحمام ما وجد في رجليه ريش .

— ۹۸۸ — الاستبصار ج ۴ ص ۷۴ التهذيب ج ۲ ص ۳۴۹ الكافي ج ۲ ص ۱۵۲ بيناوت .

— ۹۹۰ — الاستبصار ج ۴ ص ۷۹ التهذيب ج ۲ ص ۳۵۰ الكافي ج ۲ ص ۱۶۸ .

نکاح میں گواہ کی ضرورت نہیں کیونکہ گواہ خدا ہے

الشاهد ما يحتاج في النكاح لان الشاهد هو الرب

IN THE PRESENCE OF GOD THERE IS NO NEED OF  
WITNESSES AT THE TIME OF MARRIAGE.

من لا يحضره الفقيه جلد سوم تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

۲۵۱

فی الولی والشہود والخطبة والسدایق

ج ۳

تزوج و كانت بکراً ، فان كانت ثيباً فلا يجوز عليها تزويج أبيها إلا بأمرها ،  
وإن كان لها أب وجد فلجسد عليها ولاية ما دام أبوها حياً لأنه يملك ولده وما ملك  
فاذا مات الأب لم يزوجه الجد إلا بإذنها .

۵ — وروى حنان بن سدير عن مسلم بن بشير عن أبي جعفر عليه السلام قال : ۱۱۹۴  
سأته عن رجل تزوج امرأة ولم يشهد فقال : اما قبا بينه وبين الله عز وجل فليس  
عليه شيء ، ولكن إن أخذه سلطان جائر عاقبه .

۶ — وروى عن عبدالحيد بن عواض عن عبدالحق قال : سألت أبا عبد الله ۱۱۹۵  
عليه السلام عن المرأة التي نخطب إلى نفسها قال : هي أمك بنفسها تولى أمرها  
من شاءت إذا كان كفواً بعد أن تكون قد نكحت زوجاً قبل ذلك .

۷ — وروى عن داود بن سرحان عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال في رجل  
يريد أن يزوجه أخته قال : يؤامرها فان سكنت فهو إقرارها ، فان أبت لم يزوجه  
فان قالت : زوجني فلاناً فليزوجها ممن ترضى ، واليتيم في حجر الرجل لا يزوجه  
إلا ممن ترضى .

۸ — وروى الفضيل بن يسار ومحمد بن مسلم وذرارة وبريد بن معاوية عن ۱۱۹۷  
أبي جعفر عليه السلام قال : المرأة التي قد ملكت نفسها غير السفينة ولا المولى عليها  
تزوجها بغير ولي جائز .

۹ — وخطب أبو طالب رحمه الله لما تزوج النبي صلى الله عليه وآله خديجة ۱۱۹۸  
بنت خويلد رحمه الله بعد أن خطبها إلى أبيها ، ومن الناس من يقول إلى عها ،  
فأخذ بمضادني الباب ومن شاهده من قريش حضور فقال : الحمد لله الذي جعلنا

۱۱۹۵ — الاستبصار ج ۳ ص ۲۳۲ التهذيب ج ۲ ص ۲۳۱ الكافي ج ۲ ص ۲۵۰ بعد آخر فراجع .

۱۱۹۶ — الاستبصار ج ۳ ص ۲۳۹ التهذيب ج ۲ ص ۲۳۳ الكافي ج ۱ ص ۲۰ .

۱۱۹۷ — الاستبصار ج ۳ ص ۲۳۲ التهذيب ج ۲ ص ۲۳۰ الكافي ج ۲ ص ۲۵ .



# مکمل حصہ الفقہ

تألیف

رئیس المحدثین ابي جعفر الصادق ومحمد بن علي بن

الحسين بن ابي بوبير القمي

الموفى ٣٨١ سنة

الجزء الاول

حققه وعلق عليه سيدنا الحجة

السيد حسن الموسوي الخراساني

بفضله بمشرفه

الشيخ علي الآخوندي

الناشر

دار الكتب الاسلاميه

تهران - بازار سلطاني

تلفن ٢٠٤١٠

الطبعة الخامسة

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة

في التصحيح

الشيخ محمد الآخوندي

١٣٩٠ - ١٤٠٠

اہلسنت کا جھوٹا ہر اسلام دشمن کے جھوٹے سے بھی ناپاک تر ہے۔

### سور السنی اشد نجاسة من کل عدو الا سلام

THAN LEFT OVER FOOD OF SUNNI IS MORE POLLUTED THAM  
THE LEFT OVER FOOD OF INFIDEL.

من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول تألیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین القاسمی المتوفی ۳۸۱ھ (طبع ایران)

۸ فی المیاء وطہرها ونجاستها ج ۱

۹ — وقال رسول الله صلى الله عليه وآله: كل شيء يجتر «۱» فسؤره حلال ولعابه حلال.

۱۰ — وأتى أهل البادية رسول الله صلى الله عليه وآله فقالوا يا رسول الله إن حياتنا هنه تردما السباع والكلاب والبهائم فقال لهم صلى الله عليه وآله: ها ما أخذت افواها ولكم سائر ذلك.

وإن شرب من الماء دابة أو حمار أو بقل أو شاة أو بقرة أو بعير فلا بأس باستعماله والوضوء منه ، فإن وقع وزغ في اناء فيه ماء أهرق ذلك الماء ، وإن وقع فيه كلب أو شرب منه أهرق الماء و غسل الاناء ثلاث مرات مرة بالتراب ومرتين بالماء ثم يجفف ، وأما الماء الأجن «۲» ، فيجب التنزه عنه إلا أن يكون لا يوجد غيره ، ولا بأس بالوضوء بماء يشرب منه السنور ولا بأس بشربه .

۱۱ — وقال الصادق عليه السلام: إني لا أمتنع من طعام طعم منه السنور ولا من شراب شرب منه .

ولا يجوز الوضوء بسور اليهودي والنصراني وولد الزنا والمشرک وكل من خالف الاسلام وأشد من ذلك سوز الناصب ، وماء الجلام سبيله سيل الماء الجاري إذا كانت لا مادة .

۱۲ — وقال الصادق عليه السلام: في الماء الذي تبول فيه الدواب وتلغ «۳» فيه الكلاب وينقل فيه الجنب أنه إذا كان قد ذكر لم ينجه شيء .

۱۳ — يمتز: جر وأجر البير إماد الاكل من بطنه ففنه ثابته ، والجر بالكسر لغى الحنف والشافع كناية الانسان .

۱۴ — الأجن: أجن الماء أجننا وأجنونا من بطن ضرب وقعد: تغير إلا انه يشرب فهو أجن .

۱۵ — تلغ فيه الكلاب أي بالضراب ألسنتها .

۱۶ — التهذيب ج ۱ ص ۶۴ — ۱۷ — التهذيب ج ۱ ص ۱۱۷ .

## تھوک کے ساتھ استنجا جائز ہے

## يجوز الاستنجاء بالريق

## EVACUATION WITH SPITTLE IS LAWFUL.

من لا يحضره الفقيه جلد اول تأليف ابي جعفر محمد بن علي بن الحسين القمي المتوفى ٣٨١ هـ (طبع ایران)

- ج ۱
- ۴۱ فجاء ینجس الثوب والجد
- فلا أصيب الماء وقد أصاب يدي شيء من البول فأمسحه بالخائط وبالتراب ثم تفرق يدي فأمسح (۱) وجهي أو بعض جسدي أو يصيب ثوبي ، فقال : لا بأس به .
- ۱۱ — وسأل ابراهيم بن أبي محمود الرضا عليه السلام عن الطنفسة والفراش ۱۵۹ يصيها البول كيف يصنع وهو مخين كثير الحشو ؟ فقال : يغسل منه ما ظهر في وجهه .
- ۱۲ — وسأل حنان بن سدير أبا عبد الله عليه السلام فقال إني ربما بليت ۱۶۰ فلا أقدر على الماء ويشد ذلك علي ، فقال : إذا بليت ومسحت فامسح ذكرك بريقك فإن وجدت شيئاً فقل هذا من ذلك .
- ۱۳ — وسأل عليه السلام عن امرأة ليس لها إلا قميص واحد ولها مولود فيبول ۱۶۱ عليها كيف تصنع ؟ قال : تغسل القميص في اليوم مرة .
- ۱۴ — وقال محمد بن الزمان لأبي عبد الله عليه السلام : أخرج من الخلاء فاستنجي ۱۶۲ بالماء فيقع ثوبي في ذلك الماء الذي استنجيت به ، فقال : لا بأس به وليس عليك شيء .
- ۱۵ — وقال أبو الحسن موسى بن جعفر عليهما السلام : في طين المطر أنه لا بأس ۱۶۳ به أن يصيب الثوب ثلاثة أيام إلا أن يعلم أنه قد نجسه شيء بعد المطر فإن أصابه بعد ثلاثة أيام غسله وإن كان طريفاً نظيفاً لم يغسله .
- ۱۶ — وسأل أبو الأغر النخاس أبا عبد الله عليه السلام فقال إني اعالج الدواب ۱۶۴ فرجما خرجت بالليل وقد بليت ورائت فتضرب إحداهما يدها أو رجلها (۲) فينضج علي ثوبي ، فقال : لا بأس به .
- ولا بأس بخره اللدجاجة والحامة لو أصاب الثوب ، ولا بأس بخره ما طار وبوله ،
- ( ۱ ) نسخة وج والطنبوعة ( فأس ) .
- ( ۲ ) في الطنبوعة ( يديها ورجليها ) .
- ۸ - ۱۵۹ - التهذيب ج ۱ ص ۷۱ الكافي ج ۱ ص ۱۷ .
- ۱۶۰ - التهذيب ج ۱ ص ۱۰۱ الكافي ج ۱ ص ۷ .
- ۱۶۱ - التهذيب ج ۱ ص ۷۱ .
- ۱۶۲ - التهذيب ج ۱ ص ۷۱ الكافي ج ۱ ص ۱۸ .

## کالا لباس فرعون کا لباس ہے

## اللباس الا سواد لباس فرعون

## THE BLACK DRESS IS THE DRESS OF PHARAOS.

من لا يحضره الفقيه جلد اول تأليف ابي جعفر محمد بن علي بن الحسين القمي المتوفى ٣٢٨ هـ (طبع ايران)

ج ۱ فيما يصل فيهِ وما لا يصل فيهِ من الثياب وجميع الأنواع ۱۶۳

۱۷ — وقال أمير المؤمنين عليه السلام فيما علم أصحابه لا تلبسوا السواد فإنه لباس

فرعون .

۱۸ — وكان رسول الله صلى الله عليه وآله يكره السواد إلا في ثلاثة العمامة والحف والكساء .

۱۹ — وروي أنه هبط جبرئيل عليه السلام على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في قباء أسود ومنطقة فيها خنجر فقال صلى الله عليه وآله يا جبرئيل ما هذا الذي فقال : زي ولد عمك العباس يا محمد ، ويل لولدك من ولد عمك العباس فخرج النبي صلى الله عليه وآله إلى العباس فقال : يا عم ويل لولدي من ولدك فقال يا رسول الله فأجاب نفسي قال جرى القلم بما فيه .

۲۰ — وروى اسماعيل بن مسلم عن الصادق عليه السلام أنه قال : أوحى الله عز وجل إلى نبي من أنبيائه قل للمؤمنين لا يلبسوا لباس أعدائي ، ولا يطعموا مطاعم أعدائي ، ولا يسلكوا مسالك أعدائي فيكونوا أعدائي كما هم أعدائي . فاما لبس السواد لتنقية فلا إثم فيه .

۲۱ — فقد روي عن حذيفة بن منصور أنه قال : كنت عند أبي عبد الله عليه السلام بالمهبرة (۱) فأتاه رسول أبي العباس الخليفة يدعوه فدعا بمطر (۲) أحد وجهيه أسود والآخر أبيض فابسه ، ثم قال عليه السلام أما اني البسه وأنا أعلم أنه لباس أهل النار .

۲۲ — وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يصلح الرجل وفي يده خاتم حديد .

(۱) المهبرة : البلد القديم بجزيرة الكوفة كان يسكنه النعمان بن المنذر وهي دامة المشافرة .

(۲) المطر : كثير ما يلبس في المطر يتوق به منه .

۴ - ۲۶۶ - الكافي ج ۱ ص ۱۱۲ .

- ۲۶۱ - التهذيب ج ۱ ص ۲۰۰ الكافي ج ۱ ص ۱۱۲ .

مروجہ اذان صحیح ہے لعنت ہو مفوضہ پر جنہوں نے اذان میں اشہدان علیا ولی اللہ کا اضافہ کیا  
اذان العامة صحیح ولعن اللہ المفوضۃ حیث زادوا علیہ کلمات  
«اشہد ان علیا ولی اللہ» .

THE AZAN OF THE SUNNIS IS RIGHT AND CURSE  
THE MUFAWAZAH WHO ADDED ASH-HADO-ANNA ALIYYAN  
WALI ALLA . «اشہد ان علیا ولی اللہ» IN AZAN

من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول تألیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسن الرضی الترمذی ۳۸۱ھ (طبع ایران)  
۱۸ فی الاذان والاقامۃ وثواب المؤذن ج ۱

۸۹۵ ۳۳ — وسأل معاوية بن وهب أبا عبد الله عليه السلام عن الشويب (۱) الذي  
يكون بين الاذان والاقامة فقال: ما نعرفه .

۸۹۶ ۳۴ — وكان علي عليه السلام يقول: لا بأس أن يؤذن السلام قبل أن يجتم ،  
ولا بأس أن يؤذن المؤذن وهو جنب ولا يقيم حتى يقتل .

۸۹۷ ۳۵ — وروى أبو بكر الحضرمي وكليب الاسدي عن أبي عبد الله عليه السلام أنه حكى  
لها الاذان فقال الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر، أشهد أن لا إله إلا الله ،  
أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمداً رسول الله أشهد أن محمداً رسول الله ، حي على الصلاة  
حي على الصلاة ، حي على الفلاح حي على الفلاح ، حي على خير العمل حي على خير العمل  
الله أكبر الله أكبر ، لا إله إلا الله لا إله إلا الله ، والاقامة كذلك ولا بأس  
أن يدل في صلاة الغداة على أثر حي على خير العمل الصلاة خير من النوم مرتين  
للتحية .

وقال مصنف هذا الكتاب : هذا هو الاذان الصحيح لا يزداد فيه ولا ينقص  
منه والمفوضۃ (۲) لعنهم الله قد وضعوا أخباراً وزادوا في الاذان بمحمد وآل محمد خير  
البرية مرتين ، وفي بعض رواياتهم بعد أشهد أن محمداً رسول الله ، أشهد أن علياً  
ولي الله مرتين ومنهم من روى بدل ذلك أشهد ان علياً أمير المؤمنين حقاً مرتين ،  
ولا شك في أن علياً ولي الله وأنه أمير المؤمنين حقاً وأن محمداً و آل صلوات الله عليهم

(۱) الشويب : ثوب السامي ثوباً ردد صوته ، والمراد به قول المؤذن في اذان الصبح « الصلاة  
خير من النوم » .

(۲) نفوسه : فرقة شاذة قالت بان الله خالق محمداً (ص) وفوض اليه خلق الدنيا فهو الخلاق ،  
وقبل بل فوض ذلك الى علي عليه السلام ، ولم يغير الذين يقولون بتفويض أعمال العباد اليهم -  
كاستنارة واضرارهم .

۸۹۰ - الاستبصار ج ۱ ص ۳۰۸ التهذيب ج ۱ ص ۱۰۱ .

۸۹۱ - التهذيب ج ۱ ص ۲۱۶ .

۸۹۲ - الاستبصار ج ۱ ص ۳۰۶ التهذيب ج ۱ ص ۱۰۰ .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب مستطاب

الشیامی

کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد چہارم

حضرت ثقفی الاسلام ملاز فہار مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترویج

مفسر قرآن عالیجناب ایدہ اعلم مولانا السید ظفر حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الاروہوی

بالی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

معتد دوستدکتاب

ناشر

شمیم بک ڈپو۔ ناظم آباد ۲۔ کراچی ۱۵

۱۹۹۰ء

تقیہ کی اہمیت! حسہ (نیکی) سے مراد تقیہ ہے سینہ (بدی) سے مراد راز افشاں کرنا یعنی تقیہ نہ کرنا  
اہمیت التقیہ عند الشیعۃ . قال الحسنۃ التقیہ والسینۃ الاذاعۃ .

### IMPORTANCE OF TAQIYAH (CONCEALMENT)

اشانی جلد ۱۲۰

## دوسو پچیسواں باب

### تقیہ

#### ((باب التقیہ)) ۲۲۵

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، وَغَيْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَلَيْكَ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّةً تَيْنِ بِمَا صَبَرُوا» (قَالَ: بِمَا صَبَرُوا وَعَلَى التَّقِيَّةِ) وَيَنْدُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ ، قَالَ : الْحَسَنَةُ التَّقِيَّةُ وَالسَّيِّئَةُ الْإِذَاعَةُ .

۱- آیا ان لوگوں کو دہرا اجر دیا جائے گا مہر کرنے کی بنا پر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مہر سے مراد بے تقیہ پر مہر اور ایک آیت کے متعلق دفع کرتے ہیں برائے کونسی سے، فرمایا حسہ سے مراد ہے تقیہ اور سینہ (بدی) سے مراد ہے افشاں راز کرنا۔

۲- ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَعْمَشِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا أَبَا عُمَرَ إِنَّ يَسْمَةَ أَعْشَارِ الدِّينِ فِي التَّقِيَّةِ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ وَالْتَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي الشَّبِيذِ وَالْمَسْجِ عَلَى الْخُمَيْنِ .

۲- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں تو سے حصہ دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شے میں ہے سوائے نبیذ (جو کی شراب) اور موزوں پر مس ہے۔

**توضیح** ۱- نبیذ اور موزوں پر مس کا استثناء اس لئے کیا ہے کہ مخالفین ان چیزوں پر مجبور نہیں کرتے ہذا بلا تقیہ ان کو ترک کرے۔

۳- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفْسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِ اللَّهِ ، قُلْتُ : مِنْ دِينِ اللَّهِ؟ قَالَ : إِي وَاللَّهِ مِنْ دِينِ اللَّهِ لَقَدْ قَالَ يُوسُفُ عليه السلام : «أَيْتَمْنَا الْعُرْيَانُكُمْ لِسَارِ قُونَ» وَاللَّهُمَا كَانُوا سَرَّ قَوَائِمًا وَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام : «إِنِّي سَقِيمٌ» وَاللَّهُ مَا كَانَ سَقِيمًا .

# الأنوار النعمانیة

الجزء الثالث

تألیف

العلامة الجليل المحدث المير السيد نعمان بن المير موسى الخزازي

المؤلف سنة ١١١٢

بنفقدا

الحاج سيد هادي بي هاشمي

سوق المجد الجامع

ایران

الحاج محمد باقر کاشانی حقیقت

سوق شیشدکخانه

تبریز

مطبعة «شركت چاپ»



## سنی مفتی جو بھی مسئلہ بتائے اس کے الٹ کرنا ہی شیعہ مذہب ہے اذا اخبر مفتی اهل السنة أى مسئلہ فالواجب مخالفتها هو مذهب الشيعة

TO ACT OPPOSITE AGAINST SUNNI BELIEFS IS SHIA RELIGION.

الانوار الثمانيه جلد سوم تأليف فخر الدين الرازي المتوفى ٣٣٣هـ (طبع ايران)

٢٤

نور في تحريم مدونة الظالمين

٥٥

وقوله عليه السلام المجمع عليه من أصحابك الظاهر ان المراد بهذا الاجماع الاتفاق في نقل الرواية لا الاتفاق في الفتوى كما ذهب اليه جماعة من الاصحاب بقريظة ما سياتي، ولان الكلام انما هي في تعارض الروايات وترجيحها لافي تعارض الاقوال وقوله عليه السلام وشبهات بين ذلك الظاهر ان المراد بالشبهات هنا ما تعارض فيه الدليلان من غير إهداء الى الترجيح بيهما كما يقع كثيرا في كتب الحديث، وتوله عليه السلام ما خالف العامة ففيه الرشد مما لا ريب فيه حتى انه روى ان رجلا من اهل الاهواز كتب اليه عليه السلام وهو في المدينة انه ربما أشكل علينا الحكم في المسئلة التي يحتاج اليها ولا نصل الأيدي اليك في كل وقت فماذا نصنع؟ فكتب اليه عليه السلام اذا كان الحال على ما ذكرت فأنت القاضي بالمدونة عن تلك المسئلة، فما قال لك فخذ بخلافه فان الخير (الحق خ) في خلافهم

في الحقيقة مبالغة عن تشخيص الموضوعات ولذا يحتاج الى ملكة وقريحة وعقيدة فذة وذكاء وحدة ذهن وسرعة في الغاطر اكثر مما تحتاجه الفتوى واستنباط الاحكام الكلية بكثير ولو تصدى له غير العائز لمرتبة النظر والاستنباط وغير الواجد للملكة الاجتهاد مع اجتماع سائر الشرائط اللازمة فيه كما فصل في محله كان ضرره اعظم من نفعه وخطاؤه اكثر من صوابه واما تصدى غير الجتهاد اساول الذي له اهلية الفتوى فهو عند الامامية من اعظم المعمرات واكبر الكبائر الموقفة بل هو على حد الكفر بالله تعالى فان الحكومة بين الناس والتصدى لولاية القضاء بينهم عند الامامية نيابة عن صاحب الرسالة والامامة ومرتبعة من الرياسة العامة وخلافة الله في الارضين قال تعالى: (يا داود انا جعلناك خليفة في الارض فاحكم بين الناس بالعدل) قال امير المؤمنين (ع) يا شريح قد جلست مجلسا لا يجلسه الا نبي او وصي نبي او شقي

فكيف يدعى الاسلام من يتصدى للقضاء في هذه المحاكم الرسبية (المدلية) وهولم يتعلم الا نيفة بسيرة من علم الحقوق واخذ شهادة رسية لنفسه من بعض هذه المدارس الرسية العاقدة للفضائل كلها من دون احراز مرتبة الاجتهاد ومن غير حصول ملكة الاستنباط له بل يحكم على ما يريد و يضل ما يشاء ولذا ضاعت الحقوق وشاع الظلم و ارتفع العدل والامة الايرانية حيارى سكارى وليس سبب ذلك الا الامة انفسهم فانهم أموات في صورة الاحياء والى الله المشتكى

الجزء الثانی

# الأنوار النعمانیة

تألیف

العلامة الجليل المجد المشهور المير السيد نعمان بن محمد الموسوي الجزائري

المؤلف سنة ١١١٢

بتفقد

الحاج محمد باقر كاشي حقیقت الحاج سید ہادی بی فاشد

شارع تربیت نوری المجد الجامع

ایران

تبریز

مطبعة «شركت چاپ»

علمائے امامیہ کے اجماع کے مطابق سنی یہودی نصرانی مجوسی سے زیادہ شریر اور بیشک نجس کافر ہیں  
**الناصب ( اہل النسبة ) شرمن الیہودی والنصرانی والمجوسی**  
**وانہ کافر نجس باجماع علماء الامامیة .**

ACCORDING TO THE UNANIMOUS CONSENT OF THE IMMAMIA  
 SCHOLARS THE SUNNIES ARE MORE FILTHY AND MORE VICIOUS  
 THAN JEWS, CHRISTIANS AND ZOROASTRIANS.

الانوار الثمانيه جلد دوم تالیف نعمت اللہ الموسوی الجرازی المتوفی ۳۳۲ھ (طبع ایران)

۲ ج

ظلمة فی احوال الصوفیة والنواصب

۳۰۶-

لبس العثن وأكل الجشب علی من يعرف من نفسه الذخوة والمعجب وجماعة (۸) النفس  
 فيكون ذلك المأكل والملبس سوطا تخوقها به وتسوقها الي موافاة الأخيار؛ وإمامان  
 عرف من نفسه عكس هذا فيكون الأولى له إستعمال نعم الله عليه من الملابس والملاذ  
 ونحوهما؛ فإن حالات النفس عجيبة فهي كحمار السوء إن جاع نطق وإن شبع زفط، فإن  
 أردت ان تعرفها فانظرها وقت إرادتها شهوتها فانك لو توسلت إليها بالأنباء والمرسلين  
 وعرضت عليها الجنة والنار، وقلت لها هذه الجنة ان تركت هذا الذنب فهي مهيأة لك  
 وان فعلتها فأتت من الداخلين الي هذه النار كانت حريصة على الايمان بذلك الذنب وتركت  
 كل تلك الوسائل، ولو كانت جايمة (عز) عوضتها عن (علي ح) تلك الوسائل رغبة من  
 خبز الشعير أقلت عن ذلك الذنب ورضيت بذلك الرغيف، فانظر كيف صار عندها  
 رغيف الشعير أحسن من وسيلة الأنبياء و الجنة والنار والعبور العين، ما هذا إلا عجب  
 عجيب وأمر غريب

وأما الناصبي وأحواله وأحكامه فهو مقابله بيان أمرين: الأول في بيان معنى  
 الناصب الذي ورد في الأخبار أنه نجس وأنه شر من اليهودي والنصراني والمجوسي  
 وأنه كافر نجس باجماع علماء الإمامية رضوان الله عليهم؛ فالذي ذهب اليه أكثر  
 الأصحاب هو ان المراد به من نصب العداوة لآل بيت محمد ﷺ وتظاهر بغضهم كما  
 هو الموجود في الخوارج وبعض ما وراء النهر؛ وترتبوا الاحكام في باب الطهارة والعبادة  
 والكفر والإيمان وجواز النكاح وعدمه على الناصبي بهذا المعنى

وقد تفضل شيخنا الشهيد الثاني قدس الله روحه من الإطلاع على غرائب الاخبار  
 فذهب الي ان الناصبي هو الذي نصب العداوة لشيعة اهل البيت عليهم السلام وتظاهر  
 بالرفوع فيهم؛ كما هو حال أكثر المخالفين لنا في هذه الأعصار في كل الأمصار. وعلى

(۱) جمع جمعوا جمعوا وجمعوا الفرس: تغلب على راكمه وذهب به لا ينشئ استمضى فهو  
 جامع بلفظ واحد لئلا يكرهوا لكون جمع جوامع ومنه جمعت المرأة زوجها اذا تزوجته وغادرت  
 بينها الي اهلها

وَبِحَقِّ اللَّهِ اتَّخَذَ بَيْكُمَا نَبِيًّا وَلَوْ كَرِهَ الْغَافِرُونَ

الحمد لله کہ درین اواں برکت اقتضای کتاب منطوقہ اہل نماز حق و ایمان

# تحقیق التین

اسرود ترجمہ

## حق التین

از تصنیفات عالیجناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلیٰ و مد مقامہ

بہ ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبیٰ حسین صاحب مرحوم بیانی

کسب اہتمام استقرانام مولوی غلام عباس شجرانامیہ جنرل ایڈیٹر لائبریری

بیتناظم لائبریری مولانا سید محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی

الہست خنزیر کے مشابہ ہے

اہل السنة مثل الخنزیر .

SIMILE OF BOAR TO AHLE SUNNAT.

تحقیق التین اردو ترجمہ عن الیقین از ہزار مجلسی طبع غلام عباس میگزین امیہ جزل بک انجمنی لاہور

۱۹۰۶ء

ہام ۵۰۸ تصدقہ ذکر نسبت امام علیؑ آیا ہے

کے ہے جو کہ حضرت رسولؐ کی خدمت میں شہید ہو اہوں اور حضرت صادقؑ سے نقل ہے کہ لوگوں کے لئے وہ زمانہ بھی آئیگا کہ ان کا امام اون سے غائب ہو جائیگا۔ پس شاہ حال اون لوگوں کا جو کہ اس زمانہ میں رہا ہے امر پر ناہت رہیں۔ اون کا کثر ثواب یہ ہے کہ حق تمہ اون کو نہ دیا جائے کہ تمہ سے میرے سیر پر بیان لایا اور میری غیبت کی تصدیق نہیں کی پس تمکو میری جانب سے ثواب نیک و بہتر کی بشارت ہو۔ تم وہ میرے بند و کثیر ہو کہ میں فقط تمہ سے عبادت کو قبول کرتا ہوں اور تمہا سے گناہوں کو بخش دیتا ہوں نہ کہ تمہا سے سوا اور لوگوں کے گناہوں کو۔ میں تمکو بخش دیتا ہوں اور بس۔ جس تمہاری برکت سے اپنے بندوں کے لئے پانی برساتا ہوں اور تمہا سے سبب اون سے بلاؤں کو دفع کرتا ہوں۔ اگر تم نہ ہوتے میں اون پر اپنا عذاب نازل کرتا۔ تا وہی لئے پوچھا ہے فرزند رسولؐ ہم اون زمانے کے لوگ جو کام کر سکتے اون غیب میں کونسا کام بہتر ہے۔ فرمایا اپنی زبان روکنا اور اپنے گمراہی پر ہاتھ اتارنا بارہ میں جو چیزیں کروا دہوئی ہیں وہ شہار و احسا کی حد سے زیادہ ہیں۔ علاوہ اس کہ یہ وہ کماں سے ثابت و معلوم ہے کہ آنحضرتؐ کا نفع ظاہر اگر ان کو نہیں پہنچتا اپنی غیبت کے لوگ آنحضرتؐ کو پہنچائیں۔ جیسا کہ وہ اپنے کرتے ہیں۔ آنحضرتؐ ہر سال حج کے لئے تشریف لاتے ہیں اور لوگوں کو پہنچاتے ہیں۔ مگر لوگ آنحضرتؐ کو نہیں پہنچاتے۔ اچھا اگر وہ ظاہر ہو گئے اور وقت اکثر لوگ کھینکے کہ ہم حضرتؐ کو دیکھنا چاہتے مگر نہیں پہنچاتے تھے۔ یہ نہایت آمام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ اس اور کما صاحب حضرتؐ پر۔ یہ کما شہید ہے۔ یہ اہل سنت جو کہ حضرتؐ کے مشابہ ہیں اس امر کا انکار نہیں کرتے ہیں۔ حضرتؐ پوسٹ کے بھائی ناقل و اولیٰ شہداء و پیغمبروں کے اسباب تھے۔ یہ سب حضرتؐ پوسٹ کے پاس گئے اور اون سے کلام اور سودا و معاملہ کیا۔ اور باوجودیکہ اون کے بھائی تھے اونکو پہنچانا تا میں کہ خود اونہوں سے جہاں کہ میں پوسٹ ہوں۔ پس اس امت خیران کو اس امر میں کیا انکاس ہے کہ حق تعالیٰ کو کسی وقت یہ منظور ہو کہ اپنی حجت کو اون سے پوشیدہ رکھ اور وہ ان کے درمیان تر و در سے اور ان کے بازاروں میں راہ چلے اور ان کے فرشتوں پر قدم رکھے مگر یہ لوگ اس کو پہنچائیں تا ایک حق تعالیٰ کو اونکو اجازت دے کہ وہ خود ان کو اپنے سے آگاہ کرے جیسا کہ حضرتؐ پوسٹ کو اجازت دی تھی کہ

# حق یقین

آبائیات  
عالم ربانی مرحوم علامہ محمد باقر عظیمی

## سنی (ناصبی) کتے سے بدتر ہے اور ولد الزنا سے بدتر ہے الناصبی أسوأ من الكلب وأسوأ من ولد الزنا

A NASABI (SUNNI) IS WORSE THAN ILLEGITIMATE AND A DOG.

حق البتین جلد اول، دوم تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع ایران  
( ۵۱۶ )

این دین باشد آنرا داند مگر نادری مثل کسیکه تازه مسلمان شده باشد و هنوز نزد او ضروری نشده باشد مانند نماز و روزه ماه مبارک رمضان و حج و زکوٰۃ و امثال اینها کسیکه ترک اینها کند کافر نیست و کسیکه ترک اینها را حلال داند کافر است و مستحق قتل است و همچنین اگر فعلی از او صادر شود که متضمن استخفاف بدین یا محرمات الہی باشد عمداً مثل آنکه عمداً مصحف مجید را بدوزاند یا در قازورات اندازد یا لگد بر آن بزند یا حقتعالی یا ملائکہ یا یکی از انبیاء را دشنام دهد یا سخنی بگوید کہ متضمن استخفاف باشد خواه در نظم و خواه در نثر یا کعبه معظمہ را خراب کند بیجهت یا عمداً در آن بول کند یا غائط و همچنین نسبت بروضات مقدسہ حضرت رسول اللہ و ائمہ استخفافی کند بقول یا بفعل یا تر بتشریف حسین علیہ السلام را استخفافی کند قولاً یا فعلاً مثل آنکہ العیاذ باللہ بآن استنجاء نماید یا نسبت بکتب حدیث شیعہ استخفاف کند و بعضی کتب فقہ شیعہ را نیز چنین میدانند یا یکی از عبادات کہ ضروری دین است استہزاء و استخفاف نماید یا بت یا غیر بت را معبود خود قرار دهد و آنرا بقصد عبادت سجدہ کند یا شعار کفار را کہ متضمن اظهار کفر باشد ظاہر گرداند مثل آنکہ زنا را پسندد یا بن قسد و یا پیشانی خود را بروش ہنود زرد کند بقصد اظهار شعار ایشان و بعضی دیگر در ضمن ضروریات دین مذکور خواهد شد انشاء اللہ و اما غیر شیعہ امامیہ از زیدیه و سنیان و فطہیہ و اقیہیہ کیسان و ناوسیہ و سایر فرق مخالفین اگر انکار یکی از ضروریات دین اسلام کنند آنہا نیز کافر و نجس و مخلد در جہنم اند مانند خوارج کہ بر امام زمان خروج کردہ اند و ناسرا نسبت بائمہ میگویند مانند خارجیان عمان یا غلات کہ ائمہ را خدادانند یا بہتر از پیغمبر دانند یا گویند خدا در ایشان حلول کردہ است یا ایشان را خالق عالم دانند بنا بر بعضی از احادیث و نواصب کہ عداوت باہمہ ائمہ یا بعضی از ایشان داشتہ باشند زیرا کہ وجوب محبت ایشان ضروری دین اسلام است و از حضرت صادق علیہ السلام منقولست کہ غسل مکن در جائیکہ در آن جمع میشود غسل حمام زیرا کہ در آن غسل ولد زنا مییابد و غسل ناصبی مییابد و آن بدتر است از ولد زنا بدتر است کہ حق تعالی خلقی بدتر از سگ نیافریدہ است و ناصبی نزد خدا خوار تر است از سگ و مجسمہ کہ خدا را جسم میدانند از بلور یا بصورت پسر سادہ میدانند ایشان نیز کافر و مخلد در آتشند و در غیر اینہا از فرق مخالفان دو قسمند (اول) متمصبی چندند کہ حجت بر ایشان تمام شدہ است و علم ببطالان مذهب خود نیز دارند و از برای تعصب و اغراض دنیویہ انکار حق مینمایند یا باعتبار متابعت آباء و اسلاف بدین باطل قائل شدہ اند و قوت تمیز میان حق و باطل ندارند و خود را از اغراض باطلہ خالی نمیکنند کہ حق بر ایشان

شیعہ کے علاوہ تمام طبقے جنسی ہیں

جميع الناس اهل جهنم الا الشيعة

EXCEPT SHIA S ALL THE PEOPLE BELONGS TO HELL.

حق الیقین تالیف علامہ ہاتر مجلسی طبع (تدمیر ایران)

( ۵۷۷ )

معانی ایمان و اسلام و کفر و ارتداد

( )

برگردانیدن انگشتر از انگشت بانگشت و شمره ایمان آنها است کہ از برای انبیاء و اوصیاء وارد شده است از درجات کمال و قرب نزد خدا و شفاعت کبری و الهامات حتمالی و مراتبی کہ عقل از ادراک آنها قاصر است (چہارم) محض عقاید حقہ است بدون اعمال مطلقاً و شمرہ ای کہ بر آن مترتب میشود در دنیا امان یافتن است در جان و مال و عرض از کشتہ شدن و اخذ اموال و اسیر شدن و امانت و مذات مگر آنکہ فعلی از او صادر شود کہ مستحق کشتہ شدن یا سنگسار کردن یا تعزیر گردد و در آخرت آنکہ اعمالش صحیح است فی الجملہ گویدر جد قبول نرسد اورا از عذاب نجات دہد گو مستحق ثواب نباشد یا باشد فی الجملہ امام مستحق در درجات عالیہ نباشد و مخلد در جہنم نباشد و بنا بر یک قول مطلقاً داخل جہنم نشود گو در برزخ و قیامت عقوبت ہا بر او وارد شود بنا بر خلاف قولین اما البتہ مخلد در جہنم نباشد و مستحق عفو و شفاعت باشد در قیامت و اکثر متکلمین امامیہ ایمان را بر این معنی اطلاق کردہ اند یا با قرار ظاہری یا بشرط عدم انکار از روی عناد چنانچہ دانستی در ضمن نقل اقوال و برہر تقدیر مشروط است بآنکہ فعلی کہ موجب ارتداد او باشد از او صادر نشود چنانکہ مذکور شد و در کفری کہ مقابل این ایمانست داخلند جمیع فرق از باب مذہب باطلہ از کفار و منافقین و مشرکین و سنیان و سایر فرق شیعہ از زیدیہ و فطحیہ و واقفیہ و کیسانیہ و ناووسیہ و ہر کہ غیر شیعہ اثناعشر ہست زیرا کہ ایشان مخلد در جہنم اند چنانچہ سابقاً مذکور شد (پنجم) آنستکہ تکلم بشہادتین بکنند و انکار امری کہ ضروری دین اسلام است ظاہر آنکند و فعلیکہ مستلزم استخفاف بدین اسلام باشد از او صادر نشود و اگر چہ در دل اعتقاد باینہا نداشتہ باشد و ہر چند اعتقاد بہمہ ائمہ نداشتہ باشد و اظہار آنہم نکند و شمرہ این ایمان بنا بر مشہور آنستکہ جان و مالش محفوظ باشد و اورا نکاح توان کرد و مستحق میراث مسلمانان باشد و سایر احکام ظاہرہ مسلمانان جاری باشد بنا بر مشہور اما در آخرت ہیج بہرہ ای ندارد و ہیج عمل از اعمال او مقبول نیست و مثل سایر کفار است بلکہ از بعضی از آنها بدتر است و منافقان نیز در این ایمان داخلند و باین وجہ جمع میان جمیع آیات و اخبار میتوان شد و در ہر مقام مناسب آن مقام بر یکی از آن معانی محمول خواهد شد .

وجہ دوم آنستکہ ایمان عبارت از اصل عقاید حقہ باشد اما مشروط باشد باعمال و باین وجہ جمع میان بعضی از آیات و اخبار میتوان شد اما بدون انضمام با وجہ اول چندان فائدہ نمی بخشد .

وجہ سیم آنستکہ ایمان محض عقاید حقہ باشد و آنچه در اخبار وارد شدہ است کہ



# حِلِّیَةُ الْمُتَّقِیْنَ

از تالیفات

عَالِمِ رَبَّانِی

مُرَحَّمُ مَلَا مَحَبِّابِ اَوْ مَحَلِّیِّ سَمِیْحِ

در محاسن آداب و محامد اخلاق و دستورات شرع مطہر نبوی  
بانضمام دو کتاب مجمع المعارف و حسنیہ  
با تصحیح کامل  
چاپ المیت

حق چاپ و نقل از این نسخہ عکسی محفوظ و مخصوص است بہ

کتابفروشی اسلامیہ

خیابان پانزدہ خرداد شرقی تلفن - ۵۲۱۶۶

چاپ المیت اسلامیہ

## سیاہ لباس اہل جہنم کا ہے اللباس الاسود لاهل النار

### BLACK DRESS IS AN INDICATION OF THOSE WHO DOOMED TO HELL

تیسری تالیف عالم ربانی ملا محمد باقر مجلسی طبع (ایران)

در بیان آداب جامہ پوشیدن

رفت حضرت رسول ﷺ فاطمہ را طلب فرمود کہ شوہر خود علی را بطلب پس چون حاضر شدند حضرت امیر المؤمنین علیؑ را در جانب راست نشانید و دستش را گرفت و بردامن خود گذاشت و حضرت فاطمہ را در جانب چپ نشانید و دستش را گرفت و بردامن خود گذاشت پس فرمود کہ میخواہد شمارا خبر دہم بآنچہ جبرئیل مرا بیان خبر داد گفتند بلی یا رسول اللہ فرمود کہ جبرئیل گفت کہ در قیامت من در جانب راست عرش خواہم بود و خدای تعالی دو جامہ بمن پوشاند یکی سبز و دیگری سرخ برنگ گل و تو یا علی در جانب راست عرش باشی و دو جامہ چنین در تو پوشانند پس راوی عرض کرد کہ مردم رنگ سرخ چنین را مکروہ میدانند حضرت فرمود کہ چون خدا حضرت عیسی را با آسمان برد و دو جامہ چنین بر او پوشانید و بسند معتبر از حضرت امیر المؤمنین متقولستکہ شخصی از حضرت صادقؑ پرسید کہ در کلاہ سیاہ نماز بکنم فرمود کہ در آن نماز مکن کہ لباس اہل جہنم است و از حضرت رسول متقولستکہ مکروہ است سیاہ مگر در سہ چیز درموزہ و عمامہ و عبا .

در بعضی از آداب جامہ پوشیدن جامہ های دراز پوشیدن و آستین جامہ  
فصل پنجم  
را دراز کردن و جامہ را از روی تکبر بر روی خاک کشیدن مکروہ و  
مذموم است و از حضرت امام جعفر صادقؑ متقولستکہ حضرت امیر المؤمنین علیؑ رفت بیازار  
و سہ جامہ برای خود خریدیک اشرفی پیراھن پیراھن نزدیک بندپا و لنگ را تا نیمہ ساق و  
ردا را از پیش تا پستان و از عقب تا پائین تراز کمر پس دست با آسمان برداشت و پیوستہ حمد  
الہی مینمود بر این نعمت تا بخانہ بازگشت و حضرت صادق فرمود کہ جامہ آنچه از غوزک  
پا میگردد در آتش جہنم است و از حضرت امام موسی کاظمؑ متقولستکہ حق تعالی بیسغمبرش  
فرمود کہ وثیابک و طہر کہ ترجمہ لفظش آنستکہ جامہ های خود را پس پاک گردان حضرت  
فرمود کہ جامہ های آن حضرت پاک بود ولیکن مراد الہی آنستکہ جامہ را کوتاہ کن کہ آلودہ  
نشود و روایت دیگر یعنی بردار کہ بزمین کشیدہ نشود و در روایت حسن از حضرت باقرؑ  
متقولستکہ حضرت رسول ﷺ شخصی را وصیت فرمود زمینار کہ پیراھن و آزار خود را  
بلند میاویز کہ این از تکبر است و خدا تکبر را دوست نمیدارد و در حدیث معتبر متقولستکہ  
حضرت امیر المؤمنین چون پیراھن می پوشیدند آستین را میکشیدند آنچه از سر انگشتشان  
میگذشت میبیدند و حضرت رسول ﷺ با بوذر فرمود کہ ہر کہ از روی تکبر جامہ اش را  
بزمین کشد حق تعالی در قیامت نظر رحمت باو نفرماید و آزار مرد تا نصف ساق است و تا بندپا  
ہم جایز است و زیادہ در آتش است .

## عورت کی فرج کو بوسہ دینے میں کوئی حرج نہیں

## لا جناح تبقبیل فرج المرأة

## TO KISS VIGINA IS A NORMAL PRACTICE.

ملیۃ المتین تالیف عالم ربانی علامہ باقر مجلسی طبع (ایران)

(۷۱)

در بیان آداب زناک و مجامعت

کود باشد و در روایات دیگر از آنحضرت منہ استکه با کی نیست نگاه کہ دن بفرج در وقت جماع و در چندین حدیث معتبر وارد شده است کہ مردوزن درحالتی کہ خضاب بحنا وغیر آن بستہ باشند جماع نکنند و از حضرت امام موسی علیه السلام پرسیدند کہ اگر در حالت جماع جامہ از روی مرد و فرج چسبست فرمود با کی نیست باز پرسیدند اگر کسی فرج زن را ببوسد چون است فرمود با کی نیست و از حضرت صادق علیه السلام پرسیدند کہ اگر کسی زن خود را عریان کند و باو نظر کند چو نیست فرمود کہ مگر لذتی از این بہتر میباشد و پرسیدند کہ اگر بدست وانگشت با فرج زن و کنیز خود بازی کند چو نیست فرمود با کی نیست اما بقیہ اجزای بدن خود چیزی دیگر در آنجا نکند و پرسیدند کہ آیا میتواند در میان آب جماع بکند فرمود با کی نیست و در حدیث صحیح از حضرت امام رضا علیه السلام پرسیدند از جماع کردن در حمام فرمود با کی نیست و حضرت صادق علیه السلام فرمود کہ مرد با زن و کنیز خود جماع نکند در خانہ ای کہ طفل باشد کہ آن طفل زناکار میشود یا فرزندیکہ از ایشان بہم رسد زناکار باشد و از حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منقولست کہ فرمود بحق آن خداوندی کہ جانم در قبضہ قدرت اوست اگر شخصی با زن خود جماع کند و در آن خانہ شخصی بیدار باشد کہ ایشان را ببیند یا سخن و نفس ایشان را بشنود فرزندیکہ از ایشان بہم رسد رستگار نباشد و زناکار باشد و چون حضرت امام زین العابدین علیه السلام ارادہ مقاربت زنان مینمودند خدمتکارانرا دور می کردند و در ہزارمی بستند پردہ ہارا می انداختند و از حضرت صادق علیه السلام منقولست کہ کسی با کنیزی جماع کند و خواہد کہ با کنیز دیگر پیش از غسل جماع کند وضو بسازد و در حدیث صحیح وارد شدہ است کہ با کی نیست با کنیز و ملی کند و در خانہ دیگری باشد کہ بیدوشنود و مشہور میان علماء آنست کہ با کی نیست کہ مرد در میان دو کنیز خود بخوابد امام مکروہ است کہ در میان دو زن آزاد بخوابد و در حدیث موثق از حضرت صادق علیه السلام منقولست کہ با کی نیست مرد میان دو کنیز و دو آزاد بخوابد و فرمود کراہت دارد مرد رو بقبلہ جماع کند و در حدیث دیگر از آنحضرت پرسید کہ آیا مرد عریان جماع میتواند کرد فرمودند کہ نہ و رو بقبلہ و پشت بقبلہ جماع نکنند و در کشتی جماع نکنند و حضرت امام موسی علیه السلام فرمود دوست نمیدارم کسیکہ در سفر آب نیابد برای غسل کردن جماع کند مگر آنکہ خوف ضرری داشته باشد بر خود و بعضی از علماء تقابل بحرمت شدہ اند و حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نہی فرمود از آنکہ کسیکہ محتلم شدہ باشد پیش از آنکہ غسل کند و فرمود اگر بکند و فرزندیکہ بہم رسد دیوانہ باشد ملاہت نکند مگر خود را و حضرت صادق علیه السلام فرمود مکروہ است جنب شدن در وقتیکہ آفتاب طلوع

الجزء الثانی

## کشف الغم فی فتا الأئمہ

نالہف:

العلامة المحقق أبو الحسن علي بن عيسى بن أبي الفتح الأزدي

وعلمه عليه الفاضل المحقق الحاج السيد هاشم الشوكلي

اهتم بطبعه الوالد المرحوم الحاج السيد علي بن هاشم دام ظلهم

الناشر:

مكتبه بنی هاشم

تبریز - سون المسجد الجامع

سنہ ۱۳۸۱ ہجری

المطبعة العلمية - قم

تمام ناصبی (سنی) جہنمی ہیں

جميع النواصب ( اهل السنة ) اهل النار

ALL NASABI ARE DESTINED TO HELL.

كشف الثمغنی فی معرفت الائمة جلد دوم تألیف ابی الحسن علی بن موسی بن ابی اللیح الی (طبع ایران)

۳۶۵۔

فی سیرة القائم

ج ۴

مہدیاً لانہ یهدی الی أمر مظلول عنہ ، وسمی بالقائم لقیامہ بالحق .

و روى عبد الله بن المغيرة عن أمير عبد الله عليه السلام قال : اذا قام القائم من آل محمد عليهم السلام أقام خمسمائة من قريش ، ف ضرب أعناقهم ، ثم أقام خمسمائة أخرى حتى يفعل ذلك ست مرات ، قلت : و يبلغ عدد هؤلاء هذا ؟ قال : نعم منهم و من مواليهم .

وروى أبو بصير قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : اذا قام القائم هدم المسجد الحرام حتى يردہ الی أساسہ ؛ وحوّل المقام الی الموضع الذى كان فيه ، و قطع أيدي بنی شيبية ( ۱ ) وعلقها بالكعبة ، وكتب عليها : هؤلاء سراق الكعبة .

وروى عن أبي الجارود عن أبي جعفر عليه السلام فى حديث طويل أنه اذا قام القائم فيخرج منها بضعة عشر ألف نفس ، يدعون البترية ، عليهم السلاح فيقولون له : ارجع من حيث جئت فلا حاجة بنا الی بنی فاطمة ، فيضع عليهم السيف حتى يأتى على آخرهم ، ثم يدخل الكوفة فيقتل بها كل منافق مرتاب ، و يهدم قصورها ، و يقتل مقاتلتها حتى يرضى الله عزو جل .

وروى أبو خديجة عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال : اذا قام القائم عليه السلام جاءه بامر جديد ، كما دعا رسول الله صلى الله عليه وآله فى بدو الاسلام الی أمر جديد .

وروى علي بن هبة عن أبي عبد الله عليه السلام قال : اذا قام القائم عليه السلام حكم بالعدل وارتفع في ايامه التجوز ، واهل بيت السيل ، واهل بيت الارض بركاتهما ورد كل حق الی أهلہ ؛ ولم يبق أهل دين حتى يظهر و الاسلام و يمتروا بالايان أناسمعت الله عزوجل يقول : « وله أسلم من فى السموات والارض طوعاً وكرهاً واليه يرجعون » ( ۲ ) و حكم فى الناس بحكم داود و حكم محمد صلى الله عليه وآله ، فحينئذ تظهر الارض كنوزها و تبدي بركاتهما ، فلا يجد الرجل منكم يوماً موضعاً لصدقته ولا لبسره ، لشمول الغني جميع المؤمنين ، ثم قال : ان دولتنا آخر الدول ، ولم يبق أهل بيت لهم دولة الا ملكوا قبلنا

( ۱ ) قبيلة معروفة و عندهم مفتاح الكعبة من زمن الجاهلية الی قيام الحجة (ع)

( ۲ ) آل عمران : ۸۳ .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِاَمْرِ خُدَاوَدِ شَعَال

**زَادُ الْمَعَادِ**

تالیف

عَلَامَةِ مُحَمَّدِ اَبُو مَجَلِسِي رَا  
 وَ سَيِّدِ اَقْبَانِي حَاجِ اسْمَعِيلِ كَلِي اَبُو خَالِد  
 فَزَنْدِ اَمْرُو حَاجِ سَيِّدِ كَلِي اَبُو سَيِّدِي

**کتاب نمبر ۱۰۱ سبلا**

تہران جیابان پوز جنوری

تلفن ۲۱۹۶۶  
 محترمہ الحرام  
 ۱۳۷۸

کتاب نمبر ۱۰۱ سبلا  
 زیا پوز جنوری

کتاب نمبر ۱۰۱ سبلا  
 گراوی سازی زیبا

کتاب نمبر ۱۰۱ سبلا  
 (تہران)

۱۴۰۳ ہجری قمری

## عورت کے ساتھ غیر فطری فعل جائز ہے

## اباحۃ ایتن النساء فی اعجاز ہن

## UN NATURAL SEXUAL PRACTICE WITH WOMAN IS LAWFUL

ذات العاد تالیف علامہ محمد باقر مجلسی (ایران ۷۸ ۱۱۳)

(۷۰)

در بیان آداب زفاف و مجامعت

اخلاصاً لوحيدہ سبحانہ و تعالیٰ اللہ تعالیٰ سید برینہ و الاصفیاء من ہنترہ اما بعد فقد کان من فضل اللہ علی الانام ان اغمناہم بالجلال عن الحرام فقال سبحانہ وانکحوا الایامی منکم و الصالحین من عبادکم و اما انکم ان یکونوا فقرآء یفہم اللہ من فضلہ و اللہ واسع علیم و سایر خطبہای طولانی در کتب مہبوطہ مذکور است و این رسالہ گنجایش ذکر آنها را ندارد و در باب صیغۃ نکاح رسالۃ جدائی تالیف کرده ام .

در بیان آداب زفاف و مجامعت بدانکہ زفاف کردن در وقتی کہ ماہ فصل چہارم

در برج عقرب باشد یا تحت الشماع باشد مکروه است و جماع کردن در فرج زن در وقتی کہ حیض باشد یا باخون نفاس باشد حرام است و از ما بین ناف تا زانو از ایشان تمتع بردن مکروه است و بعد از پاک شدن و پیش از غسل کردن جماع زانیز بعضی حرام میدانند و احوط اجتناب است مگر آنکہ ضرورتی باشد پس امر کند زن را کہ فرج را بشوید و با او مقاربت کند و زن مستحاضہ اگر غسل و سایر اعمالیکہ او را میباید کرد بجا آورد با او جماع میتوان کرد و در ولی دہر زن خلافست بعضی حرام میدانند و اکثر علماء مکروه میدانند و احوط اجتناب است و بہتر آنست بازن خود کہ جماع کند و آزاد باشد منی خود را بیرون فرج نریزد و بعضی علماء حرام میدانند بیرخصت زن و در کتیز باکی نیست و از حضرت صادق علیہ السلام منقولست کہ نباید مرد را دخول کردن بزنی خود در شب چہار شبہ و حضرت امام موسی علیہ السلام فرمود کہ ہر کہ جماع کند بازن خود در تحت الشماع پس با خود قرار دہد افتادن فرزند را از شکم پیش از آنکہ تمام شود و حضرت صادق علیہ السلام فرمود کہ جماع مکن در اول ماہ و میان ماہ و آخر ماہ کہ باعث این میشود کہ فرزند سقط شود و نزدیکست کہ اگر فرزندی بہم رسد دیوانہ باشد یا صرع داشته باشد نمی بینی کسی را کہ صرع می گیرد اکثر آنست کہ یا در اول ماہ یا در آخر ماہ میباشد و حضرت رسول (ص) فرمود کہ ہر کہ جماع کند بازن خود در حیض پس فرزندی کہ بہم رسد مبتلا شود بخورہ یا بیسی پس ملامت نکند مگر خود را و حضرت صادق علیہ السلام فرمود کہ دشمن ما اہابیت است مگر کسیکہ ولد از زنا یا مادرش در حیض با او حاملہ شدہ باشد و در چندین حدیث معتبر از حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منقولست کہ چون کسی خواهد بازن خود جماع کند بروش مرغان بنزد او نزود بلکہ اول با او دست بازی و خوشطہمی بکند و بعد از آن جماع بکند و در حدیث صحیح از حضرت صادق علیہ السلام منقولست کہ در وقت جماع سخن مگوئید کہ بہم آنست فرزندی کہ بہم رسد لال باشد و در آنوقت نظر بفرج زن مکنید کہ بہم آنست فرزندی کہ بہم رسد

# الاحتجاج

تألیف  
أبي منصور أحمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي  
من علماء القرن السادس

تعلیقات وملاحظات  
السید محمد باقر الموسوی الخراسانی

الجزء الأول



## (بانی مذہب شیعہ) عبد اللہ ابن سبا یہودی تھا

( مؤسس مذہب الشیعة ) عبد اللہ ابن سبا کان یہودیاً

ABDULLAH - IBN - SABAH (FOUNDER OF SHIA RELIGION) WAS JEW.

الا حجاج البصری جلد اول تألیف ابی منصور احمد بن علی ابی طالب المزی المتوفی قرن ساس (مجمع بحف)

عبد اللہ بن سبا ۱۰۱

رسول الله وكان الذي يكذب عليه ويعمل في تكذيب صدقه ويفترى على الله الكذب عبد الله بن سبا .

الكشي : وذكر بعض أهل العلم ان عبد الله بن سبا كان يهودياً فأسلم ووالى علياً عليه السلام . وكان يقول وهو على يهوديته في يوشع بن نون وصى موسى بالغلو فقال في اسلامه بعد وفات رسول الله صلى الله عليه وآله في علي عليه السلام مثل ذلك . وكان أول من أشهر بالقول بفرض امامة علي وأظهر البراءة من أعدائه وكاشف مخالفيه وكفرهم ، فمن هنا قال من خائف الشيعة ان أصل التشيع والرفض مأخوذ من اليهودية .

سورة في السبعين رجلاً من الزط الذين ادعوا الربوبية في

أمير المؤمنين عليه السلام

حدثني الحسين بن الحسن بن بندار القمي قال : حدثني سعد بن عبد الله ابن أبي خلف القمي قال : حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى وعبد الله بن محمد بن عيسى ومحمد بن الحسين بن أبي الخطاب عن الحسن بن محبوب عن صالح بن سهل عن مسمع بن عبد الملك أبي سيار عن رجل عن أبي جعفر عليه السلام قال : ان علياً عليه السلام لما فرغ من قتال أهل البصرة أتاه سبعون رجلاً من الزط (١) فسلوا عليه وكلوه بلسانهم فرد عليهم بلسانهم وقال لهم : اني لست كما قلتم انا عبد الله مخلوق . قال : فأبوا عليه وقالوا له : أنت أنت هو فقال لهم : لئن لم ترجعوا عما قلتم في وتوبوا الى الله تعالى لأقتلنكم . قال : فأبوا أن يرجعوا أو يتوبوا ، فأمر ان يحفر لهم آبار فخفرت ثم حرق بعضها الى بعض ثم فرقم فيها ثم طم رؤسها ثم ألهب النار في بر منها ليس فيها أحد فدخل الدخان عليهم فأتوا .

(١) الزط بضم الزاي وتشديد الطاء : جنس من السودان والمنود .

دشمنانِ علیؑ مڑوہ باد

شیعانِ علیؑ زندہ باد

یا علیؑ مدو

حکمت  
حقیقہ

حکمت  
حقیقہ

در  
جواب

اس سالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سُنی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں،

نوٹ: اسے کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھائے

از قلم حقیقت دوست

خادمِ مذہبِ شیعہ و کمالِ محمدؐ علامہ علامہ حسین مخفی فاضل  
عراق

## انتہائی لچر اور مہودہ تحریر! اہل تشیع اور تبلیغی جماعت عبارۃ واہیۃ . الشیعۃ وجماعۃ التبلیغ

INDECENT AND VULGAR BOOK "AHLE TASHI AND TABLIGHI JAMAT  
"WRITTEN BY SHIA AUTHOR.

تحفہ حنیفہ در جواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین محسنی انجی ہلاک مال مال ٹاؤن لاہور

۲۴۶

انوار سے لینی سے گریا ہر نہیں آرہی تو اسکو اونٹ کا پیشاب پلایا جائے شتا  
بہرگی۔ بتول میر صاحب اگر اونٹ کا پیشاب نہ ملے تو اپنا پلادے  
فقہ دیوبندی کی بستر بند تبلیغی جماعت کے لئے ہدایات کہ انکی

علم موجودگی کیسے انکی بیوی کو کوئی دوسرا دیوبندی استعمال نہ کر سکے

۱۔ اہل سنت کی بستر کتاب الرحمۃ ص ۱۳۱ باب ۱۳۰ موکف بیوی  
ترجمہ وہ اگر کوئی دیوبندی تبلیغ کی خاطر سفر جارہے اور وہ بیوی کی شرمگاہ پر تالا  
لگا کر جانا چاہتا ہے تو وہ بھیڑ یا کاپتا ہے کہ اسکو اپنے الرتناسل پر مل کر اپنی بیوی  
سے بہتری کرے، انکا رالٹا بھی بیوی کی شرمگاہ پر نہیں آلا لگ جائے اگر کسی  
ادھر مرو دینے اس سے بہتری کا ارادہ کیا تو رقت لاپ اسکا الرتناسل سو جائے  
۲۔ (۲) اور اگر دیوبندی کو سے کا خون۔ یا بھول کا پتلا اپنے الرتناسل پر ملے  
کہ بیوی نے بہتری کرے گا تو اس عورت سے اور کوئی طالب نہ کر سکے گا (۳) اگر  
کوئی دیوبندی بھیڑ یا کاپتے کے خبیثے کو انکو خوب تیل لگانے اور مہراں تیلے کو الہ  
نابل چھل کر بیوی سے بہتری کرے تو پھر وہ دیوبند کسی اکڑ کا نہ آئے گی  
دیوبندی محمولوں کو لذت جماع سے مست کرنے کی خاطر مشائخ کی بیایا

ترجمہ (۱) چربی اور شہد طاک الرتناسل پر مل کر جماع کرے (۲) اونٹ کی کوکان  
کی چربی سے گھی نکال کر الرتناسل پر ملے (۳) عاتر قرماچا کر آلہ پر ملے (۴) بھیڑ یا  
کاپتا اور زبیر بھیڑ کاپتا اور تیل، حالمو، طاکر خفیہ ادا آلہ پر ملے (۵) حوان عدت کا دودھ  
الرتناسل پر ملے اگر یہ طلا الرتناسل پر مل کر کسی دیوبند سے جماع کیا جائے تو لذت

حقیقت فقہ حنفیہ

در جواب

حقیقت فقہ بعزنیہ



از قلم حقیقت رقم

ذکیل آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مولانا غلام حسین نجفی فاضل عراق

شیعہ کے نزدیک موطا امام مالک، صحیح البخاری، اور صحیح مسلم جھوٹ کا پلندہ ہیں  
 موطا امام مالک و صحیح الامام البخاری و صحیح الامام مسلم  
 مجموعات الاكاذيب عند الشعية .

SHIA DENY THE SIX AUTHENTIC BOOKS OF HADITH VIZ BUKHARI-  
 MUSLIM, TIRMIDHI, ABU DAUD, IBN MAJA AND MISAI CALLED  
 SIAH - E - SITTA.

حقیقت فقہ حنیفہ در جواب حقیقت فقہ جعفریہ عہد الاسلام غلام حسین نجفی جامع المنہج بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۱۲۶

ہوں کہ اس نعل سے درزوں کو بڑا ثواب ملے گا۔

فتاویٰ تاضی خاں کتاب النظر ص ۸۳

ہر ایہ شریف ص ۳۶ حاشیہ کتاب الکرامتیہ

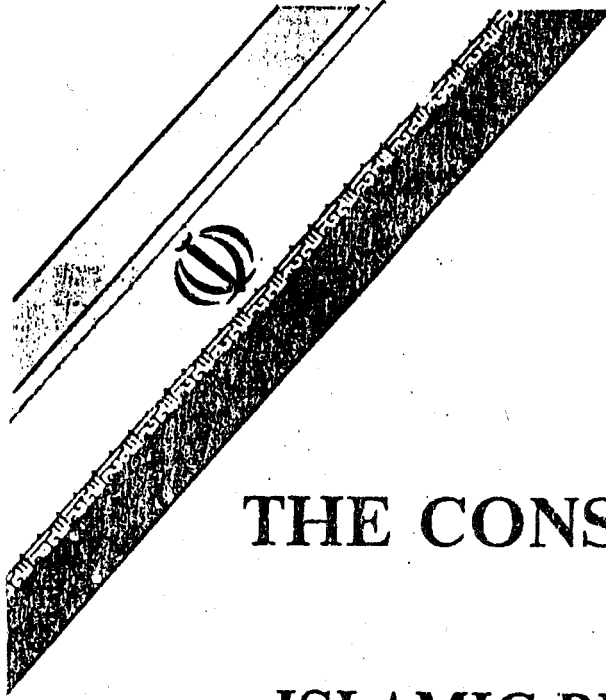
نوٹ۔ جیسے فقہ نغان عجم شعروہ ہے جو نمر تو ہمارا کہتا ہے۔ حنفی فقہ نے  
 مذکورہ نعل کی وساحت تو حتی المقدور بہت کی ہے لیکن ایک کمی پھر بھی باقی  
 رہ گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ لفظ مس کی تشریح پوری نہیں ہوئی۔ کیونکہ  
 مس منہ ادر لبوں سے بھی ہو سکتا ہے اور ہاتھوں سے بھی ہو سکتا ہے پس اگر  
 درزوں سے نعل کی نعلیں نکلنے سے منع نہیں ہے۔ کیونکہ یہ چاہتا  
 ہے اور وہ نعل کی نعل سے نکلنے سے منع نہیں ہے۔ کیونکہ یہ چاہتا  
 ہے۔

۱۲۶ سنی فقہ میں ہے کہ جنت میں خدا ایک ایسی مخلوق پیدا کرے گا کہ

نصفہم الاعلیٰ کالمرکور والاسفل کالاناث جس کا ادر پر والا  
 آدھا حصہ مردوں کی طرح ہوگا اور نیچے والا حصہ عورتوں کی طرح ہوگا۔  
 اور اہل جنت ان سے دلی فی لذت کریں گے۔

الدر المختار کتاب الحمد باب الرطی ص ۸۵

نوٹ۔ فقہ نغان تیرے قربان یہ مذہب علینہ المشائخ کا اتنا ریاست ہے کہ فردی  
 ہو کر اہل جنت میں بھی خواہش رکھتے ہیں کہ ان کو یہ عادت پورا کرنے کے اسباب سپرد ہوں۔



# THE CONSTITUTION OF THE ISLAMIC REPUBLIC OF IRAN



Islamic Propagation Organization

245

شیعہ اثنا عشری کے علاوہ کوئی سرکاری عمدہ دار نہیں بن سکتا ایرانی آئین  
لا يمكن لاحد ان يكون موظفاً رسمياً غير الشيعة اثنا عشريين  
( الدستور ایرانی )

BELIEVER CAN JOIN GOVERNMENT SERVICE.

(AN IRANIAN CONSTITUTION).

life, the executive power must work toward the creation of an Islamic society. Consequently, the confinement of the executive power within any kind of corrupt and inhibiting system that delays or impedes the attainment of this goal is rejected by Islam. Therefore, the system of bureaucracy, the result and product of *qāghūlī* forms of government, will be firmly cast away, so that an executive system that functions efficiently and swiftly in the fulfilment of its administrative commitments come into existence.

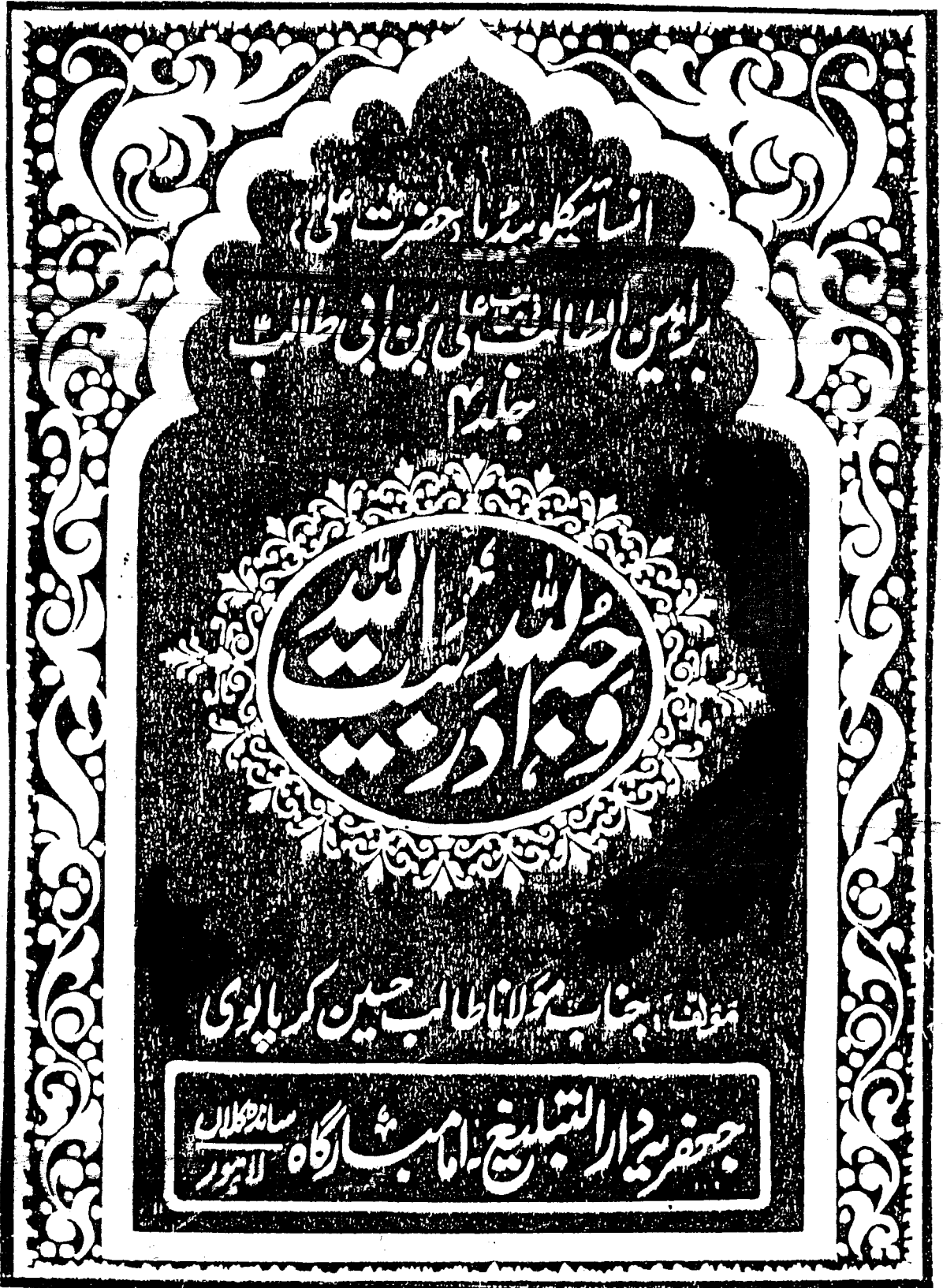
#### Mass-Communication Media

The mass-communication media, radio and television, must serve the diffusion of Islamic culture in pursuit of the evolutionary course of the Islamic Revolution. To this end, the media should be used as a forum for healthy encounter of different ideas, but they must strictly refrain from diffusion and propagation of destructive and anti-Islamic practices.

It is incumbent on all to adhere to the principles of this Constitution, for it regards as its highest aim the freedom and dignity of the human race and provides for the growth and development of the human being. It is also necessary that the Muslim people should participate actively in the construction of Islamic society by selecting competent and believing [*mu'min*] officials and keeping close and constant watch on their performance. They may then hope for success in building an ideal Islamic society that can be a model for all people of the world and a witness to its perfection (in accordance with the Qur'anic verse *وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ...* "Thus We made you a median community, that you might be witnesses to men" [2:143]).

#### Representatives

The Assembly of Experts, composed of representatives of the people, completed its task of framing the Constitution, on the basis of the draft proposed by the government as well as all the proposals received from different groups of the people, in one hundred and seventy-five articles arranged in twelve chapters, on the eve of the fifteenth century after the migration of the Holy Prophet (peace and blessings be upon him and his Family), the founder of the redeeming school of Islam, and in accordance with the aims and aspirations set out above, with the hope that this century will witness the establishment of a universal government of the *mustad'afūn* and the downfall of all the *mustakbirūn*.





## توہین کعبہ اللہ

اهانة الكعبة حرسها الله .

AN INSULT OF KAABAH TULLAH.

وجہ اللہ در بیت اللہ جلد چہارم از مولانا طالب حسین کراچی جعفریہ دار التبلیغ امارگاہ سائبر لاہور

بت پرستی کے دن محمد مصطفیٰ نے علی مرتضیٰ کے ذریعے کعبے کو پاک کر کے اس قابل بنا دیا کہ وہ اب قبلہ جہاں ہو جائے۔  
ظہیر البشیر کی عبارت سے واضح ہوا کہ ولادت حضرت علی علیہ السلام سے کعبے کو ایک خاص شرف حاصل ہوا ہے۔  
انشاء بہار بے خزاں کی عبارت سے واضح ہوا کہ ولادت حضرت علی علیہ السلام سے کعبہ قیامت تک کے لئے مسلمانوں کے لئے پرستش گاہ بن گیا۔  
مصباح المقرئین کے میرا نیس کے قطفے سے عیاں ہوا کہ کعبہ نے قبلہ ہونے کا شرف حضرت علی علیہ السلام کے در سے پایا ہے۔

## کعبے کا طواف کیوں ہوا

مولانا لطف اللہ نیشاپوری  
طواف خانہ کعبہ انڈیا شد بہرہ واجب چہ کہ آنجا در وجود آمد علی بن ابی طالب  
یعنی کعبے کا طواف تمام مسلمانوں پر واجب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس جگہ علی بن ابی طالب کا وجود ظاہر ہوا۔  
حضرت علی علیہ السلام کی ولادت کی وجہ سے کعبے کا طواف واجب ہو گیا۔ یعنی اگر حضرت علی علیہ السلام کعبے میں تشریف نہ لاتے تو کعبے کا طواف واجب نہ ہوتا۔ اور اگر کعبے کا طواف نہ ہوتا تو حج نہ ہوتا۔ لہذا یوم ازل سے لے کر یوم آخر تک کے تمام حاجیوں پر حضرت علی علیہ السلام کا احسان ہے کہ انہوں نے کعبے میں تشریف لا کر اسے طواف کے قابل بنا دیا۔

## حجر اسود کا بوسہ فرض کیوں ہوا

شاہ ظہیر احمد  
ظہیر البشیر ۱۹ سطر ۲  
طبع بدایوں ۱۹۰۸  
حجر اسود کا بوسہ سنگ اسود کا ہوا اس واسطے چہ اس کے پہلو میں علی مرتضیٰ پیدا ہوئے  
حجر اسود تاریخی لحاظ سے ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ اور اس کا بوسہ ارکان حج میں سے ہے لہذا اگر حضرت علی علیہ السلام کعبے میں تشریف نہ لاتے تو اس کا بوسہ واجب نہ ہوتا۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَضِيْعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

لمنتہ اللہ کہ یہ نسخہ لا جواب و صحیفہ انتخاب جامع مسائل  
حرام و حلال حاوی و ظائف اعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

# کشف العوام

حسب فتاویٰ سکر شریعت دارین العلماء و الاعلام تہ الفقہاء العظام  
مجتہد العصر جناب مولانا و مفتی سید احمد علی صاحب قندم غلام  
العالی ابن حضرت حجۃ الاسلام آیت اللہ فی الانام مجتہد العصر الزمان  
جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قندم علی مقامہ

حسب فرمایش

ملک سراج الدین نیدٹسنز و پبلشر کشمیری بازار لاہور پاکستان

## سنی العقیدہ پر نماز جنازہ میں بد دعائیں

## الادعية على اهل السنة في صلوة الجنازة .

## A CURSE TO MUSLIMS IN NAMAZ-E-JANAZA.

تحفہ العوام مقبول مستند مطابق فتاویٰ فاضل عراق ناشر شیعہ جنرل بک انجمنی رطے روڈ لاہور  
 بیسواں بیان میں اجماع مثل دکن وغیرہ کے ۲۲۵ تحفہ العوام حصہ اول

اَعُوذُ بِهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِيْ اَعْلَىٰ عِلِّيِّينَ وَ اَخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهَا فِي الْقَابِرِيْنَ  
 اِنَّ حُمْلَهَا بِرُحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پھر تکبیر یا پچیس کہے اللہ اکبر  
 نام ہوئی نماز واضح ہو کہ نماز جنازہ میں لازم ہے کہ دعاؤں کو برصغری  
 دستا جائے اگرچہ پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھیں اسی واسطے پیش نماز  
 چاہئے کہ ان دعاؤں کو با آواز بلند اور مٹھہ مٹھہ کے پڑھے تاکہ سب  
 سنا سکتے جائیں اور یہ جو نماز جنازہ میں ماموین ساکت کھڑے  
 رہتے ہیں نماز ان لوگوں کی صحیح نہیں ہوتی مگر چاہئے کہ ماموین ان الفاظ  
 جو پیش نماز پکارتے پڑھتا ہے چپکے چپکے پڑھیں یہی حکم ہے جناب شیخ  
 ابن العابدین علیہ الرحمۃ کا اور سنت ہے کہ بعد فراغ نماز کے کہے رَبَّنَا  
 بِمَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَبِى الدُّخْرِ حَسَنَةٌ وَرَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ  
 اَرْسَلْتَ ہے کہ اسی جگہ پر مٹھہ سے جب تک جنازہ اُٹھاویں خصوصاً پیش نماز  
 بیت نابالغ ہو بعد چوتھی تکبیر کے کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَكَ بَوِيْبًا وَ لَنَا  
 لِقًا وَ فَرْطًا وَ اَجْرًا اِذَا اَمْرٌ ضَعِيفٌ الْعَقْلُ ہوا اور تیز درمیان مذہبوں کے  
 کرا ہو یا مخالف حق ہو مگر دشمنی شیعہ سے نہ رکھتا ہو یا اعتقاد اہل بیت سے  
 کتا ہو اور ان کے دشمنوں سے بھی برا بیت نہ کرے تو بعد چوتھی تکبیر کے کہے  
 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكُلِّ مَن تَابَ وَ اتَّبَعُوا مَسِيْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ  
 اور اگر میت شیعہ نہ ہو اور دشمن اہل بیت ہو اور نماز بضرورت پڑھنا پڑے  
 بعد چوتھی تکبیر کے کہے اَللّٰهُمَّ اخْرِ عَيْدَكَ فِى عِيَادِكَ وَ جَلَدِكَ اَللّٰهُمَّ  
 اَعُوذُ بِكَ وَ بِعِيَادِكَ اَوْ بِبِيَادِكَ وَ بِبَيْضِ اَهْلِ بَيْتِكَ صَلَّى اللّٰهُ  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّمَ اور اگر مذہب میت کا معلوم نہ ہو تو بعد چوتھی  
 کے کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ النَّفْسُ اَنْتَ اَحْيَيْتَهَا وَ اَنْتَ  
 سَخَّرْتَهَا اَللّٰهُمَّ وَ لَهَا مَا كُوْنَتْ وَ اَحْشُرْهَا مَعَّ مَنْ اَحْبَبْتَ اور اگر  
 میت کو بغیر نماز جنازہ پڑھے دفن کر دیا ہو تو احوط ہے کہ اس کی قبر پر  
 نماز پڑھیں فصل ساتویں بیان ثواب جنازہ اٹھانے اور کندھا دینے

بیان تراویح جنازہ اٹھانے کا

عمر میں ایک مرتبہ متعہ (زنا) کرنے والا اہل بہشت سے ہے  
من تمتع (زنا) مرة في عمره دخل الجنة .

HE WHO PERFORM MUTA AT LEAST ONCE WILL  
DESTINED TO PARADISE.

تحفہ العوام مقبول مستند مطابق فتاویٰ فاضل عراق ناشر شیعہ جنرل بک انجمنی ریلوے روڈ لاہور

تحفہ العوام حصہ دوم

۳۰۴

باب بارہواں ثواب مباشرت متعہ میں

### باب بارہواں ثواب مباشرت متعہ میں

منقول ہے کہ فرمایا ہر گاہ شوہر متوجہ ہو زوجہ سے اپنی ایسا بے کراہ خدا میں اس  
سے تلوار کھینچی ہو واسطے جہاد کے جب مجامعت کرے تو گناہ اس کے  
گرنے میں پیش کرنے پتے درخت کے جب غسل کرے گناہ سے پاک ہوتا ہے  
فرمایا جو شخص متعہ کرے عمر میں ایک مرتبہ وہ اہل بہشت سے ہے دوسری  
حدیث میں فرمایا کہ عذاب نہ کیا جائے گا وہ مرد اور وہ عورت کہ متعہ کئے  
مگر عورت عقیقہ ہو مومنہ ہو اس سے متعہ کرے اور مدت اور ہر معین کریں اس  
صیغہ کی کئی صورتیں ہیں اگر وکیل کریں تو پہلے وکیل عورت کا کہے  
مَتَعْتُ نَفْسِي مِنْ مَوْلَاكَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلُغِ الْمَعْلُومِ وَكَسِلَ  
مَرْدًا بَلَا فَا صَلَّ كَيْ تَبْلُغَ الْمُتَعَّةُ لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلُغِ الْمَعْلُومِ  
صورت دوسری اگر وکیل عورت کا ہو اور مرد خود سے صیغہ جاری کرے  
وکیل عورت کا کہے مَتَعْتُكَ نَفْسِي مِنْ مَوْلَاكَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمُبْرَرِ  
الْمَعْلُومِ مَرَّكَ تَبْلُغَ الْمُتَعَّةُ لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمُبْرَرِ الْمَعْلُومِ  
صورت تیسری یہ ہے کہ مرد عورت خود صیغہ جاری کریں عورت کہے  
مَتَعْتُكَ نَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلُغِ الْمَعْلُومِ مَرَّكَ تَبْلُغَ الْمُتَعَّةُ  
لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلُغِ الْمَعْلُومِ مَرَّكَ تَبْلُغَ الْمُتَعَّةُ لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمُبْرَرِ الْمَعْلُومِ  
کہ متعہ کرنا مکمل یا اہل کتاب یعنی یہودیہ اور نصرانیہ سے درست ہے  
اور زن بت پرست اور ناصیہ اور خارجیہ سے درست نہیں مگر اہل  
کتاب کو بھی کرے اکل نجاسات اور شرب خمر وغیرہ سے اور نہ جانے  
سے فتویٰ دیا میں نے ذات کو اپنی کو موکل تیرے کو بیچ مدت معلوم کے مبلغ معلوم پر صلہ  
قبول کیا میں نے واسطے ماکل اپنے کے بیچ مدت معلوم کے مبلغ معلوم پر صلہ متعہ میں دیا میں نے  
توہ کو نہیں کرنا اپنی کو بیچ مدت معلوم کے ہر معلوم پر صلہ قبول کیا میں نے متعہ کو واسطے ذات اپنی  
کے ہر معلوم کے ۱۲ متعہ میں دیا میں نے مجھے ذات اپنی کو بیچ مدت معلوم کے ساتھ ہر  
معلوم کے ۱۲ صلہ قبول کیا میں نے متعہ کو واسطے نفس اپنے کے بیچ مدت معلوم کے ہر معلوم کے

زیر نظر، استاد محقق آیتہ اللہ ناصر مکارم شیرازی

# تفسیر مرقومہ

ترجمہ  
سید صفدر حسین نجفی  
پہل جامدہ المنظر لاہور

اثر نگارش  
اہل قلم کی ایک جماعت

مصباح القرآن ریسٹ لاہور، پاکستان

# نکاح موقت کئی لحاظ سے اسلامی حکم کی طرح ہیں

## النکاح الموقت (المتعة) مثل النکاح الاسلامی بوجوه .

TEMPORARY MARRIAGE IS AN ISLAMIC COMMANDMENT BY DIFFERENT ASPECTS.

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

غیر نمونہ جلد سوئم ترجمہ سید صفدر حسین نجفی



۲۵۰

۱ - ظفرین کا مقصد مصائب اور اذہب ہونا نہ ہر اس مسئلے میں ضروری ہے کہ انہیں حل روکنے کے طریقے نکالنے کے بائیں۔

۲ - آن کی طہنہ کی بکالی ہو سکے۔

۳ - طلاق کے بعد عورت کسی قسم کے نان و نفقہ کا حق نہ رکھتی ہو۔

دلیل چاندی کا مقصد یہاں کرنے کے بعد گناہ ہے و

میرا خیال ہے کہ اگر اس قسم کی شادی کو قانونی طور پر درست مان لیا جائے تو بہت سے زجران خصوصاً کابل اور پورٹریٹوں کے کے غالب ظہور وقتی نکاح پر تیار ہو جائیں گے اور ایک وقتی شریک زندگی میں قدم رکھیں گے۔ ایسی زندگی جو ابھی بوجہ آزادی لیے ہوتے ہیں۔ اس طرح بہت سی معاشرے کی خرابیوں اور انجمنوں کے باہر سے بہت سی راہ روئی سے نہات مل جائے گی۔

جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ نکاح موقت کے بارے میں مندرجہ بالا تجویز کئی لحاظ سے اسلامی حکم کی طرح ہے لیکن جو شرطیں اور خصوصیتیں اسلام نے نکاح موقت کے لیے تجویز کی ہیں وہ کئی لحاظ سے زیادہ واضح اور مکمل ہیں۔ اسلامی نکاح موقت میں اولاد نہ ہونے دینا مشروع نہیں ہے اور فرشتوں کا ایک دوسرے سے جہاں بھی آسان ہے۔ جہاں کے بعد نان و نفقہ بھی واجب نہیں ہے۔

ولا جناح علیکم فیما تراءضتہ من بعد الفریضۃ

آیت کے ظفر میں یہ ذکر کرنے کے بعد کہ حق مہر کی اور بیعی ضروری ہے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ اگر ظفر میں متدایک دوسرے کی رضامندی کے ساتھ حق مہر کی مقدار میں کمی چینی نہیں تو کوئی ہرج ہرج نہیں ہے۔ اس لیے کہ ہر ایک انسان حق ہے جو ظفر میں کی مرضی سے تبدیل ہو سکتا ہے۔ اس مسئلے میں متدایک مہر کی کوئی فرق نہیں ہے اگرچہ ہم تفصیل سے لکھ چکے ہیں کہ یہ آیت نکاح موقت کے بارے میں ہے۔

مندرجہ بالا آیت کی تفسیر میں ایک اور بھی احتمال ہے اور وہ یہ کہ اس میں کوئی مانع نہیں کہ نکاح موقت کے تم ہونے پر ظفر میں نکاح اور اس طرح حق مہر کے اٹھانے کے متعلق آپس میں توافق کر لیں۔ نکاح موقت مدت مقررہ تم ہونے سے پہلے ہی خالی ہو جاتا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ مہر کی ایک دوسرے کے مانتے کر لیتے ہیں کہ مہر میں شہادت نکاح اور مقررہ حق مہر دونوں میں بقدر ضرورت اضافہ کر دیا جائے۔ روایات اہل بیت میں بھی اس تفسیر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ان اللہ کان علیہما حکیمان

جن احکام کی طرف اس آیت میں اشارہ ہوا ہے وہ ایسے ہیں جو بوجہ بزرگی کے لیے فریاد رسدات کے حامل ہیں کیونکہ ہر دور کو کام بندوں کے مصالح سے آگاہ اور اجرائے قانون میں حکیم ہے۔

۲۵ - وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ مِنْکُمْ طَوْلًا اَنْ یَتَّخِجَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ مِنْ فَتٰیٰتِکُمْ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

۱۱-۱۰

محرم یعنی ماں بہن بیٹی وغیرہ کے سوائے آگے پیچھے کے مقام کے ایک دوسرے کا باقی  
بدن دیکھ سکتے ہیں

يجوز النظر الى جميع بدن المحرمة الوالدة والاخت والبنات ماعدا الفرج والدبر

MAHRAM CAN LOOK AT THE BODIES OF EACH OTHER  
EXCEPT LOWER (HIDDEN) PARTS.

تحفہ نماز جعفریہ جدید (مع اضافہ) مطابق فتاویٰ آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الحاج ابوالقاسم الموسوی الخوئی اور سید روح اللہ طہیٰ الموسوی

دُبرائی کو سمجھتی ہے کہ بدن کو دیکھنا یا اُن کے بالوں وزلفوں کو دیکھنا خواہ لذت  
کے قصد سے ہو یا بغیر لذت کے قصد کے حرام ہے اور ان کے منہ اور ہاتھوں کو  
لذت کے قصد سے دیکھنا بھی حرام ہے بلکہ احتیاطاً واجب اسی میں ہے کہ  
لذت کے قصد بغیر بھی ان کو نہ دیکھے اسی طرح عورت پر نامحرم مرد کا بدن دیکھنا  
بھی حرام ہے۔

● عیسائی اور یہودی خوردتوں کے بدن کو بغیر قصد لذت دیکھنا اگر حرام میں  
پڑنے کا موجب نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

● عورت کو اپنا بدن اور بال نامحرم مرد سے چھپانا چاہیے بلکہ احتیاطاً  
اسی میں ہے کہ ایسے نابالغ لڑکے سے بھی جو اچھائی اور بُرائی کو سمجھتا ہے  
اور بالوں کو چھپائے۔

● کسی دوسرے انسان کے آگے اور پیچھے کو دیکھنا بلکہ ایک مہینہ بچے کے بھی جو  
اچھائی اور بُرائی کو سمجھتا ہے حرام ہے۔ بیان تک کہ شیشے کے پیچھے یا صاف  
پانی وغیرہ میں بھی ان کا دیکھنا حرام ہے البتہ میاں بیوی ایک دوسرے کے  
تمام بدن کو دیکھ سکتے ہیں۔

● وہ مرد اور عورت جو آپس میں محرم ہیں لذت کے بغیر اسے آگے پیچھے  
کے مقام کے ایک دوسرے کا باقی بدن دیکھ سکتے ہیں۔

● ایک مرد دوسرے کے بدن کو لذت کے قصد سے نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح  
ایک عورت کا دوسری عورت کے بدن کو لذت کے قصد سے دیکھنا حرام ہے۔  
● مرد نامحرم عورت کا فوٹو نہیں آتا سکتا اور اگر نامحرم عورت کو پھانسی ہو

# تحفہ نمازِ جعفریہ

جدید

(مع اضافہ)

مطابق فتاویٰ

حضرت آیتہ العظمیٰ آقائے حاج سید ابوالقاسم الموسویٰ الخونی مدظلہ

حضرت آیتہ العظمیٰ آقائے حاج سید روح اللہ الخمین الموسویٰ مدظلہ

مترتبہ

مولانا سید زوار الحسنین مہدانی (فاضل عراق)

افتخار بیک پور حیدر اسلام پور لاہور



سچی ناحق سے ہوگا حاصل کیا

حق کے آگے فسردوغ باطل کیا

# عجائب حاشیہ

## مسائل متفقہ

مؤلفہ

فاضلہ جلیل عالم نیل جناب! خوزد مولانا محمد باقر مجلسی اصغفانی طلبہ تہذیبہ اشرف

ترجمہ

الراجی الی رحمۃ القوی سید محمد جعفر قندی جاسسی اید اللہ العزیز

بومرطبع انشائے عیسوی و ملی طبع شد

زمانہ رسول مقبول میں متعہ رائج تھا۔ لوگ متعہ سے منکر ہو کر دردناک عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں  
 كانت المتعة شائعة و مروجة في عهد النبي صلى الله عليه وسلم  
 وقد ابتلى الناس بعذاب اليم لانكارهم المتعة .

MUT'A WAS IN VOGUE DURING PROPHET'S PERIOD.  
 THOSE WHO DENY, WILL FACE DIVINE'S WRATH.

عالم حسنة ترجمہ رسالہ متعہ مولف محمد باقر مجلسی مطبع اثنا عشری دہلی مطبع شدہ

کا مہر زیادہ مقرر کر لیا گیا میں اسکو واپس لے کے بیت المال میں داخل کروں گا یہ سننے ہی  
 ایک عورت نے خلیفہ صاحب کے پاس اگر غرض کی کہ آپ ہم کو اس چیز سے کیوں منع  
 کرتے ہیں جسے خدا نے تم نے ہمارے لئے حلال فرمایا اور اپنے کلام پاک میں وہ ان  
 ایتیم احداھن فتنطارا ارشاد فرمایا ہے یعنی اگرچہ تم ان عورتوں میں سے کسیکو  
 پوست گانہ پر از زرد سے دو تو کچھ قباحت نہیں تب خلیفہ صاحب نے باوجود انصافی خود  
 ہی انصاف کیا اور یہ فرمایا کہ کل الناس افقہ من عمر حتی الخلد مرات فی البحال  
 مسائل حلال و حرام میں تمام مرد بلکہ پردہ نشین عورتیں تک عمر سے دانائز میں  
 ایسے آدمیوں کی البتہ نہایت تعجب معلوم ہوتا ہے جو اہل علم و عقل میں اپنا شمار کرتے ہیں اور  
 پھر ایسے آدمی کم کر دہ ماہ کی مخالفت و جنسے برسوں بت پرستی کی جو متعہ کو منع کریں  
 حرام سمجھیں باوجودیکہ خود ہی بھی قائل ہوں کہ زمانہ رسول مقبول میں متعہ رائج تھا  
 اور حدیثیں بھی متعہ کے جائز و رائج ہونے پر دلالت کرتی ہیں لیکن پھر بھی دیدہ و  
 دانستہ وہ لوگ متعہ سے منکر ہو کر اپنے آپکو مذاب دردناک میں گرفتار کرتے ہیں  
 چنانچہ روایت تحریر متعہ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ باوجود ایسے افعال شیعہ کے  
 پھر بھی اہل حق پر یہ طعن کرتے ہیں کہ ذول عمکوں نہیں قبول کرتے ہ متعہ کیوں کرتی  
 اس تغنیہ نامرضیہ سے ان کے تنصب و زیادتی کی انتہا اور ظلم و کراہی کی حد صاف  
 صاف ظاہر ہے ۔

### عقد اول فضیلت اور ثواب متعہ کا بیان

متعہ کی فضیلت میں احادیث کثیرہ وارد ہوئی ہیں چنانچہ بخاندان کے چند حدیثیں نقل  
 کی جاتی ہیں۔ حضرت سلمان فارسی، مقداد ابن اسود کندی اور عامر بن یاسر رضی اللہ عنہم  
 یہ حدیث صحیح روایت کرتے ہیں کہ جناب ختم المرسلین نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی عمر میں

اتنے فضائل کہ جتنے متعہ میں ہیں نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، خیرات غرضیکہ کسی اور عمل میں نہیں

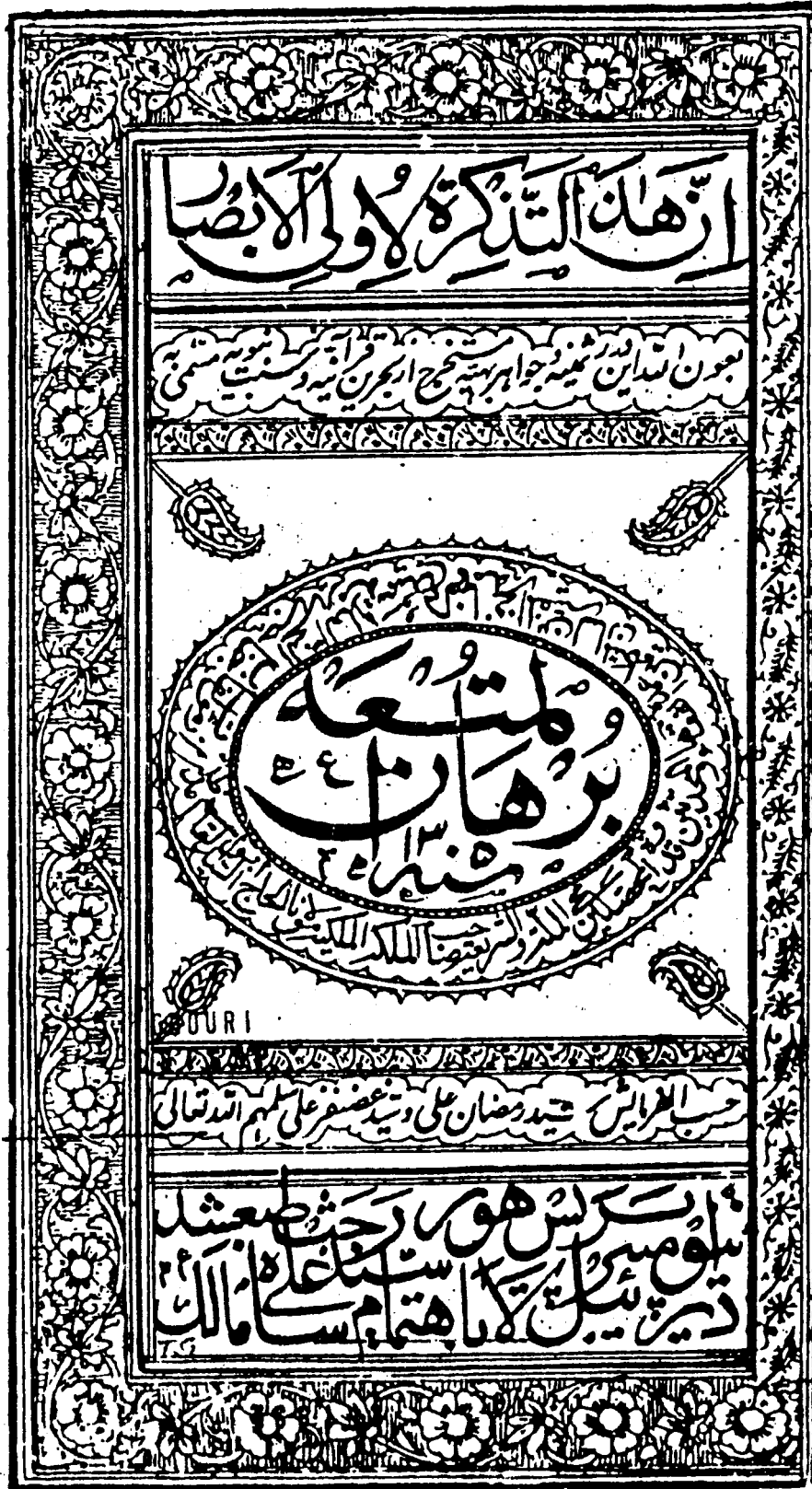
الفضائل التي توجد في المتعة لا توجد في غيرها

من الصلوة والزكوة و الحج والخيرات الخ

MUTTA IS AN ACT OF GREAT MERIT.

عالمہ حسنہ ترجمہ رسالہ متعہ ۱۵ مولف محمد باقر مجلسی مطبع انشا عشری دہلی طبع شدہ

ایک خدمتگار کیجا وہ اہل بھشت ہے۔ وہ مرد جنے متعہ کا ادا کیا اور دوسری عورت جو متعہ کیلئے  
آزاد ہوئی جب یہ دونوں باہم بیٹھے ہیں تو ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے اور جب تک دونوں اپنی  
خاوت گاہ سے نکلنے نہیں وہ انکی حفاظت کرتا ہے۔ دونوں کا آپس میں گفتگو کرنا تسبیح کا مرتبہ کہتا  
ہے جب دونوں ایک دوسری کا ہاتھ پکڑتے ہیں تو انکی انگلیوں سے انکے گناہ نکلنے لگتے ہیں۔ دونوں  
جب آپس میں بوسہ لیتے ہیں تو حق تعالیٰ دونوں کو ہر بوسہ کے ساتھ حج و عمرہ کا ثواب عطا فرماتا  
ہے وہ دونوں فیش و مباشرت میں جب تک مصروف رہتے ہیں پروردگار عالم ہر لذت شہوت  
کے ساتھ ان کے نامہ عمل میں پہاڑوں کے برابر ثواب تحریر کرتا ہے۔ جب دونوں فارغ ہوتے  
اور غسل کرتے ہیں درحالیکہ وہ یہ جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہوں کہ حق سبحانہ تعالیٰ ہمارا خدا  
ہے اور متعہ کرنا سنت رسول مقبول ہے تو خدا تم فرشتوں سے خطاب کرتا ہے کہ میرا زمان  
دونوں بندوں کو دیکھو جو اٹھے ہیں اور اس علم یقین کے ساتھ غسل کر رہے ہیں کہ میں انکا  
پروردگار ہوں تم گواہ رہو کہ میں نے ان کے گناہوں کو بخش دیا۔ ان کے جسم کے کسی بال سے  
پانی گرنے بھی نہیں پاتا کہ دونوں کیلئے ایک ایک بال کے عوض دس دس ثواب لکھ دیے جلتے  
اور دس دس گناہ بخش دئے جاتے اور ان کے مراتب میں اس درجہ بلند کر دی جاتی ہیں  
راویان حدیث جناب سلمان وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین علیؑ اٹھے اور عرض کیا  
کہ یا حضرت میں کئی تصدیق کرنا والا ہوں یہ ارشاد ہو کہ جو شخص اس کار خیر میں سعی کئے  
اس کیلئے کیا ثواب ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ اسکا ثواب بھی متعہ کرنے والوں کے ثواب کے مانند  
ہے پھر جناب امیر نے عرض کیا کہ متعہ کرنے والوں کا کیا ثواب ہے؟ حضرت نے فرمایا وہ تو  
ناسخ ہو کر جب غسل کرتے ہیں تو جتنے قطرے انکے بدن سے گرتے ہیں ان سے حق تعالیٰ  
ایسے فرشتے خلق فرماتا ہے جو تسبیح و تقدیس لڑوی بجالاتے ہیں اور اسکا ثواب ناقیامت  
دونوں کو پہنچتا ہے۔ برہنئے جناب امیر نے فرمایا کہ جو شخص اس سنت کو دشوار سمجھے  
اور اس پر عمل نہ کرے وہ میرے شیعوں سے نہیں ہے اور میں اس سے بیزار ہوں۔



متعہ کرنے والوں کیلئے فرشتوں کی دعا اور متعہ نہ کرنے والوں کیلئے  
قیامت تک فرشتوں کی لعنت

تدعو الملائكة للمتعمين و تلعن على تاركي المتعة .

A PRAY OF ANGELS FOR THOSE WHO PERFORM MUT'A  
AND CURSE TO THOSE WHO DENY IT TILL QAYAMAH.

برهان المتعہ تالیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

۱۵۰ ثواب المتعہ

يستغفرن لى الى يوم القيمة وليعنون مجتنبها الى ان تقوم  
يوم الساعة حضرت ابو عبد الله فرمود مرتبتي نيت كه بعد مقاربت غسل  
جنابت كند گر آنكه پيدا ميكنند خدا از هر قطره كه از بدنش از آب مقطر شده  
مبتدا و مكابره كه استغفار ميكنند ايشان بر شش راتار و ز قيات و لعنت  
ميكنند آن ملايكه اجتناب و ترك کنندگان متعہ را تا آنكه قيام ساعت  
قيامت ميشود شاز و هم شيخ علي بن عبد العالي در رساله متعہ باسناد  
روايت کرده و در شرح الصادقين نيز روایت قال النبي صلعم من  
تمتع مرة واحدة عتق نفسه من النار و مرتب مع مرتين عتق  
ثلثا من النار و من تمتع ثلاث مرات عتق نفسه من النار  
يعني پيغمبر فرمود هر كه بگيرتبه در عمر نخلي متعہ كند يك ثلث بدن او از نار جهنم  
آزاد ميشود و هر كه دو بار نجاح متعہ كند دو ثلث بدن او از نار جهنم آزاد ميشود  
و هر كه سه بار متعہ كند كل بدن او از نار آزاد ميشود هفتم شيخ علي در  
رساله متعہ و در تفسير منہج نيز روايت کرده قال النبي صلعم من تمتع  
مرة امن من سخط الله الجبار و من تمتع مرتين حشر مع الأبرار  
و من تمتع ثلاث مرات زاحمى في الجنان يعني پيغمبر فرمود هر كه متعہ  
كند بگيرتبه بخير ميشود از غضب خدا سه چهار قهار و هر كه دو بار متعہ كند

شیعہ اس وقت تک کامل ایمان نہیں ہوتا جب تک متعہ نہ کرے  
لايكتمل ايمان الشيعي مالم يتمتع .

A SHIA CANNOT BECOME MOMIN UNLESS  
HE PERFORM MUT'A.

برهان المتحد تأليف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

باب اثبات متعہ

۴۵ ثواب متعہ

زن دایمی در روایت سیوطی بجز از امام حسن مجتبیٰ سے حد زن از نیکو حیات  
اکثرت حاضر و پذیرا ایشان ہم شہوت رانی میکردند یا نہ این قیاس است یا  
جو اینا جو ابکر لکسر این طہر نیست گر بر انبیا و ائیمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام  
بر عایت عمر باب دوم در احکام متعہ بالا جمال ولو اجماع  
آن پس بیان آن در چند فصل و مقدمہ است اما مقدمہ پس بداند  
متعہ زودا ائیمہ متعہ مومک است بل علامت ایمانست زیرا کہ اہل بعثت و  
مبتدیین آنرا حرام و بدعت ساختہ و ہمیش از شرعیت بالکل بر آرد و بود  
پس امر شرعی کہ مساندان اورا باطل و آسش محو و غلش اکبر کجایر واقع و بواج  
ساختہ بود و مذاہب و تجدید و ترویج آنرا بعد ابطال آن ثواب میفت و تعبیر  
با حیا رست و بعلا مت ایمان میکنند اللہم اکتبنا منہم فضل  
در ثواب متعہ بالا جمال در ان چند حدیث است اول در فضیلت آن  
ناطق حضرت صادق علیہ السلام روایت لیسر منہا من لودین من بکرتنا  
و لیسر منہا یعنی از نایت ہر کہ اعتقاد ببارگشت ما در زمانہ حضرت  
ما صاحب العصر علیہ السلام و بعیت متعہ ما ندارد اقول مرحمت کہ مگر حجت  
در متعہ از شیعہ مانیت چہ مرد چہ زنیکہ قابل متعہ باشد دوم در ہدایت اہل  
روایت ان المؤمن لا یکل حتی یتتمع یعنی ہر من کامل الایمان نہیں ہوتا کہ

باب اثبات متعہ  
کتاب  
مجلس  
تفسیر

مومن کی پہلی نشانی یہ ہے کہ عورتوں سے متعہ کرے  
اول علامة المؤمن أن يتمتع بالنساء .

TO PRACTICE MUT'A WITH WOMEN IS THE FIRST SIGN OF  
TRUE MUSLIM (MOMIN)

برمان المتحد تالیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

۴۷

ثواب متعہ

ووسائل از حضرت ابو جعفر علیہ السلام مرویست قال البیہقی لما سئل عن  
النساء قال لخص جبرئیل فقال یا محمد ان الله تعالیٰ یقول انی قد  
غفرت للمتعتین من النساء خلاصہ سرور عالم فرمود برین  
راہ در شب معراج جبرئیل بن طحی شہ عرض کرد کہ خداوند جل و علی میفرماید کہ  
محمد آرزویم از امت تو زہنا سے متمتع را اقول دین قدسی اگرچہ کمتر  
زنان متمتعہ خصوصیت یافتند برای آنکہ زنان زیادہ تر ازین امر اعراض  
میکردند و لکن مردوزن در غفران شریک اند اگر قربت و اجراء شریعت مرا  
داشته باشند یا مخصوص زانیکی این امر را برای رمضان الطبی جاری سازند  
ہفتم وصال مرویست از حضرت ابو جعفر علیہ السلام کہ المؤمن من  
لمتہ اشیاء التمتع بالنساء و معاہدۃ الاخوان و الصلوۃ باللیل  
خلاصہ آنکہ مومن کسی است کہ متعہ و مشغول بہ مر باشد یکی متعہ با زنان دیگر طہنہ  
و مطاہیر برادران ایمان و قیام نماز شب اقول سبحان اللہ متعہ چہ درجہ  
دارد و مومن چہ نشان دارد کہ نماز شب و متعہ کند و متعہ را اول فرمودم بر  
نماز شب شمرده تدبیر کن ہشتم در وسائل مرویست کہ حضرت ابو عبد اللہ  
اسمعیل جعفی را پرسید کہ اسماں متعہ کردی عرض کرد بل حضرت فرمود  
متعہ چہ چیز است بل از متعہ زن میسر ہم عرض کرد بل بکنیزک بر بریہ قال قبل

متعہ عبادت و اطاعت خدا ہے اور اس کا نہ کرنا معصیت ہے  
المتعہ عبادة و طاعة و ترکها معصية . (والعیاذ باللہ)

MUT'A IS A KIND OF PRAY.

برهان المتعہ تألیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

نواب متعہ

۵۰

می بکشد نبوض این غسل بعد دو یا نیکہ در بدنش اندازد بران آب گذشتہ میں  
عرض کرد بعد دو یا سے بدن آنحضرت م فرمود بی بعد دو یا کے چهار دم  
در قیہ و وانی و ہدایۃ الامتہ و وسایل چند حدیث متناوت بسیرت و غیر  
و احد مردی اندک بعض اصحاب ابو عبد اللہ علیہ السلام را عرض کردہ کہ من  
قسم خوردم کہ متعہ ابدًا نخواہم کرد فقال علیہ السلام آتات اذا انقطع  
اللہ عصیتہ یعنی آنحضرت م فرمود اگر اطاعت خدا کنی عاصی شیوی  
یعنی نیکو نہ منہ گنہگار شیوی و قسم بر گناہ صحیح نیست و جواب ترجمہ  
القائم در این چنین حلف بر آدہ بستیجب لہ ان یطیع اللہ تعالی  
بالتہ لیزول عنہ الحلف فی المعصیۃ ولو متعہ واحداً یعنی  
مستحب یا واجبست کہ حالت اطاعت خدا کند بعبث متعہ تا کہ حالت معصیت  
از و زایل شود اگر چہ در عمر یک مرہ باشد اقول سبحان اللہ متعہ اطاعت  
و عبادت خدا باشد پس نکردن آن معصیت و حلف بر ترک آن معصیت  
دیگر در او پس از و ال معصیت حلف دعوی کفارہ آن فعل متعہ باشد بگناہ  
حلف دیگر بر امر شرعی دیگر کہ مخالفت آن کفارہ دارد یا نزد ہم در و سائل  
مردیت قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ما من رجل تمسح شتر  
اغتسل لایخلق اللہ من کل قطرة تقطر منه سبعین ملکا



اہل تشیع کے نزدیک جو شخص چار مرتبہ متعہ (زنا) کرے  
وہ رسول اللہ ﷺ کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے (نعوذ باللہ من ذالك)  
ومن تمتع اربعاً فدرجته كدرجة النبي ﷺ عند الشيعة

HE WHO PERFORM MUT'A FOUR TIMES  
REACH TO THE STATUS OF HOLY PROPHET.

برهان السنہ تالیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۰۳۰ھ طبع لاہور

باب ثانی

ثواب متعہ

۵۲

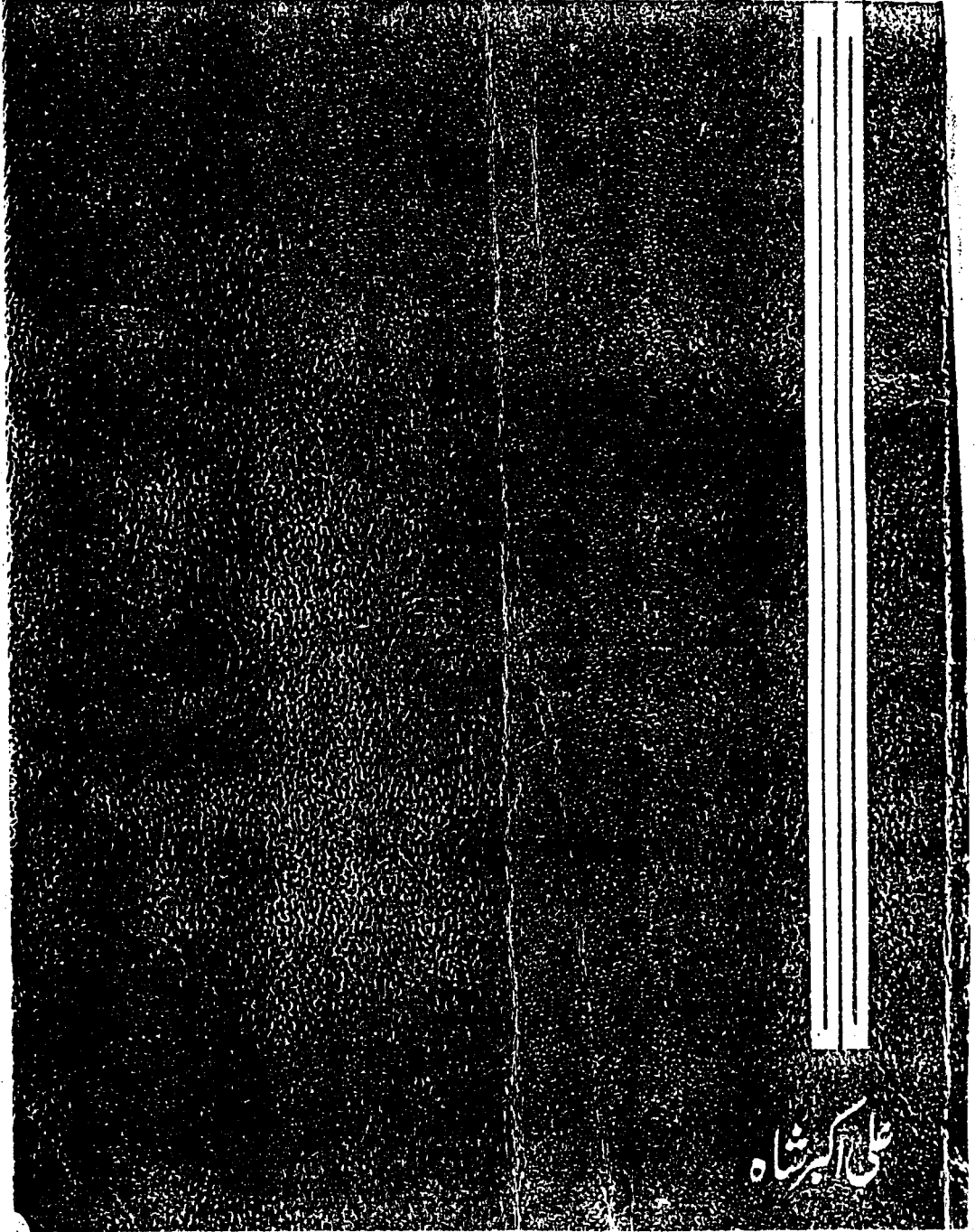
ممشورہ بار بار شود و ہر کہ سہ بار متعہ کند فراہم من مشیہ و در درجات جنت  
ہر چند ہم ایضا ہر دو رعایت کرند قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
من تمتع مرتباً و مرتباً کدرجۃ الحسن و مرتباً متع مرتباً حسن  
کدرجۃ الحسن و من تمتع ثلاث مرات و مرتباً کدرجۃ الحسن  
و مرتباً متع اربع مرات و مرتباً کدرجۃ نبی غیر فریضہ ہر کہ یکبار متعہ  
کند و رجا او در جنت چون در چہ حسین و نباشد و ہر کہ دو مرتبہ متعہ کند و رجا  
او چون در چہ حسن نباشد و ہر کہ سہ بار متعہ کند و رجا او چون در چہ علی نباشد  
و ہر کہ چہار بار متعہ کند و رجا او چون در چہ حسین و رجا نباشد اسکا کمال کثرت  
شکر و کرم از مضرعات عند انتقال می باشد چہ بر بیامات و تقد ذات خصوص  
پر شہوت رانی ثوابی بناید باشد جواب مقتضای عقل است کہ جمیع آنچه  
از شریعت از او امر و نواہی باشد اگر چہ از باہات و تقد ذات باشد متعہ  
و عبادت و انقیاد تعالی است و بر ہر طاعتی جزائے لازم است خصوص  
نزد ممانعت امر سے باجبار جملے غادر سے و آن کمال متروک نہ مطرح  
اتقل و در ایمان معتدود حاصل آن باشد پس و احیاء و اجراء آن ثواب  
بجز اولاً بقدر و لا تخسی باید باشد و از نیجات من احیاء کا نما ایچے  
الناس جمیعاً ہر کہ احیاء یک مردین نماید ثواب او کا نہ ثواب احیاء جمیعاً

اندھیروں کے نقیب ہفت روزہ مجیر کا جواب

صلاح الدین علی

اور

مستند



علی اکبر شاہ

## متعہ صنفی تعلق کی جائز شکل یا جسم فروشی کا روبرو؟

المتعة شكل مشروع للعلاقة الجنسية أم هي تجارة الفروج !!

IS MU'TA A LAWFUL PATTERN OF MAN - WOMAN RELATIONSHIP OR NARCOT'S TRADE.?

متعہ --- اور --- صلاح الدین عینی (اندھیروں کا نقیب ہفت روزہ تکبیر کا جواب) از علی اکبر شاہ کراچی

آج کے ایران میں عارضی شادی کے نام پر سرکاری سرپرستی میں فروغ پذیر شعی رواج

# متعہ

صنفی تعلق کی جائز شکل  
یا جسم فروشی کا روبرو؟

الارواح بالان والارواح بالارواح  
LAW OF DESIRE

مسم اور ایرانی معاشرے پر اس کے اثرات کے موضوع پر حقیقی کے لئے ایران پیچھے کا اہتمام کیا۔ شہلاہی خود ایک مرحوم ایرانی آیت اللہ کی پوتی ہیں، کتاب سے پہلے ۱۹۷۸ء میں بھی اس موضوع پر ایران جا کر انہوں نے حقیقی کاہم کیا تھا۔ شیعہ مذہبی کمرائے سے تعلق کی ماہ پر دوسروں کی نسبت ان کے لئے اس موضوع پر کم اور اس تجربے سے گزرنے والے دونوں مسئلوں کے اثرات سے نکلنے آسان تھی۔

ان کی حقیقی کرسٹالی شکل میں آئی۔ لی۔ ہارس ایڈ کینی ایڈ لندن نے ۱۹۸۸ء میں شائع کیا ہے۔ اس کتاب کے مختلف اجزاء اس سے پہلے ایسے حقیقی جوائنڈ میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔ ۲۵۰ سے زائد صفحات پر مشتمل اس اہم حقیقی کوشش میں موضوع کے تمام متعلقہ پہلوؤں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ شیعہ مذہب میں عورتوں کے تمام کا شعور حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا

کتاب

کامل مطالعہ نہایت مفید ثابت ہو سکتا ہے، اہتمام ہمارے لئے ان صفحات میں اس کتاب کی صرف ایک نمونہ ہی پیش کرنا ممکن ہے۔ ہوتی کتاب ہمیں حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں شیعہ عقائد کے مطابق نکاح اور متعہ دونوں کا تعلق کر کے باہمی فرق واضح کیا گیا ہے۔ دوسرے حصے میں مینڈ کے ہم سے رائج متعہ کی مختلف اقسام کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔ تیسرے حصے میں ان عورتوں اور مردوں کے متعہ اتوار دینے والے ہیں جو خود

اس تجربے سے گزرے ہیں۔ ستر ۶۰ پر ایک کمرائے کی شکل میں نکاح یعنی مستقل شادی اور متعہ یعنی عارضی شادی کے باہمی فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ کمرائے اس تجربے کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔

۱۔ متعہ --- کی دوسرے شعی عقائد اور طریقوں کی طرح ایک ایسا موضوع رہا ہے جس پر عموماً اہل تشیع خود بھی عام گفتگو سے اجازت کرتے رہے ہیں، لیکن ایران کی موجودہ انتظامی حکومت کی طرف سے مستقل تعلق کے اس طریقے کو عام کرنے کے بدلے لکڑی کی برس سے پر زور ممانعت جاری ہے۔ مل ہی میں مستطعم عام پر آنے والی ایک خبر کے مطابق ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی نے اپنے ملک کے ۱۲ برس سے زائد تمام لاکھوں اور لڑکیوں کو پابندی کی ہے کہ وہ اپنے جذبات کی تمکین کے لئے عارضی ازدواجی تعلق کا یہ طریقہ اختیار کریں، جو گفتگوں سے لے کر برسوں تک کی کسی بھی مدت کے لئے ہو سکتا ہے۔ اور جس کے لئے عارضی مہل بیوی کی رضامندی کے سوا کوئی دوسری شرط نہیں ہے اور جو شیعہ مذہب کی رو سے جائز ہی نہیں بلکہ وہی لفظ سے درجالت کی بددی اور رضائے اسی کے حصول کا نہایت اہم اور اہم ذریعہ ہے۔  
○ ایرانی کی حکومت کی اس مہم نے مغرب کے علمی سنتوں کو چمکا کر روک دیا ہے، کیونکہ ان کے ہی صنفی معاملات میں جو بے ملامت آڑی پائی جاتی ہے، اس کے ساتھ انتظامی نسیبیت کا کوئی تصور بہر حال دہشت نہیں۔ شادی کے علاوہ مستقل دوہلا ہنگام عام ہونے کے باوجود آج بھی وہی انتظامی اختیار سے مستحب ہی سمجھے جاتے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ اگر انہیں اپنے حکمرانوں اور سیاسی رہنماؤں کے ایسی کسی سرگرمی میں لوٹ ہونے کا پتہ چلتا ہے تو ہوا ہی سب پر ان کا ہوا کڑا احتساب کیا جاتا ہے کہ ان کے لئے سیاست سے روٹنا اختیار کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔  
اس صورت میں ایرانی حکومت کی طرف سے متعہ کے ہم پر مستقل دوہلا --- تو فیاً تمام پابندیوں اٹھا لینے کی مہم ان کے لئے جتنو کا سب سے بڑی اور انہوں نے بیحدوشی آف کیلینورینا سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری لینے والی ایرانی مغزین شہلاہی کو جواب ہاندو بیحدوشی میں سلسلے کاہم کر رہی ہیں، متعہ اور اس کے فروغ کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱

# عبادت و خودسازی

حادی قادی حضرت آیت اللہ العظمیٰ

## امام خمینی

همراه با اصول اعتقادی، تاریخچه فقه و اجتهاد،  
محتوای عبادات، توضیحات و تازه ترین استفتاءات

نگارش و ترجمہ و توضیح از:

عبدالکریم بی آزار شیرازی

## خانہ کعبہ میں شیعہ کو تقیہ کر کے اہل سنت والی نماز پڑھنی چاہیے لیصل الشیعة فی الحرم المکی انشرف صلوة اهل السنة عملا بالتقیة .

A SHIA SHOULD OFFER PRAYER IN KA'ABA  
LIKE SUNNI WAY BU DOING TAQIYAH.

۲۶۵

رسالہ نوین مہارت و خود سازی از امام فاضل طبع ایران

سج

### تقیہ مداراتی

یا پرهیز از اختلاف

#### امام خمینی

- ۱- اگر اول ماه ذیحجہ نزد علماء اہل سنت ثابت شد و حکم کردند بہ اول ماہ باید حجاج شیعہ از آنها تبعیت کنند، و روزی را کہ سایر مسلمین بہ عرفات می روند آنها نیز بروند و حج آنها صحیح است.
- ۲- حارج شدن از مسجد الحرام یا مسجد مدینہ بہنگام شروع نماز جماعت جایز نیست. و پرهیز واجب است کہ با آنان نماز جماعت بخوانند.
- ۳- ہر برای شرکت در جماعت اہل سنت، چنانچہ شخص برای تقیہ مطابق آنها وضو بگیرد، و دست بستہ نماز بخواند و پیشانی بر فرش بگذارد، نمازش صحیح است، و اعادہ ندارد.
- ۴- در مسجد الحرام و مسجد رسول اللہ مہر گذاشتن و سجدہ کردن بر آن حرام است و نماز اشکال پیدا می کند.
- ۵- گفتن اشہد ان علیاً ولی اللہ جزء اذان و اقامہ نیست، و در جایی کہ خلاف تقیہ است گفتن آن حرام است و نباید بگوید.

۲۸/شوال/۹۹

بدنیال فرمان وحدت بخش امام خمینی بعضی از برادران اہل سنت اظهار داشته اند کہ این فرامین در ایجاد وحدت و برادری بسیاری سودمند است اما چہ فایده کہ از روی ترس و تقیہ است. و از اینسو بعضی از برادران شیعہ پرسیدہ اند: در حال حاضر کہ آن تعصبات شدید جاہلاتہ و ظلم و ستم زمامداران نسبت بہ شیعہ از بین رفته و دیگر ترس و تہدید وجود ندارد مخصوصاً با قدرت عظیمی کہ خداوند بہ انقلاب اسلامی ایران دادہ تقیہ چہ معنایی میتواند داشته باشد؟

# فِرَقُ الشَّيْخِيَّةِ

فیه مذاہب فریق اہل الامامہ  
وآسیاؤھا و ذکر اہل مستقیمہا  
من سقیمہا و اختلافہا و علامہا :

## تألیف

ابی محمد الحسن بن موسی النوبختی

من اعلام القرن الثالث

للہجرۃ

—\*—\*—\*—\*

صححه وعلق علیہ

العلامة السيد محمد صادق آل بحر العلوم

من نشریات المكتبة المرتضوية

اصاحبها الشيخ محمد صادق الکتبی فی النجف

\*—————\*

الطبعة الحيدرية - في النجف

۱۳۵۵ — ۱۹۳۶

مرد کا مرد سے نکاح جائز ہے۔

اپنی حقیقی ماں بہن اور بیٹی سے بھی نکاح جائز ہے۔

- ۹۳ -

و عشرة ایام (۱) و كانت إمامته ثلاثين سنة و سبعة أشهر (۲)

و أمه أم ولد يقال لها سوسن و قال بعضهم اسمها سمانه (۳)

وقد شذت « فرقة » من الثمانيين بإمامة « علي بن محمد » في حياته

فقات باهوة رجل يقال له « محمد بن نصير النعميري (۴) » و كان

يدعي أنه نبي بعثه أبو الحسن العسكري عليه السلام و كان يقول

بالنسخ والعلو (۵) في أبي الحسن و يقول فيه بالربوبية و يقول قول مؤمن برب

بالإباحة للمحارم و نكاح الرجال بعضهم بعضا في ادبارهم و يزعم

أن ذلك من التواضع و النذل و أنه إحدى الشهوات و الطيبات و أن

الله عز و جل لم يحرم شيئا من ذلك لو كان يقوي إيمانهم بهذا التعمير

[ ۱ ] ولد عليه السلام بالمدينة يوم الثلاثاء أو يوم الجمعة منتصف ذي الحجة أو في السابع

والمشربين منه أو ثاني رجب أو خامس أو ثلاث عشر خلون من رجب سنة مائتين

[ ۲ ] في الإرشاد للشيخ المفيد أن مدة إمامته ثلاث و ثلاثون سنة و في كشف الغممة و اعلام

[ ۳ ] و كانت سمانه مفرقة و أمها السيدة و سميها أم الفضل

[ ۴ ] قال الشيخ الطوسي في كتاب الغيبة س ۲۵۹ كان محمد بن نصير النعميري من أصحاب

عبدان أنه صاحب إمام الزمان و ادعى له الباطنية و فدحه الله تعالى بما ظهر منه من

الاحاد و الجهل و امن أبي جعفر محمد بن عثمان له و تبر به منه و احتجابه منه راجع بقية

مقاتله في الفرق بين الفرق و في احتجاج الطبرسي و في كتاب الغيبة للشيخ الطوسي

س ۲۵۹ - ۲۶۰ و في رجال الحسيني س ۲۲۳ و في غيرها من كتب الرجال

مرد کا مرد سے نکاح  
بہن اور بیٹی سے بھی  
نکاح جائز ہے۔  
بعض لوگوں نے کہا  
کہ یہ اللہ کی طرف سے  
دورانِ نبوت میں  
پہنچا گیا تھا۔  
بعض نے کہا  
کہ یہ اللہ کی طرف سے  
پہنچا گیا تھا۔  
بعض نے کہا  
کہ یہ اللہ کی طرف سے  
پہنچا گیا تھا۔

فردی کا نامی جملہ  
کے صفہ جو مردانہ  
میں کہ عورت پر  
مشورہ کر کے نکاح  
و غلہ کا بائیس کر کے  
کروڑ ل کر کے جلا دیا  
تھا

## لمحہ فکریہ

قارئین کرام سے خصوصی گزارش ہے کہ تاریخی دستاویز کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ شیعہ کے عقائد کے مطابق کلمہ طیبہ کی تبدیلی، عقیدہ تحریف قرآن، تکفیر صحابہ اور عقیدہ امامت میں امت مسلمہ کے عقائد سے یکسر انحراف کر کے من گھڑت اور خود ساختہ نئی شریعت اور نئے دین کی ترویج کی گئی ہے۔

ابن عقائد کا عمری شریعت اور اسلامی عقائد سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ سپاہ صحابہ کی طرف سے شیعہ کے کفر کے اعلان کو محض تعصب اور تنگ نظری پر محمول کرنا حقائق سے انحراف ہے۔ شیعہ کے مذکورہ عقائد کے بعد اگر ایرانی حکومت یا دنیا بھر کا شیعہ اپنے اسلام کے دعویٰ میں اگر اسی طرح اصرار کرتا رہے گا تو شرعی ذمہ داری کے مطابق ان کے کفر کا اعلان بھی اسی قوت اور جرأت کے ساتھ ہوتا رہے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کفریہ عقائد کو اسلام کا نام دیکر دولت کے بل بوتے پر عام کیا جائے تو اس پر مسامحت یا چشم پوشی یا خاموشی اختیار کی جائے۔

شیعہ عقائد کی تکفیر پوری امت مسلمہ کا بنیادی فریضہ ہے۔ جس طرح قادیانیت کی تکفیر کے لئے پوری امت کا اتحامل عمل میں آیا تھا اسی طرح وقت آچکا ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان شیعہ عقائد کے واضح ہو جانے اور کفریہ عقائد کے منظر عام پر آ جانے کے بعد کسی قسم کی چشم پوشی کا مظاہرہ نہیں کریں گے۔ کفر کو اسلام سے علیحدہ کر کے اسلامی فریضے پر عمل کریں گے۔

ابوریحمان ضیاء الرحمن فاروقی

سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ